

UNIVERSAL
LIBRARY

OU_232762

UNIVERSAL
LIBRARY

ربنا آمنا بما أرتك في كتبنا الرسول وأكتبنا الشهد

وَاللّٰهُ كَوْنِيْنَ اِنْ سَأَلْتَنِيْ فَاَدَّاهُ عَلٰى مُسْلِمَانِ اَوْ اِلٰهِيْنِ كَانَتْ اِلٰهِيَّانِ جَمْعُهُ دُوْنِيْ كِتَابِيْ بَعْضُ نَزْعِيْ مِمَّنْ سَمِعُوْنِيْ

جائزة الشارقة

سعودی معنی اعلیٰ الکرامۃ

جلزہ بمعنی تصافوت

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

از اینک که از زمان علامه دوران مولوی شیخ از ان صاحب ابن مولوی مسیح از ان صاحبان

تصویر ہایا مہم فطرت والا دیں مطبوع شد

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ أَتَمَّجِينَ ۝ بعد حمد و صلوة کے فقیر الی حمہ الرحمن علیہ السلام
 ضامنہ النحان کہتا ہے کہ چونکہ جناب علی القاب یلمون من ہر الملتہ والدین الامم الحدیث خاتم المفسرین حجتہ اللہ الاثرین آیہ من آیات رب العالمین نواب اللہ امیر الملک
 سید محمد صدیق حسن خان صاحب درازان تفارخ نے جسکی بہت مہمت ملی باوجود کثرت مشاغل مہات ریاست ہمہ تن مصروف ماتہ موت
 و ایماہ سنت تہی ہوا و ہمیشہ کتب فقہیہ و صحیفہ طیفہ علوم و فنیہ میں تصنیف تالیف ہوتی رہی ہیں اور بواسطہ اور بلا واسطہ تحیر و تقریر و لسانی واد و فساد و الاد
 صرحہ و اشادہ امداد توحید و سنت جاری ہر نظر خالکہ ماتہ متبعینیت اور خیال نصرت خاصہ باب سحرہ کافہ کر سہی متعالی نے محض اپنے فضل سے اس زمرہ
 میں داخل کیا ہے اس فقیر اور بلند عزیز مولیٰ و حیدر الزمان صاحب کو خدمت ترجمہ اربعوی صحاح ستہ مفوض فرمائی اور محل اقامت ملازمین شریفین کو کہ
 وہی ہمارا مہاجر ہے مقرر کیا اسلئے اس فقیر نے اس کام کو موجب علوت و ارین و سبب فلاح نشاتین سمجھ کر شروع کیا چنانچہ بالفعل ترجمہ جامع
 ترمذی کا کیا جاتا ہے مر جا ہے نواب صاحب کی علوت بہت و دانشمندی و دینداری پر گہ کیا حدہ تجویز فرمائی ہے کہ اس کے ضمن میں عانت سنت
 و نصرت رب بابت و دونوں حاصل میں الحق اس مانہ تیرہویں صدی میں گذرنا غریب اسلام ہے ذات فیض آیات جناب مولیٰ از بس غنیت ہے
 حق تعالیٰ نواب صاحب کے معج و سالم سکے اور مطالبہ رین کے بہرہ یاب کرے اسلئے سبیل الاختصا کچھ حال اس کتاب اور اسکے مولف کا بیان کیا جاتا ہے
 مولف اس کتاب محمد بن علی بن سورہ بن موسیٰ بن شحاک اسلمی البصری المعروفی الترمذی الحافظ ہیں امدہ ان امیر ہیں جو علم حدیث میں مقلد
 ہوئے ہیں اتقان میں ضرب النیل میں اور انکو خلیفہ بخاری کہتے ہیں تو روع وزہر و خوف الہی سقدر رکھتے تھے کہ ان فوق اسکے مشہور ہیں کہ الہی کے برسوں روکے
 اور اندھے ہو گئے سنہ ۱۸۰ میں پیدا ہوئے اور سنہ ۱۸۰ میں وفات پائی اور اخذ حدیث بخاری و قتیبہ بن سعید و محمود بن غیلان و محمد بن بشر و احمد بن منیع و محمد
 بن المنشی و شعبان بن کعب و غیرہم سے کیا اور اننے خلق کثیر نے حدیث حامل کی اور طلب علم حدیث میں برسوں بقبرہ کہ واسطہ ورے و خراسان
 و حجاز میں ہے انکی تصانیف بکثرت ماحدث میں موجود ہیں اور یہ کتاب ان سب سے بہتر ہے بلکہ بعض وجہ سے جامع کتب سے احسن ہے اقول
 ترتیب اس کتاب کی ابتدا ہے اور تکرار و خالی ہے دوسرے اسموں نہ فقہاء اور وجہ استدلال انکے مرقوم ہیں کہ اس میں مہمت و حسن
 و حسن و غرابت علت ہے اور اسلئے جو ہے اور اسلئے کتاب کیست اسلئے زکور ہے اسکے آخر میں کتاب ہے اس میں فوائد حسنہ جمع
 کئے ہیں اسکی قدر واقف ہر سادہ اسلئے کہ یہ کتاب مجتہد و مقلد دونوں کے لئے کافی ہے کہ یہی نے کہ میں نے اس کتاب کے
 مولف حجاز و عراق و خراسان

اس کتاب پر محنت کا اظہار کرتا ہوں

سید محمد صدیق حسن خان صاحب

کمیٹرف اور

اور کسی صحابی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کیا ہے انہوں نے اس بن مالک بن ناز پر ہے اور حیا سی سی میں سے اس کا یہ ہے۔ اور کثرت انکی ابو محمد کا بی بی ہے اور وہ مولیٰ من نبی کا ہے کہہ انہوں نے باپ پر چڑھیں میں لائی گئے تھے ملک اسلام میں یہ وارث کیا انکو موقوف ہے ++

میں نے انہیں اس سے
کوئی حدیث پڑھائی
میں نے
کی کہ وہی پیکر
نعمت اور دوسرا
نعمت اور دوسرا
نعمت اور دوسرا
نعمت اور دوسرا
نعمت اور دوسرا
نعمت اور دوسرا

[illegible]

اگر خیال نہوتا شقت ڈالنی کا اپنی اُمت پر تو ضرور حکم کرنا میں انکو سوکھ کا نزدیک ہر نماز کے اور حکم کرنا تاخیر غشا کا تہائی رات تک کہا ابو سلمہ نے زیاد آتی تھی نماز کو مسجد میں اور سوکھ ہوتی انکی کانچ اور جیسے قلم مویا ہی کا تہ کے کان پر جب کہڑی ہوتی نماز کو رک کرتی پھر کہہ دیتے اسی جگہ میں کہا ابو عیسیٰ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **بَابُ مَا جَاءَ إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهِ فَلَا يَمْسُكُ فِي يَدَيْهِ إِلَّا بِرِجْلَيْهِ حَتَّى يَغْسِلَهُمَا**

باب میں یہ مضمین کہ جب جاگی آدمی اپنی نیند سی تو نہ ڈالی ہاتھ پنا برتن میں جب تک نہ دھو لی اسکو **عَنْ** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال **إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلَا يَدْخُلُ يَدَايِهِ إِلَّا نَادَا سَخَّ يَغْسِغَ عَلَيْهِمَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَإِنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ مَاءٌ لَمْ يَمْسُكْ فِي يَدَيْهِ إِلَّا بِرِجْلَيْهِ حَتَّى يَغْسِلَهُمَا**

ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب جاگی کوئی تم میں کہ رات کو تو نہ ڈال دے اپنا ہاتھ برتن میں جب تک نہ دھال لیتے نہ بارائے مٹی کہ نہیں جانتا را نکو کہاں رہا ہاتھ اسکا اور اس باہرین روایت ہے ابن عمر اور جابر اور عائشہ سے کہا ابو عیسیٰ فی یہ حدیث حسن ہے ہندوستان رکھتا ہوں کہ ہر ہونی والا دوپہر تو یا کوئی وقت نہ ڈالی اپنا ہاتھ وضو کی پانی میں جب تک نہ دھو لی اسی پیر اگر ڈال دیا اسنے دھوئی بخش ہو گا وہ پانی جب تک نہ ہو سکے ہاتھ پر نجاست اور کہا احمد بن حنبل نے جب جاگی کوئی را نکو اور ڈال دے ہاتھ پانی میں دھوئی سٹی سٹی

باب میں نزدیک ہادی پانی اور کہا اسحاق نے جب گلی کوئی رات کو یا نہ کو تو نہ ڈالی ہاتھ پنا پانی میں **بَابُ فِي السَّمِيَةِ عِنْدَ الْوُضُوءِ**

باب میں اسکی کہنی کا وضو کی شروع میں **عَنْ** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال **إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلَا يَدْخُلُ يَدَايِهِ إِلَّا نَادَا سَخَّ يَغْسِغَ عَلَيْهِمَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَإِنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ مَاءٌ لَمْ يَمْسُكْ فِي يَدَيْهِ إِلَّا بِرِجْلَيْهِ حَتَّى يَغْسِلَهُمَا**

ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وضو کرے اور ہولی سی چھوڑا یا اس حدیث کی تاویل کرتا ہی تو مضائقہ نہیں کہا محمد بن اسلم فی سبک اچھی اس باب میں حدیث پنج بن عبد الرحمن کی ہے کہا ابو عیسیٰ فی اور راجح بن عبد الرحمن جو روایت کرتی ہیں اپنی واکوسی واپنی باپ سے تو بائیں کے سید بن یزید بن عمر بن نفیل میں اور ابو ثعلب مرمری کا نام ثمامہ بن حصین اور راجح بن عبد الرحمن وہ ابو بکر ٹیٹی حوطیک کے ہیں بعضے راویوں نے روایت کیا اس حدیث کو سو کہا روایت ہے ابو بکر بن حوطیک سے پس منسوب کیا انکو انکے والی کی طرف **بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَضْمُوعَةِ وَالْإِسْتِنْشَاقِ**

باب میں پانی ڈالنے کے یہ مضمین **عَنْ** سَلَمَةَ بْنِ قَيْسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأْتَ فَاسْتَرْوَا إِذَا اسْتَجْمَرْتَ فَاسْتَرْوَا

ترجمہ روایت ہے سلمہ بن قیس سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وضو کرے تو ناک صاف کر اور جب کلون لی تو طاق لے اسباہرین روایت ہے عثمان اور نقیض بن مہر اور ابن عباس اور مقدم بن معیکر اور وائل بن مجمر اور ہریرہ سے کہا ابو عیسیٰ حدیث سلمہ بن قیس کی حسن ہے صحیح ہے اور اختلاف کیا ہی ملو فی اس شخص میں کہ جو چوڑی ویسی مضمضہ اور استنشاق تو کہا بعضوں نے اگر چوڑی وضو میں ہی اور پڑ لی نماز تو پھر دوہرا وی نماز کو اور تجویز کیا یہ حکم وضو اور غسل جنابت میں برابر اور ہی کہتی ہیں ابن ابی ہریرہ بدالد بن مبارک اور احمد اور اسحاق اور کہا احمد فی استنشاق زیادہ ہو کد ہی گلی سے کہا ابو عیسیٰ اور کہا ایک جماعت فی اہل علم سی کہ علاحدہ کریں بن میں اور نہ اعادہ کریں وضو میں اور ہی قول ہی سفیاں ثوری اور بعض اہل کوفہ کا اور کہا ایک گروہ فی نہ وضو میں اعادہ کریں غسل جنابت میں بلکہ وہ دونوں سنت ہر نہی صلا اللہ علیہ وسلم کی سو واجب نہیں بلکہ جو چوڑی اسکو وضو میں غسل میں اور ہی قول ہی مالک فی کاب **بَابُ الْمَضْمُوعَةِ وَالْإِسْتِنْشَاقِ**

باب میں یہ مضمین کہ کھلی اور ناک میں پانی دینا دونو ایک چلو سی ہی درست ہے **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مَضْمُوعَةٍ اسْتَشَقَّ مِنْ كَفِّهِ وَأَجِدَ فَعَلَ ذَلِكَ ثَلَاثًا

ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن زید سے کہا انہوں نے کہ دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کھلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اپنی ایک ہی چلو سی ایسا ہی تم میں بار کیا یعنی ایک چلو لیکر آدھا مونہہ میں اور آدھا ناک میں لاف اور سب میں عبد اللہ بن عباس سے ہی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ حدیث عبد اللہ بن زید کی حسن ہے غریب ہے اور روایت کی ہے مالک اور ابن جبرید اور اکثر

یہ حدیث صحیح ہے
دلیل اس پر ہے کہ
ابو عیسیٰ نے اسے
صحیح کہا ہے

یہ حدیث صحیح ہے
دلیل اس پر ہے کہ
ابو عیسیٰ نے اسے
صحیح کہا ہے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

عُرْوَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ بَشِيرٍ صَفْوَانَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَسَّ ذِكْرًا فَلَا يَصِلُ حَتَّى يَتَوَضَّأَ تَرَجَّمَهُ رَوَيْتُ عَنْهُ
 بن عروہ سے کہا خبری کہ بشار بن بشار نے کہا کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو چہرہ لپٹی ذکر کو تو نہ نماز پڑھی جینکے ذکر کرنی ف اور اسباب
 میں نام حبیبہ اور ابویوب اور ابوہریرہ اور اوس کی بیٹی اور عائشہ اور جابر اور زید بن خالد اور عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ یہ حدیث حسن ہی صحیح ہے
 ایسا ہی روایت کیا ہی کئی لوگوں نے مانند اسکے شہام بن عروہ نے انہوں نے اپنے پاس سے انہوں نے بروسی اور روایت کیا ابوسامہ اور کئی لوگوں نے اس حدیث کو شہام بن
 عروہ سے انہوں نے اپنی پاس سے انہوں نے مروان سے انہوں نے بشیر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی تھی یہ حدیث اسحاق ابن منصور نے انہوں نے
 ابوسامہ سے اور روایت کی یہ حدیث ابوالزنادی عروہ سے انہوں نے بروسی انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی تھی یہ حدیث علی ابن حجر نے انہوں نے
 عبد الرحمن بن ابی الزنادی سے انہوں نے اپنی پاس سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے بشیر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی تھی اور یہی قول ہی کئی اصحاب
 اور تابعین کا اور یہی کہتے ہیں اور اسی اور شافعی اور احمد اور اسحاق اور کہا محمد بخاری فی بہت صحیح ہا میں حدیث بسرہ کی ہے اور کہا ابوہریرہ فی حدیث ام حبیبہ کی بہت
 صحیح ہی اور وہ روایت کی ہے علاوہ ابن حارثہ کچھ سے انہوں نے غنیمہ بن ابی سفیان کے انہوں نے ام حبیبہ اور کہا محمد بن کھول کو سماع غنیمہ بن ابی سفیان سے
 اور روایت کی کچھ کھول نے ایک مروی اسی غنیمہ سے سوا اس حدیث کے اور کو یا کہ محمد بن یحییٰ نے محمد اس روایت کو باب **تَرْكُ الْوُضُوءِ مِنْ مَسِّ الذِّكْرِ**
 باب ذکر کی چوٹی سے وضو نہ ٹوٹنے کی یہ نہیں **عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهَلْ هُوَ إِلَّا مُصْنَعٌ**
مِنْهُ أَوْ لَبْسَةٌ مِنْهُ تَرَجَّمَهُ رَوَيْتُ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهِيَ صَحِيحَةٌ مَرْسُومَةٌ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ مَسَّ ذِكْرًا فَلَا يَصِلُ حَتَّى يَتَوَضَّأَ
 بَرَكَا اور اوس کو شک ہے کہ غنیمہ فرمایا البضعة ومعنى دو نوں کے ایک میں یعنی ذکر کی چوٹی سے وضو نہیں ٹوٹتا وہ تو بکا مکر ہی **ف** اور اس میں ابی لکھتے
 ہی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ روایت ہے کئی صحابیوں سے اور بعض تابعین سے کہ وضو نہیں ٹوٹتا ہی ذکر کی چوٹی سے اور یہی قول ہی اہل کوفہ اور ابن مبارک کا اور
 حدیث بہت آج ہے اسباب میں روایت کیا اسکو ابوب بن عبثہ اور محمد بن جابر قیس ابن طلحہ سے انہوں نے نبی سے اور کلام کیا ہی بعض محدثوں نے مجوز
 جابر اور ابوب بن عبثہ میں اور حدیث مازن بن عمرو کی عبد اللہ بن بسر سے بہت صحیح اور آج ہی **باب تَرْكُ الْوُضُوءِ مِنَ الْفُسْكَةِ** باب بوسے وضو
 نہ ٹوٹنے کی یہ نہیں **عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ بَعْضِ صَلَاتِهِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ قَالَ قُلْتُ مَنْ هِيَ**
الَّتِي فَضَحْتَ تَرَجَّمَهُ رَوَيْتُ عَنْ عُرْوَةَ وَهِيَ رَوَيْتُ كَرْتِي مِنْ عَائِشَةَ سَمِعْتُ يَارَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كُفَى يَوْمَ كُنَّا بِهَذَا الْبَيْتِ نَكَلِي نَارًا كَوَارِضًا وَنُكَلِّهَا عَرُودَ فِي يَدَيْ
 کہا عائشہ سے کہ کون تھیں مگر تم تو نہیں حضرت عائشہ کہا ابو عیسیٰ کہ مروی اسکے مانند بہت صحابہ اور تابعین سے اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور اہل کوفہ کہ وضو نہیں
 ٹوٹتا بوسہ لینی سے اور کہا مالک ابن انس اور اوس اور شافعی اور احمد اور اسحاق کہ بوسہ لینی سے وضو ٹوٹتا ہی اور یہی قول ہے کئی صحابیوں اور تابعین کا اور عمل نہیں کیا کہ
 لوگوں نے حضرت عائشہ کی حدیث پر اسلئے کہ صحیح نہیں ہوئی بسبب ضعف سناد کی اور سنا میں ابابکر عطاء بصری سے ذکر کرتی تھی کہ کہا علی بن یحییٰ فی کہ ضعیف کہا بھی بن
 قطن نے اس حدیث کو اور کہا وہ لاشی کی مشابہہ یعنی ضعیف ہی اور سنا میں محمد بن اسماعیل سے کہ ضعیف کہتی تھی اس حدیث کو اور کہا حبیب بن ابی ثابت کو سماع غنیمہ
 عروہ سے اور مروی ہے ابوسمیرہ سے یہی حدیث کرتی ہیں حضرت عائشہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بوسہ لیا اوکو اور وضو کیا اور یہ بھی صحیح نہیں ہی اور نہیں جانتی ہم پر کیا
 تھی کہ کہ سنا ہو انہوں نے عائشہ سے اور روایت صحیح ثابت نہیں اسباب میں کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے **باب الْوُضُوءِ مِنَ الْقُبْحِ وَالزَّعَافِ**
 باب بیابین وضو نہ ٹوٹنے کی فی ہر کسیر **عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاءَ قَوْضًا فَلَقِيتُ ثَوْبًا فِي مَسْجِدٍ مَشَقَّقٍ فَلَمْ أَكُنْ**
ذَلِكَ لَهُ فَهَلْ صَدَقَ مَا صَبَّحْتُ لَهُ وَضُوءًا تَرَجَّمَهُ رَوَيْتُ عَنْ ابْنِ عَرَبٍ رَوَيْتُ عَنْ ابْنِ عَرَبٍ رَوَيْتُ عَنْ ابْنِ عَرَبٍ رَوَيْتُ عَنْ ابْنِ عَرَبٍ رَوَيْتُ عَنْ ابْنِ عَرَبٍ
 دمشق میں سوز کر کیا میں نے سوز فرمایا نہ ہو آج سے کہ ابوہریرہ نے انہوں نے ڈالا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر پانی کہا ابو عیسیٰ اور مروی ہے اکثر صحابہ اور تابعین سے وضو
 کرنا ہی اور کسیر سے اور یہی قول ہی سفیان ثوری اور ابن مبارک اور احمد اور اسحاق کا اور کہا بعضوں نے فی اور زعاف سے وضو نہیں جاتا اور یہی قول ہی مالک اور شافعی کا
 اور بہت آج بھی حسین بن مسلم فی اس حدیث کو اور حدیث حسین کی بہت صحیح ہی اسباب میں اور روایت کی عمر نے یہ حدیث بھی بن کثیر سے سوغا کی ہی نہیں اور کہا میں

بعض روایات میں ہے کہ
 ابوبکر نے فرمایا کہ
 اگر کوئی ذکر کرے تو
 وضو کرے

یعنی بن الولید عن خالد بن معدان عن ابی الدرداء اور ذکر نہیں کیا اور اسی کا اور کہا روایت ہے خالد بن معدان اور لا نکہ وہ معدان بن ابی طلحہ بن باب الوضوء

بَابُ بَيْزِيدِ بْنِ شُكْرٍ كَيْفَ يَأْمُرُ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فِي إِذَا وَبَكَ فَقُلْتُ نَبِيذٌ

فَقَالَ نَحْوُهُ هَبْهُ وَمَا يَكُونُ قَالَ فَتَوَضَّأَ مِنْهُ **ترجمہ** روایت ہے عبدالبن مسعود سے کہ میں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہی تمہاری جہاں میں سے عرض کیا میں نے نبیذ ہی فرمایا آپ نے مجھ پر ہی پاک پھونکا پانی ہی پاک پھونکا روٹی نے پھر وضو کیا اس کے بعد کہا ابو عیسیٰ یہ حدیث مروی ہے ابو یزید سے وہ روایت کرتی ہیں عبدالبن مسعود ہی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ابو یزید مرد مہول ہی اہل حدیث کی نزدیک ہم انکی کوئی روایت نہیں جانتی سو اس روایت کے اور جاریہ کہا بعض علماء نے وضو کرنا نبیذ کے جیسے سفیان وغیرہ اور کہا بعض علماء نے وضو کرنا نبیذ سے اور یہی قول ہی شافعی اور احمد و اسحاق کا اور کہا اسحاق نے اور کوئی پانی پانی تو نبیذ سے وضو کر لی اور تیمم کر لی یہ بہتر ہی میر نزدیک کہا ابو عیسیٰ اور جو لوگ کہتے ہیں کہ نبیذ سے وضو جائز نہیں انکا قول قرآن سے بہت مطابقت ہے اسلامی کہ فرمایا ہی قرآن میں فَاذْكُرُوا مَا كُنْتُمْ عَلَيْهِ صَاعِدًا فَجَاءَ نَبِيُّكَ بِالْحَقِّ لِنُفِخِ الصُّورِ فَتَبَيَّنَ لِلْكَافِرِينَ مِنْ أُمَّةٍ وَجَبَتْ لَكَ بَابُ تَوَيْمِ كَرَامٍ وَنَبِيذٌ تَوَابِي نَهْنِ هِيَ اس جیب نبیذ ہو تو تیمم جائز ہی اور وضو اس سے جائز نہیں **بَابُ الْمَضْمَضَةِ**

مَنْ اللَّابَنُ بَابُ دَوْدَ بَكْرِ كَيْفَ يَأْمُرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا فَدَعَا عَلَيْهِ مَضْمَضٌ وَقَالَ إِنَّ لَكَ دَسْمًا **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دودہ پیسا پھر منگوایا پانی اور کھلی کی اور فرمایا اس میں چکانی ہوتی ہی ف اور اس میں روایت ہے سہل بن سعد اور مسلم سے کہا ابو عیسیٰ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور بعض علماء نے کہا ہی کہ دودہ پیکر کلی کرنا ضروری اور ہماری نزدیک یہ صحیح ہے اور بعضوں کے نزدیک مستحب نہیں **بَابُ فِي كَرَاهَةِ رَحْلِ السَّلَامِ غَيْرَ مُتَوَضَّعٍ** بَابُ اس میں بیان نہیں کہ بغیر وضو کلام کا جواب نیا کر وہی حکم ان عمرات کا حکم

صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آپ پیشاب کرتی تھی سو جواب یا آپ نے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور ہماری نزدیک سلام کا جواب ہی کہ وہی جب آدمی پیشاب کرنا ہو یا خانہ بیترا ہو یا بعضہ عالموں نے یہی معنی کسی میں اس حدیث کی اور یہ بہت اچھی حدیث ہے اس میں اور اس میں ہماجر بن نفط اور عبدالبن حنظلہ و علقمہ بن الشقر اور جابر اور براس ہی اس حدیث

بَابُ مَا جَاءَ فِي سُورَةِ الْكَافِرِ بَابُ اس کی جوہر کی بیان عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یُحْسَلُ الْإِنَاءُ إِذَا وَلَّيْتُمْ فِيهِ الْكَلْبُ سَبْعَ مَرَّاتٍ أَوْ أَكْثَرَ أَوْ أَخْرَجْتُمْ بِالْإِنَاءِ وَإِذَا وَلَّيْتُمْ فِيهِ الْهَرَّةَ غَسَلْتُمْ مَرَّةً **ترجمہ** روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر جگہ برتن جب مونہہ الہی سین گت سات مرتبہ اول مرتبہ یا آخر مرتبہ می ملکا اور جب ملی منہہ الہی تو کیا رکھا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور یہی کہی میں شافعی اور احمد و اسحاق اور مروی ہے کئی سندوں سے یہ حدیث ابو ہریرہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسناد پر کی حدیث کے اور اس میں ذکر نہیں ملی کے مونہہ النبی کا اور اس میں روایت ہے عبدالبن مفضل سے **بَابُ مَا جَاءَ فِي سُورَةِ الْهَرَّةِ** بَابُ اس کی جوہر کی بیان عن کثبة أبنه كعب بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا تأكلوا من الطوافين عليكم أو الطوافات ترجمہ روایت ہے کثبة کعب بن مالک کی بیٹی سے اور وہ تین نکاح میں ابن ابی قتادہ کی سوا قتادہ ان پاس لئی یہ کہا کہ نبی نے ہر میں انکے واسطی پانی وضو کا پس آئی ایک بی اور پیٹ لگی پس چھو دیا اسکے الی برتن کہ خوب پی یا کہا کہ نبی نے دیکھا مجھ یا قتادہ نے اپنی طرف دیکھتی ہوئی تو کہا کیا تعجب کرتی ہی تو ای بیٹی میری بہائی کی کہا میں نے ان کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بی تو بخش نہیں ہے وہ تو ہماری گردن پر والی ہے یا طوافات فرمایا روای کہ رشک معلوم مطلب دونوں کا ایک ہے

ف اور اس میں عائشہ اور ابو ہریرہ سے ہی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور یہی قول اکثر علماء کا ہی صحابہ ابو یزید عن ابی شافعہ اور احمد و اسحاق کے کہتی ہیں کچھ مضاف نہیں ملی کے جوہر میں اور یہ بہت اچھی حدیث ہے اس میں اور بہت اچھی طرح حدیث کیا مالک نے اس حدیث کو کہ روای ہے اس میں

بن عبدالبن ابی طلحہ سے اور مالک سے اچھا کہتی ہیں اس حدیث کو روایت نہیں کیا **بَابُ السَّحَرِ عَلَى الْخَفَائِكِ** بَابُ مَزُونٍ بِسَمْعٍ كَرِيكَ بِيَانِ عَنِ هَامٍ مِّنَ الْحَارِثِ قَالَ بَالَ حَزْرِيْنُ عَبْدَ اللَّهِ ثُمَّ تَوَضَّأَ مَسْحًا عَلَى خَفِيَّتِهِ فَقِيلَ لَهُ أَفَعَلْتَ هَذَا قَالَ وَمَا مَنَعَنِي وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہوئی اور چونکہ اوپر کہا ابو یوسف صحیح حدیث غیرہ کی حسن ہی اور مروی ہی عبد الرحمن بن ابی الزنادی وہ روایت کرتی ہیں اپنی اپنے وہ عودہ سی وہ غیرہ سی اور ہم
 نہیں جانتی کسی کو کہ ذکر کی جو عودہ کی روایت غیرہ سی موزون پر کئی باب میں سوا عبد الرحمن کے اور یہی قول ہی کئی اہل علم کا اور یحیٰ بن ثوری اور احمد کہا تھا کہ ابی
 ہاشم شامہ کرتی عبد الرحمن بن ابی الزنادی کی طرف یعنی تلمذ ضعیف کہتی تھی **باب فی المسح علی الجوز بایں والتعلیل** باب جو زمین اور نعلین پر
 مسح کرنا بیاضین عن ابن مسعود قال یومضاً اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسح علی الجوز بایں والتعلیل ترجمہ روایت ہے غیرہ بن شعبہ
 کہ وضو کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور مسح کیا جو زمین اور نعلین پر کہا ابو یوسف یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی اور یہی قول ہی بہت لوگوں کا اہل علم سی اور یہی کہ قابل میں یحیٰ
 ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور سحاق کہ مسح کری جو زمین پر اور اگر نعلین نہ ہوں جب جو زمین ایسی سخت ہوں کہ بی ہاند ہی ٹھہری زمین اور اسباب میں جو کچھ
 سنی ہی روایت ہے **باب ما جاء فی المسح علی الجوز بایں والعمامة** باب جو زمین اور عمامہ کے مسح کی بیاضین عن ابن مسعود قال یومضاً اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسح علی الجوز بایں
 شعبہ عن ابیہ قال یومضاً اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسح علی الجوز بایں والعمامة ترجمہ روایت ہے ابن مسعود سی وہ روایت کرتی ہیں اپنی باب سی
 کہا کہ وضو کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور مسح کیا موزون اور عامی پر ف کہا کہ ابی بن شامہ نے ابن مسعود سی اور ذکر کیا محمد بن بشیر نے اس حدیث میں دوسری جگہ کہ
 مسح کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشانی اور عامی پر اور مروی ہے یہ حدیث کئی سندوں کے متبعین شعبہ سی اور ذکر کیا بعض نے مسح ناصیہ اور عمامہ کا اور نہیں ذکر کیا بعض
 ناصیہ شامہ نے احمد بن حنبل نے شامہ نے احمد بن حنبل سی کہتی تھی نہیں دیکھا میں شامہ بن علی بن سعید قضا کے اپنی انکو مسح اور اسباب میں عودہ بن مہیہ اور سلمان اور ثوبان
 اور ابویہ سی ہی روایت ہے کہا ابو یوسف حدیث غیرہ بن شعبہ کی حسن ہی صحیح ہی اور یہی قول ہے کہنے لوگوں کا صحابہ سی حبیبہ ابوبکر اور عمر اور انس میں اور یہی کہتی ہیں اور
 اور احمد اور سحاق کہ مسح کری عمامہ پر اور کہا شامہ نے جادو بن معاذ سی کہتی ہے شامہ نے معمر بن جراح سی کہتی ہے مسح عامی کا کافی ہے اس حدیث کی روسی روایت کی
 ہے قتیبہ بن سعید فی السنن بشر بن مفضل فی السنن عبد الرحمن بن اسحاق فی السنن ابی جعدہ بن محمد بن عمار بن یاسر کہہ پوچھا میں جابر بن عبد اللہ کہ حکم مسح مونیکا تو فرمایا
 وہ تو سنت ہے اسی نتیجے پر اور پوچھا میں مسح عمامہ کا تو فرمایا چھو لی بالونکہ یعنی کچھ سر کی بالوں پر مسح کر لی باقی عمامہ پر اور کہا بہت علمائی صحابہ اور تابعین کہ مسح عامی
 عامہ پر کر کے کہ مسح کری کہ جی اسکے ساتھ اور یہی قول ہی یحیٰ بن ثوری اور مالک بن انس اور ابن مبارک اور شافعی کا عن جلال ان الشی صلی اللہ علیہ وسلم مسح
 علی الخنجر والتخیم ترجمہ روایت ہے حضرت بلال سے کہ مسح کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے موزون اور عامہ پر **باب ما جاء فی الغسل من**
الجنابة باب غسل جنابت کا بیان عن ابن عباس عن عائشة قالت وضعت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم غسلًا فاغسل من
 الجنابة فاکفأ الاذنا یشاہا علی عینینہ فغسل کفینہ ثم ادخل یدہ فی الاذنا فافاض علی فرجہ ثم دلك یدہ الخراطا والاخر من ثم قضم
 واستنشق وغسل وجهہ وذراعیہ فافاض علی راسہ ثلاثاً ثم افاض علی سائر جسده ثم تخی فغسل رجلیہ ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے حدیث
 کرتی ہیں اپنی خالہ سیدہ سی کہا کہ ابی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وسطی بائی غسل کا سونہا میں آپ جانتے سوچا کیا آپ نے بائیں ہاتھ سے بڑی ہاتھ پر دھوی
 دونوں ہاتھ پر پانی نہ ڈالا بڑی میں اور پانی بہا یا اپنی سر پر پانی پانا ہاتھ دلا یا زمین سی پر گئی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور مونہ اور کلائیوں میں دھوئیں اور بہا یا سر پر پانی
 تین بار پر بہا یا ساری بدن پر پانی چھڑا کر اس جگہ سی پر دھوی کہا ابو یوسف یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی اور اس باب میں ام سلمہ اور جابر اور ابوسعید اور غیرہ میں مطہر
 اور ابی ہریرہ سی روایت ہے عن عائشة قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد ان یغتسل من الجنابة بدأ یغسل یدہ قبل ان یغسل
 الاذنا ثم یغسل فرجہ ویوضو وضوء الوضوء ثم یشرب شربة من الماء ثم یغشی علی راسہ ثلاث حقیات ترجمہ روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سی کہتی
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ارادہ کرتی اسکا کہ غسل کریں جنابت سے شروع کرتی اپنی دونوں ہاتھ دھوئی سی قبل ان کہ ڈالیں برتن میں پانی کہ تھوڑا سا اور وضو کرتی مثل
 وضو اپنے کی نماز کی نبی پر پانی اپنی بالونکہ پانی پر ڈالتی اپنے سر پر تین چلو کہا ابو یوسف یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی اور اس کی کو اختیار کیا ہی علمانی غسل جنابت میں کہ نہیں
 کری پہلی نماز کا سا بہر پانی بہا کہ اپنے سر پر تین بار پر ساری بدن پر پانی چھڑا کر اس جگہ سی پر دھوی کہا ابو یوسف یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی اور اس کی کو اختیار کیا ہی علمانی غسل جنابت میں کہ نہیں
 ہوتا ہی اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور سحاق کا **باب هل تنقض المرأة شعرها عند الغسل** باب اس بیاضین کہ عورت ہاتھ وقت

عائشہ رضی اللہ عنہا نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور پانی چھڑا کر اس جگہ سی پر دھوی اور اس کی کو اختیار کیا ہی علمانی غسل جنابت میں کہ نہیں

عن ابي بصير عن ابي عبد الله عليه السلام قال لا يغسل الجنابة الا بالماء البارد
 حیات من ماء ثم یغسل علی سائر جسده الماء فتطهر من اوقال فاذا انت قد تطهرت ترجمہ روایت ہم سے کہہ عرض کیا میں نے
 سیدین امیر عورت ہوں کہ غنٹو باندھتی ہوں جوئی اپنی سر کی کیا کہو لا کر دن اسکو غسل جنابت کے لئے فرمایا اپنی نہیں کافی ہی تھی تین جگہوں پر پانی کی ہر جگہ
 ہوں پر پانی میں پاک ہو گئی تو فرمایا فاذا انت قد تطهرت راوی کو شک ہے مطلب دنو کا ایک ہے کہا ابو عیسیٰ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل
 ہی اہل علم کا کہ عورت جب نہادی جنابت تو نہو لی اپنی جوئی کافی ہی اسکو سر پر پانی بہانا **باب ما جاء ان تحت كل شعرة جنابة** باب
 اس میں ہے کہ ہر بال کے نیچے جنابت ہے عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال تحت كل شعرة جنابة فاعسوا لشعرکم فانکم لالشعر ترجمہ
 روایت ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ہر بال کے نیچے جنابت ہے سو دھوؤ بالوں کو اور صاف کرو بگو **ف** اور اس باب میں علی اور انس سے بھی آیت
 کہا ابو عیسیٰ فی حدیث عات بن جبلی فریبہ میں ہیچانتے ہم اسکو مگر انکی روایت سے اور وہ کچھ ایسے قوی شیخ نہیں ہیں اور روایت کیا ہی اُسے کسی ایک اماموں
 نے لیا ہوں ہی فی حدیث روایت کی ہے مالک بن دینار ہی اور کہتی ہیں انکو عات بن جبلی ابن وجیہ فقط **باب الوضوء بعد الغسل**
 باب بعد غسل وضو کی بیامین عن عائشة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان لا یوضأ بعد الغسل ترجمہ روایت سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی
 کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وضو نہیں کرتی تھی غسل کے بعد اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی کہا ابو عیسیٰ یہ قول ہی بہت لوگوں کا صحابہ اور تابعین سے کہ وضو نہ کری بعد غسل کے
باب ما جاء اذا التقى الختانان وجب الغسل باب اس میں بیامین کہ جب مجاہدین عورت اور عورت کے ختنے کے مقام تو واجب ہوتا ہی غسل
 اور وہ جب ملتی ہیں کہ ختنہ قبل عورت میں داخل ہو عن عائشة قالت اذا جاؤ الختانان وجب الغسل فقلت انا ورسول الله صلی الله علیه
 وسلم فاعثنا ترجمہ روایت سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی کہ جب بڑا ختنہ کے مقام ختنے کی مقام سے تو واجب ہو چکا غسل کیا میں نے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ
 وسلم نے بہرہ ہم دونوں **ف** اور اسباب میں روایت سے ابی ہریرہ اور عبد اللہ بن عمر اور رفیع بن خدیج ہی عن عائشة قالت قال رسول الله صلی الله علیه
 علیہ وسلم اذا جاؤ الختانان وجب الغسل ترجمہ روایت سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی جب بڑا جبکہ ختنے کی
 جبکہ ختنے کی جگہ سے تو واجب ہو چکا غسل کہا ابو عیسیٰ حدیث عائشہ کی حسن ہے صحیح ہی اور مروی سے یہ حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی سہو کے
 کہ جب بڑا جبکہ اور جبکہ مرد کی ختنہ کی جگہ سے تو واجب ہے تا ہی غسل اور یہی قول ہے اکثر علما صحابہ کبار اور علمہ اور عثمان اور علی اور عائشہ اور
 یہی قول ہی فقہاء تابعین سے اور جو بچے تھے شریفان ثوری اور شافعی اور احمد و اسحاق کا کہ جب بچہ کا ختنہ کا مقام ختنے کی مقام سے تو واجب ہوتا ہی غسل **باب**
ما جاء ان الماء من الماء باب اس میں بیامین کہ غسل جب فرض ہوتا ہی کہ منی نکلی عن ابی بن کعب قال انما کان الماء من الماء رخصة
 فی اول الاسلام ثم نفي عنها ترجمہ روایت سے ابی بن کعب کہ فرمایا انہوں نے کہ غسل جب ہی فرض ہوتا ہی کہ منی نکلی یہ ابتدائی اسلام میں تھا پھر نسخ ہوا **ف**
 عایت تک ہم ہی اصحاب میں منع لی انہوں نے ابن مبارک سے انہوں نے سمری انہوں نے زہری کی ایسا ہی حدیث کی انکما ابو عیسیٰ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور یہ حکم کہ نہانا
 جب ہی فرض ہوتا ہی کہ جب منی نکلی اور اگر کوئی اپنی موی سے صحبت کری اور منی نہ نکلی تو غسل فرض نہیں ہوتا یہ ابتدائی اسلام میں تھا پھر نسخ ہوا اور ایسا ہی مروی ہے
 کہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ ابی بن کعب اور رفیع بن خدیج اور اسی پر عمل ہے اکثر علما کہ جب آدمی جماع کری اپنی عورت کے فرج میں واجب ہو چکا انہر غسل اگر چہ انزال نہ ہو
 روایت کی ہے علی بن مجرئی انہوں نے شریک سے انہوں نے ابی الجوف سے انہوں نے مکرہی سے انہوں نے ابن عباس سے کہ کہا ابن عباس نے نہانا منی نکلی سے فرض ہوتا ہی
 حکم احکام کا ہی کہا ابو عیسیٰ نے شامی جابو کہتے تھے شامی نے کچھ سے کہتی ہی نہیں ملی کہ یہ حدیث مکرہ شریک کے پاس ہی اور اسباب میں روایت سے عثمان بن حضان
 اور علی بن ابی طالب اور زبیر اور طلحہ اور ابو القتب اور ابو سعید سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الماء من الماء یعنی غسل کرنا منی نکلی سے فرض ہوتا ہی اور ابو الجوف
 کا کہ داؤد بن ابی عوف سے مروی ہی شریفان ثوری سے کہ انہوں نے خبر دی ہو ابو الجوف نے اور وہی وہ مرد پسندیدہ **باب فمن لم یستيقظ وتروى**
لا ولا ینکر الخلاء باب کے بیامین کہ جو غنڈہ سی اٹھا اپنی کپڑوں میں تری دیکھی اور احکام کا خیال نہو عن عائشة قالت سئل النبی صلی الله علیه وسلم

۷
پیر کے لئے داغ

کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مٹی پاک ٹھوس ہے مسلمان کی اگرچہ پانی بناوی دس برس تک پہرہ جیسے پانی تو لگاوی اپنی بن پر یہ بہتری اسکو اور کہا محمد بن
اپنی روایت میں ان الصبیح الطیب ضوء المسلم اور مطلب دو نو نکا ایک ہے **ف** اور اسباب میں روایت ہے ابو ہریرہ اور عبد اللہ بن عمر اور عمران بن حصین سے
کہا ابو عیسیٰ ایسی ہی روایت کیا کتنی راویوں نے غلط مذہبی انہوں نے کجانی تلاسی انہوں نے عمر بن محمد بن ابی ذر سی اور روایت کی یہ یہ حدیث ایسے ابی قحط
سی انہوں نے ایک مرد سی جو بنی عامر بن انہوں نے ابی ذر سی اور نام نہیں یا اس مرد کا اور یہ حدیث حسن ہے اور یہی قول ہے تاسی فقہاء کا کہ جب اور حاضر جب تک
بناوین پانی تیم کرتی رہیں اور نماز پڑھتا ہر مردی ہے ابن مسعود سی کہ تم ہم جائز نہیں جانتی جب کہ لمی اگرچہ بناوی پانی اور مردی کے کہ انہوں نے چوڑا اپنی قول کو اور
کہنے لگی جب پانی بناوی تو تیم کر لی جب اور حاضر ہی اور یہی کہتی ہیں سفیان ثوری اور مالک و شافعی اور احمد و حاکم **باب في المستحاضة**
مستحاضہ کے بیان میں عن عائشة قالت جاءت ابنة ابي جحيش الى النبي صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله اني امرأة استحي من
فلا تطهر فادع الصلوة قال لا تأخذ ذلك عرق ولا تستبالي بحصىة فاذا اقبلت الحصىة قد عجز الصلوة واذا اذبرت فاحسبي عنك الدم وصلوة
قال ابو معاوية في حديثه وقال توصاني لكل صلوة حتى تحسبي ذلك الوقت **ترجمہ** روایت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ میں حضرت فاطمہ رضی
ابی جحیش کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا یا رسول اللہ میں ایسی عورت ہوں کہ جب استحاضہ آتا ہے تو پاک نہیں ہوتی یعنی خون متوقف نہیں ہوتا کیا چوڑا ہوں
نماز فرمایا آپ نے نہیں وہ تو ایک رگ ہے اور کچھ جیس نہیں جب آوین جیس کے دن تو نماز چوڑی اور جب جاتی میں جیس کے دن تو غسل کر اور نماز پڑھ اور کہا ابو معاویہ
فی اپنی روایت میں وقال سے آخر تک اور مطلب اسکا یہی کہ فرمایا حضرت جب جاگلین جیس کے دن تو وضو کر ہر نماز کی لمی بہا تک کہ پہر آوی وہی وقت یعنی
دن جیس کے جب تک نہ آوین ہر نماز کی لئے وضو تارہ کر یا **کوف** اور اس میں ائمہ سلمہ سی روایت ہے **کہا ابو عیسیٰ** فی حدیث عائشہ کی جن ہی صحیحہ اور یہی قول ہے
کتنی صحابی صحابہ اور تابعین اور سفیان ثوری اور مالک اور ابن مبارک و شافعی کا کہ مستحاضہ کے جب ایام جیس گزراوین تو غسل کری اور وضو کر یا کری ہر نماز کی لمی **باب**
ما جاء ان المستحاضة توضع لكل صلوة باب اس بیان میں کہ مستحاضہ وضو کر یا کری ہر نماز کی لمی **عن عبد بن ثابت** عن عائشة عن
جده عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال في المستحاضة توضع الصلوة أيام أقرائها التي كانت تحيض فيها لم تغسل وتوضأ عند كل صلوة
وتوضأ وتغسل **ترجمہ** روایت ہے عدی بن ثابت سی یہ روایت کرتی ہیں اپنی باپ سے وہ عدی کے دادا سی کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم فی مستحاضہ کی حق میں کہ چوڑ
دیوی نماز جن دنوں میں اسے جیس آتا ہے پہر غسل کری یعنی بعد گزرنی ایام جیس کی اور وضو کرتی رہی ہر نماز کی لمی اور دوزہ رکھی اور نماز پڑھی **ف** روایت کی ہم سی
علی بن حجر بنی انہوں نے شریک سی مائدہ پر کی حدیث کے معنی میں **کہا ابو عیسیٰ** فی یہ حدیث فقط شریک فی بیان کی ہی ابی یقظان سی اور جو چاہیں نے ہم سی حال
اس حدیث کا کہو کہ میں نے عدی بن ثابت روایت کرتی ہیں اپنی باپ سے وہ دادا سی یعنی عدی کے دادا سی سو کیا نام ہی انکے دادا کا تو نہ بچا نامھی فی نام انکا ذکر کیا میں نے
قول بھی بن مسین کا انسی کہ نام انکے دادا کا دینا رہی تو اعتبار کیا اسکا بخاری فی اور احمد و شافعی نے کہا اگر مستحاضہ ہر نماز کی لمی غسل کر یا کری تو بہت چاہی اور ضیاط کی
بات ہے اور اگر وضو کر لوسی ہر نماز کی لمی تو ہی کافی ہی اور اگر ایک غسل ہی دو نماز میں پڑھ لوسی تو ہی کافی ہی یعنی ایک غسل میں پھر اور عصر اور ایک میں مغرب اور عشا اور ایک میں
سبع باب في المستحاضة انها تجمع بين الصلواتين بغسل واحد باب اس بیان میں کہ مستحاضہ دو نماز میں ایک غسل کر کی
پڑھ لیا کری **عن زاذلہ** بن محمد بن طلحة عن عمار بن محمد بن طلحة عن امه حمدة ابنة جحش قالت كنت استحاض حصىة كبيرة شديدة
فالتيت النبي صلى الله عليه وسلم استفتيته واحيرة فوجدته في بيتي حتى رزيت بنت جحش فقلت يا رسول الله اني استحاض حصىة كبيرة
شديدة فما امرني فيها فقد منعني الصيام والصلوة قال انعت لك الكرسف فامه يذهب الدم قالت هو اكثر من ذلك قال قلبي قالت
هو اكثر من ذلك قال فاحذني ثوبا قالت هو اكثر من ذلك انما اجمع فقال النبي صلى الله عليه وسلم ساورك يا مريم انما اصغبت اجزاء
عنك فان قويت عليها فالت اعلم فقال انما هي ركضة من الشيطان فتحيضن ستة ايام او سبعة ايام في رمد الله ثم اعطيت في اذارا ريت انك
قد حضرت واستنقأت فضلي اربعة وعشرين ليلة او ثلثة وعشرين ليلة واماها وضوئي وصني فان ذلك جبر نائي وكذلك فاعلمى كما

۸
پیر کے لئے داغ

يُحَيِّضُ النِّسَاءَ وَكُلَّ يَطْفَرٍ لِمَقَاتِ حَيْضِهِنَّ وَطَهَّرَهُنَّ فَإِنْ قَوَّيْتُ عَلَى أَنْ تُؤَخَّرِي الطَّهْرَ وَتُجِلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ تَغْتَسِلِينَ حِينَ تَطْهَرِينَ وَتُصَلِّيَانِ الطَّهْرَ
وَالْعَصْرَ جَمِيعًا ثُمَّ تُؤَخَّرِينَ الْمَغْرِبَ وَتُجِلِّيَانِ الْعِشَاءَ ثُمَّ تَغْتَسِلِينَ وَتُجِلِّيَانِ بَيْنَ الصَّلَاةَيْنِ فَأَفْعَلِي وَتَغْتَسِلِينَ مَعَ الصُّبْحِ وَتُصَلِّيَانِ وَلَكَ فَاغْلِي قَا
صُوْحِي إِنْ قَوَّيْتُ عَلَى ذَلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ غَجِبَ الْأَمْرَيْنِ إِلَى تَرْجُمِهِ رَأَيْتُمْ إِبْرَاهِيمَ بْنَ مُحَمَّدٍ بْنِ طَلْحَةَ وَهُوَ رَوَيْتَ كَرْتِي بِرِ
ابْنِي حِجَابِ عَمْرِانِ بْنِ طَلْحَةَ وَابْنِ جَمْعٍ حَشَّ كِي مَبِي سَكَبَ حَمْلُهُ مِنْ مَسْحَا ضَمِي مَوْتِي هِيَ أَوْ خُونِ اسْتَحْضَا تَاهَا بَهْتِ شَدَتْ أَوْ زَوْرِي سَوَالِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كِي بِاسِ فَنَوِي وَجِي هِي أَوْ خُونِ كُو سَوَالِي مَبِي سَكَبَ حَمْلُهُ مِنْ مَسْحَا ضَمِي مَوْتِي هِيَ أَوْ خُونِ اسْتَحْضَا تَاهَا بَهْتِ شَدَتْ أَوْ زَوْرِي سَوَالِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
مَجْهُوْلُ أَوْ بَارِزِي وَنَمِينِ رَوْضَةِ أَوْ نَارِزِي فَرِيَا آسَ بِيَانِ كَرْتَا مَبِي سَكَبَ حَمْلُهُ مِنْ مَسْحَا ضَمِي مَوْتِي هِيَ أَوْ خُونِ اسْتَحْضَا تَاهَا بَهْتِ شَدَتْ أَوْ زَوْرِي سَوَالِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
بَاهُ عَرْضِ كِي أَنُوهِي وَهَبَتْ زِيَادَةُ هِيَ فَرِيَا آسَ بِيَانِ كَرْتَا مَجْهُوْلُ أَوْ بَارِزِي وَنَمِينِ رَوْضَةِ أَوْ نَارِزِي فَرِيَا آسَ بِيَانِ كَرْتَا مَبِي سَكَبَ حَمْلُهُ مِنْ مَسْحَا ضَمِي مَوْتِي هِيَ أَوْ خُونِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بِيَانِ كَرْتَا مَبِي سَكَبَ حَمْلُهُ مِنْ مَسْحَا ضَمِي مَوْتِي هِيَ أَوْ خُونِ اسْتَحْضَا تَاهَا بَهْتِ شَدَتْ أَوْ زَوْرِي سَوَالِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
شَيْطَانِ كِي لَاتَسَ اسْتَحْضَا جَارِي وَنَمِينِ رَوْضَةِ أَوْ نَارِزِي فَرِيَا آسَ بِيَانِ كَرْتَا مَجْهُوْلُ أَوْ بَارِزِي وَنَمِينِ رَوْضَةِ أَوْ نَارِزِي فَرِيَا آسَ بِيَانِ كَرْتَا مَبِي سَكَبَ حَمْلُهُ مِنْ مَسْحَا ضَمِي مَوْتِي هِيَ أَوْ خُونِ
كُو حَيْضِ فَرَارِي هِيَ بِرِجَبِ كَرْتَا مَبِي سَكَبَ حَمْلُهُ مِنْ مَسْحَا ضَمِي مَوْتِي هِيَ أَوْ خُونِ اسْتَحْضَا تَاهَا بَهْتِ شَدَتْ أَوْ زَوْرِي سَوَالِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
يَا نَارِزِي هِيَ رَافِئِ سَلَاتِ أَوْ دَرَنْ تَكِ لِمَنِ اِغْرَسَاتِ دَنْ حَيْضِ كَسَبُونِ أَوْ زَوْرِي هِيَ رَافِئِ سَلَاتِ أَوْ دَرَنْ تَكِ لِمَنِ اِغْرَسَاتِ دَنْ حَيْضِ كَسَبُونِ أَوْ زَوْرِي هِيَ رَافِئِ سَلَاتِ
عَرَبِينَ أَوْ يَاكِ مَوْتِي مِنْ مَتِ حَيْضِ أَوْ طَهْرٍ أَوْ يَاكِ مَرْمُوْا أَوْ اِغْرَسَاتِ مَوْتِي كِي تَاخِرِ كَرْتَا مَجْهُوْلُ أَوْ بَارِزِي وَنَمِينِ رَوْضَةِ أَوْ نَارِزِي فَرِيَا آسَ بِيَانِ كَرْتَا مَبِي سَكَبَ حَمْلُهُ مِنْ مَسْحَا ضَمِي مَوْتِي هِيَ أَوْ خُونِ
نَارِزِي هِيَ مَجْهُوْلُ أَوْ بَارِزِي وَنَمِينِ رَوْضَةِ أَوْ نَارِزِي فَرِيَا آسَ بِيَانِ كَرْتَا مَجْهُوْلُ أَوْ بَارِزِي وَنَمِينِ رَوْضَةِ أَوْ نَارِزِي فَرِيَا آسَ بِيَانِ كَرْتَا مَبِي سَكَبَ حَمْلُهُ مِنْ مَسْحَا ضَمِي مَوْتِي هِيَ أَوْ خُونِ
رَهَبِ فَرِيَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَنْ وَنَمِينِ رَوْضَةِ أَوْ نَارِزِي فَرِيَا آسَ بِيَانِ كَرْتَا مَجْهُوْلُ أَوْ بَارِزِي وَنَمِينِ رَوْضَةِ أَوْ نَارِزِي فَرِيَا آسَ بِيَانِ كَرْتَا مَبِي سَكَبَ حَمْلُهُ مِنْ مَسْحَا ضَمِي مَوْتِي هِيَ أَوْ خُونِ
ابْنِ جَرِيحِ أَوْ شَرِيكَ عَمْرِانِ بْنِ طَلْحَةَ وَابْنِ جَمْعٍ حَشَّ كِي مَبِي سَكَبَ حَمْلُهُ مِنْ مَسْحَا ضَمِي مَوْتِي هِيَ أَوْ خُونِ اسْتَحْضَا تَاهَا بَهْتِ شَدَتْ أَوْ زَوْرِي سَوَالِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
طَلْحَةَ وَابْنِ جَمْعٍ حَشَّ كِي مَبِي سَكَبَ حَمْلُهُ مِنْ مَسْحَا ضَمِي مَوْتِي هِيَ أَوْ خُونِ اسْتَحْضَا تَاهَا بَهْتِ شَدَتْ أَوْ زَوْرِي سَوَالِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مُسْتَحْضَا كَرْتَا مَبِي سَكَبَ حَمْلُهُ مِنْ مَسْحَا ضَمِي مَوْتِي هِيَ أَوْ خُونِ اسْتَحْضَا تَاهَا بَهْتِ شَدَتْ أَوْ زَوْرِي سَوَالِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَجْهُوْلُ أَوْ بَارِزِي وَنَمِينِ رَوْضَةِ أَوْ نَارِزِي فَرِيَا آسَ بِيَانِ كَرْتَا مَجْهُوْلُ أَوْ بَارِزِي وَنَمِينِ رَوْضَةِ أَوْ نَارِزِي فَرِيَا آسَ بِيَانِ كَرْتَا مَبِي سَكَبَ حَمْلُهُ مِنْ مَسْحَا ضَمِي مَوْتِي هِيَ أَوْ خُونِ
آتِي لَكِي أَوْ يَابِلِي هِيَ أَسْكَ دَنْ هِيَ مَقْرُونِ أَوْ حَيْضِ كَسَبُونِ أَوْ زَوْرِي هِيَ رَافِئِ سَلَاتِ أَوْ دَرَنْ تَكِ لِمَنِ اِغْرَسَاتِ دَنْ حَيْضِ كَسَبُونِ أَوْ زَوْرِي هِيَ رَافِئِ سَلَاتِ
أَوْ كَرْتَا مَبِي سَكَبَ حَمْلُهُ مِنْ مَسْحَا ضَمِي مَوْتِي هِيَ أَوْ خُونِ اسْتَحْضَا تَاهَا بَهْتِ شَدَتْ أَوْ زَوْرِي سَوَالِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَجْهُوْلُ أَوْ بَارِزِي وَنَمِينِ رَوْضَةِ أَوْ نَارِزِي فَرِيَا آسَ بِيَانِ كَرْتَا مَجْهُوْلُ أَوْ بَارِزِي وَنَمِينِ رَوْضَةِ أَوْ نَارِزِي فَرِيَا آسَ بِيَانِ كَرْتَا مَبِي سَكَبَ حَمْلُهُ مِنْ مَسْحَا ضَمِي مَوْتِي هِيَ أَوْ خُونِ
هِيَ عَمَّا كَرْتَا مَبِي سَكَبَ حَمْلُهُ مِنْ مَسْحَا ضَمِي مَوْتِي هِيَ أَوْ خُونِ اسْتَحْضَا تَاهَا بَهْتِ شَدَتْ أَوْ زَوْرِي سَوَالِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَأَوْ مَرْمُوْا هِيَ أَسْكَ دَنْ هِيَ مَقْرُونِ أَوْ حَيْضِ كَسَبُونِ أَوْ زَوْرِي هِيَ رَافِئِ سَلَاتِ أَوْ دَرَنْ تَكِ لِمَنِ اِغْرَسَاتِ دَنْ حَيْضِ كَسَبُونِ أَوْ زَوْرِي هِيَ رَافِئِ سَلَاتِ
مَلِكِ أَوْ شَرِيكَ عَمْرِانِ بْنِ طَلْحَةَ وَابْنِ جَمْعٍ حَشَّ كِي مَبِي سَكَبَ حَمْلُهُ مِنْ مَسْحَا ضَمِي مَوْتِي هِيَ أَوْ خُونِ اسْتَحْضَا تَاهَا بَهْتِ شَدَتْ أَوْ زَوْرِي سَوَالِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سَهَاتِي هِيَ مَرْمُوْا كِي وَفَتْ عَمْرِي عَامِلَةُ اِنَّا قَالَتْ اِسْتَفْتَتْ اُمِّ حَبِيبَةَ اَنَّهُ تَحْشَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنِّي اسْتَحْضَا فَكَأَنَّ
اَفَاعُ الصَّلَاةِ فَقَالَ اِنَّمَا تَذَرُكَ عَمْرِي اَفَاعُ اِنَّا قَالَتْ اِسْتَفْتَتْ اُمِّ حَبِيبَةَ اَنَّهُ تَحْشَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنِّي اسْتَحْضَا فَكَأَنَّ
بَهْتِ شَدَتْ أَوْ زَوْرِي سَوَالِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَجْهُوْلُ أَوْ بَارِزِي وَنَمِينِ رَوْضَةِ أَوْ نَارِزِي فَرِيَا آسَ بِيَانِ كَرْتَا مَجْهُوْلُ أَوْ بَارِزِي وَنَمِينِ رَوْضَةِ أَوْ نَارِزِي فَرِيَا آسَ بِيَانِ كَرْتَا مَبِي سَكَبَ حَمْلُهُ مِنْ مَسْحَا ضَمِي مَوْتِي هِيَ أَوْ خُونِ
تَوَدُّ نَهَا كَرْتَا مَبِي سَكَبَ حَمْلُهُ مِنْ مَسْحَا ضَمِي مَوْتِي هِيَ أَوْ خُونِ اسْتَحْضَا تَاهَا بَهْتِ شَدَتْ أَوْ زَوْرِي سَوَالِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَقَتْ كَرْتَا مَبِي سَكَبَ حَمْلُهُ مِنْ مَسْحَا ضَمِي مَوْتِي هِيَ أَوْ خُونِ اسْتَحْضَا تَاهَا بَهْتِ شَدَتْ أَوْ زَوْرِي سَوَالِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فی کہ ام حبیبہؓ نے پوچھا آخر حدیث تک اور کہا ہی بعض مدانی مستحاضہ غسل کر لیا کری ہر نماز کی وقت اور روایت کی اور اسی نے زہریؓ انہوں نے عمرہ اور عروہؓ
 انہوں نے عائشہؓ سے **بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَائِضِ أَهْلًا لَا تَقْضِي الصَّلَاةَ** باب اس میں بیان کیا کہ حائضہ کی قضا نہ پڑھنی **عَنِ مَعَاذَةَ**
 اَنِّ امْرَاةً سَأَلَتْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَقْضِي أَحَدَ صَلَاتَيْكَ أَمْ مَحْضُهَا هَاتَاكَ حُرُورًا أَمْ قَدْ كَانَتْ أَحَدًا نَحْيُضُ فَلَا تُؤْمَرُ بِقَضَاءِ مَحْضِهِمَا
 ہی معاذہ سے کہ ایک عورت نے پوچھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کیا قضا پڑھنی چاہیے کہ دو نکی نماز تو فرمایا حضرت عائشہؓ نے کیا تو حورو یہی ہم میں سے ہر ایک کو حیض آتا
 تھا اور حکم نہ تھا قضا کا کہا ابو یوسفؒ نے یہ حدیث حسن صحیح ہی اور مروی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہی سندوں سے کہ حائضہ قضا کرے نماز کی اور ہی قول
 نامی فقہا کا اس میں اختلاف نہیں کیا کہ حائضہ قضا کرے نماز یا جم حیض کی اور قضا کرے روزہ کی **بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَبِّ وَالْحَائِضِ أَهْلًا لَا يَفْرَأُ**
الْقُرْآنَ باب اس میں بیان کیا کہ جب اور حائضہ قرآن پڑھنی **عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقْرَأُ الْحَائِضُ وَلَا الْجَنُبُ**
 شکیانہ میں **الْقُرْآنَ** ترجمہ روایت ابن عمرؓ کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ پڑھنی حائض اور جنب قرآن میں ہی کچھ **ف** اور اس میں روایت ہے حضرت علیؓ
 سے کہا ابو یوسفؒ نے ابن عمرؓ کی حدیث کو نہیں بھیجتی ہم مگر اسماعیل بن عیاش کی روایت کہ وہ روایت کرتی ہیں موسیٰ بن عقبہ سے وہ نافع سے وہ ابن عمرؓ سے وہ نبی صلی
 علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے نہ پڑھنی قرآن حائض اور جنب اور ہی قول ہی اکثر اہل علم کا صحابہ اور تابعین اور جو تابعین تھے مثل سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور
 احمد اور اسحاق کے کہ کہتی ہیں نہ پڑھنی حائض اور جنب قرآن سے کچھ مگر ایک آیت کا یا حرف وغیرہ اور حضرت دہی ہی جنب اور حائض کو سجان الداء ولا الاء الداء پڑھ
 کی کہا ترمذیؒ اور سنن میں محمد بن اسماعیل کہ کہ اسماعیل بن عیاش روایت کرتی ہیں اہل حجاز و عراق سے احادیث منکر گو یا کہ انہوں نے ضعیف جانا اسماعیل کی اس روایت
 کہ اہل عراق وغیرہ کہی انہوں نے ہی روایت کی ہو اور کہا اسماعیل بن عیاش کے وہی حدیث مجتہدین جو اہل شام سے روایت کریں اور کہا محمد بن اسماعیل بن عیاش میں یحییٰ بن یحییٰ
 سے ابو یوسف بہت حدیثیں منکر تھے لوگوں سے روایت کرتی ہیں کہا ابو یوسفؒ نے ہی روایت کی ہم سے یہ بات احمد بن حسن نے کہا اس میں احمد بن حنبل سے وہ کہتی تھی ہی بات
بَابُ مَا جَاءَ فِي مُبَاشَرَةِ الْحَائِضِ باب بوس کرنا میں حائض کے ساتھ **عَنِ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
إِذَا احْصَتْ يَأْمُرُ أَنْ يُزْدَكْتُهَا بِشَرِّ تَرْجُمَةٍ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ جب میں حائضہ ہوتی تو حکم کرتی جو حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہایت
 باندھنی کہہ دیوں دکن کرتی میری ساتھ **ف** اور اس میں روایت ہے ام سلمہؓ اور میری سے کہا ابو یوسفؒ نے حدیث عائشہؓ کی حسن صحیح ہی اور ہی قول ہی کہتی لوگوں کا معاہدہ
 تابعین سے اور ہی کہا شافعی اور احمد اور اسحاق نے ہی **بَابُ مَا جَاءَ فِي مَوَاطَاةِ الْحَبِّ وَالْحَائِضِ وَسُورَتِهَا** باب جنب اور حائض کی ساتھ
 کہا فی اور انکی جو مکی میں بیان عن حرار بن معاویہ عن عبد اللہ بن سعد قال قلت للنبي صلى الله عليه وسلم عن مَوَاطَاةِ الْحَائِضِ فَقَالَ
 وَأَيُّهَا تَرْجُمَةٍ روايت جہاد بن عبد اللہ بن سعد سے کہا پوچھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا نا کہنا کیا حائض کے ساتھ فرمایا آپ نے
 کہا نا کہنا اس کے ساتھ **ف** اور اس میں حضرت عائشہؓ اور اس سے روایت ہے کہا ابو یوسفؒ نے حدیث عبد اللہ بن سعد کی حسن صحیح ہی اور ہی قول ہی تاملی علیہ کا کہ حائض کے
 ساتھ کہا نا کہنا نا کہ میری مضائقہ نہیں ہے اور اختلاف کیا ہی اس کے وضو کی بھی ہوئی بانی میں سو بعضوں نے کہو کہ کہا ہی اور بعضوں نے ہی **بَابُ مَا جَاءَ**
فِي الْحَائِضِ تَنَاوُلُ الشَّيْءِ مِنَ الْمَسْجِدِ باب اس میں بیان کیا کہ حائض کو کئی چیز مسجد میں ہی لیلی **عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ**
قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَأْوِلُنِي الْحُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَتْ قُلْتُ إِنِّي حَائِضٌ قَالَ إِنْ جِئْتِكَ لَيْسَتْ فِي يَدِي لَكَ تَرْجُمَةٍ روایت ہی نام
 بن محمد سے کہا انہوں نے کہا عائشہؓ نے فرمایا مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لیلی ہو یا مسجد سے کہا عائشہؓ نے عرض کیا میں نے کہ حائضہ ہوں فرمایا حیض تیرا نہیں کچھ تیری ہاتھیر
ف اور اس میں ابن عمرؓ اور ابی ہریرہؓ سے ہی روایت ہے کہا ابو یوسفؒ نے حدیث عائشہؓ کی حسن صحیح ہی اور ہی قول ہی تاملی علیہ کا کہ میں جانتی ہوں میں اختلاف کہ
 کچھ مضائقہ نہیں اگر لیلی حائضہ کچھ میں سے ہی باہر کہ **بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ إِتْيَانِ الْحَائِضِ** باب حائضہ سے محبت حرام ہو مکی میں بیان
عَنِ ابْنِ مَرْوَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَقْبَضَ أَوْ امْرَأَةً فِي دُبُرِهَا أَوْ كَاهَا فَقَدْ كَفَرْنَا أَرْبُلَ عَلَى مُحَمَّدٍ تَرْجُمَةٍ روایت ہے ابو ہریرہؓ
 سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محبت کرے حائضہ سے یا کسی عورت سے ایسی بھی ہی یا کسی کا من کی یا اس نے غیب کی خبر پوچھی تو بیشک منکر ہو اس کا جو ترا محمد پر بیٹھے

۷۷
 حائضہ کی روایت ہے

قرآن کا کلمہ ابویسی نے اس حدیث کو ہم نہیں پہنچتی مگر روایت سی حکیم اترم کی وہ روایت کرتی ہیں ابی تیمیمہ جی سی وہ ابوہریرہ سی اور یہ فرمانا حضرت کا علی کی نزدیک ابوہریرہ جی
 اور ان کی جی اور روایت سے حضرت سی کہ فرمایا جو شخص صحبت کرے عیسیٰ سی تو ایک نیا صدقہ دی ہر گرجا کے کھانہ میں سی کہ فرماتا تو حضرت یہ کفار کو کیوں فرماتی اور ضیف
 کہا محمد بن اس حدیث کو زردی سنا کی اور ابی تیمیمہ جی کا نام طیف بن مجاہد سی **بَابُ مَا جَاءَ فِي الْكُفَّارَةِ فِي ذَلِكَ** باب اس کی کفارہ کی ان میں عن
 ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّجُلِ يَفْعَلُ عَلَى امْرَأَةٍ وَهُوَ حَائِضٌ قَالَ يَصْطَلُّ بِنَيْصِفٍ ذَيْنَا ترجمہ روایت سے ابن عباس سی کہ فرمایا نبی
 علیہ السلام کہ جو آدمی جماع کرے اپنی عورت کے جنس کے دنوں میں تو فرمایا صدقہ دی وہاں **عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ دَمًا أَحْمَرَ**
فَذَيْنَا وَإِنْ كَانَ دَمًا أَصْفَرَ فَصَفْ ذَيْنَا ترجمہ روایت سے ابن عباس سی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب جو خون اس عورت حائض کے جس سے جماع کرے
 ہی سرخ رنگ تو صدقہ دی وہاں ایک نیا اور جب زرد ہو تو وہاں دینا کہ **ابوہیسی** نے حدیث ابن عباس کی کفارہ کی باب میں مرد و عورت سے یعنی انہیں کا کلام اور مرفوع
 ہی اپنی حضرت کا کلام اور یہی قول ہی بعض علماء کا اور یہی کہتی ہیں احمد اور اسحاق اور ابن مبارک نے کہا اللہ سی مغفرت مانگی اور کفارہ نہیں ہی آپس پر مرد و عورت ہی بعض تابعین
 مثل قول ابن جبار کے انہیں میں میں سعید بن جبیر اور ابی ہریرہ **بَابُ مَا جَاءَ فِي غَسْلِ دِمِ الْحَيْضِ مِنَ التَّوْبِ** باب کپڑی سی خون حائض کے
 کی بیان عن اسماء ابنة أبي بكر الصديق ان امرأة سألت النبي صلى الله عليه وسلم عن التوب فيضنبه الدم من الحيض فقال رسول الله صلى
 الله عليه وسلم حنيتة ثم افرضينه بالماء ثم رشيته وصلي فيه روایت سے ابی ہریرہ ابی بکر صدیق کی بی بی سے کہ ایک عورت نے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اس کپڑی کا جس میں خون
 حائض لگاوی سو فرمایا حضرت نے کپڑی اس کو پہل مانی ڈال کر لکھ لیں یہ پانی بہاوی آپس پر غار پر اس کپڑی سے **ف** اور اس باب میں ابی ہریرہ اور تم قصہ نہ محسن سی ہی
 روایت سے **کہا** ابوہیسی نے حدیث اس کی خون حائض کی باب میں جن ہی صحیحی اور خلاصہ سے علماء کا کہ جس نے نہاڑے ملی اس کپڑی سی سو کہا بعض علماء نے اگر مقدار دہم ہی حکم ہی
 دو جو یہی ضرورت نہیں اور اگر مقدار دہم ہی اور غار پر ہی بخیر ہوئی تو اعادہ کرے اور بعضوں نے کہا جب قدر دہم ہی زیادہ ہو اعادہ ضروری یعنی قدر دہم میں اعادہ واجب نہیں اور
 ہی قبل ہی سفیان ثوری اور ابن مبارک اور بعض علماء تابعین غیر ہم نے کہا دوبارہ نہاڑنا واجب نہیں اگر یہ مقدار دہم ہی زیادہ ہی ہو اور یہی قول ہی احمد اور اسحاق کا اور
 کہا شافعی نے وجہ سے دہونا اس کا اگر دہم ہی کم ہو اور تشدد کیا اس باب میں **بَابُ مَا جَاءَ فِي كَمُتَكَ النَّفْسَاءِ** باب اس میں کہ عورتین
 نفاس میں کب تک میں عن ام سلمة قالت كانت النفساء تجلس على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم اربعين يوما ولم تأخذوا وضوءا ووجهها بالود
من الكلف ترجمہ روایت سے ام سلمہ سی کہا عورتیں مہی ہی تھیں سوال اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زمانی میں چالیس روز تک اور ہم ملتی ہی اپنی مونہ پر ٹٹا جہانوں کے سبب سے
کہا ابوہیسی نے اس حدیث کو ہم نہیں پہنچتی ہم مگر روایت سی ابوہریرہ کے کہ وہ روایت کرتی ہیں متلہ لازمی سی وہ تم سلمہ سی اور ابی ہریرہ کا نام کثیر بن زیاد ہی کہا احمد بن
 اسحاق نے علی بن عبد اللہ اعلیٰ ثقہ میں اور ابوہریرہ سی ثقہ میں اور نہیں ہی ناھمی اس حدیث کو کہ ابی ہریرہ کی روایت سے اور جماع سی علماء اور تابعین کا اور جو بعد لکھی ہی کہ نفسا نماز
 چھ روز میں چالیس دن تک مگر یہ خون بند ہو جاوے اس سے پیشتر تو غسل کرے اور غار پر ہی جاری ہی چالیس دن بعد تو اکثر شہل علم کہتی ہیں کہ نہاڑے ہو ہی اور یہی قول ہی اکثر
 فقہاء کا اور سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور کہا حسن بصری نے بی بی اس بن تک نماز پر ہی اگر خون بند نہ ہو ورنہ عطا بن ابی رباح اور شعیبی سی کہ
 ساہل بن تک اگر خون بند نہ ہو **بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ يَغْسِلُ قُلُوبَهُ** باب اس میں یاہلین کہ مرد و عورت کی بی بیوں میں صحبت
 کر کی اخیر میں ایک غسل کرے عن أنس أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يطوف على نسائه في غسل واحد ترجمہ روایت سے انس سے کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم صحبت کرتی ہی اپنی سب عورتوں سی اور میں ایک غسل کرتی **ف** اور باب میں ابی رافع سی ہی روایت سے **کہا** ابوہیسی نے حدیث انس کی صحیحی اور یہی کہ
 ہی کہتی علماء کا انہیں میں میں حسن بصری کہتی ہیں کہ کچھ ضائع نہیں اگر دوبارہ صحبت کرے قبل وضو کرے اور مرد و عورت سے یہ حدیث محمد بن یوسف سی ہی در روایت کرتی ہیں
 سنن ابی عروہ سی وہ ابی الخطاب سے وہ سی اور ابوہریرہ کا نام محمد بن راشد ہی اور ابو الخطاب کا نام قادم بن عاصم **بَابُ مَا جَاءَ إِذَا ارَادَ أَنْ يَغُتَّ**
مَوْضِعًا باب اس میں یاہلین کہ جب آدمی کہے **عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا نَفَى أَحَدُكُمْ**
أَهْلَهُ ثُمَّ ارَادَ أَنْ يَغُتَّ فَلْيَغُتَّ مَوْضِعَهُمْ وَصُوعًا ترجمہ روایت ہی ابی سعید خدری کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کوئی صحبت کرے اپنی بیوی کو

ابن ذرّان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان في سفر معه ليل فارد ان يقدر فقال اريد ان يقدر فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اريد في الظهر قال حتى رايته في التلويح بقا فامر ففعل فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان سدة الحزم من في جهنم فابردوا عن الصلوة ترجمه روايت ابی ندیس کہتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں اور بلال ہی انکی ساتھ تھی حوالہ کیا بلال فی کثیر کا تو فرمایا آپ کے ہند بونی دو پہر لڑا کیا کثیر یعنی توڑی نیک بعد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ہند یعنی دو پہر کی نماز کی لئی کہا اوس فی یہاں تک کہ دیکھا ہمیں سایہ لگو کا کثیر کبھی اور ناز ہی ہوتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی شدہ گرمی کی جنہم کے جوش ہی ہی سوئند ہی وقت پڑھنا نظر کی کہا ابو عیسیٰ یہ حدیث حسن ہے صحیح باب **مَلَجَاءُ فِي تَجِيلِ الْعَصْرِ** اب عصر طبعی شروع کیا عن عائشة رضي الله عنها قالت صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم العصر والشمس في حجرها لم ينقص الف من حجرها ترجمه روايت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہی فرمایا انہوں نے نماز ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی عصر کی اور قاب انکی انگن میں تباہین چڑھتا سایہ انکی انگن ہی اوپر ف اور اس باب میں اس اور ابی اردی اور جابر اور رافع بن خدیج ہی ہی روایت اور مروی ہی لغوی ہی آخری مصلی اللہ علیہ وسلم کی عصر میں اور دو سوچ نہیں کہا ابو عیسیٰ حدیث عائشہ کی حسن ہے صحیح ہی اور سیکو اختیار کیا ہی بعض اہل علم فی صحابہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی انہیں میں میں عمرو و عبد اللہ بن مسعود اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور انس اور اکثر لوگ تابعین کے اختیار کیا انہوں نے جلدی پڑھنا نماز عصر کا اور کہہ وہ کہا اسکی خبر کو روایت ہی میں عبد اللہ بن مبارک و شافعی اور احمد و اسحق عن العلاء بن عبد الرحمن انه دخل على انس بن مالك في داره بالنصب حين انصرف من الظهر وداره بجانب المسجد فقال قوموا فصلوا العصر قال فقمنا فصلنا هذا انصرفا قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ذلك صلوا للمنافي تجلس يرقب الشمس حتى اذا كانت بين قوين الشيطان قام فقرأ بعلال يا ذا كرو الله فيها الا قليلا ترجمه روايت علاء بن عبد الرحمن سی کہہ گئی انس بن مالک کے گھر بصر میں جب پڑھنا نماز ظهر کی اور گھر کا مسجد کا باز پر تھا سو فرمایا انس بن مالک نے کہ ہر ہی عصر پڑھو کہہا اوس فی کبھی کو ہم اور نماز پڑھی مہنی جب پڑھکی تو فرمایا اس فی سائیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کو فرماتی تھی یہ تو نماز منافق کی ہی کہ مٹھا دیکھتا رہی سرج کو جب ہو جاو شیطاں کے دو سنگوں کے پیچیں تو اٹھی اور چار چوچین ماری نہ یاد کر ہی اس کو اسہیں مگر تہور کہا ابو عیسیٰ یہ حدیث حسن ہے صحیح باب **مَلَجَاءُ فِي تَخِيرِ صَلَوةِ الْعَصْرِ** اب عصر کی تاخیر میں عن ام سلمة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا تيجلا الظهر منكم وانتم اشد تيجلا للعصر منه ترجمه روايت ام سلمہ رضی اللہ عنہا ہی کہ فرمایا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ جلدی کرتی تھی ظہر میں اور تم نے زیادہ جلدی کرتی عصر میں کہا ابو عیسیٰ اور مروی ہی یہ حدیث ابن جریر ہی روایت کرتی من ابی ابی بلکہ ہی وہ ام سلمہ ہی مانند اسکی باب **مَلَجَاءُ فِي وَقْتِ الْمَغْرِبِ** اب مغرب کے وقت کا عن سلمة بن الأكوع قال قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصل المغرب اذا غربت الشمس وتوارت بالحجاب ترجمه روايت سلمہ بن الاکوع ہی کہا مغرب پڑھتی ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دو تباہا آفتاب او چھپتا تباہا رہ میں ف اور اس باب میں جابر و زید بن خالد و انس اور رافع بن خدیج و ابی ایوب و جابر و عباس بن عبد المطلب کے روایت ہی اور حدیث عباس کی موقوف ابی انس مروی ہی اور ہی صحیح ہی کہا ابو عیسیٰ حدیث سلمہ بن اکوع کی حسن ہے صحیح ہی اور ہی قول ہی انرا اہل علم کا صاحب اور جو حدیث کے تابعین کے اختیار کیا ہی انہوں نے تھیل کو نماز مغرب میں اور کہہ وہ کہا اسکی خبر کو یہاں تک کہ بعض اہل علم فی نماز مغرب کا تو ایک ہی وقت ہے یعنی تاخیر ہی وقت جاتا رہتا ہی اور سند کڑی ہی انہوں نے وہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حسین مذکور ہی امامت جبرئیل علیہ السلام کی اور ہی قول ہی ابن مبارک اوشافعی کا باب **كَا** جاء في وقت صلاة العشاء الاخرة باب مثا في وقت كعن النعمان بن بشير قال انا اعلم الناس بوقت هذه الصلوة كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصليها لسقوط القمر لثلاثه ترجمه روايت نعمان بن بشیر ہی کہا میں سے جابجا نامہوں وقت نماز کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتی تھی عشاء تہی مات لکی کہ غروب ہو جا تا ہی چاند تیسری شب کا جو وقت میں ف روایت کی ہم ہی ابو بکر محمد بن ابی اسنی عبد الرحمن بن مبارک سی اسنی ابی عوانہ سی ہی سہادی مانند اسکی کہا ابو عیسیٰ روایت کیا اس حدیث کو شیم فی ابی ندیس انہوں فی حبیب بن سالم ہی انہوں فی نعمان بن بشیر ہی اور شہر ذکر کیا اس روایت میں شیم فی نام بشیر ابن ثابت کا اور حدیث ابی عوانہ کی زیادہ صحیح ہی ہماری نزیک اسکی کہ زید ابن ہارون فی ہی روایت کیا ہی شعبہ ہی روایت ابی شہر

اور صیام کی عین اُتی مہریرہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اَلْمُؤَدِّنُ وَالْمُؤَذَّنُ مُؤْتَمِنٌ اَللّٰهُمَّ ارْشِدْ اَلْاِمَّةَ وَاعْقِبْ اَلْمُؤَدِّنَ تَرْجِمہ
روایت ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی امام ضامن اور مؤذن امانت رکھنی والا ہی بالمدینیت پر کھلے مانو گلو اور بخشدی مؤذن کو کہ ابویہ صیغہ اور اسباب
میں روایت ہے عائشہ اور سہل بن سعد و عقبین عامر بن موحّد ابی ہریرہ کی روایت کی ہی سفیان ثوری اور حفص بن غیاث اکی کوگون فی اعش سی انہون فی ابی صالح
انہون بنو اسطی ابی ہریرہ کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور روایت کیا اسباط بن محمد فی اعش سی کہ کہ حدیث پہنچی مجھی ابی صالح سی انکو ابی ہریرہ سی انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور
کیا فاع ابن سلیمان فی محمد ابن ابی صالح سی انہون نے اپنے باپ سے انہون نے عائشہ سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اس حدیث کو کہ ابویہ صیغہ اور
میں ابازہ سی کہ قرأتی تہی حدیث ابی صالح کی ابی ہریرہ سی زیادہ صحیح حدیث سی ابی صالح کی جو مروی ہے عائشہ سی کہ ابویہ صیغہ سی کہ سنا میں نے محمدی حدیث ابی صالح کی عائشہ
سی زیادہ صحیح سی اور زکوی ابی ابن عیینہ سی کہ انکی نزدیک ثابت نہیں حدیث ابی صالح کی ابی ہریرہ سے اور نہ حدیث ابی صالح کی عائشہ سی ابی بن باب من باب ما یقول اذا
اذن المؤمن باب بیان اس چیز کی کہ کہی جوی جب اذان یوی مؤذن عن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سمعتم اذاناً فقولوا
میل ما یقول المؤمن ترجمہ روایت ابی سعید سی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی جب سنو تم اذان تو کہو مانند اس کے صیغہ کہتا سی مؤذن ف اور اسباب میں روایت
ابی رافع ابی ہریرہ اور ام جلیلہ و عبد اللہ بن عمر و عبد اللہ بن سعید اور عائشہ و معاذ بن انس اور معاویہ کہ ابویہ صیغہ فی حدیث ابی سعید کی حسن سی صحیح سی اور ایسا ہی روایت کیا
معمر فی اور کئی لوگون فی زہری سی مثل حدیث مالک سے اور روایت کی عبد الرحمن بن اسحاق فی یہ حدیث زہری سی انہون فی سعید بن مسیب سی انہون فی ابی ہریرہ سی انہون
فی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور روایت مالک کی زیادہ صحیح سی باب ما جاء فی ذکر اھیة ان یأخذ المؤمن علی الاذان احر اس باب میں بیان ہی کہ اذان پر
مؤذن کو ضروری لینا حرام سی عن عثمان ابن ابی العاص قال ان اخر ما عهد الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یأخذ مؤذناً لا یأخذ علی اذنه
احراً ترجمہ روایت ہی عثمان بن ابی العاص سی کہ انہون فی اخیر وصیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجھ کو ہی تہی کہ مقرر کروں ایک مؤذن کہ جو ضروری نہ لینا ہو اپنی
اذان پر کہ ابویہ صیغہ فی حدیث عثمان کی حسن سی اور اسی پر عمل ہی اہل علم کا کہ برا جانتی ہیں ضروری لینا اذان پر اور صحیح مؤذن کو کہ ثواب آخرت کی لہی اذان دیوی
باب ما یقول اذا اذن المؤمن من الدعاء باب ان دعا و نکاح و چہ جاتی ہیں جب اذان یوی مؤذن عن سعید بن ابی وقاص عن رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال من قال حین یتبع المؤمن حین یؤذن وانا اشہد ان لا اله الا الله وحده لا شریک لہ و ان محمداً عبده ورسوله
رضیت باللہ رباً و بالاسلام دیناً و بمحمد رسولاً عقر اللہ ذنوبہ ترجمہ روایت سعد بن ابی وقاص سی وہ روایت کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمایا
آپنی جب کہی جب اذان کو مؤذن کی جب اذان دیتا ہو وانا اشہد سی آخر تک یعنی میں ہی گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود نہیں بخیر اللہ کی اکیلا ہی وہ کوئی شریک نہیں اسکا اور
محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندہ اسکی ہیں اور بھی ہوئی اس کے راضی ہو امین اللہ کی ربوبیت سی اور اسلام کے دین مونی سی اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت سی و بخش دیتا ہی خدی تھا
گن اسکی کہ ابویہ صیغہ فی حدیث حسن سی صحیح سی غریب نہیں ہی نبی ہم اسی مگر روایت لیث بن سعد کی مکیم بن عبد اللہ بن قیس سی باب منه ایضا و در باب
سی بیان میں عن جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال حین یتبع الدعاء اللهم رب هذا الدعوة التامة والصلوة
الفاکمة انت محمد ان الوسیلة والفضیلة والبعثہ مقاماً محموداً الذی وعدتہ الا حلت لہ الشفاعۃ یوم القیامۃ ترجمہ روایت جابر بن عبد اللہ سی کہ
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی جو کہی جب اذان اذان اتم سی وعدتہ تمک تو واجب ہو جاتی ہی اسکی لہی شفاعت قیامت کے دن اور معنی اس دعا کی یہ ہیں یا اللہ پروردگار اس
پوری پکار کی اور مضبوط ناز کی دی محمد کو وسیلہ و زبیری اور اثبات کر اسکا و مقام محمود میں حکا و عدہ کیا تو فی اُسے کہ ابویہ صیغہ فی حدیث جابر کی حسن سی غریب روایت سی
محمد ابن شامک کے نہیں جانتی ہم کہ روایت کیا ہو کسی اسکو مگر سی مگر شعیب ابن ابی حمزہ فی باب ما جاء فی ان الدعاء لا یؤد باین الاذان والا فامہ باب
اس بیان میں کہ دعا کہی نہیں پہر جاتی اذان اور کبیر کے دریا میں عن انس ابن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدعاء لا یؤد باین الاذان
والا فامہ ترجمہ روایت انس بن مالک سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی دعا کہی پہر نہیں جاتی اذان اور کبیر کے دریا میں یعنی ضرور قبول ہو جاتی ہی کہ ابویہ
ابویہ صیغہ حدیث انس کی حسن سی اور روایت کیا اسکو ابو اسحق جہانی فی بید بن ابی مریم سی وہ روایت کرتی ہیں انس سی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی مثل روایت مذکور کے

عبد اللہ بن مسعود
عبد اللہ بن عمر
عبد اللہ بن عباس
عبد اللہ بن مسعود
عبد اللہ بن عمر
عبد اللہ بن عباس

منزلت میں اور یہ کہ مسجد جماعت میں سو پڑھ لیا کرو جماعت کے ساتھ کہ وہ نفل ہو جاوے گی تمہاری الٰہی **ف** اور اسباب میں روایت ہے مجھ کو ابو زید بن عامر سے کہا ابو عیسیٰ نے
حدیث زید بن ابیہ کی جن میں صحیح ہے اور یہی قول ہی کتنی لوگوں کا ملکہ ہے اور سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور سنی سب سے کہتے ہیں کہ جب آدمی نماز پڑھے چکا ہو کیا اور پھر پادری
دوبارہ پڑھوے اور کہتے ہیں مغرب کی نماز اگر پڑھے چکا ہو اور پھر اجماعت سے تو ملالیٰ اس میں ایک رکعت کہ جفت ہو جاوے اور جو نماز سنی اکیس پڑھی وہی فرض ہی انکی نزدیک
باب ما جاء في الجماعة في مسجد قد صلى فيه مرة باب وری جماعت کا جس میں ایک جماعت ہو چکی ہو **عن** ابی سعید قال جاء رسول الله صلى الله عليه
وسلم فرما یاکون تجارت کرنا ہی اس شخص کے ساتھ یعنی اس کے ساتھ شریک ہو جاوے تو جماعت کا ثواب دونوں باوین ہو گا ہر ایک مرد اور ناز پڑھ لیا اس کے ساتھ **ف** اور اسباب میں
ابی امامہ اور ابی موسیٰ اور حکم بن عیسیٰ ہی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ حدیث ابو سعید کی جن میں ہی اور یہی قول ہی کتنی لوگوں کا احکام ہے اور جو ان کے بعد ہی تابعین کہتے ہیں کچھ مضائقہ
نہیں دوبارہ جماعت کرنا اس مسجد میں جس میں ایک جماعت ہو چکی ہو اور یہی قول ہی احمد اور شافعی کا اور بعضی علماء کہتے ہیں جب ایک جماعت ہو چکی ہو تو پھر جدا جدا پڑھ لین اور یہی
قول ہی سفیان اور ابن مبارک اور مالک اور شافعی کا کہ غنائی اس کے نزدیک کہ یہ جماعت کرین اور مالک الیہ لین **باب** ما جاء في فضل العشاء والفجر في
الجماعة باب ما ينفذ في صلاة الفجر والجمعة **عن** عثمان بن عفان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من شهد العشاء في جماعة كان له
قيام نصف ليلة ومن صلى العشاء والفجر في جماعة كان له قيام ليلة **ترجمہ** روایت ہے عثمان بن عفان سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی جو نماز پڑھا
عشاء کی جماعت میں اس کو ثواب ہے اور ہی رات جاگنی کا اور جس نے نماز پڑھی عشاء اور فجر کی جماعت میں اس کو ثواب ہے مانند ساری رات جاگنی کے اور اسباب میں ابن عمر اور ابی ہریرہ اور
انس اور عمارہ ابن ابی رؤبہ اور جندبہ ابن ابی بن کعب اور ابی موسیٰ اور زبیرہ سے ہی روایت ہے **عن** جندبہ بن سفیان عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من
صلى الصلوة قصص في ذمة الله فلا تخففوا الله في ذمته **ترجمہ** روایت ہے جندبہ بن سفیان سے کہا کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم فی جس نے پڑھی صبح کی نماز وہ اس کی بنا
میں ہے تو نہ توڑو یہاں اللہ کی کہا ابو عیسیٰ فی حدیث عثمان کی جن میں صحیح ہے روایت کیا اس حدیث کو عبدالرحمن بن ابی عمر سے وہ روایت کرتی ہیں عثمان سے ہی موقوفہ
ابن ہریرہ کا قول ہے اور موسیٰ بن کئی سندوں سے ابوسلمہ عثمان موقوفہ ہے **عن** یزید بن ابی اسلم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال بشر الشائين في الظلم الى المسكين
بالنور التام يوم القيمة **ترجمہ** روایت ہے زبیرہ سلمیٰ سے کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم فی بشارت دو ملنی والوں کو اندر پیر نہیں مسجد کی طرف پوری نور کی قیاس کے ومن
یہ حدیث غریب ہے **باب** ما جاء في فضل الصف الاول باب علی صف کی فضیلت کے بیان میں **عن** ابی ہریرہ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
خير صفوف الرجال اولها وشرها اخرها وخير صفوف النساء اولها وشرها اخرها **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سب سے
بہتر مردوں کی صفوں میں پہلی صف ہے اور سب سے بدتر آخر صف ہے اور سب سے بہتر عورتوں کی صفوں میں آخر صف ہے اور سب سے بدتر پہلی صف ہے اور اسباب میں جابر اور ابن عباس اور ابی سعید
ابی اور عائشہ اور عبد بن ساریہ اور انس سے ہی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ حدیث ابی ہریرہ کی جن میں صحیح ہے اور موسیٰ بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ وہ مغفرت مانگتے تھے صف اول کے
لئے تین بار اور دوسری صف کے لئے ایک بار اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم فی اگر آدمی جانتی ہو تو اسے اذان میں اور صف اول میں پہنچا سکتی اس کو بغیر اس کی کہ قرعہ ڈالیں تو بیشک قرعہ آئے
روایت کی ہمیں یہ حدیث ہے ابن موسیٰ الانصاری نے اُنے معنی لائے اس کی مالک نے اور روایت کی ہمیں قیہ فی انہوں نے ہی روایت کی مالک سے انہوں نے ہی روایت کی ابی امامہ
سے انہوں نے ابی ہریرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی روایت کی **باب** ما جاء في اقامة الصفوف باب صفوں کے سیدہ انکی بیان میں **عن**
العمان بن بشير قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس في صفوفنا خير يومنا فرائي رجلا خارجا صرعا عن القوف فقال لستون صفوف
اولها افضل الله فيهن وجوهكم **ترجمہ** روایت ہے نعمان بن بشیر سے فرماتی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بار بار کہتی ہماری صفوں کو سنی کیدن تو دیکھا ایک کو لگا کر بٹا ہوا
ہی سینہ اس کا قوم سے سو فرمایا اپنی بار بار کہ تم صفوں میں اپنی کو اور نہیں تو پھر ڈال دیا اللہ تمہاری دونوں **ف** اور اسباب میں جابر بن عبد اللہ اور جابر بن عبد اللہ اور انس
اور ابی ہریرہ اور عائشہ سے ہی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ حدیث نعمان بن بشیر کی جن میں صحیح ہے اور موسیٰ بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا اپنی نماز کے پورا کر فی میں داخل ہے
سیدہ ان کا صفوں کا اور موسیٰ بن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ وہ مقرر کرتی تھی ایک آدمی صفوں کے سیدہ ان کی لٹاؤں کو بغیر اولیٰ نہ کہتی جب تک خبر نہ تھی کہ صفیں سیدہ ہی ہو گئیں اور روایت ہے

ابن عمر
ابن عباس
ابن مسعود

[illegible]

یقین رکعتہ بوجہ کہ جب اجازت دی تھی تو جائز ہوگی مگر تاہم یعنی امامت اور بیعت کسی میں مضائقہ نہیں **باب** ما جاء اذا امر أحدكم الناس فليخفف باب
 من یأین کہ جب امامت کری کوئی تم میں کہ تو تخفیف کری وقت میں **عن** ابی ہریرۃ أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا امر أحدكم الناس فليخفف قال
 فیہم الصغیر والکبیر والصعیف والمريض فإذا صلی وحده فليصل كيف يشاء **ترجمہ** روایت ابی ہریرۃ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی جب امامت کری کوئی
 تم میں کا تو ہو کوئی تو تخفیف کری وقت میں کہ اس میں جو باری ہے اور بڑا ہے اور باری ہے اور ضعیف اور بیمار ہے اور جب بڑی ہے کیا تو عیسیٰ عیسیٰ بڑی ہے **ف** اور اس میں عیسیٰ ابن جرم
 انس اور جابر بن عمر اور مالک بن عبد اللہ اور ابی واقد اور عثمان بن ابی العاص اور ابی سہود اور جابر بن عبد اللہ اور ابن عباس سے ہی روایت ہے کہ ابو عیسیٰ فی حدیث ابی ہریرہ کہ
 حسن ہے عیسیٰ ابی وری قول ہے انزل علیہ علم کا اعتقاد کسی میں کہ دراز کرے یا نام نہ کرے خوف مشقت سے نظر نہ دے اور بڑی اور بڑی کی اور ابوالراد کا نام عبد اللہ بن زکوان ہے اور عرج عبد اللہ بن
 بن ہریرہ بنی مین کہتے تھے ابی ہریرہ **عن** انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من أحب الناس صلوة فی مقام **ترجمہ** روایت انس سے کہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو کہ کسی زیادہ کی نماز پڑھنی والی تھی اور بہت پوری یعنی حالت امامت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قرأت تہمیری کرتی مگر کوع و سجدہ بخوبی تمام ہوتا **ف**
 اور یہ حدیث میں ہے عیسیٰ **باب** ما جاء فی تخفی نیر الصلوة وتخیلہا باب یأین ترجمہ نماز اور تخیل اس کے **عن** ابن سعید قال قال رسول اللہ علیہ وسلم
 مفتاح الصلوة الطهور وتخیلہا التکبیر وتخیلہا التسلیم ولا صلوة من لم یقرأ بالکحل وسورة فی قرئ لصلوة أو غلرہا **ترجمہ** روایت ابی سعید کہ فرمایا رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کھنجر نماز کی طہارت اور تخیل اس کی تیسرے اور تخیل اس کی سلام پیرا ہی اور اس کی تو نماز ہی نہیں جو پڑھنے والی اور ایک سورہ فرض نماز یا سورۃ الفاتحہ اور اسباب
 میں ملی اور غائے سے ہے روایت ہے اور حدیث میں ابن ابی طالب کی بہت عمدہ ہے اس کی دوسری اور زیادہ صحیح ہے ابی سعید کی حدیث میں اور کاجکی ہم اس حدیث کو کتاب الوضوء
 اور اس پر عمل ہے صحابہ کا اور جو انکی بعد تھی اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور سہیق کا کہ تحریم نماز کی تیسری اور دوسری داخل نہیں ہوتا نماز میں مگر کہ
 سے کہ ابو سعید بن مسعود نے ابوبکر محمد بن ابان سے فرمائی تھی سنائے عبد الرحمن بن مہدی سے فرمائی تھی کہ شروع کری آدمی آدمی کوئی ناموسنی اللہ کی نماز کو اور کہنے کی تو جائز نہ ہوگی اور اگر
 حدیث کری سلام ہی ملی تو حکم کرنا بوجہ کہ وہ نہ کری پھر پڑھنی اپنی مکان کی طرف اور سلام پیرے اور نماز اس کی اپنی حال ہی یعنی کہیں کچھ خلل نہیں آیا اور نام ابوفضرو کا مندر بن مالک بن
 قسطلہ ہے **ترجمہ** کہنا ہے تیسری اور دوسری کو نماز کی تحریم فرمایا یعنی اس سے کہنا اپنا اور سب فسادات نماز حرام ہو جاتی ہیں اور تحریم کی معنی میں حرام کرنا کسی چیز کا سلام کو تخیل فرمایا کہ اس
 وہ سب کام حلال ہو جاتی ہیں اور تخیل کے معنی حلال کرنا ہے **باب** فی نشر الاصابہ عند التکبیر باب یأین ترجمہ روایت ابی ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تکبیر اولی کہتی
 ابی ہریرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کبر الصلوة نشر اصابعه **ترجمہ** روایت ابی ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تکبیر اولی کہتی
 نماز کی خوب لکھتے تھے انگلیاں ابی کہ ابو عیسیٰ حدیث ابی ہریرہ کی روایت ہے کہ کہنے کو کہنے ابی ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تکبیر اولی کہتی
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھنے لگتی بلند کرتی دونوں ہاتھ خوب کھینچ کر اور یہ روایت زیادہ صحیح ہے بخلی ابن یان کی روایت سے اور خطا کی ابن یان فی اس روایت میں
عن سعید بن سفيان قال سمعت ابا هريرة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قام الى الصلوة رفع يديه مذكر **ترجمہ** روایت سعید
 ابن سفيان کہنا ہے ابابہرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کھڑی ہوتی نماز کو اٹھاتی دونوں ہاتھ خوب کھینچ کر کہ ابو عیسیٰ کہنا عبد اللہ اور یہ زیادہ صحیح ہے بخلی
 ابن یان کی حدیث سے اور بخلی بن یان کی حدیث میں خطا ہے **باب** فی فضل التکبیر الاولی باب تکبیر اولی کی فضیلت میں **عن** انس بن مالک قال
 قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى لله أربعين يوماً في جماعة يدرك التكبيرة الأولى كتب له براءتان براءة من النار وبراءة من
 النفاق **ترجمہ** روایت انس بن مالک سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی جنس نماز پڑھنے چالیس دن جماعت سے خالص اللہ تعالیٰ کے واسطے کہ براءت لکھی جائے اور انکی اللہ
 کی طرف سے دو جہنم ایک نجات دوزخ سے دوسری نجات سے کہ ابو عیسیٰ مروی ہے یہ حدیث انس سے موقوف ہے اور ہم نہیں جانتے کہ کہنی اسی مرفوع کیا ہو اگر جو کہ روایت کیا
 سم بن قتیبة فی طعمہ بن عمری اور مروی ہے حبیب بن ابی حبیب بخلی سے و روایت کرتی من انس بن مالک سے نہیں کہ قول روایت کیا اسکو جسے ہنادی کہہوئے کعب سے کہ ہنادی
 خالہ طہان سے کہ ہنادی حبیب بن ابی حبیب بخلی سے کہ انس بن مالک سے قول انس بن مالک اور ہمیں مرفوع کیا اسکو اور روایت کیا اہلعل من عیاش نے اس حدیث کو
 عمارہ بن غریب نے انس بن مالک سے کہ ہنادی فی عمر بن خطاب سے کہ ہنادی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل اس کی ہے یہ حدیث غیر محفوظ ہے اور مرسل ہے یعنی ہم میں ایک آدمی جو کہ

[illegible]

نوضوحا کہیں قبل الدین

کا تقدیر میں جو نیم ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حب الامم شیخ اللہ بن محمد کہی تو تم کہو ربنا واکل اللہ من حنکنا ہر برہن فرشتوں کے کہنے سے غشی جاوے گی اسکی اہل گناہ کہا ابو عیسیٰ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا صحابی اور جو بعد نکلی تھی کہہ لی امام مس اللہ من مدہ اور کہی جو صحیح ہے ہی ربنا واکل اللہ اور یہی کہتے ہیں احمد اور کہا ابن سیرین وغیرہ کہی جو صحیح ہی امام کی ہی سے اللہ من مدہ ربنا واکل اللہ حدیث صحیح کہتے ہیں امام اور یہی قول ہی شافعی اور اسحاق کا **باب** ماجاء فی وضع الیدین قبل الركبتین فی السجود باب یامین والنور کفینک ما تہونسی علی سجدہ من **عن** وائل بن حجر قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم إذا سجد یضع ركبته قبل یدیه وإذا انفض دفع یدیه قبل ركبته ترجمہ روایت ہے وائل بن حجر ہی کہا دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب سجدہ کرتی تو کہتے دونوں ہاتھ بائیں ہاتھوں کے پہلے یعنی زمین پر اور جب اٹھتے تو اٹھاتی ہاتھ دونوں ہی پہلی **ف** اور زیادہ کیا حسن بن علی فی اپنی روایت میں کہا یہ بن ہارون اور بنین روایت کی شریک نے عامر بن کلیب سے مگر حدیث کہا یہ حدیث حسن ہے غریبے نہیں جانتی ہم کیونکہ روایت کی یہ حدیث اسی سوا شریک کے اور اسی پر عمل ہی کرتا اہل علم کا کہہ لی آدمی دونوں پہلی ہاتھ کہتے ہی اور جب اٹھتی تو اٹھاتی ہاتھ اپنی بیشتر زانوئی اور روایت کیا عامر فی عامر ہی اس حدیث کو مرسلہ اور بنین ذکر کیا اس میں وائل بن حجر کا **باب** اخریۃ دوسرے بابی یامین **عن** ابی ہریرہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یعمل احدکم کفہ فی صلوۃ ترک الخجل ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیا قصہ کہی ایک تم میں کا سو بیٹہ جاتی اپنی نماز میں جیسے بیٹہ ہی اونٹ یعنی ہاتھ زمین پہلی کہی یا سجدہ وقت میں اسکو شائبہ دی اونٹ کی بیٹہ ہی کہ وہ بھی پہلے اگل کی پیر دین کو بیٹہ ہی کی لٹی جھکتا ہی کہا ابو عیسیٰ ابی ہریرہ کی حدیث غریبے اور بنین ہی جانتی ہم اسکو روایت ہی ابی الزناد کی مگر اس سند ہی اور مروی ہے یہ حدیث عبد اللہ بن سعید بخاری ہی اور روایت کرتی میں اپنی باپ سے وہابی ہریرہ ہی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور عبد اللہ بن سعید مقبری کو ضعیف کہا ہی بخاری بن سعید ثقفان غیرہ فی **باب** ماجاء فی السجود علی الجھۃ والاکف باب پیشانی اور ناک پر ہی کہہ لی یامین **عن** ابی حمید الساعدی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا سجد امکن اذنیہ وجھتہ الارض ونحای یدیه عن جنبیه ووضع کفیه حد و منکبیه ترجمہ روایت ہے ابی حمید ساعدی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتی خوب جاتی اپنی ناک اور پیشانی کو زمین میں اور دو کرتی ہاتھوں کو سلیوٹ اور کرتی بتدیان ہر پیر دونوں شانوں کے مقابل **ف** اور یامین بن عباس اور وائل بن حجر اور ابی سعید ہی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ حدیثی حمید کی حسن ہی صحیح ہی اور اسی پر عمل ہی علماء کا سجدہ کری آدمی پیشانی اور ناک پر سوا گریہ کیا فقط پیشانی پر اور ناک لگائی تو کہا ایک قوم فی علماری کافی ہی اسکو اور کہا اور لوگوں کو کافی نہیں ہوتا جتنا سجدہ مگر ہی اور ناک دونوں **باب** ماجاء ان یضع الرجل وجهہ اذا سجد باب یامین کہ جب سجدہ کری آدمی تو منہ کہاں کہی **عن** ابی اسحق قال قلت للبراء بن عازب ان کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یضع وجھہ اذا سجد فقال باین کفہ ترجمہ روایت ہے ابی اسحق ہی کہا یوحنا میں نے برابر بن عازب سے کہا کہ ان تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا منہ جب سجدہ کرتی تو جواب یا انہوں نے کہ دونوں بتدلیوں کے بچھن **ف** اور یامین روایت ہی وائل بن حجر اور ابی حمید ہی اور روایت ہارون کی حسن ہی غریبے اور اسکو اختیار کیا ہی بعض علماء کہ ہاتھ کانوں یا اس میں یعنی سجی میں **باب** ماجاء فی السجود علی سبعة اعضاء باب یامین کہ سجدہ سات عضو پر ہوتا ہی **عن** عباس بن عبد المطلب کہ سنا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا سجد العبد سجدۃ سبعة ارب وجھہ وکفاه وورکبائہ وقد ماہ ترجمہ روایت ہے عباس بن عبد المطلب سے کہ سنا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی تھی جب سجدہ کرتی بندہ سجدہ کرتی میں اس کے سات سات ہر نے سات عضو منہ اسکا اور دونوں بتدلیان اور دونوں گھٹنی اور دونوں قدم اسکی **ف** اور یامین بن عباس اور ابی ہریرہ اور جابر اور ابی سعید ہی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ حدیث عباس کی حسن ہی صحیح ہی اور اسی پر عمل ہی علماء کا **عن** ابن عباس قال امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یسجد علی سبعة اعضاء ولا یقف مشعرہ ولا یشاہ ترجمہ روایت ہے ابن عباس کہا حکم ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کیا سات عضو پر جو حکم ہوا کہ بال اور کپڑی اٹھاوین یعنی سجدہ کے وقت کہا ابو عیسیٰ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **باب** ماجاء فی التجانی فی السجود باب سج من امسا الکل کہتے ہیں یامین **عن** عبد اللہ بن عبد اللہ بن اقرم الخراعی عن ابيه قال كنت مع ابی بالقاع من غمرۃ فمررت بکبة فاذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قائم یصلي قال فقلت وانظر الی عقر فی البصر اذا سجد واذا بیاضہ ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن عبد اللہ بن اقرم الخراعی ہی یہ روایت کرتی میں اپنی باپ سے کہا میں نہا اپنی باپ کے ساتھ قدم میں اٹھ کر زمین کو

حدیث ابن مسعود کی مروی ہے کہ اُنسی کہی سند و نسبی اور یہ سب حدیثوں ہی زیادہ صحیح ہے جو مروی ہیں بنی علی علیہ السلام سے تشریح کی باہمین اور ہی پر عمل ہی اکثر علماء ہی صحابہ
اور جو ان کے بعد تھے تابعین سے اور ہی پر عمل ہی سفیان ثوری اور ابن مبارک اور احمد اور سحاق کہ **بَابُ مِنْهُ اَيْضًا دُرَابُ سَيِّئِينَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ**
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا الشَّهَادَةَ كَمَا يَعْلَمُنَا الْقُرْآنَ فَكَانَ يَقُولُ النِّعَاتِ الْمُبَارَكَاتِ الصَّلَوَاتِ الطَّيِّبَاتِ اللَّهُ سَلَامٌ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ
وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ سَلَامٌ عَلَيْكَ وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو ساتھی تھے تشریح عیسائیاں ساتھی تھے کہ قرآن اور قرآنی تھے یہ دعا آخر تک اور معنی اسکی یہ ہیں سب عبادتیں بائیں بکت والیان سب عبادتیں
بائیں بکت والیان اسکی ہیں میں سلام تھے بنی اور رحمت اللہ کی اور بکتیں اسکی سلام ہی ہم پر اور سب نیک بندوں پر اللہ کی لکھی دینا ہوں کہ کوئی معبود نہیں سوا خدا کی اور
لو کہی دینا ہوں میں کہ محمد رسول اللہ کی میں کہا ابو عبیدہ نے حدیث ابن عباس کی حسن ہی صحیح ہے غریبہ اور روایت کیا عبد الرحمن بن حمید روایت ہے اس حدیث کو ابی الزبیر
ماتدلیث کی اور روایت کی امین بن نابل نے یہ حدیث ابی الزبیر سے کہی ہے اور غیر صحیح ہے اور شافعی کہی ہے ابن عباس کی حدیث کی طرف تشریح میں **بَابُ مَا جَاءَ**
أَنَّهُ يُحْفَى الشَّهَادَةُ بِأُحْفَى سَيِّئِينَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ مِنَ الشُّكِّ أَنْ يُحْفَى الشَّهَادَةُ ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ اس سے ہے
یکسی ہی تشریح میں کہا ابو عبیدہ نے حدیث ابن مسعود کی حسن ہے غریبہ اور ہی پر عمل ہی علما کہ **بَابُ كَيْفَ الْجُلُوسُ فِي الشَّهَادَةِ ابْنُ تَيْمِيَّةٍ كَيْفَ تَرْكِبُ يَنْ**
عَنْ وَابِلِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَلَمْ أَظْهَرَ إِلَى صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا جَلَسْتُ لِلشَّهَادَةِ افْتَرَشَ رَجُلُهُ الْيُسْرَى وَوَضَعَ
يَدَهُ الْيُسْرَى يَنْفِخُ فِي الْخِزْيَانِ وَنَضَبَ رَجُلُهُ الْيُمْنَى ترجمہ روایت ہے وابل بن جعفر سے کہ امین بن مہزی میں کہ کہیوں نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر جب بیٹھتا ہے
تھے تشریح میں عیسائی بائیں پر اور کہا بائیں ہاتھ یعنی بائیں پر اور کہا رکھا ہاتھ پر کہا ابو عبیدہ نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہے اور ہی پر عمل ہی اکثر علماء اور ہی پر عمل ہی سفیان ثوری
اور ابن مبارک اور ابن مسعود کہ **بَابُ مِنْهُ اَيْضًا دُرَابُ سَيِّئِينَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَجَعَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
وَمُحَمَّدُ بْنُ مُسْنَدٍ فَذَكَرُوا صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ لِلشَّهَادَةِ فَافْتَرَشَ رَجُلُهُ الْيُسْرَى وَأَقْبَلَ بِيَدِهِ الْيُمْنَى عَلَى قَلْبِهِ وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنَى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُمْنَى وَكَفَّهُ الْيُسْرَى
عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُسْرَى وَأَشَارَ بِأُصْبُعِهِ الْيُسْرَى إِلَى السُّبُحَةِ ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ جب محمد ابو عبیدہ اور ابو سعید اور وابل بن مسعود محمد بن مسعود اور زکریا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کی نماز کو ابو عبیدہ بولی میں خوب جانتا ہوں نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جب بیٹھتا ہے تشریح میں چپائی بائیں پر اور کہتی سیدی پر کی انگلیاں قبل کی طرف اور سیدی
بٹیل سیدی پر انور اور بائیں ہاتھ کی بائیں زانو پر اشارہ کرتی اپنی سا بٹیل کی کسی کی انگلی سے کہا ابو عبیدہ نے اور یہ حدیث حسن ہی صحیح ہے اور ہی پر عمل ہی بعض علماء اور ہی پر عمل ہی شافعی
اور احمد اور سحاق کہتے ہیں بیٹھتا ہے تشریح میں سرین پر اور سلائی ابی حمید کی حدیث کو کہتے ہیں بیٹھتا ہے تشریح میں بائیں پر اور کہتے ہیں ہاتھ **بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَشَارَةِ**
بَابُ تَشْهَدُ مِنْ أَمْرِ كَيْفَ سَيِّئِينَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى رُكْبَتِهِ وَدَفَعَهَا بَصِغَةً
الَّتِي تَحْتَ الْأُظْفَارِ يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى رُكْبَتِهِ بِأُصْبُعِهِ الْيُسْرَى ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ بنی علی علیہ السلام جب بیٹھتا ہے تشریح میں سیدی ہاتھ سیدی پر زانو پر
اور ہاتھ کی وہ انگلی جو انگلی بائیں سے دعا کرتی اس سے اور بائیں ہاتھ بائیں زانو پر کہی ہوئی انگلیاں اسکی زانو پر **بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَشَارَةِ** اور بائیں عبد اللہ بن زبیر اور زبیر خراعی اور ابو ہریرہ اور ابی
اور وابل بن جعفر روایت ہے کہا ابو عبیدہ نے حدیث ابن عمر کی حسن ہی غریبہ نہیں جانتی ہم کہ مروی ہو عبد اللہ بن عمر کی مگر اس سے مروی اور ہی پر عمل ہی بعض علماء اور
تابعین کہ اختیار کرتی میں اشارہ کرتے تشریح میں اور ہی پر عمل ہی ہمارا **بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّسْلِيمِ فِي الصَّلَاةِ** باب نماز میں سلام ہر یکے بائیں **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ**
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن عمر
صلی اللہ علیہ وسلم نے تھے سیدی طرف اور بائیں طرف السلام علیکم ورحمۃ اللہ علیکم ورحمۃ اللہ علیکم یعنی سلام ہو تم پر اور رحمت خلاق **بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّسْلِيمِ** اور بائیں روایت ہے سعد بن ابی وقاص اور
ابن عمر اور جابر بن عمر اور زبیر اور وابل بن جعفر اور عدی بن حمید اور جابر بن عبد اللہ سے کہا ابو عبیدہ نے حدیث ابن مسعود کی حسن ہی صحیح ہے اور ہی پر عمل اکثر علماء کہ **بَابُ مَا جَاءَ**
اور جو ان کے بعد تھے تابعین اور ہی پر عمل ہی سفیان ثوری اور ابن مبارک اور احمد اور سحاق کہ **بَابُ مِنْهُ اَيْضًا دُرَابُ سَيِّئِينَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ**

سورۃ فاتحہ اور روایت کی ابو عثمان ہندسی وہ روایت کرتی ہیں ابو ہریرہؓ کہ حکم دیا مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خوب بچاؤ عین کناز نہیں ہوتی بی سورۃ فاتحہ کی اور صحابہؓ
 فی انبار کیا ہی کہ نہ پڑھی امام کی ساتھ جب امام زور سے پڑھتا ہو تو پچھلے پچھلے گنگے یعنی امام جب ایک کلمہ پڑھے کی سکتہ کری جب تک تندی ہی نہ کھڑے ہو اور خلاف ہی صلا کا امام کے
 پچھلے پچھلے میں سو گیا ہی اور جو نیک ہی اکثر علم ہی صحابہؓ اور تابعینؓ فی اور جو تکبیر تہی امام کی پچھلی پڑھنی کو اور یہی قول ہی مالک اور ابن مبارک اور شافعی اور ابو اسحاق کا اور مروی
 عبد اللہ بن مبارک ہی کہ کہا انہوں نے میں پڑھتا ہوں امام کی پچھلی اور اور وومی ہی پڑھتی ہیں مگر ایک گروہ اہل کوفہ ہی اور جاتا ہوں عین کہ جو نہ پڑھی اسکی ہی نماز جائز ہو جاتی ہی اور تندر
 کیا ہی بعض لوگوں نے فاتحہ کی نہ پڑھنی پڑا کہ کسی نماز جابر ہی نہیں ہوتی جو فاتحہ نہ پڑھی امام کی پچھلی ہو اکیلا ہو اور انکا مذہب حدیث عبادہ بن صامت کی موافق ہی کہ جو کہ
 ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی اور وہ اسباب کی گئی ہیں گزری اور عبادہ بن صامت ہمیشہ پڑھتی ہی سورۃ فاتحہ بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی امام کی پچھلی ہی اور عمل کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 پر کناز ہوتی ہی انہیں بغیر سورۃ فاتحہ کی اور یہی قول ہی شافعی اور اسحاق کا اور جو انکی سوا ہیں اور احمد بن حنبل کہتی ہیں کہ یہ جو حضرت فی فرمایا الاصلو لمن لم یقرأ الباقۃ الکتاب ہی سورۃ
 ہی کہ جب اکیلا پڑھتا ہو اور توجہ لائی جائے جو اللہ کی حدیث کو کہ احسنی پڑھی ایک رکعت اور نہ پڑھی اس میں فاتحہ تو اسکی نماز نہیں ہوئی مگر جب ہو امام کی پچھلی کہا احمد بن حنبل فی جابر
 صحابی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور یہی قول ہی ترمذی اس حدیث کو الاصلو لمن لم یقرأ الباقۃ الکتاب یعنی جو فاتحہ نہ پڑھی اسکی نماز ہی نہیں ہو رکعتی میں جابر کو اور اس سے
 وہ ہی جو اکیلا نماز پڑھتا ہو اور غبار کیا احمد بن حنبل نے باوجود اسکی ہی فاتحہ پچھلی امام کی پڑھنی کو روایت کی ہے اسحق بن منصور انصاری فی انہوں نے میں ہی انہوں نے مالک ہی انہوں نے
 ابی نعیم وہب بن کیسان ہی کہ سنا انہوں نے جابر بن عبد اللہ کو کہ کہتی تھی جبری پڑھی ایک رکعت کہ نہ پڑھی اس میں سورۃ فاتحہ تو اسکی نماز ہی نہیں پڑھی مگر یہ کہ جو پچھلی امام کی یہ حدیث حسن ہی
صحیح باب ما جاء في قول عبد الله بن الحسن عن ابي عبد الله **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أُمِّهِ فاطمة بنت الحسين عن جدهما فاطمة بنت عبد الله**
قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ صَلَّى عَلَى أَهْلِهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْعَلْ بِنُفْسِي وَأَبْوَابِ رَحْمَتِكَ وَإِذَا خَرَجَ صَلَّى
عَلَى مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ وَقَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْعَلْ بِنُفْسِي وَأَبْوَابِ رَحْمَتِكَ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن حسن ہی وہ روایت کرتی ہیں اپنی ماسی جو فاطمہ بنت حسین میں وہ روایت
 کرتی ہیں اپنی دادی ہی جو فاطمہ کبریٰ میں کہا فاطمہ کبریٰ رضی اللہ عنہا فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سے میں جاتی تو دو دو پہنچتی اور پڑھتی اور سلام یعنی اپنی اپر اور کہتی یا رب
 گناہ میری اور کہو لدی میری لہی دروازی جنت کے اوجہ بانہ کھلتی تو رحمت الگتی اپنی لہی اور سلامتی اور کہتی ہی بخش گناہ میری اور کہو لدی میری لہی دروازی اپنی فضل کی **ف**
 کہا علی بن حجر فی کہا اسمعیل بن البرہم فی پہلقات کی منی عبد اللہ بن حسن ہی کہ میں اور پوچھا میں نے اس حدیث کو تو کہا جب داخل ہوتی حضرت مسجد میں تو کہتی رب افعل بِنُفْسِي وَأَبْوَابِ رَحْمَتِكَ
 ووجب بخلتي تو کہتی رب افعل بِنُفْسِي وَأَبْوَابِ رَحْمَتِكَ اور اسباب میں ابی حمید اور ابی اسید اور ابی ہریرہ ہی روایت ہی کہا ابو عیسیٰ حدیث فاطمہ حسن ہی ابی اسید اسکی متصل
 نہیں اور فاطمہ بنت حسین فی نہیں پایا فاطمہ کبریٰ رضی اللہ عنہا کو کہ وہ تو بعد حضرت کے تہوڑی مین ہی زندہ ہیں **باب ما جاء إذا دخل أحدكم المسجد فليركع ركعتين**
باب ما بينكم کہ جب کوئی مسجد میں جاوی تو دو رکعت نماز پڑھی **عَنْ أَبِي قَدَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ**
رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَخْلُصَ **ترجمہ** روایت ہے ابو قتادہ ہی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہی کوئی تم میں کا مسجد میں تو دو رکعت پڑھی مین ہی پہلی **ف** اسباب میں جابر
 اور ابی امامہ اور ابی ہریرہ اور ابی ذر اور کعب بن مالک ہی ہی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ حدیث ابی قتادہ کی حسن ہی صحیح ہی اور روایت کی یہ حدیث محمد بن عجلان اور کئی لوگوں نے عامر بن
 عبد اللہ بن زبیر مالک بن انس کی روایت کے مانند اور روایت کی سہیل بن ابی صالح فی یہ حدیث عامر بن عبد اللہ بن زبیر ہی انہوں نے عم بن سلیم ہی انہوں نے جابر بن عبد اللہ ہی انہوں نے
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی اور یہ حدیث غیر محفوظ ہی اور صحیح ابو قتادہ کی حدیث ہی اور یہی عمل ہی ہماری صحابہ کرام متعجب کہتی ہیں کہ جب داخل ہو مسجد میں تو نہ بیٹھی جب تک پڑھ نہ لی رکعت
 مگر یہ کہ اسے مذہب کہہ لے بن مین فی نہیہ سہیل بن ابی صالح کی خطابی خبر دی کہ اسباب کی اسحق بن البرہم فی ابی جعفر بن مین فی **باب ما جاء إذا دخل أحدكم المسجد فليركع**
مَسْجِدًا إِلَّا الْمَقْبُرَةَ وَالْحَاكِمَ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری ہی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میں ساری مسجد ہی مگر قبرستان اور حمام **عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
إِلَّا الْمَقْبُرَةَ وَالْحَاكِمَ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری ہی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میں ساری مسجد ہی مگر قبرستان اور حمام **ف** اور
 اس باب میں علی اور عبد اللہ بن عمر طور ابی ہریرہ اور جابر اور ابن عباس اور صفیہ اور انس اور ابی امامہ اور ابی ذر ہی روایت ہے کہا سہیل نے کہ ذیابی صلی اللہ علیہ وسلم نے کی گئی ہے
 اپنی زمین ساری مسجد اور پاک کر نیوالی یعنی مگر گنہ نازد سے اوتیم ہو سکتا ہی اگر نجاست نہ ہو کہا ابو عیسیٰ حدیث ابی سعید کی مروی ہی عبد العزیز بن محمد ہی و طرح پوچھنے

روایت ہے رفاعہ بن یافع سے کہا انہوں نے نماز پڑھنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچے تو چھٹیکائی مجھ کو سوا کہ میں نے احمد بن محمد سے روایت کی کہ میں نے سب تعریف
 اللہ کے لئے یہ بہت پاکیزہ تعریف کہ رکت میں اسکی اندر اور پھر عیسیٰ دست لکھتا ہے ہمارے دیندہ کراہی ہے جب نماز ہو چکی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کر بیٹھے اور پوجا کو اُت
 کر نوا لہا نماز میں سونہ ہوا کوئی پیر فرما دیا دوبارہ کہ کون بات کرنا لہا نماز میں پیر ہی کوئی بنوا لہا پیر فرمایا سیدہ کون بات کرنا لہا نماز میں تو کہا رفاعہ بن یافع بن عمار بن
 مین تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا میں نے کہا تھا تم سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہی اسکی کہ میری جان جسکی بات میں ہے اور پھر پھر اسکی فرشتی کہ کون
 چڑھ جاتا ہے اس کلمہ کو لیکر یعنی آسان کی طرف **ف** اسباب میں روایت ہے انس اور وائل بن حجر بنی اور عامر بن ربیعہ سے کہا ابو یسے نے حدیث رفاعہ کی جن ہی اور بعض مل
 کی نزدیک یہ واقعہ نماز میں تھا اسلئے کہ کئے تھے بعد کہتے ہیں کہ جب چھٹیکائی آدمی نماز فرض میں تو حکمرانی اللہ تعالیٰ کی انہی دلیں اس سے زیادہ اجازت مذی **باب** فی
 فتح الکلاہ فی الصلوٰۃ باب نماز میں کلام منسوخ ہونے کی بیانیں **عن** سید بن اذقرہ قال کنا نکتلہ وحلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی
 الصلوٰۃ نکتلہ الرجل منا صاحبہ الا جسدہ حتی نزلت وقوموا للہ فانین فامرنا بالکفوت ونہینا عن الکلاہ ترجمہ روایت ہے زید بن ارقم
 سے کہا انہوں نے بتایں کہ تھی ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چچے نماز میں ہوتا تھا آدمی انہی ساتھی سے جو بازو پڑھتا تھا یہاں تک کہ آخری آیت وقوموا للہ فانین سو حکم
 ہوا کہ جو چپے ہنسی کا اور منع ہوا بات کرنا **ف** اسباب میں روایت ہے ابن مسعود اور معاذ بن ابی العکم سے کہا ابو یسے نے حدیث زید بن ارقم کی جن سے صحیح ہے اور اسی پر
 عمل ہے اکثر اہل علم کہ جیسا آدمی کلام کرے نماز میں عموماً یا سہواً دوبارہ پڑھی نماز اور یہی قول ہی ثوری اور ابن مبارک اور بعض نے کہا ہے اگر کلام کرے قصداً تو دوبارہ
 پڑھی نماز اور اگر کلام کرے سہولت سے یا سہواً جاتا ہو کافی ہے اسکو وہی نماز اور یہی قول ہی شافعی کا **باب** ما جاء فی الصلوٰۃ عند التوبہ کی نماز کے
 بیانیں **عن** اسماء بن الحکمہ الغزاری قال سمعت علیاً یقول اتی کنت اذا سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیثاً فنفعتی اللہ
 منہ بما شاء ان یتفعلنی بہ واذا احدثت من رجل من اصحابہ استخلفته فاذا حلف لی صدقہ وانہ احدثت ابوبکر وصدق ابوبکر قال
 سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من رجل یدرب ذنباً ثم یقوم فیظہر ثم یصلی ثم یتعفف اللہ الا عفر اللہ لہ ثم و
 لہ ذلک الا لایۃ والذین اذا فعلوا حاجۃ او ظلموا انفسہم ذکر اللہ الی الخ الا لایۃ ترجمہ روایت ہے اسابن الحکمہ فراری سے کہا میں نے حضرت علی سے کہ فرماتے
 تھے میں جب سنتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی حدیث تو نفع دیتی تھی اللہ کی حکمرانی مجھ کو جتنا وہ چاہتا تھا اور جتنا تھا میں کوئی حدیث کسی مرد صحابی سے تو تم
 لیتا تھا میں اس سے پھر جب قسم کرتا تھا وہ سچا جانتا تھا میں اسکو اور بیان کیا مجھ سے ابوبکر نے اور سچ کہا ابوبکر نے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمائی
 کوئی آدمی نہیں کہ کچھ گناہ کرے پھر کھڑا ہو اور طہارت کرے پھر نماز پڑھے پھر حضرت انگلی اندھی لگے بخشد یا ہی اندھ کے گناہ کو پھر پڑھے حضرت نے اپنی قول کی تائید
 کی یہی آیت والذین الا لایۃ یعنی متقی وہ ہیں کہ جب ہوئی ہے ان سے کچھ بھیائی یا ظلم کرتی ہیں انہی جان پر تو یاد کرتی ہیں اللہ کو آخرت تک **ف** اسباب میں روایت
 ابن مسعود اور ابی الدرداء اور انس اور ابی امامہ اور معاذ اور واٹھ اور ابی الدیر سے اور نام ابی الدیر کا کعب بن عمر سے کہا ابو یسے نے حدیث علی کی جن سے نہیں جانتے
 ہم اسی گرسندی عثمان بن عفیرہ کی اور روایت کی انسی شعبہ اور کئی لوگوں نے سوئے کیا انہوں نے شل ابی حواری کے ہر ایک اور روایت کی صفیان ثوری اور دیگر نے یہ حدیث
 موقوف اور مرفوع کیا اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اور مرفوع ہے مرفوعاً بھی **باب** ما جاء متی یومر الصبی بالصلوٰۃ باس بیانیں کہ
 لڑکی کو کب سے حکم کریں نماز کا **عن** سبۃ الجعفی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علما الصبی الصلوٰۃ ابن سبعین واضربوہ
 علیہا ان عشت ترجمہ روایت ہے سہرہ جہنی سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سکھاؤ اگر کوئی جو سات برس کے ہوں اور اگر کوئی لڑکی لڑکی جب نل بر
 کی ہوں **ف** اسباب میں روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہا ابو یسے نے حدیث سہرہ بن عبد جہنی کی جن سے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اور اسی کے قائل
 ہیں احمد اور حاق اور کہتے ہیں جو نماز چھوڑ دوی اسکا بعد دس برس کی اسکی قضا پڑھے کہا ابو یسے نے سہرہ بی میں عبد جہنی کے اور انکو ابن عمر سے بھی کہتے ہیں +
باب ما جاء فی الرجل یحدث بعد الشہد باب اس کے بیانیں جو حدیث کرے بعد شہد کی **عن** عبد اللہ بن عمر قال قال رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم اذا احدثت یعنی الرجل وقد جلس فی اخر صلوٰۃ قبل ان یتیمم فقد جازت صلوٰۃ ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے

باب ما جاء في الاجتماع في الصلوة ابن زبیر بن جہت کوشش اور محنت اٹھانے کی بیاہن **عن** المغيرة بن شعبه قال صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى انفتحت قدماه ففعل هذا وقد غفر لك ما تقدم من ذنبك وما تأخر قال افلا يكون عندك شك ما ترجمہ روایت ہی بخیر بن شعبہ سے کہ نماز پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں تک پائی مبارک کچی بھول گئی موعظ کیا گیا کہ آپ یہ تکلیف اٹھانی میں بعد ازاں کہ جس کی کچی اٹھی اور چلی گناہ ہو یا آپ کی کیا نہ ہو بنہ نہ شکر اگر **ف** اور اس میں ابی ہریرہ اور عائشہ سے ہی روایت ہے کہا ابو موسیٰ نے حدیث غیرہ بن شعبہ کی حسن سے بھیجی **باب ما جاء ان اول ما يحاسب به العبد يوم القيمة** الصلوٰۃ ابی س یامین کہ قیامت کے دن بندہ سے پہلی جگہ پرش ہوگی وہ نمازی **عن** حُرَيْثِ بْنِ قَبِيصَةَ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَقُلْتُ لَأَنْبِئَنِي بِأَمْرٍ جَلِيلٍ صَالِحٍ قَالَ خَلَسْتُ إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ إِنِّي سَأَلْتُ اللَّهَ أَنْ يَرُدَّ عَلَيَّ جَلِيلًا صَالِحًا فَخَدَّ ثَمِيَّ يَحْدِثُ سَمْعَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَنْفَعَنِي بِهِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ عَمَلِهِ صَلَاتُهُ فَإِنْ صَلَحَتْ فَقَدْ أَفْلَحَ وَأَتَمَّ فَإِنْ فُتِنَتْ فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ فَإِنْ انْقَصَ مِنْ فَرِيضَةٍ شَيْئًا قَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ تَعَالَى أَنْظِرْ وَاهِلَ الْعَبْدِ فِي مَنْ تَطَوَّعَ فَيَكُنْ لَهَا مَا انْقَصَ مِنَ الْفَرِيضَةِ ثُمَّ يَكُونُ سَائِرُ عَمَلِهِ عَلَى ذَلِكَ **ترجمہ** روایت ہے حُرَیث بن قَبِيصَة کہا ایا میں مدینہ میں تودعا کی مینی یا اللہ صبیحہ پیشین نیک کہا یہ میرا میں ابی ہریرہ کی پاس اور کہا دعا کی تھی مینی کہ نصیب ہو مجھ کو نیک نشین ہو یا میں کرو مجھ سے کوئی حدیث کہ سنی ہو تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شاید اللہ فائدہ دی ہو مجھ کو اس سے کہ انہوں نے سنا مینی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمائی تھی پہلی جگہ حساب ہوگا جس سے قیامت کے دن اس کی علون سے نمازی پس اگر درست ہوئی تو نجات پائی اور مرد کو پہنچا اور اگر خراب ہوئی تو خراب ہوا و نقصان یا اس اگر کچھ فرض تو فرما دیا کہ پوروں کا رتعالیٰ نظر کر و کچھ نفل ہیں میرے بندے کی تو پوری ہوگی اس سے نقصان فرضوں کی یہ تمام علون کا یہی طریقہ ہوگا یعنی نفلوں سے فرض پورے کے باوجود **ف** ابی س یامین روایت ہے تیم داری سے کہا ابو موسیٰ حدیث ابی ہریرہ کی حسن سے غریب سے اس سند سے اور مروی دوسری سند سے ہی ابی ہریرہ سے اور روایت کیا ہی بعض اصحاب نے حسن انہوں نے قبیصہ بن ذویب سے سوائے اس سند کے اور مشہور قبیصہ بن حُرَیث میں اور مروی دوسری سند سے انس بن مالک سے دوسری سند سے ہی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سند کی **باب ما جاء في صلاة يوم و ليلة ثلثي عشرة ركعة من السنة** ما لہ من الفصل باب س یامین کہ جو پڑھی بارہ رکعت سنت رات میں اس کو کیا ثواب ہے **عن** عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من تأخر على ثلثي عشرة ركعة من السنة بنى الله له بيتا في الجنة أربع ركعات قبل الظهر وركعتين بعدها وركعتين بعد المغرب وركعتين بعد العشاء وركعتين قبل الفجر **ترجمہ** روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ہمیشہ پڑھی رکعت سنت بناوی اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک مکان جنت میں چار رکعت قبل ظہر کی اور دو رکعت بعد اس کی اور دو رکعت بعد مغرب کے اور دو رکعت بعد عشا کی اور دو رکعت قبل فجر کی **ف** ابی س یامین روایت ہے ام حبیبہ اور ابی ہریرہ اور ابی موسیٰ اور ابن عمر سے کہا ابو موسیٰ نے حدیث عائشہ کی غریب سے اس سند سے اور بعض علماء کلام کیا ہی نفل میں غیرہ بن زبیر کی **عن** ام حَبِيبَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ وَكَلِمَةٍ ثَلَاثِي عَشْرَةَ رَكْعَةً بَنَى اللَّهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ صَلَوةُ الْغَدَا **ترجمہ** روایت ہے ام حبیبہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے پڑھی بارہ رکعت میں ایک گھر جنت میں چار رکعت قبل ظہر کے اور دو بعد اس کے اور دو بعد مغرب کے اور دو بعد عشا کے اور دو قبل فجر کی جو نمازی اول روز کی کہا ابو موسیٰ نے حدیث عائشہ کی ام حبیبہ سے اس باب میں حسن ہی صحیح اور مروی انہی کی سند و نسبی **باب ما جاء في ركعتي الفجر** من الفضل باب صحیح ہنوتون کی نصیحت کی بیاہن **عن** عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ركعتا الفجر خير من الدنيا وما فيها **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت سنت صبح کی بہترین دنیاسی اور جو زمین **ف** ابی س یامین علی اور ابن عمر اور ابن عباس سے روایت ہے کہا ابو موسیٰ نے حدیث عائشہ کی حسن سے صحیح ہی ہے کہ ابن مسعود نے صلح بن عبد اللہ بن عمر سے ہی ایک حدیث **باب ما جاء في تحفيف الفجر** والفجر فيه ثلاث ركعات من فجر و فرت من **عن** ابن عمر قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم شقرا فكان يقرأ في الركعتين قبل الفجر بقل يا أيها الكافرون وقل هو الله أحد **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہا کہ بکتہ راہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مجھ سے بہتر کسی بھی دو رکعت سنت میں فجر کی

[illegible]

روایت کیا ابویہ بنی یہ حدیث میں ہی نہیں بچا ہے ہم اس کو اس سند سے ابی اسحاق اور ابی اسحاق بن علی بن ابی اسحاق
عائیدہ سلمیٰ قنوت کے باب میں اس کی بھی اور اختلاف ہے علماء کا قنوت وتر میں سجدہ اللہ بن سجدی تو کہا ہی قنوت وتر میں پڑھیں تمام سال اور اختیار کیا قنوت کو قبل کوع کو اور
یہی قول ہی بعض اہل علم کا اور یہی کہتی ہیں سفیان ثوری اور ابن مبارک و اسحاق اور اہل کوفہ اور مروی ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ وہ پڑھتے ہی قنوت کر نصف وتر میں
رضان کے بعد کوع کی اور بعضی اہل علم ہی اس طرف گئی ہیں اور یہی قول ہی شافعی اور احکام کا **باب** مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَتَأَمَّرُ عَنِ الْوُتْرِ وَتَلْبَسُ بَابُ اسکی بیان میں جو
سجدا کوئی وتر پڑھیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ تَأَمَّرَ عَنِ الْوُتْرِ وَتَلْبَسُ فَلْيُصَلِّ إِذَا ذَكَرُوا
إِذَا سَنِّقَطَ ترجمہ روایت ابی سعید خدری کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو سجدہ کو اور وتر پڑھیں ہوں یا سجدہ کا وہی تو پڑھ لی جب یا سجدہ یا نیت ہی بیدار ہو
ترید بن اسلم کہ اَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ مِنْ تَأَمَّرَ عَنْهُ وَتَرَى فَلْيُصَلِّ إِذَا أَصْبَحَ ترجمہ روایت زید بن اسلم کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم جو سجدہ کا وہی تو
پڑھیں اور وقت جابا ہی تو پڑھ لی جب کوع کی **ف** اور یہ یاد دہم بھی پہلی حدیث سے سنائی ہی ابی اسحاق بن علی بن ابی اسحاق بن علی بن ابی اسحاق بن علی بن ابی اسحاق
بن جہل سے حال عبدالرحمن بن زید کا جو بیٹہ ہیں اسلم کی سوا کہ احمد بن ابی اناسی عبد اللہ بن کعبہ مضائقہ نہیں اور سنائیں محمد کو ذکر کرتی ہی علی بن عبد اللہ کا کہ وہ ضعیف
کہتے ہی عبدالرحمن بن زید بن اسلم کو اور کہ عبد اللہ بن زید بن اسلم نے کہا کہ میں نے اس حدیث کی طرف دیکھی ہے میں نے وتر پڑھ لی آدمی جب یاد کری اگرچہ
طلوع آتا ہے اور یہی قول ہی سفیان ثوری کا **باب** مَا جَاءَ فِي مَبَادِرِ الْوُتْرِ وَالصُّبْحِ بَابُ اس بیان میں صبح سے پہلی وتر پڑھ لینا چاہی **عَنْ** بن عمر
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَادِرُ وَالصُّبْحُ بِالْوُتْرِ ترجمہ روایت ابن عمر کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح سے پہلی پڑھ لیا کہ وتر کہا ابویہ سے
یہ حدیث حسن صحیح **عَنْ** ابی سعید خدری فی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اَوْفُوا قَبْلَ أَنْ تَصْبِحُوا ترجمہ روایت ابی سعید خدری سے
کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی وتر پڑھ لیا کہ صبح سے پہلی **عَنْ** بن عمر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ فَهَذَا هَبْ كُلَّ صَاحِدٍ
الْكَلْبَ وَالْوُتْرَ قَدْ تَوَقَّعَ الْفَجْرَ ترجمہ روایت ابن عمر کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی جب طلوع ہو چکی فجر تو جابا سب اس کی ناز و وقت اور ذکر کا ہی
سو وتر پڑھ لیا کہ طلوع فجر سے پہلی کہا ابویہ سے اور سلمان بن موسیٰ الکی سے میں اس لفظ کی بیان کرنی میں اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ فرمایا اپنی لا وَتَرْتَعِدُ صَلَواتُ
یعنی وتر نہیں پڑھنا صبح کی بعد اور یہی قول ہی کئی لوگوں کا اہل علم سے اور یہی کہتی ہیں شافعی اور احمد و اسحاق کہ وتر پڑھنا ضرور نہیں صبح کی ناز کی بعد **باب** مَا جَاءَ
لَا وَتَرَانِ فِي لَيْلَةٍ بَابُ اس بیان میں کہ دو وتر نہیں ہیں ایک تین **عَنْ** قیس طلق بن علی عن ابنہ قال سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا
وَتَرَانِ فِي لَيْلَةٍ ترجمہ روایت قیس طلق بن علی سے وہ روایت کرتی ہیں نبی سے کہ ان کی باپ سے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ فرمائی ہی دو وتر نہیں ہیں
ایک تین کہا ابویہ سے فی یہ حدیث حسن صحیح اور اختلاف ہے علماء کا کہ جو شخص پڑھ چکا ہو وتر اول شب میں اور پھر اُٹھیں آخر شب میں تو کہا بعض علماء چاہی اور جو
بعد ہی کہ توڑا لی اور ایک کھت اس میں ہادی پھر پڑھتا ہی جو چاہی پھر وتر پڑھ لیا آخر میں ناز کی اس کی کہ ایک تین دو وتر نہیں ہیں اور یہی طرف گئی ہیں اسحاق اور کہا
بعض علماء صحابہ وغیرہ جو وتر پڑھ چکا ہو اول شب میں پھر سو گیا اور اُٹھا آخر شب میں تو نماز پڑھیں جی جی اور چوڑی ترکوانی حال یعنی پھر دوبارہ وتر کی ایک کھت
طائیفہ حاجت نہیں اور یہی قول ہی سفیان ثوری اور مالک بن انس اور احمد و ابن مبارک اور یہی صحیح کہ مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ جی جی جی جی کہ اپنی ناز
پڑھیں ہی بعد وتر کی ہی تو پھر عادیہ وتر کیا ضروری **عَنْ** اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْوُتْرِ كَعَتَيْنِ ترجمہ روایت ام سلمہ
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھ کر ہی بعد وتر کی دو رکعت **ف** اور مروی ہے اس کی نند ابی اسلمہ و عائشہ اور کئی لوگوں ہی صلی اللہ علیہ وسلم کا پڑھنا **بَاب** مَا جَاءَ
فِي الْوُتْرِ عَلَى الرَّاحِلَةِ بَابُ اسوی پر وتر پڑھنے کا بیان میں **عَنْ** سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فِي سَفَرٍ فَخَلَقْتُ عَنْهُ فَقَالَ اَيْنَ كُنْتَ فَخَلَقْتُ
اَوْ تَرْتُ فَقَالَ لَيْسَ لَكَ فِي رَسُولِ اللَّهِ اُسْمٌ لَا حُسْنَةَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتِرُ عَلَى رَاحِلَتِهِ ترجمہ روایت سعید بن یسار
کیا تھا میں غریب عبد اللہ بن عمر کی ساتھ سوچی رہا میں اُنسی پوچھا کہ ان تھا تو کہا میں نے وتر پڑھتا تھا تو کہا عبد اللہ بن عمر کی کیا نہیں ہے چھوڑو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
میں اس کی میں نے دیکھا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وتر پڑھتی ہو اپنی سواری پر **ف** اسامین بن عباس سے ہی روایت کیا ابویہ سے حدیث میں عمر کی حسن صحیح

تو غسل افضل ہے **ف** اس باب میں ابو ہریرہ اور انس اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ ابو عبیدہ نے حدیث سمرہ کی حسن ہی اور روایت کی بعض اصحاب قتادہ
 فی حدیث قتادہ سے انہوں نے حسن ہی انہوں نے سمرہ سے روایت کیا بعضوں نے قتادہ سے انہوں نے حسن ہی انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل اور اسی پر عمل
 ہی علامہ سیاح کا اور جو بعد لکھتے تھے افضل جانتی ہیں غسل کو اگرچہ وضو ہی ان کے نزدیک کفایت کرتا ہے جمعہ کے دن اور کہا شافعی نے جو روایتیں آئی ہیں رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سے فضیلت غسل ثابت ہوئی ہے نہ واجب ہونا غسل کا اور ایسا ہی ثابت ہوتا ہی حضرت عمرؓ کی قول ہی ہی کہ عثمان ہی فرمایا وضو ہی کفایت کرتا
 ہی اور تم کو معلوم کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ہی غسل کا جمعہ کے عین اور اگر یہ دونوں جانتی ہوئی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بطریق وجوب ہی تو نہ چھوڑ
 حضرت عمر بن خطابؓ ہی اللہ عنہ حضرت عثمانؓ کو بی نہلائی اور نہ چھوڑی تھی اسکی واجب ہوئی حقیقت حضرت عثمانؓ پر یا وضو ہی ہم کی لیکن صاف لالت ہی اس حدیث میں
 غسل جمعہ کا افضل ہے واجب نہیں **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من توضأ فأحسن الوضوء ثم أتى الجمعة فادنى وأسمع
 وأصغى ثم خضع لهما ما بينة وبين الجمعة وزيادة ثلثة أيام ومن مس الخصى فقد لغا ترجمہ روایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 جس نے وضو کیا اور چھی طرح وضو کیا پھر جمعہ کی نماز کی واسطی اور نزدیک ہوا امام سے اور خوب بنا خطبہ اور چھپ رہا خطبہ موتی وقت بخشی جانگی اس کے گنا اس جمعہ سے دوسرے
 جمعہ تک اور تین دن اور زیادہ اور جو کہ ہٹا مٹا رہا لنگہ بڑھو تو اسے بی فائدہ کام کیا کہ ابو عبیدہ نے یہ حدیث حسن ہی سمجھی **باب** ما جاء في التكبير الى الجمعة
 اول وقت جانگی فضیلت میں جس کی نماز **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اغتسل يوم الجمعة غسل الجبانة ثم راح
 فکما قرب بدنة ومن سراح في الساعة الثالثة فکما قرب بکبش اقرب ومن سراح في الساعة الرابعة
 فکما قرب دجاجة ومن سراح في الساعة الخامسة فکما قرب ببيضة فاذ اخرج الا موارض حضرت المنذر بن ابي سفيان نے حدیث ابی ہریرہ سے روایت کی ابو ہریرہ
 سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو غسل کرے جمعہ دن جیسا نہاتی میں جیسا ہے یعنی بخوبی صیلا سی نہادی اور اول گھر میں سجدہ کو جاوے تو قربانی کی ایک وٹ
 کی یعنی ایسا ثواب پاوے اور جو جاوے دوسری گھڑی میں تو گو یا قربانی کی ایک گائی اور جو جاوے تیسری گھڑی میں تو گو یا قربانی کی ایک سینگ دار میں دہی کی اور جو آیا چوتھی گھڑی میں تو
 گو یا بک کی ایک مرغی اور جو آیا پانچویں گھڑی میں تو گو یا بک کی راہ میں دیا ایک بیضہ پھر جب مکلی امام خطبہ پڑھتی کو تو جاتی میں فرشتی خطبہ شعی کو یعنی پھر فرشتی اس یزید الیہا نام نہیں کہتو
 اور خود خطبہ شعی میں شمول نہتی **ف** اسباب میں عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ ابو عبیدہ نے حدیث ابی ہریرہ سے سمجھی **باب** ما جاء في
 ترك الجمعة من غير عذر باب اغفر لنا جمعہ ترک کر نیکی بیان میں **عن** عبیدۃ بن مسعود عن ابی سفيان عن ابی الجمہل یعنی الضمیرے و کانت لہ صجۃ فمما اخرجکم
 محمد بن عمرو وقال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ترك الجمعة ثلاث مرات تهاونا بها طبع الله على قلبه ترجمہ روایت عبیدہ بن مسعود سے
 روایت کرتی ہیں ابی الجمہد ہی کہ روایتی میں نے نے ضمری کو اور محمد بن عمرؓ کی قول میں انکو سمجھت ہی ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کہ ابی الجمہد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے جس نے جو روز جمعہ کو یا جس کی نماز کو تین بارستی یا اسکو حقیر سمجھ کر تو مہر کر دیا ہی اللہ کے دیر **ف** اور اسباب میں ابن عمرؓ میں عباس اور موسیٰ روایت ہے کہ
 ابو عبیدہ نے حدیث ابی الجمہد کی حسن ہی اور کہا پوچھا میں نے محمد بناری رحمۃ اللہ علیہ سے نام ابی الجمہد ضمری کا سونہ بچا یا اور نہ بتایا انہوں نے نام نکالا اور کہا میں نہیں جانتا انکی کوئی
 روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس واسطی کہ ابو عبیدہ نے انہیں جانتی ہم اس حدیث کو مگر روایت ہے محمد بن عمرؓ کی **باب** ما جاء في كون يؤتى الى
 الجمعة بائس یا میں کہ کتنی دوری جمعہ میں حاضر ہو **عن** شریک عن رجل من اهل قباء عن ابيه وكان من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال مرنا
 النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان نشهد الجمعة من قبا ترجمہ روایت ثور بن زید سے روایت کرتی ہیں ایک مرد سی اہل قبا کی دو اپنی باپ سے کہ تھی صحابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 کی کہا انکے باپ نے حکم دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حاضر ہو اگر میں ہم مسجد کے واسطی قبا ہی کہا ابو عبیدہ نے اس حدیث کو ہم نہیں جانتی مگر اسی سند ہی اور نہیں ثابت
 ہوا اس باب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کچھ اور مروی ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ میں حاضر ہونا اسکو ضروری جو انکو پوچھا جاوے
 گھر میں بیٹے بعد نماز جمعہ کے اپنے مکان تک لوٹ سکی اور اس حدیث کی اسناد ضعیف ہیں کہ موسیٰ میں معاویہ بن عباد سے روایت کرتی ہیں عبد اللہ بن حیدر ضمری سے
 اور ضعیف کہا ہے یحییٰ بن سعید قطان فی عبد اللہ بن حیدر ضمری کو حدیث میں اور اختلاف ہے علماء کا کہ کس پر واجب ہوتا ہی جمعہ کو بعضوں نے کہا حورات کو پوچھنے کے اپنی

ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن مسعود فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پڑھتی منبر پر یعنی خطبہ پڑھتی تو توہم سامنی کر لیتی تھی اپنی منہ **ف** اسباب میں ابن عمر سے روایت ہے اور منصور کی حدیث میں نہیں چھائی گئی روایت ہے محمد بن فضل بن عطیہ کی اور محمد بن فضل بن عطیہ ضعیف ہیں اسباب حدیث میں ہماری لکھنے نزدیک یعنی حدیث کو یاد نہیں کرتے بلکہ ادنیٰ میں ایسی شخص کو اسباب حدیث کہتی ہیں اور سی رحیل ہے اہل علم کا صحابہ غیر ہم سے کہ متوجہ تھی میں امام کی طرف نہ کر لینے کو جب خطبہ پڑھی اور یہی قول ہی سفیان اور شافعی اور احمد اور سحن کا کہہا اور یہی ہے ابی ہریرہ روایت اس باب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی ثابت نہیں **باب** فی الزکاتین اذا جاء الرجل والا فامر یخطب اباب اس بیان میں کہ جب آدمی مسجد میں اور امام خطبہ پڑھتا ہو تو یہی دو رکعت پڑھ لی **عن** جابر بن عبد اللہ قال یلکما الشیء صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ یوم الجمعة اذا جاء رجل فقال الشیء صلی اللہ علیہ وسلم اصلیت قال لا قال فممن فاذکم ترجمہ روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھ رہی تھی جمعہ کے دن لکھا یا ایک آدمی سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم فی کیا مار پڑھی تو نبی تحت اسجد استسجعت من کیا اُسنی نہیں فرمایا اُسنی کھڑا ہوا پڑھ لیا کہہا ابو یوسف یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی **عن** عیاض بن عبد اللہ بن ابی سرح ان ابی سعید الخدری دخی دخل یوم الجمعة ومروان یخطب فقام یصلی فجاء النعمان یجلیس فاباحی صلی فلما انصرف انکنا فقلنا انکنا کادوا یبعضوا یدک فقال ما کنت لا توکھما بعد شئ رأیتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم ذکر ان رجلا جاء یوم الجمعة فی هیئۃ مذیہ والشیء یخطب یوم الجمعة فامرہ فصلی رکعتین یخطب صلی اللہ علیہ وسلم یخطب ترجمہ روایت ہے عیاض بن عبد اللہ بن ابی سرح سے کہ ابو سعید خدری نے کہا میں نے جمعہ کے دن اور امام خطبہ پڑھتا ہوا سیکھ لیا کہ پڑھتی تھی لکھی ہے چکریدار کے ہاں دیون انکو پس نانا انہوں نے یہاں تک کہ پڑھ لکھی ہے چرب فارغ ہوئی نماز جمعہ کے آئی ہم نے اسے پاس اور کہا ہمیں اللہ رحم کریں پھر یہ تو گری پڑتی تھی تمہاری اور پھر فرمایا انہوں نے میں کہی نہ چھوڑو گا اس چیز کو جو کہو دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ پڑا کہ کیا ایک مرد یا عجمی کے دن میں لکھی ہوئی تھیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھتی تھی جمعہ کا پھر حکم کیا آپ نے سو پڑھی اُسنی دو رکعتیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھتی تھی **ف** کہا ابن ابی عمر بن ابی حنیفہ پڑھتی تھی دو رکعت جب اتنی تھی اور امام خطبہ پڑھتا ہوا تھا تو حکم ہی کرتی تھی اسکا اور تھی ابو عبد الرحمن مفری وہ بھی ایسا ہی کہتی کہہا ابو یوسف اور اس میں ابن عمر سے کہتی تھی کہہا ابن حنیفہ فی محمد بن عجلان ثقفی میں نے ان میں حدیث میں اور اسباب میں جابر اور ابی ہریرہ اور اس میں ابن سعد بھی روایت ہے کہہا ابو یوسف حدیث ابی سعید خدری کی حسن ہی صحیح ہی اور سی رحیل ہے بعض اہل علم کا اور یہی کہتے ہیں شافعی اور احمد اور سحن اور کہا بعضوں نے جب آدمی مسجد میں اور امام خطبہ پڑھتا ہو تو پڑھتا ہو اور ناز نہ پڑھی اور یہی قول ہی سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا اور قول اہل صحیح روایت کی ہستی ثقیفہ فی انہوں نے علامہ ابن خالد قرشی سے کہا دیکھا میں نے حسن بکری نے مسجد میں جمعہ کے دن اور امام خطبہ پڑھتا ہوا سو پڑھی دو رکعتیں پڑھ لکھی نظر ابو عبد اللہ حدیث کی اور انہیں نے روایت کی جابر بن ابی سلمہ عبداللہ سلم سے یہ حدیث **باب** ما جاء فی کراهیۃ الکلام والا فامر یخطب اباب اس بیان میں کہ کلام کر وہی جب امام خطبہ پڑھتا ہو **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من قال یوم الجمعة والا فامر یخطب انصت فقد اذنا ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی جو کہی جمعہ کے دن اور امام خطبہ پڑھتا ہو چپ رہ تو اُسنی ہی خوبات کی یعنی کیوں چکا ہے کری تو انشا ہی **ف** اسباب میں ابن ابی ہاشم اور جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے ابی ہریرہ کہہا ابو یوسف حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہی صحیح ہی اور سی رحیل ہے اہل علم کا کہ بہت کر وہی آدمی کو کلام کر خطبہ کی وقت اور کہتی ہیں جب دو سر شخص کلام کری تو اسکو انشا ہی چپ کری اور اختلاف کیا ہی اسلام اور حنیف کے جواب میں من بعض علماء فی دونوں کی خست دسی خطبہ کی وقت میں اور یہی قول ہی احمد اور سحن کا اور کر وہی بعض علماء تابعین غیر ہم نے ان دونوں کو اور یہی قول ہی شافعی کا **باب** فی کراهیۃ الخطی یوم الجمعة اب اس بیان میں کہ جمعہ کے دن لوگوں کو پس یہاں تک کہ صغیر چکریدار لکھو وہی **عن** سفیل بن معاذ بن انس النخعی عن اُسبہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من خطی بر قلب الناس یوم الجمعة اتحد جسدہ الی جسدہ ترجمہ روایت ہے سفیل بن معاذ بن انس جہنی سے دو روایت کرتی ہیں اپنی باب سے کہہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی جو پڑھتی گزین لوگوں کی جمعہ کے دن بنایا جاوے گا بل جہنم کا یعنی اسے پڑھ کر لوگ جہنم سے جبر کر گئے **ف** اسباب میں جابر سے روایت ہے کہہا ابو یوسف حدیث سفیل بن معاذ بن انس جہنی کی غریبہ نہیں جانتی ہم اسکو مگر روایت ہے رشد بن بن سعد کی اور اس میں اہل علم کا کہ کر وہی جانتی ہیں میں یہاں ذکر جائیو جس کے دن اور بہت بڑا کہہا ہی اسکو لوگوں نے اور کلام کیا ہی بعض اہل علم فی رشد بن بن سعد میں اور ضعیف کہہا ہی انکو سبب کی حافظہ کی **باب** ما جاء

[illegible]

میں نے کہا کہ میں نے اسے

[illegible]

اپنی باپ معلوم نہیں ہوتی اور صیب ابن سالم مولیٰ بن نعمان بن بشیر کی اور روایت کی میں انہوں نے نعمان سے بہت حدیثیں اور دوسری ہی ابن عیینہ سے روایت کرتی ہیں ابابہم
 بن محمد بن شمسری نے روایت ان کو گو کہ اور دوسری بنی صلی علیہ وسلم کی کہ وہ پڑھتی تھی غزیدہ میں سورۃ فاف اور قرأت الساعۃ اور یہی کہتی ہیں شافعی **عن**
 عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ ان عمر بن الخطاب سأل ابا و ابا عبد اللہ بنی ما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فی الفطر ولا یخفی
 قال کان یقرأ ہما فی القرآن المجید فاترکت الساعۃ وانتقل القمہ ترجمہ روایت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے پوچھا انہو لہ
 لینی سی کیا پڑھتی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فطر اور عید صلی میں تو کہا ابو واقد نے پڑھتی تھی فاف و القرآن المجید اور فاترکت الساعۃ و انتقل القمہ کہا
 ابوعبید نے یہ حدیث سن ہی صحیحی ایت کی عسی بن ہادی انس بن عیینہ فی انس بن عمر بن سعید ہی سادسی مانند اوپر کی حدیث کہا ابوعبید نے ابو واقد لشی کا نام حارث بن حوف
باب فی التکید فی العیدین باب تکلیف عیدین کی سیانین **عن** کثیر بن عبد اللہ عن ابنہ عن حدیث ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کثر
 فی العیدین فی الاولی سبعا قبل الفراء و فی الاخرۃ سبعا قبل الفراء ترجمہ روایت کثیر بن عبد اللہ سے روایت کرتی ہیں اپنی باپ سے دو کثیر کی داداسی کہ
 بنی صلی اللہ علیہ وسلم فی کثیر بن کثیر عید کی نماز میں پہلی رکعت میں سات قرات پہلی اور دوسری رکعت میں پانچ قرات پہلی **ف** اسبابین عائشہ اور بن عمر اور عبد اللہ
 عمر و سی روایت کہا ابوعبید نے حدیث کثیر کی دادا کی سن ہی اور اس میں سب تین ہی ایسی ہی اور نام کثیر کی دادا کا عمر بن حوف مزی ہی دوسری ہی بعض اہل علم کا اصحاب بنی
 صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہم سی اور ایسی ہی مروی ہے ابی ہریرہ سے کہ انہوں نے امامت کی دینی میں اسطرح اور یہی قول ہی اہل دینی کا اور یہی کہتی ہیں مالک بن انس اور شافعی اور احمد اور
 احلی اور دوسری ابن محمد کی انہوں نے عیدین میں نو کثیر بن کثیر پہلی رکعت میں پانچ قرات اور دوسرے چار رکعات کی سب کثیر کو کی اور دوسری ایسی صحابہ کی روایت
 صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسی ہی اور یہی قول ہی اہل کوئی کا اور یہی کہتی ہیں سفیان ثوری **باب** لا صلوات قبل العیدین ولا بعدھا باس سیانین کہ عیدین کی قبل
 اور بعد کوئی نماز نہیں **عن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرج یقرأ الفطر فصلی رکعتین ثم لم یصل قبلھا ولا بعدھا ترجمہ
 روایت ابن عباس کہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم نکلی عید فطر میں اور پڑھیں دو رکعتیں یعنی عید کی اور پہلی اسکی اور بعد اسکی کوئی نماز نہ پڑھے **ف** اسبابین عبد اللہ بن عمر اور ابی
 سی ہی روایت کہا ابوعبید نے حدیث ابن عباس کی سن ہی صحیحی دوسری ہی بعض علماء وغیرہم کا اور یہی کہتی ہیں شافعی اور احمد و شافعی اور کہا ہی ایک گروہ فی صحابہ وغیرہم
 نماز پڑھنے کو بعد صلوات عیدین کی اور قبل اسکی اور قبل اول زیادہ صحیحی **عن** ابن عمر انہو لہ خروج یوم عید و لم یصل قبلھا ولا بعدھا و ذکر ان النبی صلی
 علیہ وسلم فعلک ترجمہ روایت ابن عمر سے کہ وہ نکلی عید میں اور نماز پڑھیں کی قبل اور نہ بعد اور نہ کی بنی صلی اللہ علیہ وسلم فی ایسی ہی کیا تھا کہا ابوعبید نے یہ حدیث سن
 ہی صحیحی **باب** فی خروج النساء فی العیدین باب عیدین میں عورتوں کی نکلی کی سیانین **عن** ام عطیۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان
 یخرج الابرار والنساء و ذوات الخد و ریح فی العیدین فاما الحیض فیعذر لہن المصلی ولینھدن دعوی المسلمین قالت لحدنھن یا
 رسول اللہ انکم لکن لھا جلباب قال فلیطھرنھا اختھا من جلبابھا ترجمہ روایت ام عطیہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روانہ کرتی تھی کواری الریح کو اور جانوں کو اور پڑ
 نشینوں کو اور حیض الیون کو عیدین کی نماز میں اگر حیض الی عورتیں کناری تھی تہن نمازی اور حاضر رہتی تہن دعائیں مسلمانوں کی عرض کیا کہ اے امین ہی رسول اللہ اگر تھو
 کیلے باس پر فرمایا اپنی ریحی اسکو ہن اسکی اپنی چادر **ف** روایت کی عسی احمد بن منیع فی انہوں نے شیم سے انہوں نے شام بن حسان ہی انہوں نے فی ضعفہ بنت سیر بن سی
 انہوں نے ام عطیہ سے مانند اسکی اور اسبابین روایت ابن عباس کہا ابوعبید نے حدیث ام عطیہ کی سن ہی صحیحی دوسری ہی بعض علماء اس حدیث کی طرف اور فصحت
 دوسری عورتوں کو عیدین میں نکلی کی اور کوہ کہا ہی اسکو بعضوں نے اور دوسری ابن مبارک سے کہ کہا انہوں نے کہ کوہ جاتا ہوں میں آجکی دن نکلتی عورتوں کا عیدین میں پہلے رکعت
 عورت تو اذن دیکھو عورتوں کا پہلی رکعت نکلی کا اور زینت نکری اور اگر زینت کری تو شوہر کو جائز ہی کہ منہ کی اسکو نکلی ہی اور دوسری حضرت عائشہ سے کہ فرمایا انہوں
 نے اگر دوسری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان چیزوں کو جو نکالی ہیں عورتوں تو منہ کرتی مسجد میں آتی سی عید میں کی گئی ہیں عورتیں بنی اسرائیل کی اور دوسری سفیان ثوری
 سی کہ انہوں نے ہی کہا کہ آجکی دن عورتوں کی نکلی عید میں **باب** ما جاء فی خروج النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی العیدین فی طریقہ و رجوعہ
 من طریقہ آخر باب اس سیانین کہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم عید کو ایک ہی جاتی اور دوسرے آتی **عن** ابی ہریرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

جاری ہی روایت کہا ابو یحییٰ مدینہ کی جن ہی صحیحی اور مروی ہی ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر ہی بعضی سفر میں انیس دن تک پڑھتی رہی دو کتب کہا
ابن عباس سے کہ جب تہمتی مہینہ انیس دن یا اسکی اندر پڑھتی ہیں دو کتب اور اگر اس سے زیادہ میں تو پوری کئی مہینہ گزارا اور وہی حضرت علی ہی کہ انہوں نے کہا جو اقامت کر
دس دن تو پوری ناچھی اور مروی ہے کہ ابن عمر ہی کہ جب تہمتی پندرہ دن وہ پوری کئی مہینہ گزارا اور وہی ابن عباس سے کہ انہوں نے کہا جب چار دن
تہمتی تو چار ہی اور روایت کیا اس بات کو انسی قتادہ اور عطاء خراسانی نے اور روایت کیا انسی داود بن ابی ہند نے اسکی خلاف اور اختلاف کیا علانی بعد اسکی اس امر میں تو خیال
ثوری اور اہل کوفہ نے وقت سفر کیا پندرہ دن کو اور کہا جب تہمت کر کے پندرہ دن کی اقامت کی تو پوری ناچھی اور کہا اور اعمیٰ کی جب تہمت کر کے بارہ دن کی اقامت کی تو
پوری پڑھے اور کہا شافعی اور مالک اور احمدی جب تہمت کر کے چار دن کی تو پوری پڑھے اور اسحاق نے کہا اس باب میں سب سے زیادہ قوی حدیث ابن عباس کی ہے کہ
ایک تو انہوں نے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی اور مروی ہے کہ ابن عباس سے کہ جب تہمت کر کے انیس دن تو پوری ناچھی اور اسکی
سے نام علما کا کہ پوری چھنا جب ہی کہ تہمت اقامت ہو اور اگر تہمت اقامت نہ ہو تو پوری نہ پڑھے اگرچہ برسوں گزر جاوے **عن** ابن عباس قال سافر رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سقراً فصلت تسعة عشر يوماً ما ركعتين ركعتين قال بن عباس فحق فصلت فيما بيننا وبين تسعة عشر
ركعتين فاذا قمنا أكرمنا ذلك صلينا أربعاً ثم روايت ابن عباس عن أبيه عن النبي صلی اللہ علیہ وسلم ہی کہ انہوں نے کہا انیس دن تک دو رکعت کہا ابن عباس
ہم ہی پڑھتی ہیں انیس دن تک دو رکعت پر جب اس سے زیادہ تہمتی تو چار پڑھنے کے کہا ابو یحییٰ نے یہ حدیث جن ہی غریب صحیح ہی **باب** ما جاء في التطوع
في السفر باب سفر من نزل في بيته من **عن** البراء بن عازب قال صحبت رسول الله صلى الله عليه وسلم ثمانية عشر شهراً فما رأيت ترك
الركعتين إذا غابت الشمس قبل الظهر ترجمہ روایت ہے برادر ابن عباس سے کہ اساتذہ ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اٹھارہ سفر میں ہو کہ ہم نے کہا میں نے کہ پوری ہوں
آپ ہی دو رکعتیں جب ڈھلتا ہی آفتاب قبل طہر کی **ف** اسباب میں ابن عمر ہی روایت ہے کہ ابو یحییٰ نے حدیث بلکہ غریب اور کہا پوچھا میں نے اس حدیث کو مجھاری ترجمہ
علیہ سوجانا اسکو گروایت ہے لیث بن سعد کی اور بخانا نام ابو ثمرہ غفاری کا اور گمان کیا انکو اچھا اور مروی ہے ابن عمر ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نقل نہ پڑھتی ہی سفر میں
قبل فرض کہ ہی اور بعد فرض کہ ہی اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی کہ نقل پڑھتی ہی سفر میں سو مختلف ہو علما بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سو کہا بعض اصحاب ہی صلوات
علیہ وسلم کی نقل پڑھی آدمی سفر میں اور یہی کہتی ہیں احمد اور سحن اور بعضوں نے کہا نقل نہ پڑھتی ہی فرض اور نہ قبل اسکی اور جن ہی نہیں پڑھے انسی قبول کیا وضعت کو اور صلوات
اُپر اور جن ہی پڑھی اسکو طہری فضیلت ہی اور یہی قول ہی اکثر علما کا کہ مختار اور موجب فضیلت ہی اہل نزدیک پڑھنا نقلو **عن** ابن عمر قال صليت مع النبي صلى
الله عليه وسلم الظهر في السفر ركعتين وبعد هاتركعتين ترجمہ روایت ہے ابن عمر ہی کہ پڑھی ہیں فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہ فرض طہر کی دو رکعت
اور بعد اسکی دو رکعت یعنی سنت کہا ابو یحییٰ نے یہ حدیث جن ہی اور روایت کی ہی حدیث ابن ابی لیلیٰ فی عطیہ سی اور ثنی سی انہوں نے ابن عمر ہی **عن** بن ابی لیلیٰ عن عطیة
ونافع عن ابن عمر قال صليت مع النبي صلى الله عليه وسلم في الحضر والسفر فصلت معاً في الحضر الظهر أربعاً وبعد هاتركعتين وصليت معاً في
السفر الظهر ركعتين وبعد هاتركعتين والعصر ركعتين ولم يصل بعد هاتين أو المغرب في الحضر والسفر سواء قلت ركعتين لا ينقص من
حضر ولا سفر وهي وثلاثون بعد هاتركعتين ترجمہ روایت ہے ابن ابی لیلیٰ ہی وہ روایت کہتی ہیں عطیہ و نافع ہی وہ ابن عمر ہی کہ ناظر ہی میں انھیں انھیں ساتہ
حضر میں اور سفر میں تو پڑھی حضر میں طہر کی چار کتیں اور بعد اسکی دو کتیں اور پڑھی سفر میں طہر کی دو کتیں اور بعد اسکی دو کتیں اور عصر کی دو کتیں اور بعد اسکی کچھ پڑھی
نماز اور عصر اور سفر میں بار تین رکعتیں کچھ کہ نہیں ہوتی نہ سفر میں اور یہ وتر میں دہی اور بعد اسکی پڑھیں دو کتیں کہا ابو یحییٰ نے حدیث جن ہی سنا میں نے
مجھاری کو کہتی ہی نہیں روایت کی ابن ابی لیلیٰ ہی کوئی حدیث پسند نہ اس حدیث ہی **باب** ما جاء في الحج باب دوازون حج کرنا کی بیان
عن معاذ بن جبل أن النبي صلى الله عليه وسلم كان في غزوة تبوك إذا دخل قبل أن يبع الشمس أخر الظهر إلى أن يجتمعوا إلى العصر فصلت
جميعاً وإذا دخل بعد أن يبع الشمس عجل العصر إلى الظهر و صلى الظهر والعصر جميعاً ثم سار وكان إذا دخل قبل المغرب أخر المغرب حتى يصل
مع العشاء وإذا دخل بعد المغرب عجل العشاء فصلها مع المغرب ترجمہ روایت ہے معاذ بن جبل ہی کہ ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک میں جب کوئی قبل

الركعتين
تو پوری تک
سب سے زیادہ
پڑھنا

[illegible]

سجدہ نماز کی دعا کا اور اس کا بیان کہ جبکہ وظیفہ رات کو فوت ہو جاوے تو کھڑی اور اسی میں سجدہ کی کیا نیکی کی خدمت کا بیان اور اس کا بیان جو نماز میں غفلت پڑی اور پھر لوگوں کی امر کی - ابو بصیر

آپ ہی ہاں اور جو سجدہ نماز ہو وہ اس کو پڑھی کہا ابو بصیر نے اس حدیث کی اسناد قوی نہیں اور اختلاف ہے علماء کا اس میں اور وہی ہی حضرت عمر بن خطابؓ اور انکی بیٹی سی کہ کہانیت
دی گئی ہے سورہ جہاد میں کہ سید فوسدی میں اور یہی کہتی ہیں ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور حاکم اور بعض ائمہ میں ایک ہی سجدہ کہا ہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ک
اور اہل کوئی کتاب **باب** مَا جَاءَ فِي سُجُودِ الْقُرْآنِ **باب** اُن دعاؤں کے بیان میں جو سورہ قرآن میں پڑھی جاتی ہیں **عن** ابن عباسؓ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَأَتَّبِعُ اللَّيْلَةَ وَأَنَا لَا أَكْفِي أَصِلُ خَلْفَ شَجَرَةٍ فَمَجَلَّتْ فَمَجَلَّتْ الشَّجَرَةُ لِيَسْجُدَ
فَمَجَلَّتْ وَأَوْهَى يَقُولُ اللَّهُمَّ ائْتِنِي بِهَا عِنْدَ الْأَجْرِ وَضَعْتُ يَدَايَ وَنَزَعْتُهَا إِلَى عِنْدِ الْأَجْرِ وَتَقَبَّلَهَا مِنِّي كَمَا تَقَبَّلَهَا مِنْ عَبْدِكَ
ذَاوَدَ قَالَ الْحَسَنُ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُجْدًا ثُمَّ سَجَدَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ سَمِعْتُهُ
يَقُولُ مِثْلَ مَا أَخْبَرَهُ الرَّجُلُ عَنْ قَوْلِ الشَّجَرَةِ **ترجمہ** روایت ابن عباسؓ کہ آیا ایک شخص حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس سوکھا اُسنی یا رسول اللہ میں اپنی تین خوابیں کیا
اور میں تو اتنا گیا کہ میں نماز پڑھ رہا ہوں ایک خشک پیچھے ہوئے سجدہ اور درخت نے بھی سیکر سجدہ کی ساتھ ہی سجدہ کیا اور میں نے وہ کہتا ہی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادا کر
اور میں اس دعا کی یہ میں یا اللہ کہ میری اس سجدہ کی دعا اور کھڑا دی اسکی سبب میرے گناہ دور کرے اس سجدہ کی کو میرے لیے فیض اور قبول کرے مجھے سے جیسا قبول کیا تو فی اپنی
غلام داؤد علیہ السلام کی کہ جس نے کہا ابن جریرؓ نے کہ کہا مجھے تمہاری داد دینی کہ کہا ابن عباسؓ پڑھی بنی صلی اللہ علیہ وسلم فی آیت سجدہ کی پڑھی دیا اور میں نے فی اکثر
تہی اسکی مثل جو جہد دی تھی اس شخص نے درخت کی دعا کی یعنی وہ ہی دعا پڑھتی تھی جو اوپر مذکور ہوئی **ف** اس میں ابی سعیدؓ ہی روایت ہے کہا ابو بصیر نے یہ حدیث
غریب ہے ابن عباسؓ کی روایت اور انکی روایت ہم نہیں جانتی مگر اسی سن سے **عن** عائشةؓ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي سُجُودِ
الْقُرْآنِ بِاللَّيْلِ سَجْدًا وَجُحِي لِلَّهِ خَلْقُهُ وَشَقِي سَمْعُهُ وَبَصَرُهُ وَجُحِي لَهُ وَقَوْلُهُ **ترجمہ** روایت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ
قرآن کے سجدہ میں انکو یہ دعا سجدہ و جُحِي سَیْ خَرَمًا وَمَعْنَى اسکی یہ میں کہ سجدہ کیا سیر منہ نے اسکو جنی پیکر کیا منہ کو اور چیرا کان اسکا اور کھڑا سجدہ کیا اسکی قوت اور توفیق
کہا ابو بصیر نے یہ حدیث حسن ہے مجھے ہی **باب** مَا ذَكَرَ فِي مَنْ فَاتَهُ خَرْبَةٌ مِنَ اللَّيْلِ فَقَضَا لَا يَنْتَهِرُ بَابِ اس میں ابیہ کہ جبکہ وظیفہ رات کا قضا ہو جاوے تو کھڑو
پڑھ لے **عن** عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَامَ عَنْ حَرْبِهِ أَوْ عَنْ
شَيْءٍ مِنْهُ فَتَرَاكَ مَا بَيْنَ صَلَواتِهِ وَصَلَواتِهِ الظُّهْرِ كَتَبَ لَهُ كَأَمَّا قَرَأَ الْأَمِنْ اللَّيْلِ **ترجمہ** روایت ابی عبد الرحمن بن عبد القاریؓ سے کہا انہوں نے سنائے ہیں عمر
بن خطابؓ کہتے تھے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو سگیا اور وظیفہ نہ پڑھا رات کا یا کچھ اُسنیں سی باقی رہ گیا پھر پڑھ لیا اسکو صبح اور ظہر کی عجمین تو کھڑا جاوے گا اسکی لمی کہ
گویا رات ہی کو پڑھا کہ ابو بصیر نے یہ حدیث حسن ہے مجھے ہی اور ابو صفوان کا نام عبد اللہ بن سعیدؓ کی اور روایت کی انسی حمیدؓ فی اور پڑھی لوگوں نے **باب** مَا جَاءَ مِنْ
النَّبِيِّ فِي الَّذِي يَرْفَعُ رَأْسَهُ قَبْلَ الْأَمْرِ ابْنُ أَبِي بَرٍّ جَوَامِیْ مِلْی سُرَّاهِی یعنی رکوع یا سجدہ میں **عن** ابی ہریرہؓ قَالَ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا يَخْتَنِي الَّذِي يَرْفَعُ رَأْسَهُ قَبْلَ الْأَمْرِ أَنْ يُسْجِدَ اللَّهُ رَأْسَهُ دَاسَ حِمَارٍ قَالَ قَتِيبَةُ قَالَ حَمَّادُ قَالَ لِيُحْمَدَ بْنَ زَيْدٍ قَالَ لَا يَخْتَنِي **ترجمہ**
روایت ابی ہریرہؓ سے کہا کہ فرمایا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا در تانہ میں وہ شخص جو اٹھتا لیٹا ہی سر یا اٹھ کر رکوع میں یا سجدہ میں اس سے کہ کر دیتی اللہ تعالیٰ اسکی سر
کو گدی کا سر کہ قتیبہؓ نے کہا حادؓ نے کہا مجھے ہی محمد بن زیادؓ نے کہ ابی ہریرہؓ نے کہا لفظ اناختی کا کہا ابو بصیر نے یہ حدیث حسن ہے مجھے ہی اور محمد بن زیادؓ بصری میں اور ثقہ میں اور
کتبت انکی ابو الحارثؓ ہی **باب** مَا جَاءَ فِي الَّذِي يُصَلِّي الْفَرَضَةَ ثُمَّ نَوِيَ الْكَاسَ بَعْدَ ذَلِكَ **باب** ابیہ کہ بیان میں جو فرض پڑھ چکا ہو اور پرامت کرے اور کون
کی اجازت کی **عن** جابر بن عبد اللہؓ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ كَانَ يُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَخْجُجُ إِلَى قَوْمِهِ فَيَقُومُ
وَيُحَدِّثُ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ سَيِّدٌ مَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ بَارَكْتَ تَهَيُّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْ سَاتِهٍ پیر جانی اور امانت کرتی اپنی قوم کی کہا ابو بصیر نے یہ حدیث حسن ہے
صحیح ہے اور سی رحیل ہی ہم لوگوں کا یعنی شافعی اور احمد اور اسحق کا کہتے ہیں جب امانت کرے آدمی کسی قوم کی اور فرض پڑھ چکا ہو وہ اس میں اپنی ٹوجہ اسکی جمعی پڑھ لے گا نماز
جائز ہی اور سنائی میں ہی حدیث کو جابرؓ کی حسین قصہ مذکور ہو معاذ کا اور وہ حدیث صحیح ہے اور مروی کئی سندوں سے انہیں جابرؓ اور مروی جانی الدرداءؓ سے کہ یہ بیان
کسی نے کہ ایک شخص آیا مسجد میں اور لوگ عصر پڑھتے تھے اور سنی جاننا پھر ہی اور لگیا وہ جماعت میں تو کہا ابی الدرداءؓ نے نماز اسکی جائز ہی **ترجمہ** کہتا ہی یہ قول دیا ہے اہل

فمنہ
عمر بن زید
ابن زید

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

یہ کہ اس کی کویتہ دنیا جانور کی ماری کا بدلہ نہیں اور خزانہ ہے اور تو اس میں پانچ سو حصہ ہیں اور جس کے ساتھ زکوٰۃ لینے والی کا ثواب

ابواب الزكاة

[illegible]

میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے

ابن ابی بنی داود اسی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایک سنا دی کہ کوئی کی راہ میں نہ چار دی گاہ جو صدقہ فطر واجب ہر مسلمان پر مرد و عورت آزاد و بویا غلام چاہے بڑا ہو یا چھوٹا اور وہ میں
 گھوڑوں یا سواری کی ایک صاع کسی غنمی کہا ابو یونس نے یہ حدیث غریب ہے **عَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَةُ الْفِطْرِ عَلَى الذَّكَرِ وَالْأُنْثَى
 وَالْحُرِّ وَالْمَمْلُوكِ فِصَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ قَالَ فَعَدَلَ النَّاسُ إِلَى نِصْفِ صَاعٍ مِنْ تَمْرٍ **ترجمہ** روایت عبد اللہ بن عمر سے کہ اہل قرآن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فطر
 فطر مرد و عورت اور آزاد و غلام پر ایک صاع غنمی یا ایک صاع جوئی کہا عبد اللہ بن عمر نے یہ کہہ کر یا کو کوئی کہے کہ اہل قرآن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث سن ہی صحیحہ ہی اور اس میں ابن حنیہ
 اور ابن عباس اور عاتق بن عبد الرحمن بن ابی ذباب کے داود اسی ابو نعیم بن ابی نعیم اور عبد اللہ بن عمر سے ہی ہے **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ قَرَضَ زَكَاةَ الْفِطْرِ مِنْ مَضَانِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ عَلَى كُلِّ حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ ذَكَرًا أَوْ أُنْثَى مِنَ الْمُسْلِمِينَ **ترجمہ** روایت عبد اللہ بن عمر سے کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فطر کیا صدقہ فطر زکوٰۃ کے ایک صاع جوئی یا ایک صاع جوئی بڑا یا چھوٹا یا غلام یا مرد و عورت مسلمانوں کے کہا ابو یونس نے اس حدیث میں صحیحہ ہی روایت کیا اس کو اللہ نے
 نفع ہی انہوں نے ابن عمر سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر کی حدیث کی مانند اور زیادہ کیا اس میں لفظ من المسلمین کا اور روایت کیا اس کو کوئی کو کوئی فی نفع ہی اوہین ذکر کیا اس میں
 من المسلمین کا اور اختلاف ہے علماء کا اس میں کہ کہا بعضوں نے جب ہوں آدمی کے غلام کا فطر تو لاوی انکی طرف سے صدقہ فطر وہی قول ہی مالک شافعی اور امام کا اور کہا بعضوں نے صدقہ
 فطر ہی غلام کی طرف سے اگرچہ مسلمان نہ ہوں اوہی قول ہے قسری اور ابن مبارک اور سب کا **بَابُ** مَا جَاءَ فِي تَقْدِيمِهَا قَبْلَ الصَّلَاةِ **ترجمہ** روایت عبد اللہ بن عمر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فطر کی پہلی حدیث میں ہی کہ ابو یونس نے یہ حدیث سن ہی صحیحہ ہی اور اس کو مستحب کہا ہی علماء کہ دیوی صدقہ فطر نازک و نازی ہی شیعہ
بَابُ مَا جَاءَ فِي تَجْهِيلِ الزَّكَاةِ مَا قِيلَ قَدْ تَسَلَّمَ زَكَاةُ الْفِطْرِ يَوْمَئِذٍ **عَنْ** عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِطْرِ صَدَقَةٌ قَبْلَ أَنْ
 تَحُلَّ فَوْضَ لَا فِي ذَلِكَ **ترجمہ** روایت حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ ابو یونس نے یہ حدیث سن ہی صحیحہ ہی اور اس کو مستحب کہا ہی علماء کہ دیوی صدقہ فطر نازک و نازی ہی شیعہ
 حضرت عباس کی **عَنْ** عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعُمَرَ أَفَأَخَذْتَ زَكَاةَ الْعَبَّاسِ عَمْرًا أَوَّلًا لِلْعَامِ **ترجمہ** روایت حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ ابو یونس نے یہ حدیث سن ہی صحیحہ ہی اور اس کو مستحب کہا ہی علماء کہ دیوی صدقہ فطر نازک و نازی ہی شیعہ
 سلمیٰ ہم ہی ہر ایک کو عباس سے اس سال کی سالگشتہ میں **ف** اس میں ابن عباس سے ہی روایت ہے نہیں پہچانتی ہم حدیث تعیل زکوٰۃ کی روایت ہے اس کے کہ وہی جو حجاج سے ملا ہی
 سند ہی اور حدیث یحییٰ بن زکریا کی حجاج سے ہی زکریا کی صحیحہ ہی اس میں کی حدیث جو موسیٰ حجاج بن یاسر اور موسیٰ سے یہ حدیث حکم بن عقیبہ سے ہی روایت کرتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 مسلمانوں کے علماء کا زکوٰۃ پیش کرنے میں قبل وقت کے سوا کہ وہی علماء کی کہام کی پیشگی ہی کہی کہی میں عقیان ثوری کہا انہوں نے میں دست رکھتا ہوں کہ پیشگی ہی او کہا اکثر
 علماء اگر پیشگی ہی قبل وقت کے تو جائز ہے ہی کہا شافعی اور حاکم و ساجق لی **بَابُ** مَا جَاءَ فِي التَّهْنِ عَنْ الْمُسْلِمِينَ **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
 سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَغْدُو أَحَدُكُمْ يَجْعَلُ عَلَى ظَهْرِهِ فِصْقًا مِنْهُ وَيَسْتَغْنِي بِهِ عَنِ النَّاسِ خَيْرًا لَهُ مِنْ أَنْ يَسْئَلَ
 رَجُلًا عَطَاءً أَوْ مَنَعَهُ ذَلِكَ فَإِنَّ الْيَدَ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى وَابْتَغُوا لَكُمْ نِعْمًا **ترجمہ** روایت ابی ہریرہ سے کہ اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمائی ہی کہ
 سیر کا کوئی اور کوئی کا کہامی او ہی اپنی شہر پر یعنی محل سے اور صدقہ دیکر اس کی قیر سے اوہی بڑا ہی لوگوں کو یعنی اسی میں کہا کو کوئی سے سال لکری تو پیشہ اس کو سوال کری کسی سے
 وہ شخص ہی اسی یا نہی اس کی کہ وچا یا نہی نہی والی کا پہنچا ہی ہا ہی یعنی ملنی دیکر ایسی چھوٹو روٹی کہہ اوہا ہی **ف** اس میں حکیم بن خزام اوہی حدیث ہی اور
 ابن عوام و عطیہ سعدی اور عبد اللہ بن سواد و عمرو بن عمرو و ابن عباس و ثوبان و زیاد بن عاتق و سلمیٰ و انس و عقیبہ بن خارق و عمر و ابن عمر سے
 ہی ہے **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعُمَرَ أَفَأَخَذْتَ زَكَاةَ الْعَبَّاسِ عَمْرًا أَوَّلًا لِلْعَامِ **ترجمہ** روایت عبد اللہ بن عمر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 علیہ وسلم نے ان المسئلة کہ لیکھو الرجل وجهه الا ان يسأل الرجل سلطانا او في امره لا بد منه **ترجمہ** روایت عبد اللہ بن عمر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فی تحقیق کہ سوال کرنا یا نہی ہی کہ خراب کرنا ہی اس میں کہ ابو یونس نے یہ حدیث سن ہی صحیحہ ہی اور اس کو مستحب کہا ہی علماء کہ دیوی صدقہ فطر نازک و نازی ہی شیعہ
ابواب الصوم **عَنْ** رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **بَابُ** مَا جَاءَ فِي تَقْدِيمِهَا قَبْلَ الصَّلَاةِ **ترجمہ** روایت عبد اللہ بن عمر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی **بَابُ** مَا جَاءَ فِي تَقْدِيمِهَا قَبْلَ الصَّلَاةِ **ترجمہ** روایت عبد اللہ بن عمر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

ابواب الصوم

نوروز رکھنا اور کھانا چاند کو مینے دیا جس نے اونتیس کا بھی پوتا بھی چاند کو مینے کے گواہ ہے ۱۲۱ روزہ رکھنا عید کے دنوں میں نہ سن گئے شہر والوں کی گواہی چاند کو مینے کے ہاتھ سے ہوئی کہ منبر پر

[illegible]

بہارِ ہندوستان

نہی کیلئے روزہ گناہ روزہ کا گناہ روزہ دار کو قتل یا تکلیف یا جوار روزہ دار قصد ۲۵ الف کے اسکا حکم

الواجب الصوم

[illegible]

روزہ میں پہلی کسی چیز کو اپنی لپٹا روزہ قصداً توڑ دینا روزہ توڑنے کا گناہ روزہ میں ۱۲۶ سوگ کرنا

ابواب الصوم

[illegible]

فی
(۱۲)
(۱۱)
(۱۰)

[illegible]

نہیں دیکھا کہ اس میں اختلاف کیا ہی ضرور کی روایت میں اور روایت نمونہ کے زیادہ صحیحی اور متصل الیہ لکھا لیکن ابوجہا بن ابان ہی کہتی تھی میں نے
 دیکھی کہ کبھی تہہ غش منہ صوری زیادہ یا کبھی والی میں ابوجہا کی روایت کو **باب** مَلَجَاءُ فِي الْعَمَلِ فِي الْيَوْمِ الْعَشْرِ بَابُ نِكَاحِ الْوَلَدِ بِأَمْنٍ جَوْشَرُ ذِي الْحِجَةِ مِنْ مَدِينِ عَمْرِو بْنِ
 عُبَيْسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ يَوْمٍ الْعَمَلُ الصَّالِحُ فِيهِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ مِنْ هَذَا وَالْيَوْمِ الْعَشْرِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا أَحَبُّ
 فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا أَحَبُّ فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِلَّا سَجُلٌ حَرْبٍ بَيْنَهُمْ وَهَالِهِ فَكَمْ يَرْجِعُ مِنْ ذَلِكَ نِسْتِي تَرْجُمُ رَدِّكَ
 ابن عباس کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی روز میں نیک عمل لکھا کسی یا یہی نہیں جیسے ذی الحجہ کی حشر اول میں بیکر میں سور میں کیا یا رسول اللہ اور جہاد ہی اللہ
 راہ میں یعنی اگر جہاد ہی اور دنوں میں کسی تو ایسا یا راہ کو گھسیے عشر ذی الحجہ کی عمل بیکر میں تو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہاد ہی نہیں گوارا جہاد کھانے آدمی اپنی جان
 و مال اور کچھ لیکر نہ پکے یعنی سب اللہ کی راہ میں خرچ کر دے **ف** اسباب میں ابن عمر اور ابی ہریرہ اور عبد اللہ بن عمر اور جابر ہی روایت کیا ابوجہا بن عباس کہ حسن ہے غریب
 صحیح **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ مِنْ أَيَّامِ أَحَبَّ إِلَى اللَّهِ أَنْ يُعْبَدَ لَهُ فِيهَا مِنْ عَشْرِ ذِي الْحِجَةِ يُعَدَّلُ صِيَامُ كُلِّ يَوْمٍ مِنْهَا
 بِصِيَامِ سَنَةٍ وَقِيَامُ كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْهَا بِقِيَامِ لَيْلَةٍ الْقَدَرُ تَرْجُمُ رَدِّكَ ابوجہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ کوئی دن دنوں میں سے یا انہیں سے اللہ تعالیٰ کی طرف
 کعبات کیجا جو اس میں عشر ذی الحجہ زیادہ ہر روز ہر دن کا اسکے دنوں کے ساتھ ایک سال کے اوقیام ہر رات کا بار قیام لیلۃ اللہ کی کہا ابوجہا نے یہ حدیث غریب
 نہیں جانتی ہم سب کو راہیت مسعود بن واصل کے کہ وہ روایت کرتی ہیں ابوجہا نے مجھ سے اس حدیث کو تو نہ سچا یا سکو طرح مگر اسی سند اور کہا مروی ہے یہ قادیسی روایت کرتی
 میں سعید بن جبیر سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سبیل کچھ اس میں کا مضمون **باب** مَلَجَاءُ فِي صِيَامِ سَنَةِ أَيَّامٍ مِنْ شَوَّالٍ بَابُ شَوَّالٍ كَيْفَ يَوْمُ كَيْفَ يَوْمُ
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ اتَّبَعَهُ بِسِتٍّ مِنْ شَوَّالٍ فَلَهُ صِيَامُ الدَّهْرِ تَرْجُمُ رَدِّكَ ابوجہا کہ فرمایا رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم جسے روز کبھی رمضان کے پہرے لکھے چہ روزی شوال کے تو یہ پور سال کی روزی میں یعنی باعتبار ثواب کے **ف** اسباب میں جابر اور ابو ہریرہ اور ابان ہی روایت
 ہی کہا ابوجہا نے حدیث ابویوب کہ حسن ہے صحیحی اور صحیح کہا ہی ایک گروہی ان چہ روز کو شوال کی اسی حدیث کے سبب اور ابن مبارک نے کہا وہ حسن ہے جیسے ہر مہینے میں تیر
 روز اور ابن مبارک نے کہا کہ مروی ہے بعض روایتوں میں کہ ان روز کو رمضان کے ماکر کہہ یعنی عید کے بعد پیر کی رکھ لیوی اور اختیار کیا ہی ابن مبارک نے کچھ روزی مہینے
 کے ہر مہینے میں مروی ہے انہی کا اگر اس مہینے میں تھرتن رکھے تو یہی جائز ہے کہا ابوجہا نے اور روایت کی یہ حدیث عبد الغزیز بن محمد نے انہوں نے صفوان بن سلیم سے اور
 سعد بن سعید سے انہوں نے عمر بن عبد الرحمن سے انہوں نے ابویوب سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کے شعبہ ورفار بن عمر سے انہوں نے سعد بن جبیر سے یہ حدیث اور سعد بن
 سعید وہ ہائی میں بھی بن سعید انصاری کے اور بعض اہل حدیث سعد بن سعید میں گفتگو کی ہے املی قلت مانظہ کے سبب **باب** مَلَجَاءُ فِي صَوْمِ ثَلَاثَةٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ بَابُ
 ہر مہینے میں تین روزی رکھنے کے یا نہیں **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ أَنْ لَا تَامَ إِلَّا عَلَى وَثَرِ صَوْمِ ثَلَاثَةٍ
 أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَأَنْ صِلَى الصُّحُفِ تَرْجُمُ رَدِّكَ ابوجہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی تین باتوں کا ایک یہ کہ نہ سوون میں بغیر تریبی روز
 روز کو ہر مہینے میں تین دن تیس کے کہ ناز یا ہاروں جاشت کی **عَنْ** مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يَا أَبَا ذَرٍّ إِذَا حُمِلَتْ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ فَصُمْ ثَلَاثَ عَشْرَةٍ وَأَزْلَجْ عَشْرَةً وَخَمْسَ عَشْرَةً تَرْجُمُ رَدِّكَ ابوجہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے کہا انہوں نے سنا میں ابوجہا کہتی تھی سارا
 صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا ای ابو ذر جب روزہ لکھی تو مہینے میں تین دن تو روزہ کہ تیر مہینے میں جو مہینے میں اور نیز مہینے میں تین دن **ف** اسباب میں ابوقادہ و عبد اللہ بن عمر
 اور قرہ بن ابیاس مزی ابوعبد اللہ بن مسعود اور ابی ہریرہ و ابن عباس اور عائشہ اور قتادہ بن یحییٰ و عثمان بن ابی العاص اور جریر ہی روایت کیا ابوجہا نے حدیث ابور
 کی حسن ہے اور بعض حدیثوں میں راہ مروی ہے کہ جنی تین روزی کہی ہر مہینے میں تو اسے سال ہر روزی کہی **عَنْ** ابْنِ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 سَلِمَ مَنْ صَامَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَلَهُ صِيَامُ الدَّهْرِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى تَصَدَّقْ ذَلِكَ فِي كِتَابِهِ مَنْ جَاءَ بِخَمْسَةِ فَلَهُ عَشْرُ
 امْتَالِهَا الْيَوْمُ عَشْرَةَ أَيَّامٍ تَرْجُمُ رَدِّكَ ابوجہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی جو روزی کہی ہر مہینے میں تین دن تو یہی سال ہر کی روزی میں سوائے
 اللہ تعالیٰ کی اسکی تصدیق اپنی مبارک کتاب میں مَنْ جَاءَ بِخَمْسَةِ فَلَهُ عَشْرُ امْتَالِهَا یعنی جو ایک نیک کرے تو دس نیکوں کا ثواب پاوے تو ہر دن بارہی دن دن

باب
 (۸)
 (۲)

روزہ دار کا ثواب جیسی کسی سامنے کہا نہ گیا یا چاکو حائضہ سے روزہ کی قضا ہی نہ نہاڑ کی ۱۳۶ روزہ دار کا کچھ کر نہیں جالغہ کسوی مہمان بغیر احار حیزبان کے روزہ نہ کر کے ابواب الصوم

[illegible]

اعتکاف کیا عشرہ شوال میں اور یہی قول ہی مالک کا اور بعضوں نے کہا اگر اعتکاف مذہب یا اپنی اور واجب کر لیا ہو ایسا ہی ہوا و فقط نفل کی نیت سے اعتکاف میں تھا اور پھر بیکل آیا تو اس پر کچھ قضا واجب نہیں مگر اپنی خوشی سے چاہی تو رمضان میں اور یہی قول ہے شافعی کا اور شافعی کہتے ہیں جو عمل کرنا تجویز واجب نہیں کر سکا ہے اور توئی اسکو شروع کیا اور پھر بیکل آیا تو واجب نہیں تجویز قضا اسکی مگر حج اور عمرہ اور سب میں ابی ہریرہ سے روایت ہے **باب المغتکف یخرج لحاجتہ** اگر کاباب اس بیان میں کہ مختلف اپنی حاجت ضروری کو بخلے یا نہیں **عن عائشہ** انا قالے کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اعتکف اذنی الی سراسۃ فارجلہ وکان لا یدخل البیت الا یحضرہ الانسان **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف میں ہوتی جب کا دیتی تھی طرف پانچ سو تو میں گلبی کرتی اور کہ میں نہ آتی مگر حاجت انسانی سے پیشاب یا فحشو کو کہہا ابو یوسف نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی ایسا ہی روایت کیا کہی گوئی مالک بن انس سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عمرہ سے انہوں نے عائشہ سے انہوں نے اور صحیح ہے کہ عروہ اور عمرہ دونوں روایت کرتی ہیں حضرت عائشہ سے ایسی ہی روایت کی لیث بن سعد ابن شہاب سے انہوں نے عروہ اور عروہ سے ان دونوں حضرت عائشہ سے روایت کی ہے یہ حدیث تثبیت انہوں نے لیث سے اور اسی پر عمل ہے علما کا کہ جب اعتکاف کری آدمی تو نہ نکلی اعتکاف کی جگہ سے مگر حاجت بشری کو اور حاجت ہی اس پر نکلے قضا کی حاجت کو یعنی پیشاب اور یا فحالی کو مگر احتیاط سے عدا کا عیادت مرض اور وجہ اور جہاد کی ستر نکلنے میں تو بعض علما نے کہا صحابہ غیر ہم سے کہ عیادت کرنی مرض کی اور جنازہ کی ساتھ اور جس میں حاضر ہو اگر اعتکاف کی نیت کی وقت ان باتوں کی شرط کر لی ہو اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور حضرات نے کہا کہ اس میں کچھ حار نہیں معتکف کو اور کہا ہے جب اعتکاف کری ایسی شہر میں کہ جہاں جمعہ ہو یا تو جمع مسجد میں یا جہاں جمعہ ہو یا ہی میں اعتکاف کری ایسی کہ مکر وہی اسکو مسجد کے لئے جانا اور مسجد کا ترک بھی بجا ہی ایسی جگہ اعتکاف کری کہ ضرورت کلمی کے سوا حاجت بشری کی نہ ہو اس لئے کہ ان علما کی نزدیک سوا حاجت بشری کے نکلنا اعتکاف توڑ دیتا ہی اور یہی قول ہے مالک اور شافعی اور کہا احسن عیادت مرض کی مگر کی اور جنازہ کے ساتھ ہی حضرت عائشہ کی حدیث کی رو سے جو ابی لندی اور کہا اس نے اگر شرط کر لی ہو یعنی نیت کے وقت تو جائز ہے عیادت مرض اور جنازی کے ساتھ جابہی **باب ما جاء فی قیامہ شہر رمضان** باب رمضان کی ناز شب کے بیان میں **عن ابی ذر** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم یصل بنا حتی یبنا حتی یسبغ من الشہر فقام بنا حتی ذهب ثلث اللیل ثم لم یقم بنا فی السادسة وقام بنا فی الخاسۃ حتی ذهب ثلث اللیل فلما یارسئول اللہ او فقلنا بقیۃ لیلنا ہذا فقال لہ من قام مع الایام حتی یصرف کتب لہ قیام لیلۃ ثم لم یصل بنا حتی یقی ثلث من الشہر وصلی بنا فی الثالثۃ ودعی اھلہ و نسائہ فقام بنا حتی یخف ما الفلاح قلت لہ وما الفلاح قال الشہر **ترجمہ** روایت ہے ابی ذر سے کہ وہ کہتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ سونا شہر میں پڑی سہار سات یعنی سوامی غار کی یہاں تک کہ باقی رات میں سات تین مہینے میں یعنی تیسویں شب کو لیکر کھڑے ہو کر لیٹے نماز تراویح پر یہاں تک کہ تھائی رات گزر گئی پھر پڑی جب چوتھین باقی رات میں جو بیسویں شب کو پھر کھڑے ہو کر لیکر نماز میں بیسویں شب کو یہاں تک کہ دہشت گزر گئی اور عرض کیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ اس بات پر تھیں سہار سات اس بات پر تھیں جو نماز پڑھ کا امام کے ساتھ یہاں تک امام فارغ ہو تو کھاتا ہی اسکے لمی ساری رات نماز پڑھنے کا ثواب پھر نماز پڑھی یہاں تک کہ باقی رات میں تین مہینے سے پھر نماز پڑھی تیسویں کو سہار سات اور بلایا اپنے گھر والوں کو اور عورتوں کو اور کھڑے ہو کر لیکر نماز میں یہاں تک کہ خوف ہوا کہ فلاح فوت ہو گیا کہہا کہ پھر چاہیں ابو زری فلح کیا ہی کہا انہوں نے حر کا کہنا یعنی خوف ہو کہ حر کا وقت نہ جا رہی کہا ابو یوسف نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور اختلاف ہی علما کا قیام رمضان میں سول بعضوں نے کہا چاہیں کہ تین پڑھی در سمیت اور یہی قول ہے اہل مدینہ کا اور سی عمل ہی شیخ والو کا اور اکثر اہل علم اس میں کہ مروی علی عمر وغیرہ صاحب کہ میں تین پڑھی اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی کا اور کہا شافعی نے ایسا ہی یا بیٹھنا ہی شہر کے میں کہ پڑھتے ہیں میں رکعت اور کہا احمد مروی میں اس میں کہی قسم کے روایتیں اور کچھ حکم کیا اس میں اور کہا اس نے ہم اختیار کرتی ہیں انکس کتین ہیا مروی ابی بن کعب سے اور اختیار کیا احمد اور اس میں ابن مبارک نے پڑھنا چاہو سے وضائ کے مینے میں اور اختیار کیا شافعی نے کہ آدمی اگر قاری ہو تو کیا پڑھے **باب ما جاء فی فضل من فطر صائما** اب کے بیان میں جو کسی روزہ کھلا دی **عن زید بن خالد** یحیی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فطر صائما کان لہ مثل اجر من اجر الصائم **ترجمہ** روایت ہے زید بن خالد جوسی سے کہہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کھلا دے کسی روزہ ہو گا اسکو ثواب روزہ دار کے برابر غیر اسکے کہ کہے ثواب اس روزہ کہنی والی کا کچھ لیٹے دونوں ثواب کا بل دیکھا کہا ابو یوسف نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **باب الترغیب فی قیامہ شہر رمضان** و ما جاء فی فضل باب بیان میں رغبت لاکے

ابواب البحر

(12)

محمد کو باطل و بدعت سے روکا گیا ہے اس پر سخت توبہ اور اس کا بیان جو کہ نہ جہنم میں نہ جہنم کے احرام ہاں ۲۵۰ احرام کو کون کونسی چیزیں لگانا اور احرام میں نکاح درست نہیں ابوالجہ
 وَلَا تَلْبَسُ الْقَفَّازِينَ ترجمہ روایت عبد اللہ بن عمر کہ کہہ اہل ایک مرد اور کہا اُنسی یا رسول اللہ کو منیٰ کی روکے پہننے کا حکم کرتی میں آپ حکم حالت احرام میں تو فرمایا رسول
 صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تو احرام باندھی تو کہہ اور با کجاہ اور بالان کوٹ نہ پہن نہ عمامہ نہ باندہ اور موزی نہ پہن مگر جسکی پاس جوتی نہ تو پہننے موزی اور کاٹ دی گدین کے
 نیچے تک اور جس کی پٹی میں غفران یا وس موزی نہیں لگا ہو وہ بھی نہیں اور موزہ نہ ڈھانی یعنی گھونٹ نہ لگا دی عورت جو احرام باندھی اور ساتاں ہاتھ نہیں پہنی کہا
 ابو یسے یہ حدیث صحیح ہی اور سی پر عمل ہے **باب** مَا جَاءَ فِي لُبْسِ الشَّرَاوِيلِ وَالتَّخْفِيفِ الْحَجَرِ مَا جَاءَ فِي لُبْسِ الشَّرَاوِيلِ وَالتَّخْفِيفِ الْحَجَرِ مَا جَاءَ فِي لُبْسِ الشَّرَاوِيلِ وَالتَّخْفِيفِ الْحَجَرِ
 اور موزی پہننے کے بیان میں جب تہمت اور جوتی نہ **عن** ابن عباس قال سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْحَجَرُ مَا جَاءَ فِي لُبْسِ الشَّرَاوِيلِ وَالتَّخْفِيفِ الْحَجَرِ مَا جَاءَ فِي لُبْسِ الشَّرَاوِيلِ وَالتَّخْفِيفِ الْحَجَرِ
 الشَّرَاوِيلِ وَالتَّخْفِيفِ الْحَجَرِ مَا جَاءَ فِي لُبْسِ الشَّرَاوِيلِ وَالتَّخْفِيفِ الْحَجَرِ مَا جَاءَ فِي لُبْسِ الشَّرَاوِيلِ وَالتَّخْفِيفِ الْحَجَرِ مَا جَاءَ فِي لُبْسِ الشَّرَاوِيلِ وَالتَّخْفِيفِ الْحَجَرِ
 تو پانچ پہنے اور جب جوتیاں نہ موزی پہن لی **باب** مَا جَاءَ فِي لُبْسِ الشَّرَاوِيلِ وَالتَّخْفِيفِ الْحَجَرِ مَا جَاءَ فِي لُبْسِ الشَّرَاوِيلِ وَالتَّخْفِيفِ الْحَجَرِ مَا جَاءَ فِي لُبْسِ الشَّرَاوِيلِ وَالتَّخْفِيفِ الْحَجَرِ
 اور جابری روایت ہے کہا ابو یسے نے یہ حدیث میں ہی صحیح ہی اور سی پر عمل ہے بعض علماء کا کہ حکم جب تہمت نلی تو پانچا ہر پہن لی اور جب جوتی علی تو موزہ اور سی پر عمل
 ہی احکام اور مضمون کا عمل ابن عمر کی روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر کیا وی جوتی تو پہن موزہ اور کاٹ ڈالی غنوں کے نیچے اور سی پر عمل ہے سفیان ثوری اور
 شافعی **باب** مَا جَاءَ فِي الَّذِي يُخْرَمُ عَلَيْهِ مَبِضٌ وَحُجَّةٌ بِالسَّيْلِ بَيْنَ جَوَارِيهَا جَبِي سَبَّ احرام باندھی **عن** عطاء بن یشعق عن ابي عبد الله قال قال رسول
 الله صلى الله عليه وسلم اعزبتا قد احرموا وعليه حجة فامر ان يازعما ترجمہ روایت عطاء سی وہ روایت کرتی میں علی بن اُمیہ کہا کہ فرمایا رسول
 صلی اللہ علیہ وسلم ایک عربی کو احرام باندھی جو اور اس کے بدن پر جبہ تھا تو فرمایا انا ازال اسکو **باب** مَا جَاءَ فِي لُبْسِ الشَّرَاوِيلِ وَالتَّخْفِيفِ الْحَجَرِ مَا جَاءَ فِي لُبْسِ الشَّرَاوِيلِ وَالتَّخْفِيفِ الْحَجَرِ
 انہوں نے عطاء سی انہوں نے صفوان بن علی سے انہوں نے اپنے پاس انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک ہم منیٰ حدیث کہا ابو یسے اور سید یوسف صحیح ہی اور اس حدیث میں
 ایک قصہ مذکور ہے اور سی ہی روایت کی قتادہ و حجاج بن ارطاة نے اور کثرت کو گونے عطاء سی انہوں نے علی بن اُمیہ سے اور صحیح دہی ہے جو روایت کی محمد بن یحییٰ اور ابن جریر
 نے عطاء سی انہوں نے صفوان سے انہوں نے اپنے پاس انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **باب** مَا جَاءَ فِي لُبْسِ الشَّرَاوِيلِ وَالتَّخْفِيفِ الْحَجَرِ مَا جَاءَ فِي لُبْسِ الشَّرَاوِيلِ وَالتَّخْفِيفِ الْحَجَرِ
 کے بیان میں جنکا ازما محرم کو درست ہی **عن** عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم حسن فواسق يقتلن في الحرم الفلاة والعقرب
 والعقارب والعدايا والكلب العقور ترجمہ روایت حضرت عائشہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی پنج فاسق ماری پانچ میں ایک جو بادوسر سوچو تیرہ کو
 جو تیرہ جل یا جو تیرہ لگائے **باب** مَا جَاءَ فِي لُبْسِ الشَّرَاوِيلِ وَالتَّخْفِيفِ الْحَجَرِ مَا جَاءَ فِي لُبْسِ الشَّرَاوِيلِ وَالتَّخْفِيفِ الْحَجَرِ مَا جَاءَ فِي لُبْسِ الشَّرَاوِيلِ وَالتَّخْفِيفِ الْحَجَرِ
 اس میں ابن سعد اور ابن عمر اور ابی ہریرہ اور ابی سعید اور ابن عباس سے ہی روایت ہے کہا ابو یسے نے حدیث عائشہ کی جس میں صحیح ہی
عن ابی سعید عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يقتل الحجر الشبع العادي والكلب العقور والفلاة والعقرب والعدايا والكلب العقور
 روایت ابی سعید سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی محرم کو درست ہر مذمی کاٹنے والی کو مارنا اور گھسی گتی کو اور چوہی اور جوہر اور حیل اور کری کو کہا ابو یسے نے تیرہ
 حسن اور سی پر عمل ہے علماء کا کہتے ہیں محرم کو درست کہ کاٹنے والی در مذمی کو اور گھسی گتی کو اور چوہی اور جوہر اور حیل اور کری کو کہا ابو یسے نے تیرہ
 اومیون یا انورون یہ تو محرم کو اسکا مارنا جائز ہے **باب** مَا جَاءَ فِي لُبْسِ الشَّرَاوِيلِ وَالتَّخْفِيفِ الْحَجَرِ مَا جَاءَ فِي لُبْسِ الشَّرَاوِيلِ وَالتَّخْفِيفِ الْحَجَرِ
 وسلم لا تحتم وهو حجر ترجمہ روایت ابن عباس کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہنے لگانا احرام میں **باب** مَا جَاءَ فِي لُبْسِ الشَّرَاوِيلِ وَالتَّخْفِيفِ الْحَجَرِ
 کہا ابو یسے نے حدیث ابن عباس کی جس میں صحیح ہی اور رخصت دہی ہے تہوری علمانی عجمی لگانا کی محرم کو اور کہتے ہیں کہ بال نہ موزی اور مالک نے کہا ہی کہ پہننے نہ لگا
 مگر ضرورت کے وقت اور کہا سفیان ثوری اور شافعی نے کچھ مضائقہ نہیں پہننے لگانا میں مگر بالان کے **باب** مَا جَاءَ فِي لُبْسِ الشَّرَاوِيلِ وَالتَّخْفِيفِ الْحَجَرِ
 میں کہ احرام میں نکاح کرنا مکروہ ہے **عن** نبيه بن وهب قال سَأَدَ ابْنُ مَعْمَرٍ أَنَّ نَبِيَّكَ ابْنَهُ مَعْمَرُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ سَأَدَ ابْنُ مَعْمَرٍ أَنَّ نَبِيَّكَ ابْنَهُ مَعْمَرُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ
 فَعَلْتُ إِنَّ خَالَوِي يُدْعَى أَنَّ نَبِيَّكَ ابْنَهُ فَكَبَّ أَنْ تَنْهَدَ لَوْ ذَلِكَ فَقَالَ لَا أَسْأَلُ إِلَّا عَمْرًا بَيَّاحًا إِنْ الْحَجْرَ لَيْكَمْ وَلَا نَيْلًا وَمَا قَالَ ثُمَّ حَدَّثَ عَنْ
 عُمَانَ مِثْلَهُ يَرْفَعُهُ تَرْجُمَةً رَأَيْتُ بَنِي بَنِي كَرِيمٍ ابْنِي طَيْفِي كَسُوِي جَمْعًا إِنْ ابْنِ عُمَانَ كِي بِاسْ كَامِرٍ عِنِّي مِزَارَتِي مَجُوبُونَ كَسُوِي
 سُوِي مِثْلَهُ بِاسْ كَامِرٍ عِنِّي مِزَارَتِي مَجُوبُونَ كَسُوِي مِثْلَهُ بِاسْ كَامِرٍ عِنِّي مِزَارَتِي مَجُوبُونَ كَسُوِي مِثْلَهُ بِاسْ كَامِرٍ عِنِّي مِزَارَتِي مَجُوبُونَ

شکار خشکی کا محرم کو شکار دریا محرم کو۔ شکار گودہ محرم کو۔ کہ میں داخل ہونیکے لئے غسل کرنا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوتے ہی کبھی نہ بکھل جاتی ابواب الحج

تو ہی انکار کیا انہوں نے تو آپ ہی لی لیا انہوں نے یعنی کوڑا اور نیزہ ڈھری اس گدی پر اور اسکو مارا اور کہا یا اسین بعض صحابیوں نے یعنی محرموں نے اور بعض نے انکار کیا پہلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور سنی مسند پوچھا تو آپ نے فرمایا وہ ایک کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ کو کھلا دیا یعنی وہ مکہ مکرمہ تھا اگرچہ تم احرام میں ہو روایت کی ہے فقہیہ فی انہوں نے انکار کیا

انہوں نے زیادہ سے زیادہ اس کی عطا میں اس کی عطا میں ابی قتادہ سی حاروشی کے باہن ابی نصر کی حدیث کی مانند کہ اس روایت میں یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اهل معکم منکم شئ فکین تمہارے پاس کچھ گوشت ہے اسکا یعنی اگر وہ تو حضرت ہی کہانی کہا ابو عیسیٰ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **باب ما جاء فی کراہیۃ لحم الضیۃ** لکھڑ مر باب س یا میں کہ شکار کا گوشت محرم کو کھانا درست نہیں **عن** عیۃ اللہ بن عبد اللہ ان بن عباس احبہما ان الضیۃ بن جثمۃ احبہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرہ بالابوا و او و دان فاخذوا له حمارا وحشیۃ فودعہ علیہ فلما راى رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی وجہہ الکراہیۃ قال انه لیس بنا رد علیک ولا نأخر ترجمہ روایت عیۃ اللہ بن عبد اللہ بن عباس نے خبر دی انکو کہ صعب بن کثیر نے خبر دی انکو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صعب کو لکھنے اپنے ساتھ ابوا دین یا و دان میں گودہ دونوں دو مقام میں کئی اور میں کیے سچ میں سوہ لایا صعب ایک حاروشی حضرت کے پاس ہو حضرت نے اسکو پیر دیا پیر جب دیکھا مال انکے چہرے میں تو کہا یہ تمہاری ہے پیر دیا کہ تم احرام باندھی ہو میں یعنی مجبوری ہے کہا ابو عیسیٰ فی یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ایک قوم کا مذہب علماء صحابہ و غیر ہم سے اسی حدیث پر ہے کہ گودہ ہے شکار کا گوشت کھانا محرم کو اور کھانا فحش ہے ہماری نزدیک اس حدیث میں اس گدی پہ دینا اسی ہی تھا کہ گمان ہوا حضرت کو کہ صعب نے انہی کے لئے شکار کیا ہی اور چوڑا دیا ایک ترجمہ یہی تھا اور روایت کی بعض اصحاب نے یہی حدیث زہری سے اور کہا اس میں اھدیئے لہ لحم حمار وحشی یعنی یہ لایا ایک سامنی حشی گدی کا گوشت اور یہ روایت غیر محفوظ ہے اس میں علی اور زید بن ارقم سے ہی روایت **باب ما جاء فی صیۃ النحر** لکھڑ مر باب س یا میں کہ دریا کا شکار محرم کو حلال ہے **عن** ابی ہریرۃ قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی صحرا و غمرۃ فاستقبلنا رجل من جراد فجعلنا نصر لہ باسیا طنا و عصینا فقال لنبی صلی اللہ علیہ وسلم کاؤہ فارنا من صیۃ النحر ترجمہ روایت ابی ہریرہ سے کہ کھلی ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ مجھ کو عمری کو تو ہمارے سامنے الٹی ایک ٹری ٹری یعنی ٹیخ کی سوہ مار لی گئی اپنے کوڑوں اور لاٹھیوں سے اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم لی کہا وہ سنی تو دریا کا شکار رکھا ابو عیسیٰ یہ حدیث غریب نہیں جتنے ہم اسکو مگر روایت ابی النضر کے کہ گودہ روایت کرتی میں ابو ہریرہ سے اولی النضر کا نام زید بن سفیان ہے اور کلام کیا ہے انہیں صعب نے اور حضرت عیسیٰ ایک قوم نے ملای محرم کو ٹری کہا نیکی اور اس کے شکار کرنا اور بعضوں نے کہا اس پر مدد واجب اگر شکار کرے یا کہا ہی ٹری کہ **باب ما جاء فی الضیۃ** لکھڑ مر باب گودہ یعنی گودہ پیر کے شکار کے یا میں محرم کی ہے **عن** ابن ابی عمار قال قلت لجاہل بن عبد اللہ الضیۃ اصیۃ ہی قال نعم قال قلت اکلہا قال نعم قال قلت اقالہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم ترجمہ روایت ابن عباس سے کہا پوچھا میں نے جاہل بن عبد اللہ سے کہا کہ انہوں نے داخل ہوئے کہ انہوں نے ہاں پیر پوچھا میں نے کیا فرمایا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جابر سے کہا ہاں کہا ابو عیسیٰ فی یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور کہا علی نے کہا کہ ابی بن سعید نے روایت کی جریر بن عازم نے یہ حدیث تو کہا اس میں روایت ہے جابر سے روایت کرتی میں عمر سے اور ابن جریج کی حدیث زیادہ صحیح ہے اور یہی قول ہے احمد اور سحن کا اور اسی حدیث پر عمل ہے بعض علماء کہ محرم اگر کھائے یا شکار کرے گودہ کو تو اس پر خرابی **باب ما جاء فی الاغنیۃ** لکھڑ مر باب مکہ باب کی میں جانیکے لئے غسل کرنا یا میں **عن** ابن عمر قال غسَلَ النبی صلی اللہ علیہ وسلم لادخول مکہ یوم یومہ ترجمہ روایت ابی بن عمر سے کہ غسل کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی میں جانیکے لئے فتم میں کہ ایک موضع ہی قریب ہی کے کہا ابو عیسیٰ فی یہ حدیث غیر محفوظ ہے اور صحیح ہے جو مروی ہے نافع سے کہ ابن عمر نہایت کرتے ہی مکہ میں جانیکے لئے اور یہی قول ہے شافعی کا کہ متوجہ غسل کرنا مکہ کے جانیکے لئے اور عبد الرحمن بن زید بن سالم ضعیف میں حدیث میں ضعیف کہا انکو احمد بن حنبل نے اور علی ابن مینی وغیرہانی نہیں جانتے ہم اس حدیث کو مرفوع مگر انہی کی روایت **باب ما جاء فی دخول النبی صلی اللہ علیہ وسلم** لکھڑ مر باب مکہ من اعلیٰها و خروجه من سفلیہا باب س یا میں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بمذی کی طیف سے کی میں ابی اور سنی کی طیف سے ابہر کے **عن** عائشۃ قال لست لما جاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی مکہ دخلہا من اعلیٰها و خرج من سفلیہا ترجمہ روایت حضرت عائشہ سے کہ جب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی کو تو ان کے مکہ کے اونچی جانب سے اور ابہر نکلے نبی کی جانب سے **ف** اس میں ابن عمر سے ہی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ حدیث عائشہ کی حسن ہے صحیح ہی **باب ما جاء فی دخول النبی صلی**

[illegible]

سہی بخارہ وہ سے شروع کرنا تھا مردوں کی سہ پہر کی کیفیت سوار کو طواف کرنا طواف بیت النبیؐ ۴۹ فضیلت طوافی کو دو مرتبہ نہایت کے بعد صبح اور عصر کے جائز ہیں یا نہ ابوالبحر

اور اگر تہہ ہی نہ ہو تو کسی کو بھی اور بھی قول ہی نہ ہو **باب** مَا جَاءَ اللَّهُ يُبَيِّنُ بِالصَّغَا قَبْلَ الْمَرْوَةِ ابْنِ مَرْثَدٍ كَيْسِي مَغْنَمِي شَرَعَ كَرْنًا جَائِزًا جَائِزًا
سہی نہ ہوا دریا میں اور مردوں کی سات با وین چھ گھنٹہ تک رک کر کے اہم شافعی روایت ابن عمر بن ابی حنیفہ ہالی کا کہ ایک چھ صفا اور وہ کی دریا میں نہایت شہین چھانکے لئے اس میں
بالاتفاق جلدی جلدی تہہ سہی وقت **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمْعُ فَطَافٍ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَاقٍ الْمَقَامَ فَقَرَأَ وَاتَّخَذَ وَاقًا مَعْلًا
ابراہیم مصلیٰ مصلیٰ خلف المقام ثم راق الحجر فاستنمہ ثم قال مبتدأ بما بدأ الله به فبدأ بالصفا وقراءان الصفا والمروة من شعائر الله ترجمہ روایت
جابر کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے میں ابی طواف کیا بیت النبیؐ سات بار اور وہ بار کو ایک شوط کہتے ہیں اور اسی مقام پر اس میں اوڑھیں ہی گیت و اتخذا سے مصلیٰ تک یعنی ہر
کر وہ مقام پر اس میں کو نماز کی جگہ پر ہزار پڑھی صحیحہ تمام کے یعنی تمام ہر کی اور قبلی کے عین تہا ہر چار سو پانچ سو ابی اور اس کو بوسہ دیا اور فرمایا ہم یہی شروع کرتی ہیں اس پیر سی جہاں شروع
کیا اللہ تعالیٰ کو شروع کیا صفا سی اوڑھیں ہی گیت ان الصفا سی آخر تک یعنی صفا اور مردہ دونوں نشانیاں میں اللہ کی شانوں کا ابو حنیفہ نے یہ حدیث حسنہ صحیحہ اور
پر عمل ہے علما کا کہ سہی شروع کر کے صفا سی اور مردہ سے شروع کر کے تہہ صفا سی شروع کرنا جائی اور اختلاف ہے علما کا اسی حق میں جو طواف کر کے بیت النبیؐ کا
اوپر کر کے صفا اور مردہ کی جہاں تک لوٹی تو بعد صبح کے کہ اللہ کی قریشی اور یاد کیا کسی نہیں کی تہہ تو کوٹا وہی اور سی کی اور اگر اس کو یاد نہ کیا جہاں تک اپنے وطن کو پہنچ گیا تو کافی
ہی اس کو فقط ایک قرانی کر دیا اور یہی قول ہے صفیان ثوری اور کہا بعض روایتیں اس میں کی اور اپنے وطن کو چلا گیا تو اس کا حرج درست ہوا اور یہی قول ہے ائمہ فقیہ کہ کسی نے ابی
کر لیا سہی جہر دست نہیں **باب** مَا جَاءَ فِي السَّعْيِ بَيْنَ الصَّغَا وَالْمَرْوَةِ ابْنِ مَرْثَدٍ كَيْسِي مَغْنَمِي شَرَعَ كَرْنًا جَائِزًا جَائِزًا
صلی اللہ علیہ وسلم بالبیت وبین الصفا والمروة ليرى المشرقين ثم راق الحجر فاستنمہ ثم قال مبتدأ بما بدأ الله به فبدأ بالصفا وقراءان الصفا والمروة من شعائر الله
اور سی کی کہ نما اور وہ کی سلی کو ملا دین مشرکوں کو اپنا زور اور غلبہ **ف** اس میں عائشہ اور ابن عمر اور جابر بھی روایت کیا ابو حنیفہ نے حدیث ابن عباس سے صحیحہ اور
اس کی مستحکم ہے علما کی کسی کرے یعنی دو رکعت صفا اور مردہ میں ہر رکعت دو رکعت اور نبی مٹھی جال جالتو ہی جائز **عَنْ** كَثِيرِ بْنِ جَهْمَانَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ السَّعْيِ
فِي السَّعْيِ فَقُلْتُ لَهُ أَتَمْتَنِي فِي السَّعْيِ بَيْنَ الصَّغَا وَالْمَرْوَةِ فَقَالَ لَنْ نَعْبُدَ فَقَدْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْسِي وَلَنْ مَشَيْتُ فَقَدْ
سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِينِي وَأَنَا شَيْخٌ كَثِيرٌ تَرْجِمُهُ رَأَيْتُ بَنِي جَهْمَانَ كَمَا دُلُّوا بِمِائِينَ ابْنِ عُمَرَ وَشَيْخِي خَالِ سَيِّدِي صَفَا وَمَرْوَةَ كَيْسِي تَوْكَلْتُ عَلَيْهِمْ
اُنسے تم سان سان جلتی ہو یہاں پر جواب یا انہوں نے کہ اگر میں دو رکعتوں تو بھی ہو سکتا ہی کہ دیکھا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دو رکعتی ہوئی اور اس سان سان چلون
تو بھی جائز ہے اور دیکھا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سان سان جلتی اور میں مبتلا ہوا ہوں کہا ابو حنیفہ نے حدیث حسنہ صحیحہ اور روایت کی ہی حدیث میں میری ہی
عبداللہ بن عمر سے ایسی ہی **باب** مَا جَاءَ فِي الطَّوْفِ سَرَكَا بَابُ مَا رَوَى طَوْفُ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَى رَأْسِهِ إِذَا تَقَرَّبَ إِلَى الرُّكْنِ أَشَارَ إِلَيْهِ تَرْجِمُهُ رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ كَمَا دُلُّوا بِمِائِينَ ابْنِ عُمَرَ وَشَيْخِي خَالِ سَيِّدِي صَفَا وَمَرْوَةَ كَيْسِي تَوْكَلْتُ عَلَيْهِمْ
اُنسے **ف** اس میں جابر ابی اظہیر اور ائمہ سلمہ روایت کیا ابو حنیفہ نے حدیث ابن عباس کی حسنہ صحیحہ اور بعض ثمالی کہ وہ کہا ہی طواف بیت النبیؐ کا اور سہی صفا اور
کی سوار کو اگر کچھ عذر سی اور یہی قول ہے شافعی **باب** مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الطَّوْفِ ابْنِ مَرْثَدٍ كَيْسِي مَغْنَمِي شَرَعَ كَرْنًا جَائِزًا جَائِزًا
اللہ علیہ وسلم مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ خَمْسِينَ مَرَّةً خَرَجَ مِنْ ذَنْبِهِ كَيَوْمٍ مَرَّ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ تَرْجِمُهُ رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ كَمَا دُلُّوا بِمِائِينَ ابْنِ عُمَرَ وَشَيْخِي خَالِ سَيِّدِي صَفَا وَمَرْوَةَ كَيْسِي تَوْكَلْتُ عَلَيْهِمْ
کیا بیت النبیؐ کا چاس بار وہ صاف ہوئی کلا اپنی کنا ہوں نہ اس روایت کے کہ جاسے اس کی ان **ف** اس میں ابن عباس اور ابن عمر سے ہی روایت کیا ابو حنیفہ نے ابن عباس
کی حدیث غریبہ جو یہاں پہلے محمد سے تو کہا انہوں نے مروی ہے ابن عباس سے انہی کا قول **أَيَّت** کی ہے ابن ابی عمر نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ابوالیوط سے کہا ابویہ محمد بن عبد
بن حنیفہ بن جبر کو ان کے پاس چاہا ہاتھ تھے اور ان کے ایک بہائی ہی میں ان کو عبد الملک بن حید بن حید کہتے ہیں اور ان سے ہی روایت کیا **باب** مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ
بَعْدَ الْعَصْرِ فِي الطَّوْفِ مَنْ يَطُوفُ بِابِ جَوَادٍ وَحَرِّمِينَ طَوَّفَ ثَلَاثِينَ يَوْمًا **عَنْ** جَبْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ابْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا بَنِي
عَبْدِ مَنَافٍ لَا تَغْفُوا أَحَدًا طَافَ بِهَذَا الْبَيْتِ وَصَلَّى آيَةَ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ تَرْجِمُهُ رَأَيْتُ جَبْرَ بْنَ مُطْعِمٍ كَيْسِي مَغْنَمِي شَرَعَ كَرْنًا جَائِزًا جَائِزًا
عبدالمناف کی کسی شخص کو جو طواف کرے اس گھر کا اور نماز پڑھے جس گھر میں چاہے رات ہو یا دن یعنی اوقات کو وہ میں بھی نہ کر **ف** اس میں ابن عباس اور ابی ہر

ہی روایت کیا ابویسے نے حدیث جبر بن مطعم کی جس میں صحیحہ اور روایت کی ہے یہ حدیث عبداللہ بن ابی نعیم نے عبداللہ بن بابا سے بھی اور اختلاف ہے علماء کا نماز میں بعد عصر
 اور عصر کے میں سے بعض روایت کیا کہ یہ مضاقتہ نہیں طواف اور نماز میں بعد عصر اور عصر کے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور حجت لائی میں اسی حدیث کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
 اور بعض روایت کیا کہ طواف کرے جس کے بعد نماز پڑھے جب تک آفتاب ڈوبے اور ایسا ہی اگر طواف بعد عصر کے کیا ہی تو جب تک آفتاب طلوع نہ ہو نماز پڑھے اور سند لائی حضرت عمر
 کی حدیث کو کہ انہوں نے طواف کیا صبح کے بعد اور دو گھنٹہ طواف کی نہ پڑھیں اور نکلے کے سے یہاں تک کہ وہی طوسی میں اتری تو بعد طلوع آفتاب کے پڑھیں اور یہی قول ہے سفیان
 ثوری اور مالک بن انس کہ **باب ماجاء فی رکعتی الطواف باب اس میں کہ طواف کی دو رکعتوں میں کیا پڑھنا چاہیے** **عن** جابر بن عبد اللہ **ان**
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرأ فی رکعتی الطواف سورۃ الاخلاص قل یا ایہا الکفر ون قل لہو اللہ احد ترجمہ روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کی دو رکعتوں میں دس مرتبہ اخلاص کی پڑھیں ایک رکعت میں قل یا اور دس مرتبہ قل لہو اللہ روایت کی ہے تبارانی نے کہ جب انہوں نے
 سفیان بن عیینہ سے روایت کیا ہے کہ وہ بھی صحیحہ میں اسی دونوں سورتوں کے پڑھنے کو طواف کی دو رکعتوں میں کہا ابویسے اور یہ زیادہ صحیح ہے عبداللہ
 بن عثمان کی حدیث اور حدیث بعد میں محمد بن ابی بکر نے روایت کیا ہے وہ جابر سے وہی صلی اللہ علیہ وسلم اور عبداللہ بن عمر بن حمران خفیف
 میں حدیث ہے **باب ماجاء فی رکعتی الطواف** جابر بن ابی اس میں کہ طواف کرنا چاہیے **عن** زید بن ابی نعیم قال سألت علیاً بائی شیء یبعث قال
 یارب لا یدخل الجنة الا نفس مسلمة ولا یطوف بالبیت عریان ولا یحتمل المسلمون والمشرکون بعد عامهم هذا ومن کان بلیۃ وین الشی
 فحتم لا یرى مدینہ ومن لا مملکة فاربعة اشهر ترجمہ روایت ہے زید بن ابی نعیم سے کہ ابو جہش حضرت علی سے کیا حکم کیا تم بھیجے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس سے تو کہا
 بیو گیا تا میں یا حکم کیا ایک تو کہ جنت میں کوئی داخل نہ ہو گا مگر مسلمان شخص اور دوسرے کہ طواف کرے کوئی بیت اللہ کے نکلے ہو گا اور تیسرے کہ حج میں مسلمانوں کے ساتھ شکر
 میں ہو ورنہ اس سے نکلے اور چوتھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور جبکہ حج میں مسلم ہے ایک مرتبہ قرآن کریم کی سورۃ اسی مدت تک رکھی اور جبکہ صلے میں کہ یہ مدت مقرر نہیں ہو
 چاہیے تک مہلت **ف** اسباب میں ابی ہریرہ سے روایت کیا ابویسے نے حدیث علی کی جس میں روایت کی ہے ابن ابی عمر اور نصر بن علی نے انہوں نے کہا روایت کی تم سے
 سفیان بن عیینہ ابی اسحاق سے اسی حدیث کی مانند اور دونوں نے کہا زید بن نعیم سے روایت کیا اور یہ صحیح ہے یعنی شیعی یا مضموم کے ساتھ کہ بعد اسی نامی مشاعرہ اور بعد اسی پاسی کن
 نے صحیحہ زیادہ شیعی سے کہ جس کے سر پہ زبیر سے کہا ابویسے اور شعبہ نے وہم کیا اور کہا اس روایت میں زید بن اسیل **باب ماجاء فی دخول الکعبۃ** کہ جس کے اندر جا کر
 بیان میں **عن** عائشۃ قالت حرم اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عندی وهو قری العین طیب النفس وحجالی وهو حرم فقلت فقال انی دخلت
 الکعبۃ ووددت انی لکن فعلت انی اخاف ان اکون اعمی من بعد فی ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ نکلی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور انکی
 انگلیں مٹدی تھیں مزاج خوش تھا یہ جب اگر کوئی تو وہ غمگین تھے سوچا میں نے سبب غم کا تو فرمایا اپنے میں اندر گیا کہ جس کے اور دست رکھنا نہیں کیا ہوتا میں اور مجھے خوف
 کہ تکلیف میں ڈالیں اپنی امت کو اب اپنے لئے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی تساری امت کو امامی سنت کی لئے حاضر ہوا اور نبی شفیق کو اتنی ہی تکلیف امت کی گوارا نہیں
 کہا ابویسے نے حدیث میں صحیحہ **باب ماجاء فی صلوة الکعبۃ** کہ جس کے اندر نماز پڑھنے کی یا میں **عن** بلال ان اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی فی
 جوف الکعبۃ قال ابن عباس کہ فیصل ولکنہ لکبر ترجمہ روایت ہے حضرت جابر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی کہ جس کے اندر تو کہا بن عباس نے حضرت فی نماز میں
 لیکن کہ جس کے لئے اللہ اکبر کہا **ف** اسباب میں اسام بن زید وفضل بن عباس اور عثمان بن طلحہ اور شعبہ بن عثمان سے بھی روایت کیا ابویسے نے حدیث بلال کی جس میں صحیحہ ہے
 اور یہی حدیث ہے اکثر اہل علم کا کہ یہ مضاقتہ نہیں جانی کہ جس کے اندر نماز پڑھنا اور مالک بن انس کے کہا کہ یہ مضاقتہ نہیں نفل نماز پڑھنے میں کہ جس کے اندر اور کراہ ہے فرض پڑھنا کہ جس کے
 اندر اور شافعی نے کہا فرض و نفل کسی میں کہ یہ مضاقتہ نہیں سنے کہ طہارت اور قبلہ کی فرضیت میں نفل اور فرض دونوں برابر ہیں **باب ماجاء فی کسر الکعبۃ** کہ جس کے
 توڑ کر یا نیکے یا میں **عن** الاسود بن زید ان ابن الزبیر قال لہ حدیثی ما کانت تقضی لک امر المؤمنین یعنی عائشۃ فقال حلتنی
 ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لہا لولا ان ہک حدثت عہد بالجاهلیۃ لہدمت الکعبۃ وجعلت لہا بابین فلما ملک ابن الزبیر
 ہدمہا وجعل لہا بابین ترجمہ روایت ہے اسود بن زید سے کہ ابن زبیر نے کہا ان کے بیان کہ روچھے جو کہنتی تھیں تھو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تو کہا اسودنی بیان کیا

البواب المحجور

[illegible]

وہیت کیا ہے ۴۴۔ قریب مرگ کو متعین اور اس کے لئے دعا

[illegible]

[illegible]

اور ابو جہش اور عیسیٰ بن عیینہ نے **باب** کا جاء فی ذکر اھدئہ الرکوب خلف الجنازة باب میں جانیں کہ جاری کیجئے یہ روایت ہے کہ عن ثوبان قال خرجنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی جنازہ فقرأ ناسا رکبنا فقال لا تستحيون ان ملائکة اللہ علی قدامکم وانتم علی ظہور اللہ عز وجل ثم رایت ثوبان کہ کہ انہوں نے ہم تکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنازہ میں ہو کر کہا کہ پھر لوگو سو اور فرمایا انکو شرم نہین کی کہ فرشتے اللہ کے بیرون صلی میں اور تم جانو کہ میں یہیہ پروردگار ہوں اسباب میں نہیں میں شہداء و جابر سمعی ہی روایت ہے کہا ابو عیینہ نے شہداء کی روایت ہے کہ عن ثوبان فی **باب** کا جاء فی الرخصة فی ذلک باب میں جانیں کہ جنازہ کے ساتھ سوری پر جلیا ہی جاری ہے **عن** سہل بن حرب قال سمعت جابر بن سمرہ یقول کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی جنازہ فبین الدحاح وهو علی فرس لہ لیغی ونحن حولہ وهو یقول قصہ ترجمہ روایت ہے کہ ابن ہشام نے جابر بن سمرہ سے کہی ہے کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنازہ میں داخل کی اور حضرت ایک گھوڑے پر سوار تھے اور تاجانہم سے کہہ رہے تھے اور آپ اسکو چوٹی چھوٹی قدموں کے لئے جالی تھے **عن** جابر بن سمرہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رابع جنازة ابن الدحاح ماشیا ورجع علی فرس ترجمہ روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اپنے اپنے اپنے جنازہ کے جنازہ کے ساتھ اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر کہا ابو عیینہ نے یہ حدیث حسن ہے **باب** کا جاء فی الاشرار بالجنازة یا خا بنہ جلیا کے بیان میں **عن** ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے فرمایا جلیا ہی لہو جاری کو نبی معمول جالی سے زائر کہ جلیا اسلئے کہ جنازہ اگر نک شخص کے ہے تو جلیا ہی چلیا اسکو نک کی طرف اور اگر کسی شخص کے ہے تو اسکو نبی گردنوں سے **ف** اسباب میں ابی ہریرہ سے کہ ابو عیینہ نے یہ حدیث ابی ہریرہ کی ہے **باب** کا جاء فی من یمنی اھل الجنازة ذکر من **عن** انس بن مالک قال انی سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی سحرۃ یوم احد فوقف علیہ فراءہ فقام مثلہ فقال لو ان تجد صفیۃ فی نصفھا لتركہا حتی تأکلہ العاقبة حتی یحشرک یوم القیمۃ من یبکونہا قال ثم دعا بمرۃ فلفنہ فیھا فکافت اذ امدت علی راسہ بدت رجلاہ واذ امدت علی رجليہ بدت راسہ قال فکثر القتل وقتل اللیث قال فلفن الرجل والرجلان والثلثة فی الثوب الواحد ثم یدفنون فی قبر واحد قال فجعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسئل عنہم انہم اکثر قرأنا فیکفونہ فی القبر قال فدفعہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکم یصل علیہم ثم رجمہ روایت انس بن مالک سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سیدنا محمد رضی اللہ عنہ کے پاس جنگ کے دن بعض اہل شہادت کے بعد اور کچھ شہداء کے پاس سو دیکھا انہیں لگنے ہاتھ پر کھٹکے گئی میں تو اپنے فرمایا اگر خدا ہوتا میں صفیہ یعنی حمزہ کی بہن بی ولین تو میں انکو چوڑیا کر کہا جاتی انکو جانور پر قمار کے دن اٹھائے جاتی جانوروں کی بیٹوں سے کہا اونچی پہر لگا لی اپنے ایک چادر اور کفن دیا اسکو سوود چادر ایسی تھی کہ جب کہنہ پھر تھم پر کھٹکی تھی انکو دونوں نیز اور جب کہنہ پھر یہ دن پر کھٹکی تا حکا کہہ راوی نے شہید زیاد سے کہہ راوی نے پہر کفن دیا ایک کپڑے میں کیا کیا کہ راوی دو دو ورتین میں کو پہر دفن کیا ایک قبر میں سو پہر چنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ ان شہید و غنم کون قرآن زیادہ پڑھا تھا سو قرآن زیادہ پڑھا تھا اسکو لگے رکھتے قیلہ کی طرف یعنی قبر میں کہا راوی نے پہر دفن کر دیا ان سبکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور انکی نماز جنازہ پڑھی کہا ابو عیینہ نے حدیث انس کی حسن ہے غریبہ نہیں جانتے ہم اسکو انس سے مروی ہوگا اس سے **باب** آخر دوسرے باب **عن** انس بن مالک قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجود المویض ویشہد الجنازة ویرکب الحمار ویرید دعوی العبد وکان یومر بنی قریظہ علی حمار مخطوم یجبل من لیف علیہ اکاف لیف ترجمہ روایت انس بن مالک سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبادت کرتے تھے مریض کی اور حاضر موتی تھے جنازہ میں اور سوار ہوتے تھے کہ ہے پر قبول کرتے تھے غلام کی موت اور نبی قریظہ کہ ایک قبایہ ہے مریض کا اسکی لڑائی کے دن آپ سوار ہی گدی پر اور اسکی لگم کچھ کے جہاں کی سچی بنی تھی اور پسرین ہی اسی جہاں کا تھا کہا ابو عیینہ نے اس حدیث کو نہیں جانتے ہم ماہر مسلم کی روایت ہے کہ وہ روایت کرتی ہیں انس سے اور مسلم و صغیر میں اور شیعہ میں کہ ان میں کہ ان میں **باب** کا جاء فی ما فی القبر **عن** عائشہ قالت لما فی القبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خضعوا فی دقہ فقال ابو بکر یخضع من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما نسیئہ قال ما فی القبر لیس فی الا فی موضع الذی یحب ان یدفن فیہ فدفعوہ فی موضع فراشہ ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ جب وفات ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہ سے لوگ انکے دفن میں سو کہا ابو بکر نے میں نے سنی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کہ کہ نبی ہوا میں اسکو فرمایا حضرت نے نہیں قبض روح کرنا ہے اللہ تعالیٰ کسی نبی کی لگائی جگہ جہاں دفن ہوا وہ جانتا ہی ہے پھر دفن کر دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو انکی قبر مبارک کی جگہ کہا

اس ملک کے ساتھ ہی جسے شرب کی حرامیت نہ تھی چہرہ میں نشہ پانا جاوے گا وہ حرام ہی اگرچہ نام کا شربت روح افزا لذت دار با کہیں کسی طرح گوشت پرستی حرام ہی اگرچہ کھانا نہ تھا
 قبور پر کہیں دوسرے کی مملکت حلال ہوئی زیارت قبور کی خود حضرت فی اسی حدیث میں فرمادے کہ زیارت قبور فرماؤ دلائل ہی تو ملتی ہیں شکیبائی مرمت دین میں جو
 واقع میں وہ البتہ آخرت کو یاد دلاتی ہیں حسرت و مذمت کا سبب ہوتی ہیں اور جن قبروں پر عموماً عموماً غلاف ہزاروں روپے کی پٹے ہیں لاکھوں روپے کے جواہرات جڑی ہیں گنبد
 فیوزی بنامی لباس زرد و زری پڑھی جب ایسا سامان شاہانہ ہی وہاں کی کو دنیا سی خیر ہی ہو تو عجب دلیانہ ہی سکے کہ نہیں سے تو اور ہوس بڑھتی ہے حرم نیا و چند ہوتی ہی تو وہاں
 علت علت مقصود ہی بلکہ سامان محرمات سب موجود ہی کہ کوئی سب کر رہا کوئی لوکا مانگا ہی کوئی کہنا ہی ہر جی سے بیٹے کو جلد ملاؤ کوئی کہتی ہے سیر خرم کو بل بناؤ کوئی بھوکے کوئی
 مانگ چلی جاتی ہے ہاتھ میں میدہ سپر منڈل کہ حضرت کے پاس جاؤں تو روز و زندق لہی الاقول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اسی زیارت کو حضرت ملاحظہ فرمائی تو کفر کا حکم دتی
 حلال حرام کہہ کر انشاء اللہ صراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم فی الغیوب علیہم السلام **باب** اس میں ابی سعید اور ابن مسعود اور ابی ہریرہ اور ابو سلمہ روایت ہے
 کہا ابو موسیٰ حدیث بریدہ کی حسن ہے صحیحہ اور سی علی ہے ملکا کا کہ زیارت قبور میں کچھ مضائقہ نہیں ہے اگرچہ مضائقہ نہ پائی جاوے اور سی قول ہے اس مبارک و شافعی اور احمد
 ابو یوسف کا **باب** فی ذکر اہیۃ زیارۃ القبور للشیاء باب عورتوں کی زیارت قبور حرام ہو سکتے ہیں **عن** ابی ہریرہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 لعن ذوارک القبور ترجمہ روایت ابی ہریرہ ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی عورتوں کو جو قبروں کی زیارت کو جاویں **ف** اس میں ابن عباس اور حسان بن ثابت
 ہی روایت ہے کہا ابو موسیٰ حدیث حسن ہے صحیحہ اور بعض علمائی کہا ہی کہ حکم قبل خصصنے کی تہاجب حضرت حضرت عورتوں کو بھی خصصت ہو گئی مرد کی ساتھ اور جنوں نے
 کہا نہیں بلکہ عورتوں کی زیارت قبور مطلق حرام ہی کہ انکو صبر کرنا ہی اور دنیا بیٹنا چھوڑنا ہی **باب** فی زیارۃ القبور للشیاء باب عورتوں کی زیارت قبور کے
 بیان میں **عن** عبد اللہ بن ابی ملیکہ قال قال فی عبد الرحمن بن ابی بکر الحبشی قال حمل الی مکہ فدفن فیہا فلما قدیمت عائشۃ انت فہر عبد الرحمن
 بن ابی بکر فقال وکنا کذہمانی جزیۃ حقبة من الدھر حتی قبل کن یتصدعا فلما نفر قنا کاف و مالکنا لیطول اجتماع لہ نہت نیکہ
 معاً ثم قالت واللہ لو خضرک ما دفنت الا حیث مت ولو شہدک ما دفنتک ترجمہ روایت عبد اللہ بن ابی ملیکہ ہی کہ عائشہ نے جب وفات پائی عبد الرحمن
 بن ابی بکر کے ہمراہی میں حضرت عائشہ کے منہ حبشی میں لکھی کہ قریب کہا راوی نے یہ ایشا لائی انکو کے من اور دفن کیا اسی میں یہ جیائیں حضرت عائشہ تو لیکن عبد الرحمن کی
 قبر پر اوپر پہنچیں یہ بیتین اور منی کے یہ من کہ ہم دونوں اسی تھے جیسے دو ہشتین بادشاہ جزیرہ کے ایک ساتھ ہی بیرون زانی میں یہاں تک کہ لوگ کہتی تھیں کہ یہی جہانم کی
 جدا ہو گئی تو گویا کہ من اور مالک باوصف دون ساتھ ہی نے کی ایسا معلوم ہوا کہ گویا ایات ہی ساتھ نہیں ہے ہر فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے قسم سے اللہ کی اگر میں
 تو کھود میں دفن کروائی جہاں تم مے ہی اور اگر وقت موت میں میں کہہ لیتی تو اب کہی قبر نہ تھی **باب** فی الدفن باللیل باب انکو دفن کر کے یا نہیں **عن**
 ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل قبر ائیکہ فاسیرجہ لہ سراج فاحذہ من قبل القبلة وقال رحمک اللہ ان کنت لا و اھا کذا اللہ ان
 و کبر علیہ ترجمہ روایت ابن عباس کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تری ایک قبر میں راؤ اور چراغ جلایا کہ لہی سولیا اس میت کو قبل کی طرف سے اور کہا رحمت لہی التجویہ تو بہت نرم
 دل و فیو اللہ انہا بہت قرآن کی تلاوت کرنا اور چاہے کہیں کہنا جازہ پڑھی **ف** اس میں جابر و زید بن ثابت روایت ہے اور دیگر ہمراہی میں زید بن ثابت کہا ابو موسیٰ
 حدیث ابن عباس کی حسن ہے اور سی مذہب بعض علما کا اور کہ میت کو قبل کی طرف سے قبر میں کہیں اور جنوں نے کہا سرائی کی طرف سے کہ قبر میں کہیں لین اور حضرت سی بعض علما
 فی راؤ دفن کر کے **باب** فی التناؤ الحسن علی المیت باب فی کجی طرح یاد کر کے یا نہیں **عن** انس بن مالک قال فر علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم یحذرنہ فانتوا علیہا خیر قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجبت ثم قال انکم تہدوا اللہ فی الاخرین ترجمہ روایت انس بن مالک سے
 کہا اگر از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جازہ و صحابہ نے اسکی پہلائی بیان کی سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی لہی بہت واجب ہو گئی نیز یہ کہ لہی ہر فرمایا
 سے تم گواہ ہو اللہ کی زمین میں یعنی جسے تم سب ملکر تیار کرو وہاں کہہ کر کہ جسے بڑا ہو وہاں ہی **ف** اس میں ابن عمر اور کعب بن عجرہ اور ابی ہریرہ ہی روایت ہے کہا ابو موسیٰ
 نے حدیث اس کی حسن ہے صحیحہ **عن** ابی اسود الدیلمی قال قدیمت المدینۃ فجلست الی عمر بن الخطاب فرأوا یحذرنہ فانتوا علیہا خیر قال عمر
 وجبت فقلت بعمراً وحببت قال قول كما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا من مسلم یشہد لہ ثلثۃ ارا وحببت لہ لثنتۃ قال قلنا

[illegible]

سپر نماز خزانہ نہ ملے گا جسے قرضدار کے جواز کی بنا پر عذاب قبر کا بیان

[illegible]

[illegible]

باہرین کو یعنی جو چاہو اور باقی جو چاہو **ف** ایسا ہی روایت کی عمر نے نہ ہی اسے انہوں نے اس کے انہوں نے اپنی باپ سے اور سائیں کے محمد بن اسحاق کہتے تھے یہ حدیث غیر محفوظ ہے اور صحیح
 وہی ہے جو روایت کے شعیب بن ابی حمزہ وغیرہ نے نہ ہی اسے کہا نہ ہی روایت کی عمر نے نہ ہی اسے انہوں نے اس کے انہوں نے اپنی باپ سے اور سائیں کے محمد بن اسحاق کہتے تھے یہ حدیث غیر محفوظ ہے اور صحیح
 کی یہی ہے کہ عمر وشیخ اسلم وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ ایک دفعہ نبی تعریف سے طلاق دیا تھاجی عورت کو تو فرمایا اس سے عمر رضی اللہ عنہ توجہ کر لے نہی نہیں تو میں میرا دل کا تیری قبر
 کو جسیا کہ تیرا گچ ابی رغال کی قبر کو اور خیلان کی حدیث پر عمل ہے ہمارا صحابہ انہیں میں سے ہیں شافعی اور احمد اور شیخ **باب** ما جاء فی الرجل یسئیر وغندہ الخنثان باب
 اُس کے یائین جو سلمان ہوا اُس کے کچھ میں دو نہیں ہوں **عن** اِنی وَهَبَ الْجَنَاشَانِیَّ اِنَّهُ سَمِعَ اَبْنَ قَابُوسَ بْنَ الدَّيْلَمِیِّ یُحَدِّثُ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ اَنْتَ الَّذِیْ صَلَّیَ اللّٰهُ عَلَیْهِ
 وَسَلَّمَ فَقُلْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ وَتُحَدِّثُنِیْ اَخْتَانُ هَکَآلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّیَ اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَارًا کَثِیْرَةً مَا شِئْتُ تَرْجِمُہَا لِیْ اَنْ یَسْمَعُ اَبُو ہاشم ابی وہب حیثانی سے کہ انہوں نے سنا فیروز
 دہلی سے کہ وہ روایت کرتے تھے اپنے باپ سے کہا اُن کے باپ نے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں اسلام لایا ہوں اور میرے کچھ میں دو نہیں ہیں سو فرمایا رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اختیار کر لے تو ایک کو اُمین سے جسکو چاہے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابو وہب حیثانی کا نام تو شہر ہے **باب** الرجل یسئیر والحجاریۃ وہی حامل
 باب اسکی یائین جو حاملہ ہوئی خیر ہے **عن** رُوِیْعِ بْنِ نَابِیْہِ عَنْ تَابِیْہِ عَنْ النَّبِیِّ صَلَّیَ اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ یَقِیْنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْآخِرِ فَلَا یَقِیْ مَاءً وَلَا عَذِیْبَ
 تَرْجِمُہَا لِیْ رُوِیْعِ بْنِ نَابِیْہِ عَنْ تَابِیْہِ عَنْ النَّبِیِّ صَلَّیَ اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فرمایا جو ایمان کہتا ہو اللہ پر اور قیامت کے دن پر تو اب نبی پانہ نہ سچا کہنے کے لئے کہ کوئی نبی دعوت کسی اور سے حاملہ ہو اور اسکو انور
 خیر یا تو اس سے صحبت کرے **ف** یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہے کئی سندوں پر نفی میں ثابت ہے اور اس پر عمل ہے علماء کا کہتے ہیں جب خبر کسی اور سے کسی نبی کو اور وہ عالم
 تو اس سے جامع کرے جب تک وضع محل نہ ہو اور اسامین ابن عباس اولی الدین اور عباس بن ساریہ اور ابی حذیفہ روایت ہے **باب** ما جاء فی النبی لامة ولها زوجہ کھل
 یجزل لہ وظیفہا باب اسکی یائین جو جہا میں قید کرے کسی عورت کو کہ اسکا شوہر بھی ہو تو قید کرنا لیا تو اس سے صحبت کرنا جائز ہے یا نہیں **عن** اِنِّیْ سَعِیْدُ الْحَدَّادِیِّ قَالَ
 اصْبَحْنَا سَبَا یَا قَوْمًا وَطَائِرًا وَلَهُمْ اَزْوَاجٌ فِیْ قَوْمِہِمْ فَذَكَرُوا ذَٰلِکَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّیَ اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ وَالْحَصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ اَلَا مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ
 تَرْجِمُہَا لِیْ ابی حذیفہ رضی اللہ عنہ کہ اپنی ہنسی کچھ عورتیں قید میں اور وہ اس ایک میدان پر دیا تو ان میں کہ وہ اپنے تقسیم کی میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم غنیمتیں جنگ جنین کے
 اور ان عورتوں کے خاندان بھی تھے انکی قوم میں سوز کر کیا صحابیوں نے اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُنکی قوت اُنکی بیات والی حصنات من النساء اَلَا مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ یعنی حرام کی ہنر
 حکام اور صحبت کرنا خاندان والی عورتوں کے گرجے ملک مجاہدین تھاکر ہاتھ **ف** یہ حدیث حسن ہے اور ایسا ہی ثابت کیا اسکو توحی نے عثمان بن عفان سے انہوں نے ابی الخلیل سے انہوں نے ابی سیدہ اور ابی
 ابی الخلیل کا نام صالح ابن ابی مریم ہے اور روایت کی تمام یہ حدیث قادیسی انہوں نے صالح ابی خلیل سے انہوں نے ابی علقمہ شامی سے انہوں نے ابی سعید انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم روایت کر
 ہے یہ عبد بن حمید نے انہوں نے حبان ابن الملاس سے انہوں نے ہامی **باب** ما جاء فی کراهیۃ مظهر النبی بانی نالی اُبرت حوام منکلی یائین **عن** اِنِّیْ سَعِیْدُ الْاَنْصَارِیِّ
 قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّیَ اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ النَّکْبِیِّ مَظْہَرِ النَّبِیِّ وَحُلُوْکِہِ اَنْکَاہِیْنِ تَرْجِمُہَا لِیْ ابی سعید انصاری سے کہا انہوں نے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم لکھتی کی قبر سے اور زنا کی حرکت اور کاہن کی شیرینی **ف** اسامین باغبان خدیجہ اور ابی حذیفہ اور ابی ہریرہ اور ابن عباس روایت ہے اور ابی مسعود کی حدیث میں بھی ہے
باب ما جاء ان لا یخطب الرجل علی خطبۃ اخیہ باب یائین کہ ایک شخص کے پیغام دی ہوئی عورت کو دوسرا شخص پیغام **عن** اِنِّیْ هُرَیْرٌ قَالَ قَتِیْبَةُ بَلَغَتْ
 وَقَالَ اَحْمَدٌ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّیَ اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَبْیْعُ الرَّجُلُ عَلٰی بَیْعِ اَخِیْہِ وَلَا یُخْطَبُ عَلٰی خُطْبَۃِ اَخِیْہِ تَرْجِمُہَا لِیْ ابی ہریرہ قتیبہ کہ ابو ہریرہ اس حدیث کو
 پہنچائے تھے حضرت تک اور اسے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نبی سے کوئی آدمی اپنے بھائی کی سچی ہوئی چیز بیچے مثلاً ایک شخص دس دیکھ کو کوئی چیز بیچا ہی کیسے ہاتھ پر دس روپیہ
 چیز اُٹھہر دیکھو اس کے ہاتھ بیچا پہلے شخص کی چیز کو یہ باندی اور نہ پیغام دیکھو اسی عورت کو کچھ کچھ کہ جسکو پہلی کوئی پیغام دی گیا ہے اور وہ اس سے راضی ہو چکی ہے **ف** اسامین ترمذی اور
 ابن عمر ہی روایت ہے کہ ابو سعید نے حدیث ابی ہریرہ کی سن سمجھ کر کہا مالک ابن انس نے پیغام کچھ دیا تو دوسرے بھائی کے پیغام پر بھی منہ ہے کہ ایک شخص پیغام دے گیا ہو اور عورت
 اس سے راضی ہو چکی ہو تو بدلے کے لیکو جائز نہیں ہوا اسکو پیغام دیکھو اور کہنا شافعی نے اس حدیث کے یہ ہیں کہ پیغام دیکھو کوئی آدمی اپنے بھائی کے پیغام پر بیچے ہمارے نزدیک یہ ملامت ہے
 جب ایک آدمی پیغام دی چکا کسی عورت کو اور وہ راضی اور غلب ہو گئی اس سے تو یہ لیکو نہیں ہو چکا اسکو پیغام دیوی ہاں البتہ اسکی ممانعت اور غبت معلوم ہوئی پہلے دوسرے شخص کا پیغام
 دینا کچھ ممانعت نہیں کہتا اور دلیل اسکی فاطمہ بنت قیس کے حدیث کے ائمین وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ذکر کیا انہوں نے ابو جہم بن خدیجہ اور حواہ بن ابی صفیان ان دونوں نے پیغام

[illegible]

ابوالریض صنع

[illegible]

[illegible]

زینت کی ساتہ عز کو باہر جانے۔ اور مرد کو اُس پر فخر کرنا۔ اور عورت کو تنہا سفر کرنا۔ اور مرد کو ۲۰ اکیس عورت پر داخل ہونا

ابواب النكاح

[illegible]

مناہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ فرماتی ہے حلال نہیں کسی عورت کو جو بیان کہتی ہو اللہ اور رسول اللہ کی پرہیزگاروں کے لئے جو بڑے بڑے راتوں میں زیادہ گراؤ اور کجاہ پر مینے دس دن تک سوگ کرے کہ انہو نے اپنے اور انکی بیوی کے ہاں ام سلمہ کی تہی نہیں آئی ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا اُسنی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی کا خاوند مرگیا ہی اور اُسکی انکھیں کھلتی ہیں سو کیا میرا لگاؤ نہیں لگائی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں دیکھتا یا تین شجرہ وہ حضرت کے پوجتے تھے اور حضرت منع کرتے تھے پھر فرمایا اب نوعت چار مینے دس ہی دن میں اور اس کے پہلے تو ایک ایک عورت تم میں تھی جاہلیت میں کہ کہنتی تھی اور اس کی سنگینی سال بہر کے بعد **ف** اسباب میں فریاد بنت مالک بن سنان سے کہتی آتی ہے جو بڑے بڑے ابی حذیفہ کی اور حضرت عمر سے ہی روایت ہے حدیث نرب کی جس میں ہے صحابہ وغیرہ کا کہ جسکا شوہر مر جاو وہ خوشبو اور زینت سے پرزیر کی اور یہی قول ہے ثوری اور مالک اور شافعی اور احمد اور حاکم کا ترجمہ کہنا ہی عدت وفات شوہر کی یا تم جاہلیت میں اس طرح مروج تھی کہ جب کسی عورت کا خاوند مر جاتا تھا وہ ایک مکان میں دتارک میں لگلی جاتی تھی اور خوشبو اور زینت سے پرزیر کرتی تھی جب ایک سال اس حال سے گزرتا تھا وہ اُس گھر سے نکلتی تھی اور ایک گد یا بکری یا کوئی طائر لے کے پاس لاتی تھی اور وہ اسکی اپنی فخر کرتی تھی اور عدت اپنی تمام کرتی تھی پھر اوٹ کی سنگینی اسکو دیتے تھے کہ وہ اُسی سنگینی تھی انتہی **باب** **ما جاء في المظاہر بواقع قبل ان يكفر باب** اس مظاہر کے بیان میں جو قبل ادائی کفار کے اپنی عورت سے محبت کر شیخ **عن** سلمہ بن محمد النبی صلی اللہ علیہ وسلم **في المظاہر بواقع قبل ان يكفر قال كفارة واحدة** ترجمہ روایت ہے سلمین بن خمر یا ضی سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو چار چار کفار نے کفارہ دینی کے تو فرمایا آپ نے سیر ایک ہی کفارہ ہی **ف** عیشہ سے روایت ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علما کا اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک اور شافعی اور احمد اور حاکم کا اور بعض روایت ہے کہ جو محبت کر شیخ قبل کفارہ کے تو سچو کفارہ میں اور یہ قول ہے عبد الرحمن بن مہدی کا **عن** ابن عباس ان رجلاً اتى النبي صلى الله عليه وسلم فذكر امره من امراته فوقع عليها فقال يا رسول الله اني ظاهرت من امراتي فوقع عليها قبل ان اكفر فقال وما حملك على ذلك يرحمك الله قال رايت حلتها في صنوء القمر قال فلا تقربها حتى تفعل ما امرك الله ترجمہ روایت ہے ابن عباس کہ ایک مرد انی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی تھا کہ کیا تمہارا کیا تھا اپنی عورت سے اور پھر محبت کر شیخ اس سے سو کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے ظہار کیا اپنی عورت سے پھر محبت کر شیخ میں اس سے قبل کفارہ دینی کے سو فرمایا آپ نے کس مسئلہ کی تھو کہ پھر رحمت کری دیجئے عرض کیا اُسنی دیکھ میں نے پاپ اسکی چاند کی روشنی میں میں نے اس کے نزدیک نہ جا جب تک تو نہ کر لی جو حکم دیا تھا کہ اللہ نے مجھے جب تک کفارہ نہ دلی **ف** یہ حدیث میں ہے **باب** **ما جاء في كفارة الظهار باب** کفارہ ظہار کے بیان میں **عن** ابی سلمہ **عن** محمد بن عبد الرحمن ان سلمان بن محمد انصاري احدثني بياضة جعل امراته عليه كظهر امرته حتى مضى رمضان فلما مضى نصف من رمضان وقع عليها ليلاً فأتى رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر ذلك فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم اخرج رقية قال لا اجد لها قال فتم شهرين متتابعين قال لا استطيع قال اطمع بستين مسكيناً قال لا اجد فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم واطعم ثمانين مسكيناً فاعطاه ذلك العرق وهو مائل يأخذ خمسة عشر صاعاً او ستة عشر صاعاً اطعم ثمانين مسكيناً ترجمہ روایت ہے ابی سلمہ اور محمد بن عبد الرحمن کہ کہا سلمان ابن مخر انصاری جو اولاد میں میں بیاضہ نے انہو کی اپنی عورت سے کہا کہ تو مجھے ایسی حرام ہے جیسے امی میٹھ رمضان گزرتے تک پھر جب لگیا کہ اوہا رمضان محبت کر شیخ اس سے ایلات سوائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ذکر کیا اسکا سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا تو ایک غلام کہ مجھے نہیں ملتا فرمایا اپنی زوجہ کی کہہ دو میں نے کچھ مہر کی کہا مجھے نہیں ہو سکتی فرمایا کہا ہاں کہلاسا مسکینوں کو کہا اُسنی میں نہیں پاتا کہہلاؤن انکو سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فردہ بن عمر سے کہ دو اک یہ ٹوکرا جسے عرب میں عرق کہتے ہیں اور اس میں پندرہ صاع یا سولہ پچاس میں کہ ساٹھ دیو کا کہا ہوتا ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے اور سلیمان بن مخر کو سلمہ بن مخر یا ضی سے کہتی آتی ہے اور اسی حدیث پر عمل ہے علما کا کفارہ ظہار کے باہر اور اسباب میں خولہ بنت ثعلبہ سے روایت ہے اور وہ بی بی میں اس میں ماس کے **باب** **ما جاء في الايلاء باب** ایلاء کے بیان میں **عن** عائشة قالت اتى رسول الله صلى الله عليه وسلم من نسائه وحرور فجعل الحواجر حلاً وجعل في الياءين كفارة ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ کہا انہو نے ایلاء کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں سے اور حرام کر لی اپنے اوپر محبت دیو انکی پر حلال کیا آپ نے جسکو حرام کر لیا تھا اپنے نفس پر اور تم کفارہ دیا **ف** اس میں ابی ہریرہ سے اور انس سے ہی روایت ہے حدیث سلمہ بن ملجم کی جو مروی ہے داؤدی روایت کیا ہی اسکو ملی بن سہر و فوفی داؤدی انہو نے شعبی سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایلاء کیا آخر حدیث تک سر لا اور اس میں یہ نہیں ہے کہ سرفق عائشہ سے روایت کرتے ہیں اور زیادہ صحیح ہے حدیث سلمہ کے اور ایلاء سے کہتے ہیں کہ امی تم کہا ہے کہ محبت کر لگا

[illegible]

[illegible]

بڑھ کر سوائے دیکھنے اور یہی حدیث جہنم مذکور ہے شیطان کی مستطعمہ کا گناہی پر رخصت میں بی بی من اور استلال کیا ہے اس سے کہ جس عمل میں آت غنا میں وہاں جائز حرام کی
یہ مقام میں خبر کا تھا مگر ظاہر ہے کہ لکھا کہ **باب** کاحاء فی کراهیۃ ان یفرق بین الاخوان و بین الاولاد و ولدها فی البیۃ باب سبائین کہ مان ہوا لکے کو او
سہا لکے کو اجابہ سے ہی **عن** ابی یوسف کہ انہو نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من فرق بین ولده و ولدها فرق الله بینہ و بین
یوم القیمۃ ترجمہ روایت ہے ابویوسف کہ انہو نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ فرماتی تھی جس نے اپنے والد یا ماں کو اس کے لکے کی سی جدا کر دیا اللہ اس کے دوستوں کی
قیام کے دن یہ حدیث سے غریب ہے **عن** علی قال وھب فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علما بین الاخوان فیعت احداھا فقال فی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یا علی کاعمل غلامک فاعلم انہ فقال ردۃ ترجمہ روایت ہے حضرت علی سے کہ انہو نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ فرماتے تھے جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
تھے سو چھوڑا میں نے ایک کو انہوں سے سو فرمایا مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی علی کی ملامت پر غلام سوچو یہی شیخ انکو سو فرمایا یہ اسکو میرا اسکو **ف** یہ حدیث میں ہے
اور کہ وہ کہا میں بغض علما میں صحابہ وغیرہم ہی اس طرح غلاموں اور قیدیوں کے بیچے کو کہ جدا جدا ہو جائیں اپنی قرابت والی قرابت والوں اور حضرت دینی بعضوں نے ان لوگوں کے جدا کرنے
جو دار الاسلام میں پیدا ہوئے ہیں مگر قول اول احمر ہی یعنی جدائی کسی طرح درست نہیں اور روایت ہے ابویوسف کہ انہو نے سنا ہے کہ اکیلا والدہ کو ولہ کی تو لوگوں نے اہرام کیا کہ انہو نے
میں اسکی راجح اجازت الی اور وہ جدائی پر راضی ہو گئی تھی ترجمہ کہتا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے مگر حضرت نے مطلق جدا کرنے سے منع فرمایا ہر طور جدا کرنا حدیث کی روایت ہے ابویوسف کہ انہو نے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
تو بہت بڑا ہی **باب** کاحاء فی من یستری العبد و یستغله ترجمہ روایت ہے ابویوسف کہ انہو نے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ فرماتے تھے جو کہ اسکو خرید کر لے
عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضی ان الخمر کبر بالضم ترجمہ روایت ہے عائشہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا کہ منفعت شے کا
اسکی ہے ہی جو شخص شے کا ضامن ہے یعنی جب غلام کا خریدو یا اسکا ضامن ہو تو منفعت ہی اسکی طلال ہوئی **ف** یہ حدیث صحیح ہے اور مروی ہے ابویوسف کہ انہو نے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سند کی اور اسی عمل سے اہل علم کا روایت کی ہمسایہ ابویوسف بن خلف نے انہو نے عمر بن عبد العزیز سے انہو نے شام میں عروہ سے انہو نے اپنی بیوی سے انہو نے حضرت عائشہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
و سلم کی فائدہ ہر چیز کا اسکی ہے جو اسکا ضامن ہو **ف** یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے شام میں عروہ کی روایت ہے اور غریب ہے ابویوسف کہ انہو نے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ فرماتے تھے جو کہ اسکو خرید کر لے
کی مسلم بن خالد نے بھی یہ حدیث شام میں عروہ سے اور روایت کی یہ حدیث صحیح ہے ابویوسف کہ انہو نے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ فرماتے تھے جو کہ اسکو خرید کر لے
سے اور کہا یا انہو نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث شام میں دہلیس سے اور تفسیر اسکی کہ فائدہ ہر چیز کا اسکی ہے ہی جو اسکا ضامن ہو یہ کہ ایک شخص نے ایک غلام خرید لیا اسکو کچھ بیٹا لکھا
یہ اسمن کچھ عیب کیا اور اسکو پھر دیا یا لکھ کو تو وہ بیٹا لکھا یا اسکی تشریح کی اسلئے کہ وہ غلام فاما تو نقصان شتر کا تھا اسطرح جتنے مسائل اس صورت کے ہوں اسکا ہی حکم ہے کہ
نفع اسکو پہونچے گا جو اس چیز کا ضامن ہو **باب** کاحاء من الرخصۃ فی کل التمرۃ لکھا ابی یوسف کہ انہو نے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ فرماتے تھے جو کہ اسکو خرید کر لے
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من حمل حارطا فلیکل ولا یجد حنۃ ترجمہ روایت ہے ابویوسف کہ انہو نے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ فرماتے تھے جو کہ اسکو خرید کر لے
کہ انہو نے اسکی جائز ہے کہ جو کہ اسکی لکے کوئی من **ف** ابی یوسف کہ انہو نے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ فرماتے تھے جو کہ اسکو خرید کر لے
نہیں چاہئے کہ اسکی لکے کوئی من **ف** ابی یوسف کہ انہو نے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ فرماتے تھے جو کہ اسکو خرید کر لے
بن شعیب **عن** ابی یوسف کہ انہو نے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ فرماتے تھے جو کہ اسکو خرید کر لے
وہ روایت کرتی ہیں اپنی بیوی سے و شعیب کی روایت ہے ابویوسف کہ انہو نے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ فرماتے تھے جو کہ اسکو خرید کر لے
سے صاحب حاجت یعنی ہر کسے جو کہ اسکی لکے کوئی من **ف** ابی یوسف کہ انہو نے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ فرماتے تھے جو کہ اسکو خرید کر لے
فأخذونی فذہبوا فی التبتی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا ارفع لہم ترجمہ روایت ہے ابویوسف کہ انہو نے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ فرماتے تھے جو کہ اسکو خرید کر لے
ترجمہ روایت ہے ابویوسف کہ انہو نے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ فرماتے تھے جو کہ اسکو خرید کر لے
دخون پر کہا ارفع میں نے اسکو لکے کوئی من **ف** ابی یوسف کہ انہو نے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ فرماتے تھے جو کہ اسکو خرید کر لے
باب کاحاء فی التبتی عن التبتی ابی یوسف کہ انہو نے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ فرماتے تھے جو کہ اسکو خرید کر لے

یہ حدیث صحیح ہے

راستی و سستی کی خدمت - دعوتِ دہریہ کا قبول کرنا بغیر حق کی چیز نہیں کہہ سکتے۔ ۲۳۴ حکمِ حاکم ہو - مدعی پر گواہ مدعا علیہ پر قسم ہے

انہو نے ابی ذئب سے
انہو نے ابی سلمہ سے

وإلى الله المرجع
والعاقبة للمتقين

کہا نامی علیہ کوف اس حدیث کی ابتدا میں گفتگو ہے اور محمد بن عبد اللہ بن زید بن حنیف میں حدیث میں سبب منع حلقہ کے ضعیف کہا انکو اس مبارک وغیرہ **عن ابن عباس** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضی ان الیمین علی الذی علیہ ترجمہ روایت ابن عباس کہ حضرت علیہ السلام نے حکم دیا کہ قسم معی علیہ ہے حدیث حسن ہے صحیح ہے اور سی پر عمل ہے نزدیک اہل علم کے صحیح ہے غیر معی کہ گواہ معی کو لازم ضروری اور نہیں تو قسم معی مدعا علیہ پر **باب ما جاء فی الیمین مع الشاہد باب معی کے قسم میں جب** اس کے پاس ایک گواہ ہو **عن ابن ہریرہ** قال قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالیمین مع الشاہد الواحد قال بیعة واخبرنی ابن سعد بن عبد اللہ قال وجدنا فی کتاب سعید ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قضی بالیمین مع الشاہد ترجمہ روایت ابن ہریرہ کہ ایک گواہ کے ساتھ اور خبر دی مہلو ایک بیٹے سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کر دیا ایک گواہ اور قسم پر **باب ما جاء فی الیمین مع الشاہد ترجمہ روایت** جابر سلک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کر دیا ایک گواہ اور قسم کے ساتھ **عن جعفر بن محمد** عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قضی بالیمین مع الشاہد الواحد قال وقضی بھا علی فیکم ترجمہ روایت جعفر بن محمد ہی وہ روایت کرتے ہیں نبی باپ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کر دیا قسم کے ساتھ ایک گواہ سمیت کہا راوی نے اور فیصلہ کیا اسکی ساتھ علی نے یہ ہے تہا در بیان **ف** یہ حدیث صحیح تہی اور سی روایت کی سفیان ثوری صحیف بن محمد ہی انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی عبد العزیز بن ابی سلمہ اور یحییٰ بن سلیم نے ہی حدیث جعفر بن محمد ہی انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی بعض ملکا صحابہ غیر معی کا اگر معی کے پاس ایک گواہ ہو تو ایک گواہ کے بدلے اس سے قسم لیا جائے یہ حقوق اور مال میں اور یہی قول ہے مالک بن انس اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور کوفی میں جائز نہیں ایک گواہ پر اور معی کی قسم پر فیصلہ کر دینا مگر حقوق اور مال میں اور بعض کو کوٹنے ملکا کوفہ وغیرہ معی کہا جائز نہیں کہ معی سے ایک گواہ کے بدلے قسم لیا اسکا دھوکا ثبات کیا جاوے ترجمہ طبعی ہے کہ باہمی کہ لیتا ہوا مال میں اگر مال کے سوا دعویٰ کسی اور چیز میں ہو تو بالاتفاق فیصلہ نہیں دگواہ اور پر جائز نہیں اور صورت اسکی یہ کہ زمینے عمر بر سر روپیہ کا دعویٰ کیا اور مزید کا گواہ ایک ہی ہی تو حاکم اس سے کہے کہ تو نصاب شہادت پوری نہیں لایا پس ایک گواہ جو کہ ہے اگر کسی کے لئے تو قسم کہا کو میں سو روپیہ معی علیہ کو لی میں تو تیرا دعویٰ ثابت ہو جاوے پس اگر معی قسم کہا لی تو روپیہ عمر سے دلا یا جاوے اور امام اعظم کے نزدیک ایک گواہ کے بدلے قسم لینا درست نہیں مابین موت دعویٰ کے لئے دگواہ ضروری ہے کہ کہی میں کہ اسکا فرامانی کہ گواہ لاؤ دہ اپنے دون سے دگر نہ ہوں دومر تو ایک مرد اور دو عورتیں اور فرمایا گواہ لاؤ دمر عادل اپنے میں سے جو ضرور اس سے کتاب مد جائز نہیں اور احتمال ہے کہ شاید اس حدیث کی مراد یہ ہو کہ فیصلہ کر دیا ایک گواہ اور قسم پر لیئے معی جب نصاب شہادت پوری نہ کر کا تو ایک گواہ کا عدم وجود اپنے برابر جانکر معی علیہ سے قسم لیا فیصلہ کر دیا مگر ظاہر حدیث کی اسکی ہوا نہ ہے معلوم ہوتا ہی اور اپنے لئے نبی سیط من والد **باب ما جاء فی العبد یقول بکین رکبکین فیتحق احدہما نصیبہ** ما غلام مشترک کے حقوق کے بیان میں **عن ابن عمر** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من اعققت نصیباً او قال شقیصاً او قال شزکالہ فی عبد فکان لہ من المال ما یبلغ منہ نصیبہ العبد لہ هو عقیق ولا فقد عقیق منہ ما عقیق قال یقرب وربما قال نافر فی هذا الحدیث یعنی فقد عقیق منہ ما عقیق ترجمہ روایت ابن عمر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا اپنے جس نے آزاد کیا اپنے حصے کو کسی غلام مشترک سے راوی کو شک ہے کہ نصیباً فرمایا شقیصاً یا شزکالہ یعنی سبک ایک میں اور اس آزاد کر نیو کے پاس اتنا مال ہے کہ اس غلام کی قیمت کی برابر ہو بخلاف بازار کے نرخ سی سو وہ غلام آزاد ہو گیا اور نہیں تو اس غلام میں سے جتنا آزاد ہو اتنا ہی آزاد ہے لیئے باقی غلام ہے کہا ایوب نے اور کہی کہا نافع نے اس حدیث میں یعنی وہ آزاد ہو جاوے آزاد ہو لیئے نافع کی کہی لیئے کا لفظ بڑا مدیا متبرجم اس حدیث کے ظاہر سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جب کسی صاحب کی غلام اپنا حصہ آزاد کر دیا اگر مالک عقیق مالا تہی اور شریک کی تہی اسکی انکی حصوں کو نافع دیکھ لی آزاد کر دے اور اگر عقیق شزکالہ سے تو آزاد کر لے اس غلام سے اپنے حصے کے موافق روپیہ نہیں کو سکتے بلکہ وہ غلام جتنا آزاد ہو اتنا ہی آزاد ہے باقی غلام پس اس صورت میں ایک اپنے اس شریک کے خدمت کرے جس نے اپنا حصہ آزاد نہیں کیا اور ایک دین مٹھاری اگر ترکت بانسا صفتہ ہی **ف** حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہی اور روایت کی ہے ہی حدیث سالم نے اپنی باپ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **عن سالم** عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من اعققت نصیباً لہ فی عبد فکان لہ من المال ما یبلغ منہ نصیبہ عقیق من قالہ ترجمہ روایت سالم سے وہ روایت کرتے ہیں ابو سلمہ اپنے باپ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا اپنے جس نے آزاد کیا اپنا حصہ غلام مشترک میں سے اور اسے پاس اتنا مال ہے کہ پہنچے غلام کی قیمت کو سو وہ غلام آزاد ہو گیا اس کے مال سے لیئے اسکو چاہئے کہ سب شریکوں کو قیمت دے اگر کہے کہ غلام آزاد کر دے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن ابن ہریرہ** قال قال رسول

دو بار مسایہ کر گئی کہنا - قسم کہ انہو ایک نیت پر قسم واقع ہوئی ہے۔ اختلاف راہ کا یا ۲۳۷ تخمیر و لڑکا بیان - باب ارکے کے مال سے جو کچھ ان کا تھی ابو ایسا حکام

فی الصلح بین الناس: بصلح کے مابین عن کثیر بن عبد اللہ بن عمر بن عوف المزنی عن ابيه عن جده ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الصلح جائز بين المسلمين الا صلحا حرم حلالا او احل حراما ترجمہ: مذکور روایت سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صلح جاری ہے اور درست ہے مسلمانوں کے درمیان مگر وہ صلح جائز نہیں کہ کسی حرام کو حلال کر دے یعنی اس کے ارتکاب کو واجب ہو یا کسی حلال کو حرام کر دی یعنی اس کے اعتناء کی واجب کر نیوالی ہو اور مسلمانوں کا کوئی شرطوں پر نہ چاہئے کہ وہ شرط کو حرام کر دی کسی حلال کو یا حلال کر دے کسی حرام کو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** جاء في الرجل يبيع على خاطره جارية فخشى ان ياربها يكره ان يبيعها عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا استأذن احدكم جارية ان يغتر خشفة في جداره فلا يمنعها فلما حدث ابو هريرة طأ طأ ورواهم فقال مالي اراكم عتاما معرضين والله لا نؤمن بها بل اننا نكفكم ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اجازت چاہی ایک تم سے ہمسایہ کا کہ ایک لکڑی کا ٹکڑے اس کی دیوار میں یعنی منہ وغیرہ باجہت کی گئی تھیں تو منع کرے اس کو یہ جب بیان کی ابو ہریرہ نے یہ حدیث جب کہا تو لوگوں نے سر پہنے یعنی خیالت سے کہا ابو ہریرہ کی یہی جھوٹ کہہ دیتے ہوں میں تم کو اعراض کر نیوالی اس سے قسم ہی اللہ کا کہ میں ہانگا اسی حدیث کہ شاہانوں میں نے سے اس پر عمل کروا چھوڑا **ف** اس میں ابن عباس اور مجاہد بن جابر سے روایت ہے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اور یہی کہتے ہیں نام شافعی اور مروی ہے بعض علماء کہ انہیں میں میں مالک بن انس کہتے ہیں کہ کہہ والی کو درست ہے منع کرنا اس سے کہ ٹکڑی اس کا ہمسایہ کوئی لکڑی اس کی دیوار میں لگا کر ملے قول صحیح ہے باعتبار حدیث مذکور کہ **باب** جاء ان النبی علی ما یصدقہ صاحبہ باب تم کہ انہو ایک نیت پر قسم واقع ہوئی کہ **ع** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم النبی علی ما یصدقہ صاحبہ روایت ابی ہریرہ کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم واقع ہوئی ہے صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ **ف** یہ حدیث حسن ہے بخیر ہے نہیں جانتے ہمارے روایت ہے بخیر ہے کہ وہ روایت کرتی ہیں عبد اللہ بن ابی صالح اور عبد اللہ بن ابی جہل بن ابی صالح کے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا اور یہی کہتے ہیں احمد و اسحاق اور مروی ہے ابراہیم نخعی سے کہ انہو نے کہا جب تم لینے والا ظلم ہو تو نیت قسم کو یا ذالی کی قسم ہے اور اگر تم لینے والا ظلم ہو تو اس کی نیت متبرہ متبرہم قولہ تم اس سے کہ لینے متبرہم میں نیت اس کی ہے کہ تجھ کو قسم دی اور قسم کہا نہو ایک نیت متبرہم اور تو یہ او تار دال کا کہنے مطلق اعتبار نہیں اور اس صورت میں ہے کہ قسم لینے والا صاحب حق ہو کہ باطل ہو تو اس حق اس کا بسبب تو یہ او تار دال کے یا قسم لینے والا قاضی اور نائب ہو کہ قسم دے یا نہ دے علیہ کو اور اگر ایسا نہ ہو تو مضا لفق نہیں تو یہ میں حضور صاحب ضرورت شہمی ہو جیسی طیل الرحمن حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قسم ہے سا کے لئے کہ یہ ہے میں میں اس نے اس سے کہ سب مسلمان آپس میں یہاں میں **باب** جاء في الطريق اذا اختلف فيه فكم يجعل بابا من يمينه ورجلا من يمينه مقرر کرین **ع** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اجعلوا الطريق سبعة اذ خرج ترجمہ: روایت ابی ہریرہ کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر کر دے اس میں سات کوڑکی لینے سات ہاتھ **ع** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا تشاجرتم في الطريق فاجعلوا سبعة اذ خرج ترجمہ: روایت ابی ہریرہ کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اختلاف کر تم لوگوں میں تو مقرر کر دے اس کو سات ہاتھ **ف** یہ حدیث زیادہ صحیح ہے وکیع کی روایت سے اور اس میں ابن عباس سے روایت ہے حدیث بخیر ہے کہ اس کے ابو ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی ہے بعض محدثین نے قتادہ کی انہو نے نہیں بن نہیک سی انہو نے ابو ہریرہ سے روایت ہے حدیث غیر محفوظ ہے **باب** جاء في تخمير العلام بين النوى اذا فارقا بغيره من جادة الدين فامون **ع** ابي هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم خیر علامین ائیمہ وأقیم ترجمہ: روایت ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اختیار کیا ایک ارکے کو لینے باقی یا اس سے جا ہی اسی **ف** اس میں عبد اللہ بن عمر اور عبد الحمید بن جعفر کے روایت سے اور اسی روایت ہے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور ابو ہریرہ کا نام سلیم ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا صحابہ غیر مسم سے کہنے میں اختیار کیا کا ارکے کو کہہ چاہے مان کی یا اس سے یا باپ کے پاس جب مان باپ میں لڑائی ہو اس ارکے کے واسطے اور یہی قول ہے احمد و اسحاق کا او کہنے میں کہ جب تک لوگ چوٹا ہی تو مان اس کی زیادہ سچی ہے یہ جب سات برس کا ہو جاوے تو اس کو اختیار دیا جاوے کہ جس کی پاس چاہے رہی مان کے پاس خواہ باپ کے پاس اور مال الی میمنہ وہ بی میں علی بن اسحاق کے اور وہ مدنی میں اور روایت ہے ابی انسی بخلی بن ابی کثیر فی ابو مالک بن انس اور غیر بن سلیمان **باب** جاء ان الولد ياخذ من مال ولده بابا من يمينه ورجلا من يمينه مقرر کرین **ع** عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اطيب ما اكلتم من كبدكم وان اولاكم من كبدكم ترجمہ: روایت ہے عائشہ کہ انہو نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سب سے پاکیزہ مال وہ ہی جو کھاتی ہو تم

میں اس کی آبادی کہ جب اس کو کوئی شخص مسافروں وغیرہ کی واسطی کہو کہ اور کوئی اس میں گر پڑے تو اس پر ہی تاوان نہیں اور یہ جو فرمایا کہ اگر زمین پانچواں حصہ ہی رکاز وہ وغیرہ ہی
جوابہ حالت کا ہو جس جو شخص کہہ کہ اس کو پانچواں حصہ سلطان کو اور اگر کسی اپنی بہت المال میں دیکو اور جو باقی سے وہ یا تو ایک ہی **باب** مذکور فی فیض الارض الموات
ابن عمر بن ابی بکر نے بیان کیا **عن** سعید بن زید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من اخی ارضاً مینة فھی لہ ولین لیرق ظالم حق ترجمہ روایت
سعید بن زید کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے آباد کیا کسی خراب زمین کو جو کسی کی ملک ہو تو وہ زمین اس کی ہی اور ظالم کے درخت بنی سی کو چھٹا لکھ حق ثابت نہیں ہوتا **ف**
حق ہے **عن** حارث بن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من اخی ارضاً مینة فھی لہ ترجمہ روایت جابر کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے
آباد کیا زمین خراب کو جو کسی ملک میں تھی پس وہ زمین اس کی ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے اور روایت کیا اس کو بعضوں نے شام سی جو بی حرو کہ میں انہوں نے اپنے باپ سے انہوں
نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور اسی پر عمل ہے بعض علما صحابہ غیر ہم کا اور سی قول ہے احمد اور سختی کا اور یہ سب کہتی ہیں کہ آباد کرنا زمین خراب کا بغیر حکم سلطان کے جائز ہے نبی
کی عبارت کہ یہ ضرور نہیں اور بعض نے کہا بی سلطان کی اجازت کے جائز نہیں کسی میں خیر ملوک یران آباد کرنا اور دل قول احمد ہی اور اس میں جابر اور عمر بن عوف زنی سی جو داد
میں کہیں کے اور مرے ہی روایت ہے **روایت** کی ہے ابو موسیٰ محمد بن ثنی نے کہا پوچھا میں ابوالولید طرابلسی سے مطلب اس حدیث کا ولین لیرق ظالم حق فرمایا انہوں نے
عرق ظالم سے مراد خاص ہے کہ نہ ہستی جو چیز اس کی نہیں ہے وہ لیلو کے ابو موسیٰ نے کہا میں نے کہا اس کے مراد وہ شخص ہے جو غیر کے ملک میں میں درخت کو تو انہوں نے کہا وہی تو ہے
مگر حکم کنایہ موت وہ زمین ہے جس میں زراعت ہونہ مکان اور نہ کسی ملک ہو اور آباد کرنا موات کا مکان بنائی ہو یا زراعت سے یا درخت باغ لگانے سی یا بیج بکلی وغیرہ بنانی سے
اہم اہم کے نزدیک اس کے آباد کرنا موات لینا امام شافعی اور امام حنفی اور صاحبین کی نزدیک از کچھ ضرور نہیں دونوں کی دلیل ہی حدیث ہے جو گذری امام کہتی ہیں حضرت نے فرمایا
جو زمین موات کو آباد کرے وہ اس کی ہے بی از کچھ صاحبین کہتی ہیں حضرت نے کچھ لفظ کی قید نہیں لگائی اس لئے از کچھ ضرور نہیں **باب** ما جاء فی القطار علیہ تبس دینی
کے بیان میں **عن** ابی بن حمال انا و قد انا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استقطعہ المی فقطع لہ فلما ان ولی قال رجل من المجلس انذری
ما قطع لہ انما قطع لہ الماء البعد قال فانزعہ منه قال وسأله عن ما یحیی من الاراک قال ما لم تنلہ خفاف لا بل فاقرہ فقیبہ وقال نعم
ترجمہ روایت ہے ابی بن حمال کہ انہوں نے پیامبر صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کہ قطع دیوین انکو تک کی کہاں ہوا پنے دیا انکو یہ جیسی بیٹھیں جو بیٹھیں جو بیٹھیں لایا تھا تو ایک شخص
نے عرض کیے کہ چاہئے کہ یہ قطع میں بیٹھ لے قطع میں دیا یا پانی جو یہی ہوتا ہے اور نہ نہیں تو ایسی اس سے بیٹھ نہ نکلتی ہی کہا اور نبی پر یہ لیا اس کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
اس شخص اور ال کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کوئی زمین گہری جاؤ بناؤ کے درختوں کی بیٹھ بطریق رکھ فرمایا اپنی وہ کہ نہ پہنچی اس کو یا اون انہوں کی کہا کہ
نی جب ثانی میں یہ حدیث قید کہ تو انہوں نے اقرار کیا اس کا اور کہا ہاں **روایت** کی ہے محمد بن یحیی نے بی **روایت** کی ہے محمد بن یحیی نے بی **روایت** کی ہے محمد بن یحیی نے بی
مارجی سے اسی کے مانند اور اس میں اصل اور ساریست ابی بکر سے ہی روایت ہے حدیث ابیض کی جس سے غریب اور سی پر عمل ہے بعض علما صحابہ غیر ہم کا کہ جائز جانی میں قطع یعنی ہاں
کہ دنیا امام کو لیظام حکومت مناسب جاگیر کو مقرر **محمد** اس حدیث معلوم ہوا کہ حکم کو جب ایک حکم میں کچھ نقصان نظر آوے تو اس سے رجوع کرنا درست ہے اور یہ جو فرمایا کہ نہ پہنچی بلکہ
کے یعنی عمرات سی اور چراگاہ دور **عن** و ابل بن یحیی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم اقطعہ ارضاً حضور موت ترجمہ روایت ہے ابی بکر کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جاگیر کو
انکو ایک میں حضور موت میں **ف** کہا محمد بن یحیی اور ولایت کی ہم سے انضری انہوں نے شعبہ اور زیادہ کیا اس میں ان لفظوں کو ولعت معاویہ لفظھا لایا لایے اور سی حضرت
نی دلیل کے ساتھ تاؤ کو تاکہ می آدین وہ زمین بیٹھ پانچ بن **ف** یہ حدیث حسن ہے **باب** ما جاء فی فضل الغریس **باب** خت لگانی کی فضیلت میں **عن**
انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من مسلم یغرس عرساً ویزرع زرعاً فاکل منه انسان او طیر او بهيمة الا کانت لہ صدقة ترجمہ روایت ہے
اس کے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کوئی مسلمان یا انہیں کہ درخت لگاوی یا کہیت بکڑ اور کھا جاؤ اس میں کوئی آدمی یا پرندہ چرندہ مگر وہ اس بونی لیکو ثواب صدقہ کا **ف**
اس میں ابی ابوبہ دارم ثبت اور جابر زید بن خالد سے ہی روایت ہے حدیث اس کی حسن ہے **باب** ما جاء فی لزراعة بئر لاعت کے بیان میں **عن** ابو عمر ان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم عاملاً اهل جابر یطرقوا غیر من غیر او روع ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عاملاً اہل جابر کو یعنی زمین دی انکو اس اقرار پر
کہ جو اس میں پیدا ہو اہل غلام اس میں سے آدھا تم کو یعنی حق اس میں اور آدھا مکود **ف** اس میں انس اور ابن عباس اور زید بن ثابت اور جابر سی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے

نہی دی ہے جو زمین
کا مالک زمین کی
باید اس کی ملک
ہو یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کو زمین کا مالک
ہو

[illegible]

ابتداء میں تہذیب منہ سے ہو گیا اسی بعد ایسا ہی مروی ہے محمد بن اسحق سے وہ روایت کرتی ہیں ابن شمس سے وہ روایت کرتی ہیں جابر بن عبد اللہ سے وہی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ اپنے
فرمایا جو شرب سے اسکو کوڑے مارو اور اگر چہتی ہے تو اسکو قتل کر دو کہا جاسے یہ لائی بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کے بعد ایک آدمی کو کہتے شرب پی لیتی تھی جو تہی بار تو اسکو لے کر
سے اور قتل نہیں کیا اور ایسی ہی روایت کی کہ نہ اپنے قبیلہ بن زویہ سے انہوں نے بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک کے مانند اور کہا کہ فوج ہو گیا قتل اور اپنے خست تھی اور اسی پر عمل ہے تمام
کا نہیں جانتے ہم خلاف کیا کہ انکو نہیں پہچانے اور ان روایتوں سے کہ قوی کرتی ہیں اس مذہب کو یعنی قتل کرنا مکمل ہے یہ روایت ہی کہ وہی بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے
سندوں کے آپ نے فرمایا لا یحل دمر امر مسلم یشهد ان لا الہ الا اللہ واتی رسول اللہ لا یأخذ بالثلاث النفس بالنفس والتب الزانی والتارک الذی یب
یعنی طلاق نہیں خون کسی مرد مسلمان کا کہ گواہی دیتا ہو کہ کوئی مجھ کو نہیں دیکھا کہ میں رسول اللہ کا ہوں کہ میں انکو تو جان پہچان کے دوسرے شخص زانی یا شرے
جو پڑوی الا یہی میں جن کو **باب** جاء فی کف یقطع السارق باب میں بیان کیا کہ گفتی قیمت کی چیز میں جو کہ ہاتھ کا فی جاوین **عن عائشة** ان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم کان یقطع فی ربع دینار فصاعدا ترجمہ روایت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھ کاٹتے تھے جو تہائی دینار کے عوض میں یا اس سے زیادہ
ف حدیث عائشہ کی جس میں بھیجی اور مروی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے عہد سے وہ روایت کرتی ہیں عائشہ سے وہ روایت کیا اسکو بعض نے عمر سے انہوں نے عائشہ سے موقوف
عن ابن عمر قال قطع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مخرج قیمت ثلثة کھ کھ ترجمہ روایت ابن عمر سے کہا انہوں نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ہاتھ ایک شخص کا ایک ڈال چرائے سب کے اسکی قیمت تین درہم تھی **ف** اسباب میں سعد بن عبد اللہ بن عمرو بن عباس اور ابی ہریرہ اور ابن مسعود سے یہ روایت ہے حدیث میں عمر
کی جس میں بھیجی اور ایسی عمل ہے بعض علماء کا انہیں میں میں ابوبکر صدیق کہ ہاتھ کاٹا انہوں نے پانچ درہم کے عوض میں اور مروی ہے ابی ہریرہ اور ابی مسعود کہ انہوں نے کہا ہاتھ
کاٹے جاوین پانچ درہم کے عوض میں اور ایسی عمل ہے بعض فقہاء کی بعض کا اور یہی قول ہے مالک بن انس اور شافعی اور احمد واسحق کا کہ کہتے ہیں ہاتھ کاٹنا چاہیے جو تہائی دینار میں
اور جو اس سے زیادہ ہو اور مروی ہے ابن مسعود سے کہ انہوں نے کہا ہاتھ کاٹنا چاہیے مگر انکی یاد میں اس سے کہ بعض نے عرض میں اور وہ حدیث مرسل ہے کہ روایت کیا اسکو قاسم بن عبد الرحمن نے
انہوں نے ابن مسعود سے اور قاسم نے نہیں سنا ابن مسعود سے اور ایسی عمل ہے بعض علماء کا اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابی یوسف کہ کہتے ہیں کہ قطع یعنی ہاتھ کاٹنا لازم نہیں ہوتا اگر ہم
کہ میں **باب** جاء فی تعلیق ید السارق باب چور کا ہاتھ کاٹ کر لگے میں انکا نیکی یا نہیں **عن عبد الرحمن بن عوف** قال سألت فضالة بن عبدید عن
تعلیق الید فی عنق السارق امین لسنہ ہوں قال اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسارق فطعنت یدہ لثم امر بها فعلقت فی عنقہ ترجمہ روایت ہے
عبد الرحمن بن عوف سے کہ چور کا ہاتھ کاٹ کر لگے میں چور کے سنے یا نہیں یعنی ہاتھ کاٹنے کے انہوں نے کہا کہ لائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک
چور کو اور ڈالیا ہاتھ اسکا یہ حکم کیا اسکو حضرت نے کہ لگا دیا کہ وہ لگا ہوا ہاتھ اسکی گردن میں **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب نہیں ہے جانتے ہم اسکو اگر روایت ہے عمر بن علی مقفی
کے کہ وہ روایت کرتے ہیں حجاج ابن ارطاة سے اور عبد الرحمن ابن عوف سے جابر بن عبد اللہ بن جابر سے کہ **باب** جاء فی الخائن والخائس والمثہب باب میں خیانت
کرنوالی اور اعلیٰ اور اذکار کے **عن جابر** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کس علی الخائن ولا مثہب کا قطع ترجمہ روایت ہے جابر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا نہیں ہے خیانت کرنوالی پر اور اذکار اور اپنے پر ہاتھ کاٹنا یعنی انکی اور میں میں ہاتھ کاٹنا انکی ہذا نہیں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیحی اور اس عمل ہے علماء اور مروی ہے بخیرہ بن
مسلم سے وہ روایت کرتے ہیں ابی الزہرہ سے وہ جابر سے وہی صلی اللہ علیہ وسلم سے ابن جریج کی حدیث کی مانند اور بخیرہ بن مسلم کے بقرہ میں یہاں بنی بن عبد العزیز قسلی کے ایسا ہی کہا علی
ابن مسعود سے کہ ہاتھ خیانت ہے کہ جو مال اپنے پاس لانت ہو اس سے چور کیوے اور میں قطع لازم نہیں سنے کہ وہ مال مخدوم نہیں اور اختلاس کہتے ہیں ظاہر میں ایک دیکھ کر کوئی
چور نے ہاتھ کو فارسی میں سے روون کہتے ہیں ہندی میں ایک لیا نام میں ہی قطع یہ نہیں اسباب مال مخدوم نہیں دیکھا اور نہ ہاں انتہا زبردستی کو لے کر کوئی میں ہر
چور کے لئے ٹھہرا کر لیا ہے ہائی نہیں جگا اسے اس میں ہی ہاتھ کاٹنا نہیں ہے اور اسے لاسل یا تہ کاٹنے کے باہر یہ آیت السارق والذاریق فاقطعوا یدہما
یعنی جو تہا اور چوٹی کے ہاتھ کاٹو اور ترد یعنی چوری اسکو کہتے ہیں کہ مال مخدوم میں سے چور کیوے **باب** جاء لا ظلم فی قمر ولا کفر باب اس میں بیان کیا کہ درختوں کے
پہلوں اور کچور کے کاہوں میں ہاتھ کاٹنا نہیں ہے **عن محمد بن یحییٰ بن جابر** عن عہد فاسخ بن حبان ان رافعہ بن خدیجہ قال سمعت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یقول لا قطع فی قمر ولا کفر ترجمہ روایت ہے محمد بن یحییٰ بن حبان سے وہ روایت کرتے ہیں ابی جابر اس سے کہ رافع بن خدیج نے کہا میں نے

[illegible]

اور یہ حدیث صحیحہ اور مروی ہے کہ کسی سندان کی سکہ اور اسی پر عمل ہے عکاسی غیر ہم کا اور ہی قول ہے سفیان اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور شافعی کا اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ
بن نوفس **باب** ما جاء في كراهية كل ذي ناب ذوق فخلبك باعرت من فري انبي مخلصك **عن** ابي ثعلبة الخشني قال نكح رسول الله صلى الله عليه وسلم
عن كل ذي ناب من السباع ترجمہ روایت ابی ثعلبہ بنی سے کہا انہوں نے منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر کھلی کو دیکھ کے کہا ان سے مانند شیر اور ببر ہے فیر کی روایت
کی ہے یہ ابن عبد الرحمن اور کئی لوگوں نے کہا ان سے روایت کی ہے سفیان انہوں نے نہ ہی اسی سناد ہی اسی روایت کے مانند **ف** یہ حدیث صحیحہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا نام عائد
بن عباس سے **عن** جابر قال اخبر رسول الله صلى الله عليه وسلم يعني يوم حدير الاحمر الانسية وكهو للغال وكل ذي ناب من السباع وذو فخلبك من
الطيور ترجمہ روایت جابر سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے جہنم خواہ پلے ہو گئے نہ کوا گشت اور گشت خجرونگا اور کھلی والا جانور درندہ اور چکلی سے کہ تمزالا
پرندوں کا **ف** اس میں ابوہریرہ اور ابی بن ساریہ اور ابن عباس سے بھی روایت ہے اور حدیث جابر کی جس سے **عن** ابي هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم
خبر كل ذي ناب من السباع ترجمہ روایت ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فراموش کیا کھلی والا جانور درندہ و زمین کا مثل شیر اور کھلی کی **ف** یہ حدیث صحیحہ اور اسی سے
اکثر عکاسی غیر ہم کی اور ہی قول ہے عبد اللہ بن مبارک اور شافعی اور احمد اور شافعی کا اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا نام عائد **باب** ما جاء في كراهية كل ذي ناب ذوق فخلبك باعرت من فري انبي مخلصك
يهدى **عن** ابي واقد الليثي قال قدم النبي صلى الله عليه وسلم المدينة وهم يحجون اسما لا بل ويقطعون انيات الغن قال فاقطع من البهيمة و
حثة فهو ميتة ترجمہ روایت ابی واقد لیثی سے کہا انہوں نے انی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں اور وہاں لوگ کاٹتے تھے اونٹوں کے کھانا تو ان کو انکار کیا کہ یا رسول اللہ تمہیں یا ان
کے بغیر بغیر جان جانور کو کھانا نہیں کھاتے اور وہ جانور زندہ ہی تو وہ کھانا کھا کر مرادیں **روایت** کی ابی ہریرہ بن یقوب سے کہ انہوں نے کہا روایت کی ہے ابوہریرہ
رضی اللہ عنہ نے عبد الرحمن بن عبد اللہ بن ریان سے کہ مانند یہ حدیث صحیحہ ہے نہیں جانتی ہم اس کو گزیر میں اس کی روایت ہے اور اسی پر عمل ہے عکاسی اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا نام عائد
بن نوفس **باب** في الزكوة في الحق واللبه بايس ما بين كذا عمر كرا طق ولتة من جاسي **عن** ابي العشرة عن ابيه قال قلت يا رسول الله انا نكون الزكوة
الا في الحق واللبه قال لو طعنت في فخذها لا خراج عندك قال احمد بن مسجع قال يزيد بن هارون هذا في الضرورة ترجمہ روایت ابی العشرہ سے کہ وہ روایت کرتی ہیں
اسے باپ سے کہا انہوں نے رسول اللہ کی تلاخل میں نہ تھا جانور جبکہ حق اور زمین میں نہ کرے تو فرمایا اپنے الزکوة بار دیکھ تو اس کی زمین تو ہی کفایت کرتی تھی جو کھانا کھا جس میں کھا
نیز بن ہارون نے یہ حکم ضرورت کے وقت کا ہے **ف** اس میں نفع بن خیر بھی ہے روایت ہے ابوہریرہ سے کہ ہم اس کو گزیر میں اس کی روایت ہے اور اسی پر عمل ہے عکاسی اور زمین جانی ہم
کوئی روایت ابی العشرہ سے کہ باپ اسے پیش کیا اور اختلاف ہے نام میں ابی العشرہ کے بعض روایت کے ہیں اس کا نام سامر بن مظفر ہے اور کہتے ہیں کہ سامر بن ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہتی ہیں
ابن ہارون نے کہتی ہیں عمار **باب** في قتل الوزغ بايس ما بين كذا عمر كرا طق ولتة من جاسي **عن** ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من قتل وزغاً
ياضره الا اول كان له كذا وكذا حسنة فارقها في الضربة الثانية كان له كذا وكذا حسنة فان قتلها في الضربة الثالثة كان له كذا وكذا حسنة ترجمہ
روایت ابی ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو قتل کرے ایک چبلی کو پہلے چوٹ میں جو اس کا نالوث پہرا اس کا دوسرا چوٹ میں تو جو اس کا تیسرا نالوث پہرا اس کا چبلی سے
پہرا اس کا تیسرا چوٹ میں تو جو اس کا تیسرا نالوث پہرا اس کا چبلی سے دو چوٹ کے **ف** اس میں ابن مسعود اور مسعود اور ام شریک سے بھی روایت ہے حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے صحیحہ **باب**
في قتل الحيات بايس ما بين كذا عمر كرا طق ولتة من جاسي **عن** سالم بن عبد الله عن ابيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اقلوا الحيات واقلوا الطفقتين والابغوا
يلقسان البصر وبقطان الجمل ترجمہ روایت سالم بن عبد اللہ سے کہ روایت کرتی ہیں ابی ہریرہ سے کہ انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل کرو سانپوں کو اور قتل کرو اس سانپ
کو کہ جب کشت پر دو خطیا ہوں اور قتل کرو اس سانپ کو کہ جبکہ دم چوٹی ہو تو ہے گویا دم کہ اسے کہہ دے دو نو لہذا تو ہی میں نیالی کو اور لہذا تو ہی میں کھلی کو کہتی ہیں ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کا نام عائد
اور حاکم کامل کہ جاتی ہیں سب سے کہ جو زمین خلوت نہ تھانے کہ باسی **ف** اس میں ابن مسعود اور عائشہ والی ہریرہ اور ابن مسعود سے بھی روایت ہے یہ حدیث صحیحہ ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے
ابن مسعود روایت کرتے ہیں ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا بعد اس کے فراموش کیا سانپوں کے مارنے سے جو کہ زمین میں ہیں اور ان کو مارنے میں اپنے ہاتھ میں نہی والی اور اس کی
یہ بن مسعود روایت کرتی ہیں ابن مسعود سے کہ اس سانپ کا مارنا بھی گویا کہ وہ تیرا اور خیر نہ تھانے سے ہے یا مدنی اور مدنی میں
سید جلتا ہی مژدہ نہیں **عن** ابي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان ليقنكم عذرا اخر جوا عليهم ان لا تبا لكم بئكم لانه

[illegible]

[illegible]

[illegible]

قوس احدكم او موضع يده في الجنة خير من الدنيا وما فيها وكان امر الان من نساء اهل الجنة اطلعت الى الارض لاضاءت فابيضها واملكت فابيضها
رنگا وكنيفها على راسها خير من الدنيا وما فيها ترجمہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک صبیحہ کو چلنا اہلکے راہ میں یا شام کو چلنا بہتر ہے ساری نیاسے اور
اسمیں اور موافق ایک کمان تیار کی یا موافق ایک ہاتھ کے گہرے جھٹ سے بہتر ہے ساری نیاسے اور جو اسمیں اور اگر ایک عورت جنت کی جو توں نکل آوی طرف میں کے تو چک جاکو
جو کہہ سگھان ازینہ کے در بیان اور بہکا خوشبو اور اور نہ جو اسلی پر ہے بہتر ہے ساری نیاسے اور جو اسلی اندر ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** سہل بن سعد
الساعدي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم غداوة في سبيل الله خير من الدنيا وما فيها وموضع سوط في الجنة خير من الدنيا وما فيها
ترجمہ روایت ہے سہل بن سعد سے کہنا ہونے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک صبیحہ کو چلنا اہلکے راہ میں یا شام کو چلنا بہتر ہے ساری نیاسے اور جو چکر ایک اندر ہے اور چکر ایک کوٹا کہ
کی جنت میں بہتر ہے ساری نیاسے اور جو چکر ایک اندر ہے **ف** اس میں ابی ہریرہ اور ابن عباس اور ابی ایوب ان سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ابی ہریرہ و ابن
عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال غداوة في سبيل الله او روضة خيرة من الدنيا وما فيها ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ اور ابن عباس کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ایک صبیحہ کو چلنا اہلکے راہ میں اور ایک شام کو چلنا بہتر ہے تمام نیاسے اور جو اسے اندر ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابو حازم جنہر نے روایت کی ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہے اور ابی ہریرہ سے کہ **عن** ابی ہریرہ قال مر رجل من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم بنعفة عينة من طلبة فاعجبت لطيفها فقال لواء عدت لتاس
فاثت في هذا الشعب لن اهل حتى استاذن رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر ذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال لا تفعل فان مقام احدهم في سبيل
الله افضل من صلواته في بيته سبعين عاما الا ائتمن ان يغفر الله لكم ويدخلكم الجنة اعروا في سبيل الله من قال في سبيل الله فاقا ناة وجبت له الجنة
ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ کہ ایک مرد صحابہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک کہا میں بیٹھ کر اس میں ایک چوڑا پتھر بیٹھنے کا سو بہت پسند آیا انا بیٹھنے کے سو کہا ابی ہریرہ کہ اس
میں صاحب کو آدھ سے ہزار اس گمانی میں اور نوٹ کا ایسا جنت کو چھوڑوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ ذکر کیا ہے تو فرمایا اپنے منکر یعنی قرآن خلوت میں سے اٹھ کر اٹھ کر
تو ایک ایک اس کے ہاتھ میں تیرس تک کی دست نہیں کہتے تو کہتے کہ تم کو اللہ کا اور اصل کرے جنت میں جہاد اور اللہ کا راہ میں جو اللہ کی
راہ میں فرقہ فاق کے بار واجب و گئی اسکے لئے جنت **ف** یہ حدیث حسن ہے **باب** ماجاء في التماس غير باب من كون لوگ بہترین **عن** ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم
عليه وسلم قال لا خير لكم في التماس رجل ممسك بعمان وقسه في سبيل الله الا خيركم بالذي يتوه رجل معان في عينة له يؤدوني حتى الله فيها الا ائتمن ان يغفر الله
لنفس التماس رجل في سبيل الله ولا يعطى **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک نذر و نین کو بہترین مرد کہ بہتر ہے وہ مرد کہ اپنے کام کو اپنے اپنے
کی راہ میں کیا نذر و نین کو اسکی جو رہ میں مرد اول کے قریب کہ جو ابو کیا خلیفہ سانی کر بیان کیا اور اسے حق اللہ کی ہے کہ کیا نذر و نین کو بہترین مرد کہ بہترین مرد کہ
کہ مانگے ہی اللہ نام اور نہیں دیا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سے اور وحی یہ حدیث کی وجہ سے ابن عباس کہ وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم **باب** ماجاء
في سؤال الشهادة باب سے یا میں جو شہادت مانگی **عن** معاذ بن جبل عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من سأل الله ان يقتل في سبيل الله صادقا من قلبه عطا
الله اجر الشهد ترجمہ روایت ہے معاذ بن جبل کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اللہ سے کہا کہ اسکا کوٹا شہید کا **ف** یہ حدیث حسن ہے
صحیح ہے **عن** سہل بن حنيفة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من سأل الله الشهادة فمؤ قلبه صادقا بلغه الله منازل الشهداء وان مات على فراشه ترجمہ
روایت ہے سہل بن حنيفة کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مانگے اللہ شہادت اپنے دل سے پوچھا و گیا اسی اللہ کا مروتون شہیدوں کے اگر چہ کہنے چوہنے پر **ف** یہ حدیث حسن ہے
سہل بن حنيفة کی روایت ہے نہیں جانتے ہم سب کو عبد الرحمن بن شریح کی روایت ہے اور ابی ہریرہ بن عبد الرحمن بن شریح کی کہنت ان سے
اور وہ کندانی میں درسا میں از بن جبل سے بھی روایت ہے **باب** ماجاء في الجهاد والكتاب والسير وعون الله اياهم اب مجاہد اور مکتا اور ناگہر مرد و انہی کے بیان **عن**
ابی ہریرہ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاثة حق على الله عونهم المجاهد في سبيل الله والمكاتب الذي يرد الاكلاء والشاعر الذي يرد العقار ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ کہنا ہونے فرمایا
صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص میں اللہ کے پورا فضل کے حق ان کی اور ان کے اور مکتا کے اور ناگہر مرد و انہی کے پورا **ف** یہ حدیث حسن ہے معاذ
بن جبل عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من سأل الله من اجل مسلم فواقا ناة وجبت له الجنة ومن خرج جرحا في سبيل الله او نكب نكبة فاقبها الله
ترجمہ روایت ہے معاذ بن جبل کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی نے اللہ سے کہا کہ اسکا کوٹا شہید کا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سے اور وحی یہ حدیث کی وجہ سے ابن عباس کہ وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم **باب** ماجاء

ایکڑ کو بطور سر زمینیا۔ ایک سو نو تیکہ کر است۔ ژائی میں جہٹ اور کر کی خفت۔ ۲۹۴۔ اتھو کے خوات کا شمار۔ صف بندی اور تیب شکر۔ ژائی کی اتھو کا۔ شکر کے نیز و لکھنا۔

[illegible]

ابن التمری عن عازب أسأله عن رؤية رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال كانت سوداء مربعة من غير ترجمه وایسے یونس بن عصبہ جو کہ میں نے من القاسم کہ کیا
 بھیجا جو کہ میں نے القاسم فی برابر بن عازب کی طرف تاکہ وہ جو نہیں کیا تھا جہاد رسولی اصلہ علیہ السلام کو فرمایا ہونی سیاہ تھا پیرا اسکا کہ ایک چاندی خطوں الی سی **ف** اسباب میں
 اور عازب بن جہان اور ابن عباس سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب نہیں جانتے ہم اسکو مکرر روایت ہے ابی ائمہ کی اور ابو یعقوب نقی کا نام حاق بن ابی اسیم اور روایت ہے ابی ائمہ
 بن یونس ہی **عن** ابن عباس قال كانت رايه النبي صلى الله عليه وسلم سوداء وولاءه أبيض ترجمه وایسے ابن عباس کہ انہوں نے تمہارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سیاہ
 اور لو اگر اسکا سفید ترجمہ روایت نشان ہے اشک کا اور اسی تم کہنے میں کہ فوج اسی نیچے لڑتی میں اور وہ اسی ہوتا ہی **ف** یہ حدیث غریب ہے اس سے یعنی ابن عباس کی روایت ہی
باب ما جاء في التعاريف من ما بين عن المطلب ابن أبي صفرة عن سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقول ان يلكم العدو نفقوا لهم لا ينصروكم ترجمه وایسے ابن عباس کہ انہوں نے روایت کی کہ کسی شخص سے کہنا اُسنی رسولی اصلہ علیہ السلام کو کہ نہ فرات تھے اگر آج رات کو تمہارا اوپر دشمن تو پرول تمہارا ہم لا نصروکم
ف اس میں کہیں کو کسی ہی آیت ہے اور اسی روایت کے بعضوں ابی سے مثل روایت توری اور روایت کی کہی ہے کہ اس طرح ہے کہ روایت مہلب بن ابی صفرة ہی انہوں نے روایت
 کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم **باب** ما جاء في صفرة سيف النبي صلى الله عليه وسلم ابی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے شیعہ کے بیان میں **عن** ابن سيرين قال صنعت سيفي
 على سيف سمرة وزعم سمرة انه صنع سيفه على سيف رسول الله صلى الله عليه وسلم وكان خفيًا ترجمه وایسے ابن سيرین کہ انہوں نے بنالی میں اپنے تلوار سمرة کی
 پر اور بنالی سمرة اپنے تلوار رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے تلوار پر تھی تلوار کی نبی خفیہ میں کہ ایک قبیلہ ہے عرب میں **ف** یہ حدیث غریب نہیں جانتے ہم اسکو مکرر اسی سند سے اولاً
 کہ ہے یحییٰ بن سعید طائیف عثمان بن سعد کاتب میں اور ضعیف کہ احاطہ کیطیر **باب** في الفطر عند القتال **باب** في منظر ابي بن عمار عن ابن سيرين عن ابي سعيد الخدري قال
 لما بلغ النبي صلى الله عليه وسلم عام الفتح من الظهران فادنا بلفاء العدو فأمرنا بالفطر فأفطرنا جميعاً ترجمه وایسے ابن سید خدری کہ ابی بن عمار نبی صلی اللہ
 علیہ وسلم الظہران میں جس سال کافتر ہوا اور جزیری ملک اپنے دشمن کے مقابلہ کی تو ملک کیا افطار کا یہ افطار کیا ہم سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** ما جاء في الفجر عند
 الفرج **باب** گہرے وقت ابی بن عازب کے بیان میں **عن** انس بن مالك قال ركب النبي صلى الله عليه وسلم فرساً لا يخطه يقال له مندوب فقال ما كان من
 فرج وان وجدنا له البعير ترجمه وایسے انس بن مالک کہ اسوار ہو گئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اوطح کے گہرے پر اُسی مندوب کہتے تھے یہ کہہا روٹی کہ نہ تھی کچھ گہرے اور یامانی اسکو
 گہرا کہ اسے مندوب کہتے تھے یہ کہہا روٹی کچھ گہرے اور یامانی اسکو گہرا کہ اسے مندوب کہتے تھے یہ کہہا روٹی کچھ گہرے اور یامانی اسکو گہرا کہ اسے مندوب کہتے تھے یہ کہہا روٹی کچھ گہرے اور یامانی اسکو
ف اس میں عمرو بن عباس سے روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** انس بن مالك قال كان فرج بالمدينة فاستعار رسول الله صلى الله عليه وسلم فرساً
 يقال له مندوب فقال ما كان من فرج وان وجدنا له البعير ترجمه وایسے انس بن مالک کہ ابی بن عازب کہہا روٹی کچھ گہرے اور یامانی اسکو گہرا کہ اسے مندوب کہتے تھے یہ کہہا روٹی کچھ گہرے اور یامانی اسکو
 گہرا کہ اسے مندوب کہتے تھے یہ کہہا روٹی کچھ گہرے اور یامانی اسکو گہرا کہ اسے مندوب کہتے تھے یہ کہہا روٹی کچھ گہرے اور یامانی اسکو گہرا کہ اسے مندوب کہتے تھے یہ کہہا روٹی کچھ گہرے اور یامانی اسکو
 ثابت تھی **عن** ابن التمری عن عازب قال قال رجل افرتم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم يا أبا عمار قال لا والله ما ولي رسول الله صلى الله عليه وسلم
 سلم ولكن ولي سرعان الناس نلقهم هو اذن بالقبول ورسول الله صلى الله عليه وسلم على بعلته وأبوسفيان بن الحارث بن عبدالمطلب أحد يلجأها و
 رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول أنا النبي لا كذب أنا ابن عبدالمطلب ترجمه وایسے ابن عباس کہ انہوں نے کہا اُسنی ایک شخص نے کیا ہاں گئے تھے تم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے
 اسی اعمار کہہا انہوں نے نہیں تم سے کہہا پھر نہیں مٹوری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم لیکن بیٹہ مٹوری بعضے جلد باز لوگوں نے کہہا کہ انہوں نے کفار وازن کے ساتھ ترواج اور رسول خدا
 علیہ وسلم نے جو ترجمہ اور ابو سفیان اسکی لگام پکڑے ہو تھے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یہ کہہا کہ فراتے تھے انا انبی سآخر تک یعنی میں نبی ہوں میں کچھ جو ط نہیں اور میں تو عبدالمطلب
ف اس میں علی اور ابن عمر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے ترجمہ خاصہ جواب را کہ یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جو ہر لڑتے تھے انہوں نے جب بیٹہ مٹوری تھا
 کے ہل گئے کا اعتبار ہا اور وہ ذرا ہلکا پھر حضرت سکندر اور قرآن عظیم الشان صاف اللہ تعالیٰ انکے اس بیٹے کو ہی معاف فرمایا یہ کہہا کہ خراس ہے **عن** ابن عمر قال
 لقد رأيتكم يوم حنين وإن الغنم لموتن وكان رسول الله مائة رجل ترجمه وایسے ابن عمر کہ انہوں نے اپنے بیٹے کو بھیجا کہ دونوں گروہ بیٹہ مٹوری کے
 تھا اور نہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سودی ہی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے عبدالمطلب کی روایت ہے اور نہیں جانتے ہم اسکو مکرر اسی سند سے **عن** انس قال قال
 النبي صلى الله عليه وسلم لحسن الناس ولجود الناس اتهم الناس قال ولقد فرغ أهل المدينة ليلة سمعوا صوتاً قال فلقاهم النبي صلى الله عليه وسلم

کہ اور زعم سے اس لئے کہ انہوں نے بیان کی جیسے ایک حدیث پر بھی پیش آنے لگی پس بعد وہی حدیث تو بخیر انہوں نے ایک حرف یعنی اسی قوی بحالہ تھی **باب** ما جاء في الرها
باب ما جاء في الرها **عن** ابن عمر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم اجري الخيل من الخيل من الخيل الى نبتة الوداع وبينهما مسنة اميال وال
 ليضم من الخيل من نبتة الوداع الى مسجد بني زريق وبينهما ميل وكنت فيمن اجري فوشب في فوسى جدا ترجمہ روایت ابن عمر کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
 دوڑا ہی غصیہ سے نبتۃ الوداع تک دوڑو نہیں جو میل کی فاصلہ ہو اور جو غیر منظم طور سے تھا کو دوڑا یا نبتۃ الوداع تک بنی زریق کی مسجد تک دوڑو نہیں ایک میل کا فاصلہ اور ابن عمر کہتے ہیں
 میں ہی انہیں تباہیوں کو ڈھکی چھپی کر کے سو گودا گیا اور گودا یا ان یار مجھے لکیر **ف** اس میں ابی ہریرہ اور جابر اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے حدیث حسن ہے
 توری کی روایت **عن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا سبق الا فی نضل او حفر او حفر ترجمہ روایت ابی ہریرہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سبق نہیں
 ہے مگر تین یا اونٹ گھوڑے میں متبرجم مگر وہ گھوڑے میں چکاواض سے طار کیا ملو اور اس سے کہ پہلے گھوڑے کو نابل نہ چار دیوڑ کا لے کر دیکھو اور نابل سے لے کر نابل تک اس میں
 اور وہ نہایت تیز ہو سہا اور سبق وہ اس کے سابق کو بھی جو سوار نہ نظر میں لگے بڑھ جاؤ اس کی اور شرط اس کی انہیں تین میں درست **باب** ما جاء في كراهية ان يذري الحجر على الخيل
 باگہڑی پر گدھی چوڑی کی کر سیت میں **عن** ابن عباس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم عبدا مأمورا ما احصا دون الناس شيئا الا ان يذري الحجر على الخيل
 الوضوء وان لا تأكل الصدقة وان لا يذري حجارا على فرس ترجمہ روایت ابن عباس کہ کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ دیکھا کہ کسی چیز میں خاص کیا ہو اور لوگوں کو مگر تین چیزیں
 حکم کیا ہو کہ ضرور کر کے اور نہ کر کے ال کی کہا وہیں اور گھوڑے پر گدھا یا چوڑی **ف** اس میں حضرت علی سے بھی روایت ہے حدیث حسن ہے صحیحی اور روایت کی توری سے منجم سے حدیث
 سو کہا انہوں نے روایت عبد اللہ بن عبد بن عباس انہوں نے روایت اس کے اس عباس اور سائیں محمدی کہتے تھے حدیث توری کی غیر محفوظی اور ہم کہا یہ اس میں توری سے صحیحی جو روایت
 کی السجیل بن علی بن اوعبد الوارث بن سید ابی جہضمی انہوں نے عبد اللہ بن عبد اللہ بن عباس انہوں نے اس عباس سے منجم اس حدیث معلوم ہوا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور رسول
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم کوئی چیز سے چوڑا کر اہل بیت کو نہیں بتائی ورنہ ابن عباس ایسا نہ فرمائی اور ضرور اگر اگر یہ سیکھو سے کہا اہل بیت کو ضرور اور گھوڑے پر اگر اگر سے بہت چوڑا کر
 تو گھوڑے کی قلت ہو کر اور جہاد میں تخلف ہوگی **باب** ما جاء في لا يستقبح بضعاء الذل للسلطان با فقرائی یومنین سے کہ خبر جانے کا بیان **عن** ابی الدرداء قال سمعت
 رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول البغوي في بضعاءكم فاما تزدقون وتضرون بضعاءكم ترجمہ روایت ابی الدرداء کہ انہوں نے سنا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمائی تھے بھوکے اور پیاسے ضعیفوں کے لئے کہ تم زرق و برق لباسی اور دولت سے بسبب ضعیفوں کو تنگ کر کے ان کے سبک تلوار کرت اور فرماتی ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیحی **باب**
 ما جاء في الاجراس على الخيل باگہڑی میں گھنٹے لگانے کے **عن** ابی ہریرۃ ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا تصحب المثلثك رقعة دفعا كاذبا ولا
 جوس ترجمہ روایت ابی ہریرہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ساتھ نہیں تم جو شے ان فیکون کہ جن میں کتا ہو اور گھنٹی ہو **ف** اس میں عمرو عائشہ اور جابر علیہم السلام سے بھی روایت
 یہ حدیث حسن ہے صحیحی ترجمہ بعض اوقات منظر ہوگا اگر کشادہ من پرچا یا نا پڑے اور انکو خبر نہ آسوق گنڈی یا گنڈی جو محل قصہ موتی میں یہ بھی کہ جبر است کہ ہی اور اس کے اور بھی کہ حکمت
 ہوگی والد علم **باب** من سئل عن الرجل يترك اب جگ کا مہتر کر نہیں **عن** البراء ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعث حبشین وامر علی احدہما علی ابن ابیطالب و
 علی الآخر خالد بن الولید وقال اذا كان القتال فقل قال فامتح علی حبسا فاحذر منه جارية فكتب معی حال الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فبقيهم فقدمت علی
 النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقرا الذل فغیر لونه ثم قال افرح فی رجل یحب لله ورسوله فحببه الله ودنوه فلما اعدوا بالله من عصبه الله وعصبه رسوله واما ان رسول فسمعت
 ترجمہ روایت براء کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سچا دیکھا تو گواہ کیا ایک پر علی بن ابی طالب اور دیگر غلام بن الیاد کو اور فرمایا کہ اب ان میں تو علی امیر کہا اور نبی نے فرمایا علی بن ابی طالب
 اور ابی سید کہ ایک لڑکی جو خط سچا ہے ساتھ خالد بن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بھی کہا ابی اس میں حضرت علی کی سوا میں حضرت پاس اوڑھ پائے خط سچا دیکھا ایک لڑکے مبارک نبی سب سے
 یہ فرمایا کہ کہتا ہے تو اس شخص میں کہ دوست کہتا ہے اللہ کو اور اس کے رسول کو اور دوست کہتا ہے اللہ کو اور اس کے رسول کو عرض کیا میں نے یا امیر میں اللہ کے غصے سے اور اس کے رسول کے غصے سے
 اور میں تو فقط خیرام لا امو ان اس چپ ہو کر آپ **ف** اس میں ابن عمر سے بھی روایت ہے حدیث حسن ہے غریب نہیں جانے ہمارے اس میں ابن عباس سے روایت ہے اونی شی کے
 جنوری ہے **باب** ما جاء في لا يذري الحجر على الخيل باگہڑی میں گھنٹے لگانے کے **عن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یذري الحجر على الخيل باگہڑی میں گھنٹے لگانے کے
 فلا یذري على الناس راء ومسئول عن دعيته والرجل راء على اهل بيته وهو مسئول عنهم والمرأ راء في بيتي بعدي او هي مسئلة عنه ولا

ابواب الجہنم و ابواب اللباس

[illegible]

[illegible]

اور اسناد اہل قوی بنین اور ابو جہش اہل علم سے مروی ہے کہ ابو اسحاق اور سی قول ہے ابن مبارک کہا بھی بن سید قطان نے اور روایت کی جریر بن عازم فی یہ حدیث
عبداللہ بن سعید بن عیسے انہوں نے ابن ابی عامر سے انہوں نے جابر سے انہوں نے عمر سے قول انکا اور حدیث ابن جریج کی اسح ہی یعنی جابر سے باب میں
مذکور ہوئی منہج فتح ایک باب اور مشہور ہے فارسی میں اسی گفتار اور ہندی میں سند اور جریج کہتے ہیں **عَنْ** خزيمة بن جندب قال سألت رسول الله صلى
الله عليه وسلم عن اكل البصغرة قال لا تأكل البصغرة احد وسأله عن اكل الذئب قال ولا تأكل الذئب احد وفيه خبر ترجمہ روایت ہے خزيمة بن جندب سے کہا
پوچھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جرجہ کے کہا نیکو فرمایا آپ نے جرجہ بھی کوئی کہا تا ہی پوچھا میں نے بیہریہ کی کہا نیکو فرمایا اپنی بیہریہ یا ہی کوئی نیک
آدمی کہا تا ہی **ف** اس حدیث کی اسناد کچھ قوی بنین جابریہ سے ہم سے گرامیعیل بن مسلم کی روایت سے کہ وہ عبداللہ بن ابی امیہ سے روایت کرتی ہیں
اور کلام کی ہی بعض محدثین نے اسماعیل اور عبداللہ بن ابی ہریرہ سے کہ وہ نبی ابی النخار کے اور عبداللہ بن جندب سے کہ وہ **باب** طحلاء
فی اكل لحم الخيل باب ابو ذری کہانیکے بیان میں **عَنْ** جابر قال اطعمنا رسول الله صلى الله عليه وسلم لحم الخيل ونهانا عن لحم الحمير
ترجمہ روایت ہے جابری کہ کہا لایا سکو آنحضرت نے گوشت کا گوشت اور منع کیا اگر ہونے گوشت **ف** اسباب میں اسما بن ابی بکر سے ہی روایت ہے کہا ابو ذری
نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور اسی ہی مروی ہے کہ کسی شخص کو کہ وہ روایت کرتے ہیں عمرو بن دیار سے وہ جابری اور روایت کے حماد بن زید نے عمرو بن دیار
سے انہوں نے محمد بن علی سے انہوں نے جابری اور روایت ابن عیینہ کی اسح ہی یعنی جابر سے باب میں مذکور ہوئی اور اسباب میں محمد بن فرات ہی کہ سفیان بن عیینہ
خلفہ میں حماد بن زید سے **باب** طحلاء فی لحم الخيل الا هليلية باب ابی گدیر کے بیان میں **عَنْ** علي قال نهى رسول الله صلى الله عليه
وسلم عن مشقة النساء من خيل وعن لحم الخيل الا هليلية ترجمہ روایت ہے حضرت علی سے کہ منع فرمایا آنحضرت نے عورتوں کے متہ سے جب خیر
فتوہ ہوا تھا اور پہلے ہو گدیر کے گوشت سے روایت کی ہے سعید بن عبدالرحمن نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عبداللہ بن حسن سے کہ دونوں
بیٹے میں محمد بن علی کے کہا نہ ہے پسندیدہ تر ان دونوں میں حسن بن محمد میں اور کہا خیر سعید بن عبدالرحمن نے روایت ہے ابن عیینہ سے اور ہی پسندیدہ تر ان
دونوں میں عبداللہ بن محمد **عَنْ** ابی ہریرہ ان رسول الله صلى الله عليه وسلم حرّم يوم خيبر كل ذي ناب من السباع والجمجمة و
انحمار الا نيشي ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام کیا خیر کے فتح کی دن ہر کھالی ہالی تیز دندان و دندان سے اور مجسمہ سے اور علی ہو
گدیر کے کچلی و جانور سے وہ جانور مرادی کہ جو دانت شکاری رکھتا ہو اور اسکی تیز دانت مانند شتر کے ہوں اور اس سے چیز بہار کر کہا کہ مثل
شیر لگ چیتا ملی کے اور مجسمہ وہ جانور ہی کہ جسکو باند مکرہ ہر بناوین اور تیر لگا دیں یعنی فوج ناکرین انتہی تو الہ ترجمہ **ف** اسباب میں علی اور جابر اور زہری اور
ابن ابی اوفی اور انس اور عمر بن سیارہ اور ابی ثعلبہ اور ابن عمر اور ابی سعید سے ہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور روایت کے عبداللہ بن عمر بن محمد وغیرہ نے
محمد بن عمرو سے یہ حدیث اور ذکر کیا اسمین خط اسبابی کہ نسخ فرمایا آنحضرت نے ہر ذی ناب سے درندوں سے **باب** طحلاء فی اكل في ائنة الكفار
باب کفار کے برتنوں کے حکم میں **عَنْ** ابی ثعلبہ قال سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن قدور الجحش قال انفقوا عسلها واطبخوا
فيها ونهى عن كل سبع ذی ناب ترجمہ روایت ہے ابی ثعلبہ سے کہا کسی نے پوچھا آنحضرت سے جحش کی ہاٹیوں کو فرمایا آپ نے صاف کرو انکو دھو کر اور پکاؤ
انہیں اور منع فرمایا ہر جانور درندہ کچلی والی سے **ف** یہ حدیث مشہور ہے ابو ثعلبہ کے روایت ہے اور روایت کے گئی ان سے گئی سندوں سے سوا اس سند کے
اور ابو ثعلبہ کا نام خروم سے اور انکو خروم سے کہتے ہیں اور انشب ہی اور مروی ہوئی یہ حدیث ابی قلابہ سے انہوں نے روایت کے ابی اسما الرجعی سے انہوں نے
ابی ثعلبہ سے **عَنْ** ابی قلابہ عن ابی اسماء زوجة عن ابی ثعلبہ ان النبي صلى الله عليه وسلم قال يا رسول الله قل يا رسول الله صلى الله عليه وسلم انما يارض اهل كتاب فطبخوا في
قدورها وشراب في انبيهم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان لم تجدوا غير هاءا رخصوها بالماء ثم قال يا رسول
الله انما يارض صيد فكيف تصنع قال اذا ارسلت طياف المكلت وذكركم انتم الله فقتل فكل وان كان غير مكلت فزكي فكل
واذا رميت بسهمك وذكركم انتم الله فقتل فكل ترجمہ روایت ہے ابو ثعلبہ سے وہ روایت کرتی ہیں ابی اسما سے وہ ابی ثعلبہ سے کہا انہوں نے

گوشت کا گوشت کہنا

ابی ہریرہ کہنا

گفتار کے برتنوں کا حکم

یا رسول اللہ ہم ایک ملک میں ہیں یہود و نصاریٰ کہ کچا تہی میں انکے ہاتھ یونین درختی میں لنگے برتنوں میں فرمایا اپنے اگر یا تو تم سوا کے تو دھو لو اسکو یا پانی سے پر کیا ہوا
 اللہ علیہ السلام ہم ایک ملک میں ہیں کروان شکار بہت ہے پر کیا کرین ہم فرمایا اپنے جب چوڑے تو اپنا کتا شکاری سے لہا یا مو اولی تو نام لکھا پہرادی
 وہ تو کہا اسی یعنی ذبح کی ضرورت نہیں اور اگر سد یا با مو انہو تو ذبح کر لے جسکو وہ پکڑے پر کہا جب ماری تو اپنے تیر سے اور مادے تو اسے لکھا پر قتل ہو وہ جانور
 تو کہا اپنے ضرورت ذبح کی نہیں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مترجم مردی ہے حدیثی کہ انہوں نے عرض کیا کہ ہم شکار کرتی ہیں ساتھ معارض کے فرمایا اپنے
 جو بہت جاکو اسکے گھنے سے یعنی نوک سے اسی کہا و اور جو اسکے چوڑان کے گھنے سے مری اُسے مت کہا کہ وہ وقید ہے متفق علیہ و معارض ایک تیر ہوتا ہے جو
 کرا اسکے بال و پر نہیں ہوتا اور وقید وہ جانور ہے جو غیر محدود چیز سے مثل لاپٹی وغیرہ کے مرے اور سین اتفاق ہے کہ جب شکار کرے معارض سے اور شکار اسکی
 تیزی کے طرف سے قتل ہو تو پاک ہے اور اسکے عرض کی طرف سے سر تو پاک ہے اور کہا ہے فقہانے حلال نہیں جو با جاکو گولی سے مطلقاً بطور حدیث مذکور کے
 اور کھول اور ذراعی وغیرہ مطلقاً شام نے کہا ہی کہ حلال ہے جو کہ معارض سے اور گولی سے (مرقات) **باب** ماجاء فی الفارۃ تموت فی النمن ابی جوس کے
 بیان میں جو کہی میں مر جاکو **عن** یمنونہ ان فارۃ وقعت فی نمن فماتت فسل عنہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الفوہا و ما حو لها فکلہا ترجمہ
 روایت ہے میمونہ سے کہ ایک چوہا اگر گیا کہی میں اور مر گیا پر چوہا کسی شخص سے سو فرمایا اپنے سپید کرد اسکو اور جو گرد اسکے ہے بیٹے لہی سے پر کہا باقی **کوف** اسباب
 میں ابی ہریرہ سے روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مردی ہے یہ حدیث زہری کے انہوں نے روایت کی عبد اللہ سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے بنی سلی اللہ
 وسلم سے کہ سوال کیا آپ سے کسی اور ذکر نہیں کیا اس میں میمونہ کا اور روایت ابن عباس کے میمونہ سے صحیح تر ہے اور مردی ہے صحیح روایت کی انہوں نے زہری سے
 انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے بنی سلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے اور یہ روایت غیر محفوظ ہے سامی نے محمد بن اسماعیل سے فرماتی تھے حدیث عمر کے
 زہری سے جو مردی ہے سعید بن مسیب سے وہ روایت کرتے ہیں ابی ہریرہ سے وہ بنی سلی اللہ علیہ وسلم سے امین خطا ہے اور صحیح روایت زہری کی ہے عبد اللہ سے وہ روایت
 کرتے ہیں ابن عباس سے وہ میمونہ سے **باب** ماجاء فی النھی عن الاکل والشرب بالثمال باب بائین ہاتھ سے کہانے پینے کی نہی میں **عن** عبد
 اللہ بن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یأکل احدکم بشمالہ فان الشیطان یا کل بشمالہ وشرب بشمالہ ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہ بنی
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہا وی کوئی تم میں کالپنے بائیں ہاتھ سے اور نہ پیوے بائیں ہاتھ سے اسلئے کہ شیطان کہا تا ہے اپنے بائیں ہاتھ سے اور پیتا ہے بائیں ہا
 سے **ف** اسباب میں جابر اور عمر بن ابی سلمہ اور سلم بن الکیع اور انس بن مالک و حفصہ سے ہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسبط روایت کے الکلب ابن عیینہ
 نے زہری سے انہوں نے ابی بکر بن عبد اللہ سے انہوں نے ابن عمر سے اور روایت کی عمر نے اور عقیل نے زہری سے انہوں نے سارے انہوں نے ابن عمر سے اور روایت مالک
 اور ابن عیینہ کی صحیح تر ہے **باب** ماجاء فی تعقی اصابع باب لکھیاں چاٹنے کے بیان میں **عن** ابن ہریرہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 اذا کل احدکم فلیتعق اصابعہ فانہ لا یدری فی یشہن اللہ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ کہ فرمایا آنحضرت نے جب کہا ہاؤ تم میں کا کوئی تو چاہئے کہ ہاؤ
 انگلیاں اپنی اسلئے کہ وہ نہیں جانتا کہ کس سے ہے **ف** اسباب میں جابر و کعب بن مالک و انس سے ہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے
 اسی سند سے ہیں کے روایت ہے **باب** ماجاء فی اللغو نطق باب اے جو تقری کے بیان میں **عن** جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا کل احدکم
 طعاماً ففقط لقمۃ فلیط ما را بہ منہا ثم لیطعہا ولا یدعہا للشیطان ترجمہ روایت ہے جابر سے کہ آنحضرت نے فرمایا جب کہا ہاؤ کوئی کہا اور گڑے اسکا
 ایک نوا تو چاہئے کہ دو کڑی حسین کوشک سے پر کہا ہے اُسے اور چوڑے اُسے شیطان کے لئے **ف** اسباب میں انس سے ہی روایت ہے **عن** ابن النبی
 صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا کل طعاماً لقی اصابعہ الثلاث وقال اذا وقت لقمۃ احدکم فلیط علیہ الاذی ولما کھا ولا یدعہا للشیطان
 و امرنا ان نسلط العصۃ وقال انکم لا تدعون فی ابی طعامکم الذکر ترجمہ روایت ہے انس سے کہ بنی سلی اللہ علیہ وسلم نے جب کہا انا کاتے جاتے اپنی تینوں
 انگلیاں اور فرماتے جب گڑے کسی کا لقمہ تو دو کڑے اُسے جو پر گیا ہوا اور کہا ہے اسکو اور چوڑے اسکو شیطان کے لئے اور لکھا کہ جو چیمہ میں ہم رکالی کو اور
 فرماتے تم نہیں جانتے کس کہانے میں تمہاریے رک ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ابو عاصم و کانت ام ولد لیسان بن سبۃ قالت دخل

حسن ابی ہریرہ و جابر و اسباب

ابن ہریرہ سے کہانے پینے کی نہی

انکھیاں چاٹنے

ابو اسبط روایت

[illegible]

11

گوشت داشتند و می‌کند

برای گشت از آنکه منگی مانست

کون کونست حضرت کو سید ہوا

١٦٥

اور روایت کی ہے عمر بن دینار بن سید بن حورث بن اُنبس بن عباس کہ ابراہیم بن ابی نعیم بن سعید بن ابی نعیم ثوری مکرہ جاتی ہاتھ دھونا قبل طعام کے اور مکرہ جاتی روٹی کرنا نیچے پیالی کے **باب طعنا فی اکل الذبابة** باب مکرہ کھانے کی بایں **عن** ابی طلحہ قال دخلت علی انس بن مالک و هو یأکل القرع وهو یقول یا لک شجرة ما احبک الی یحب رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم یا لک ترجمہ روایت ابو طلحہ کہ داخل ہوا میں انس بن مالک کے پاس اور وہ کھاتے تھے اور کہتے تھے اے درخت کقدر ہے مجھے محبت تیری بسبب دست رکھنی آنحضرت کے تحکوف اسباب میں حکیم بن جابر سے بھی روایت ہے وہ اپنی باپ سے روایت کرتے ہیں یہ حدیث غریبہ اس سے **عن** انس بن مالک قال رايت رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم یلتئم فی الصفحۃ یغنی الذباء فلا زال ارجی ترجمہ روایت انس بن مالک کہ اُنہوں نے دیکھا میں نے آنحضرت کو ڈھونڈتے تھے کہابی میں لینے کہو کو جسے میں ہمیشہ دست رکھتا ہوں کہو کو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مرے ہوئی یہ حدیث سندوں کے انس بن مالک سے مترجم ابن ماجہ میں کہ حضرت فرمایا اذہم القرع و هو الذباء اکثرہ طعاما لینے یہ قرع ہی لینے کہو کہہ کر تاج میں ہم اس سے اپنا کھانا مرچیں میں انس سے مروی ہے کہ ایک روزی نکا اپنی عورت کے اور جبکی روٹی اور بار بار گوشت خشک لپکے سامنی حاضر کیا اور آپ حوالی قصہ کے متبع و بار فرماتے تھے احدث **باب** طعنا فی اکل الذبابة باب زیب کے بایں **عن** عمر بن الخطاب قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم کلوا الذبابة فانہ من شجرة مبارکة ترجمہ روایت عمر بن خطاب کہ فرمایا آنحضرت کہ ہاتھ دوغنی زیتون اور تیل لگاؤ اسکا کہو درخت مبارک سے ہی **ف** اس حدیث کو سنیں جانتے ہم مگر عبد الزاق کہتے ہیں اس حدیث کے روایت کرتے ہیں اور عبد الزاق اضطراب کرتے تھے اس روایت میں یہ کہہ کر ذکر کرتے کہ روایت آنحضرت سے بواسطہ عمر کے اور کہی کہتے روایت زید بن اسلم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت ہے ابو داؤد بنی اُنہوں نے عبد الزاق سے اُنہوں نے معمر بن اُنہوں نے زید بن اسلم سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے صلی اللہ علیہ وسلم سے مندرجہ اس کی اور کہیں ذکر کیا اس میں عمر کا **عن** ابی اسید قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم کلوا من الریت وادھنوا بہا فانہ من شجرة مبارکة ترجمہ اور کہہ **ف** یہ حدیث غریبہ اس سے سنیں جانتے ہم اسے مگر عبد اللہ بن عباس کے روایت سے مترجم شجر مبارک میں اشارہ ہے طرف سورہ نور کے کہ اللہ تعالیٰ ہے یوقد من شجرة مبارکة زیتونہ لا شرقیة ولا غربیة **باب** طعنا فی اکل الخبز مع النمل و ابی لوطی غلام حب کہنا نکا کر لائے اسکے بایں **عن** ابی ہریرہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انا کھا احدکم خادما طعاما آخره و خضا فلیاخذ بیدہ فلیقعد لمعه فان ابی فلیاخذ لقمه فلیطعمہ ایاہا ترجمہ روایت ابو ہریرہ کہ وہ خبر دیتے تھے لوگوں کو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا جب کھاؤ تم میں سے کسی کا خوراک گرمی اور وہ ان اسکے کہنا نکا لینے بچاؤ تو چاہئے کہ ہاتھ پکڑ کر اسکو اپنے ساتھ جہاں بھی اسکا دل نانی تو لیسو ایک تھما اور اسی کہلاؤ **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو جالد والد من اسمعیل نام انکا سے **باب** طعنا فی فضل الطعام لاطعام **عن** ابی ہریرہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال افشوا السلام واطعموا الطعام واضرئوا الھماہم تورثوا الجنان ترجمہ روایت ابی ہریرہ کہ آنحضرت فرمایا ظاہر کرو سلام کو اور کھلاؤ طعام کو اور مارو ہام کو وارث بن جان کے **ف** اسباب میں عبد اللہ بن عمر اور ابن عمر اور انس اور عبد اللہ بن سلام اور عبد الرحمن بن عائش اور شمر بن ہانی سی ہی روایت ہے کہ خبر لینے اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت ابی ہریرہ کی مترجم ظاہر کرو سلام کو لینے ہر سلام کے سلام کرو خواہ اس سے معرفت ہو یا نہ ہو اور ہام منی کہو برنجی مارو کہو کہ کافروں کی اور جہاد کر دے کہ جنس کے وارث ہو جاؤ کہو باکو کہو وطن اصلی تمہارا داکو کاوسی تھا **عن** عبد اللہ بن عمر قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم اقبلوا الرحمن واطعموا الطعام وافشوا السلام تدخلوا الجنة بسلا ترجمہ روایت عبد اللہ بن عمر سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فی عبادت کرو رحمان کی اور کھانا کھاؤ اور جاری کرو سلام کو کہ داخل ہو جاؤ جنت میں سلامتی سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مترجم ابن ماجہ کی روایت میں افشوا السلام واطعموا الطعام واصلوا الارحام و صلوا باللیل والناس یناموا و اودیہی یعنی اور سلوک نیک کرو نائے درود کے اور ناز پڑھو تاکہ محبوب لوگ سوتی ہوں احدث **باب** طعنا فی فضل انشاء اب طعام شب کی فضیلت میں **عن** انس بن مالک قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم تعشوا ولو یکف من خشف فان ترکوا تعشا مفرقا ترجمہ روایت انس بن مالک کہ فرمایا آنحضرت نے طعام شب کے علت رکھو اگرچہ ایک شہی کہو زناقص ہوں اسٹی کہ طعام شب کا چھوڑنا

کہا نکایان

کہا نکایان

روایت غریبہ کا روایت زید بن اسلم سے

کہا نکایان

کہا نکایان

عمرؓ فَاَصَابَهُ شَيْءٌ مَّا يَكُونُ مِنَ الْاَنْفَسَةِ تَحْتِ رِجْلَيْهِ ابی ہریرہؓ کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شیطان ٹہرایا بی و الا اور تار نہ لایا کبھی چاؤ اس سے
 اپنی جانوں کو جو سیاہ اور مہلکین کی چکنائی کی بوی پر پہنچتی اسکو کچھ با سو انکھی گرانی جان کو ف یہ حدیث غریبہ اس سند سی اور مروی ہے سہیل از
 ابی صالح سی وہ روایت کرتے ہیں اپنے پاس ہے وہ ابی ہریرہؓ سی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی روایت کے جسے محمد بن اسحاق فی انہون نے ابو بکر بخدا سی انہون
 نے محمد بن جعفر سی انہون نے منصور بن ابی الاسود سی انہون فی عیش سی انہون نے ابی صالح سی انہون نے ابی ہریرہؓ سی کہ فرمایا آنحضرت جورات کو سو اور اسکی
 ہاتھ میں چکنائی مو پڑے کچھ با پہنچے تو لامنت لکری گرانی جان کہ یہ حدیث حسن ہے غریبہ نہیں جانتے ہم اسکو عیش کی روایت کے مگر اس سند سی مترجم
 یہ تو ظاہر ہے کہ ہاتھ میں چکنائی ہوگی تو وہ لوم اور خشرات الارض قصد کریں گے اور اکثر ایسا ہی ہوا ہے کہ جو بونچ لوگوں کی انگلیاں کتر لی ہیں اور سو اسکی
 بن اور شاپلین کی بھی کچھ لپڑا ہوتی ہوگی ہر حال طاعت اکی ضرور ہے اور تہذیب کی مناسبت سے لازم **اخر ابواب الاطعمۃ** تہ
 چند سنن و صحاح طعام باختصار لکھے جاتے ہیں اور اسے ابواب مذکورہ کا ختم کیا جاتا ہے **الاطعمۃ** از زکنا لشیاع **کذک** الذکر تہ (۱) شروع کرنا غفل
 دیوار اکل کا شخص فاضل و کبیر سے مستحب (۲) تین انگلیوں سے کھانا سنت سی (۳) غیر عورتوں کے ساتھ آجادی تو اجازت صاحب نہ ضرور
 اور صاحب خانہ کو مستحب ہے اجازت دینا (۴) آنحضرت کے عادت مبارک تھی کہانہ کا نام دریافت فرماتی جب کہانی (۵) کھلی کرنا اور طعام سنون سے اور
 مردانوں کے بلی متدیاری اپنی و عدا و اقدام میں پرچہ لینا سنون سے (۶) رفع ہاتھ کی وقت یہ کہ ماسنون **الحمد لله الذی کفانا ذلک** وانا غیر مکفی ولا منقصوہ
 (۷) جب غریب کسی کو طعام طعام سنون سے (۸) دعوت کے گہر میں کوئی امر نہ کر دیکھی تو کھانا سنون سے حضرت ایک پردہ دیکھ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی گھر سے
 ٹوٹ گئی (۹) جب باغی آدمی کے کسی ایک ہون تو سبکار وازہ قریب ہو اسکی دعوت قبول کرے یا جکی دعوت پلے ہو جی (۱۰) الگ الگ کھانا پیت نہ بہر یکا
 سبک اور ملکر کھانا موجب برکت ہے (۱۱) جب کبھی کہانی میں گرسے تو اسی ڈبو کر نکالنا سنون سے (۱۲) مہمان میرا ن کھانے سے یہ دعا سی **اُفطر عندک الصائمون**
واکل طعامکم الا کبرار و صلت علیکم الملائکۃ (۱۳) پہلا پہل دیکھی تو یہ دعا سنون سے **اللھم بارک لنا فی مدينتنا و فی ثمارنا و فی مدنا و فی صاعنا**
برکۃ مع برکۃ (۱۴) آنحضرت کے پاس جب کسی گوشت رونہا ہوتی تو ایک کھاتے ایک صدقہ دیتی (۱۵) مسک اور کچھ ملا کر کھانا سنون سے اس طرح طہن قنار اور
 رطب و نخیل (۱۶) سات کچورین عجمہ ہر روز کھانا نارفع سم و سحر ہے (۱۷) طعم شاکر ثواب میں مثل صایم صابر کے ہی (۱۸) مہمان کو دیکھ کر خوشی ظاہر کرنا اور شکر الہی کا
 لانا اور جوا و سہلا کھانا سنون سے (۱۹) تقدیم واکر کی خبر و لحم و سحر ہے (۲۰) طعمہ مسنونہ جکا ذکر احادیث میں وارد ہوگا وہ کی کھانے میں (۲۱) حلیس
 کبے اور کچھ ملا ہو (۲) اقطیہ چاہیہ کھانا کھاتے ہیں (۳) سوبق ستر (۴) خزیوہ چوٹی بوشیان گوشت کی دو ملا کر لکاتی ہیں اگر اس میں گوشت خود وہ
 عسید کا ہے اور اگر میٹھا اور آٹا نہ تو حریرہ (۵) تلبینہ آتش جو اور حریرہ (۶) تیرہ روٹی سالن میں جوری پتھر (۷) دُ بَاء کدو ہی کہ آنحضرت کو محبوب تھا
 (۸) قلدید گوشت جھنک لگا کر کھانا ہو (۹) سلق چکنے اور جو ملا کر ایک صحابیہ بکاتی تھیں اور برو جمعہ صاحب آنحضرت کو کھلاتی تھیں (۱۰) ذراع و کف جنب
 و ظہر شاة یضدست و شانہ و سلی و اور مٹھہ کا گوشت بکر کا آنحضرت کو پسند تھا (۱۱) حشف ای ردی تو لینے کوئی قسم کی کچھ حجاز کچھ کا گاہا ککات بیلو کا بیل کہ
 اس میں اچھا ہوتا ہے یہ سب مل سب آنحضرت نے کھائی ہیں جہن نہ خیر جی سے کا لگا کر کھانا بھی ثابت ہی (۱۲) پیٹ بھر کر کھانا اچھا روا بھی دانا مکروہ ہی اور نہ مرق لینے
 پانی چاہی کھانا بدست ہے حضرت نے کبھی نہیں کھائی (۱۳) خوان پر کھانا کر وہ منتر خوان پسند (۱۴) کبے لگا کر کھانا پینا مکروہ ہی رم ۲۲ عیب کا طعام مکروہ ہے
 (۲۵) آنا چنانا بدست ہے آنحضرت نے زمانہ میں جھیکر ہو کہ لیکرتے تھے (۲۶) مناسل یعنی چلیان گہر میں کھانا خلاف سنت ہے (۲۷) چوٹی چوٹی شتر یون اور پاریان
 میں کھانا بھی خلاف سنت ہے (۲۸) کچھ میں قرآن لینے دو ملا کر کھانا مکروہ ہی گرسا نہ کھانا ہو انکی اجازت ہو تو جائز ہے (۲۹) اونڈی پیٹ کر کھانا مکروہ ہے (۳۰) جس شکر
 پر شراب نوشیہ کھانا حرام ہے (۳۱) مسجد میں کھانا راسی (۳۲) کہانہ کا پینکناش ہی **ابو ابی الاشراف** یہ باب میں پینے کی خیر و
 اور اسکے او اسکے **باب** یا منین **باب** کاجاء فی شارب الخمر یا شارب خمر کے یا منین **عن** ابن عمرؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سأمر کل منکر خمر و کل منکر خمر و من شرب الخمر فی الدنیا مات و لم ید منھا ثم یشرف فی الاخرۃ ترجمہ روایت ابن عمرؓ سے کہ فرمایا آنحضرت

سنن و صحاح

الطعمۃ

باب و کتاب

کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پاکسی نے حکم منع کا فرمایا ہے جو پیشہ کی چیز نشہ کری وہ حرام ہی ہے ترجمہ حرمت کبیرہ و سکون فوقانیہ شراب کہ شہد سی بنائی جاتی ہے اور شہد
سے اہل میں کی **عن** ابن عمر قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول کل مسکر حرام ترجمہ روایت ہے ابن عمر سی کہا انہوں نے سنا میں نے آنحضرت سے فرمائی ہے
ہر نشہ کرنا الی چیز حرام سی **ف** یہ حدیث حسن صحیحی اور اس میں عمر اور علی اور ابن مسعود اور ابی سعید اور ابی موسیٰ اور شیخ عسکر اور ولید اور یزید اور عائشہ اور ابن عباس اور
قیس بن سعد اور نعمان بن بشیر اور معاویہ اور عبداللہ بن فضل اور مسلمہ اور براء اور ابی ہریرہ اور وائل بن حجر اور قرقہ و غیری سی ہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی
اہل سلمیٰ الی ہر ایک انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانڈا اسکے اور روایت ہے ابی سلمہ سے انہوں نے روایت کی ابن عمر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ترجمہ حرمت کبیرہ اس حدیث میں
صاف و الی ہے کہ حرمت جمیع شہاد مسکرہ کی برابر ہے نہ جیسا کہ مذہب مدینہ ہے اور حدیث کی مضمون کو اتنے عجیب ہے روایت کی دونوں ہذا **باب** فی انکار الکفار
کثیرہ فقیہہ حاکم ابی اس بیان میں کہ جسکی بہت سی نشا ہو اسکا تو ہر ایک حرام ہی **عن** جابر بن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما اسکر
کثیرہ فقیہہ حاکم ترجمہ روایت ہے جابر سی کہ آنحضرت نے فرمایا جسکے بہت نشا ہو اسکا تو ہر ایک حرام ہی ہے **ف** اس میں حد اور عائشہ اور عبداللہ بن عمر اور ابن عمر اور خوات
بن جبر سی ہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب جابر کی روایت ہے **عن** عائشہ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل مسکر حرام ما اسکر کثیر
جنتہ فیما لا نکف منہ حاکم ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا سی کہ فرمایا آنحضرت نے ہر شے کی چیز حرام جسکے ایک فرق ہے نشا ہو اسکا ایک جلوہ
ہی حرام اور عبداللہ یا محمد بن بشیر ان دونوں نے کہی اپنی روایت میں کہا انھوں نے حاکم نے ایک کہوٹ بھی نہیں ہے حرام ہی **ف** یہ حدیث حسن ہی روایت
کی یہ لیت بن ابی سلیم اور یحییٰ بن یحییٰ الی عثمان انصاری سے روایت ہے کہ ابی ہریرہ نے عمر بن سلمہ سے کہی کہ عمر بن سلمہ سی کہتے ہیں ترجمہ
فرق ہذا و سکون را ایک برتن ہی کہ میں صاع نہیں آتی میں اور ابن قتیبہ نے کہا کہ انھوں نے رطل ہاتھ میں **باب** فی نذیر الکفار فی نذیر بنی نذر کے
بیان میں **عن** طاووس ان رجلا فی ابن عمر فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن نذیر الکفار فقال نعم فقال طاووس و اللہ اعنی
سمعتہ منہ ترجمہ روایت ہے طاووس کہ آیا ایک مرد ابن عمر کے پاس اور کہا اسی کہ منع کیا ہی آنحضرت نے شکلی بنید سی کہا انہوں نے ان کو کہا طاووس نے کہ قسم ہے اللہ
کی میں بھی سنا ہی اسی **ف** اس میں ابن ابی اوفی اور ابی سعید اور سیدہ اور عائشہ اور ابن زبیر اور ابن عباس سے ہے روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی ہے ترجمہ حرمت کبیرہ اس
شکے سی لاکھی تین مراد میں کہ ان میں بنید جلدی نشا لاتی ہے اور بنید یہ کہ کچھ تر یا خشک را کوبانی میں ہلکویے و کوبانی ہے وہ جتنا نشا لاتی دلی دلال ہے نشا لاو
حرام ہے ہنیکہ یا ہے **باب** فی کراہیۃ ان یذیر فی الذبائ و الفقیر و الخمر ابی ہریرہ و غیرہ جنت کی نذر کی است میں **عن** عمر بن مومہ قال سمعت
زاد ان یقول سالت ابن عمر عن ما لہی عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الاوعیۃ و الخمر ناہ بالغنیۃ و فیسرہ لنا بلعننا قال لہی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الخمرۃ و لہی عن الذبائ و لہی عن الفقیر و لہی اصل الخمر ینقر مقرا و ینقر سنج و لہی عن
المزق و لہو الفقیر و امر ان یذیر فی الاوقیۃ ترجمہ روایت ہے عمر بن مومہ کہ کہا سنا میں زاد ان کو کہتے ہی جو چاہیں ابن عمر سی حال ان بڑھکا کہ منع کیا ہی آنحضرت
کا ہر حال اور کہا ابن عمر کہ خبر و کراہی بنی بنین یہ کہی کہ ان کی زبان میں ابن عمر نے منع فرمایا آنحضرت نے جنت سے اور وہ شکا ہی اور نہ فرمایا تا ہی اور وہ کہو کی تو نبی سے اور منع
فرمایا فقیر سے اور وہ خبری کہو کہ اسکا ندسی خرا لیتے ہیں یا یوں کہا کہ اتار لیتے ہیں چہلکا اسکا اور صاف کر لیتے ہیں اور منع فرمایا غریب سی اور وہ وہ برتن ہی کہ جیسر
روغن قیر ملا ہو لینے لاکھی برتن اور حکم فرمایا آنحضرت نے کہ بنید بنائی جاو شکو میں **ف** اس میں عمر اور علی اور ابن عباس اور ابی سعید اور ابی ہریرہ اور عبدالرحمن بن عمر اور
سموہ اور انس اور عائشہ اور عمران بن حصین اور حایہ بن عمرو و حکم غفاری اور یزید سے ہے روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی ہے ترجمہ حرمت کبیرہ ان برتنوں میں بنید بنائی سی اسلامی
منع فرمایا کہ جلدی جاتی ہے اور خوف نشہ کا ہے اور استعمال انکا مخصوص تھا شراب کے لسی اس لئے بھی منع فرمایا تھا کہ انکی مشابہت نہو اب استعمال جائز ہے مسلم میں مروی ہے
کہ اپنے فرمایا و لکن شرب فی سقاہک او کہ معنی بنید بناتو اپنی مشک میں اور باندہ دی اسکو و حکمت اس میں یہ کہ شک میں جب جوش آجاو لگا اور سر پیدا ہو لگا تو مشک
پر ہٹ جائیگی اور مالک کو معلوم ہو جائیگا کہ یہ مسکر ہو گئی بخلاف ظروف مذکورہ کی کہ اس میں مسکر کا علم نہیں ہوتا **ف** فیہ سنجہا جو روایت میں وارد ہو ہی صحیح ہمارہ سے
ہے اور معنی سنجہ کے چہلکا آنا را او حکم مہملہ غلط ہی کہ حکم نسخہ مسلم و غیرہ میں بجا مہملہ واقع ہوگا اور یہ بنید بنائا ان برتنوں میں ہی جو حدیث میں نہیں عنہ ہی اسکی ہے

جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے

ابن عمر سے روایت ہے

ابن عمر سے روایت ہے

مصائب موبہ مولیٰ اے درجہ کا ہو یا اہل کاپہر سیاہ و مقدم ہے قریب بعید اور اجار پر اور ایسا ہی اگر قریب پر شہر میں ہے مقدم ہی جابر صبی پر اور حق میں نوجوان و زوجہ
ساتھ محارم کے والد علم اور ایک سرگرم آپسے اجازت چاہی جہاد کی آپسے پوچھا کیا تیرے والدین زندہ ہیں اسنے کہا ہاں آپسے فرمایا فقہا فہم یعنی انہیں کی خدمت
میں کو شہر نشین کر اور ان حدیث میں محبت ہی انکو جو قائل ہیں کہ جہاد درست نہیں بغیر اجازت والدین کے جب مسلمان ہوں اگر مشرک ہوں تو اجازت انکی ضرور نہیں شافعیہ کے
نزیح اور ثوری نے کہا ہے کہ جب بھی صنف قبائلین حاضر ہوں اور قائل تعین ہوں ہوا ہوجوم کفار ہوں ہوجوم کفار وغیرہ ہوجو کسی کے اجازت ضرور نہیں غرض اجماع علماء ہے
بروالدین پر اور اسے کہ راض کرنا انکا کیا اور مجاہد سے ہی انتہی مجموعہ مختار **باب** دوسرا اسی مضمون میں **عن** ابن مسعود قال سألت رسول الله صلى الله عليه
وسلم فقلت يا رسول الله ائى الاعمال افضل قال الصلوة لمينقتها قلت ثم ماذا يا رسول الله قال ثم ما زاد رسول الله قال
الجهاد في سبيل الله ثم سألت عنى رسول الله صلى الله عليه وسلم وكو اسد ذنبا ثم اذنى ترجمہ دایسے ابن مسعود کہا پوچھا میں نے آنحضرت سے کہ یا رسول اللہ
کو نسا عمل افضل ہے فرمایا اپنی نماز اپنی اوقات پر اور اگر ناکہ میں یا رسول اللہ پر کو نسا فرمایا بروالدین کہا میں نے پھر کو نسا یا رسول اللہ فرمایا جہاد اللہ کی راہ میں پھر جب پوچھا
آنحضرت اور اگر میں زیادہ پوچھا زیادہ بتائی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیحی اور روایت کے پیشانی اور شعبہ اور کسی کو کوئی ولید بن عیسیٰ اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث کئی
سند کے ابی عمرو شیبانی سے انہوں نے روایت کی ابن مسعود اور ابو عمر شیبانی کا نام سعد بن ایاس ہے مترجم اس روایت میں صلوة کو مقدم فرمایا اعمال فاضلہ میں اور آپ
ذکر کی روایت میں ایمان بید اور جہاد فی سبیل اللہ کو افضل اعمال فرمایا اور ابی سعید کے دو تین رجل صحابہ فی سبیل اللہ فرمایا وجہ توفیق اس حادثہ میں کئی طور سے ہوا لہذا کہ
فرمایا انکا باعتبار سائلین مختلف ہوتا تھا کہ جسین ایسا جس عمل کی ملاحظہ فرمائی اسکے ایسی عمل کو افضل اور علی شہر اتی جسی بہاد اور شجاعت یا کسی جہاد کی فضیلت
سکاتی جسی اللہ رکھتے اسے اتفاق فی سبیل اللہ جسکی والدین محتاج خدمت و ملازم ہوتے اسی بروالدین کی تعلیم فرمائی تا نیا یہ کہ اس فرمائی میں فضیلت اور تقدم ایک
عمل کا دوسرے مقصود نہیں بلکہ فقط تبلیغ اس امر کی منظور ہے کہ یہ امر ہی امور خیر میں داخل ہے چنانچہ قائل جب کسی چیز کی خوبی بیان کر رہی ہو اسکو سبب افضل فرمایا
جیسے کہ یہی کہتا ہے سکوت و خاموشی سبب عمدہ ہے اور کہتا ہے کہ کام حق اور صدق سبب افضل ہے علیٰ ہذا القیاس دیکھئے کہ فرمایا انکا مختلف ہوتا تھا باختلاف
احوال کہ جہاد میں تائید سلام میں جسکی ضرورت ہوتی صحابہ میں اسکی فضیلت بیان فرمائی **باب** الفضل فی رضا الوالدین باب رضای والدین کی فضیلت
میں **عن** ابی الدرداء قال ان رجلا اتاه فقال انی ابی امرأتی و ان امرأتی تأمرنی بطلا ففعل فقال ابو الدرداء سمعت رسول الله صلى الله
عليه وسلم يقول الوالدان اوسط ابواب الجنة فاضع ذلک الی باب والحفظہ و رُبما قال سُفیان ان امرأتی و رُبما قال ابی ترجمہ دایسے ابو الدرداء سے
کہ آیا انکی بیاس ایک مرد اور کہا انکی میرا ایک عورت ہے اور میرا مان حکم کرتی ہے اسکی طلاق دینے کا سو کہا ابو الدرداء نے سنائے نے آنحضرت سے فرمائی تھی باب یہ کہ دروازہ میں
جنت کا پس توضیح کر اسکو یا حفاظت کر اور سفیان نے اس روایت میں کہی مان کا ذکر کیا کہی **باب** یہ حدیث صحیحی اور ابو عبد الرحمن سلمی کا نام عبداللہ بن حبیب ہے
عن عبد الله بن عمرو عن النبي صلى الله عليه وسلم قال رضا الرب في رضا الوالد و سخط الرب في سخط الوالد ترجمہ دایسے عبداللہ بن عمرو سے کہ
آنحضرت نے فرمایا خوشی رب کی والد کی خوشی میں ہے اور غصہ رب کا والد کے غصہ میں ہے **ف** روایت کے سے محمد بن بشرانی انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے
سید بن عطاء انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عبداللہ بن عمر سے بابتہ کے اور مرفوع کیا اسکو اور یہ صحیح ہے اور ایسی ہے روایت کے اصحاب شعبہ نے شعبہ سے انہوں نے یحییٰ بن عطاء
انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو سے مرفوع اور نہین جاکم کیسکو کہ مرفوع کی مونسینی یہہ روایت خالد بن عمار کی سوال وہ شعبہ سے راوی میں اور خالد بن حثلث ثقہ
میں ہامون بن سنان نے محمد بن ثنن سے فرماتے تھے کہ نہ کہا میں نے بصرہ میں کیسکو خالد کے برابر اور نہ کو فہم عبداللہ بن ادریس کے برابر اور اسبا میں ابن مسعود سے روایت ہے
مترجم پوری ہوئی ہے بروالدین ساتھ کئی امور کے لئے کہانے کیڑے کی خبر سے سی اور خدمت کے اگر محتاج ہوں اور جب ملاوین جوان ہے اور حاضر ہوو جب حکم فرماوین بجا
ناوے جتنا کہ حکم انکا معصیت نہو اور بہت کرے زیارت انکی اور کلام کرے انکے ساتھ نرمی اور کشادہ چشانی اور سٹلنے جھک کر اور آف نکہی اور انکا نام لیکر نہ جھک
اور راو میں چھپے چلے مگر جہاں ضرورت ہو انکی جلیبی کے اور بات کرے انکی جب کوئی غیبت کرے اور مدد کرے انکی جب کوئی انہیں ازیت دی اور تفر کرے انکی مجلس
میں اور آداب نشست و برخاست بجا لاو و زنا کرے انکی منہرت کی (حجۃ اللہ) **باب** لجاؤ فی حقوق الوالدین باب حقوق والدین کی خدمت میں **عن**

ابو الدرداء

صوفی

کہ جسکی رعایت واجب ہے ایک شاخ اور تہہ ہی زمین کے رستے اور ملازم کا یہ کہ رعایت کری اور احسان کرے ماتی داروں کے اور کٹا اسکا بدلہ کی کرنا ہی اس قرابت کے
 اوقیطع رحمی نہ مت میں بہت حدیث وارد ہوئی ہیں یہی میں عبد اللہ بن ابی ذبیہ مروی ہے کہ فرمایا آپی رحمت نہیں اترتی اس قوم پر کہ جہین ان کا طمع رحم ہو اور نہ انکی
 اور آدمی میں عبد اللہ بن عمرو مروی ہے کہ آنحضرتؐ فرمایا داخل ہو گا جنت میں سان اور نہ عاق اور نہ بدن خمر اور یہی میں ابی بکر مروی ہے کہ ہر گناہ میں سے
 اللہ جو جاتا ہے بخند تباہی مگر عقوق والدین کہ عیدی سزا دیا ہی نیکی ترک کی زندگی میں قبل موت کے اور اگر مفسرین فی اس آیت میں حمسی مرد یا سی جو فرمایا ہی ہاتھ
 شائے و یقطعون ما امر الله به ان یوصل کہ خسار اور غلامی نہ ہو لوگوں کو کہ قطع کرتے ہیں جسکے ملائکہ حکم یا اللہ تعالیٰ **بَاب** مَا جَاءَ فِي صَلَوةِ الرَّحِمِ
بَاب صَلَوةِ رَحِمِ كَيْ فَصِلَتْ مِنْ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الْوَأَصِلُ بِالْمُكَافِ وَلَكِنْ الْوَأَصِلُ الَّذِي إِذَا انْقَطَعَتْ
 رَحْمَةُ وَصَلَّاهَا تَرْجُمَهُ رَأَيْتَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَ أَنْخَضَتْ فِي فَرَايَا صَلَوةِ رَحِمِ كَرِوَالِدِهِ هُنِ كَ بِلَادِي نِي كَا بِلَادِهِ هِي كَ جَب كَا جَا وَنَا اسْكَوْهُ جَوْرِي اسْكَوْف
 یہ حدیث صحیح صحیح ہے اور اسباب میں سلمان اور عائشہ سے ہی روایت ہے مگر ہم نے صلہ رحمیہ میں کہ جو ماتی دار سے احسان اور سہلائی کری تم ہی اسکا بدلہ کرو بلکہ صلہ
 رحمیہ کو جو ماتی دار سے بدلہ کی کرے اور قرابت حق نہ سمجھے اس سے بھی تم حق قرابت اور **عَنْ** جَبْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ قَالَ ابْنُ عُمَرَ قَالَ سَفِيَانٌ يَغْنِي قَاطِعٌ رَحِمِ تَرْجُمَهُ رَأَيْتَ جَبْرِ بْنَ عَطْمِ كَ فَرَايَا آنحضرتؐ داخل ہو گا جنت میں کوئی کاٹنے والا کہا بن
 ابی عمر کہ اسافان نے کٹنے والا قرابت کا بننے اسکا حق نہ داکر نوا **ف** یہ حدیث صحیح صحیح ہے **بَاب** مَا جَاءَ فِي حَبْلِ الْوَلَدِ **بَاب** كُونِي مَحَبَّتِي كِي سَائِنِ
عَنْ حَمَلَةَ بِنْتِ حَكِيمَةَ قَالَتْ حَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ وَهُوَ مُحَضَّرٌ أَحَدًا ابْنِي ابْنَتِهِ وَهُوَ يَقُولُ أَرَأَيْتُمْ لَنَحْنُ لَوْنُ وَ
 نَحْنُ لَوْنُ وَنَحْنُ لَوْنُ وَأَرَأَيْتُمْ لَوْنُ رَحْمَتِ اللَّهِ تَرْجُمَهُ رَأَيْتَ خَوَابِتِ حَكِيمَةَ كَ نَحْنُ آنحضرتؐ ایک دن اپنی صاحبزادی کے ایک بیٹے کو مینی جن یا حسین کو گود میں لے
 لے کر اور وہ فرماتی تھے تم خیل کر دینی ہو تم بودا کرتے ہو اور تم جاہل کر دیتے ہو اور بیشا تم اللہ کے بیدار کے ہو **بَاب** هُوَ كَ هُوَ كَ اور اسباب میں ابن عمر اور شہب بن
 قیس سے ہی روایت ہے حدیث ابن عیینہ کی جا اسباب میں میسر سے مروی ہے نہیں جلد سے ہم اسکو مگر انہیں کی سند ہی اور عمر بن عبد العزیز کو یہ نہیں جانتے کہ اس
 ہر جور سے ہی میں کوئی راہی جھوٹ گیا ہو گا مگر ہم نے سبب ولاد کی محبت آدمی مال خرچ کرنا میں بجلی کرنا ہی کہ مال سیکھا تو سیری اللہ کی کام لیا
 اور مالت اور شجاعت کی مقام میں خوف ضرر ولاد مامرد اور میں کرنا ہی اور انکی پرورش اور سہودی کے خیال میں ہزاروں نادانیوں اور جہالت میں گرفتار ہوتا
 اللہ تعالیٰ فرمایا اِنَّمَا مَوَالِكُمْ ذُرِّيَةُ كَرَفِئَةٍ يَتَّقُونَ اَلْأُولَادَ وَتَهَارَى اَزَايَا كَوْدِي كَمِي حَیْ پَر دیندار تھی اس فتنہ ہی تجا ہی اور ضعیف الایمان اُسین سیر
 جاتا ہے اور ابی یان تو انکے پیچھے اپنا جہنم گنوا **بَاب** مَا جَاءَ فِي رَحْمَةِ الْوَلَدِ **بَاب** كُونِي مَحَبَّتِي كِي سَائِنِ **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا أَقْوَمُ بْنُ حَاسِبٍ
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ الْحَسَنُ وَقَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ الْحَسَنُ فَقَالَ ابْنُ أَبِي هُرَيْرٍ قَالَ ابْنُ أَبِي هُرَيْرٍ قَالَ ابْنُ أَبِي هُرَيْرٍ قَالَ ابْنُ أَبِي هُرَيْرٍ
 اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ مَنْ لَا يَرْحَمُ لَاحِقٌ رَحْمَةً رَأَيْتُ مَنْ لَا يَرْحَمُ لَاحِقٌ رَحْمَةً رَأَيْتُ مَنْ لَا يَرْحَمُ لَاحِقٌ رَحْمَةً رَأَيْتُ مَنْ لَا يَرْحَمُ لَاحِقٌ رَحْمَةً
 ابی کہ جس کو یا حسین کو سوا کا افع نے میری دس بی بی میں کہ نہیں بوسہ لیا میں اومیں ہی ایک کو ہی سو فرمایا آنحضرتؐ فی جو رحم نہیں کرنا ہے وہی رحم نہیں کیا جا
ف اسباب میں انس اور عائشہ سے ہی روایت ہے اور ابو سلمہ بن عبد الرحمن کا نام عبد اللہ بن عبد الرحمن ہے اور یہ حدیث صحیح صحیح ہے مگر ہم نے صلہ رحمیہ میں کہ جو
 کند ہی پرچر ہانا انکو گود میں لیکر نماز پڑھ لینا سجد میں گردن پر سوار ہون توسجد کا طول کرنا سنت ہی اور یہ موصافی دین اور خلاف محبت آہی نہیں جیسا کہ سو فی خیال
 کرتی ہیں بلکہ اللہ کی رحمت کا اثر ہے کہ مومن کے پس ظہور فرماتا ہی حدیث میں آیا ہی مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرًا لَمْ يَرْحَمْ يَوْفَرًا كَبِيرًا فَالْيَسْ مَنَّا يَنْفَعُ شَخْصَ شَفَقَتِ اَوْ يَرْحَمْ
 کرے ہر کہ چون بزرگ عزت اور وقار سے ہر کوئی ہی بڑو نکاد ہر سے نہیں **بَاب** مَا جَاءَ فِي الشَّقَاتِ عَلَى الْبَنَاتِ **بَاب** كُونِي مَحَبَّتِي كِي سَائِنِ کی پرورش کی
 فضیلت میں **عَنْ** ابْنِ سَعْدٍ أَخْبَارِي قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ ثَلَاثُ بَنَاتٍ أَوْ ثَلَاثُ أَخَوَاتٍ أَوْ ثَلَاثُ بَنَاتٍ
 أَوْ أَخَوَاتٍ فَحَسَنَ صَحْبُهُنَّ وَاتَّقَى اللَّهُ فَيَهُنَّ فَلَهُ الْجَنَّةُ تَرْجُمَهُ رَأَيْتَ ابْنِ سَعْدٍ كَ فَرَايَا آنحضرتؐ جسکے ہون تین بیٹیاں یا تین بہنیں یا دو بیٹیاں یا دو
 بہنیں ہر چہ طرح انکا ساتھ دیا اور اللہ انکی پرورش کر نیں اسکی ہی جنت ہے مگر ہم اللہ انکی پرورش میں اتنی شرع کی بلا نہیں کہ چھٹی چلی گیا ہو یا لکھو میں یہ لکھو

صلہ رحم کی فضیلت

ابواب محبت

نیکو کار

ابواب اور بیوی پرورش

احسان کا بیان

نبی کی فضیلت

راشے خلفہ درکار کا بیان

محاسن میں امت کے

محبت کا بیان

اور شمش بن قیس اور عثمان بن بشیر سے روایت ہے یہ حدیث حسن ہے **باب** ما جاء في فضيلة المعروف في البر والرحان **عن** ابن ذر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تبسمك في وجه أخيك لك صدقة وأترك بالمعروف نصيبك عن منك صدقة وأرشادك الرجل في أرض الضلال لك صدقة وبصرك الرجل الردي البصر لك صدقة وإما لحنك الشعر والشوك والعظم عن الطير لك صدقة وإفراغك من دلوك في نهر أخيك لك صدقة **ترجمہ** روایت الی ذری کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسکراتیر اپنے بہائی کے اکی تر کے لئے صدقہ ہی اور حکم کرنا تیرا چھی اٹکو اور منع کرنا تیرا ہی بائے صدقہ ہے اور اوتلا دینا کسی مرد کو بولی سے جلکے میں تیر کے لئے صدقہ ہی اور راہ دیکھنا تیرا واسطے اس مرد کی کہ جکی انکھ نہ ہو صدقہ ہے اور در کر دینا تیرا در کا نئی اور ٹہری ایسی تیری ای صدقہ اور پانی ڈال دینا تیرا اپنی بہائی کے ڈولین تر کے لئے صدقہ **ترجمہ** یعنی یہ سب نیکیاں صدق یا ان اور تصدیق رحان پر دلالت کرتے ہیں اس لئے ہر امر اس میں سے گویا صدقہ ہے اور راہ دیکھنا تیرا واسطے اس کے جکی انکھ نہ ہو یعنی اسکی سستی کر کے راہیں لیجنا یہ بھی صدقہ ہے اور در کر دینا تیرا اس میں اطاعت الازی عن الطریق کو شعلہ ایمان فرمایا ہے **ف** اسبابین بن سعد اور طاہر بن حذیفہ اور عائشہ اولی ہر سے یہ روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریبہ اور ابو زریل کا نام ساک بن الولید خفی ہے اور نصر بن محمد حنبی بامی میں **باب** ما جاء في النجاة باب من في فضيلة من **عن** البراء بن عازب يقول سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول من منح منيحة لبن أو ورق أو هدى نفاقا كان له مثل عتق رقبة **ترجمہ** روایت ہے ہر ابن عازب کہ کہتی تھے سنا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ فرماتی تھی جس شخص نے دیا ایک منیچہ دودھ کا یا منیچہ چاندیکا یا تابی سکورا ہو گا اسکو ثواب مثل آزاد کرنے کو دے گی یا غلام کے مقرر منیچہ دودھ کا یہ کراؤ منی یا کبری دودھ والی سکورا دینا اس شرط پر کہ جب وہ چا اُسکی دودھ سے منتفع ہو اور یہ مالک کو پیر اور منیچہ چاندیکا روپیہ میرے قرض دینا اور تیار مارہ کا یہ کہ کے بولی سے کور ستنہ بتاویا **ف** یہ حدیث صحیح ہے غریبہ الی اسحاق کی روایت ہے کہ وہ طلحہ بن مضر سے روایت کرتے ہیں نہیں جانتی ہم اسکو کراسی ندی اور منصور بن حازم شعبہ فی بھی طلحہ بن مضر سے یہ حدیث روایت کی ہے اسبابین نعان بن بشیر بھی روایت ہے اور منیچہ ورق کی معنی قرض دینا دیکھو کہ اس کے زمانے سے مراد ہی مہریت طریق یعنی رستہ بتاویا **باب** ما جاء في اياحة الاذى عن الطريق باب في تليف خير من كل ما ينفع **عن** ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال بينما رجل يمشي في الطريق إذ وجد عصا شوك فالتزمها فشكر الله له فغفر له **ترجمہ** روایت ہے الی ہر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس میں سنا میں کہ ایک شخص چلا جاتا تھا راہ میں کہ بائی اسی ایک شاخ کا نئی دارو اسی شہادیا پس جزا دی اسکی اللہ تعالیٰ اور بخیرا **اسکوف** اسبابین ابی ہریرہ اور ابن عباس اور ابی ذری بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح **باب** ما جاء في الجائس باب ما كانه باب سبابین کہ محاسن میں امانت ضروری **عن** جابر بن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا حدث الرجل الحديث ثم انقث فحي ما كانه **ترجمہ** ہے جابر بن عبد الله کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حبشیت کہی تجھے ہی کوئی آدمی اور ہر طرف التفات کے پس وہ بات تیر سے پس امانت ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے اور نہیں جانتی ہم سی گلبن ابی ذری کے روایت ہے **باب** ما جاء في التجاء باب سخاوت کی فضیلت میں **عن** أسماء بنت ابی بکر قالت قلت يا رسول الله إني من شيء إلا ما دخل على أئمة أفاضل عظمى قال نعم لا تؤذي قوما عليك **ترجمہ** روایت ہے اسما بنت ابی بکر ہی کہا انہوں نے عرض کی سچ یا رسول اللہ میں سے کچھ ایسے کچھ گزلائی میں مجھے پسیر یعنی جو کچھ ہے انہیں کی کمائی ہے کیا دینیں میں سے لینے مصلحت و خیرت میں فرمایا اپنی ہاں مت گرو لگا تو ورنہ گرو لگا لی جاوے گی تجھے یعنی تو خلق کو مذکی تو خدا بھی مذکیگا **ف** اسبابین عائشہ اور ابی ہریرہ بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور دیکھو بعضوں نے یہ حدیث ہی اسنادی ابن ابی ملیکہ سی انہوں نے عباد بن عبد الله انہوں نے اسما بنت ابی بکر سی اور روایت کی کوئی لوگوں نے یہ حدیث ایوب سے اور نہیں ذکر کیا اسین عباد بن عبد الله بن الزہر کا **عن** ابی ہریرہ عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الكسبي قريب من الله قريب من الجنة قريب من النار البعيد من الله بعيد من الجنة بعيد من الناس قريب من النار والجاهل السعي أحب إلى الله من عابد يخل **ترجمہ** روایت ہے الی ہریرہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سخی قریب اللہ سی قریب جب سے قریب آدمیوں کے بعد سخی اور بخل بعد ہے اللہ سی بعد ہے جب سے بعد ہے آدمیوں کے قریب سے اور بخل سخی یا لای اللہ کے نزدیک عابد بخل سے **ف** یہ حدیث غریبہ نہیں جانتے ہم اسکو مگر عجیب بن سید کے روایت ہے کہ وہ

مستحق مرتبه کا بنان

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

محمد و اخلاق و بیایان

THE UNIVERSITY OF CHICAGO

فَإِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخْطَبَنَا فَجَاءَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِهِمْ فَانْتَفَتَ لِنَسَارِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ لَيْسَ بِمِنْهُمْ أَنْ يَنْتَفَتَ بَعْضُ الْبَيَانِ يَحْضُرُ
ترجمہ روایت ابن عمر سے کہ دو مرتبہ ان زمانہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ پڑھا ان دنوں نے سونجے کیا لوگوں نے اٹھ کر کلام رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمارے طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
علیہ وسلم اور فرمایا بعض بایان جلوہ گریختہ موثر سے مثل جابوکی راوی کو شک ہے کہ بعض البیان فرمایا یا من البیان **ف** اسباب میں عمار اور ابن مسعود اور عبد اللہ بن ابی
سے ہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے **بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّوَاتُغِ** اب تواتر کے بیان میں **عَنْ** ابی ہریرۃ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
مَا قَصَصْتُ صَدَقَةً مِنْ مَالٍ مَا زَادَ اللَّهُ رَجُلًا بَعْضًا لَا عَزَا وَمَا تَوَاضَعَ أَحَدٌ لِلَّهِ إِلَّا زَادَهُ اللَّهُ تَجَرُّمًا روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
فرمایا کہ یا منہ کی کسی مال کو اور نہ بڑی محاف کر موالی مرد کی ماعت اور تواضع نہ کی کسی اللہ کے واسطی گرا بڑا کیا اسکو **الف** اسباب میں عبد الرحمن بن عوف اور
ابن عباس اور ابی کہشہ الاماری سے روایت ہے اور ابوبکر سے کہ نام عمر بن سعد یہ حدیث حسن ہے **بَابُ مَا جَاءَ فِي الظُّلُمِ** اب ظلم کے بیان میں **عَنْ** ابی ہریرۃ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الظُّلُمُ ظُلُمَاتٌ تَوَارِثُهَا النَّفْسُ تَجَرُّمًا ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ظلم تاریکیوں کا سبب ہے قیامت دن **ف**
اسباب میں عبد اللہ بن عمر اور عائشہ اور ابی موسیٰ اور ابی ہریرہ سے روایت ہے یہ حدیث حسن ہے **بَابُ مَا جَاءَ فِي تَرْكِ الْغَيْبِ لِلْفَقِيرِ** اب غیب کے بیان میں
یہ حدیث حسن ہے **عَنْ** ابی ہریرۃ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَاطِعًا إِذَا اشْتَهَاهُ أَكَلَهُ وَلَا تَرْكُهُ تَجَرُّمًا ابی ہریرہ سے
کہ غیب نہیں کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو اپنی کو عادت مبارک یہ تہی کہ اگر پسند نہ کرے تو نہ کھاتے نہیں تو جو بدیتی **ف** یہ حدیث حسن ہے **بَابُ مَا جَاءَ فِي تَرْكِ الْغَيْبِ لِلْفَقِيرِ** اب غیب کے بیان میں
نام سلمان سے اور وہ ابی بن عزة الاشجعیہ کے **بَابُ مَا جَاءَ فِي تَعْظِيمِ الْمُؤْمِنِ** اب تعظیم کے بیان میں **عَنْ** ابی ہریرۃ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سَلِمَ الْمَرْءُ فَكَأَيُّ بَصُوتٍ رَفِيعٍ قَالَ يَا مَعْشَرَ مَنْ اسْلَمُوا بِلِسَانِهِ وَلَمْ يَغْفِرْ لِقُلُوبِهِمْ لَا تُؤْذُوا الْمُسْلِمِينَ وَلَا تُعَارِضُوهُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا عَوَارِثَ مَعَالِمِهِمْ مَنْ تَلَعَّ
عَوْرَةَ اخِيهِ الْمُسْلِمِ تَلَعَّ عَوْرَتَهُ وَمَنْ يَتْلَعْ عَوْرَتَهُ يَفْضَحْهُ وَكَوْفٍ رَحْلَهُ قَالَ وَنَظَرًا بَنُ عُمَرَ يُؤْمَرُ إِلَى الْبَيْتِ أَوْ إِلَى الْكُعْبَةِ فَقَالَ
كَأَعْظَمَاتٍ وَأَعْظَمَ حُرْمَتَكَ وَالْمُؤْمِنُ أَعْظَمُ حُرْمَةً عِنْدَ اللَّهِ مِنْكَ تَجَرُّمًا ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم لوگوں کو آواز بلند سے
فرمایا کہ وہ ان لوگوں کے کلام لانی ہونی زبان سے اور نہیں ہونی ایمان ان کے دل تک مت لیا دو مسلمانوں کو اور مت عار ڈالو انکو اور مت دعوہ پڑھو عیب نہ کی اسے کہ جو
دوسرے سے اپنے بیانی مسلمان کا عیب ہو بلکہ اللہ کے اور جسے عیب اللہ ہو وہ نہ بیگا ولس کر دیکھا اسکو اگرچہ وہ اپنے مکان میں ہو کہا راوی نے اور نظر کی بن عمر نے
ایک دن طرف بیت اللہ یا کہا طرف کعبہ کے اور کہا کیا بڑی ہے شان او کیا بڑی ہے غرت تیری اور مؤمن تجھ سے اللہ کے نزدیک بڑا ہے بزرگی میں **ف** یہ حدیث
حسن ہے غریب نہیں جلتے ہم اسکو مگر حسین بن واقد کے روایت ہے اور واسطی اسحاق بن ابراہیم سے قدسی سے حسین بن واقد سے مثل اسے اور مروی ہے ابی ہریرہ سے وہ
روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے **بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّجَارِبِ** اب تجربہ کے بیان میں **عَنْ** ابی سعید قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمَ لَا حِلَّ لَكُمْ لَدُنَّ عَدُوِّكُمْ وَلَا حِلَّ لَكُمْ لَدُنَّ حُلِيِّكُمْ وَلَا حِلَّ لَكُمْ لَدُنَّ حُلِيِّكُمْ وَلَا حِلَّ لَكُمْ لَدُنَّ حُلِيِّكُمْ ابی سعید کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکیم بن عمر سے کہ صاحب ثبوت اور حکیم بن عمر سے
تجربہ **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب نہیں جلتے ہم اسکی سند میں حکیم بن عمر سے کہ صاحب ثبوت ہیں بلکہ ان میں ہوتا عیب تک خطا خلل اس سے واقع ہو اور وجہات
کہیں لوگوں سے امید وار مغفرت نہ ہو جب وہ فعل ہوتا ہے اور چاہتا ہے کہ لوگ اسکی خطا بخشیں تب وہ اور ولی خطا بھی بخشا ہے اور حکیم کامل ہوتا ہے اور حکیم مکت سے
سے مکت کے حکم کرنا کسی حیر کا اور اصلاح کرنا اسکا خلل ہے اور یہ حال نہیں ہوتا ہے کیسے کہ معرفت شہاد کی اور نفع اسکا اور مصالح و مفاسد کا سوچ کر بخوبی جانے
اور بغیر تجربہ امور کے محال ہے پس حکیم وہی ہے کہ حکمران امور کا تجربہ کامل ہے **بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّشْتِيعِ** اب تشیع کے بیان میں **عَنْ** ابی ہریرۃ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أُعْطِيَ عَطَاءً فَوَجَدَ عَلَيْهِ نِيَّةً وَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَلَيْتَنَ فَإِنَّ مَنْ أَتَى فَقَدْ شَكَرَ وَمَنْ لَمْ يَأْتِ فَقَدْ كَفَرَ وَمَنْ
تَحَلَّى بِمَا لَمْ يُعْطَ كَانَ كَلَامٍ تَوَكُّبٍ دُونَ تَجَرُّمًا ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی کسی چیز پر اپنی اسنے قدرت تو جیسے اسکا بلا کر
اور اگر نپائی قدرت بلکہ تو جیسے کہ تعریف سے لینے دینی والی اسے کہ جسے تعریف کی وہ شکر مچالایا اور جسے نعمت کو چاہا یا نعمت کی اور جسے اپنی کو اسنے
کی اسکی ساتھ جو اسے نہیں ہی وہ گویا کہہ کر دیکھتے ہیں والا ہے **ف** اسباب میں اسامہ بن ابی بکر اور عائشہ سے روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مراد قول

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّوَاتُغِ

بَابُ مَا جَاءَ فِي الظُّلُمِ

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَرْكِ الْغَيْبِ لِلْفَقِيرِ

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَعْظِيمِ الْمُؤْمِنِ

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّجَارِبِ

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّشْتِيعِ

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّوَاتُغِ

بَابُ مَا جَاءَ فِي الظُّلُمِ

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَرْكِ الْغَيْبِ لِلْفَقِيرِ

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَعْظِيمِ الْمُؤْمِنِ

عَنْ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا احْتَبَّ اللَّهُ عَبْدًا احْتَبَّهُ اللَّهُ نِيًّا كَمَا يُظِلُّ أَحَدُكُمْ يَخْشَى سِقْمَهُ لَنَاءً تَرْجُمُهُ
 رَوَيْتُ عَنْ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا احْتَبَّ اللَّهُ عَبْدًا احْتَبَّهُ اللَّهُ نِيًّا كَمَا يُظِلُّ أَحَدُكُمْ يَخْشَى سِقْمَهُ لَنَاءً تَرْجُمُهُ
 يَأْتِي سِي مَنِي مَرَضُ اسْتِقْوَا وَغَيْرِهِ مِنْ فِ اسباب من جہ سے کہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مروی ہوئی یہ حدیث محمود بن حنفیہ سے انہوں نے روایت
 کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت ہے علی بن حجر نے انہوں نے اسماعیل بن جعفر سے انہوں نے عمرو بن ابی عمرو سے انہوں نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے انہوں
 فی محمود بن حبیب سے انہوں نے قتادہ بن نعمان کا اور قتادہ بن نعمان ظفری خانی بہائی ابی سعید خدری کے من اور محمود بن حبیبہ یا باہی بنی صلی اللہ
 وسلم کو اپنے اکرین میں اور دیکھا ہے انکو مفسر ہے حضرت علی کو اپنے سلق و غیر کہاں کیا حکم فرمایا سلق کا مزاج حار ہے مایہ سے اول درجہ میں اور بعض روایت کہاں ہے
 اول درجہ میں اور بعض روایت کہاں ہے مرکب ہے دونوں کے اور وہ محلل و مفتوح ہے اور سودا اسکا قابض ہے اور فطیم دیتا ہے دار الثعلب اور خرا اور نائل کو حب طلا
 کیا جاوے اسکا پانی اور قیل کر تے قیل کو اور کہتا ہے سترہ کب کا اور طول کا اور سیاہ قسم اسکی قابض بطبع ہے خصوصاً عدس کی ساتھ اگر مستعمل ہو اور وہ قلیل مقدار
 ردی الکیموس ہی اور محرق دم ہی اور صندل اسکا سرد کر اور اسی اور کاش اسکا سرد قرض و فقم ہے اور جو نافع معالج ہے اور نافع خشونت حلق و دفع حد فستول دربول
 دما کر و الامامہ کا فاطمہ عطش لطف حرارت اور سہل ملک قوت ہے کہ تلطیف و تخفیل کر تے اور لینہ یعنی آتش جو کہ اکثر احادیث میں ذکر اسکا آیا ہے اسطرح بناتی ہیں
 کہ جو در قسم کے جو کوبالکجہ اور بانی شیرین یا چم حصہ اکثر آتش نرم میں پکاوین جب دغوس باقی رہ جاوے آثار میں اور صاف کر کے بقدر حاجت استعمال کریں
 یا اسے اجاء فی اللہ و اللہ علیہ بابے کرنے اور اسکی فضیلت میں **عَنْ** اسامہ بن شریک قال قال لا عراب یارسول اللہ الا انتاوی
 قال نعم یا عرابیاد اللہ نداء ووافان اللہ کو یضعم داء الا و ضعه لہ شفاء او دواء الا داء او احد افعلوا یارسول اللہ و ما هو قال الہم ترجمہ روایت
 ہی اسامہ بن شریک سے کہ عرابیہ جس کی یارسول اللہ کیا دوکان میں ہم فرمایا ہاں ہی ہندون اللہ کے دوکانوں کی اللہ تعالیٰ نہیں رکھا کوئی مرنے سے دنیا میں مار کر ہی ہے
 اسکی لئے شفاء دار مارا کہ جس عرس کیا یارسول اللہ وہ کو نہ مرنے سے فرمایا اپنی بڑیا یا **ف** اسباب من بن حود اور ابی مریر اور ابی خازم سے ہے روایت ہے کہ وہ اپنے ہاتھ
 سے روایت کرتے ہیں اور بن عباس سے ہے روایت ہے یہ حدیث حسن ہے ترجمہ حقیقت میں ہر مایہ کی کہ یہ وہ نہیں ہے و سعید بن جندب نے شاعر الکربا کوئی ہر مایہ
 کی حالت کہتی ہے اور احادیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فی ہر مایہ سے پناہ مانگی ہے **باب** ما جاء ما یطعم المریض باطعام مرض کے بیان میں **عَنْ** عائشہ
 قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا احدا اهلک الوعل امر بالحاء و صنع ثم امرهم فحوا منه و کان یقول انه لیزو فواد الخمرین
 و یسر و عن فواد التعلیل کما کسر احد لکن الوسخ بالما عن و وجہ ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا سے کہ تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 جب تے اپنے گہوار میں سے کتے پتہ کر تے اس کے لئے حریر کا سونا یا جاتا اس کے لئے ہر ایک جالوتی اس کے اوپر تے کہ وہ تسکین دینا ہی چاہتے تھے دیکھو اور ازل کر دیتا ہے اسکی دل
 الہ مارنیکا جیسے دور کرتی ہے ایک تم میں کی سل اپنے مونیہ سے ساتھ یا نیکی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا زہری نے عروہ سے انہوں نے عائشہ سے انہوں
 نے بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ یہ مضمون اس میں کاروایت کے ہم یہ حدیث حسین جریجی انہوں نے ابو اسحق طالقانی سے انہوں نے ابن مبارک سے انہوں نے یونس سے انہوں
 نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عائشہ سے انہوں نے بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی حدیث کا روایت ہے ہم یہہہ ابو اسحق فی مہر حم صا و بالفتح و المد حریر ہے
 اٹی اور پانی اور کچی سے بناتے ہیں اور کچی سے مٹھا بھی کر دیتے ہیں اور تلبا تو ہے او تلبیہ سے کہتی ہیں اور ابن ثابہ میں حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ اسکی دیگ
 حضرت کہہ میں چڑھی تھی جب کوئی بیمار ہوتا تھا یا تانک کہ وہ مر جاوے یا اجا بجاوے اور سیدنا ابن تیمیہ رحمہ اللہ فی المعاد میں فرماتی ہیں کہ وہ آتش جہنم
 چنانچہ ابن مایہ میں تصریح ہے اٹی ہے کہ حار شیر سی ہی اور تانیر اسکی خفرب اور زکوزی سے یا ہا ہے **باب** ما یطعم المریض باطعام مرض کے بیان میں **عَنْ** عائشہ
 پر کہا ہی اور یسے کے لئے جبرائیل سے بیان میں **عَنْ** عقبہ بن عامر النخعی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تکرہوا مرضا کم علی الطعم
 فان اللہ تبارک و تعالیٰ یطعمکم و یشفکم ترجمہ روایت ہے عقبہ بن عامر جسی سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زبردستی نہ کرو اپنی بارون پر کہانیکے لئے
 اسے کہ اللہ تعالیٰ انکو کھلاتا اور پلاتا ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم سے مگر اسی سند سے مہر حم یعنی جیسے بعض نادان کہتے ہیں کہ آدمی

دوا کرنا اور اسکی فضیلت

طہر مرض کا بیان

مرفوع کو حق الکلمات کا بیان ہے
 لہ تصدیق ہے کہ وہ حدیث میں نہایت معتبر ہے

بہت کچھ نال فرما کر صحت حاصل ہوئی آخر تباہی اُسکو ایک عورت نے خاکہ دس دن تک پیوئی اُسی پانچین ہو کر اُس کے اُسنی اور اچھی ہو گئی ناخن اُسکی اور نعم بخشی ہے
 ضار و جہا لون اور پوٹو لو جو ساقین اور ریشمین میں کلین اور میرجے مترجم کا باب ماجاء فی ذکر اھنة الرقية باقیہ کی کہ اہت میں مترجم رقیہ وہ دہکا
 اور جبکہ یار پوٹو کلین اور صاحب آفت کو اُس سے جہا میں جیسے صرع وغیرہ انتہی قول المترجم **عن ابن المغیرہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 من التوی او استرقی فهو برفی من التوکل ترجمہ وایچے ابن خیر کے کہ فرمایا اپنی جہنی داغ دلویا یا جہا ہو کہ کے وہ کل گیا اہل توکل سے **ف** اس میں
 ابن سعد اور ابن عباس اور عمران بن حصین کے ہے روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیحہ ہی **باب فی الرخصة فی ذلک** باب اسکی صحت میں **عن ابن**
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رخص فی الرقية من الحمق والعین والتملة ترجمہ وایچے انس کے کہ یونہا صلی اللہ علیہ وسلم فی حضرت دی رقیہ کی مجھ میں
 اور نظر باور علیہ میں **ف** مترجم کہتا ہے نہ کہچہ دانی میں کہ کھلتی میں پہلی میں اور تحقیق رقیہ کی اور تطہیق حدیث الکی آتی ہے **عن انس بن مالک** ان رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رخص فی الرقية من الحمق والتملة ترجمہ اسکا اور گداز **ف** اور یہ نزدیک سیر صحیحہ تر ہے معویہ بن مشام کی روایت ہے جو مروی ہے
 سفیان ہی سنی جو اوپر گداز اسباب میں برہ اور عمران بن حصین اور جابر اور عائشہ وطلق بن علی اور عمرو بن خرم اور ابی خراہ سے ہی روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے روایت
 کرتے ہیں **عن عثمان بن حصین** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا رقية الا من عین او حمة ترجمہ فرمایا حضرت رقیہ نہیں بلکہ نظر اور کچھ
ف وایچے فیضیہ یہ حدیث صحیحہ انہوں نے شعی ہے انہوں نے بریدہ مترجم رقیہ کی باہین احادیث کئی طور پر وارد ہوئی ہیں بعضے دلالت کرتی ہیں جواز پر خانیجہ
 احادیث بااواسطہ مسلم میں مروجی کہ ہر کو حضرت اور رقیہ کیا جبریل علیہ السلام کی آپ پر اور بہت سی روایتیں وارد ہوئیں اُسکے جواز میں اور بعضے احادیث دال ہیں اس پر
 کہ ترک اسکا اولی ہے چنانچہ مروی ہے کہ ترمذی آدمی نقل ہوئے جنت میں بغیر حاکم کے کہ رقیہ نہ کرتے ہو گئے اور اسطرح روایت باب سابق کی اور کچھ مخالفت نہیں ہے ان
 حدیثوں میں بلکہ جس میں اُسکے ترک کی اولویت اور تارک کے تعریف اور تا وارد ہوئی ہے مراد اُس سے وہ رقیہ میں خلی معنی معلوم نہیں یا کلام فارسی میں یا غیر عربی میں میں یا
 کے اور زبان غیر معلومہ میں کہ احتمال ہے اس میں شرک کا اور استعانت بالخیر کا سو باری تعالیٰ شانہ کی اور جس میں جواز مذکور ہے مراد اُس سے وہ رقیہ میں جواز میں الفاظ
 قرآن اور اسما آہی ہے کہ وہ نہ نہیں ہیں بلکہ مسنون ہیں اور حضور نے کہا کہ نہی مجہول ہے افضلیت پر اور بیان توکل کے لئے اور اذن اور فعل رقی کا مذکور ہے بیان جواز کے
 لئے اور ابن عبد البر ہی اسکی قائل ہیں مگر مختار نہ سب اول ہے لیکن مسنون ہونا رقی قرآنہ وغیرہ کا اور فعل کیا ہی بعضوں نے اجماع جواز رقی قرآنہ پر اور اسطرح جواز
 ہون اذکار آہی ہے اور مارزی نے کہا مجمع رقی جائز میں جب کتاب بعد سے ہون اور منع وہ میں جو سخت مجہول میں ہون یا منع اسکے معلوم ہون اس واسطے کہ احتمال ہے
 اس میں کفر کا اور کہا ہے کہ رقیہ لکتاب میں اختلاف ہے پس ابو بکر صدیق نے اُسی جائز کہا اور کردہ کہا اُسکو الکت نے اس خوف سے کہ انہوں نے بدل الا مہجیے بدل الا
 اسکی کتابوں کو اور حضور نے اُنکو جائز کہا انہوں نے کہا ظاہر یہی ہے کہ نہ بدلا ہو انہوں نے رقی کو اسلئے کہ عرض اُنکی اسلئے تبدیل کے ساتھ متعلق نہ تھی بخلاف سائر احکام
 شرع کے اور مسلم میں مروی ہے کہ آنحضرت نے فرمایا اگر ضو علی رقا کرنا باس بالرقی المکین فیہا شی انتہی مافی النودی فقیر کہتا ہے کہ آنحضرت کے اس قول فی جو فیصلہ
 اور یار قی کے باہین وہ سب سے بہتر ہے **باب ماجاء فی الرقية والمعوذتین** باب رقیہ معوذتین کے باہین **عن ابن**
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبعوا من الحان وعین الانسان حتی تزلزل المعوذتان فلما تزلزلت اخذ يهما وترك ما سواهما ترجمہ وایچے ابی حیدر صدیق
 کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے جنوں کے اور میوں کی نظر سے یہاں تک کہ ترین معوذتین پر جرب یہ پناہ ترین کے کیا اپنے اُسکو اور چوڑا یا اُسکے سوا اور دعا
 کو استعاذہ کی **ف** اسباب میں انس کے ہے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ فی یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **مترجم** معوذتین ہے قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الار
 کا اور فضائل ان دو سورتوں کے بہت میں چنانچہ عقبہ بن عامر سے مروی ہے کہ ہم جاتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صفحہ اور ابوار کی چھ میں کہ سخت آندہ
 اور طوفان سے ہو کر گھبراہٹ ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ٹپنے لگے معوذتین اور فرمایا اسی عقبہ پناہ انگو یہ دو سورتیں پڑھ کر کہ کسی پناہ مانگنے والی نے مثل اسکے پناہ نہ ملے
 ابو داؤد اور عبد اللہ بن ضمیمہ سے روایت ہے کہ ہم ایک اندھیری رات میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دو موٹے بٹھے اور ہم نے پایا اُنکو تب فرمایا ہم سے آنحضرت نے
 کہہ عرض کی میں کیا کہوں فرمایا کہہ قل ہوالدا احد اور معوذتین جب صحیح کرے تو اور جب شام کری تو تین تین بار کہ کافی ہو گلیتجہ بہتر سے لیکن پناہ ہوگی تجھی ہر

دلیل آتی ہے
 حدیث

یہ حدیث صحیحہ ہے
 اور اس میں اختلاف ہے

اس حدیث میں تصریح ہے رقیہ کی اجرت کی جواز پر اور ہر کہ اجرت اسکی حلال طیب ہے کہ اجرت تک ہی نہیں نہیں اور یہی پر قیاس کیا ہی بعضوں نے تعلیم قرآن کی اجرت کو اور جائز کہا ہے اسکو اور یہی مذہب ہے شافعی اور مالک و احمد و اسحاق اور ابی ثور اور و سکر لوگوں کا سلف ہے اور جو انکے بعد تھے اور منہ کیا ہی اجرت تعلیم کو ابوحنیفہ نے اور جائز کہا ہے رقیہ کی اجرت کو منطبق حدیث مذکور کے اور تقسیم کرنا ان بکریوں کا اپنے یاروں پر تبرؤ اور باعتبار موت کے تھا ورنہ وہ سب حق تھا انہیں صحابی کا جنہوں نے رقیہ کیا اور حضرت ابی جوفرا یا کہ میرسی حصہ لگاوا اس میں مقصود تبادل خوش کرنا اصحاب کا اور بلاغہ تھا اسکی ملت میں کہ صحابہ کو معلوم ہو جا کہ اس میں کوئی شائبہ اجرت ہی نہیں حرمت کا کیا ذرا ہے اور حضرت علی المد علیہ سلم کی عادت مبارک اپنے اصحاب کے ساتھ ایسی ہی تھی چنانچہ غیر سی جو ایک بڑی محبت ہی اور اصحاب نے اس سے کہا کیا تھا اور حماد بن جواہر قتادہ نے شکار کیا تھا اس میں سے بھی اپنے حصہ بنا مقرر کر دیا اور قطعاً من غنم جو حدیث میں وارد ہے اہل لغت نے کہا ہے کہ قطعاً غالباً استعمال ہے رز سے چالیس تک بکریوں کے لئے اور بعضوں نے کہا ہے یہ بڑی بکریں تک کی لئے اور عجم اسکی قطع اور قطعاً و قطعاً اور قطعاً آتی ہے مثل حدیث و احادیث کے اور منتخب ہے اس حدیث کی رو سے پڑھنا فاتحہ کالدینم اور مرض اور وقت سیدہ پر اور صاحب نظام پر اور سلم کی روایت میں ہے سیدالحی سلیم یعنی لوگوں نے انکے کہا کہ سردار ہمارے قبیلہ کا سلیم یعنی لدینم ہے اور لدینم کا ٹی مہوی کو سلیم کہنا باعتبار تفاعل کے ہے جیسے دارالمرضی والمرض کو شفا خانہ کہتے ہیں رکذا ذکر النومی فی شرح مسلم **باب** ما جاء فی الرقی والادویہ نقیہ من دخل ہے اس بیان میں **عن** ابی خزامہ عن امیہ قال سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلت یا رسول اللہ ارایت دقا ستر فیھا ودواء استداوی بہ وثقانا یقیھا هل ترد من قدر اللہ شیئاً قال ہی من قدر اللہ ترجمہ دایسے ابی خزامہ وہ اپنی باپ سے روایت کرتے ہیں کہ پوچھا میں نے یا رسول اللہ بہا خبر دیجیے مجھ کو کہ یہ رقیہ جس سے جہاں ہو تک کرتی ہیں ہم اور وہاں جس سے علاج کرتے ہیں ہم اور جہاں کی چیزیں جس سے اپنا بچاؤ کرتے ہیں یعنی مانند سپر و قلعہ وغیرہ آیا پڑھتے ہیں اللہ کے تقدیر میں کچھ فرمایا اپنے یہ خود تقدیر میں داخل ہیں یعنی انکا ہونا ہے تقدیر میں لکھا ہی مثلاً فلانی بیماری فلانی دواسے جاوگی اور فلانی کے بیماری اس رقیہ سے دور ہوگی یہ حدیث حسن ہے روایت ہے عید بن عبد الجمل نے انہوں نے سفیان کے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابی خزامہ انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکی اور ابن عیینہ سے دونوں روایتیں مروی ہوئی ہیں سو بعضوں نے کہا عن ابی خزامہ عن امیہ اور بعضوں نے کہا عن ابن ابی خزامہ عن امیہ اور روایت کی ابن عیینہ کی سوال اور لوگوں نے یہ حدیث زہری سے انہوں نے ابی خزامہ سے انہوں نے اپنے باپ سے اور یہ صحیح ہے اور ہم نہیں جانتے ابی خزامہ کی کوئی حدیث سوا اس حدیث کی مگر ترجمہ اس حدیث میں اثبات ہوا تقدیر کا اور معلوم ہوا کہ انہوں نے روایات وغیرہ ہی تقدیر الہی سے ہے اور دارنا اور اس طرح اور اسباب کے ساتھ توسل ہونا خلاف توکل نہیں جیسا بعض نے نادان کہتے ہیں جو تقدیر میں ہونا وہی ہوگا دواسے کیا ہوگا بات اہل سنیہ کہ دواسے ہی جو ہوگا وہ ہی تقدیر کے موافق ہے **باب** ما جاء فی الکماۃ والحجۃ باب کماۃ وعجۃ کے بیان میں **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحجۃ من الحجۃ وفیھا شفاء من السم والکماۃ من لمن واءھا شفاء للعین ترجمہ روایت ابی سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عجوہ جنت کی میوہ ہے اور امین شفا ہے زہر سے اور کماۃ ایک قسم ہے من کی جو نبی اسراہیل پر اترتا تھا اور پائے نیچے عرق اسکا شفا ہے آنکھ کے درد کی **ف** اسباب میں سعید بن زید اور ابی سعید اور جابر سے روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند میں نہیں جانتے ہم اسے محمد بن عمر کے روایت سے مگر سعد بن عامر کی سند سے **عن** سعید بن زید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الکماۃ من لمن واءھا شفاء للعین ترجمہ اسکا حدیث سابق میں گذرا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ابی ہریرۃ ان ناساً من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالوا الکماۃ جلد وادخل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الکماۃ من لمن واءھا شفاء للعین والحجۃ من الحجۃ وھی شفاء من السم ترجمہ ایسے ابی ہریرہ کہند لوگوں نے اصحاب میں سے کہا ہے کہ کماۃ چمک ہے زمین کی اور فرمایا آنحضرت نے کہ کماۄہ مرغ اور عرق اسکا شفا ہے آنکھ کے درد میں کہتے ہیں کہ اسکا شفا ہے زمین سے **عن** قتادہ قال حدثت ان ابی ہریرۃ قال اخذت ثلاثۃ کموۃ او خمسۃ وسبعۃ فصورن فجلعت کماۃ فھن فی قارورۃ فجلت بہ جازۃ فی فکرت ترجمہ دایسے قتادہ ہی کہ ابو ہریرہ نے کہا ہے میں نے تین کماۄہ یا پانچ یا سات اور پانچ امین کے ادھاق اور کہہ یا اسکو ایک شیشہ میں پیرا انہوں نے لکھا ایک ٹکڑا کے تو اسی ہو گئی وہ مگر ترجمہ کماۄہ بفتح کاف سکون میم وفتح حمزہ ایک نبات خود رو ہے کہ زمین میں خود بخود بن جرتے ہوئی الٹی ہے مہندی میں اسی کمنی کہتے ہیں

اسی اور زہری سے تقدیر میں داخل نہیں

کمنیہ اور کماۄہ کا بیان

یہ ہے پیرا عبد غنی بنوکی **ف** حدیث عبد الدین بن حکیم کی جانتے میں ہم اسی فقط ابن ابی لیلیٰ کی روایت کی ہے محمد بن بشر نے انہوں نے شیخ محمد بن سیدک انہوں نے ابن ابی لیلیٰ سے ہم نے اسکی اور ساجین حبیب بن ماسر سے بھی روایت ہے محمد بن عبد اللہ مروسی کہ حضرت نے فرمایا ان ارقا والتمم والتمم شرک یعنی قانا و تامل اور تامل شرک ہے رقا حج ہی رقیہ کی مراد اس سے وہ قیہ کہ سین نام میں ہونے کے جیسے اہل ہندو نام چاروں اور کلوا میر وغیرہ کی دہائی دیتے ہیں مگر خداوند کریم کے اسماء حسنی یا اذان کے الفاظ سمجھو یہاں ہر اور نہیں اور نام حج سے تیرہ کے اور تیرہ کے تیرہ کے ناخون وغیرہ اسی قسم کی چیزیں ہیں کہ عورتیں مشرکات اسکو گئے میں اسکو کھ ڈال دینی میں اور خیال کرتی ہیں کہ یہ لہو نیا دافع بلیات اور رفع آفات میں اور ٹوٹا ایک قسم ہے سحر کی کہ عورت اہلی کرواتی ہے کہ اپنے شوہر کی محبوب ہو جائے اسے نہ میں ٹوٹو کہتے ہیں اور اکثر انہیں وغیرہ کیا کرتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سبکو شرک فرمایا اور اپنی امت کو اس سے روکا اور میکوان سبک دور رہنا ضرور کہ ورنہ کمال زحمت کالی شہور ہے کہ ایک اور فی تو ہم نفع سے رہتے غور کو ناسخ کر کے عذاب بدی مول ہے اور ثواب سرچہ چوڑی داماد الا حق فنی او جہل جلی اور ابن ماجہ میں بھی عبد اللہ سے مروی کہ وہ اپنی بیوی کے پاس آئے اور ایک ڈور انکے بدن پر پایا پوچھا تو انہوں نے کہا مجھے قیہ کہ ہے عمر سے سوا نہوں نے اسے توڑ کر پینک یا اور کہا آل عبد الدین غنی میں شرک ہے پھر بھی حدیث پڑھی جو ہم نے ابو داؤد سے نقل کی اور عمران بن حصین سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے گلے میں تیل کا حلقہ دیکھا پوچھا یہ کیا ہے اس نے کہا یہ امنہ سے ہی فرمایا کہ اپنے آثار ڈال اسکو کہ نہ بڑا ہوگا تیرے لہی گرو میں اور امنہ ایک لگ ہے شانہ اور ہاتھ میں کہ اس کے باطنیکہ جو کچھ لٹکاتے ہیں اسکو حرز الامنہ کہتے ہیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ وہ ایک مرض ہوتا ہے شانہ میں غرض حضرت نے بڑی فصاحت اور خوش طبعی سے جواب دیا کہ یہ لٹکا نامو جب تیرے میں کا ہے یعنی سستے اور ضعف کا دین میں (ابن ماجہ) اور شاہ ولی اللہ صاحب قدس سرہ نے حجتہ اللہ میں لکھا ہے کہ جس حدیث میں قیہ نام اور توالہ سے نہیں وارد ہوئی ہے معمول ہے اور ان چیزوں کے جن میں شرک ہوا اور نہ مال و استغراق مواد می کو اس میں اور غفلت اور اعراض موبسب لاسب سے جل جلالہ اور جل شانہ غرض یہ کہ لٹکا نام کسی تعویذ کا جو کچھ آج بھی ہوتا ہے کہ شرک نہیں چنانچہ اسند عمر بن شعیب مروی ہے کہ عبد الدین عمر و تعلیم کرتے تھے اپنے بالغ لڑکوں کو اعوذ بکلمات اللہ التامات من خضیہ و عقابہ و شر عبادہ من سموات اسیاطین وان یسفران او جہا بالغ ہوتے تھے انکے تھیں لکھا ہوا کہ دیتے تھے (ابو داؤد) **باب** ماجاء فی تارید الحی بالمداء باب یانی سے سجا کر ہند کر کے یا نہیں **عن** رافع بن خدیج عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انھی فودھا من النار فابردوھا بالماء ترجمہ روایت ہے باغ بن خدیج سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخار کا جوش آگ سے ہے سوٹا کرو اسکو پانی سے **ف** اس میں اسانیت الی بک اور ابن عمر و ابن عباس اور زبیری کی بی بی اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے **عن** عائشہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان انھی من فیجھک فابردوھا بالماء ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بخار جوش سے ہے جنم کے سوٹا کرو اسکو پانی سے **ف** روایت ہے یزید بن اسحاق نے انہوں نے عبدہ انہوں نے شام بن عروسی انہوں نے فاطمہ سے جو بی بی میں مندر کی انہوں نے اسانیت الی بک سے انہوں نے صلی اللہ علیہ وسلم سے مندر کی اور سار کی حدیث میں کچھ اور بھی ذکر ہے اس کے زیادہ اور دونوں میں صحیح میں **عن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یعلھم من النھی ومن لا و جاع کلھ ان یقول لیسیم اللہ الیکبر اعوذ باللہ العظیم من شر کل عرق لغار ومن شر حر النار ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سکھاتی تھے صحابہ کو بخار اور سب ردو میں اس دعا کی پڑھنے کو اسم اللہ سے آخر ملک معنے اس کے یہ میں شروع کیا جو نہیں جہا ناس مرض کا سانہ نام اللہ کے کی بنا لگتا جو نہیں ساتہ اللہ بزرگ کے ہر بڑھتی رگ سے اور آگ کی گرمی سے **ف** یہ حدیث ہے نہیں جانتے ہم اسی مگر ابیم بن اسمعیل بن ابی حبیبہ کی روایت ہے اور ابیم ضعیف بھی تھا میں حدیث میں اور مروی ہے اس حدیث میں عرق بخار یعنی رگ آواز کرتے ہوئی محمد بن اس حدیث کو باب ہے کچھ ایسا تعلق تھا مگر مولف رحمۃ اللہ علیہ نے اسلئے ذکر کیا کہ اس میں مذکور ہے کہ پناہ مانگتا جو نہیں آگ کی گرمی سے اور یہ عائشہ سے بخار کے لئے بتائی تو معلوم ہوا کہ بخار میں اثر ہے ناکا انتہے اور جس بخار کے تبر یا پنے پانے سی فرمائی ہے شاید اس سے بخار صغری ہوگا اظہا اس میں ٹھنڈا پانی پلاتے ہیں اور برف میں ادویات کو سرد کرتے ہیں اور اطراف مرض آب سرچہ دہوتے ہیں پھر بعد میں ہے کہ حضرت فی بی نوع مراد لی (دروسی) فقیر کہتا ہے اگر سب بخار اپنے مراد لئے ہوں تو بھی کچھ نہ کال نہیں ہے اسلئے کہ آپ نے اسکی حرارت کو حار سے جنم فرمایا اور کیا تعجب ہے کہ جنم کی حقیقت اظہا غافل ہوں اور اسے نہ سمجھیں کہ وہ بخیر نور نبوت کی سمجھ میں نہیں آسکتی اور ہم نے کلمہ پڑھا ہے آنحضرت کا نہ حکیم کا اگر نام جہاں کے حکیم خلاف حضرت کی کہیں سب جھوٹے ہیں اور فرما آپ کی قابل تسلیم اور لائق تعلیم ہے الحمد للہ سے ذلک

یہ ہے پیرا عبد غنی بنوکی

ابواب الطب
درجات
درجات

باب ما جاء في الغيلة باب من منعه من شجرة كركية يابن عن بنت وهب وهي جدامة قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان الله انزل من السماء ماء فادق من ذلك ماء ولا يقتلون ولا يفتنون اولادهم ترجمه روايت وسبب اور نام انکا جد امک کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے ان کو کھینچ کر منع کرو مگر اپنی امت کو غیب سے پر رکھا ہے کہ فارس اور روم کے لوگ غلام کرتے ہیں اور ہمیں ضرر پہنچاتے اپنی اولاد کو لینے سبب غلامی انکی اولاد کو نقصان نہیں ہوتا **ف** ابابن اسرار بنت زید سے یہ روایت ہے یہ حدیث صحیح ہے اور روایت کے مالک نے ابی الاسود سے انہوں نے عروہ کے انہوں نے عائشہ سے انہوں نے ابی ہریرہ سے انہوں نے بنی سنانہ سے انہوں نے سلم سے ہاندہ کے کہا مالک نے اور خیال اور غلبہ سے کہ آدمی صحبت کرے اپنی بیوی سے اس زمانہ میں کہ وہ دودھ پلاتی ہو اور ایک فقیر کہتا ہے اور میں اقبال ہوتا ہے کہ حمل پہنچا دے اور دودھ فاسد ہو اور سبب دودھ کے شعیب کہ ضرر پہنچے روایت کی ہم سے عیسے بن احمد نے انہوں نے ابن سبک سے انہوں نے مالک سے انہوں نے ابی الاسود سے اور محمد بن عبدالرحمن بن نوفل سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عائشہ سے انہوں نے جابر سے جو مٹی میں وسبب سیدہ لی کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ تمہارا مین کہ منع کرو غلبہ سے یہاں تک کہ یاد کیا میں فارس و روم کو کہہ دو کرتے ہیں غلام اور انکی اولاد کو کھینچ کر نہیں ہوتا کہا مالک نے اور غلبہ سے کہ آدمی صحبت کرے اپنے بیوی سے حالت ارضاع میں جیسا اور لکھا کہ ابو عیسے بن احمد نے اور روایت کے عیسے بن اسحق بن عیسے نے انہوں نے مالک سے انہوں نے ابی الاسود سے ہاندہ کے کہا ابو عیسے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غیب سے **باب** ما جاء في دواء ذات الجنب باب ذات الجنب کے علاج میں **عن** زید بن ارقم ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يبعث الزيت والورد من ذات الجنب قال قتادة ويؤخذ من الجنب الذي يستنكبه ترجمه روايت اور اس ذات الجنب میں قادی لے کر اور ہونہ میں ڈالی جاوے وہ اسی جانب سے کہ حطوف درو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو عبد اللہ کا نام یحییٰ ہے شیعہ نصیری میں **عن** زید بن ارقم قال امرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان نتداوى من ذات الجنب بالقطر النصير في الزيت ترجمه روايت ہے زید بن ارقم سے کہا انہوں نے حکم فرمایا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دو اکرن ہر ذات الجنب کے قطر جوڑی اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور زید بن جابر سے ملے کہ یحییٰ بن ارقم کی روایت کے کہ وہ زید بن ارقم سے روایت کرتے ہیں اور روایت کے یحییٰ بن ارقم کی اہل علم نے یہ حدیث اور ذات الجنب سے ملے کہ مرض سے ترجمہ ذات الجنب ہمارے نزدیک ان قسم حقیقی وغیر حقیقی تحقیقی ایک قسم حار ہے کہ عارض ہوتا ہے نواحی جنب میں اس جہلی میں کہ باطن اعضاء میں ہے اور غیر حقیقی ایک درجہ کہ مشابہ ہوتا ہے حقیقی کے اور عارض ہوتا ہے وہ نواحی جنب میں ریح غلیظہ موزیہ کہ بند ہوتا ہے من صفات میں سو پیدا ہوتا ہے اس سے ایک درجہ مشابہ ذات الجنب حقیقی کے اور صاحب نون نے کہا ہے کہ جو در جنب میں ظاہر ہوئے ذات الجنب سے تسمیہ لاشی باسم مکانہ اور بعضوں نے کہا ہے کہ اگر اس سے مراد ہے خواہ جنب میں ہو یا یہ میں سو درجہ سے ہوا یا غلط غلیظہ سے یا غلط لذائذ سے اگرچہ غیر روم اور بخار کے ہوا و ذات الجنب حقیقی کو پنج چیزیں عارض ہوتی ہیں حمی یعنی بخار سعال یعنی کھانسی وضع کھانسی حقیقی یعنی نگی دم اور ریح منشاری یعنی وہ ریح جو ارہ کی طرح چلے اور علاج مذکور نے الحدیث اس قسم کا علاج نہیں لیکن قسم ثانی جو غلیظہ سے پیدا ہوا اس کو قطر جوڑی یعنی عود سے مفید ہے جیسا کہ دیگر روایات میں وارد ملے کہ وہ ایک قسم ہے قطر کی جیسا ہے باریک پسین اور ریح زیت میں ملا کر مکرر مقام ریح پر نہاد کرین یا لہوق فراوین نہایت نافع ہے اور تحلیل کرتا ہے مادہ کو اور دور کرتا ہے ریح کو قوی کرتا ہے عضا باطنی کو تقویت کرتا ہے سدون کی تسخیر کرتا ہے کہ عود حار یا سرد یا ریح ہے قبض کرتا ہے ریح کو مفری ہے اعضاء باطن کا دور کرتا ہے ریح کو کہوتا ہے سدون کو نافع ہے ذات الجنب کو اور لیجا تا ہے فضل رطوبت کو اور عود مذکور جیسا ہے اور نافع ہے ریح کو اور کہا سحی نے جابر سے کہ قطرات الجنب حقیقی کو بھی مفید ہو جائے حدیث اس کے ملوہ بلغیہ سے ہر خصوصاً وقت انحطاط علت کے **باب** عن عثمان بن ابی العاص انہ قال اتاني رسول الله صلى الله عليه وسلم ولي وجع قد كاد يهلكني فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم امسح بيده سبع مرات وقم اعوذ بعتر الله وقدرته وسلطانه من شر ما اجد قال ففعلت فاذهب الله ما كان فكم ازل امره اهلي وعيبرهم ترجمه روايت ہے عثمان بن ابی العاص سے کہ اے میرے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مجھے ایسا درد تھا کہ مارے ڈالتا تھا پہنچنے فرمایا جو درد کی جگہ بہت بار اپنے دل سے ہاتھ سے اور کہہ غرض سے اجد تک یعنی پناہ مانگت ہو معین اللہ کی عزت اور قدرت اور حکومت کی سائنہ اس چیز کے شر سے ہے میں پناہ مانگتا ہوں کہہ رومی ویسا ہی کہا میں پس دور کی اللہ تک نے جو بلا میرے ساتھ تھی پہنچا تبار ہا میں یہ دعا اپنے اہل وغیرہ کو **ف** یہ حدیث حسن ہے

کہ نیکو فی نذرت فحس فان کو نیکو فی منیع کایع فارکھا لا نکاد کھا و دسعا یا رذن اللہ ترجمہ دایسے ہوا جس کے فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آدمی کسی کو تم میں سے بجا اور بخار ایک ٹکڑے کے اسے بجا دی پانی سے پینے جیسے نیک بھاتی میں سوچا ہے کہ اسے سہی نہیں اور وہ نہ
اسے بجا دے پانی آئے اور کہ یہ ایک ٹکڑے کے نام سے یا اللہ شفا دے اپنے بند کو اور بجا اپنے رسول کو اور نہ میں اسے ناز بجا کے بعد طلوع آفتاب کے
قبل اور چائے کہ اس میں تین غوطے لگا دے تین دن کا ایسا ہی کہ یہ اگر چاہا ہو تو تین دن تو پانچ دن پر اگر چاہا ہو پانچ دن تو سات دن پر اگر چاہا ہو تو نو دن
سولہ تک نہ نو سو گ اسکا میں تجاوز نہو اللہ کے حکم سے **ہف** یہ نیکو سے ترجمہ کہ کسی قسم کا بخار و فقیر کو یقین ہے کہ اللہ کا اپنے فضل سے صحت دیگا اسلئے کہ اللہ کا
اپنے رسول کی تصدیق نہ کرتا ہے بخیر سیکڑوں بار اپنی عادت مبارک اسکی تصدیق کئے فرق فرماتا ہے اے طرح اگر بطور محتاط نہ تو بطور خرق عادت تو صحت ہو
احمد مد علی ذلک **عن** ابی حازم قال سئل سئل بن سعد وانا اسمعہ باقی شقی و دو و جرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما یقنی احدنا ان
یہ متقی کان علی یا فی بالما و فی ترسم و فاطمہ انھل عنہ و احرق کہ حصیل فحسبی بہ جرحہ ترجمہ دایسے ابی حازم سے کہ پوچھا کسی سہل بن سعد کو اور
میں جانتا ہوں پوچھا کہ کیا وہ مومن تھا کہ نہیں یا سہل نے نہیں بتایا کوئی اسکا جاننے والا مجھے یا وہ یہ بیان واقعی تھا نہ تعریف ہے پھر کیفیت کہ
کہ حضرت علی ثانی لاتے تھے اپنی سپہ میں اور حضرت فاطمہ زہرا مبارک دھوتی تھیں اور میں بویا جاتا تھا پھر ہر کی اکہ بویہ کی آپ کے زخم مبارک پر **ف** کہا ابو عبس نے
یہ حدیث حسن ہے ترجمہ کیا عالم بے تکلفی تھا کہ ابو سلاطین نے محمد بن اس کے سر میں بویہ کی اکہ لگا لی جاو اللہ صل علی محمد وآلہ اس حدیث کے معلوم ہوا کہ
وقت میں بیان واقعی اپنے علم کے جائز ہے اگر خوف محب کا جو عیا کہ سہل نے کیا مگر محب سے بخیر سہل نہیں اور یا پانی سے خون بند ہی ہو جاتا ہے سلمیٰ دہو یا صید ہے
عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخلتم علی المؤمنین فمقشوا لہ فی اجلہ فان ذلک لا یرد شیئا و یطیب
نفسہ ترجمہ دایسے ابی حذیفہ کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اہل بیت میں داخل ہو تو دعا کرو اور اسکو درازی عمر کی اسلئے کہ کچھ تقدیر کو نہیں بدلتی اور اسکا دل خوش
کر دیتی ہے **ف** یہ حدیث عربیہ مسائل ملحقہ مترجم مسئلہ امراض کو تبدیل آب و ہوا کے لئے نقل مکان مسنون ہے چنانچہ بخاری فی اسیر اللال کیا ہے
حدیث عربیہ کے کہ انکو اپنے حکم و یا نہی سے باہر جانیکا مسئلہ محرم کو بھی ضرورت پچھنے لگانا جائز میں چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی نقل میں پچھنے لگا فی میں اپنے
سرمبارک میں اور آپ محرم تھے رواہ البخاری مسئلہ بخاری میں حضرت سکندر مدنی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا جب سوئم طاعون کو کسی زمین میں تو داخل
نہو زمین اور جب کسی زمین پر پڑے تو وہاں سے نکلو بھی نہیں انتہی او طاعون برفان فاعول طعن سکے اس لفظ میں عربی عدل کیا ہے یعنی صیغہ اصل سے نکال
یا ہے اور وال ہے یہ لفظ موت عام پر یا نذر بار کے اور نذر یا اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ طاعون بخور میں کہ درم مولد کے ساتھ نکلتے ہیں اور اسکا گرد اگر دسور ہو جاتا ہے یا سبز
ہو جاتا ہے اور اس کے ساتھ ہی صفات قی شروع ہوتا ہے اور وہ پھر اکثر بھانہ بن نکلتے ہیں اور کبھی انگلیوں اور ہاتھوں میں ہی نکلتے ہیں بلکہ سر میں خیل سے کہا طاعون
و ما ہے اور وہ ہر مناسم ہے کہ جو موجب ہلاک انسان ہوا اور ابو بکر بن عربی اور ابوالد کا بھی قول اسی کے قریب ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے وقت میں جو وہاں کا شام
واقع ہوئی تھی وہ بھی طاعون تھا پھر آپ شہرہ مشائخان قریش شام کی راہ سے لوٹ آئے بخاری مسئلہ ابان ابن یسے کہ ہی کا دودہ ابن شہاب مدنی
کہ پوچھا انہوں نے حکم اسکا ابوالداریس سے سوا انہوں نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے گوشت سے منع فرمایا اور خاص اس کے لبن میں کوئی حکم نہیں نہیں پوچھا رواہ
البخاری اگر کافی ہے کہ کہ حرمت لبن کے بسبب حرمت لحم کے چھاسلئے کہ متولد ہو ہے دودہ گوشت سے مسئلہ حقیقت حرم کی اور تاثیر کے ثابت ہے اور گے میں اس کے
اثبات کی طرف اہل سنت اور مجاہد علماء امت اور زمین منکر اس کے گراہل بیت اور ذرا کیا ہے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب مقدس میں اور فرمایا ہے کہ وہ مفرق ہے من المرزوق
اور اشارہ کیا ہے اس کے ترک کے کہ کفر کی طرف اور احادیث متفق علیہ اور مومن ہیں اس کے اثبات تاثیر میں اور جسے سحر کیا تھا آنحضرت پر نام اسکا لبید بن الاصم تھا اور ایک تھے
تاثیر اسکی آپ پر اور بعض متقدمین حضرت جن کہ یہ یہ منصب نبوت کے خلاف ہے اور تجویز کرنا اسکا منافی ثقاہت انبیاء ہے گریہ غمراض اٹکا باطن ہے اسلئے کہ دلائل قطعیہ
قائم ہو سے میں صدق و عصمت پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کس چیز میں کہ متعلق ہے تبلیغ احکام آپ سے اور خطا کرنا اور دنیا میں یا اثر ہو جائی سم سے یا
مضر ہو جائی کسی اور ضرر ہو چنانچہ حیر سے ہرگز منافی منصب نبوت نہیں بلکہ یہ کمال منصب نبوت ہی اسلئے کہ یہ لوگ بشری ہیں اور شہرہ افضل ہے تامی مخلوق سے

[illegible]

۱۰

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَبْوَابُ الْفَرَائِضِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِہٖ بِتَقْسِیْمِہٖ
 کے ہیں جو واردین رسول اللہ علیہ السلام سے۔ مترجم فرائض جمع ہے فرضیہ کی اور وہ شتن ہے فرض سے کو فرض سخت میں ابلی
 تقدیر اور قطع اور بیان کے بہ اور اصل طالع شرع میں فرض دو ہے جو ثابت ہو دلیل قطعی یعنی ہے اس قسم کے مسائل فقہیہ کو فرائض اس واسطے نام لکھا کہ یہ نام مقدر

اور تو انکو دو تہا بیان جو چہ پڑا اور اگر ایک سے تو انکو آدھا الایۃ مترجم کہتا ہے کہ اگر دو لوگ ان ہون تو پہلے سہ منصوص قرآن عظیم میں ہنہن اور اجماع سلف منفقہ سے
 کہ انکا حکم بھی وہی ہے جو وہ زیادہ کا ہے (فتح الرحمن) پس میراث اولاد کی باپ سے خواہ ماں سے اس طرح ہے کہ جب مر جاوے باپ یا ماں اور چہ مر جاوے لڑکا اور لڑکی بیٹھا اولاد
 ذکر وراثت دونوں قسم میں مرد کو اُس سے حصہ برابر و عورت کو یکے لینے مرد کو دو اس اعتبار کریں اور عورت کو ایک اس اور اگر فقط لڑکیاں ہوں اور لڑکا انکے ساتھ نہ ہو
 تو دو لڑکیوں یا کتنے زیادہ کو دو ثلث میں ترکہ سے اور اگر ایک لڑکی ہے تو اسی نصف ہی کل مال کا پر اگر شریک ہو جاوے اولاد کی ساتھ کوئی اور اصحاب فرائض اور اولاد
 میں کوئی نہ رہی ہو تو پہلے اُسے حصہ ہی کیوں مثلاً و شریک زوجہ یا زوج یا باپ میت کی والدہ علم اور اسکے بعد جو باقی رہے وہ اولاد پر اس طرح تقسیم ہو کہ مرد کو دو حصہ
 اور عورت کو ایک حصہ حاصل کلام ہے کہ نبات انہ کے ساتھ ملکہ عصبہ بالغیر ہو جاوے ہن والدہ علم اور اولاد نہ ہو کا مترجہ جبکہ خاص میت کی اولاد نہ ہو مانند حالت اولاد ہو اسطرح
 کے ہے لینے جیسا بیٹا بیٹی سے نہ ہو تو پوتا پوتنی ورنہ لینے میں انکے قائم مقام میں کہ مرد انکے مثل مردان اولاد ہو اسطرح کے ہن اور عورتیں انکی مثل زنان ہو اسطرح
 اور وارث ہوتے ہن یہ جیسے کہ وارث ہوتے ہن اولاد ہو اسطرح و عورت ہن اولاد ہو اسطرح پس اگر ہمہ ہو جاوے ہن اولاد ہو اسطرح اولاد
 پسر ساتھ اور اولاد ہو اسطرح میں کوئی مرد بھی ہو تو حکم ہے کہ اولاد پسر کو میراث نہیں ہے اولاد ہو اسطرح کے ہوتے ہوئے اور اگر اولاد ہو اسطرح میں کوئی مرد نہ ہو اور عورت
 اولاد ہو اسطرح و لڑکیاں یا زیادہ تو میراث نہیں ہے دختران پسر کو انکے ہوتے ہوئے مگر جبکہ ہو کہ اولاد پسر میں کوئی مرد نہ ہو دختران پسر کے درجہ نسب میں یا پھر
 ہونے تو باز رکھیا گیا یہ مردان یا زیادہ کو دختران ہو اسطرح سے اور تقسیم ہو گا یہ مال زیادہ دختران پسر اور اس مرد پر لڑکا کر مثل حظ الانثیین اور مال زیادہ سے مراد وہ مال
 ہے جو دختران ہو اسطرح سے بھی پھر اگر کچھ نہ بچے تو دختران پسر کو کچھ نہیں اور اگر اولاد ہو اسطرح ایک ہے لڑکی ہو تو اُسے نصف ہے اور دختر پسر ایک ہو یا زیادہ لڑکی و دختر
 لینے جو بہ نسبت میت کے ایک مرتبہ میں ہن تو اُسے پہا حصہ پھر اگر دختران پسر میں کوئی مرد نہ ہو اور وہ بہ نسبت میت کے ان لڑکیوں کے برابر ہو مرتبہ میں تو انکا کچھ حصہ
 مقرر نہیں اسن و عورتیں جیسے کہ اوپر کی صورتیں چٹا حصہ ہوتا لیکن اہل فرائض طے اگر کچھ باقی رہ گیا تو وہ بقیہ اس مرد پر اور جو اسکے مرتبہ میں ہو یا اس سے اوپر ہو دختر
 پسر سے تقسیم ہو جاوے گا مرد کو دو حصہ عورت کو ایک اور جو اس مرد بچے کے درجہ میں ہے اسکو کچھ نہ ملیگا اور اگر اہل فرائض سے کچھ نہ بچے تو انکو کچھ نہ ملیگا مصنف شرح
 سوطا باب میراث یزید بن ابی بن مع بنہ الصلہ اب پتیوں کی میراث میں بیٹیوں کے ساتھ **عَنْ هُرَيْثِ بْنِ شُرَيْبٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى أَبِي**
مُوسَى وَاسْلَمَ بَنُ رَيْبَةَ وَسَأَلَهُ عَنْ ابْنَةٍ وَابْنَتَيْنِ وَأَخْتٍ لَابٍ وَأُمِّ فَقَالَ لِلْابْنَةِ النِّصْفُ وَلِلْأَخْتِ مِنَ الْآبِ وَالْأُمِّ مِائَتِي قَالَا لَهَ
الْطَّلَقُ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ فَاسْأَلَهُ فَإِنَّهُ سَبَّحًا بَعَثَا فَأَتَى عَبْدَ اللَّهِ فَذَكَرَ لَهُ ذَلِكَ وَأَخْبَرَهُ بِمَا قَالَا قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَدْ صَلَّيْتُ إِذَا مَا نَا مِنَ الْمُصَدِّقِينَ
وَلَكِنِّي أَقْضِي فِيهَا حَقَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْابْنَةِ النِّصْفُ وَلِلْابْنَةِ الشُّدُسُ نَكْلَةُ الثَّلَاثِينَ وَلِلْأَخْتِ مِائَتِي
 ترجمہ دایت ہر بن شریب سے آیا ایک دالی موسیٰ اور سلیمان بن ربیع کے پاس اور پوچھی اُن دونوں سے میراث بیٹی اور پوتنی اور حقیقی بہن کی سوانہوں کی کہا بیٹی کو
 نصف ہے اور بہن کو باقی اور کہا دونوں کے ساتھ عبد اللہ کی پاس اور پوچھنے سے سودہ ہی جواب میں ہمارا ساتھ دینگے تو آیا وہ عبد اللہ کے پاس اور ذکر کیا اسکا اور خبر دی
 ابی موسیٰ اور سلیمان کے قول کی عبد اللہ کہا میں اگر یہی حکم دونوں کو گراہ ہو گیا میں اور نہوارا ہائے والو نہیں لیکن فتویٰ دیتا ہوں میں تمہکو جیسا فتویٰ دیا رسول
 خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیٹی کو نصف ہے اور پوتنی کو چٹا حصہ کامل ہو جاوے ہن یہ دونوں حصہ ملکہ و ثلث اور باقی بہن کو سب سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور
 ابوقیس اووی کا نام عبد الرحمن بن شروان ہے اور وہ کوئی ہن اور روایت کے یہ حدیث شعبہ نے بھی ابی قیس سے ترجمہ اُس کے اور پوتنی کے حصول کی تحقیق ہمارا قول ہن
 اور پندرہ کو ہو چکی اور بہن حقیقی قائم مقام بیٹی کے ہے لینے جب بیٹی نہ ہو تو جیسے ہن کا حال بیٹی کا سا ہی کہ ایک کو نصف ملتا ہے اور ایک سے زیادہ کو دو ثلث
 اور اپنے بہائی کے ساتھ عصبہ ہو جاوے ہن اور بہائی بہن پر لڑکا کر مثل حظ الانثیین حصہ ہوتا ہے اور علاتی بہن بچا پوتنی کے ہے لینے جو حکم پوتنی کے میراث کا ساتھ بیٹے
 کے ہے وہی حکم علاتی بہن کا ساتھ حقیقی کے ہے جیسے پوتنی بروقت نہ ہونے بیٹی کے بجائے بیٹی کے ہو جاتی ہے اور ایک نصف اور زائد ثلثان اور ساتھ اپنے بہائی کے
 میراث بصورت پاتی بہن ہی حال جیسا علاتی بہن کا ہے بروقت نہ ہونے حقیقی بہن کے اور جطر ایک بیٹی کے ساتھ پوتنی کو سدس ملتا ہے ایسی ہی ایک علاتی بہن کو
 ساتھ حقیقی بہن کے اور جطر دو بیٹیوں کے ساتھ پوتیاں بالکل محروم ہو جاتی ہیں ایسی ہی دو حقیقی بہنوں کے ساتھ علاتی بہن بالکل محروم ہو جاتی ہیں اسطرح باوصف

بچا اولاد سے

بچا اولاد سے

بچا اولاد سے

ہونے دوہونو حقیقی کے اگر اساتہ علاقہ بنو کے بہائی علاقہ یا باجا کو تو بہ بہ بنی ہی مصعبہ جاوینگی قائمہ پتو بنین مذکر سفل کا بھی حصہ کہو تا ہی یہاں یہ بات ہے
 ہے پس اگر ایک شخص سے اور دوہونو حقیقی اور ایک بن علاقہ اور ایک بیجا چو کہ تو دوہونو حقیقی بنون کو ملینگے اور باقی بن الاغ کو اور علاقہ بن کو کوہنہ ملینگا (علم الفرائض)
باب ما جاء في ميراث الاخوة من الاب والاخر باب حقیقی بہائون کی میراث میں **عن** علیؑ قال انکم تقرؤن ہذا الاية من بعد وصية
 نوصون بها واذین وان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضی بالذین قبل الوصية ولان اعمان بنی الاقریر یون دون بنی العلات الرجل یث
 احاک لا ینہ وامہ دون اخیه لا ینہ ترجمہ دایکے حضرت علیؑ سے کہ فرمایا انہون نے پڑھتے ہو تم یہ آیت من بعد وصية الاية اور حقیقی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے حکم یا اداوی دین کا قبل وصی کے اور حکم کیا ایمان بنی الام کے کہ بہائی بن حقیقی ایک باب سے وارث ہوتے ہیں نہ برادران اخانی کہ بہائی بن ایک باب سے
 یعنی مرد وارث ہوتا ہے اپنے حقیقی بہائی کا ایک باب سے ہونہ علاقہ بہائی کا ایک باب سے ہونہ وارث نہ ہوتا ہے انہون کے یزید بن ہارون انہون کی زکریا
 بن ابی زائد ہی انہون نے ابی اسحق سے انہون نے حارث سے انہون نے علی سے انہون نے بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے شل اسکے روایت کے جسے ابن ابی عمر نے انہون نے سفیان سے انہون
 نے ابی اسحق سے انہون نے حارث سے انہون نے علی سے کہ حکم فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ایمان بنی الام کہ حقیقی بہائی بن وارث ہوتے ہیں نہ بنی العلات کہ برادران
 اخانی بن اس حدیث کو نہیں جاتا ہم مگر ابی اسحق کے سند سے کہ وہ حارث سے اور وہ حضرت علیؑ سے روایت کرتے ہیں اور کلام کیا بعض اہل علم نے حارث میں اور
 عمل اسی حدیث پر اہل علم کے نزدیک متبرحم یعنی حضرت علیؑ رضی اللہ عنہ فرمایا کہ شاید تمہیں اس آیت میں شبہ وارد ہو کہ لے وصیت کو پہلے ذکر کیا ہے
 دین کے بعد کو کہ تواجرا وصیت قبل اداوی دین ضرور اور حضرت علیؑ دین مقدم کیا وصیت پر جو ان کو کہ دین مقدم ہے حکم اگرچہ مورخ سے ذکر اور تقدم وصیت کا
 ذکر فقط مزید اعتنا کے واسطے ہی کہ وہ حق میں سے اور نفوس و شر پر شاق ہے اور برادران حقیقی ایک باب سے اگر برادران علاقہ کے ساتھ جمع ہوں تو میراث برادران حقیقی کو
 ہے سو ہمیں دوہونو قرآن میں تو اسد لکھنے سب بہائون کو برادران کیا اور برادران اخانی کہ ایک ان سے ہیں اصحاب فرائض سے ہیں یہاں کلام سے عبات میں اور
 اصل ریش اخوی آخر تک تفسیر و تاکید کلام سابق (شرح مشکوٰۃ) **باب عن** جابر بن عبد اللہ قال جابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخوذ فی
 وانا مریض فی بنی سلمة فقلت یا بنی اللہ کیف اقمہ مالی باین وکوفی فکمر یزید علی شینا فذلت یوصیکم اللہ فی اولادکم لکرمثل حظ
 الا متینین الا یہ ترجمہ دایکے جابر بن عبد اللہ سے کہ ائی میرے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عیادت کو میرے اور میں ہمارے تہا بنی سلمہ کے معاملہ میں سو عرض کی میں نے
 اسی بنی امیہ کے کیونکہ تقسیم کرو نہیں اپنا مال اپنی اولاد میں سو جاب نے اپنے کچھ بھرتی یہ آیت یوصیکم اللہ الا یہ یہ حدیث سن ہے اور روایت ہے
 ابن عیینہ غیر محمد بن منکر سے انہون نے جابر سے **عن** محمد بن المنکدر سمع جابر ابن عبد اللہ قال مرصت فانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 یخوذ فی فوجد فی قدامی علی فاکافی ومعا ابی بکر واما اشیان فوصاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصت علی من وصوہ فاقضت
 فقلت یا رسول اللہ کیف اقمہ فی مالی او کیف اصنع فی مالی فکمر یزید شینا وکان لہ تبع اخوات حتی نزلت اية الميراث يستفقوا کل
 اللہ یتفقوا فی الکلا لک الا یہ قال جابو فی تزکت ترجمہ دایکے جابر بن عبد اللہ سے کہ انہون نے کہ یا مہو امین اور ائی میرے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میر
 عیادت کو لو پایا مجھے کہ بیہوشی آگئی تھی مجھ پر ائی آپ اور ابو بکر و دو نو بیدل تھے سو وضو کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ادا وضو کا بجا ہوا پانی یا غسل وضو کا مجھ پر
 سہوش میں آیا میں اور عرض کی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حکم کروں میں نے یے المین یا یہ کہا کہ کیا کرو نہیں اپنا مال مجھے یہ شک اوی ہے پھر حضرت نے کچھ جواب نہ دیا مجھ کو اور ائی یے
 جابری کو نہیں تمہیں یہ قول ہے محمد بن منکر کا یہاں تک کہ نازل ہوئی آیت میراث کی یتفقونک سے آخر تک کہا جابر نے یہ آیت میرے باہن اتری **ف** یہ حدیث
 صحیح ہے ترجمہ ان دونوں باب میں منصف رحمۃ اللہ علیہ نے بہائی بنون کا ذکر کیا ہے پہلے ہم نے خلاصہ حکام ذکر کرتے ہیں بعد اسکے آیت مبارکہ مستفقونک کے
 شرح کرینگے فانول بعون اللہ وقوتہ بہائی اگر ایک باب سے ہیں حقیقی بن اور اگر ایک باب سے علاقہ بن اور اگر ان ایک ہے تو اخانی بن اس حقیقی اگر میت کا فرزند
 زنیہ ہو چکے یا فرزند فرزند کہ نہ ہو تو اس صورت میں انکو کچھ نہیں ملتا اور اسی طرح جبکہ میت کا باپ موجود ہو اور وہ وارث ہوتے ہیں میت کی رگوں کے ساتھ یا پوتوں
 کے ساتھ مگر جبکہ میت کا دادا انہو اس طرح کہ وہ اس صورت میں حصہ نہیں کہ پہلے ذوی الفروض پر انکے حصوں کے موافق ترکہ تقسیم کیا جاوے اور بعد جاتے ہی وہ انکو ملے

حقیقی بہائی میراث کا بیان

اصناف فیض الی
 لکھائی ہے

۴۰
 روایت ہے

ترکہ برادران حقیقی

یا عصبہ بغیرہ یا عصبہ غیرہ اور وجہ انحصار عصبات نسبی کے تین قسم میں یہ ہے کہ ثبوت عصبت میں غیر کے ملنے کی حاجت نہیں تو وہ عصبہ بغیرہ ہے یعنی بذات خود بلا
انضمام شخص آخر عصبہ ہے اور ثبوت عصبت میں اگر غیر کا محتاج ہے اور یہ غیر ہی اس عصبہ میں شریک ہے تو عصبہ غیرہ ہے اور اگر غیر کے ساتھ شریک نہیں تو عصبہ
بغیرہ ہے اور عصبہ بغیرہ کے لیتنے میں جمع مال میت کا عند الاقراء یعنی بصورت نہ ہونے ذوی الفروض کے اور عصبہ بغیرہ ہر مرد کے نہ داخل ہوا کے نسب میں میت تک
کوئی انتہی اور وہ چار قسم ہے اول جز میت پر مثل میت پر جز میت الاقرب فالاقرب اسی ترتیب سے کہ مذکور ہوئی اور جز میت جیسے فرزند
پر ہونا اگرچہ باطل ہو یعنی پرتا اور پوتے کا پرتا مقدم ہے اصل میت پر اسکے بعد حق ہے مثل میت جیسے باپ اور وہ ہوتا ہے ایک بیٹی یا اس سے زیادہ کے ساتھ
اور صاحب فرض پر اسکے بعد اور جو اس سے اوپر ہو یعنی پردادا سردادا الی غیر ذلک اور ناجد فاسدی اور ذوی الارحام میں ہے پر اسکے بعد میت کا خراب ہے جیسے
سگا بہائی پر علاقائی بہائی کے بعد سگے بہائی کا بیٹا پر اسکے بعد سوتیلے بہائی کا بیٹا اگرچہ ابن الاخ ساقل ہو یعنی بھتیجے کا بیٹا یا پوتا اور مؤخر کرنا بہائی
کو داد اسے اگرچہ دادا عالی ہو امام ابو حنیفہ کا قول ہے اور یہی قول مختار ہے معنی یہ برخلاف صاحبین اور شافعی کے بعضوں نے کہا کہ صاحبین کے قول پر فتویٰ
ہے یعنی بہائی مقدم میں دادا پر خطاویٰ کہہ کر قول امام کا مستند ہے پر اسکے بعد میت کا جز یعنی سگا چچا مقدم ہے پر سوتیلہ چچا پر سگے چچا کا بیٹا مقدم ہے
پر اسکے بعد سوتیلے چچا کا بیٹا اگرچہ چچے بہائی ساقل ہوں امام بدیع مقدم میں یہ ہے امام کے بعد باپ کا سگا چچا مقدم ہے پر اسکے سوتیلہ چچا ہے پر امام کے
بعد باپ کے سگی چچا کا بیٹا مقدم ہے پر اسکے بعد باپ کے سوتیلے چچا کا بیٹا بعد اسکے امام پر مقدم ہے پر بیٹی امام پر سگی چچا کا سگا چچا مقدم ہے پر اسکے بعد سوتیلہ
چچا دادا کا پر بعد اسکے امام کے بعد ان کا بیٹا اس طرح مقدم ہے یعنی سگا سوتیلے پر مقدم ہے اگرچہ عم مدد سگی فرزند اور عم جدی کے فرزند ساقل ہوں پس معلوم ہوا کہ
کے چار سبب میں موت پر ابوت پر اخوت پر عہد اور قرب درجہ کے بعد عصبات میں جب تفاوت ہوگی سوتیلی کا ترجیح دی جاتی ہے قرابت کی قوی ہونے کی وجہ
سے عصبات میں سے جو عصبہ میت کا سگا ہوگا وہ سوتیلے پر مقدم ہے اگرچہ عصبہ قوی قرابت عورت ہو جیسے سگی بہن بیٹے کے ساتھ مقدم ہے سوتیلی بہائی پر اور خلاصہ
کہ درجہ برابر ہونے کے وقت دو قرابت والی کی تقدیم ہوتی ہے اور درجہ میں تفاوت ہونی سے اعلیٰ یعنی اقرب مقدم ہوتا ہے برابری درجہ کی مثال یہ ہے کہ دو بہائی ایک سگا
اور دوسرے سوتیلہ تو سگا مقدم ہوگا کہ وہ طرز سے قرابت رکھتا ہے باپ کی طرف سے ہے اور سوتیلہ فقط ایک قرابت رکھتا ہے باپ کی طرف سے ہے
مان کی طرف سے ہے اور تفاوت درجہ کی مثال جیسے سوتیلہ بہائی اور اسکے بہائی کا بیٹا تو سوتیلہ بہائی سگے بھتیجے پر مقدم ہے قرابت تر ہونے سے اور عصبہ بغیرہ ہوجاتی
ہیں بیٹیاں بیٹوں کے ہونی سے اور پوتیاں پوتوں کے ہونے سے اگرچہ سی درجات میں ساقل ہوں چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **يُؤْتِيكُمُ اللَّهُ فِي ذِكْرِ اللَّهِ لَكُمْ**
مِثْلَ حَقِّ الْأَنْثَىٰ بِمَا آتَىٰ الذَّكَاءَ یعنی اللہ تعالیٰ تمہاری اولاد میں وصیت کرتا ہے مرد کے واسطے دو عورتوں کے حصہ کی برابر یعنی اگر ایک بیٹا اور ایک بیٹی ہے تو تین سہم سے
قسمت ہوگی دو سہم بیٹا لگا اور ایک سہم بیٹی اور اگر دو بیٹیاں ہیں تو چار سہم سے قسمت ہوگی ایک ایک سہم ہر ایک بیٹی لگی اور دو سہم بیٹا لگا اس طرح بیٹیاں اور بیٹے
ابن کو سمجھنا چاہئے اور سگی سوتیلی بہنیں عصبہ بغیرہ ہوجاتی ہیں اپنے بہائی کے ہونے سے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **وَأَنَّ كَوْلَ الْوَحْشَةِ وَبَنَاتِهَا وَأُمَّهَاتُهَا**
مِثْلَ حَقِّ الْأَنْثَىٰ تو عصبہ بغیرہ چار عورتوں میں نصف اور غلثین کی حصہ الیاءن وہ عصبہ ہوجاتی ہیں اپنے بہائیوں کے ہونے سے اگرچہ ان کا بہائی حکمی ذہن حقیقی
چنانچہ میت کی بن الاہل کا بیٹا یعنی پرتا عصبہ کر دیتا ہے اپنے برابر کے درجہ والی بہن یا اس بہن کو جو اس سے اونچے درجہ والی ہے اور عصبہ مع غیرہ نہیں ہیں بیٹوں
کے ساتھ یا پوتوں کے ساتھ مع لہل فرالض کہ بہنوں کو بیٹوں کے ساتھ عصبہ قرار دے اور ولد الزنا اور ولد الملاءنہ کا عصبہ انکی مان کا مولیٰ ہے اور مولیٰ سے مراد اس
مقام میں وہ ہے کہ عصبہ آزاد کرے یا لے و نون کو شامل ہو اور عصبہ سبی مولیٰ ہے غلام کا آزاد کرنا لایہر مولیٰ العاقہ کے بعد اسکا عصبہ بغیرہ مقدم ہے اسکے عصبہ سبی
پر اور بموجب ترتیب مقدم کے یہاں بھی لحاظ ضرور ہے چنانچہ ابن متقی مقدم ہے پر ابن الاہل علی القیاس اور جبکہ غلام آزاد کرنا لایہر مولیٰ کا بیٹے آزاد کرنا لایہر
کا باپ اور بیٹا چھوڑ کر تو سب مال مولیٰ کے فرزند کا ہے اور ابو یوسف نے کہا باپ کے واسطے چھ حصہ یا غلام آزاد کرنے لایہر مولیٰ کا دادا اور اسکا بہائی چھوڑا تو
تمام مال دادا کا ہے یا اس ترتیب کے جو عصبہ بغیرہ میں مذکور ہے اور صاحبین کہہ کہ دونوں کے مابین میں مال مقسوم ہوگا میراث کی مانند اور ولایہ عاقہ وقت میں عصبہ
بغیرہ نہیں نہ عصبہ مع غیرہ دلیل قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ عورتوں کو ولایہ میں کچھ حصہ نہیں ہا اس غلام کا ولا ہے جسکو خود عورتوں نے آزاد کیا ہوا آخری حدیث

عصبہ بغیرہ
عصبہ مع غیرہ
عصبہ سبی

عصبہ سبی

ازدحام جو بہت عرصہ تک یہاں ملازم زاد رہے

بالتقدیر الکی سکتے ہیں اور وہی شانہ فی کائنات کو ازل میں اندازہ کر رکھا تھا اور کوئی ذرہ اسکی تقدیر اور اندازہ سی باہر نہیں اور باوجود اسکی بند و گوانی کام میں اختیار
 ہوتا ہے اور اس عقاب سی پر مرتب ہوتا ہے اور تقدیر اختیار کے معنی جو نہیں جو اشکال ہے و کتب کلامیہ میں مذکور ہے اور حکم بانسانیاں ضروری وہ تناسی کہ آدمی میں
 اپنے لئے اپنے اختیار کو کہتی ہیں کہ یہ نوشتہ ایک فعل کو اسکی ترک پر اختیار کرنا ہے اور کہی اسکی ترک کو فعل پر ترجیح دیتا ہے بخلاف حرکت مرقع کے کہ اصل اس پر
 اختیار نہیں ہے اس میں جب یہ کہ کہتے ہیں کہ حرکت آدمی کے مثل حرکات باد کے ہے باطل ہے اور یہ خود مشاہد ہے کہ آدمی کے ہر قدم ہوا کرتا ہے سنت کی گواہی ہی ثابت ہوا
 کہ جب یہ کالزمین اندازہ ہوا ہی اور جب ارادہ اور شیت الہی ظہور میں آئی ہی اور اس کے نسبت یہ کہ کہتے ہیں آدمی اپنے انحال کا اختیار ہے باطل ہو گیا پس تحقیق
 مال در میان قدر و جبر کے ہی عیاں کا نام ہے فین ابوجہ المدحصر صادق رضی اللہ عنہ فرمائی میں لاجبر ولا قدر و لکن امر میں امر میں اور حقیقت میں اللہ تعالیٰ نے خلق
 و سجد و شایا میں سب شرائط بطریق جریان عادت کے پیدا کئے ہیں جیسے الگ جلانی کو اور پانی چھانی کو اور کہا نا کہا انکی اور لموار سر طائیاں و ہر سب اسکی خلق و ایجاد سے
 و لیکن اس میں سب کو ہی دخل ہے یہ جبر ہی بغیر سب کے ہی جی جی یہ آدمی اور جیسے تو باوجود جمیع اسباب کے ایجاد و نامی آدمی اور قصد و اختیار اسکا سبب
 اللہ تعالیٰ انحال پیدا کیا اور پیدا کرنا اور آدمی ہے جبر کا اور وجود سبب سبب و شرائط اور مشروطات کا سبب حیلہ و قضا و قدر میں داخل ہے اور اس کے قضا و قدر سے
 منافات نہیں کہنا اور وہی کا منہ بورت اور جبریت ہے اور اب عقاب تصرف اسکا ہی اپنے ملک میں یفعل ما یشاء و یحکم ما یرید و لا یسأل عما
 یفعل و لکم یسألون ان تہذوا و تہذوا فی شکرہ **باب** من التشدید فی الخوض فی القدر بابتقریر میں خوض کرنا میں عن ابی
 ہریرۃ قال قال خرج مکتبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و نحن نکتل زرع فی القدر فغضب حتی احمر و وجہہ حتی کانتا فقی فی و خشیہ الزمان
 فقال ایہذا امر کفر ایہذا ارسلت الیکم انما ہذا من کان قبلکم فحین تنازعوا فی ہذا لا تروا عن مت علیکم الا انما نزعوا فیہ ترجمہ روایت ہے
 ابی ہریرہ کہ ان کے ہاتھ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم بحث کر رہے تھے کہ زمین و فتنہ ہو گئی تھی تھرت یہاں تک کہ سرخ ہو گیا اچھا نہ ہوا یا اگر کو توڑا ہے آپ کے گلوں پر
 ان کے دانوں کو یہ فرمایا آپ کی اس حکایت کے یہ تم میں اس واسطے بھی کیا ہوں تمہاری طرف سوا کی نہیں کہ ہلاک ہو میں میں تم سے اگلی قومیں جبریت کی انہوں
 فی اس میں میں قسم دیتا ہوں تم کو کہ موت بحث و فکر کر دو تم اس میں **ف** اسباب میں عمرو عائشہ اور انس سے یہ روایت ہے یہ حدیث غریبہ نہیں جتنے نام سے گراوی
 سند ہی صحیح میں کی روایت ہے اور صالح مرکی بہت غریب میں کہ ہر منہ میں ان کے ساتھ **باب** عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
 احبہ ادم و موسی فقال موسی یا ادم انت الذی خلقک اللہ ببیدہ و نفخ فیک من روحہ اغویت الناس و اخرجتم من الجنة قال فقال
 ادم انت موسی الذی صطفاک اللہ بکلامہ انک لمونی علی عر علیہ کذبہ اللہ علی قہل ان یخلق السموات و الارض قال فحجہ ادم موسی ترجمہ روایت
 ہے ابی ہریرہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا تقریر کی آدم و موسی سے سو کہا موسی علیہا السلام امی آدم آپ ایسی میں کہ اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا آپ کو اپنے ہاتھ سے اور ہونکے اپنے
 روح آپ میں پہر کر دیا آپ نے لوگوں کو اور کالاکو جنت سی فرمایا آپ نے یہ جواب کیا حضرت آدم علیہ السلام نے کہ تم موسی کو خاص کیا تم لو اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام کے
 واسطے کی مامت کرتے ہو مجھے اس عمل پر کہ میں نے حالانکہ کہہ رہا تھا اللہ تعالیٰ نے مجھے آسمان و زمین کی پیدائش کے قبل فرمایا حضرت نے یہ حدیث کہی آدم علیہ السلام
 موسی سے تقریر میں **ف** اس میں عمرو و حذیفہ سے یہ روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریبہ اس سند سی لیکن سلیمان تمی کی روایت ہے جو مروی ہے عیش سے اور روایت
 کی بعض اصحاب عیش سے انہوں نے ابی صالح سی انہوں نے ابی ہریرہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ماتہ اس کے اور بعضوں نے سند میں یون کہلے عن اکثر
 عن ابی صالح عن ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم او مروی ہے یہ حدیث کہی سندوں کے ابی ہریرہ انہوں نے روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے قبر حرم سلم کی روایت
 میں کہ حضرت موسی نے حضرت آدم کی تعریف میں یہ بھی کہا کہ تم کو سجدہ کیا فرشتوں نے اور بسا یا اللہ تعالیٰ کی مگویت میں اور کہ علیہ السلام نے موسی کی تعریف میں یہ بھی
 کہا کہ تم و موسی کو دسی تم کو اللہ اس میں بیان ہے جبر کا اور قرینہ تم کو یہ کہنے کا نہیں باتیں کرنا کہ یہ تمہارے تیرا کہ میں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے اسی میری پیدائش
 کے کہنے سال لگے لکھا کہا موسی علیہ السلام نے جالیں برس پہ فرمایا آدم علیہ السلام نے یہاں تھی یہ بھی پڑا اس میں و عقی ادم و ذلک فقی انہوں نے کہا ہاں
 باقی لکھو وہی ہے جو اوپر مذکور ہوئی انہی کے اس حدیث میں ایک اشکال ہے تقدیر اشکال ہے کہ ہر فاسق و فاجر اس طرح تقدیر کیا کہ تمہارا کہہ سکتا ہی مجھے مامت

یہ حدیث غریبہ ہے

خیر و کما یخلف لکن ہا ہی وہ زرق اسکا اور موت اسکی اور عمل اسکا اور یہ کہ دشمنی ہے یا سیدہ ستم ہے اس میں مرد و کار کی کو کوئی مجاہد نہیں سوا اسکے کہ ایک تم میں کا کرنا جو
 کام جنت والوں کے یہاں تک کہ وہ جانا اسکے اور جنت کی تحمیل ایک ہاتھ کا فاصلہ ہر گز بڑھتے ہی اسکی تقدیر جو کما ہی ہے سو فائدہ کیا جاتا ہے اسکا دوزخوں کے کام پر ہر
 داخل ہوتا وہ اس میں ایک تم میں کا عمل کرتا ہے دوزخ والوں کے یہاں تک کہ وہ جانا اسکے اور دوزخ کے تحمیل ایک ہاتھ کا فاصلہ ہر گز بڑھتے ہی اسکی تقدیر جو کما
 ہی سو فائدہ کیا جاتا ہے اسکا جنت والوں کے کام پر اور داخل ہوتا ہے دوزخ میں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیحہ روایت کی ہے محمد بن شبار نے انہوں فی صحیح
 بن سعید نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے زید بن ربیع سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعود کہ بیان فرمایا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ذکر کی حدیث مثل اسکے اس
 ابن ابی ہریرہ اور انس سے ہی روایات ہیں احمد بن محمد بن حاتم بن احمد بن حنبل سے کہتے ہیں کہ بیان میں اپنی دونوں کہوں سے کچھ بن سعید قطار
 کی مثل یہ حدیث حسن ہے صحیحہ اور روایت کے یہ نمونہ اور وہی نمونہ اس کے مانند اس کے روایت کے محمد بن علانی انہوں نے و کیم سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے زید
 سے مانند اس کے **باب** کُلُّ مَوْلٍ يُؤَدُّ عَلَى الْفَطْرَةِ بَابٌ فِي بَيَانِ كَيْفَ يُولَدُ مَوْلًى يَدِينُ مِلَّةَ أَبِيهِ **ع** ابی ہریرہ قال قال رسول الله صلى
 الله عليه وسلم كُلُّ مَوْلٍ يُؤَدُّ عَلَى اُمِّهِ فَاَبَوَاهُ يَهْوُ دَايَهُ وَيَنْصُرَانِهِ وَلَيْسَ كَاَنَّهُ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَنْ هَكَذَا قَبْلَ ذَالِكَ قَالَ اللَّهُ اعْلَمُ
 بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ بِهٖ تَجَرُّهٖ رَايَتْ اَبِي هُرَيْرَةَ كَفَرًا يَارَسُولَ اللَّهِ صَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ مَوْلٍ يَدِينُ مِلَّةَ أَبِيهِ اَوْ يَنْتَ اِسْلَامُ مَوْلَايَ مَلِكِي يَهُودِي اَوْ نَسِي مِنْ اَسْكَوْدَ وَنَحْرَانِي
 اَوْ نَسِي مِنْ اَسْكَوْدَ وَنَحْرَانِي كَرِهْتُمْ مِّنْ اَسْكَوْعَرَضَ كَيْفَا يَارَسُولَ اللَّهِ صَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ مَوْلٍ يَدِينُ مِلَّةَ أَبِيهِ اَوْ يَنْتَ اِسْلَامُ مَوْلَايَ مَلِكِي يَهُودِي اَوْ نَسِي مِنْ اَسْكَوْدَ وَنَحْرَانِي
 خُوب جَانَا مَلِكِي كَرِهْتُمْ مِّنْ اَسْكَوْعَرَضَ كَيْفَا يَارَسُولَ اللَّهِ صَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ مَوْلٍ يَدِينُ مِلَّةَ أَبِيهِ اَوْ يَنْتَ اِسْلَامُ مَوْلَايَ مَلِكِي يَهُودِي اَوْ نَسِي مِنْ اَسْكَوْدَ وَنَحْرَانِي
 ابی ہریرہ نے انہوں نے بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکی معنوں اور اس میں ملت کی جگہ فطرت کہا یہ نہایت حسن ہے صحیحہ اور روایت کے ہی شعبہ وغیرہ فی اعمش
 سے انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے ابی ہریرہ نے انہوں نے بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا اپنے یولد علی الفطرة فمحمم مبرور ویدینا ہوتا ہی ملت اسلام پر فطرت پر
 فطر او فطر لغت میں چیرا نا اور پیدا کرنا اور پکارنا اور جنی فطر کے یہاں خلق و نہایت انسانی ہے کہ جس پر مخلوق ہوا انسان اور مستعد اور آمادہ اسباب میں بہت معرفت
 حق اور قبول احکام اور اختیار دین اسلام کے لسی اور طیار سی تیز کر نکلیو حق اور باطل میں اسلمی کہ وہ ولایت کہی ہے بہن صفت عقل کی اور مرکب کیا ہے اسکو کر
 جو عزت میں کہ اسکی وجہ قادر ہوتا ہی قبول حق پر نظر صحیحہ اور فکر و غور کری اور عوارض و مانع تاوین اور وہی مولد کا بیان ہے فابو ایدودانہ سی آخر تک قول
 کہ اگر وہ بڑھتی ہوئی کیا عمل کرتے اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ دوزخ و بہشت میں جانا منوط بعمل ہے اور دوسرے روایت میں آیا ہی کہ اپنے فرمایا یا ایک اللہ تعالیٰ
 نے ایک گروہ کو جنت کی لئے اور وہ صلاب بار میں میں اور پیدا کیا ایک گروہ کو دوزخ کے لسی اور وہ صلاب آبار میں میں اور اجماع اہل دین کا سپر مقلد ہوا ہے کہ اطفال
 مسلمانوں کے بہشت میں میں اور کفار کے اطفال میں میں قول میں اول جانا دوزخ میں دوسرے توقف تیسرے جانا بہشت میں اور یہی قول صحیحہ ہے اسلمی کہ ضرورتہ
 معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ کیلئے اسکو عذاب نہ کیا اور اس حدیث میں اپنے تفویض کیا انکے حال کو باری تعالیٰ کی علم پر اس صواب ہے کہ عدو اس قول کا حضرت نبوت سی قبل
 اسکے ہمارا اللہ تعالیٰ وحی کر لی کہ طرف کہ اطفال مشرکین ہی جنت میں جائیں گے اور بعد اسکے وحی آئی کہ وہ جنتی میں اور اناب انکی اگر مسلمان میں تو وہ انکی شفیع
 میں (کہ انکار الشیخ فی شہر مشکوۃ) **باب** كَا جَاءَ لَا يُرَدُّ الْقَدْرُ اَلَا اللّٰهُ عَالِمُ بَابٌ فِي بَيَانِ كَيْفَ يُولَدُ مَوْلًى يَدِينُ مِلَّةَ أَبِيهِ **ع** سَلَمَانَ قَالَ قَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُرَدُّ الْقَضَاءُ اِلَّا بِاللّٰهِ عَالِمٌ وَلَا يُزِيلُ فِي الْعُمْرِ اِلَّا بِاللّٰهِ تَجَرُّهٖ رَايَتْ اَبِي هُرَيْرَةَ كَفَرًا يَارَسُولَ اللَّهِ صَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ مَوْلٍ يَدِينُ مِلَّةَ أَبِيهِ اَوْ يَنْتَ اِسْلَامُ مَوْلَايَ مَلِكِي يَهُودِي اَوْ نَسِي مِنْ اَسْكَوْدَ وَنَحْرَانِي
 واکرتے ہی قضا کو کوئی خیر یا دما اور نہیں بڑھاتی ہے عمر کو مگر نکلی **ف** اس میں ابی سعید سی ہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریبہ بہن بہن بچا ہے ہم اسکو مگر
 یحییٰ بن خریص کے روایت سے اور ابو ہریرہ میں ایک کو انیس سے فضہ کہتی ہیں اور دوسرے کو عبد الغزیز بن ابی سلیمان اور ایک ابن بنی بصری میں اور دوسرے مدنی اور دوزخ
 ایک زمانہ میں ہے اور ابو ہریرہ جنہوں نے یہ روایت کی ہے وہ فضہ بصری میں مبرحم اس حدیث میں مبالغہ ہے تاثر عاک اور دفع ملا کو یا مادیہ سے مگر مکن ہوتا
 کا کسی چیز سے لوٹ جانا تو اسکو کوئی ایسی چیز نہ تھی اور بعضوں نے کہا ہے کہ مراد فضہ آسان اور سہل ہوا ہے ہر دیکھنے والا کہ کو یا قضا نازل ہی بہن میں
 اور بعضوں نے کہا ہے کہ مراد قضا ہی لہا ہی کہ اسکے کردہ ہو اور اس سے ایذا اٹھانے سی آدمی اور بڑا ہی اور پر سر کرتا ہی مگر یہ سب تکلف ہے معنی تحقیقی یہ میں کہ مراد قضا ہی تھا

تقدیر کا بیان
 ابی ہریرہ نے انہوں نے بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا اپنے یولد علی الفطرة فمحمم مبرور ویدینا ہوتا ہی ملت اسلام پر فطرت پر
 فطر او فطر لغت میں چیرا نا اور پیدا کرنا اور پکارنا اور جنی فطر کے یہاں خلق و نہایت انسانی ہے کہ جس پر مخلوق ہوا انسان اور مستعد اور آمادہ اسباب میں بہت معرفت
 حق اور قبول احکام اور اختیار دین اسلام کے لسی اور طیار سی تیز کر نکلیو حق اور باطل میں اسلمی کہ وہ ولایت کہی ہے بہن صفت عقل کی اور مرکب کیا ہے اسکو کر
 جو عزت میں کہ اسکی وجہ قادر ہوتا ہی قبول حق پر نظر صحیحہ اور فکر و غور کری اور عوارض و مانع تاوین اور وہی مولد کا بیان ہے فابو ایدودانہ سی آخر تک قول
 کہ اگر وہ بڑھتی ہوئی کیا عمل کرتے اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ دوزخ و بہشت میں جانا منوط بعمل ہے اور دوسرے روایت میں آیا ہی کہ اپنے فرمایا یا ایک اللہ تعالیٰ
 نے ایک گروہ کو جنت کی لئے اور وہ صلاب بار میں میں اور پیدا کیا ایک گروہ کو دوزخ کے لسی اور وہ صلاب آبار میں میں اور اجماع اہل دین کا سپر مقلد ہوا ہے کہ اطفال
 مسلمانوں کے بہشت میں میں اور کفار کے اطفال میں میں قول میں اول جانا دوزخ میں دوسرے توقف تیسرے جانا بہشت میں اور یہی قول صحیحہ ہے اسلمی کہ ضرورتہ
 معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ کیلئے اسکو عذاب نہ کیا اور اس حدیث میں اپنے تفویض کیا انکے حال کو باری تعالیٰ کی علم پر اس صواب ہے کہ عدو اس قول کا حضرت نبوت سی قبل
 اسکے ہمارا اللہ تعالیٰ وحی کر لی کہ طرف کہ اطفال مشرکین ہی جنت میں جائیں گے اور بعد اسکے وحی آئی کہ وہ جنتی میں اور اناب انکی اگر مسلمان میں تو وہ انکی شفیع
 میں (کہ انکار الشیخ فی شہر مشکوۃ) **باب** كَا جَاءَ لَا يُرَدُّ الْقَدْرُ اَلَا اللّٰهُ عَالِمُ بَابٌ فِي بَيَانِ كَيْفَ يُولَدُ مَوْلًى يَدِينُ مِلَّةَ أَبِيهِ **ع** سَلَمَانَ قَالَ قَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُرَدُّ الْقَضَاءُ اِلَّا بِاللّٰهِ عَالِمٌ وَلَا يُزِيلُ فِي الْعُمْرِ اِلَّا بِاللّٰهِ تَجَرُّهٖ رَايَتْ اَبِي هُرَيْرَةَ كَفَرًا يَارَسُولَ اللَّهِ صَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ مَوْلٍ يَدِينُ مِلَّةَ أَبِيهِ اَوْ يَنْتَ اِسْلَامُ مَوْلَايَ مَلِكِي يَهُودِي اَوْ نَسِي مِنْ اَسْكَوْدَ وَنَحْرَانِي
 واکرتے ہی قضا کو کوئی خیر یا دما اور نہیں بڑھاتی ہے عمر کو مگر نکلی **ف** اس میں ابی سعید سی ہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریبہ بہن بہن بچا ہے ہم اسکو مگر
 یحییٰ بن خریص کے روایت سے اور ابو ہریرہ میں ایک کو انیس سے فضہ کہتی ہیں اور دوسرے کو عبد الغزیز بن ابی سلیمان اور ایک ابن بنی بصری میں اور دوسرے مدنی اور دوزخ
 ایک زمانہ میں ہے اور ابو ہریرہ جنہوں نے یہ روایت کی ہے وہ فضہ بصری میں مبرحم اس حدیث میں مبالغہ ہے تاثر عاک اور دفع ملا کو یا مادیہ سے مگر مکن ہوتا
 کا کسی چیز سے لوٹ جانا تو اسکو کوئی ایسی چیز نہ تھی اور بعضوں نے کہا ہے کہ مراد فضہ آسان اور سہل ہوا ہے ہر دیکھنے والا کہ کو یا قضا نازل ہی بہن میں
 اور بعضوں نے کہا ہے کہ مراد قضا ہی لہا ہی کہ اسکے کردہ ہو اور اس سے ایذا اٹھانے سی آدمی اور بڑا ہی اور پر سر کرتا ہی مگر یہ سب تکلف ہے معنی تحقیقی یہ میں کہ مراد قضا ہی تھا

ابی سعید کہ سنا عثمان رضی اللہ عنہ فی کوفہ اہل مصرائی میں اور انکے استقبال کو آپ مدینہ کی بابت شریف لیکھی اور حبشی علی انہوں نے کہا قرآن منکوا اور سورہ یونس
 من یہ بیت نکلی قل اذینکم ما انزل اللہ لکم من رزق فجعلتمہ منہ حراما وحلالا اللہ اذن لکم امر علی اللہ تقاضوں اور کہا یہ جو اپنے رشتہ مقرر کی
 میں کیا اللہ تمہاری ایک کو حکم کیا ہی یا آپ جو بڑا بدعتی میں اللہ کا پورا پورا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فی النورین فی کہ یہ بیت فلان باب میں اتر ہی ہے اور منہ مقرر کیا حضرت عمر
 اور میں نے صدقہ کے اونٹوں کے کثرت کی سبب سے اور بڑا یا غرض اسی طرح جو انہوں نے اعتراض کیا اپنی معقول جواب یا اور کچھ شرط بھی انہوں نے چاہی آپ نے وہ بھی انکو
 لکھ دیے پھر انہوں نے فرمائش کی کہ اموال غنیمت میں کسی کو کچھ نہ یا جاوے بلکہ وہ سب کا سب مقابلین کا حق سمجھا جاوے اور شیوخ صحابہ کا آپ اسکا بھی خطبہ پڑھا
 اور لوگوں کو حکم کیا کہ تجارت وغیرہ کریں اور اس مال سے کچھ نہ لیں جب ان سب امور سے وہ وہ دفاع ہو کر مصر کو لوٹے راہ میں ایک شخص کو پایا اور اسکو ٹھمت لگائی کہ
 تیرے پاس کوئی خط بھی غرض اسکے پاس سے ایک خط نکالا کہ اس پر تھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی اور وہ خط حاکم مصر کے نام تھا اور مضمون اسکا یہ تھا کہ یہ کہہ کر وہ وہ
 جب تمہاری پاس پہنچیں تو انکو قتل کرنا یا یا تیرے پر کا غرض جب ان لوگوں نے یہ خط پایا لوٹے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا کہ یہ خط آپ نے لکھا انہوں نے
 انکا فرمایا اور فرمایا کہ دوام میں اثبات کے اول یہ کہ تم دو گواہ سپرد لاؤ کہ میں نے یہ خط بھیجا ہے دوسرے یہ کہ مجھ سے قسم لو اور یہ بھی قرینہ فرمایا اگر میرا خط ہوتا تو میری
 لسان میں ہوتا اور نقش خاتم کا خاتمہ کتاب میں ہوتا اور یہ دونوں باتیں اُسین تھی پس ان نالایقوں کا قریب ثابت ہوا مگر انہوں نے انکو گھیر اور انکیٹت محاصرو
 کیا آپ اسے مصر میں کوٹھی پر پڑھتے تھے اور اپنی بارات کی حادثات اور فضائل کے روایات ارشاد کرتے تھے چنانچہ وہ روایت جو اوپر مذکور ہے وہ بھی اُسی قیل سے ہے
 مگر لوگوں کا یہ حال تھا کہ پہلے پہل انکو نصیحت اتر کر تھی اور پھر دوبارہ جب آپ نصیحت فرماتی تھے اتر کر تھی تھی پھر اپنے دروازہ کہو لیا اور قرآن شریف لیا کہہ کر
 بیٹھے کہ اتنے میں محمد بن ابی بکر نے اور انکی ریش مبارک پکڑی اور چھاتی پر پڑھتے حضرت ذی النورین فرمایا کہ تم ایسے جگہ بیٹھے ہو کہ تمہارا باب ابوبکر کہی اسی جگہ
 نہ بیٹھے تھی غرض یہ کہ یہ حدیث اترام فرماتے تھے اور تم اس طرح پیش آتے ہو اس پر وہ لوٹ گئی اور حضرت کو پوچھا دیا اور دوسرے شخص کہہ من گھسا کہ اسکا نام موت الاود
 تھا اُس نے اپنے آپکا گلا گھونٹا اور باہر نکلا لوگوں سے کہنے لگا میں اسی نرم چیز کوئی بنائی جیسا گلا تھا عثمان کا اور میں نے اسکا گلا پہنا سنا کہہ ہوتا کہ جان انکی
 سانپ کے طرح بنیں پڑھنے لگی پھر تیسرے شخص گھسا اور اپنے اُس سے فرمایا کہ میرے اور تیرے درمیان قرآن عظیم الشان ہے اُس مردودنی تلوار نکال کر آپ پر حملہ کیا اور آخر
 ہاتھ سے روکا اور دست مبارک اُس سے کٹ کر جدا ہوا یا غرضی ہوا راوی کو شک ہے پس اپنے فرمایا یہ پہلا ہاتھ ہے جسکی مفصل قرآن کو لکھا ہے اور ایک روایت میں
 وارد ہوا ہے کہ ایک شخص کہنا نہ بن بشر گھسا اور اسنے مشفق سے انکو شہید کیا اور مشفق ایک تیر متوہ ہے چوڑی بہال کا اور خون مبارک آپکا اس آیت پاک پر گرا ۱۰
 فیکفیکم اللہ وہو السميع العليم اور اسکا ایک غار دور مشفق مطہر میں ہو گیا اور انکی زوجہ پاک بنت النضر فاضلہ انکو گود میں لی لیا تھا قبل قتل کے اور بعد
 کے انہیں سے بعض لوگ کہنے لگے اللہ کی ماریا کیا جیسے سرین میں اس کے راوی کہتا ہے مجھے یقین ہوا کہ انہوں نے اُس خلیفہ رسول کو مگر دنیاوی دلی کے واسطے معاف
 من ذلک انا اللہ وانا الیہ راجعون رضی اللہ عنہ وذل الداعارہ (ازالۃ الخفاء) **باب** ما جاء فی تحفیر الدماء ولا موال باب جان و مال کی حرمت میں
عن عمر بن الخطاب قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول في حجة الوداع للناس اني يوم هذا قالوا يوم الحج الاكبر قال
 فان دماءكم واموالكم واعراضكم بينكم حرامكم هذه في بلادكم هذا الا لا يخفى جان الا على نفسه الا لا يخفى جان على ولده
 ولا مولود على والد له الا وان الشيطان قد ايسر من ان يعبد في بلادكم هذه ابدا ولكن ستلون لها طاعة فيما تحفرون من اعمالكم فليزف
 یہ ترجمہ روایت ہے عمر بن الخطاب سے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے حجة الوداع میں آدمیوں کو سنانے کے یہ بولی حج اکبر کا فرمایا آپ نے
 بیشک من شہار اور مال تمہارا اور غریب تمہاری ایک دوسرے پر حرام میں اور حرمت انکی ایسی ہے جسی حرمت تمہاری اس دن کی اس تمہاری شہر میں آگاہ ہو کہ جنایت
 کرنا والا جنایت نہیں کرتا مگر اپنے نفس اپنے اسکا و مال و نہ اسکی پر تو ہے آگاہ ہو کہ کوئی جنایت کرنا والا جنایت نہیں کرتا ہے اپنے اپنے رشتے پر نہ لڑکا اپنے والد پر آگاہ ہو
 کہ شیطان بالوس ہو گیا ہے اس کے عبادت کیجا اسکی تمہارا ان شہر وغیرہ کہیں لیکن کچھ اطاعت اسکی ہوگی ان علمو میں کہ جنہیں تم خیر سمجھتے ہو اور اسی پر وہ راضی ہوگا
ف اس میں ابی بکر اور ابن عباس اور جابر اور حذیفہ بن عمرو اسکی ہے یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی زائدہ فی شیب بن غرقہ کی سند

۲
 درجہ چہرہ سے
 آفرین قرآن پاک کو
 مفصل سے پڑھیں

مال و جان کی حرمت کا بیان

اُس شخص کے لئے ہوا کہ اپنی مٹی میں عامل سنت کو ان ذنوب میں سے بچا پس آدمیوں کے برابر جو اس کے مانند عمل کرتے ہوں کہا ابن مبارک نے اور زیادہ بیان کیے
تھیں سے عتبہ کے سوا اور راوی بھی یہ عبارت بھی کہ پوچھا صحابہ نے یا رسول اللہ ثواب بچا پس آدمیوں کا اس لئے کہ لوگوں میں سے اپنے جہاد میں قدم بیگا آخر زمانہ میں دین
میں بچا پس صحابی کے برابر جو ہوا اور اپنے کو گنہگار کیا یہ کہ ضرر نہیں کرتے تھو اہل ہوائے اصحاب فرق باطلہ یا نجیہ ابو جعفر سی مروی ہے کہ داخل ہوا
صفوان بن محرز ایک جوان اہل ہوا اور اسے ذکر کیا کہ اپنے ہوا بطل کا پس ٹیسی صفوان نے یہی آیت اور فرمایا خلیفہ اللہ تعالیٰ اپنے ہوتوں کو اسی آیت میں
اپنے اہل ہوا کے لئے ضرر نہیں (یعنی) اور صاحب مدارک نے کہا ہے اہل اسلام کفار کے حال پر افسوس غم کرتے تھے اور حشر کہاتے تھے اللہ تعالیٰ انکی تسکین
اس آیت میں فرمائی کہ تھو انکی گمراہی کچھ ضرر نہیں ہے اور راوی یہ نہیں ہے کہ ترک المعروف کری بلکہ باوجود قدرت کی ترک اسکا جائز نہیں تھی اور ابن مسعود سے
پوچھا اس آیت کو تو فرمایا انہوں نے کہ یہ زمانہ نہیں ہے اس آیت کا ابھی قبول ہوگا امر معروف اور نہی منکر زمانہ اسکا ہو چکا ہے کہ امر بالمعروف کے ساتھ ایسا ایسا کیا گیا
اور ابی سعید خدری سے مروی ہے کہ طریسی میں یہ آیت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تو فرمایا اسی تاویل اسکی آئی نہیں ہے نہ کوئی تاویل اسکی جب تک کہ قریب نہ ہو تو اسے
بن مریم کا لینے نہ آجائے فتن کا جیسا کہ ہے اور ابن مبارک سے مروی ہے کہ جب تک کہ المعروف کی اس آیت ثابت ہوتی ہے ایسی تو کسی ثابت نہیں ہوتی اسلی کہ
اللہ تعالیٰ اسے علیکم نفسکم لینے کا اور توبہ کر دو تم سب اہل سلام کی جنوں کی توبہ ایک کو ضرر ہوا نہ سنا کی فکر نا انصافیت اور خیر خواہی اسکی لازم سمجھا اور
کو غبت دانا خیر کے اور نفرت دانا شر کے اور روکنا قیام اور سنا اسے اور باز رکھنا زمام اور سیاست (فتح البیان) اور احادیث معروف میں بہت ہیں اور استدلال
سے تطبیق ان احادیث میں اور یہ مبارک بن معلوم ہوگئی الحمد للہ علی ذلک **باب** **حاجا فی الامر بالمعروف والنہی عن المنکر** اور نہی منکر کے
یہ نہیں **عن** **حذیفہ بن الیمان** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الذی نفسی بیدہ لک امر بالمعروف والنہی عن المنکر اولو شک
اللہ ان یبعث علیکم عدلا بامنه فذلک عونه فلا یتحجب لکم ترجمہ **دائے** خدیفہ سے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اُس پروردگار کی کہ میرے
جان اس کے ہاتھ میں ہے امر و نہی کے ہاتھ میں ہے اور منہ کرتے رہو بڑی بات ہے و نہ فریب کہ اللہ تعالیٰ کچھ کام پر عذاب بہت بڑا ہے درگاہ ہے پر تم اس سے دعا کرو کہ
اور قبول کرے گا تمہاری **عاکوف** روایت ہے ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے اسماعیل بن جعفر سے انہوں نے عمرو بن ابی عمرو سے اسی سنا ہے مانند اسکی یہ حدیث
عن **حذیفہ بن الیمان** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال والذی نفسی بیدہ لا تقوم الساعة حتی یقتلوا املاکم وتخلدوا
یا سبیافکم ویبرث دنیاکم منکرکم ترجمہ **دائے** خدیفہ بن الیمان سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اُس پروردگار کی کہ میری بقائے روح اسکی
مبارک ہاتھ میں ہے نہ قائم ہوگی قیامت جب تک قتل کرو گے تم ام اپنے کو اور امین ابن سرکونار کی اپنے تلواروں کے اور وارث نہ ہونگے جب تک تمہارے دنیا
کے تم میں سے ہر لوگ اپنے حکومت اور امارت فساد کو موکی **ف** یہ حدیث حسن ہے **عن** **ام سلمہ** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انه ذکر الحیث
الذی یخفف بہم فقال ام سلمہ لعل فیہم مذکورہ قال لا انکم یبعثون علی ینا یترجمہ **دائے** ام سلمہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کیا ان شہداء
کہ وہ دس جگہ لکھے سبب ذنوب کے عذاب عام سے ہلاک ہوگا تو عرض کی ام سلمہ نے کہ شاید میں بعضی لوگ مجبور ہوں اور گناہی اپنے ساتھیوں کے اراض ہوں
فرمایا آپ نے انہی جگہ کے وہ اپنی بیویوں پر **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب اس سند اور روایت کی گئی یہ حدیث نافع سی انہوں نے روایت کی عائشہ رضی اللہ عنہا سے
انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے متبرحم اس حدیث معلوم ہوا کہ جو قوم امر معروف اور نہی منکر ترک کرنے سے یا اپنی اور شامت اعمال سے عذاب عام میں ہلاک ہو
ہے اور میں کچھ لوگ صالحین کے ذنوب اور جویب سے بدل ناراض ہوتے ہیں اگرچہ وہ ہی اوقت عذاب میں گرفتار ہو جاتی ہیں مگر آخرت میں انکی بیویوں کے موافق
ازکا خیر ہوگا اور اپنی نیک مٹی سے نجات پائیں گے الحمد للہ علی ذلک **باب** **ما جاء فی تعزیر المنکر بالید او باللسان او بالقلب** باتیں نہ کر کے عبادت میں
عن طارق ابن شہاب قال اول من قدر الخطیۃ قبل الصلوۃ مروان فقام رجل فقال مروان خالفت السنة فقال یا فلان ترک ما
ہذا فقال ابو سعید اما لہذا فقد قضی علیہ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من رای منکر افسسک وہ بیدہ ومن کو
یستطیع فلیسائہ ومن لم یستطیع فقلہم وذلک اصعب لا یمان ترجمہ **دائے** طارق بن شہاب کہہا پہلے جسے خطیہ پرانا کر کے پیشتر روان

امور اور نہی منکر کا بیان

یہ حدیث حسن ہے

تہا سکر ہوا ایک مرد اور کہا اُسے مروان خلاف کیا تو نے سنت کا تو کہا مروان سے لے فلانے چوڑی گئی یعنی وہ سنت جسی تو دہموتہا ہے سو کہا ابی سعید فی الکتاب
 اس شخص نے پورا کر دیا جو اُسکے ذمہ تھا یعنی حق امر معروف کا سامنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فراتے ہی جو دیکھے کوئی منکر تو جاکے کہ بدل دیکو اُسکو اپنے ہاتھ سے اور
 جو نہ ہوکے تو اپنے زبان سے لے اُسکی بُرائی بیان کر دی اور جو نہ ہوکے تو اپنے دل سے اُسے بُرائی اور یہ سب کم درجہ ایمان کا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب**
 مِنْهُ بَابٌ وَسَرَّاسِيْ بَيَانِ عَنِ النَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ النَّفَّاثِ عَلَى الْحَدِّ وَالْمُدَّهِنِ فِيهَا كَمَثَلِ
 قَوْمٍ سَكَمُوا عَلَى سَفِيْفَةٍ فِي الْحَرْبِ فَأَصَابَ بَعْضُهُمْ أَغْلَاهَا وَأَصَابَ بَعْضُهُمْ أَسْفَلَهَا فَكَانَ الَّذِينَ فِي الْبُحْرِ أَسْفَلَهَا يَنْسِفُونَ الْمَاءَ فَيَصْلُونَ عَلَى الَّذِينَ
 فِي الْأَغْلَاهَا فَقَالَ الَّذِينَ فِي الْأَغْلَاهَا لَأَنْدَعُكُمْ تَصْعَدُونَ فَنَقُودُ وَنَأْكُلُ هَٰؤُلَاءِ الَّذِينَ فِي الْأَسْفَلِ فَأَرْنَتْهُمْ فِي أَسْفَلِهَا فَانْتَفَعُوا فَارْتَأَوْا خَذُوا
 عَلَى أَيْدِيهِمْ فَمَنْعُوهُمْ فَجُوعًا جَمِيعًا وَأَنْ تَرَكُوهُمْ غَرَّ قَوْمًا جَمِيعًا ترجمہ روایت نعمان بن بشیر سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مثال اُسکے جو قائم ہے حد
 آہی یا جو کجستی کرتا ہے اس میں اس قوم کی مانند ہے کہ قرعہ اور دیامین ایک کشتی پر سوار ہوئے سولی بعض کو نگاہ اور پر کی اور بعض کو نیچے کے پہر نیچے والے چڑھ کر اپنے
 لیے کو اوپر لے تے تے اور گھاتا تھا پانی اور والوں پر سوار والوں کے پاس تمہیں نہ چوڑیں گے کہ تم چڑھ کر تمہیں تکلیف دو سو نیچے والوں نے کہا ہم ایک سو راہ کر لین کہ نیچے
 نیچے اور اس میں سے پانی لین پہر اگر سب کشتی پہر لے لے کر لین اور لو کہین نجات پاویں سب کے سب اور اگر چوڑ دیویں اُنکو دیویں سب کے سب **ف** یہ حدیث
 حسن ہے صحیح ہے مترجم امر معروف اور نہی منکر واجب ہے باجماع امت اور کتاب سنت اُسکے ساتھ ناطق ہے اور مراتب کے تین میں جیسا حدیث میں مذکور ہے یعنی باید
 والدسان والقالب جسے اسی واجب اور فحاشی ہے قبول کیا۔ واجب کے ذمہ سے ساقط ہو گیا اور علمنا کہا ہے کہ فرضیت اُسکی بطریق کفایت ہے چنانچہ آیہ ولکن منکم
 ائمتہ ہی اسی پر دل ہے اور جو باوجود قدرت ترک کرے ائمہ ہے اور کبھی فرض عین ہی ہو جاتا ہے جیسے ایک مین میں کوئی شخص ہو اور اُسکے سوا کوئی اُس سے
 واقف نہ ہو پس اُسکے ذمہ فرض نہ غیر کے اور اور وجوب امر معروف میں یہ شرط نہیں کہ امر خود ہی عامل ہو بغیر علی ہے امر معروف درست اسلئے کہ امر کرنا اپنے نفس کو ایک
 واجب ہے اور امر کرنا دوسرے شخص کو دوسرا واجب ہے پس اگر اول فوت ہو تو ضرورت میں کہ نامی کو بھی چھوڑے اور جو کہ مذکور ہے اس آیت مبارکہ میں لَعَنَ الْفَٰكِرُونَ مَا لَا
 تَعْمَلُونَ الرِّبَا سہمی کیا جاوے کہ درود اُسکے امر معروف اور نہی منکر میں تو مراد اسے زجر کرنا ہے ترک عمل پر نہ منع کرنا قول حق کہنے سے اور یہ ظاہر ہے کہ خود عمل کر کے
 دوسرے کو امر کرنا نہایت سخت ہے اسلئے کہ امر اس شخص کا جو خود عامل نہیں چندان اثر نہیں رکھتا اور امر معروف اور نہی منکر حکام کے ساتھ مخصوص نہیں اوتے
 مسلمان ہی کر سکتا ہے لیکن باز پٹ کی لئے امر والی ضرور ہے اور امر و نہی ضرور ہی کہ موافق علیہ میں ہو نہ مختلف فیہ میں مالی الخصوص اُسکے نزدیک جو کہتا
 ہے مجتہد صلی اللہ علیہ وسلم کہ فرق ولایت سی ہوا و رضا کی لئے نہ طلب جاہ و مال و طلب غر و منال کھلے کہ ثواب اس پر مترتب ہوا تو کہا ہے کنصحت لکامین
 فنصحتہ شرح مشکوٰۃ **باب** اَفْضَلُ الْجِهَادِ كَلِمَةُ عَدَلٍ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ بَابُ اس بایں کہ کلمہ حیر سلطان ظالم سے کہدیا افضل جہاد ہی **عَنْ**
 ابْنِ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنْ عَظِيمِ الْجِهَادِ كَلِمَةُ عَدَلٍ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ ترجمہ روایت ابی سعید خدری سے کہ
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب جہاد کلمہ عدل کہنا ہے سلطان ظالم کے سامنے **ف** اسباب میں ابی امامہ بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس حدیث
 مجرّم سلطان ظالم بفرام تکریم غرور کے اگے کلمہ حق کہنا اور سپر خلاف شرع میں انکار کرنا ایک کمال خرات اور بہادری اور تصلب فی الدین کی بات ہے اور چونکہ
 اس میں اَلْأَمَلُ جان و مال کا اور عزت و جاہ کا یقین حاصل ہے افضل جہاد ہے اللہم وضابہ **باب** سُؤَالُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا فِي أُمَّتِهِ بَابُ
 أَخْضَرْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَ سَمَلَاتِ ثَلَاثَةِ بَيَانِ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خُبَّابٍ بْنِ الْأَرْدَنِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَوَاتُ
 فَأَطَاعَهَا فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّيْتَ صَلَوةً لَمْ تَكُنْ تُصَلِّيْهَا قَالَ لَأَجْلَ لَهَا صَلَوةً رَغْبَةً وَرَهْبَةً أَوَّلِي سَأَلْتُ اللَّهَ فَيُفَا لَنَا فَأَعْطَانِي الْإِسْنِيْنَ وَأَوَّلِي
 وَلَوْ هَا سَأَلْتُ أَنْ يَكُونَ أَمْرِي سُنَّةً نَاعَظِيَنَهَا وَسَأَلْتُ أَنْ لَا يَكُونَ لِي سُلْطَانٌ عَدُوٌّ غَيْرُهُمْ فَأَعْطَانِيَهَا وَسَأَلْتُ أَنْ لَا يَنْزِلَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فَنُضَيِّقُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا وَبَابُ اس
 کہ ایک ناز پر ہی سول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور دراز کیا اُسکو عرض کی صحابہ یا رسول اللہ آج آپ نے ایسی ناز پر ہی کہ روز نہ پڑتے تھے فرمایا اپنی ہان بیشک یہہر
 ناز تھی امید و خوف کی میں بالکین اللہ اس میں تین چیزیں سو غایت کیں مجھے دو اور باندگی مجھے ایک سو سونو کہ ناگاہ میں اُس سے یہ کہ ہلاک نہ ہو کہ ساری امت تھلا

سلطان ظالم کے اور دوسرے شخص نصحت

میں روحانیت کی بجائے اور انکا مینے یہ کہ مسلط نہوان پر کوئی دشمن انکے غریب کا سوغایت کی جھگڑا اور انکا مینے کہ نہ چکھا انکے بعض کو مزہ بعض کے ٹرائیکا سبنا
ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور اسباب میں سعد اور ابن عمر سے یہ روایت ہے **عَنْ** ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يُدْخِلُ
 فِي الْأَرْضِ فَوَائِدَ مُشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا وَإِنَّ أُمَّتِي سَيَبْلُغُ مَلِكُهَا أَوْ لَوْ فِي مَنَاصِلِهَا وَأُعْطِيَتْ الذَّيْنِ الْأَسْمَاءُ وَالْأَبْيَضُ وَإِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي لَا مَتَى
 أَنْ لَا يُضِلَّكُمْ لِسَنَةِ عَامَةٍ وَأَنْ لَا يُسَلِّطَ عَلَيْكُمْ عَدُوٌّ وَأَمِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيحُ بَيْضَتَهُمْ وَإِنِّي قَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي إِذَا قَضَيْتُ قَضَاءً فَإِنَّهُ
 لَا يَرُدُّ وَإِنِّي أُعْطِيْتُكَ لَأَمَّتِكَ أَنْ لَا أَهْلِكَ لِسَنَةِ عَامَةٍ وَلَا أُسَلِّطَ عَلَيْكُمْ عَدُوٌّ وَأَمِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيحُ بَيْضَتَهُمْ وَكَوْاجْتَمَعَ عَلَيْهِمْ مِنْ
 بِأَقْطَارِهَا أَوْ قَالَ مَنْ يَأْتِيَنَّ أَقْطَارَهَا حَتَّى يَكُونَ بَعْضُهُمْ يَهْلِكُ بَعْضًا وَكَيْسِي بَعْضُهُمْ بَعْضًا رَحِمَهُ رَوَيْتُ عَنْ ثَوْبَانَ كَقَوْلِ رَسُولِ خَدِيسَةَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
 مِثْلُكَ لَمْ تَخْلُصْ لِي سِوَى زَمِينٍ أَوْ مِثْلِكَ دِيكِبَا أَسْلَى مَشْرِقًا أَوْ مَغْرِبًا أَوْ مِثْلِكَ مِثْلِكَ لَمْ يَدِثْ لِي سِوَى سِوَى لَمْ يَدِثْ لِي سِوَى سِوَى لَمْ يَدِثْ لِي سِوَى سِوَى لَمْ يَدِثْ لِي سِوَى سِوَى
 خزانے ایک سرخ اور ایک سفید اور زمین مانگا اپنے پروردگار سے کہ ملاں کرے میری امت کو قحط عام میں اور نہ مسلط ہوا ویر کوئی دشمن سوا انکے لوگوں کے کہ توڑ دے انکے
 انکا اور تحقیق کہ میرے لئے کہا اسی محبوب مقرر کر چکا میں کوئی حکم تو یہ وہ لوٹا نہیں اور میں نے غنائت تیری امت کو کہ ملاں کر دوں گا میں انکو قحط عام اور مسلط کر دوں گا
 انکے کوئی دشمن انکے غیر میں ہے کہ توڑ دے الی سفید انکا یعنی ملاں کر دے انکی ساری جماعت کو اگرچہ جمع ہو جاوے زمین کے کن روکن لوگ یا نہ فرمایا کہ جو لوگ میں زمین کے
 کن روکن میں یہاں تک کہ انہیں لوگ بعض ملاں کرینگے بعض کو اور قید کرینگے بعض کو بیخبر بہار کا دشمن انکے مسلط ہوگا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مترجم
 لیث ہی کے لئے زمین اس میں استدلال ہے اہل مکہ شفعہ کو کشف پر اور انکو بوجہ معلوم ہوا کہ جہانگیر میں دیکھی ہے وہاں تک سلطنت ایک مہت کی ہوگی ازمنہ مختلفہ میں اور
 دیکھ گئے مجھے و خزانے یعنی روپیہ و راشنی یا چاندنی نیلی کہ برکات، شمس ظاہر ہوئی مہت پر اور و خزانہ عالم مثال میں اپاوغایت ہوئے تہما و حقیقت اسکی نمودار
 ہوئی اور ایسا قحط آگئی امت میں ہوا ہے کہ جس سے ساری امت ہلاک ہو جاوے اور کوئی دشمن انکے مسلط ہوگا اگرچہ انکے بعض افراد پر کفار وغیرہ حاکم ہو سکیں مگر
 کسی نامہ میں تمام امت پر حکومت کسی کافر کی نہ ہوگی یا مسلط ہو سکیں راوہ ملاں کر دے کسی کا فر صاحب کت کا یہ راوہ نہیں کہ تمام امت کو ملاں کر دے اور اگر
 جو بھی تو یہی وہ ملارے "تو توڑ دے الی سفید انکا مراد اس سے ساری جماعت کو ملاں کر دے ہر ایک کے جانور کے اندھی ملک توڑ دے الی جاوے تو انکی نسل منقطع ہو جاتی ہے
 اور یہ بنیاد باقی نہیں رہتی پس اندھی کا توڑ ناں یہ ہے ساری جماعت کے ملاں کرنے سے تو یہاں تک کہ ملاں کرینگے بعض انکے بعض کو یعنی اس میں جنگ و جدال
 رہے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا بلکہ کفار کے ہاتھ سے صاحبین امت کو اتنی انداز نہیں ہو سکتی کہ انکو یوں **کَاب** جَاءَ فِي الرَّحْلِ يَكُونُ فِي الْفِتْنَةِ بَاب
 فتنہ کے بیان میں **عَنْ** أَمْرِ مَالِكِ الْهَذَلِيِّ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِتْنَةً فَقَرَّبَهَا قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ حَيَّرَ
 النَّاسَ فَيَمَّا قَالَ رَجُلٌ فِي مَا شِئْتُمْ يُوَدِّي حَقَّهُ وَيُعِيدُ رَبَّهُ وَرَجُلٌ أَخَذَ بِرَأْسِ قَوْمٍ يُحِيفُ الْعَدُوَّ وَيُخَيِّقُ قَوْمَهُ تَحْرِيرُ رَأْسِ أَمْرٍ مَالِكِ
 ذکر کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنہ کا اور بہت قریب فرمایا اسکا ظاہر ہونا کہا راوی نے عرض کی میں نے یا رسول اللہ کون شخص بہتر ہوگا سب لوگوں میں اسوقت
 فرمایا اپنے ایک تو وہ شخص کہ اپنی جان و زمین ہوا دے کر یا مہر حق اسکا یعنی چراتا ہوا اور عبادت کرتا ہوا اپنے رب کے اور دوسرا وہ کہ کپڑے ہوسر اپنے گہوڑے کا ڈراتا ہوا دشمن کو
 اپنے کافر و کفر و ڈراتے ہوں وہ اسکو **ف** اسباب میں ام مہشر اور ابی سعید خدری اور ابن عباس سے یہ روایت ہے یہ حدیث غریب ہے اس سند سی اور روایت کے لیث
 بن ابی سلیم نے طاووس انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكُمْ الْفِتْنَةُ تَسْتَظِلُّ
 الْعَرَبَ بِقَتْلِهَا فِي النَّارِ النَّاسُ فِيهَا الشَّدُّ مِنَ السَّيْفِ ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک فتنہ ایسا ہوگا کہ گمیر لے گا
 عرب کو مقتول اسکی دوزخی میں زبان کہوں اُس میں تلوار مارنے سے زیادہ ہے **ف** یہ حدیث غریب ہے اسباب میں محمد بن اسماعیل بخاری سے فرماتے تھے بہت چاہتے
 ہم نیا دین حسین گوشت کی کوئی حدیث سوا اس حدیث کی لیث اور روایت کے حاد بن سلمہ نے یہ حدیث لیث سے اور مرفوع کیا اسکو اور روایت کے حاد بن سلمہ نے لیث
 سے اور موقوف کیا مترجم مرفوع اس فتنہ سے وہ حروب میں جو سلاطین و حکام میں قحط بغرض دنیا واقع ہوئے نہ بہت اعلائی کا تہہ اور زبان تلوار سے نہ
 ہے یعنی کل حق کہنا اسوقت جہاد فی سبیل اللہ بڑا ہے یا وہ لوگ ایسے بد مزاج و مغرور و تکبر میں کہ اپنے طاعن کو مار دیتے ہیں جیسے کوئی اپنے اور تلوار کو کھینچ دے اسکو

باب ماجاء في رفع الامانة باب فم انكسرت يمين عن

[illegible]

۱۰۰

اس کتاب میں ہم سابقہ کئی علوانت منتشر فرمایا۔

و غنی بن نزار و سمن بود و نصاری کی مسلمانوں نے اختیار کر لیں ہیں انامہ و انامہ راجحون اور تفصیل اسکی دراز ہے کہ یہ ترجمہ مختصر حال اسکا نہیں کیا گیا
 کا جاء فی کلام السباع باب مذکور کے کلام کے بیان میں **عَنْ** ابی سعید الخدری قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم والذی نفسی
 بیدہ لا تقوم الساعة حتی تکلم السباع الا انس وحی تکلم الرجل حدیثہ سوطہ وشرارہ نعلہ وخبزہ فخذہ لا یأخذہ اهلہ
 بعد لا ترجمہ روایت ابی سعید خدری کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اُس پروردگار کی کہ میری بقای روح جسکے قبضہ میں ہے قیامت قائم نہوگی
 جب تک کہ بات نکرین درخت اور میوے اور جنگل کے کلام کے مروی ہیں اُسکی کوٹھیا اور تسمہ اسکی نعل کا اور خبز کی دان اُسکی اُس سے کام سے لکھا اسکی میوے
 اسکی نچوڑ اسکی غیبت میں **ف** اسباب میں ابی ہریرہ سے یہی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب نہیں جاتے ہم سے مگر قاسم بن فضل کے روایت سے
 اور قاسم بن فضل ثقہ بن مومن بن ابی ہریرہ سے یہ حدیث ہے ترمذی اور ثقہ کہا انکو بھی بن سعید و عبد الرحمن بن مسعود **باب** کا جاء فی انشقاق القمر باب جائد کے
 شق ہونے کے بیان میں **عَنْ** ابی عمر قال انفق النبی علی عہد رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم واشهدوا
 ترجمہ روایت ابی ہریرہ سے کہا انہوں نے یہ حدیث لکھا چاند رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اور **ف** اسباب میں ابن مسعود
 اور ابن اوجینہ بن مطہم سے یہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے ترمذی چاند کا پھٹنا قیامت کی نشانی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ہے تفصیل کے
 یہ کہ ان بن مالک سے مروی ہے کہ اہل مکہ نے سوال کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ ہلو کوئی معجزہ دکھادے پس کہا یا اپنے انکو بیٹھا چاند کو بیٹھا کہ کہہا انہوں
 نے حرا کو اسکے چمن اور قادی مروجی کہ کہہا یا انکو شوق القمر دوبار اور ابن مسعود سے مروی کہ بیٹھا چاند رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں اور وہ مکہ کے
 ہو گیا ایک ٹکڑا نظر آتا تھا جیل پر اور ایک ٹکڑا اُس سے نیچے پہ فرمایا آنحضرت نے کو اور مروی کہ یہ معجزہ مکہ میں ہوا اور مروی ہے کہ قریش نے پوچھا مسافروں سے
 اس گمان پر کہ شاید مجھے ہم پر جاوے اور یا ہوجہ مسافروں نے کہا جسے بھی چاند بیٹھے دیکھا یہ یہ آیت تری اقتربت الساعة والنبی القمربین بیٹھا چاند کا معجزہ
 ہے قیامت کا کہ اس سے ثابت ہوا کہ خرق والقیام اجرام علویہ میں جائز ہے اس نظر سے یہ نہ نشانی قیامت کے ہے اور چونکہ کفار نے فریاد کی تو نبی کی اور اسکے
 اسکا ظہور ہوا اور اپنے فرمایا یہ کہ کو اور وہ اس نظر سے معجزہ ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور ہزاروں وجہ یہ معجزہ بڑا کبار کیا کیل کے شوق ہونی سے اسے کہ اول
 دریا کا پھٹنا چاند خلاف عادت نہیں ہے دوسرے خرق والقیام اجرامی ارضیہ چاند مستند نہیں بخلاف اجرام علویہ کے و ثالث فضل اللہ یوتیہ من یشاہد اللہ واولہ
 العظیم **باب** فی الخسف باب جحف کی بیان میں **عَنْ** حذیفہ بن اسید قال اشرف علیکما رسول الله صلى الله عليه وسلم من غمر ففرق
 نحن متذکر الساعة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقوم الساعة حتی تروا عشر آیات تلوع الشمس من مغربہا وجوم وجوم و
 الذآبۃ وثلاث خسوف فی خبث بالشرق وخبث بالمغرب وخبث بجزیرۃ العرب وانا ظہر من قعر عدن شوق الناس او تحشر الناس
 فنبئت معهم حیث بانوا وبقیل معهم حیث قالوا ترجمہ روایت ہے حذیفہ بن اسید کہ کہا جانا کا ہم پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم غمر سے اور ہم اس میں حیران رہے
 تھے قیامت کا سو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت قائم نہوگی جب تک نہ دیکھو تم اُس سے پیشتر دس نشانیان اول نکلا آقا کا مغرب کے دوسرے حاج و
 ماجہ تیسرے نکلا ابۃ الالین کا اور تین جگہ زمین کا دھنسا ایک شرق میں دوسرا مغرب میں تیسرا جزیرہ عرب میں اور یہ چارہ نشانیان چوتھیں ساتویں نکلا
 ایک الگ کا عدن کے جڑ سے کہانکی کی آویس کو یا فرمایا جمع کر لی لوگو کو یعنی ملک شام میں شب کو ٹھہر گئی اُسے ساتھ جب وہ تھیں گے اور وہ کو ٹھہر گئی اُنکے ساتھ جب
 و قیو لہ رنگ **ف** روایت کے سے محمود بن عیان نے انہوں نے دیکھے سے انہوں نے سفیان سے مانند لکے اور ابی اسامی انہوں نے چیز خان بھنے و ہوان روایت کی
 سے ہندوئی انہوں نے ابوالاحسن سے انہوں نے فرات دراز سے جیسے حدیث کہیں کی ہے سفیان سے روایت کے سے محمود بن عیان نے انہوں نے ابوداؤد طیالسی نے انہوں نے
 شعبہ سے اور مسعودی سے دونوں نے فرات دراز سے مثل حدیث ابوالاحسن کے جو مروی ہے سفیان کے انہوں نے فرات سے اور زیادہ کے اسعین نوین
 نشانی دجال کا ظہور ہونا اور ذکر کیا دنان کی یہی روایت ہے ابو یوسف نے انہوں نے ابوالغمان سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے فرات سی ابوداؤد کی روایت کہ
 مانند جو مروی ہے شعبہ سے اور زیادہ کی اسعین دسویں چیز ہوا اگر اگر کہیں لکھی انکو دریا میں یا اترنا عیسیٰ بن مریم کہ فقط اسباب میں علی ابوالہریرہ اور ام سلمہ اور

روایت کا نام

چاند کے شوق ہونے کی

زمین دھنسے کا بیان

روح قبض کر گئی اور باقی رہ جاوے گی لوگ بدترین خلق کے چڑیوں اور دغا خیزوں کی نیکی کو چاہیں گی نہ اپنی نیکی کا کیا اہمیت منی ان کی ان کی شیطان اور کینہ کے قبول نہیں کرتی وہ
 اپنے لیے کیا حکم کرتے ہر قسم کے عبادت توئی اور بت پرستی کریں اور زندقہ دیا جاوے گا انہیں اس حال میں ہے بیت اور عیش خوش انا گاہ صورت
 یہوئی کا انتہی اور روایت خلیفہ بن اسید کی ابتدا باہین مذکور ہے صاحب سنی روایت کی سوانحاری صاحب شامی نے کہا ہے کہ یہ تینوں خسف واقع ہو چکے تھے
 سلیمان بن عبد الملک کے عہد میں ابن مسیرہ نے انہیں لکھا کہ بخارا میں صبح کے وقت ایک آواز طبعاً آئی اور ایک صوت بیسب مثل ہلکے مسموم ہوئی کہ اس سے
 خانہ عورتوں کے حل کر کے جب نظر کی تو آسمان میں ایک شگاف عظیم تھا اور اس میں بڑے بڑے قد قامت کے لوگ اتر رہے تھے ان کے آسمان میں تھی اور پیر میں میں اور انہیں
 ایک کہنی والا کہتا تھا اسی اہل زمین عبرت پکڑو اور اسی اہل آسمان ڈرو کہ یہ صفو اہل فرشتہ ہے کہ فرشتہ کی کی اسے خداوند تعالیٰ شانہ کی اور مذہب موجب روز جزا
 ہوا لوگ اس جگہ پر پہنچ کر کیا دیکھتی ہیں کہ وہاں ایک خسف عظیم ہے کہ اسکو قرار نہیں ہے اور اس سے کیا ہوا ان کل رہا ہی قاضی بخارا نے اس واقعہ کو جالیس شخصوں
 کی گواہی سے پایہ ثبوت کو پہنچا با صاحب شامی نے کہا ہے کہ اس قصہ میں نظر ہی اسلی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَا يَصْنَعُونَ اللَّهُ مَا أَمَرَهُمْ وَيَقْلُوبُونَ مَا يُنْفَخُونَ
 انہیں دیکھتا ہے کہ جھوٹ مستثنیٰ ہیں بلکہ بروت و اروت اس طرح جائز ہے کہ یہ بھی ہوا اور اللہ تعالیٰ ہر یقارہری اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ قول اللہ کا باعتبار غلاب
 والکنہ مالک کے موند باعتبار ہر فرد کے مالک سے واللہ اعلم اور سنہ ۲۵۰ ہجری میں تیرہ دہر خسف ہو گئی مغرب میں اور ستین سو چونتیس میں ماہ شعبان میں
 خفاہ میں زلزلہ واقع ہوا کہ اس سے ابکرا و سبت کچھ خسف ہو گئے اور بعض قلع منہدم ہو گئے اور تیرہ ہجری میں بلذہ سی اور اسکی نواحی میں زلزلہ عظیم واقع ہوا کہ
 پڑھ موخر اس سے خسف ہو گئی اور نقصان اسکا حلوان تک پہنچا اور اکثر لوگ حوان کے بھی خسف ہو گئے اور زمین فی مدونکی ٹھیاں باہر ہینکدین اور مقام خسف ہی جیسے
 پانی کے جاری ہو گئے اور بلذہ طالقان تمام خسف ہو گیا قریب تیس آدمیوں کے اس سے نجات پائی اور پٹ گی رہی میں ایک سپاہ اور معلق ہوا ایک قریہ آسمان و زمین میں
 مع اہل قریہ دوپہر کے وقت اور پھر خسف ہو گیا اور زمین بہت گئی اور اس سے پانی بہی لگا بدودار اور دھواں نکلی لگا بہت کذا نقاد السیوطی عن ابن الجوزی اور سنہ ۳۹۴
 ستانوی ہجری میں ایک قریہ نواحی اصرہ سی خسف ہوا اور سنہ ۳۹۴ ہجری میں بلذہ پھر خسف ہوا اور اس جگہ کا لاپانی ہو گیا صاحب شامی نے کہا کہ اس کے بعد ہمارے
 زمانہ میں نواحی آذربائیجان و بہات خسف ہو کر دیا عجم سی تھی انتہی اور ان کی تفصیل یہ ہے کہ تکلیف وہ ناریہ مدن میں چنانچہ ایک روایت میں من تعمر بن ابی
 وادع ہوسے اور ابن برون آخر نام ہے اس بادشاہ کا خط لے اسی آباد کی ہی اور کہنے لیا وہی لوگوں کو محشر میں مرد محشر سے زمین تمام ہے کہ اسے اخر من مقدس ہی کہتے
 ہیں اور ماوراس سے وہ زمین ہی جو درمیان قرات اور بحر قازم کے واقع ہوئی ہے طولین اور ساحل بحر عمان سے بحر اسود تک عرض میں اور کفیت اس کے ہنگام کی لوگوں کو
 خود بیت میں مذکور ہے اور رجال اور یاجوج و ماجوج کا حل لگے مذکور ہے (باب ۱۰) حَجَرُ الْكَارِثَةِ ۱۰ حَجَرُ الْكَارِثَةِ ۱۰ حَجَرُ الْكَارِثَةِ ۱۰ حَجَرُ الْكَارِثَةِ ۱۰ حَجَرُ الْكَارِثَةِ ۱۰
 ہونیکے بیان میں **عَنْ** ابی ذر قال دَخَلَ الْمَسْجِدَ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ أَرَأَيْتَ إِنْ نَزَّ هَبْ هَذَا
 قَالَ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَاتَّخَذْنَا هَبٌ لَتَنَا ذَنْ فِي السَّجْدِ فَيُؤْذَنُ لَهَا وَكَانَ نَهَا قَدْ قِيلَ لَهَا أَطْلَعِي مِنْ حَيْثُ جِئْتِ فَطُغْمُ مِنْ مَغْرِبِهَا
 قَالَ ثُمَّ قَرَأُوا ذَلِكَ مُسْتَقْرَأَةً وَقَالَ ذَلِكَ قَرَأَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ ۖ رَجُلٌ رَأَى ابْنِ دُرَيْسٍ كَمَا دَخَلَ مِنْ مَجْدِ بْنِ جَبَلٍ دُوبَ لِيَا أَقْبَابَ ۖ
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے پھر فرمایا اپنی امی ابا ذر یا جاتا ہے تو کہہ ان کی یہ آفتاب کہا راوی نے عرض کی میں نے کہ اللہ اور رسول خوب جانتا ہے فرمایا آپ نے وہ
 جاتا ہے تاکہ اجازت لے سکے وہی سوا جازت لے ہی ہے اسکو اور گویا کہ اسکو حکم ہوتا ہے پھر طلوع کر جائے آیتا تو پس طلوع کر گیا وہ غریب کہ راوی نے پھر ہی آپ نے یہ آیت
 وَذَلِكَ مُسْتَقْرَأَةً لَهَا اور کہا راوی نے یہی ہی قرات عبد اللہ بن مسعود کی **ف** اس میں صفوان بن عسال اور خلیفہ بن اسید اور انس اور ابی موسیٰ سی ہی
 روایت ہے حدیث حسن صحیح ہی منہجہ تفصیل اسکی اور خوب مذکور دی **باب ۱۱** ۱۱ حَجَرُ الْكَارِثَةِ ۱۱ حَجَرُ الْكَارِثَةِ ۱۱ حَجَرُ الْكَارِثَةِ ۱۱ حَجَرُ الْكَارِثَةِ ۱۱ حَجَرُ الْكَارِثَةِ ۱۱
عَنْ زَيْدِ بْنِ جَحْشٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَوْمٍ مَحْمُودٍ وَهُوَ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَرُدُّ دُفْدَانَتِ مَرَاتٍ
 وَبَلِّغِ الْعَرَبِ مِنْ شَرِّ قَذَا فَزَلَّ بَقِيَّةُ الْيَوْمِ مِنْ رَدِّ مَجْجُورٍ وَمَجْجُورٍ مِثْلَ هَذِهِ وَعَقْدَ عَشْرَةٍ قَالَتْ ذَيْبٌ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَهَذَا
 وَفِيْنَا الصَّاحُونَ قَالَ رَغِمَ إِذَا كُنَّا لَحَبْتُ رَجُلٌ رَأَى ابْنِ دُرَيْسٍ كَمَا دَخَلَ مِنْ مَجْدِ بْنِ جَبَلٍ دُوبَ لِيَا أَقْبَابَ ۖ

بَابُ خُسْفِ الْوُجُوهِ

بَابُ خُسْفِ الْوُجُوهِ

بَابُ خُسْفِ الْوُجُوهِ

ابن جہم ہی پناہ تھی تو میں کیا کروں فرمایا اپنی سنت کو اٹکی بات اور کہا ان لوگوں کا کہ ان پر ہے جو کہ انہوں نے اٹھایا ہے جو عمل کیا اور تپ رہے جو اٹھایا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مترجم غرض یہ کہ اگر وہ تہا رات میں اموال غنیمت وغیرہ میں سے جب بھی تم انکی اطاعت کرو اور ان پر جو حکم ہو اور تمہارا حق آخرت میں ملیگا میرا انکو نے ظہر کی نرا ملیگا **باب** فی القہر جہاں بابت قتل کے بیان میں **عَنْ** ابی موسیٰ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من وراءکم ایا ما یزعم فیہ العلم ویکثر فیہا القہر قالوا یا رسول اللہ ما القہر ترجمہ روایت ابن موسیٰ کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارے بعد ایک مائے کہ اٹھایا جاوے گا اٹھیں علم اور زیادہ ہوگا اٹھیں ہر ج عرض کے صحابہ نے یا رسول اللہ کیا ہے ہر ج فرمایا اپنے قتل **ف** اسباب میں ابن ہر ج اور خالد بن اور قتل بن سیاری ہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** معقل بن یسار رذی اللہ عنہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال العبادۃ فی القہر کھجورہ الی ترجمہ روایت معقل بن یسار کہ یہ حدیث رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ فرمایا اپنے عبادت ایا تم قتال میں ایسی جیسے ہجرت کرنا میری طرف مترجم ایا تم قتال سے ایا تم قتل کرو میں **ف** یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے جانتے ہیں علم ہی فقط علی بن زیاد کی روایت ہے **باب** کما جاء فی التاجد الشیف من حبس باب لکڑی کے توار بنا کی حکم میں **عَنْ** ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا وضع الشیف فی امتی لم یرفع عنہا الی یوم القیامۃ ترجمہ روایت ثوبان کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب رکھی جاوے گی توار میرا امت میں نہ اٹھائی جاوے گی انکے درمیان قیامت تک **ف** یہ حدیث صحیح ہے **عَنْ** عدیسة بنت اھبان ابن صفی الغفاری قالت جاء علی بن ابی طالب الی ابي فدعا الی کھجورہ معہ فقال لہ ائی ان خلیتی وابن عمک عہد الی کذا اختلاف الناس ان اتخذ سيفاً من خشب فقالوا لہ فان شئت خرجت معک قالت فاکرہ ترجمہ روایت عدیسة کہ اٹھایا نے کہ ائی حضرت علی کرم اللہ وجہہ بیکر کے پاس اور ملایا انکو کہ خلیں وہ انکے ساتھ رہنے لڑائی میں تو کہا اے علی کہ میری دست اور میرا ان عمر ہے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ مجاہد کہ جب خلاف ہے لوگوں میں تو بناؤں میں توار لکڑی کی سونا لکڑی میں توار لکڑی کی پیرا لکڑی چاہیں تو میں نکالوں اکی سا کہا روایت ہے ہر ج اور انکو حضرت نے **ف** اسباب میں محمد بن مسلمہ سے ہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسی مگر عبد اللہ بن عبیدہ روایت ہے **عَنْ** ابی موسیٰ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال فی الفتنۃ کثیرۃ فیہا قسیتکم وقطعوا فیہا اذانکم والزمو فیہا الجواف یؤذکم وکونوا کابن ادر ترجمہ روایت ابی موسیٰ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر فتنہ کے زمانہ میں توڑ دو لو اپنی کمانیں اور کاٹ دو الوائی زمین اور لازم کرو گوشت دینا کو اور ہو جاؤ ابن آدم کی مانند اپنے بائیل کے مثل کہ مقتول ہو کر رہ کر **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور عبد الرحمن بن ثروان ابو قیس اودی کلنام ہے مترجم لکڑی کی توار بنا نا کیا ہے ترک قتال سے اور زیادہ فتن میں خلوت بہتر ہے جلوت **باب** کما جاء فی شرائط الساعة اب علامات قیامت کے بیان میں **عَنْ** انس بن مالک قال قال احدکم حدیثاً سمعته من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحد احدکم احد بعدی انہ سمعہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من شرائط الساعة ان یرفع العلم ویظہر الجہل ویفسد الزنا ویشرب الخمر ویکثر الذبح ویقل الرحاں حتی ینکون الخسین امرأۃ فیم واحد ترجمہ روایت انس بن مالک کہ کہا کہ مدین کرو میں ایک حدیث کہ سنی میں رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا کوئی تپے میرے تحقیق کہ سنی میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کی نشان دہی سے علم کا اٹھنا جانا اور جہل کا پھیل جانا اور زنا کا فاش ہونا اور شراب پینا اور کثرت سالی اور قلت رجال کی یہاں تک کہ ہوگا چاس عورتوں پر عالم اگر **ف** اسباب میں ابی موسیٰ اور ابی ہر ج سے ہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** الزبیر بن عدی قال دخلنا علی انس بن مالک قال فقلوا نالیہ ما نلنی من الحجاجہ فقال ما من عامر الا والذبح بعد لا شر منہ حتی یلقوا بکم سمعت ہذا من نبیکم صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ روایت زبیر بن عدی کہ کہا داخل ہوا میں انس بن مالک کے پاس اور شکایت کی کہ انہوں نے چوپھوچی ہوگا حجاجہ سو کہا انس نے کوئی سال ایسا نہیں ملے گا بعد اس کے اس سے بدتر نہیں ہواں تک کہ ملاقات کرو تم اپنے رب سے سنائیں یہ تمہاری نبی سے صلی اللہ علیہ وسلم **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعة حتی لا یقال فی الارض کلمۃ اللہ ترجمہ روایت انس کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت قائم نہ ہوگی جب تک میں ایسی جہاں سے نہ ہو جاوے کہ نہ کہا جاوے گا اٹھیں اللہ **ف** یہ حدیث حسن ہے

جہاں بابت قتل کے

ابو موسیٰ کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

ابو موسیٰ کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

علامت قیامت کے بیان میں

اس حدیث میں انکو
کی اس حدیث
سماعت میں کوئی عام
ابی موسیٰ اور ابی ہر ج سے

بیت المقدس میں ایک یہودی نے دعویٰ کیا کہ وہ سید بن مریم علیہا السلام ہے مرد خوش بیان شیرین زبان تھا جسے گرفتار کر لیا گیا پہاگ گیا بعد ازاں قاری مسلمان ہوا ایک اور قریبی دعویٰ مہدی ہو گیا اور مقتول ہوا اور ہندوستان میں سید کبیر سحر جی میں کبریاؤ شاہ ظاہر ہوا اور دعویٰ نبوت کیا خدا کی کالی اور عیسا و مسیحان و یسارہ ظہور کیا اور ایک نبی اور ایک کافر دین الہی کے ساتھ موعود کیا اور فقہہ عظیم اور غوغا غوغا غوغا سے ظاہر ہوا ابو الفضل اور فضلی دونوں اسکی خوشامیز و مین سی ہی اور لوگوں کو اس کے باطل کفر دعوت کرتے تھے چنانچہ کسے شاعر نے کہا ہے **بلیت** خدا پناہ دہر جلیس بد مذہب بد خراب کرد ابو الفضل شاہ البرادہ اور از غلہ ترین متکبر شیخ کو اس نے دعویٰ صحابیت کیا کہ لا ینکونوا اسکا قرآن سادس میں ہوا اور بہت سی خرافات لوگوں کے اسکے باہین کہی ہے اور وہ ایک جہو با حدیث تھا اور صحابہ و بیان نبوت اسحاق اقرس کہ آخر میں خلافت سلف کے ظاہر ہوا اور دعویٰ نبوت کیا اور خلق کثیر اسکے تابع ہوئی اور سید اور عمان وغیرہ میں غالب ہوا آخر مقتول ہوا اور فارس بن یحییٰ سابطی خلافت معمر بن عبد الملک بن یونس میں دعویٰ نبوت ہوا اور مذکورہ شیعہ احیاء اموات و ابرار برص وغیرہ کو اپنا معجزہ قرار دیا اور ایک دگر دعویٰ ایک عصبانی اور مساک و موسیٰ اختیار کیا اور عسائیر خلافت میں اثر دیا ہوا تھا اور نظر کی سحر ہو جاتی تھی اور اماموں کے زمانہ میں عبد الملک بن سیمون نے دعویٰ نبوت کیا اور اس نے اسکو قید کیا یہاں تک کہ قیدی میں والی البرادہ کو پہل ہوا **جمع** **عن** ثوبان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقوم الساعة حتى تقوم قبائل من أممهم بالشركين وحشي يعبدون لا واثان واثان سيبكون في أممهم ثلثون كذا يكون كلهم يزعم أنه نبي وأنا آخر التبعين لا نبى بعده ثم خرجوا من ثوبان سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت قائم ہوگی یہاں تک کہ ملحق ہو جائیں گے قبیلہ یمنی اس کے مشرکوں کے اور یہاں تک کہ پوجن و اثنان کو اور قریبہ کہ ہوگی میرا امت میں تیس جو ہوگی کہ ایک عوی کرنا ہوگا کہ وہ نبی ہے اور فرمایا میں غلام نبیین ہوں کوئی نبی نہیں بعد میرے **ف** یہ حدیث صحیحہ ترجمہ کرنا ہے کہ نبی کی جیسے اوطان جہنم کی اوطان وہ کہ جسکو شیعہ بنایا گیا جو ابرار اس سے یا خشع و عمارت مثل نبوت آدمی کی اور منعم تصویر بنی بغیر خبیثہ کی کاغذ یا یوار پر کبھی ہو یا کسی اور چیز پر اور بعضوں نے کہا ہے کہ دونوں برابر ہیں اور کہہ بیٹن کو غیر درک کے لئے استعمال کرتے ہیں اس صورت میں عام ہو گا مغضول سے اور اسی قبیل سے ہی حدیث عدلی کہ کہا انہوں نے غانہ بنو امین نے ختمین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور دیگر گئے میں صلیتے ہوئی سو فرمایا اپنی القیٰ ہذا لوئن عندک لیخبرک اس وشن کو اپنے سی اور بعضوں نے کہا ہے جو بطل اکر جسم و صورت رکھتا ہے منعم ہے ورنہ وشن اور جمع اسکی کبھی واثان ہی آتی ہے چنانچہ ابن عباس نے ان یذعون من دونہ اذ انما ظہر ہے کہ اصل میں واثان تھا اور واثان سے بدل گیا اور قرأت مشہور آٹھویں اور اخل میں اس خبر میں تیس پرست شدہ پرست گو پرست پرست شجر پرست حجر پرست علیہ پرست جندہ پرست چھری پرست غرض کہ جو غیر خدا کے ساتھ افعال عبادت بحالات میں مثل سجدہ و رکوع وغیرہ کے جو مخصوص میں باقی کے ساتھ سب ملحق بالمشرکین میں **نحوذ** یا اللہ منہم ومن أفعالهم وتفصيل کذا ہون کی اور گدزی **باب** ما جاء في تقيف کذاب ومذہب نبی تقيف کی کذاب و مہر کے بیان میں **عن** ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم في تقيف کذاب ومذہب ترجمہ روایت ابن عمر سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نبی تقيف کے قید میں ایک کذاب ہو گا اور دوسرا ہاگ کرنا **لاف** اسباب میں اس وقت تباہی کہ سے ہی روایت ہے اس کے سیم عبدالرحمن بن واقدی انہوں نے شریک سے ماندا کہ میں دیش حسن سے غریب ابن عمر کے روایت سے نہیں جانتے ہم سب کو مگر تھاکے روایت او شہ ایک کہ نبی سے اس کا نام عبدالرحمن بن عوف اور اس کی کہتے تھے عبدالرحمن بن عوف اور کہا گیا ہے کہ کذاب سے اور محتار بن ابی عبد تقيف سے اور جیسے واد جہان بن یونس تقيف روایت کی ہے ابو داؤد و یلمان بن سلم نے انہوں نے نصر بن شعیب سے انہوں نے شہام بن مسروق سے کہا ہاں شام سے شمار کیا مقتولان حجاج کو خلیفہ اس کا ہذا ہاں تھا تو جو نبی لیتی آئی ایک اکبر میں برابر تک معاویہ بن ابی النضر **باب** ما جاء في القرآن الثالث باب و ان الذی بیان میں **عن** عمر بن الخطاب قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول خير الناس قرني ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم ثم يأتي من بعدهم فوهم يشتمون ويحيون ثم ينعصون الشهادۃ قبل ان يؤمنوا ثم جاء ترجمہ روایت عمران بن حصین سے کہا سلام بن علی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے بہتر سب لوگوں میں میرا زمانہ کی لوگ میں چوبیس اسکے بعد ہوں چوبیس کے بعد ہوں یہاں تک کہ ایک لوگ کہ فرسبہ چاہتے اور دوست کہیں گے فرسی کو کوئی دیکھ قبل طلب کے **ف** ایسی روایت کی ہے بن فضیل نے یہ حدیث عیش سے انہوں نے علی بن مدکر سے انہوں نے بلال بن رباح سے اور روایت ابی لیلیٰ لوگوں نے حفاظ سے عیش سے انہوں نے بلال بن رباح سے

است دعویٰ نبوت کیا ہے

بی تقيف کی کذاب و مہر کے بیان میں

و ان الذی بیان میں

يَا عِبَادَ اللَّهِ اتَّقُوا اللَّهَ وَلْيَا رُسُلَ اللَّهِ وَابْتَغُوا فِي الْأَرْضِ قُلُوبًا يَرْضَى عَنْهُ اللَّهُ فَمَا سَأَلْتُمْ فِي الْأَرْضِ قُلُوبًا يَرْضَى عَنْهُ اللَّهُ
 اللَّهُ أَرَأَيْتَ الْيَوْمَ الَّذِي كَانَتْ سَنَةٌ أَكْفَيْنَا فِيهِ صَلَواتَهُ يَوْمَ قَالَ لَا وَلَكِنْ أَقْدَرُوا لَهُ قُلُوبًا يَرْضَى عَنْهُ اللَّهُ فَمَا سَأَلْتُمْ فِي الْأَرْضِ قُلُوبًا يَرْضَى عَنْهُ اللَّهُ
 الرِّيحُ مَا فِي الْقَوْمِ فَيَدْعُوهُمْ فَيَكْفُرُونَ عَلَيْهِ قَوْلُهُ فَيَنْصَرِفُ عَنْهُمْ فَيَتَّبِعُهُمْ أَمْوَالُهُمْ فَيَصْحَبُهُمْ لَيْسَ بِأَيْدِيهِمْ شَيْءٌ ثُمَّ يَأْتِي الْقَوْمَ
 فَيَدْعُوهُمْ فَيَسْتَجِيبُونَ لَهُ وَيَصِلُ قَوْلُهُ فَمَا مَرَّ السَّمَاءُ أَنْ تَمْطُرَ فَيَمْطُرُ وَيَأْمُرُ الْأَرْضَ أَنْ تَنْبُتَ فَتَنْبُتُ فَتَرْوِي عَنْهُمْ سَائِرَهُمْ كَأَطْوَلِ مَا كَانَتْ
 دُرَى وَأَمْثَلِهَا خَوَاصِرُ وَادْرِي ضَرْوَعًا ثُمَّ يَأْتِي الْخَبْرَةَ يَقُولُ لَهَا أَخْرِجِي كُنُوزَكَ فَيَنْصَرِفُ مِنْهَا فَيَتَّبِعُهُ كَيْعَاسِيبُ الْعَقْلِ ثُمَّ يَدْعُو رَجُلًا شَابًا
 مُتَمَلِّيًا شَبَابًا فَيَضْرِبُهُ بِالسَّيْفِ فَيَقْطَعُ جَرْثَتَيْنِ ثُمَّ يَدْعُوهُ فَيَقْبِلُ سَيْهَلًا وَجْهَهُ يَضْحَكُ فَيَمْنَأُ هُوَ كَذَلِكَ إِذْ هَبَطَ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ بِشَرْقَى
 دِمَشْقَ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ بَيْنَ مَهْرُودَيْنِ وَأَضْعَافِكَ عَلَى الْحِجَةِ مَلَكَيْنِ إِذَا طَاطَأَ رَأْسَهُ فَطَرَّ وَارْدًا رَفْعَةً تَحْدَرُ مِنْهُ جَمَانٌ كَاللُّؤْلُؤِ
 قَالَ وَلَا يَبْعُدُ رَيْحَ نَفْسِهِ يَغْنَى أَحَدًا إِلَّا مَاتَ وَرَيْحُ نَفْسِهِ مُنْتَهَى بَصَرِهِ قَالَ فَيُطْلَبُهُ حَتَّى يَدْرِكَهُ بَابٌ لَهُ فَيَقْتُلُهُ قَالَ فَيَلْبِثُ
 كَذَلِكَ مَا شَاءَ اللَّهُ قَالَ ثُمَّ يُنْجِي اللَّهُ أَنْ حَوَى زَعِيذًا رَسَى إِلَى الطُّغْيَانِ كَأَنِّي قَدْ أَنْزَلْتُ عِبَادًا لِي لَا يَدَانِ لِأَحَدٍ بَقَا لَهُمْ
 قَالَ وَبَعَثَ اللَّهُ يَاجُوجَ وَمَاجُوجَ وَهُمْ كَمَا قَالَ اللَّهُ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ قَالَ وَبَعَثَ اللَّهُ يَاجُوجَ وَمَاجُوجَ وَهُمْ كَمَا قَالَ اللَّهُ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ
 بِهَا خَرُّهُمْ فَيَقُولُونَ لَقَدْ كَانَ مِنْ هَذِهِ مَرَّةٍ مَا كُنَّا نَسْتَعِينُكَ حَتَّى يُلْقِيَكَ إِلَى جَبَلٍ بَيْنَ يَدَيْهِمْ فَيَقُولُونَ لَقَدْ قَتَلْنَا مَنْ فِي الْأَرْضِ فَهَلْهُمْ
 قَتَلُوا مَنْ فِي السَّمَاءِ فَيَرْمُونَ بِشَيْءٍ هَهِلَ السَّمَاءُ وَبَرَزَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ ثَمَّابَهُمْ هُمْرًا دَاوًا وَجَاحَصَرُ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ وَأَصْحَابُهُ حَتَّى يَكُونَ رَأْسُ
 الشَّرِّ يُؤْمِدُ خَيْرًا لَهُمْ مِنْ مَائَةِ دِينَارٍ لِأَحَدٍ كَمَا يَوْمَ قَالَ فَيَرْغَبُ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ إِلَى اللَّهِ وَأَصْحَابُهُ قَالَ فَيُرْسِلُ اللَّهُ عَلَيْهِمُ الْخَفْ فِي رِقَابِهِمْ
 فَيَصْنَعُونَ فَرَسِي مَوْتِي كَمَوْتِ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ قَالَ وَيَهْبِطُ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ فَلَا يَجِدُ مَوْضِعَ شَيْءٍ إِلَّا وَقَدْ مَلَأَتْهُ رَهْطُهُمْ وَشَتَّتُهُمْ وَهَاطَهُمْ
 قَالَ فَيَرْغَبُ عِيسَى إِلَى اللَّهِ وَأَصْحَابُهُ قَالَ فَيُرْسِلُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ طَيْرًا كَأَعْنَاقِ الْحَبِثِ فَيَحْمِلُهُمْ فَطَرَحَهُمْ بِالْمَهْلِكِ وَكَيْفَ قَدْ أَسْلَمُوا مِنْ قِسْمِهِمْ
 رَسَا بِهِمْ وَفَرَجُوا مِنْهُ سَبْعَ سِنِينَ وَبَرَزَ إِلَيْهِمْ مَطَرٌ لَا يَكُونُ مِنْهُ بَلَيْتٌ وَبَرَزَ لَهُمْ مَدْرَقٌ قَالَ فَيَغْتَسِلُ الْأَرْضُ فَيَكُونُ كَالْزُلْفَةِ قَالَ ثُمَّ
 يَقَالُ لِلْأَرْضِ أَخْرِجِي مَنْ تَكُنْ رَدْفِي لَكَ فِي مَيْدَانِ تَأْكُلُ الْعِصَابَةَ الزَّمَانَةَ وَتَسْتَظِلُونَ بِحُجَّتِهَا وَيَبَارِكُ فِي الرِّسْلِ حَتَّى أَنْتَ الْفِتْنَةُ مِنَ النَّاسِ لِيَكْفُرُوا
 بِاللَّيْقَةِ مِنَ الْأَرْضِ وَإِنَّ الْفَيْلَةَ لِيَكْفُرَنَّ بِاللَّيْقَةِ مِنَ الْبَقْرِ وَإِنَّ الْفَيْلَةَ لِيَكْفُرَنَّ بِاللَّيْقَةِ مِنَ الْغَنَمِ فَيَنْمَأُ لَهُمْ كَذَلِكَ إِذْ بَعَثَ اللَّهُ رِيحًا فَاقْبَضَتْ
 رُوحَ كُلِّ مَوْمِنٍ وَبَقِيَ سَائِرُ النَّاسِ يَتَهَارَجُونَ كَمَا يَتَهَارَجُ الْحُمُرُ فَعَلِمَهُمْ تَقَوْمُ السَّاعَةِ تَرْجُمُهُ رِيحُهُ نَاسٌ بَنَ سَمَانَ كَلَابِئِي سَيَكُونُ
 كَذَلِكَ كَمَا رَسَلُ خُلَاصَةِ الدِّينِ عَلَيْهِ سَلَمٌ وَجَالُ كَالْيَدَيْنِ فِي دَلَّتِ أَوْحَاتِ بَيَانِ كِي أَسْلَى أَوْ بَرَأَى كِي أَسْلَى فَتَنَهُ وَخَوَارِقِ عَادَاتِ كِي يَهَاتَكَ الْيَقِينُ كَمَا يَهَاتُكَ
 وَهَاجِرُ كِي أَرْمِي سَيَكُونُ كَمَا رَأَيْتُ سَيَكُونُ خُلَاصَةِ الدِّينِ عَلَيْهِ سَلَمٌ وَجَالُ كَالْيَدَيْنِ فِي دَلَّتِ أَوْحَاتِ بَيَانِ كِي أَسْلَى أَوْ بَرَأَى كِي أَسْلَى فَتَنَهُ وَخَوَارِقِ عَادَاتِ كِي يَهَاتَكَ الْيَقِينُ كَمَا يَهَاتُكَ
 تَهَارُ كَمَا رَأَيْتُ سَيَكُونُ خُلَاصَةِ الدِّينِ عَلَيْهِ سَلَمٌ وَجَالُ كَالْيَدَيْنِ فِي دَلَّتِ أَوْحَاتِ بَيَانِ كِي أَسْلَى أَوْ بَرَأَى كِي أَسْلَى فَتَنَهُ وَخَوَارِقِ عَادَاتِ كِي يَهَاتَكَ الْيَقِينُ كَمَا يَهَاتُكَ
 كِي أَرْمِي سَيَكُونُ كَمَا رَأَيْتُ سَيَكُونُ خُلَاصَةِ الدِّينِ عَلَيْهِ سَلَمٌ وَجَالُ كَالْيَدَيْنِ فِي دَلَّتِ أَوْحَاتِ بَيَانِ كِي أَسْلَى أَوْ بَرَأَى كِي أَسْلَى فَتَنَهُ وَخَوَارِقِ عَادَاتِ كِي يَهَاتَكَ الْيَقِينُ كَمَا يَهَاتُكَ
 كَرِيْمُ الْأَهْوَانِ أَسْ كَمَا رَأَيْتُ سَيَكُونُ خُلَاصَةِ الدِّينِ عَلَيْهِ سَلَمٌ وَجَالُ كَالْيَدَيْنِ فِي دَلَّتِ أَوْحَاتِ بَيَانِ كِي أَسْلَى أَوْ بَرَأَى كِي أَسْلَى فَتَنَهُ وَخَوَارِقِ عَادَاتِ كِي يَهَاتَكَ الْيَقِينُ كَمَا يَهَاتُكَ
 وَهَاجِرُ كِي أَرْمِي سَيَكُونُ كَمَا رَأَيْتُ سَيَكُونُ خُلَاصَةِ الدِّينِ عَلَيْهِ سَلَمٌ وَجَالُ كَالْيَدَيْنِ فِي دَلَّتِ أَوْحَاتِ بَيَانِ كِي أَسْلَى أَوْ بَرَأَى كِي أَسْلَى فَتَنَهُ وَخَوَارِقِ عَادَاتِ كِي يَهَاتَكَ الْيَقِينُ كَمَا يَهَاتُكَ
 شَرْعُ سَوْرَةِ الْكَافِ كَالْيَدَيْنِ فِي دَلَّتِ أَوْحَاتِ بَيَانِ كِي أَسْلَى أَوْ بَرَأَى كِي أَسْلَى فَتَنَهُ وَخَوَارِقِ عَادَاتِ كِي يَهَاتَكَ الْيَقِينُ كَمَا يَهَاتُكَ
 كِي أَرْمِي سَيَكُونُ كَمَا رَأَيْتُ سَيَكُونُ خُلَاصَةِ الدِّينِ عَلَيْهِ سَلَمٌ وَجَالُ كَالْيَدَيْنِ فِي دَلَّتِ أَوْحَاتِ بَيَانِ كِي أَسْلَى أَوْ بَرَأَى كِي أَسْلَى فَتَنَهُ وَخَوَارِقِ عَادَاتِ كِي يَهَاتَكَ الْيَقِينُ كَمَا يَهَاتُكَ
 دَن تَهَارُ كَمَا رَأَيْتُ سَيَكُونُ خُلَاصَةِ الدِّينِ عَلَيْهِ سَلَمٌ وَجَالُ كَالْيَدَيْنِ فِي دَلَّتِ أَوْحَاتِ بَيَانِ كِي أَسْلَى أَوْ بَرَأَى كِي أَسْلَى فَتَنَهُ وَخَوَارِقِ عَادَاتِ كِي يَهَاتَكَ الْيَقِينُ كَمَا يَهَاتُكَ
 هُنَيْنٌ وَلَكِنْ أَمَّا زَكَاةُ الدِّينِ أَوْ قَاتِ نَزَاكَ غَرْزُكَ پُورِي سَالِ كِي نَزَاكَ مَنَاعُضِ كِي سَمْنِ يَارَسُولِ الدِّينِ سَيَكُونُ جَالُ كَالْيَدَيْنِ فِي دَلَّتِ أَوْحَاتِ بَيَانِ كِي أَسْلَى أَوْ بَرَأَى كِي أَسْلَى فَتَنَهُ وَخَوَارِقِ عَادَاتِ كِي يَهَاتَكَ الْيَقِينُ كَمَا يَهَاتُكَ

اُسے ہوا یعنی ایسا تیرو ہو گا اور اوگیا ایک قوم کی باس اور دعوت کر گیا انکو اپنی خرافات کی طرف سو وہ چٹا دیگی اسکو اور دیکھی اسکی بات کو میں ہر گاہ وہ
اُنکے پاس سے سو اسکی ساتھ ہو جاوے گی اموال اُس قوم کے ہر صبح کو وہ دیکھیں گے کہ اُنکے ہاتھ میں کچھ نہیں ہو گا اور اسکو دیکھتے ہوئے قوم کے پاس ہر دعوت کر گیا اُنکی اور مقرر
کر لینگے اسکی بات کو اور تصدیق کرینگے اُسے سو وہ حکم کر گیا آسمان کو کہ برسوا اُن پر یہ وہ برسوا دیکھا اور حکم کر گیا زمین کو کہ گاوی ہر دو گاوی ہر دو دیکھی ہر دو دیکھی اُن پر
جس نور اُنکے لئے چراگاہ سی بہت سے کرمان دیا اور کوکین ہولائی ہوئے اور دودھ سے شبنم والی ہر اوگیا دیر نہ پراو کہ گیکہ نکال تو اپنا خزانہ بہرہ ہر گاہ کرمان سے
اور خزانے اُسکے ساتھ ہونگے یہاں تک کہ اسکی بھاری ہو جائے اور دودھ سے گڑا دیکھا ہر گاہ اسکو اور وہ ہر
ہو کر سامنی آباد دیکھا چلتا ہو گا موہنہ مکا اور نہتا ہو گا ہر وہ اسی حال میں ہو گا کہ اُنکے عیسے بن مریم جانب شرقی میں دمشق کے سفید مندر کے نزدیک دو کپڑوں زد زمین
ہاتھ رکھے ہو جاوےں ہر دو فرشتوں کے جب چھو کا دینگے سرخ لیکھا اور جب سٹاٹھانینگے اُنکے اُنکے محل جہان کے کہ چھک اُنکی مانند موتی کے ہوگی کہا اور نیا دیکھا ہو گا اُنکو
دم کے عیسے کوئی شخص کا فزون میں سے مگر جاوے گا اور پوچھتی ہے ہوا اُنکے دم کی جہان تک پہنچتی ہے نظر اُنکی فرمایا سو وہ ڈھونڈینگے جہاں کو اور باوینگے اسکو با
لہر اور قتل کرینگے اسکو فرمایا ہر سنگی وہ زمین پر اسی حال میں جب تک جاوے گا اللہ فرمایا ہر وحی کر گیا اللہ اُنکی طرف کمر جمع کر لیا اور میرے بندوں کو طوطا کھٹ
اُسکے کہ میں اُنارین میں اپنے کچھ ایسے بند کہ نہیں تھے اُنکے سیکو لڑکی فرمایا اپنے ہر چھو گیا اللہ تعالیٰ اوج ماجور اور وہ سطح چٹا دینگے جیسا کہ فرمایا اسی اللہ
تعالیٰ وہم من کل حدیب یفسدوْن یعنی وہ ہر مذہبی سے پہلے اُنکے فرمایا اور کدڑیاں پہلا فرقہ اُنکا بحیرہ طبریر پر اور پی جاوے گا جو کچھ اُسے یعنی بانی ہر گاہ
اُسے دوسرا گروہ اُنکا اور وہ کھینگے کہ کبھی تھا اس مقام میں بانی ہر چھو دینگے وہ یہاں تک کہ پہنچینگے بیت المقدس کے ایک پہاڑ پر اور کھینگے شیک قتل کیا ختم تمام زمین
والو کو ہوا و قتل کریں ہم آسمان والو کو ہر پہنچینگے اپنے گھر آسمان کی طرف اور لوٹا دیکھا اللہ تعالیٰ اُنکے تیروں کو ستر کر کے خون سے اور گھر سے سنگی عیسے بن مریم اور
اصحاب اُنکے لئے کوہ طور پر یہاں تک کہ ہوگی ایک سری گائیگی بہتر اُس دن سو دینار سے فرمایا ہر متوجہ ہونگے عیسے بن مریم اللہ تعالیٰ کھٹ اور اصحاب اُنکے فرمایا ہر چھو
اللہ تعالیٰ اُنکے نفخ کہ چھک اُنکی گردنوں میں سو صبح کو ہو جاوے گے وہ سب مقتول مرہ گویا ایک آدمی تھا کہ مر گیا فرمایا ہر تریں گے عیسے اور اصحاب اُنکے ہر نیا دینگے ایک بابت
بہر گاہ کہ ہری ہوگی اُنکی جریوٹ اور بدوون اور خونوں سے فرمایا اپنے ہر لٹھا کرینگے عیسے علیہ السلام اور اصحاب اُنکے ہر چھو گیا اللہ تعالیٰ اُنکے چڑیاں کہ ہونگی گردنوں کی
جیسے گردنیں اونٹوں کی ہر اٹھاوین گے وہ اُنکی لاشوں کو اور پہنچینگے انہیں پہل میں اور انہیں جہنم جلاوے گے مسلمان اُنکی کمانوں اور تیروں اور زرشون سے
سات برس اور چھو گیا اللہ تعالیٰ ایک منہرہ اسکا کہ نہروں سیکو اسکو کہ شرم کھینچے خیمہ اور نہ کہ مٹی کا فرمایا ہر وہ جاوے گی زمین اور صاف کر دیکھا منہرہ اُسے مانند اُنہی کے
فرمایا ہر حکم ہو گا زمین کو کہ نکال تو پہل اپنا اور ہر لائی برکت کو یعنی جو مذہب عباد کو مگوئی تھے ہر اُس دن کہا دیکھا ایک گروہ ایک انار سے اور سایہ کرینگے اُنکی
چھکے کا اور برکت دیاوے گی دودھ میں یہاں تک کہ ایک بھارت آدمیوں کی سر ہو جاوے گی ایک اونٹنی کے دودھ میں اور ایک قبیلہ کو کفایت کر دیکھا دودھ ایک گالی کا اور
ایک فخر کو کفایت کر دیکھا دودھ ایک بکرہ کا پیر وہ لوگ اسی خبر و برکت میں ہونگے کہ چھو گیا اللہ تعالیٰ ایک ہوا پس قبض ہو جاوے گی روح ہر مومن کی اور باقی ہر جاوے گی
ایسے لوگ کہ جلع کرینگے رامونج جیسک جماعت کرتے ہیں گدھی ہر انہیں پر قائم ہوگی قیامت **ف** یہ ہر حدیث غریبہ جس سے بھیجے ہے تشریح قول اللہ تعالیٰ
میر خلیفہ ہے الخ یعنی وہ اُنکی شرم سے محفوظ رکھنے والے ہر اور اُنکے شہادت کا جواب تفصیل یہ کہ کو الہامات تعلیم کرنے والے اسی قسط لغت میں اُن بالو کو کہتے ہیں
جو انوکے ساتھ ہو بہت گھونگروالی اور قسط ہے آہی عینہ قائم یعنی اُنکے اُنکی حدیث میں باقی ہے گربے نور ہے اور عبد الغزالی ایک شخص تھا خراخرا کہ ابشاہ
تھا عبد جالبیت میں اور بعضوں نے کہا کہ نام ہے ایک یہود کا اور مضمون نام سے معلوم ہوتا ہے کہ مشرک تھا اور فاتحہ سورہ کہف کا مثل ہے اور توحید الہی کے اور اثبات
رسالت کے اور انزال قرآن کے اور عقیدہ ان تینوں کا پاش پاش کر دینا ہے جمیع فتنوں کو کہ واقعہ ان دین میں اور ایک روایت میں آیا ہے فَاَنْفَعَا جَوَادُ مِنْ فِتْنَتِهِ
یعنی ان آیتوں کا پڑھنا یہ ہے اُنکی فتنہ سے جیسا کہ اصحاب کہف کو فتنہ دینا ہوسا پناہ ہوئی تو وہ دیکھ لیا کہ شام و عراق کے درمیان اور اکر ولایت میں آیا ہے
خَارُجَ خَلْقٍ بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ یعنی وہ نکلنے والا اُس آیت کہ جو درمیان شام و عراق کے ہے اور خلیفہ خارا اور تشدید سلام وہ راہی کہ درمیان بلقستان کے فقط
قوله فَاتَّيْتُمْ يَمِيْنًا وَشِمَالًا یعنی لوگوں اسکو بصیغہ ماضی پڑھا ہے اور بعضوں نے بصیغہ اسم فاعل یعنی فاعل کو نواہ ہے وہ راہی اور بائیں اور اُس میں محمود فساد کا

بیان کہ مقتدیہ کفر و فساد کا ایسا نہیں کہ فقط اس کے مکر پر اثر کرے بلکہ دنیا و دنیا لا خلق اس سے متضرر ہو رہی ہے۔ قولہ اکیڈن انکس اس کے برابر اول امام کا سبب ہو گا کہ دجال
 اسناد پر ہے آفتاب کے کبد سار میں روک دیا گیا اور یہ قدرت اللہ تعالیٰ کی اسی سہمی ہوئی کہ بند کا امتحان ہو جیسے عرب کہنا ہی دغا والا امتحان غیر اصل اور یہاں پر جو
 اس امتحان میں ہر ایک مستقیم قائم رہا نعمت اللہ تعالیٰ ہو اور جو بھلا باوجودیچیم میں گر کر تو لے لیا سبب نخل کے عیاسیب جمعی یعسوب کے اور نخل نہیں کہ لکھی اور یعسوب
 نام سے ان کیسوں کے سردار کا نام ہے کہ یعسوب جہان کہیں جا رہا ہے سب کہیں ان کی ساتھ ہوتی ہیں اپنے تشبیہی کہ خزانہ دجال کے ساتھ ہی ایسی ہے ہر نیکی
 چنانچہ حضرت علی سے مروی ہے کہ اپنے فرمایا میں یعسوب ہوں مومنوں کا اور مل یعسوب کا فرو نکال دے گا روپی مال میں اور مومن ہر صحت میں خوشحال تو کہ
 سب جو کچھ دیکھ کر عرق پیکھا انھوں نے غرابانی چاند کے کہ مثل موتی کے بناوین اور بعض نے بتدیسیم چھوٹی موتی کہی ہیں اور یہاں معنی اول
 مراد میں لینے جب دوسرے کا دیوگ تو ان کے سوئے سر قطرات نورانی ٹپکتے ہیں اور جب سر اوٹھا کرتے ہیں تو نیچے اتر آتی ہیں وہ قطرات اور یہاں یہ نہایت نورانی
 اور اشعار اور طرز سے لکھے جال کہاں کہ قولہ باب لہ و لہ نام ہے ایک قریہ کا بیت المقدس کے قریب سے اور قاموس میں کہا ہے کہ ایک قریہ سی فلسطین میں
 کہ اپنے حضرت جیسے علیہ السلام دجال کو اسی جگہ پر قتل ہو گا کہ انہیں مہل میں انھوں قاموس میں باب اللام اور فصل السیم میں ہے روزن منزل اگر ناکہ وہ سے
 اور بعض نے خون مفتوحہ اور سکون یا اور فتوحہ کہا ہے کہ ایک موضع ہے بیت المقدس میں اور بعض نے کہا نام ہے اس جگہ کا جہاں سے آفتاب نکلتا ہے مگر
 صحیح نہیں سمجھا ہے اور نون سے تصحیف کا جو کچھ کہنا قال الشیخ فی شرح مشکوٰۃ قولہ فینزل کہا کہ لفظ لفظ کی معنی ہیں کہ یہاں مناسب میں اول وہ جگہ ہے کہ جہاں
 پانی ٹپکے اور جسے پاک کردی دوسرے کا کہ منبر اور خم منبر لنگ کہ جب اس میں پانی بہر و منبر معلوم ہوتا ہے اس تشبیہ سے یہی صفائی زمین کی مراد ہے تیسرے صدف و
 سنگ عوار اور زمین جہاں دوی ہوئے قولہ تا کل العصا بنہ الرمانہ یعنی کہا لگا ایک گروہ ایک انار سے عصا بنہ جماعت سے کہ عدو کے دس سے چالیس تک ہوں قولہ
 اور ایک فتح کو کفایت کر لگا انھوں فتح فتح فاصکون خارج ہوئی جماعت بطن سے اور بطن چھوٹا ہے قبیلہ سے اور فتح جو یعنی ران کے ہے وہ کہنہ فار ہے اخوندی کے کہا
 ہے کہ احادیث باب میں کہے فوائد میں اول کہ یہ برنجی ہے است کو فتنہ دجال سے ڈرایا ہے اس میں بہت تخریر ہی قلوب کے فتنے سے دوسری کہ نبی صلی اللہ علیہ
 وسلم فی یہی ماہ زیادہ تخریر اس سے خوف دلایا کہ اگر فتنہ دجال قریب ہی ہو تو اتباع ائمہ مفضلین اس کے فتنہ سے کیا کم ہے تیسری کہ جب صاحب نے یہ بات سنی چوہا
 کہ ہمارا دل سدن کیسا سو گا اپنے فرمایا آج جیسا یا اس سے بہتر یہ روایت ساقط الاقتباس ہے اور کیونکہ نہ کہ دجال اس کے متوال الحال میں اور حقیقت یہ ہے کہ قلوب
 مفارقت کے وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ویسی نہیں رہتی تھی نہ کہ بعد موت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور وقت ظہور فتن کے بلکہ اس سے مروی ہے
 کہ انہیں جہاں پہنچے ہاتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے تربت مبارک سی یعنی بعد دفن کے مگر فرق پایا سمجھنا ہے دلوں میں بیٹھے وہ انوار و برکات جو آنحضرت کی زندگی
 میں تھے بڑے چوتھے یہ کہ وہ دجال اعرس ہے پس وہ درست نہیں کر سکتا اپنی صورت و خلقت کو تو پر دعویٰ کیا کہ لگا الوہیت کا مگر بات اتنی ہے کہ استدراج کا
 امتحان ہے بند و نکال پانچویں یہ کہ بعض روایات میں وارد ہوا ہے کہ وہ اپنی آنکھوں اسکی کافی ہی اور مسلم میں بائین انکھہ مذکور ہے اور ابو داؤد میں
 ہے بائین انکھہ کا ذکر ہے تطبیق اس میں یوں ہے کہ یہ غیوب مختلف ہوتی رہینگے اس پر اختلاف اوقات تاکہ تکلی چشم بصیرت و اہود دیکھ لیں
 کہ یہ اپنے نقصان کو درست نہیں کر سکتا اور کیا کر سکیگا چوتھے یہ جو فرمایا کہ یہ دیکھ لگا کوئی تم میں سے اپنی رب کو جب تک نہ مری اس میں کوئی فائدہ ہی میں اول
 ابطال اس کے الوہیت کا دوسرا اثبات خدا صلی اللہ تعالیٰ کے رویت کا آخرت میں چشم سر جیسا مذکور ہے اہل سنت کا تیسرے ابطال ثبوتان رویت الہی کا دنیا
 میں جیسا مذکور ہے جملہ صوفیہ کا ساتویں جو فرمایا کہ تم اندازہ کر لےنا اوقات نماز کا اس سے معلوم ہو گا کہ اشکال کے وقت تخری اور تقدیر اوقات صلوات میں جاری رہی تھی
 بتغییر یہ باب عاجز فی صفیۃ الدجال باب صفت میں جال کے **عن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم **اِنَّهُ سَيُشَلُّ عَنِ الدَّجَالِ قَالَا لَآ اَن**
رَکِبُوْهُ لَکِنْ یَاْعُوْذُ اَلَا وَاِنَّهُ اَعُوْذُ عِنْدَہُ اَلْیَمْنِی کا تھا عینہ طافہ برجمہ ایسے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی پوچھا کیسے حال دجال کا سو فرمایا اپنی
 آگاہ ہو کہ رب تمہارا کا نہیں اور بیشک اسکی تو ذہنی آنکھہ کافی ہے کہ لگا کہ وہ ایک انور ہے **یہوذاہو اف** ایسا ہیں سعد اور خلیفہ اور میرہ اور سارا دربار میں عبد
 اور ابی بکرہ اور عائشہ اور انس اور ابن عباس و عثمان بن عامر سے ہے روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیحہ غریبہ عبد اللہ بن عمر کے روایت ہے **باب** کاجاء فی کتاب

دجال کا بیان

الوصايا والعهود التي على يد علي بن أبي طالب عليه السلام في كفنه

اس چیز کے برکت سے جو نبی کریم ﷺ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک فتنہ سے اور وہ جہنم کے جب ملاک ہوا کہ اسے اپنے بادشاہ فارس کا فرمایا اپنے کسکو خافہ کیا کہ اگر
 نے کہا اسکی جتنی کتب فرمائی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی ہریرہؓ کو بھیجی۔ وہ قوم کے کام کے متولی ہو کر آیا۔ کہا ابی ہریرہؓ جب تین عائشہ رضی اللہ عنہا البصر میں
 یا کو کیا بیٹے آنحضرت کے اس قول کو پس اندازنے بچا یا جو کونکلی معیت کے اس قول کے برکت سے وہ یہ حدیث بھیج دیا جو ہے متبرحم اس حدیث میں اشارہ ہی قصہ
 جبل کیرف اور مختصر کیفیت اسی ہے کہ جب حضرت عثمان شہید ہو اور حضرت علی اپنے گھر سے نکلے اشرنے اور چاروں کو اپنے بازو میں حیت کی بعد کے اپنے
 کسیکو طحلو اور زیر کیرف بھیجا انہوں نے بے آپسے بیعت کی اور یہ دونوں بیعت علی سے اور ذلان عثمان کے آدم ہو کر طالب قتل قاتلان عثمان ہو کر اور حضرت علی
 منتظر تھے کہ لوگ اس کے فرار کو دیکھ کر توفیر یافت علی میں آئیں طلحہ اور زبیر دونوں اجازت چاہی حضرت امیر سے عمرہ کی اپنے اپنے اشرہ و اشرار لیکر ابارت
 دی اور یہ دونوں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے متفق ہو کر حضرت عثمان کے قصاص کے طالب ہو کر اور علی بن امیہ کہ آدمی متمول تھا اور حضرت عثمان
 کیرف سے عامل تھا صنعا پر وہ حج کے لئے آیا ہوا تھا اسے انکی تائید کی اس طرح کہ چار لاکھ اور تترتر کو سواری سی قریش سے اور حضرت عائشہ کے واسطے ایک اونٹ
 خریدا کہ اسے عسکر کہتے تھے پس یہ سب متوجہ ہو کر کیرف اور اترے ایک پانی پرین عامر کے اور وہاں آواز کرنے لگے کہ توجہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے
 کہ اس مقام کا کیا نام ہے انہوں نے کہا خواتین بروزن کو کب صاحب قاصد کہا ہے کہ ایک موضع ہے بصرہ میں اور میری بھی کہا ایک نہر ہے قریب بصرہ کے غرض
 حضرت عائشہ نے یہ سن کر فرمایا کہ تعین ہے کہ میں لوٹ جاؤں اور اس لڑائی میں شریک نہ ہوں اس لئے کہ سنا ہی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے
 کیا حال ہو گا تم میں سے ایک بی بی کا جیکہ آواز کرے گی اس کے پاس کتنی خواتین کے روایت کیا اسکو احمد اور ابو یعلیٰ اور زبیر اور حاکم اور بیہقی اور ابو نعیم نے قیس سے یہ جب بصرہ
 میں داخل ہو کر آدمی بصرہ کے تعجب کرنے لگے اور پوچھنے لگے اے وہ بھائی کی انہوں نے کہا کہ تم حضرت عثمان کے قصاص کرنے کو ختم کیا ہو میں اور ابن الاخف جو
 حضرت علی کیرف سے حاکم بصرہ تھا انکو قید کر لیا اس طرف سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ فتنی سوارسی ہنضت فرما ہو اور امام حسن اور عمار کو کوفہ کیرف بھیجا کہ وہاں
 عدو لاوین امام حسن کو ذمہ میں داخل ہو کر نہر پر چڑھے اور عمار نیچے کھڑے رہے یہاں امام حسن فرمایا کہ لاہیر المؤمنین نے ہو تو ہماری طرف بھیجا ہے مد کو واسطے اس لئے کہ
 ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ومن مجہا بصرہ کیرف تشریف لگئی ہیں اور ہم معتقد ہیں کہ وہ بی بی ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیا اور آخرت میں
 ولکن خدای تعالیٰ تمہارا نام ہی کہ ہم اطاعت کرتے ہیں لکن اطاعت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور فرمایا ہے حضرت علی نے تم میرے طرف نکلوا اگر میں
 مظلوم ہوں تو میرے مدد کرو اگر ظالم ہوں تو مجھ سے انتقام لو اور طلحہ اور زبیر نے اول مجھ سے بیعت کی اور یہ نقص بیعت کیا حالانکہ میں نہیں لیا کسی مال کو اور نہ
 بلا کسی حکم کو پس اے حضرت علی کیرف کو ذمہ سوارہ ہزار آدمی بھیجے انہوں نے بعد ملاقات حضرت علی کے حال کو چاہا طلحہ اور زبیر کا حضرت امیر نے فرمایا ان دونوں نے
 بیعت کی بیکر مدینہ میں پہنچے کیا مجھ سے بصرہ میں پہنچے انکی تین روز جب تیسرا روز ہوا قاتلان عثمان کو دونوں لشکر میں تھے ڈرے اس امر سے کہ یہ دونوں
 شکر اتفاق کر لوں ہر قتل پر اس لڑائی شروع کروادی انہوں نے اور حضرت علی نے فرمایا اپنے ساتھیوں کے کہ اگر اڑو تم تو چھپا کر وہاں گئے والیکا اور حاکم کو رضی
 پر اور نہ لو انکے سوال کے کچھ مگر جو باؤ مفضل میں باقی سب انکے وارثوں کا ہے یہ حضرت علی نے حضرت زبیر کو بلایا اور فرمایا کہ ونگو اماں سے جب وہ آئے اپنے فریاد
 ہے اللہ تعالیٰ کی تمہیں یاد ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اڑو گے تم علی سے اور تم غلام ہو گے یہ دو کچا دی علی کی پس زبیر نے کہا یا دلائی تم نے
 مجھے وہ بات کہ میں پہنچا تھا پس پھر وہ لڑائی سے اور انکے صاحبزادے نہیں آئے تھے کہ لڑائی کو بلکا آئے تھے صلہ کو اب ایک غلام آزاد کرو اور لوٹ جاؤ پس انہوں نے
 اپنا غلام آزاد کیا اور لوٹ گئے اور جب دیکھا کہ ہنگامہ جنگ گرم تھا اور صلح سے ناامید ہو کر دونوں لشکر ان کے جدا ہو گئے اور اصحاب امیر المؤمنین غالب نے طلحہ اور زبیر کو
 آدمی عزمیان طلحہ سے مقتول ہو کر نے ثور بن حواہ سے روایک ہے کہ جب طلحہ مخرج ہو گے میں انکے پاس گیا حالانکہ آخر میں ان میں باقی تھا مجھ سے پوچھا کہ تم نے
 ہمارے مینج سے روایک ہے کہ امیر المؤمنین سے کی انہوں نے کہا اپنا ہاتھ بڑھاؤ کہ میں بیعت کروں یہ بیعت کی اور قتال فرمایا پس خبر دی میں نے اس امر کے علی رضی اللہ عنہ
 کو فربا یا انہوں نے اللہ اکبر صدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ اکبر کو پس نہوا کہ علیہ صحت میں عباد بغیر اس کے کہ بیعت میرا اسکی گلے میں ہو نہ
 کہ اور حضرت علی نے باقی لوگوں کو زور بیعت انہوں نے اور گئی عبداللہ بن زبیر بن مرقہ فرامی حضرت امام المؤمنین کے پس اور کہا کہ میں حاضر ہوا تھا آپ کے پاس جبکہ قتل

[illegible]

تجہ کر میں نبی کے قوم کا درجہ تہہ کیا کہ اپنے ہر تجھے خیال تھا کہ لیکن مجھ سے ملنا ہے تو ہمارا وہ دن آج کا روزہ کہ گیارہ بجے تو خیال تھا اس کا فرما دیا اللہ تعالیٰ سوا چھ من ہر من ہوا تا ہوں جیسے تو مجھے ہو گیا تھا دنیا میں **مترجم** ہونے سے مراد یہی کہ آج کی دن چھوڑ دوں گا میں تجھی غلاب میں پڑا ہو گا تو جیسے ہو لی چیز پڑی تھی یہی ایسی ہی تفسیر کے ہے بعض اہل علم نے اس کے ساتھ کہ ہے فالقونہم نساہم یعنی ہر دن کے ہم انکو ہول جائینگے یعنی چھوڑ دیں گے انکو غلاب میں پڑا ہوا **باب** منہ باب زمین کے گواہی کے بیان میں **عن** ابی ہریرہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یومئذ یحدث أخبارا قال الذرّون ما أخبرها قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال فان أخبارها ان تشهد علی كل عبد أو أمة بما عمل علی أرضہا ان تقول بطل کذا وکذا فی یومہ کذا وکذا قال یهذا امرہا ترجمہ روایت ابی ہریرہ کہ ابی ہریرہ سے روایت ہے اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یات یومئذ یحدث أخبارا یعنی اس دن بیان کرے گی زمین اپنی خبریں بہر فرما اوصاف سے جانتے ہو تم کیا ہیں خبریں انکی عرض کے انہوں نے اسد وزل خوب جانتا ہے فرمایا اپنے اخبار اس کے میں کہ گواہی دیگی ہر عمام اور باندی پر اللہ تعالیٰ کے لگے اس کے عمل کے جو کیا اس کی بی بیہر اس طرح کہ کھلی دہل کیا اسے ایسا اور ایسا فلان فلان میں فرمایا اپنے اسی کا حکم دیا اس میں کہ اللہ تعالیٰ **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب **باب** ما جاء فی الصویر باب صور کے بائین مترجم صور کی حقیقت میں کہ قول میں مفسرین کے بعضوں نے کہا وہ ایک قرن کے ہونے کا جاتا ہے جس میں مجاہد نے کہا صورت اسکی مانند بوق کہے ہو حضور نے کہا صور جسم ہی صورت کی اور یہی قول ہے حسن واصلہ قول اول ہے اور احادیث ابی ہریرہ میں **عن** عبد اللہ بن عمر بن العاص قال جاء أعرجی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما الصویر قال قرن وبقیہ ترجمہ روایت عبد اللہ بن عمر کہ آیا ایک گواہی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور پوچھا صور کیا ہے فرمایا اپنے ایک نرسنگا ہے کہ اس میں ہونے کا جو گیارہ فیست کے دن **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی گویا کہ یہ حدیث سلمان ہی سی اور نہیں جانتے ہم اسے مکر نہیں کہ روایت ہے **عن** ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکیف النعم وصاحب القرن قد انعم القرن واستتم الاذن منی یومئذ فیفتح فیفتح فکان ذلک نقلاً علی اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لهم فلو احسبنا اللہ ونعم الوکیل علی اللہ تو کذا ترجمہ روایت ابی سعید کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیونکہ آرام کو نہیں اور صاحب قرن کا یعنی امیر علیہ السلام قرن کو موندہ میں ہوئے ہی اور کان لگا ہی ہو ہی کہ کب تک ہو ہوئے کا کہ اس وقت ہونے کی سو گویا یہ سخت گذرا صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا اپنے کہ تو جسنا اللہ نعم الوکیل علی اللہ تو کنا یعنی کافی ہے بلکہ اللہ کا اور جیسا کہ اس سے اللہ پر توکل کیا ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے اور روایت ہے ابی ہریرہ سے روایت ہے ابی سعید انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ماندا کے **باب** ما جاء فی شأن الصراط باب صراط کے بائین **عن** المغیرہ بن شعبہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شعاع المؤمنین علی الصراط رب سکتہم ترجمہ روایت مغیرہ بن شعبہ کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شعاع المؤمنین علی صراط پر ہے اسی ب سلامت کہ ہے **ف** یہ حدیث غریب ہے ہندی جانتے ہم اسے مکر علی الرحمن بن اسحاق کی روایت ہے **عن** ابی ہریرہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یفتح فی یوم القیمۃ فقال انا فاعل قلت یا رسول اللہ فاین اطلبک قال اطلبنی اول ما یظلمنی علی الصراط قلت فان لم اجدک علی الصراط قال فاطلبنی عند المیزان قلت فان لم اجدک عند المیزان قال فاطلبنی عند الخوض فان لا اخطی ہذا الثلاث المواقن ترجمہ روایت ابی ہریرہ کہ اس سے کہا سوال کیا اور فرمایا کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آپ شفاعت کریں میری قیامت کے دن فرمایا آپ ہی میں کہ فرمایا ہوں ہر عرض کے میں یا رسول اللہ کہ ان میں ہونے دن میں آپ کو فرمایا اپنے تو مجھے بلکہ صراط پر ہونے ہو میں کہا اگر وہاں نہ ہوں میں آپے فرمایا ہونے ہو میں ان کے پاس میں کہا اگر وہاں ہی ہوں میں آپے فرمایا ہونے ہو میں جو عرض کو ہر اور میں خطا کر ونگا اس میں میں میں سے یعنی خواہ خواہ لو گناہ میں میں غناہ میں سے کہ مقام پر **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ہندی جانتے ہم اسے مکر اسی سند سی **باب** ما جاء فی الشفاعۃ باب شفاعت کے بائین مترجم شفع اور شفاعت مصدقہ معنی اسکی سوال کرنا ہے واسطہ تجاویز کے جہیز و ذنوب سے اور شفع کہ ہے شفاعت قبول کرے اور شفع فاجبی شفاعت قبول کیجائی اور شفع قبول کرنا شفاعت کا اسی ہی ہے حدیث شفع یعنی شفاعت کو تمہارا شفاعت قبول کیجائی پس شفع کا مصداق شفع ہے اور شفاعت پر جب الف لام آتا ہے تو شفاعت عظمیٰ مراد ہوتی ہے چنانچہ حدیث نصیۃ الشفاعۃ میں نکر یہ شفع عظمیٰ کے غایت ہو گیا کہ مطلق شفاعت عام ہے جمیع انبیاء بلکہ علماء اور شہداء کو ایمار د ہے شفاعت صاحب کبار کی کہ انھیں سے خاتم رسالت کے ساتھ یا شفاعت مقبول کہ ہے دہو یا شفاعت اس کے کہ جبکہ دل میں ذہہ ہر بیان ہو اور شفاعت مطلق کی قسم ہے یعنی وہ شفاعت عظمیٰ کے کہیں مقبول

نور اللیالی

عمر کا بیان

نور اللیالی

نور اللیالی

(۱۴۴)

یہ حدیث غریبہ اس سند سے مترجم یہاں ہی شفاعت مراد ہے جو خروج عن النار کے واسطے ہے اور وہ مخصوص اہل کبار کے ساتھ یہ مطلب ہے جاہل کے قول کا معنی اپنے امامہ یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول وعدنی ربی ان یدخل الجنة من امتی سبعین الفا لا حساب علیہم ولا عذاب مع کل الف سنون الفا وثلث حنیات من حنیات ربی ترجمہ روایت ابی امامہ کہ انہوں نے کہا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ یہ حدیث صحیح ہے میرے بھائی نے کہ داخل کریگا جنت میں میرا دوست ستر ہزار شخص کہ نہ حساب ہے نہ پیر نہ ذرا اور تین لب ہر کہ میرے بھائی کے ہاتھوں کے یہ حدیث صحیح ہے مترجم ہمیں اس حدیث کو شکر کف انفس ملتی ہیں معتزلہ اپنے ہاتھوں آپ ملتی ہیں غرض مکران صفات ہر طرف ہاتھ پیرا رہتے ہیں اور مولین ہر حال جان باری ہیں مومنین کا دل ہاتھوں بڑھ رہا ہے وہ کہتے ہیں ایمان ملائے ہر حنیات پر اپنے پروردگار کا سکھ اور سوسپا انکے کیفیت کو علم آتی ہے اور ایضا معمول ہیں اپنے سانی ظاہر بلا تاویل ولا تشبیہ تعلیل حسنا اللہ ونعم الوکیل وهو الہادی الی سواء السبیل عن عبد اللہ بن سقیف قال کنت مع رھط بانیلاء فقال رجل منہم سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یدخل الجنة شفاعۃ رجل من امتی اکثر من نبی تمیز فیل یار رسول اللہ سیوالہ قال سیوالی فلما قال قلت من هذا قالوا ہذا ابن ابی النجد عا ترجمہ روایت عبد اللہ بن سقیف ہی کہتا ہوں میں ایک جامع کے ساتھ ایلیا میں سو گیا ایک دن انہیں سے سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے ہی کہ داخل ہو گئے جنت میں ایک مرد کی شفاعت سے جو میرا دوست ہو گا نبی تم کی لوگوں سے بڑا عرض کیا صحابہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سے فرمایا آپ نے ہاں میرے سوا ہے یہ حسیب کثرا ہوا وہ شخص پوچھا میں نے لوگوں سے کوئی جینی یہ روایت بیان کی لوگوں نے کہا یہ ابی النجد عا ہی ف حدیث صحیح غریبہ اور ابن ابی النجد عا کا نام عبد اللہ ہی اور انکی ہی ایک حدیث معلوم ہوئی ہے مترجم مراد اس شخص سے عثمان بن یاسر قرنی رحمۃ اللہ علیہ عن ابی سعید ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان من امتی من تشفع للفقراء من الناس وکنتم من تشفع للفقراء وکنتم من تشفع للعصبۃ ومنہم من تشفع للرجل حتی یدخل الجنة ترجمہ روایت ابی سعید کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں سے کوئی شفاعت کریگا کہی جماعت کو اور میرے سے اور کوئی انہیں سے شفاعت کریگا ایک قبیلہ کی اور کوئی شفاعت کریگا ایک عصبہ کی اور کوئی شفاعت کریگا ایک فرد کی یہاں تک کہ داخل ہو گئے جنت میں ف یہ حدیث صحیح ہے مترجم فاکہا ہی بعضوں نے کہ جمع ہے فرد کی اور شیعہ جماعت اور بعضوں نے کہا فاقام معنی جماعت متحدہ اور واحد اسکا لفظ سی کوئی نہیں اور عصبہ جماعت کے افراد اسکی شیعہ جانتے ہیں کہ ہوں عن عفوان بن مالک لا سمعی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انانی ہات من عبد ربی فخر فی بنی ان یدخل نصف امتی الجنة وبنی الشفاعۃ والحدیث الشفاعۃ وہی لمن مات لا یشراک باللہ شیئا ترجمہ روایت حنفی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انیکہا بنو الامیہ پاس آیا میرے رب کی طرف سے اور مجھ کو میرا پاس باب میں کہ داخل ہو میرے نصف امت جنت میں یا میں مجھ کو شفاعت کا تو میں اختیار کیا وجہ شفاعت کا اور وہ شفاعت اس کے واسطے ہی جو میرا اور شریک کیا ہو اسے اللہ کا کسی حیر کو ف اور مروی ہے یہ حدیث ابوالمہدی ہی وہ روایت کرتی ہیں ابی امامہ و صحابی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ شخص سے اور بنی کر ہے امین خوف بن مالک مترجم اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پیرست شدہ پرست نعل پرستوں کو شفاعت سی کچھ ہر نہیں اور عصبہ کی میں ابی زہرہ شریک باقی ہے وہ شفاعت کا مستحق نہیں اور اس کے بھی اسکی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شیعہ المذنبین میں نہ شیعہ الشکرین باب ماجاء فی صفۃ الخوض باب حوض کوثر کے بیان میں عن انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان فی حوضی من لا یأریق بعدد حجر السماء ترجمہ روایت انس کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی بنی شکر حوض میں صراحیاں ہیں آسمان کے ستاروں کے شمار کے برابر ف یہ حدیث صحیح ہے غریبہ اس سے عن اسماء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لکل نبی حوضا وانہم یبھاھون انہم اکثر وارڈۃ وانی ارجو ان اکون اکثرہم واسماء ترجمہ روایت اسماء کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نبی کا ایک حوض ہے اور وہ مفر کرتے ہیں آپس میں ایک دوسرے پر اسامین کہ کسی حوض پر پانی پینے والی زیادہ جمع ہوتے ہیں اور میں امید کرتا ہوں یعنی اللہ کے فضل سے کہ میرے حوض پر سے زیادہ جمع ہوں ف یہ حدیث غریبہ اور روایت شعث بن عبد الملک نے یہ حدیث صحیح ہے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلہ اور نہ ذکر کیا اس میں سہو کا اور وہ صحیح ہے باب ماجاء فی صفۃ اوای الخوض باب طرف حوض کے بیان میں عن ابی سلامہ الحبشی قال بعث الی محمد بن عبد العزیز فقلت علی الذبید فلما دخل علیہ قال

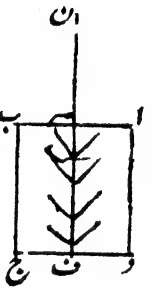
الحدیث کی صفات کا بیان

ان کی صفات کی طرف اشارہ

عن ابی امامہ

ظاہر حوض کوثر

العیضہ وہ اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ پہنچا گئے نہ وہ پہنچ سکے جب تک کہ چوڑی اس چیر کو حسین شہید نہیں ہے، پیچھے کی لکے کہ حسین شہید ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ہنر جانتے ہم اسے مگر اس سند سے **ع** حَظْلَةُ الْأُسَيْدِ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوَأَنْتُمْ تَكُونُونَ كَمَا تَكُونُونَ عِنْدَكُمْ لَا تَطْلُقُكُمْ إِلَّا نَكْلًا بِأَجْمَعِهَا تَرْجُمُهُ وَإِنَّ حَظْلَةَ أُسَيْدٍ سَجَّ كَفَرًا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَئِنْ أَتَيْتُمْ بِيَوْمِ الْقِيَامَةِ لَأَكُونَنَّ مِنْكُمْ وَبِئْسَ مَا كُنْتُمْ تَكُونُونَ **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند اور مروی ہے یہ حدیث اس سند کو اسکی سند سے حَظْلَةُ أُسَيْدٍ سَجَّ اور اسباب میں ابی ہریرہ بھی دایت ہے مترجم اس حدیث میں دلالت ہے تاثیر پر صحبت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اور علیٰ ہذا القیاس تاثیر صحبت پر صاحب کی اور اشارہ فضیلت شہر کہ مائل ہوتے ہے بہ صحبت انبیاء علیہم السلام **ع** ابی ہریرہ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ شِرْطَةً وَبِكُلِّ شِرْطَةٍ فَارْجُوهُ فَإِنْ فَارِجُهُ وَكَانَ الْأُسَيْدُ إِلَيْهِ بِالْأَصَابِعِ فَلَا تَعْدُوهُ **و** ترجمہ دایت ابی ہریرہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر شے کے ایک حصہ میں نشاط ہی اور ہر حصہ میں نشاط کی ایک فترت ہے پھر اگر صاحب اس کا متوسط چال چلا اور حق سے نزدیک ہوتا رہا تو امید کہ اسکی بہتری کی اور اگر اشارہ کیا جاوے اسکی طرف نگلیوں تو اسی کچھ شمار میں نہ لاؤ **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند اور مروی ہوئی ہے یاس بن ابی اسے انہوں نے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا اپنی کافی ہے آدمی کو اتنا شر کہ اشارہ کیا جاوے اسکی طرف نگلیوں دنیا میں یا دین میں مگر جسکو بجاویں اللہ تعالیٰ مترجم یعنی بہتری کی ابتدا میں ایک طرف خوشی و فرحت و جوش ہوگا اسطر عبادت و مذہب و ریاضت کی ابتدا میں ہی آدمی کو خوب شوق و ذوق رہتا ہے پس اگر محبت ہا آدمی اور اولاد و تفریط سی اور ثابت ہا صراط مستقیم پر اور قریب ہوتا کی حق سے تو امید کہ منزل مقصود کو پہنچی اور اگر شر ہے اسکی ہوئی کہ بد نہ نکلا نگلیاں اپنے نگلیں یہ برا عا ہے برا رہے توفیق سی بجا اور ذلت سے محفوظ رہنا مستعد ہے مگر جسے اللہ کا بجاویں غرض قصداً الامور یعنی ہج کی چال پر مستقیم رہنا اور مشہور نہ ہونا طریقہ سلامت ہے اور شہرت کا انجام حسرت و ندامت **ع** عَبْدِ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ خَطَّ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطًّا مَرْبَعًا وَخَطَّ فِي وَسْطِ الْخَطِّ خَطًّا وَخَطَّ خَارِجًا مَرَّجًا الْخَطَّ خَطًّا وَخَوَّلَ الدَّرَفَ فِي الْوَسْطِ حُطُوطًا فَقَالَ هَذَا ابْنُ آدَمَ وَهَذَا أَجَلُهُ مُحِيطٌ بِهِ وَهَذَا الدَّرَفُ فِي الْوَسْطِ الْإِنْسَانُ وَهَذِهِ الْخُطُوطُ عُرُوضُ أَنْ تَحَامِنَهُ يَنْهَشُهُ هَذَا وَالْخَطَّ الْخَارِجَ الْأَمَلُ **و** ترجمہ دایت عبد اللہ بن مسعود کہ کہنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک کیر مہم اور مہم لکھو ایک لکیر کنجی اور ایک کیر مہم کی باہر اور کنجی اس خط کے گرد و وسط مہم میں واقع تھا کتنی کیر میں پہنچا یا یہ بن آدم ہے یعنی وسط مہم میں اور یہ اصل اسکی ہے یعنی وہ خط جو اسے ہر طرف سے کیر سے ہیں اور یہ جو چھون چھو میں انسان ہے اور خطوط و بلیات و آفات اسکی ہیں اگر ان سے بچا تو لیا اس خط یعنی اسے اسکا اور خط خارج اسکی امید **ف** یہ حدیث صحیح ہے مترجم خط مہم جو آلف ب ج د سے مرکب ہے موت انسان جو ج و ب و د سے مرکب ہے اور آفات اسکی ہیں اور خط وسط مہم میں ہے انسان ہے اور خطوط صغائر کے ہیں دیار عوارض و بلیات و آفات و امراض و حوادث میں کہ اس سے احتراز ممکن نہیں اور خط برون مہم جو م ب ج د سے مرکب ہے اہل اور امید دراز اسکی ہے کہ اس خیال غام میں دوڑنا ہو پتا ہی دہی اور کوشش کرتا ہے آخر شمر جاتا ہے اور کفایت فوس ملتا ہے **ع** أَنَسُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْرَمُ ابْنُ آدَمَ وَتَرْشِبُ مِنْهُ أَثْنَتَانِ الْفَحْرُصُ عَلَى الْمَالِ وَالْفَحْرُصُ عَلَى الْعَمَلِ **و** ترجمہ دایت انس سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑا ہوتا ہے آدمی اور جوان ہوتی جاتی ہیں اس میں دو چیزیں ایک حرص ال کی دوسرے حرص بیت کی **ف** یہ حدیث صحیح ہے **ع** عَبْدِ اللَّهِ بْنُ الرَّضَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلُ ابْنِ آدَمَ وَالْإِلَاحِيْلِيمُ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ مِثْلَهُ إِنْ أَخْطَأَتْهُ الْمَنِيَا وَقَعُ فِي الْهَرَمِ **و** ترجمہ دایت عبد اللہ بن الرضا سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم صورت بنائی گئی انسان کی اور اس کے باندہ نرنا نومی موت میں اگر ان موتوں سے بچ گیا تو گرفتاری ہی ہو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مترجم قولہ صورت بنائی گئی یعنی عالم مثال میں اسطر مثل ہوا یا خلقت اسکی مستلزم ہے ان امراض و آفات کی جسکا انجام موت ہو پھر اگر ان سے بچا نہ آئی محفوظ رہا اور موت نہ آئی تو ایک اور مرض لا و امین گرفتار ہوا اور وہ پیری ہے کسے خوب کہا ہے مصرعہ پیری و صعب خین گفته اندہ اور آخرت صلا اللہ علیہ وسلم بڑے سے یعنی پیری سے پناہ مانگی ہے **ع** ابی بن کعب قال كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ذَهَبَ لَيْلًا الْبَيْتَ قَامَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَذْكُرُوا اللَّهَ أَذْكُرُوا اللَّهَ جَاءَتْ الرَّاحَةُ تَنْبَعُهَا الرَّادِفَةُ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيهِ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيهِ قَالَ ابْنُ قُفْلَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ



انہیں حضرت کے الگ ہو بیٹھی جیسے خامو کر ساری دن رات تک سوئیں سینکڑوں گریبا اور مینج کہا وہ طبری کہو جیسے جو ایسا کرے پہلے مینج اپنے کپڑے یعنی بارہ پنج کے اور داخل ہوا میں حضرت کے پاس اور کہا مینج اسی حضرت مینج ایک ایک خدا کرتی ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ساری دن رات تک نہ انہوں نے کہا ہاں مینج کہا محروم ہو کر خیر سے اور نقصان بلایا اسی کی توفیق رہے اس کے حضرت کری تجھ پر اللہ کا سبب غصہ رسول کے اور ملک ہو گا تو موت زیادہ مانگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کبھی جواب ہی انکو کسی بانکا اور دست خدا ہوا اگر اُسے اور مانگے مجھے جو تجھے ضرور ہوا اور دھوکا ست کہا تو اس پر کہ ساتھی تیرے تجھ سے زیادہ خوبصورت ہے اور پیاری ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی عائشہ مراد ہے کہ تو اُسکی برابری مت کر اور انہیں دونوں میں چرچا تھا کہ نبی خسان کے لوگ طیاری کر رہے ہیں جسے اڑنے کی سوگیا میرا عسائی اپنی ابر کے دن آنحضرت کے پاس اور لوٹ کر آیا وہ رات کو اور میرا دروازہ ہونکا بہت زور سے اور کہا کیا سوگئی وہ سوئیں گہرا اور ٹکڑا کر کے پاس آیا اُسے کہا ایک بڑا حادثہ ہوا مینج کہا کیا کیا آئی نبی خسان اُسے کہا نہیں اس کے بے برا اور طویل کیا دیکھتا ہے کہ طلاق دیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیوی کو مومن نے کہا محروم مونی اور نقصان پایا حضرت مین پہلی ہے خیال کرتا تھا کہ ایسا ہو گا سولے مین اپنے کپڑے اور ناز پر مین مینج رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ فجر کے اور اہل ہو گئی آپ غزوہ مین اور گیلی بیٹھ گئے وہاں سوگیا میں حضرت کے پاس اور وہ وہی تھی مینج کہا کیوں دتی ہے مین تجھ کو راتا نہیں تھا اور منہ نہیں کرتا تھا یعنی حضرت کے ساتھ گستاخی کرنے سے کیا طلاق دیا انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا اسی مین نہیں جانتی اور دس غزوہ مین تشریف کرتی مین سو نکلا مین اور آیا منبر کے پاس بیٹھ مسجد مین اور منبر کے گرد کچھ لوگ تھے کہ بعض انہیں دیر ہی تھے سو تھوڑی دیر بیٹھا مین انکے ساتھ پہر غالب ہوا مجھ پر خیال مجھے تھا اور آیا مین غزوہ کے پاس حسین حضرت تھے سو کہا مینج حضرت کے غلام سیاہ سی کہ اجازت مانگتے تھے لے اندر آئی سواہ اندک گیا اور حضرت سے عرض کے پہر نکلا اور کہا مینج تمہارا ذکر کیا تو حضرت چپ ہو کر پہر مین ٹوٹا اور بیٹھ گیا منبر کے پاس لوگوں مین پہر غالب ہو مجھ پر خیال اور آیا مین اور کہا مینج اسی غلام سے اور پہر اُسی اگر وہی جواب یا جو پہلے دیتا تھا پہر بیٹھا مین منبر والوں پاس پہر غالب ہوا مجھ پر خیال اور گیا مین غلام کے پاس اور کہا مینج اجازت مانگ کر کے لے سو پہر مینج وہی جواب یا جو پہر مینج بیٹھ گیا پہر مینج کو تو غلام نے مجھے بلایا اور کہا کہ اجازت دی تمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پہر داخل ہوا مین آپ کے پاس اور وہ بیٹھ ہوئے تھے رمال حضرت پر کہ حضرت کے اور لپکے دریاں کوئی بھیچا تھا اور اثر کر گئے تھے اسکی بناوٹ الکی ہانوی مبارک پر کیا دے ہوئے تھے آپ ایک نیک پر کہ چڑھتا تھا اور مین کجور کی چہاں سے پہر سلام کیا مینج اور کہا کہ کپڑے کی اطلاق دی آپ نے اپنی عورت کو پہر نظر اٹھا کر دیکھا میر طرف حضرت نے اور فرمایا انہیں پہر مینج کہا اور مین کہہ رہا تھا حضرت کے دل بہلانے کو کہ یار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کہ ہم گروہ قریش دبا کر کہتے مین اپنے عورت کو مینج ڈرا دیکھا کہ پہر جب آئی ہم ایک قوم پر تو وہ قوم ایسے ہی کہ لکے عورتیں مردوں پر غالب مین پہر یاد کیا آپنا اور مسکرائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پہر مینج عرض کے کاش کہ آپ دیکھتے جب مین داخل ہوا حضرت کے پاس اور مینج کہا تو اس پہر سے کہ سوت تیری تجھ سے زیادہ خوبصورت ہے اور زیادہ پیاری ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مراد سوئے عائشہ مین تو پہر آپ دوبارہ مسکرائے اور مین بیٹھ گیا جب آپ کو مسکراتی دیکھا پہر مینج کے کہ مین نگاہ کی تو قسم ہے اللہ کی کوئی چیز نیائی کہ جسکو دیکھا میر نگاہ کوئے بھرتیں چھڑو کے سو کہا مینج دعا کیجئے آپ کہ اللہ تعالیٰ آپکی امت کو اسلے کہ فارس دروم کو فراموشی دے اور دنیا عاقبت کی گئے ہے حالانکہ وہ لبد کی عبادت نہیں کی اور آپ تکیہ لگائی تھے پہر کہا ابھی تم شک مین ہوا میں ابج خطاب فارس دروم وہ لوگ مین کہ دیکھ گئے طبقات کے دنیا کی زندگی مین یعنی آخرت مین انکا کچھ حصہ نہیں سو مینج عرض کے یار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیجئے میرا اہل سوکارہ کیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی عورتوں کے اسبات کے سبب جو بہو بچائی حضرت عائشہ کے فرمایا تھا کہ مین داخل ہونکا تمہارا کہ مہینہ اور آپ کو حضرت عائشہ کے ایک بار تعالیٰ نے آپ پر یعنی گویا سبب غلام ہی ہو مین پہر جب گزر گئے اونٹیں روز داخل ہو آپ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر اور شروع کیا آپنے عائشہ سے اور عرض کے عائشہ نے کہ قسم کہائے تھے اپنے کہ داخل ہونگے ہم پر ایک مہینہ تک اور آج مہینی صبح کی ہے انتیسویں رات کے اور مین تو ایک ایک ن گنتی تھی سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مہینا انتیس دن کا ہے ہوتا ہے اور وہ مہینا انتیس ہے کا تھا کہا عائشہ نے پہر نازل ہوئی آئیہ تجھ پر شروع کیا حضرت مجھے یعنی اسکیاں کرنا سب عورتوں سے بیشتر اور فرمایا مین جسے ایک بات کہتا ہوں اور تم جلدی کرنا اُسکے جواب نے مین جب تک کہ مشورہ نہ لے لیا اپنے ان پاس کہا عائشہ نے اپنے اسلے فرمایا کہ خوب جانتے تھے آپ کہ میرا ان باجئے خدا ہو نکا حکم دینگے آپ پہر طبری آپنے یہ آیت یا ایہا النبی قل لا رفا جئت سے عظیم ملک پس مین عرض کے کہ مین کیا مشورہ لوں اپنے ان پاس سے مین اختیار کیا اللہ کو اور اُسکے رسول کو اور دار آخرت کو پہر تجھ پر فرائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سب سے بیون کو اور سب سے وہی جواب یا جو عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا تھا میرے ترک کیا اور

چاہا یہ خوب سیر ہو کر ف یہ حدیث صحیحہ صحیحہ ہی مترجم یہ روایت صحیحہ مسلم میں اور موسطامین بھی مسلم میں مروی ہے کہ امیر اُس سیر پر ابو عبیدہ تھے اور تماشا ہی اُنکو ایک قافلہ قریش کی کہ اُنکو لوٹیں اور ایک جزائرت کے ساتھ تھی اور ایک ایک تم روز مٹا تھا پھر راوی سے پوچھا کہ تم کیا کرتے تھے انہوں نے کہا ہم میں سے ہر ایک اُسی چوستا تھا جیسے لوکا پستان چوستا ہی پھر اُس پر پانی پانی لیتے تھے پھر سارا دن بھوکو کھات کرتا تھا اور اپنی لاٹھیوں سے ہم سے دختوں کے جھاڑ لیتے تھے اور بانی میں بھوکو کھاتے تھے سو جب گدڑی ہم کنارہ دریا پر وہاں مالک اوچی خیر شل شے کی نظر آئی پھر جب ہم اُنکو پاس جا کر دیکھا تو وہ ایک ایسے یعنی دریائی کہ اُسے غنہ کہتے ہیں ابو عبیدہ نے کہا وہ میتہ ہی پھر کہا انہیں ہم بھیجے ہوئی ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اللہ کی لہ میں میں بھیجی جہاد میں اور تم لوگ ہو کہ کے ماری مضطرب ہو سو کھاؤ کھاؤ اور سچے کہ ہم اُس میں ایک ماہ کا مل بھیجے اور ہم میں تو تھی اور یہاں تک کہا یا کہ موٹی ہو گئی ہم کہا راوی سے کہ میں اپنے تئیں کیا کہ بہرہ لاتی تھی اُسکے حدیث چشم سے بڑی بڑی ٹنگی چربی کے اور کاٹ کاٹ لاتی تھی اُس میں سے ٹنگی سے سل کے برابر اور یہاں ہم سے ابو عبیدہ نے تیرہ آدمیوں کو اور بھلایا اُنکو اُسکے حدیث چشم میں اور لی ایک پسلی کے بڑی اُسکی بڑیوں سے اور اُسکی بطور محراب کے کھڑا ایک پھر سے بڑا اونٹ کسکے ان کے بھی ہی نکالا تو نکال گیا پھر تو نہ لے لیا غنہ اُسکے گوشک ابال کہ پھر جب حکم مدینہ میں آئی ذکر کیا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور فرمایا ہے وہ رزق تھا کہ نکالا اللہ تعالیٰ نے وہاں تھاکر پھر اُسکے گوشک کچھ ہو تو بھوکو کھلاؤ پھر یہاں سے کچھ گوشت اور کھلا اپنے تمام ہوئی روایت سلم کی اور اس میں شش کو حش خط کہتے ہیں اور خط اصل میں جھاڑی ہی تھی میں دختوں کے چونکہ وہ اس لشکر مبارک میں کہا لی گئے تھے اسلی اُسی نام سے مشہور ہوا اور طلب حدیث کا یہ کہ اولاً ابو عبیدہ نے بطور جہاد و فرمایا کہ میتہ ہی اور میتہ حرام ہے پھر بغیر ہوا جہاد اُنکا اور انہوں نے کہا وہ حلال ہے اگرچہ میتہ ہو اسلی کہ تم جہاد میں ہو اور مضطرب ہو اور مباح کیا اللہ نے میتہ مضطرب غریب و لاہ کو سو کھاؤ سمین اور طلب کرنا ہی صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسکے گوشت میں سے اور کھانا ہوا سٹے تھا کہ خوش ہوں انکے دل اور اطمینان کامل ہو اُنکو اسکی اباحت اور حلت کا اور شک نہ ہی کیطرح اُس میں یا اسو اسٹے ہو کہ قصد کیا اپنی اُس سے تبرک کا اسلی کہ وہ علم غیبی تھا کہ بجانب سد بطور خرق عادت کے غایت ہوا تھا گویا نیافت تھی رب العباد کی طرف سے قاصدان جہاد کی اور اس سے ثابت ہوا کہ سوال کرنا اور مانگنا اسی شے کا کہ دینے والی کو مانگا اور نہ ہو بلکہ خوش ہوانی سے جائز اور نہ ہوانی غنہ ہی نہیں اسلئے کہ سوال منہ وہ جو نہایت کشمیر مال ہوا جانے اور یہ سوال تو ملاطفت اور لونس کے سیٹک تھا اور اس سے ثابت ہوا جواز جہاد کا زمانہ صلی اللہ علیہ وسلم میں جیسا کہ ثابت ہے جواز اُسکا نہ آپ کے اور ثابت ہوا استحباب اس امر کا کہ نشتے کو ضرور سے کہ کوئی چیز حسین شک ہو مستفے کو اُس سے مانگ کر خود استعمال کرے تاکہ مستفقی کی تشفی اور تسلی کامل ہو جیسا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گوشت مانگ کر کھالیا اور ثابت ہوئی اس حدیث سے اباحت جمیع میتات بحر کی برابری کی وہ جانور خود مر گیا ہو یا نہ کار کرنے سے مر گیا ہو اور اجماع ہے مسلمانوں کا اباحت سلم میں کہا اصحاب فنی نے کرام ہے میںڈل اسلی کہ نبی وارد ہوئے ہے حدیث میں اُسکے قتل سے اور اُسکے اسو میں من قول میں قول اصم بھی ہے کہ حلال ہے سب چیز دینا کی اسی حدیث کے روسی جو ابھی گدڑی اور دوسرا قول عدم صل ہے اور تیسرا قول یہ ہے کہ جبکافیر بزمین باکول ہے وہ حلال ہے والا فلا تو اس قول کے روسی گہڑا دریائی اور کبری اور ہرن کہا یا جاگو اور کلب و خنزیر اور جماعہ نہیں اور اصحاب فنی نے کہا کہ حمار میں اگرچہ باکول بھی ہے یعنی حمار وحشی مگر غالب سمین غیر باکول ہے پس قیاس کیا حمار بھی کو حمار غیر باکول برسی پر تفصیل ہے مذہب فنی کے اور جو لوگ قایل ہیں جمیع حیوانات دریائی کی حلت کے سو امینڈل کے ابو بکر صدیق میں اور عمر اور عثمان اور بن عباس رضی اللہ عنہم اور امام مالک نے صفدع اور جمیع حیوانات بحری کو حلال کہا ہے اور ابو حنیفہ نے کہا حلال نہیں سو اسکا کہ اولیٰ کہ تکلف فی نے جو دریا میں مرجا و بغیر کی سب کے تو مذہب فنی کا اُسکی اباحت ہے اور یہی مذہب ہے جامع علمک اصحاب کا اور جو انکے بعد میں کہ انہیں میں میں ابو بکر صدیق اور ابو یوسف و عطاء اور کحول اور امام شعی اور امام مالک اور امام احمد اور ابو ثور اور داؤد وغیرہم اور کہا جابر بن عبد اللہ اور جابر بن زید اور طاؤس اور ابو حنیفہ نے کہ طانی حلال نہیں لسل انکی جو حلال کہتے ہیں قول ہے اللہ تک کا اصل کلمہ صید البحر و طعمہ ما کہا ابن عباس اور جہوئی کہ صید ہے کہ جسے شکار کرو اور طعام ہے جسے دریائے پینڈی یعنی طانی دوسرے کہ حدیث جو اور گدڑی تیسرے حدیث جو بطور ماہ کل میتہ اور یہ حدیث صحیحہ اور سو اسکے اور شہر مشہور کہ جسکو ہم ذکر نہیں کیا اور وہ حدیث جو جابر سے مروی ہے یعنی خفیہ جس سے استدلال کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ما القاء البحر و حرز غنہ فکلوہ و مات فیہ طفلا فلا تا کلوہ پس باتفاق ائمہ حدیث ضعیف ہے ہرگز احتجاج اور استدلال کے لائق نہیں اگر کوئی حدیث اسکی معارض ہی ہوا جو جبکہ حمار ہو لیکن وہ چیز میں جو اوپر مذکور ہو میں آیات و حدیث سے تو پھر کب لائق احتجاج رہی کہا نو وحشی بیان کیا ہی حدیث اُسکا ضعف اور حال شرح مذہب کے باب لاطمہ میں اور اگر کوئی کہے کہ حدیث غنہ سے حلت طانی کی ثابت نہیں ہوتی اسلئے کہ اُس میں خود مذکور ہی کہ وہ مضطرب ہے تو ہم گھینے احتجاج اُس میں اصحاب کے کہانے سے نہیں ہے بلکہ آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کے بی ضرورت مانگ کر نوش فرمائی ہے اور یہ جو کسی روایت میں مذکور ہے کہ ہم نے اسی دن تک کہا یا کسی میں ہی کہ مہینا بہتر تک طبیعت اسکی
یونہی ہے کہ مراد ایام اول میں تروانہ گوشت اسکا ہی اور اول ایام ثانی میں قید اور سوکھا ہوا گوشت ہے کہ وہ مہینا بہتر تک کہانی رہی بلکہ مدینہ طیبہ تک پہنچا اور وہاں ہی
نہیں و متصل ہوا رخصتہ فی النہوی فقیر کہتا ہے کہ مذہب صحیح قرآن حدیث کے یہی حلت جمیع حیوانات بحر کی ہے اور طانی حلال ہے بہر حال یہی حق ہے و اما بعد الحق الا
الفضل اور صحت اسکی جو بروایات صحیحہ کمال نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہو چکی ہو اور آپ کے لہجہ مبارک تک پہنچ چکے ہو بلکہ جو بدن مقدس و کرم ہوئی ہو ثابت کرنا بجز تعصب
کے کہ اور کیا ہوگا غرض مذہب خفیہ کا سہا مین نہایت ضعیف ہے اور مذہب اعلیٰ اوس اور وفق بالقرآن چاہیہ لکھا شاہ ولی اللہ قدس سترنی مستوی شرم موٹا مین
کر ظہر قرآن و حدیث لہایت جمیع متباحہ کے اور مراد اس سے وہ جانوری کہ جو زہر دہی دریا میں اور جب نکالا جاوے تو زندگی اسکی مثل مذہب و سہل کے ہو چکی تری تری کر
جان ہی لکھ جیسے چمپلی کا حال ہے پس اس قسم سب طہور حلال مین بغیر جہ کے برابر ہے کہ مثل اسکا ترین کہا یا جاوے جیسے بقرونم یا کہا یا جاوے جیسے کلب خنزیر اور یہ سب
سک مین یعنی کلب خنزیر دریائی ہی چمپلی مین داخل ہے اور حکم اسکا بھی حلت مین مثل چمپلی کے ہے اگرچہ صورت مین مختلف ہوں مختلف اس جانور کے جو دریا میں زندگی
کر لے ہے اگرچہ شکلی بریکالا جاوے پھر ہی اسکی حیوۃ باقی رہتی ہے پھر اگر وہ طائر ہے جیسے بطا اگرچہ کچھ کی جاوے حلال ہے اور میت اسکی حلال نہیں اور اگر غلط ہے مثل ضعیف اور
سرطان اور سطحۃ اور ذوات سموم کے جیسے حید و حقر پس وہ حرام ہے اور یہی قول ہے شافعی کا مین کہتا ہوں اس تقدیر قول لکھا کا اصل لکھ صید البحر و طعامہ
مراد صید شکار ہے کہ لوگ باختیار و بقصد شکار کریں اور طعام کے میتات لکھ کر باختیار و بقصد شکار نہ ہوں اور اسکو طعام فرمایا اور میتہ فرمایا اسلئے کہ میتہ کا ذکر کہانی مین
کے مقام مین کہ اس سے خالی نہیں اور متاعا لکم سے مراد ہے اباحت اہل حضر کو اور لکھا ہے مراد ہے اباحت اہل سفر کو اور ابو حنیفہ نے کہا جمیع حیوانات بحر حرام مین مگر سبک
معروف امام محمد نے کہا کہ چھایان جبے جاوین گرمی سے یا گرمی سے یا قتل کر ڈالی ایک لکھی تو کچھ نہ ضائقہ نہیں اس کے کہانی مین پھر اگر وہ خود مر جاوے اور طانی ہو جاوے وہ
مکروہ اگرچہ چمپلی کی قسم سے ہو اور اسکو چمپلی کی اگر تو اس مین ہی کچھ نہ ضائقہ نہیں اور طہور عموم حلال کہا امام شافعی نے دریا مین میتہ کو انتہی تا مال شاہ ولی اللہ نے لکھا
اور موٹا مین مانع سے مروی ہے کہ عبد الرحمن بن ابی ہریرہ سوال کیا عبد اللہ بن عمر سی اسیجہ سے کہ پتہ کیا اسی دریائی مین سے پس منع کیا انہوں نے اسکی کہانی سے کہا
مانع ہے پھر عبد اللہ اور منگنا قرآن پھر یہی آیات اہل لکھ صید البحر و طعامہ متاعا لکم یعنی طعام حرام ہے خواہ شکار کر و یا نہ یعنی طانی ہی اس مین داخل ہے پھر کہا مانع ہے
کہ سب کچھ عبد اللہ بن عمر نے عبد الرحمن بن ابی ہریرہ کی طرف اور کہلا سب کچھ طانی کے کہانی مین کچھ نہ ضائقہ نہیں ہے اور روایت ہے سعد جریج کہ پوچھا مین عبد اللہ بن عمر سے
نہیں چمپلی کے کہانی سے کہ قتل کرے بعض لکھا بعض کو یا مر جاوے یا گرمی سے تو فرمایا ان مین کچھ نہ ضائقہ نہیں کہا سعد پھر پوچھا مین عبد اللہ بن عمر بن العاص سے تو انہوں نے
نے یہی مثل اس کے کہا جیسا سعد کہا تھا اور ابی ہریرہ در زید بن ثابت سے مروی ہے کہ یہ دونوں کے کہان مین ضائقہ نہ کرتے تھے جسے دریائی باہر الدیامور (کہانی الموطا) +
عن عتی بن ابی طالب یقول انما لکھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المسجد اذ ظلم علینا مضعب بن عمیر فاعلیوہ لکھ بردۃ لکھ مرقوعہ
یقر فکرا لکھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بکی للذی کان فیہ من النعمۃ والذی ہوا فیہ الیوم ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف
لکم اذا عدا احدکم فی حلقہ و در لکھ فی حلقہ و وضعت بین یدیه حصفۃ و رفعت احرؤ و سائر ثم یبقی لکم کما سائر انکعبہ قالوا یا رسول اللہ عن یومئذ
خیر من الیوم منقرعہ للعبادۃ و نکفی المؤمنۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا انتم الیوم خیر من الیوم منقرعہ لکھ یومئذ ثم یبقی لکم کما سائر انکعبہ قالوا یا رسول اللہ عن یومئذ
تہم مین ہے جسے روز خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد مین لکھی ہم پر مضعب بن عمیر کہنے لگے کہ بزرگ ایک چادر کہ پوند لکھ ہوئی ہے مین پستین کے پھر جب دیکھا انکو رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھے اس نے نعمت کی خیال کر کے حسین پہلے ہی اور ان دنوں کا حال لکھا دیکھ پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا حال ہو گا تھا اگر تم مین
سے ایک ایک شخص صبح لکھا ایک جوڑ مین اور شام کر لکھا دو سکر مین یعنی صبح شام کپڑے بڑیگا اور کہا جاوے گا اسکا لکھی ایک برتن کہا نکا اور لکھا یا جاوے گا دوسرے یعنی قسم
کے کہانے ہونگے اور پردہ ڈالو گی تم اپنے مکان مین جیسے پردہ ڈالا جاوے گا کہ مین عرض کے صحابہ نے اسدن ہم بہت اچھے ہونگے آج سے فراغ ہونگے عباد کے لکھی اور کھلی
محنت و شوق سے سو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں بلکہ تم آج کے دن بہتر موانہ نون سے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریبہ اور زید بن یادمینی مین روایت ہے انسی مالک
بن انس نے اور کئی اہل علم نے اور زید بن زاید شقی کہ جنہی رہی روایت انسی مین اور وہاں مین معاویہ اور زید بن ابی زیاد کو فی ہے کہ روایت ہے ان سے سفیان

اصحاب صفہ حضرت کی خدمت میں تفصیل علم کرتے تھے اور احادیث یاد کرتے تھے اور حضرت کی نشین دیکھتے تھے جس کے واجب ہونا مسلمانوں پر کہ جو طلب علم میں ہوں اسکے حوائج ضرورتاً
 خبر گیری کریں تاکہ وہ پریشان خاطر نہ ہو جیسے کہ اصحاب کے عادت تھے اہل صفہ کے ساتھ چوتھے کناہ کرنا اپنے اظہار حاجت ضروری کا اس شخص سے کہ جس سے امیدائید ہو جیسے حضرت ابوہریرہ
 کرتے تھے یا جوچین تسمیہ اپنے دوست کے ملحق وقت کہ سنوں یہ جیسا کہ حضرت کی ابوہریرہ کے سامنے چہنچہ سنوں ہونا استیذان کا گہرین داخل ہوتے وقت ساتویں حکم یہ
 کا اور حاجت اسکی آنحضرت کے لئے اور حرمت صدق کی آپ پر اور یہ کمال شرف ہے آپ کے واسطے کہ عالی سے حوصلہ بکا اور آپ کے اہل بیت کا واسطہ مال سے لوگوں کے انہوں میں سنوں
 ہونا شرکت اسباب کے اور واسطہ ان کے ہر ایک چیز میں نوین ظہور اعجاز کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور وہ کفایت کرنا ہے شریف قلیل کا جماعت کثیر کو درپیش ہونا انکا اتنی
 سے شریف میں دسویں ضرورت سمجھا اطاعت خدا اور رسول کو اگرچہ امر انکا خلاف نفس ہو جیسا کہ بجالائی حق فرمان بردار کا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور ضروری ہی ہر اہل
 کو گیا رہا وہیں یہ کہ سنوں یہ ایک پیارے ایک برتن میں بطور دورہ پتے آنا ایک جماعت کا اور ضرور نہیں کثرت پیالوں اور ظروف وغیرہ کے جیسے کہ عادت ہے متکلفین
 دنیا دار کے باطن میں اخیر میں بینا ساقی کا چنانچہ مروی ہے ساقی القوم خرم شراب تیرہویں سنوں ہونا محمد کا اطعام کے بعد کہ آنحضرت نے جب کہا کہ یہ سب کو کفایت کر گیا
 اور رعایت آہنی نے برکت بے اندازہ عطا کی اس پر حمد فرمائی جو دسویں سنوں ہونا اسم اللہ کا اکل و شرب کے ابتدائیں **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ تَجْتَنُّونَ رَجُلًا يُسَيِّدُ النَّبِيَّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَفَّ عَنْهَا جَنَاءُكَ فَإِنَّ أَكْثَرَهُمْ شَبَعًا فِي الدُّنْيَا أَطْلُوهُ حَتَّى نَعْلَمَ الْقِيَمَةَ تَرْجُمُهُ رَأَيْتَ ابْنَ عُمَرَ كَيْدُ كَارِي أَيْكُ شَخْصٍ
 رَسُولُ خِصْلَةِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْدُ تَوَفَّرَ يَلْمِزُ دَوْرَ كَبِيرٍ سَائِي دُكَارِ سَلَمَ كَبِيرٍ بَيْتٍ بَرَكَا نِيَا لَوَانِيَا مِينَ بَهْتٍ دِيرَتِكْ بَوَا كَارِيَا قِيَامَتِكْ دَنَ ف
 یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اسلئے اولاً سب میں ابی جحیفہ سے بھی روایت ہے مترجم ٹھکانے کے دور رکھنے سے مراد ہے منع کرنا بیٹ بھر کر کہانے سے اور واضح کام کو
 ہے کہ موجب فقر و ن کو بھول جانیکا اور انکی طرف التفات نہ کرینیکا اگرچہ جانا بیٹ بھر کر کہانا دلا ہے **عَنْ** ابْنِ مَوْسَى قَالَ يَأْتِي تَوْرَانِيَا وَنَحْنُ مَعَ ابْنِي
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصَابَتْهُ السَّمَاءُ فَتَحَبَّتْ أَنْ رَجَعَتْ إِلَيْهِ الصَّانِ تَرْجُمُهُ رَأَيْتَ ابْنَ مَوْسَى كَيْدُ كَارِيَا قِيَامَتِكْ دَنَ ف
 ہو کر اور ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور جب پڑتا تھا ہم پر مینہ تو یقین کرنا کہ بوسہاری جیسے ٹوہن کی **ف** یہ حدیث صحیح ہے اور مراد اس سے یہ ہے کہ پڑے
 اصحاب کے صوف کے تھے ہر جب پڑتا تھا تو بھڑکے سے بولنے لگتے تھے **ف** اس حدیث میں زہد و قناعت ہے اصحاب کے اور قلت انکی شایہ کے دنیائیں کہ موجب
 کثرت ثواب کے حقہ میں **عَنْ** مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ الْجَدِّي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَكَ الْبَاسَ تَوَاصَعًا لِلَّهِ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ
 دَعَا اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ عَلَى رُؤْسِ الْخَلَائِقِ حَتَّى يُخَيَّرَ لَهُ مِنْ أَيْ حُلٍّ أَوْ مَيَّانٍ شَاءَ يَلْبَسُهُ تَرْجُمُهُ رَأَيْتَ ابْنَ مَوْسَى كَيْدُ كَارِيَا قِيَامَتِكْ دَنَ ف
 فرمایا جو شخص چوڑی لباس نیت کا واسطے تو منع کے اللہ تعالیٰ کے لئے اور وہ قدرت رکھتا ہے لباس نیت کی ملاوٹ کا اُسے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمام فلاں کے
 سامنے تاکہ پسند کر لے وہ لباس اہل باطن سے جسے چاہے **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَقْرَةُ كُلُّهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ
 إِلَّا النِّسَاءَ فَلَا خَيْرَ فِيهَا تَرْجُمُهُ رَأَيْتَ ابْنَ مَوْسَى كَيْدُ كَارِيَا قِيَامَتِكْ دَنَ ف
 پس اس میں خیر نہیں ہے **ف** یہ حدیث غریب ہے ایسا ہی کہا محمد بن حنفیہ شیبہ بن بشیر سے اور شیبہ بن بشیر میں **عَنْ** حَارِثَةَ بْنِ مُصَرَّبٍ قَالَ أَتَيْنَا
 حَبَابًا نَعُوذُ وَوَقَدْ أَتَوَى سُبْعَ كِيَاتٍ فَقَالَ لَقَدْ نَطَاوَلْ مَرْضَى وَكُوَلَا أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَمُتْ الْمَوْتَ
 لَمَمْنَتُهُ وَقَالَ يُوجِرُ الرَّجُلُ فِي فَقَرِهِ إِلَّا التَّزَابُ وَقَالَ فِي التَّزَابِ تَرْجُمُهُ رَأَيْتَ ابْنَ مَوْسَى كَيْدُ كَارِيَا قِيَامَتِكْ دَنَ ف
 نے سات باغ گلاتی تھے سو کہا انہوں نے دراز بلورض میرا اور اگر میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات نہ سنی ہوتی کہ آپ فرماتے تھے کہ اگر موت کرو موت کی تو
 بیشک میں آرزو کرتا اسکی اور فرمایا کہ اگر وہ تاب مانتا ہے آدمی کو ہر مال خرچ کر نہیں کرے گا یا فرمایا جو مٹی میں خرچ ہو **ف** یہ حدیث صحیح ہے مترجم اس حدیث
 میں مذمت ہے بنا کی اور عدم اجر عمارات کے خرچ پر اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ فرماتی تھے دیرانہ دیگران مرا سہت **عَنْ** إِبْرَاهِيمَ قَالَ كُلُّ
 مَنَاءٍ وَبَالَ عَلَيْكَ قُلْتُ أَرَأَيْتَ مَا لَا بَدْلَ مِنْهُ قَالَ لَا أَجْرَ وَلَا وَدَّ تَرْجُمُهُ رَأَيْتَ ابْنَ مَوْسَى كَيْدُ كَارِيَا قِيَامَتِكْ دَنَ ف
 کہ جو ضروری ہو اور غیر اسکی نہ چاہئے زمین اگر برقی **عَنْ** حُصَيْنٍ قَالَ جَاءَ سَائِلٌ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَسَائِلِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا

خبر دینے تک اسے چننے کے جوہر میں افضل سے صیقل ملے گا کہ اس کا یہاں کہیں نہیں فرمایا اپنے ملاپ اور محبت اس میں اس کے کہ پوٹ اس کی ہونے والی ہے۔
 یہ حدیث صحیحہ اور وہی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ فرمایا ہے کہ پوٹ اس کی ہونے والی ہے نہیں کہتا ہوں کہ ہونے والی ہے بالکل ہونے والی ہے وہی کہنے کے حصول کر دیتی ہے۔
ابن عباس عن النبی عن ابيہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال دُبُّ لَيْكُم دَاوُلَا مِمَّ قَبْلَكُمْ الْحَسَدُ وَالْبَغْضَاءُ هِيَ الْحَالِفَةُ لَا أَهْوَلَ لَخَلْقٍ
 الشَّعْرَ وَلَكِنْ خَلَقَ الَّذِينَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَدْخُلُوا النَّحْتَهُ حَتَّى تَقُومُوا وَلَا تَقُومُوا حَتَّى تَخْبَتُوا فَلَا أَدْبَارَ لَكُمْ بِمَا سَبَقَتْ خَلْقَكُمْ أَفَسَوْا لَكُمْ
 بَلَيْكُمْ ثُمَّ رَجَعُوا رَابِعًا زَيْرُ بْنُ حُوَامٍ سَمِعَ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُولُ فَرَأَى الْكَسْرَ لِي بِهَمْ قَدْ مَرَضَ الْكَلْبُ اسْتَوْنَا كَيْفَ حَسَدًا وَغَضًا أَوْ يَوْمَ نُوْذِيَ الْهَاجِ نَسِينُ كِتَابَهُمْ نَسِينُ كِتَابَهُمْ
 ہے وہ بالکل ہو گیا لیکن ہونے والے ہیں کہ اور قسم ہے اس پروردگار کے کہ میرا جان اس کی بات میں داخل نہ ہوگے تم جنت میں جبکہ میں ہوں اور میں ہوں جبکہ میں
 میں جنت نہ ہوگے اور تبار دین میں کہ ایسی چیز کہ جو چاہو تم کو محبت میں رواج دو سلام کو اس میں **باب** **عَنْ** ابْنِ مَرْزُوقٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 مَا مَوْضِعُ أَجْدَرُ أَنْ يَجْعَلَ اللَّهُ لِصَاحِبِهِ الثَّقَلَيْنِ فِي الدُّنْيَا مَخْرَجًا مَالِكٌ خَرَجَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ النَّبِيِّ وَطَبِيعَةُ الرَّسُولِ رَجَعُوا رَابِعًا ابْنُ كُرَيْبٍ سَمِعَ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُولُ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی گناہ لائق تر نہیں ہے کہ اس کی مرنے کے بعد دنیا میں اسے اور کچھ جسم ہی ہی آخرت میں نبی اور قطم رحم سے زیادہ **ف** یہ حدیث صحیحہ ہی ہے
 یعنی خورج کرنا عالم اسلام کے اطاعت کے اس کی سزا اللہ تک دنیا میں ہی دیتا ہے قتل و سرہنہب اموال وغیرہ سے اور آخرت میں ہی اس پر غلبہ ہوگا اور اس پر قطع رحم ہوگا
 حال ہے یعنی ذاتی داروں کے بدلے کی کاہی ہی ہوا ہے **عَنْ** عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ حَدِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
 خَصْلَتَانِ مَنْ كَانَتْ فِيهِ كُتِبَتْ لَهُ شَاكِرًا صَابِرًا وَمَنْ كَانَتْ فِيهِ كُتِبَتْ لَهُ شَاكِرًا وَلَا صَابِرًا مَنْ تَكَفَّرَ فِي دِينِهِ إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَهُ فَاقْتَدَى
 بہ ومن تَكَفَّرَ فِي دِينِهِ إِلَى مَنْ هُوَ دُونَهُ فَاقْتَدَى مَنْ تَكَفَّرَ فِي دِينِهِ إِلَى مَنْ هُوَ دُونَهُ وَنَظَرَ فِي دُنْيَا
 إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَهُ فَاسْتَفْعَلَ مَا فَاتَهُ مِنْهُ كَمْ يَكْتَسِبُهُ اللَّهُ شَاكِرًا وَلَا صَابِرًا ثُمَّ رَجَعُوا رَابِعًا ابْنُ كُرَيْبٍ سَمِعَ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُولُ
 جسمین ہونگی لکھی گئی اسی اللہ شاکر اور صابر جو میں نہیں لکھی گئی اسی شاکر اور نہ صابر تفصیل کے لیے کہ جسے نظر کے دین میں اس شخص کی طرف جو اس سے بڑھ کر ہے
 اور پیر کی اس کی اور نظر کے دنیا میں اس شخص کی طرف جو اس سے کم ہے اور حمل اللہ شاکر کی اس فضل پر کہ اس پر لکھی گئی اللہ شاکر اور صابر اور جسے نظر کی دین میں
 اپنے سے کم پر اور نظر کے دنیا میں اپنے سے زیادہ پر اور افسوس کیا اس دنیا پر جو اپنے لیے نہ لکھی گئی اللہ شاکر اور نہ صابر متوجہ رہنے سے زیادہ نظر
 کرنے سے قصور اپنا معلوم ہوتا ہے اور غربت مزید عبادت پر ہوتی ہے بخلاف اسکے جو دین میں اپنی ہی کم ہو کہ اس پر نظر کرنے سے عجب اور خود پسندی اپنی نظر میں آتی ہے
 اور تہوری عبادت ہی اپنے بہت دکھائی دیتی ہے اور دنیا میں جو مال متعلق اپنے سے زیادہ رکھتا ہے اس پر نظر کرنے سے ناشکری اللہ کی ہوتی ہے اور غربت تحصیل دنیا کی
 زیادہ ہوتی ہے اور جو نعمت حق اپنے پاس موجود وہ نظر میں حقیر ہو جاتی ہے اور اپنے سے کم پر نظر کرنے سے شکر ہوتا ہے اور نعمت شناسی اللہ کی حاصل ہوتی ہے اور
 تہوری نعمت بہت نظر آتی ہے اتنی کلام تبرج و ایت کے ہے موسیٰ بن خازم نے انہوں نے علی بن اسحاق سے انہوں نے عبد اللہ انہوں نے شمس بن مباح سے انہوں نے
 عمرو بن شعیب سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اتنا کہ یہ حدیث خریفہ اور نہیں ذکر کی سو یہ عمر بن شعیب کے بعد آئے
 کا اپنی روایت میں **عَنْ** ابْنِ مَرْزُوقٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْظُرُوا إِلَى مَنْ هُوَ أَمْلَقُ مِنْكُمْ وَلَا تَنْظُرُوا إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ فَإِنَّ
 أَجْدَرُ أَنْ لَا تَرُدُّوا رُؤْيَاهُ اللَّهُ عَلَيْكُمْ ثُمَّ رَجَعُوا رَابِعًا ابْنُ كُرَيْبٍ سَمِعَ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُولُ فَرَأَى الْكَسْرَ لِي بِهَمْ قَدْ مَرَضَ الْكَلْبُ اسْتَوْنَا كَيْفَ حَسَدًا وَغَضًا أَوْ يَوْمَ نُوْذِيَ الْهَاجِ نَسِينُ كِتَابَهُمْ نَسِينُ كِتَابَهُمْ
 کر دے اس کی طرف جو تم سے زیادہ ہے اس کے کہ اس میں کہ تم حقیر بن جاؤ گے اللہ تعالیٰ کے نعمت کو جو تمہارے پاس ہے **باب** **عَنْ** ابْنِ
عُمَرَ عَنْ حُظَلَّةٍ الْأَسَدِيِّ عَنْ وَكَانَ مِنْ كُتَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَرَأَ بَابِي بَكَرٌ وَهُوَ يَكْنَى فَقَالَ مَا لَكَ يَا حُظَلَّةُ قَالَ نَاقَتْ حُظَلَّةٍ
 يَا أَبَا بَكْرٍ نَكُونُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ نَابَا النَّارِ وَالْحَنَّةَ كَانَا رَايَ عَيْنٍ فَلَمَّا رَجَعْنَا عَاظَنَا الْأَرْوَاحُ وَالنَّصِيحَةُ وَنَسِينَا لَنَا
 قَالَ فَوَاللَّهِ يَا كَذَلِكَ أَنْظِرُونِي يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّا نَطْلُقُ أَكْلًا أَهْلًا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا لَكَ يَا حُظَلَّةُ قَالَ
 نَاقَتْ حُظَلَّةٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ نَكُونُ عِنْدَكَ تَذْكُرُ نَابَا النَّارِ وَالْحَنَّةَ حَتَّى كَانَا رَايَ عَيْنٍ فَلَمَّا رَجَعْنَا عَاظَنَا الْأَرْوَاحُ وَالنَّصِيحَةُ وَنَسِينَا لَنَا قَالَ فَوَاللَّهِ

خلاصۃ الصلۃ علیہ وسلم فرمایا انہوں نے کیا کیا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے چوڑی دھیرے کہ شک میں ڈالی جبکہ طرف اس چیز کے کہ شک میں ڈالی تھی کہ
اسے کہ صدق اطمینان ہے ولین انکذب اضطراب ہے اور اس حدیث میں ایک قصہ ہے **ف** یہ حدیث صحیحہ اور ابوالحور کا نام ربیع بن شیبانجی روایت کیا ہے محمد بن بشیر
نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے برید سے مانند اسکی مترجم جیسے چوڑی شک کے بات کو جیسے کہ محرمات کو چوڑیا توئی کہ حسین شک نہیں اور
صدق پر دل مطمئن ہو جاتا ہی اور قلب کو تسلی ہو جاتی ہے اور کذب میں اضطراب اور بظہاری اور دلیں حرکت رہتی ہے **عن** حاکم پر قال ذکر رجل عند النبی
صلی اللہ علیہ وسلم یعبادۃ واختیار و ذکر آخر برعۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یعدل بالبرعۃ ترجمہ وایتے جا بری کہا ذکر کیا گیا ایک مرد کا نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ساتہ عبادت اور ریاضت اور ذکر کیا گیا اور یہ کیا ساتہ ورع کے سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بار نہیں کیجاتی ہے کوئی عبادت ساتہ ورع کی **ف**
یہ حدیث عربیہ نہیں جانتے ہم اسی گراسی جہ سے مترجم اس حدیث سی فضیلت ورع کی معلوم ہوئی اور ورع یہی ہے کہ آدمی شہادت سے بچلے جس خوف سے کہ محرمات میں نہ
پڑے اور چونکہ شر سے بچا مقدمہ اسلی عبادت کثیرہ کی کچھ حقیقت نہیں ورع قلیل کے آگے اور مثال کے یہ کہ ایک مریض پر میرا ہوا اگر مجدد واکام ہتھال کرے اکثر
تہہ رست ہو جاتا ہی اور دوسرا اگرچہ دوا بہت کرے مگر بد پریری اختیار کرے تو دوا کی دوا ضائع ہوتی ہے اور مرض کا مرض بڑتا ہے **عن** ابی سعید الخدری قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اکل طیباً وعمل فی سنتہ وامن الناس بوالفہ دخل الجنة فقال رجل یا رسول اللہ ان هذا اللیوم فی الناس
لکثیر قال فیسکون فی قرون بعد ترجمہ وایتے ابی سعید خدری کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے کہا یا احلال اور عمل کیا سنت پر اور امن میں سے لوگ
اُسے شر سے ظل ہو جنت میں سو عرض کے ایک شخص نے یا رسول اللہ ایسے لوگ تو اس نامہ میں بہت میں اپنی فرمایا میرے بعد کہ انو میں ہی ہوں گے **ف** یہ حدیث عربیہ
نہیں جانتے ہم اسے گراسی سے اس کے روایت کے ہم سے عباس نے انہوں نے جیسے اسی انہوں نے اس کے انہوں نے ہلال بن مقلاص سے مانند حدیث قبیلہ کے جو اس کے
سے مروی ہے **عن** معاذ بن جبل عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من اعطی اللہ وممن اللہ واحب اللہ وانغص اللہ وانکرم اللہ فقد استکمل
ایمانہ ترجمہ وایتے معاذ بن جبل کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اللہ کے لئے اور اللہ کے لئے اور محبت کی اللہ کے لئے اور عدوت کی اللہ کے لئے اور نکاح کیا
اللہ کے لئے سو پورا ہو گیا ایمان اس کے **ف** یہ حدیث منکر ہے ابواب صفۃ النجۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یہ باب میں صفت میں جنت کے جو وارد ہوئی ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے + مترجم + مقدمہ جنت اصل لغت میں بنی چپا
کی ہے اور ترکیبان حروف کی تہ و اخفا کی واسطے ہی چنانچہ جن میں ہی اسی سے شت ہے کہ لطن مادر میں پوشیدہ ہی اور جنوں ہی اسی سے نکلا ہے کہ وہ عقل کو چپا نہوالا ہے
اور جان ہی کہ جسے قلب کہ سینہ میں پوشیدہ ہی اور جنت نام ہو گیا ہے سایہ دار و خون کا کہ وہ ہی اپنے تحت کی زمین کو چپا تے ہیں یا اپنے جواب کو مستور کر دیتا
ہیں بعد کے نام ہو گیا ہے بستان و باغ کا کہ درختان سایہ دار کہتا ہوا اور اصطلاح شرع میں نام ہے دار الثواب کا جیسے جہنم نام ہے دار العذاب کا اور صلح میں کہا ہے کہ
جنت باغ و بہشت ہے انتہا اور جنت کو جنت اسلئے کہا کہ وہ ہی نظر ظاہری سے پوشیدہ ہے چنانچہ اُس سے ہے قول اللہ کا جن علیہ اللیل یعنی ڈھانپا اس کورت فی اور جن
کو جن کہل ہے اسی لئے کہ وہ نظر اس سے مستور و مخفی ہیں اور اسی سے ہے حدیث ولی ذقہ صلی اللہ علیہ وسلم و احسانہ علی وعباس بنی متولی ہو چکی
دفن و اخفا کے علی اور عباس اور اسی لئے کہ کو جن کہتے ہیں کہ وہ مرد و کو چپا تے ہیں اور اُس سے ہی قول اللہ کا لاخذ وایمانہم جنت یعنی ہر ایمان افقون
نے اپنے ایمان کو مستور اُسی سے ہی حدیث انما الامم جنت یعنی امام موجب تر ہے اور اسی سے ہے جنت کہ کہتے ہیں ہر ایمان افقون نے اپنے ایمان کو مستور و قیر
سے مجمع اور قرآن عظیم الشان میں جو تعریف و توصیف جنت کی وارد ہوئی ہے اگر تمام جہان کے عقلا اور بلا جم ہو کر ہر دن برس فکر و تدبیر کریں ممکن نہیں کہ اس سے
بہتر یا برابر اس کے کوئی مکان قیاس میں اس کے چنانچہ خلاصہ اس کا ہم اس مقام میں تحریر کرتے ہیں اور جمیع صفات قرآنیہ و قسم میں ایک ثبوتی دوسرے سببی اول نظم کر
کرتے ہیں ثبوتی کو بعد اس کے سببی کو دو فضلوں میں فضل اول در صفات بتوئہ جنت کہ قرآن عظیم الشان بتبیین ان پر داخل است
اللہ تعالیٰ دار الثواب کو جنت فرمایا ان لہم جنات یخرفون من تحتھا الا نھار اور منہ ہی فہم فی نوضۃ یحارون اور جنت عالیہ فی جنت عالیہ اور
ماکولات میں سے ذکر کیا ہے انہم خیرون کا فواکہ لہم منھا فاکھۃ وکھۃ فایدعون و فاکھۃ کثیرۃ لا مقطوعہ ولا ممتنعہ سفی سید فضلو

مستویات الانسان میں یعنی جلی عمرین برابر ہوں وہ سب تہتیس سال کی ہیں اور تراب جمع ہی تراب کے کہ مشتق ہے تراب سے عربی لڑکے جو وقت واحد میں پیدا ہوں انکو تراب کہتا ہے اسلئے کہ وہ نونکو ایک وقت میں تراب نے مس کیا ہے اور مجاہد ہے مروی ہے کہ وہ آسمین محبت کے نواہیاں میں بغض و معارفت نہیں کہتیں (یعنی) اور عربا میں دو قراتین میں حشر اور سمعیل نے نافع اور ابوبکر سے بسکون روایت کیا ہے اور باقیوں نے بغض و اٹھ رہا ہے اور وہ جمع ہی عرب کے یعنی عاشق اور بیار کر نوالی میں اپنی شوہر و نگو یا چہشتیان کہ سچ ہے شہاگ انکا عکر سے کہا عیج و دلال الیہاں میں اسامہ بن زید نے اپنے باپ سے روایت کی کہ خوش تقریر میں شیرین زبان چشتی حور مقصودات فی النجیام اور کچھ تفسیر اسکے قصرات کی ضمن میں تیسرے آیت کے ذیل میں گزری ساتویں آیت فوجدناہن البکرا البکاد جمع ہی بکرا کے مسیب بن شریک نے کہا وہ دنیا کی بڑی ہیان میں کہ اسد تکانی انکو خلق جدید بکرہ کر دیا ہے جب شوہر لکے پاس آتی ہیں بکرہ پاتی ہیں اور قتال وغیرہ لے کہا کہ وہ حور عین ہیں کہ پیدا کیا انکو اسد تکانی نہیں واقع ہوئی انہیں ولادت اور اسلئے انکو بکرہ کیا ہے اور انہیں درد نہیں ہوتا انہوں میں نہیں خیرات حسان و حسن اپنی باپ سے انہوں نے ام سلمہ سے روایت کی ہے کہ میں نے عرض کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ خبر دیجیے مجھے خیرات حسان سے فرمایا آپ نے وہ خیرات الاخلاق ہیں اور حسان الوجہ نون گو اس اترابا بنو منی فرمایا جاری نواہ قد تلعبت فیہن واحد تھا کا عجب ہے وہ نوجوان نوجو میں کہ اونچی ہیں چہتیاں انکی اور کو اعجب جمع ہی کا عجب کے اور مراد یہ ہے کہ چہتیاں انکی گول ہیں اور بلند بچی ہلکی ہوتی نہیں دسویں گیارہویں عربا ترابا اسکی شرح اور گزری اثنا اثنا عشر انشاء انہیں ضمیر میں کی حور و کی طرف راہ ہے اگر چہ اوپر اسکا ذکر نہیں اسلئے کہ اوپر اسکے مذکور ہے و فرش مرفوعہ اور قرینہ فرش کا دلالت کرتا ہے طرف حور و کے اسلئے کہ وہ محل انکا ہے اور بعض مفسرین نے کہا ہے کہ فرش مرفوعہ سے مراد زناج جنت میں اور فرشتے انکی رفعت شان مراد ہی اور بلندی قدر اور عرب فرشتے کہ یہ کرتا ہے عورتوں کی طرف جیسے قواریر وغیرہ ہی مگر قول صابغی ہے کہ مراد اس سے بستر میں قنارہ فی کہا خلقناہن خلقا جدیدا اور مراد اس سے عورتیں دنیا کی ہیں یا حورین انہیں مفسرین کے وہ قول میں باب ماجاء فی صفۃ جمیع اہل الجنة اب جاعل جنت کے بائیں عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یعطی المؤمن من الجنة قنارۃ کذا وکذا میں اللہ قیل یا رسول اللہ او یطیئ ذلک قال یعطی قنارۃ ما اقر ترجمہ روایت ہے اس کے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دی جاوگی جنت میں قنارہ اتنی اتنی جاع کے کہا گیا یا رسول اللہ کیا طاقت کہ بیگا وہ اسکی فرمایا اپنی دیباگی اسکو قوت نواذینوں کی ف اسبا میں زید بن ارم سے بھی روایت ہے یہ حدیث صحیح ہی غریبہ نہیں جانتے ہم اسی قنارہ کی روایت ہے کہ وہ اس سے روایت کرتے ہوں مگر عمران قنار کے روایت ہے مترجم فرمایا اللہ عزوجل نے ان اصحاب الجنة الذین کثر فی شغل فاکھون ابن کثیر اور نافع فی شغل بسکون عین پڑا ہے اور باقیوں نے بغض و شین وغیرہ اور لکھت میں دونوں وارد ہوئے ہیں مثل شحوت اور شحوت کے اور اختلاف کیا ہے مفسرین فی معنی شغل میں ابن عباس کے کہا مراد اس سے افقناض الجار ہے اور وکیع بن جراح نے کہا سماع ہی کلجی نے کہا مشغول میں وہ اہل ناری یعنی غافل میں کہ انکو یاد نہیں کرتے اور انکی فکر میں نہیں ہیں حسن نے کہا مشغول میں نعماء جنت میں غافل میں غدا اہل ناری سے ابن کیسان نے کہا ملاقات میں میں بعض بعض کے بعض نے کہا زیادت الہی میں (یعنی) روایت ہے ابی ہریرہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا انہوں نے کیا رسول اللہ جاع کرینگے ہم جنت میں فرمایا اپنی ہاں قسم ہے اس پروردگار کی کہ میرے جان اسکے ہاتھ میں ہے کہ جاع کرینگے اہل جنت بار بار کمال قوت سے پہر جب خدا ہونگے اپنی بی بی سی وہ پاک ہوگی اور بکرہ اور روایت ہے ابی امامہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا جاع کرینگے اہل جنت فرمایا اپنی دھما دھما اور دم لغت میں نکاح و وطی واقع ہوا ہے کہ کمال ناز و علاج کے ساتھ ہوا و مکرر تاکید کے لئے ہی ولیکن نہ منی ہی نہ منیہ یعنی موت مراد یہ ہے کہ نہ نزال ہے نہ موت (حادی الارواح لابن قیم) باب ماجاء فی صفۃ اہل الجنة باب ہفت میں اہل جنت کے عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اول ذرۃ ینزل الجنة صورہم علی صورۃ القمر لیلۃ البدر لا ینصقون ولا یمخطون ولا یتفقطون انہم فیہا من الذهب امشاطہم من الذهب والفضۃ وحجائرہم من اللؤلؤ ودرشہم من المسک وکل واحد منہم زوجتان یرىٰ منہن سو قنارۃ من وراۃ اللہ من الحسن لا اختلاف بینہم ولا تباعض قلوبہم قلب رجل واحد ینصقون اللہ بکرۃ وعشیرۃ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سارا کردہ جو داخل ہوگا جنت میں صورت انکی چودہویں رات کے چاند کے مانند ہوگی نہ وہ تہو کیجے اور نہ ناک سنکے اور نہ پچانہ پیر کے برتن انکی جنت میں سونکی ہیں اور گنگھیاں انکی سونا اور چاندی کے ہیں اور گنگھیاں انکی خود ہیں اور سپنا انکا مسک ہے ہر ایک کے انہیں دو میدان ہیں کہ کہا فی دیتا ہی گودا انکی راتوں

اہل جنت کے جاع کی کیفیت

منہا جنت کی

گوشت کے باہر بسبب کمال حسن کے ان لوگوں میں اختلاف نہیں ہیں اور نہ عداوت ہے دل ان کے امتداد کے کہ میں تسبیح کرتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی مجاہدہ نام **ف** یہ حدیث صحیح
 مترجم قولہ مجاہدہ من اللہ وہ بالکسر مفرد ہے مجاہد اسکی جمع ہے اور معنی اس کے موضع نار میں یعنی آگیشی اور مجاہد بضم مسم جو چیز کا آگیشہ من جلالی جاکو **عَنْ** سَعْدِ بْنِ أَبِي
 وَقَاصٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوَ أَنَّ مَا يُقَلُّ ظَهْرُ مَتَا فِي الْجَنَّةِ بَدَا لَتَزَحَفَتْ لَهُ مَا بَيْنَ حَوَافِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَوْ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ
 الْجَنَّةِ أَطْلَعَ فَبَدَأَ اسْمًا وَرَدَّ لَطَمَسَ صَوَاءَ الشَّمْسِ كَمَا تَطْمِسُ الشَّمْسُ صَوَاءَ النَّجْمِ مَرَّةً يَوْمَ تَرْجَمُهُ رَوَيْتُ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ عَنْ كُنَيْسٍ صَالِي السَّعْدِ عَلَيْهِ سَلَّمَ نَعَى فَرَمَا يَكُنْ خَوَاجَ كَبَرٍ
 اگر ظاہر ہوں جنت کے خیروں میں تو چپکا دو جو کچھ آسمان و زمین کے کناروں میں ہے اور اگر ایک مرد اہل جنت سے جو ان کے اور ظاہر ہوں اس کے لیکن تو شاید میں روشنی آفتاب کے جیسے
 آفتاب مٹا دیتا ہے روشنی تاروں کی **ف** یہ حدیث غریبہ نہیں جانتی ہم اسکی اسناد سی مگر ابن امیہ کی روایت سے اور روایت بھی بن ابوبکر سے یہ حدیث یزید بن ابی
 اور کہا اس میں عن عمر بن سعد بن ابی وقاص عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم **بَابُ** مَا جَاءَ فِي صِفَةِ ثِيَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ ابْنُ أَبِي جَبْرٍ کہ لڑکے یا نین **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلُ الْجَنَّةِ جُرْدٌ مُرْدٌ كَعَلَى لَا يَقْنِي شَبَابُهُمْ وَلَا تَبْقَى ثِيَابُهُمْ رَحِمَهُ رَوَيْتُ عَنْ ابْنِ مَرْبُورٍ کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 نے جنت کے لوگ جرد مرد ہیں کھلی نہیں فنا ہوگی جوانی انکی اور نہ پُرانی ہونگے کپڑے انکے **ف** یہ حدیث غریبہ مترجم جرد و شمس ہے کہ ان کے بدن پر بال نہوں اور مرد
 اس کے نعل کے بال اور زیناف وغیرہ کے ہیں کہ جبکہ نہوا جو جب سے اور مرد جمع ہے مرد کی امر وہ کہ ڈاڑھی مونچہ نہ رکھتا ہو اور جوان ہو عالم شباب میں کھلی جمع ہی کھل کے
 بیٹھے کھل مراد اس سے شخص ہے کہ بکلیں اسکی دراز ہوں اور منبت اس کے سیاہ گویا بغیر مردہ لگائی معلوم ہوتا ہے کہ مرد لگا ہوا ہے (لمعات) **عَنْ** ابْنِ سَعْدٍ عَنِ
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ وَفُوشٌ مَرْفُوعَةٌ قَالَ ارْتِفَاعُهَا لَهَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ مَسِيرَةُ خَمْسِ مِائَةِ عَامٍ رَحِمَهُ رَوَيْتُ عَنْ ابْنِ سَعْدٍ كُنَيْسٍ صَالِي السَّعْدِ
 علیہ وسلم نے فرمایا تفسیر میں قول الہی کے وَفُوشٌ مَرْفُوعَةٌ عِةً کہ بلند ہے ان فرشتوں کی جس کے آسمان تک ہے یا سوسیلی راہ **ف** یہ حدیث غریبہ نہیں جانتے ہم اسی مگر شہین
 بن سعد روایت سے اور بعض المعلم نے تفسیر اس کے یوں کی ہے کہ مرد فرشتے درجہ جنت میں کہ ایک درجہ دوسرے درجہ تک اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان و زمین میں مترجم
 علی رضی اللہ عنہی منقول ہے کہ فرشتے مرفوعہ علی لاسرہ یعنی بچھوئی ہیں کہ بلند ہنگون یزیدی ہو میں اور کچھ جانتے مفسرین کہہا ہے کہ ایک دوسرے یزیدی ہو اسلی مرفوع
 و حالی ہیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ مرد فرشتے سے عورتیں ہیں اور عرب عورت کو فراس و لباس کہتا ہے بطور استعارہ کے اور مرفوعہ ہی مراد ہے لغت ان کے حسن و جمال کی کہ
 نساؤ دنیا سے انکا وجہ بلند ہے چنانچہ آیت لاحقہ یعنی اَنَا اُنْثَاءُ اُنْثَاءُ اِسْکِی مَوْدِیْ سَلَّی کہ ضمیر من کے عورتوں کی طرف راہ ہے اور فرشتے اگر عورتیں مرنے لیں
 تو انما قبل الذکر لازم آتا ہے مگر اس کے جواب میں کہا ہے کہ فرشتے اگر ستمبر و دین تو ہی انما قبل الذکر لازم نہیں آتا اسلے کہ قرینہ فرشتوں کا دلالت کرتا ہے عورتوں پر اسلے
 کہ وہ محل ہے انکا پس اس قرینے انما اسکا جائز ہو اور فرمایا اللہ تعالیٰ مَثَلُ ثَلَاثٍ عَلَى فُوشٍ بَطَانُهَا مِنْ اِسْتَبْرَاقٍ اور یہ بات دلالت کرتے ہی اور دوام کے اول سے
 کہ بطن اس کے استبرق کے ہیں اور بطن اس ستر ہی جو اندر ہوتا ہے یہ حجب بطن اس سترق کے ہے تو ظہار اس سے ہے عمدہ اور بہتر ہے اسلی کہ ظہار سے مقصود ہوتا ہے جمال
 و زین اور مرد ہوتی ہے اسپر مباشرت اور ستراحت پہرہ خواہ خواہ بطن اس سے بہتر ہوتا ہے پس فرمایا باری تعالیٰ نے حال بطن اس کے بدرجہ اولی معلوم ہو جاوے حال ظہار کا
 دوسرے کہ معلوم ہوا کہ وہ فرشتے عالیہ ہیں کہ ان میں جنوا اور بہر ہے اور اسکی بہر اور بلند میں آثار مروجی ہے بخدا انکے حدیث باب ہے جو شہین بن سعد مروجی ہے اور
 صاحب منا کی ہے واقطنی فی کہا وہ قوسی نہیں احمد فی کہا اسی اضیاط نہیں ہر ایک سے روایت کرتا ہے اگر وہ لا باس ہے رفاق میں اور کہا انہوں نے کہ امید مجھے کہ وہ صالح
 الحدیث بخاری بن حنین نے کہا لیکن اور ابو زرعی نے کہا ضعیف **بَابُ** مَا جَاءَ فِي صِفَةِ ثِيَابِ الْجَنَّةِ **عَنْ** اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ سِدْرَةَ الْمُنْتَهَى قَالَ كَيْسِدُ الرَّائِبِ فِي ظِلِّ الْفَنَنِ مِنْهَا مِائَةُ سَنَةٍ اَوْ يَسْتَنْظِلُ بِظِلِّهَا مِائَةُ رَاكِبٍ شَاكٍ يَجِي فِيهَا فَرَّاشُ الدَّهَبِ
 كَانَتْ تَمْشِي الْفَلَاحُ رَحِمَهُ رَوَيْتُ عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي بَكْرٍ كُنَيْسٍ صَالِي السَّعْدِ عَلَيْهِ سَلَّمَ نَعَى فَرَمَا يَكُنْ خَوَاجَ كَبَرٍ اسلے سدرۃ المنتہی کا اور فرمایا راکی اسکی
 شاخوں کے سایہ میں چلا جاوے گا سو برس تک یا فرمایا رہینگے اس کے سایہ میں سووار شک کیا اس میں بخاری فی اسپر شنگے میں سونی کے گویا کہ اسلے کے شگے میں ٹھہرے **ف**
 یہ حدیث حسن ہے غریبہ مترجم سدرۃ لغت میں بریکی درخت کو کہتے ہیں منتہی اے اسلی کہا کہ جو چیز اوپر آرتی ہے وہیں ٹھہر جاتی ہے اور نیچے سے جاوے پڑھتی
 ہے وہیں تک منتہی ہوتی ہے اور بعضوں نے کہا کہ منتہی ہوا علم خلق کا وہیں تک اور پچھا ابن عباس کے کہ جب حال سدرۃ المنتہی کا تو کہا کہ کوئی وہ ایک درخت ہے اصل عزت

جنت کے درخت

جنت کے درخت

میں حملہ عرض کے سپر منتہے ہوتا ہے علم خلافت کا اس تک اور اسکے بنی غیب سے کہ نہیں جانتا اسکو مگر اللہ تعالیٰ نے کہا کہ وہ ایک خستہ کہ حامل ہے زیور کا اہل جنت کی لئے اور حلوں کا اور پہلوں کا جمیع اوانجہ اگر ایک تپا اسکا رکھ دیا جاوے زمین پر تو روشن کر دی اہل زمین کو اور بعض مفسرین نے کہا طوبی الخم و حسن آب میں طوبی سی ہی شجر شمر مراد ہے چنانچہ ابی امامہ اور ابی ہریرہ اور ابی الدرداء سی مروی ہے کہ وہ ایک خستہ جنت میں کہ سایہ کرے تمام جنتیوں کو اور عبید بن عیسے نے کہا وہ درخت جنت عذراں کی بی بی سلو العبد علیہ سلم کے خانہ نور کا شانہ میں ہے اور ہر گز میں جنت کے اور غرقہ میں اسکے ایک شاخ ہے اور لندہ لندہ کے کوئی رنگ اور رونق نہیں پیدا کی کہ اس میں پانی جاوے مگر سیاحی اور کوئی فوکانہ نہیں پیدا کیا کہ اس میں موجود نہیں اور اسکے جڑ میں سے دوہرین ہوتی ہیں ایک کا فور کی درود سے سلسیل اور مقابل ٹھہرا اسکے ہر تہہ میں اتنی وسعت ہے کہ گیسو بی ایک امت کو اور ہر تہہ پر ایک فرشتہ ہی کہ تسبیح کرتا ہے اور غرض کہ بانوای شہداء اور بیہ صدر سی مروی ہے کہ اگر کافر دنی پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ طوبی سی کیا مراد ہے فرمایا اپنی ایک درخت جنت میں کہ سایہ اسکا سو بر کی راہ تک پہنچی اہل جنت کے اسی کے گاہوں سے نکلے ہیں اور ہر سے مروی ہے کہ فرمایا انہوں نے کہ جنت میں ایک درخت ہے کہ اس کے سایہ میں سو برس تک چلا جاوے اور قطع نہ کرے چکے پڑے اگر تم چاہو غل ممدود سو پہنچی یہ خبر کعب کو انہوں نے فرمایا کہ یہ کہنا قسم سی اس پروردگار کے جنتی تورات آری مروی ہے اور قرآن محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور کہا کہ اگر ایک مرد جو ان تین برس کے اوٹنی پر سواری ہو کر چلے تو بڑا ہموار ہو کر چلے گا اور وہ پورا نکر سکی اللہ تعالیٰ اسکو اپنی ہا سے بویا ہے اور اپنی قدرت سے اس میں روم ہو گئی ہے اور شاخیں اسکی فضیل جنت سے باہر نکلے ہوئی ہیں جنت میں کوئی نہ نہیں جو اسکے جڑ سے نہ نکلے ہونا اسکا طوبی ہے اور غرض کہ فرمایا ہے جو چیز تجھ سے انگلیں اہل جنت اور فرمائش کریں تو شق ہو جاوے اور انکو نکال کر دی سو نکلے ہیں اس میں کہ ٹوڑے زمین لگی ہو اور جام نبوی ہو جیسا جنتی چاہتا ہے اور نکلے ہے اس میں سے اوٹنی مع کجاوہ اور مہار کے جیسا کہ چاہے اور کڑے جو درخواست کری جنتی (یعنی) **بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ طَائِفَةِ النِّجَةِ** باب طائفہ کے بیان میں **عَنْ** انس بن مالک قال سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم ما النكوتر قال ذاك نصرنا عطائنه الله يعني في الجنة أشد بياضاً من اللبن وأحلى من العسل فيه طائر أعناقها كاعناقها قال نعم إن هذا لناعمة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أكلها النعم منها ترجمہ یہ اس بن مالک سے کہا انہوں نے کہ کسی پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ کوثر کیا چیز ہے فرمایا اپنے وہ ایک نہر ہے کہ دی ہے مجھے اللہ تعالیٰ نے جنت میں پانی اسکا سفید زیادہ ہے دودھ سی اور شیرین زیادہ شہتہ اس میں چڑیاں ہیں کہ گردن میں انکی اونٹوں کی سی ہے عمر نے کہا وہ تو بڑی نعمت میں ہیں فرمایا اپنے انکے کہا نیوالی اپنے زیادہ نعمت میں ہیں **ف** یہ حدیث حسن ہے اور محمد بن عبد اللہ بن مسلم بھی ہیں ابن شہاب زہری کے معجم کہم قولہ تعالیٰ وحم طیر ما يشتهون ابن عباس سے مروی ہے کہ جب جی چاہتا ہے جنتی کا پرندہ کج گوشت کھا نیکو تو اسی وقت وہ مثل ہو جاتا سی اسکے سامنی جیسا چاہتا تھا اور کہتے ہیں کہ گڑنی ہے چڑیا تین میں جنتی کے اور وہ کہتا ہے جتنا چاہتا ہے اس میں سے پھر و زندہ ہو کر اڑتا ہے (یعنی) اور اللہ جل جلالہ فیہ ناکولات جنت آٹھ چیزیں ہیں کہ جہاں آجلا مقصد ابواب میں ذکر کر چکے ہیں اور مقام میں ہم تفسیر اسکی تحریر کرتے ہیں چنانچہ پہلی چیز انیم کے فاکہ ہے اللہ تعالیٰ فرمایا ہے وفا کثیرہ المقطوعہ ولا منوعہ ابن عباس نے فرمایا کہ وہ منقطع اور تمام نہیں ہوتا اگر مویہ توڑا جاوے اور کسی کو اس مویہ کا لٹیا مثل نہیں ہوتا اور منقطع کہا مقطوع نہیں طول زمان سے اور منوع نہیں بالائمان یعنی فصل اسکی تمام نہیں ہوتی اور کچھ قیمت اس میں نہیں لگتے جیسے نار دنیا میں اور در ہوا ہے کہ جب توڑ دیا جاتا ہی کچھ مویہ اس میں فوراً پیدا ہو جاتا ہے بل اسکا دونا اس سے اور مسلم میں جاری ہے مروی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا اگر جی اہل جنت اور پوری کے اور نہ ہو کر گئے اور نہ چیلے جاوے گئے اور نہ پتیاں نہ کر گئے کہا انا انکا بضم ہو جاوے گا ایک دکان میں کہ خوشبو اسکے مثل مشک کے ہے الہام موی انکو تسبیح اور کسیر جیسے دنیا میں دم آتا جاتا ہے اور حاکم نے اپنی صحیح میں روایت کی ہے کہ آتا ہے صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک بیوہ اور سنی کہا اسی ابوالقاسم تم کہتے ہو کہ جنتی جنت میں کہاتے پیتے ہیں اور اپنے لوگوں کے وہ مویہ کہاتے تھا لا ادر اقرار کرے اسکا کون میں نے تقریر کر دیا تھا یعنی انھیں سے سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اس پروردگار کے کہ میری جان اسکے ہاتھ میں کہ اہل جنت کہ دیا ہو گی ہر ایک کو ان میں سے قوت و مرد و کی کہانی ہے پینا و جلع کی سو کہا یہود سی کہ جو کہا و گیا اور پنے گا ہو گی اسکو حاجت میں نے بول دیا کہ سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حاجت ان کی رفع ہو گی اس طرح ایک پسند انکا ہو گیا انکے جلد و من مثل مشک کے پھر سٹ انکا خالی ہو جاوے گا اور حم طیر سوان و سے مروی ہے کہ فرمایا انھیں سے اللہ علیہ وسلم نے جب تو نظر کر گیا جنت کے پرندوں کی طرف اور خواہش کر گیا تو ان کی و اسی وقت وہ گڑی لگا تیرے آگے ہونا ہوا و حادی اور روایت ابی سعید خدری کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہو و گی ساری میں قیامت کے دن ایک روٹی کہ تہہ لگا اسی جبار اپنے ہاتھ میں جیسا کہ تہہ پکتا ہی ایک تمیز

الرحمن الرحیم

ابواب جنت کا بیان

ابواب جنت کا بیان

جانتے ہم اسی ابی ابوبکر کے روایت سے کہ اسی سند سے اور ابوسورہ پہنچے ہیں ابی ابوبکر کے اضعیف میں حدیث میں بہت ضعیف کہا اٹھو بھی بن حلیق اور سائیتج محمد بن اسماعیل سے کہ
تھے کہ ابوسورہ یہ تھا الحدیث میں روایت کرتے ہیں یہ مائیکہ ابوبکر کے کوئی متابعت نہیں کرتا ان کے راویوں کے **باب** ما جاء فی من اهل الجنة باب اهل الجنة کی جنت کی سن کے
بیان میں **عن** معاذ بن جبل ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یدخل اهل الجنة الجنة حرداً امرؤاً مکحلاً بناء ثلاثین او ثلاث و ثلاثین سنة
ترجمہ روایت سے معاذ بن جبل سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا داخل ہونگے جنت کے لوگ جنت میں کہ بن پرانے بال ہونگے اور نہ واریسی ہونگے سر سرگرم ہونگے انہیں ان کے بغیر
لگا کی تین یا تینتیس برس کی **ف** یہ حدیث حسن و غریب اور بعض اصحاب نے قتلہ روایت کی یہ مسلک اور فروغ کیا اس کے **باب** ما جاء فی من اهل الجنة **عن** یزید
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اهل الجنة عشرون و مائة بصق ثمانون منها من هذو الامم و اربعون من سائر الامم ترجمہ روایت سے یزید
سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کے لوگ ایک سو میں مئیں ہیں اسی مئیں ہیں اس امت کی اور چالیس اور اسی **ف** یہ حدیث حسن و غریب اور مروی ہے جو علیہ
بن مرثد سے انہوں نے روایت کی سلیمان بن بیکہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مسلک اور بعض روایت کیا ابوبکر سلیمان بن بیکہ انہوں نے روایت کی اپنی باپ سے اور حدیث ابی ز
کے محارب بن ثار سے حسن و غریب اور ابوسنان کا نام ہر بن مرثد اور ابوسنان شیبانی کا نام سعید بن مساق اور وہ بصری ہیں اور ابوسنان شیبانی کا نام عیسیٰ بن سنان اور وہ سلمیٰ ہے
عن عبد الله بن مسعود قال كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم في قبة خيبر اربعين فقال لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان ترضون
ان تكونوا من اهل الجنة قالوا نعم قال ان ترضون ان تكونوا من اهل الجنة قالوا نعم قال ان ترضون ان تكونوا من اهل الجنة ان الجنة لا يدخلها الا نفس
مسلمة ما اقم في النار الا كالشجرة البسطة في جلد النار الا سود او كالشجرة السواد في جلد النار الا احمر ترجمہ روایت سے عبد اللہ بن مسعود کہ کہہ رہی ہیں ہم
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک خیمہ میں قریب پالیں آدمی کے سو فرمایا مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا راضی ہوں کہ اس پر کہ جو چاہتا ہے جنت والوں کے کہا انہوں نے کہ ہاں
فرمایا کیا راضی ہوں کہ جو چاہتا ہے جنت والوں کے کہا صحابہ نے کہ ہاں فرمایا کیا راضی ہوں کہ جو چاہتا ہے جنت والوں کے کہا انہوں نے کہ ہاں
تم اہل شرک کے نسبت کرتے کہ جیسے ایک بال سفید ہو کہ لے لی کی کہاں پر ایک بال سیاہ ہو سرخ بل کے کہاں پر **ف** یہ حدیث حسن و غریب اور ابوسنان شیبانی کا نام عیسیٰ بن سنان اور وہ سلمیٰ ہے
حصین اور ابی سعید خدری سے کہ روایت سے **باب** ما جاء فی من اهل الجنة باب اهل الجنة کی جنت کی سن کے بیان میں **عن** سالم بن عبد الله عن ابيه قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم باب ما متى الذي يدخلون منه الجنة عرضة مسيرة الركاب المسجدة ثلاثاً ثم انهم ليضعفون عليه حتى تكاد منكم لهم رؤى ترجمہ روایت سے
سالم بن عبد اللہ سے وہ روایت کرتی ہیں اپنی باپ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دروازہ کہ تیر امت داخل ہوگی اس جنت میں چوران سکی برابرے را کب جو کہ
سیر جو تین دن تک چلا جاوے گا ہر باوجود اسکے اسی مرحمت ہوگی انکو کہ قریب کرانے بازو تراوین **ف** یہ حدیث غریب اور پوجی میں محمد بن یحییٰ حدیث تو نہ چھانی انہوں
نے اور کہا کہ خالد بن ابی بکر کے بہت منکر روایتیں ہیں کہ سالم بن عبد اللہ سے مروی ہیں **باب** ما جاء فی من اهل الجنة باب اهل الجنة کی جنت کی سن کے بیان میں **عن** سعید بن مسعود
انه اتي بابا هريرة فقال ابو هريرة ان الله ان يجيب بيني وبينك في سوق الجنة فقال سعید بن مسعود في سوق قال نعم اخبرني رسول الله صلى الله
عليه وسلم ان اهل الجنة اذا دخلوها تروا فيها بفضل اعمالهم ثم يؤذن في مقدار يوم الجنة من ايام الدنيا فيزورون ربهم ويبرؤ لهم
عرشاً ويتبدلون لهم في روضة من رياض الجنة فيضع لهم منابر من نور ومنابر من نور ومنابر من نور ومنابر من نور ومنابر من نور ومنابر من نور ومنابر من نور
ومنابر من فضة ويجلسون اذناهم وما فيهم من دني على كتمان المسك والكا هو ما يرون ان اصحاب الكراسي بافضل منهم فجلسوا قال ابو هريرة قلت
يا رسول الله وهل ترى ربنا قال نعم هل تمارون من روية الشمس والقمر ليلة البدر قلنا لا قال كذلك لا تمارون في روية ربكم ولا يلقى في
ذلك المحبس رجل الا حاصره الله محاصرة حتى يقول للرجل منهم يا فلان بن فلان اندكر يومك قلت كذا وكذا فيذكره بعض غدا ربه في
اللذنيا فيقول يا رب افرغ مغفرتي فيقول بلى فبسة مغفرتي في بكت منزلتك هذه فبناهم على ذلك عشيتهم سحابة من فوقهم وامطر
عليهم طيباً لم يجدوا مثل ريحها شيئاً قط ويقول ربنا هو ما اعددت لكم من الكرامة فخذوا ما شئتم فاني سواق قد حقت به الملائكة
فيه ما لم تظفر العيون الي مثله ولم تستمع الاذان ولم تخط على القلوب فعمل الدنيا ما شئتم ليس يباع فيها ولا يشتري وفي ذلك السوف

مترجم جس حدیث میں فضیلت تین کی اعلا میں ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ یہ ایک نصاب کامل ہے گنتی میں کہ مرتب ہوتی ہیں اس پر فواید متعد بہا اور غریب تر نصیحت جنت کی طلب کرنے پر اور دفع ہی بناو مانگنی پر اور معلوم ہوتا ہے کہ جنت اور دفع عقل فہم کہتے ہیں اور یہی نہیب صحیحی کہ ثابت ہی احادیث صحیحی اور معلوم ہوتا ہے کہ جیسے صحابین مشاق جنت میں ویسی ہی جنت ہی مشاق صحابین **ع** ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاثة على كتابان المسكين اراه قال ابو هريرة يغبطهم الا ولون كالاخرون رجل ينادي بالصلاة المحسن في كل يوم وولي له ورجل يؤمر قوما وهم به راضون وعبد اذى حق الله وحق مواليه ترجمہ روایت ابن عمر کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص میں کہ شکر کے ٹیلوں پر ہونے کے کہا اور جس کی گمان کرتا ہوں کہ فرمایا آپ قیامت کے دن کہ شکر کریں گے انہ لگے اور پچھلے ایک مرد کا ذاتی یا ہی نماز پچگانہ کی حرارت اور زمین دوسرے مرد کا استکرامی ایک قوم کی اور وہ اس راضی ہوں تیسرے وہ غلام کہ ادا کرے حق اس کا اور حق اپنے آقا و کاف یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں جاتا ہم اسی مگر سفیان ثوری کے روایت ہے اور ابو الیقظان کا نام عثمان بن عمر ہے اور انکو ابن قیس ہے کہنی میں **ع** عبد الله بن مسعود جریعة قال ثلثة يحبهم الله عز وجل رجل باع امر من الليل ثلثة اصابه الله ورجل تصدق صدقة ريمينه فحفظها قال اراه من شماله ورجل كان في سيرة فافضها اصحابه فاستقبل العدة و ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن مسعود مرفوع کرتے ہیں وہ اس حدیث کو بخیر فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تین شخص میں دوست رکھنا ہی انکو اللہ عزوجل ایک وہ مرد کہ کثرت امور کو تلاوت کرتا ہے قرآن کی دوسرے وہ کہ صدقہ یا ہی دے سنا ہاتھ سے اور چہا تا ہی اسے کہا راوی نے گمان کرتا ہوں کہ فرمایا اپنی بائیں ہاتھ سے تیسرے وہ مرد کہ ایک چوٹی لشکر میں تھا اور شکرست کہا لی اصحاب اسکی اور سنی مقابلہ کیا دشمن کا لینے اسکی **ف** یہ حدیث غریب ہے غیر محفوظ ہی اس سند اور صحیح وہ جو روایت شعبہ وغیرہ فی منصوصی انہوں نے ربعی بن حراش انہوں نے زید بن طبیان انہوں نے ابی ذری انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی اور ابو بکر بن عیاش کثیر الغلط ہی مترجم سیرہ ایک گڑبڑ ہے بڑی شکر میں کی جی جیش کہتی ہیں انتہائی عدد اسکا چار سو تک ہے جمع اسکی ہوا ستمے مواد اس نام سے اسلئے کہ وہ خلاصہ شکر ہی اور چاہا ہوا امین کا عرب کہتا ہی اسے انفس اسے خلاصہ الشی اور جو بعض اہل گنتی کی کہا ہی وہ سچا جاتا ہے سرائیہ خفیہ اسلئے سیرہ کہا ہی سو غلط ہی اسلئے کہ ترجمہ بخیر اخلا ہی وہ مضاعف اور سیرہ ناقص ہے ہفت قسم میں پس اشتقاق اسکا سے باطل ہے قول اور چاہا جانے بائیں ہاتھ سے مراد اس سے چہا نا اس شخص سے ہے کہ جو بائیں طرف ہے یا بائیں ہاتھ سے **ع** ابی ہریرہ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلثة يحبهم الله عز وجل من حصى من حصى فلا يأخذ منه شيئا ترجمہ روایت ابی ہریرہ کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی قریش کہ کہو لگا فوات ایک خزانہ سو نکا پر جو حاضر ہوا پس نہی اس میں سے کچھ **ف** یہ حدیث صحیح ہی ہے ابویہ شہر بنی انہوں نے عقبہ بن خالد سے انہوں نے عبید اللہ بن عمر ہی انہوں نے ابی الزنادی انہوں نے ارجس ہی انہوں نے ابی ہریرہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اس کے مگر یہ کہ انہوں نے اپنی روایت میں کہا یحصر عن جبل من ذهب لینے اولد کافرات ایک پہاڑ سو نکا یہ حدیث حسن صحیح ہے **ع** ابی ذر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ثلثة يحبهم الله وثلاثة يبغضهم الله فاما الذين يحبهم الله فاحل اف قوا فاسألهم بالله ولکم لیسألهم لقرابة بینه وبنیتهم فمنعوا وفتحت رجل باعنا بھم فاعطاه سیرا لا یعلم بوعیتہ الا الله والذی اعطاه وقوم ساروا ینزلهم حتی اذا کان النور احب الیهم مابعدل به فوضعوهم ووضعوهم فامر بقتلهم ویتلو الیاتی ورجل کان فی سیرة فطی العدة وفهرموا فاقبل بصدرة حتى یقتل او یقتله والثلاثة الذین یبغضهم الله الشیخ الزانی والفقیہ المحدث والغنی الظلوم ترجمہ روایت ابی ہریرہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین شخص میں کہ دوست رکھنا ہی انکو اللہ عزوجل اور تین شخص میں کہ دشمن رکھنا ہی انکو اللہ عزوجل کو دوست رکھنا ہی انہیں پہلا وہ مرد کہ ایک سال آکسی قوم کے پاس اور سوال کیا ہوا سطلہ خدا تعالیٰ کے اور نہیں سوال کیا ہوا سطلہ کسی ذرا کچھ جو اسکی اور قوم کے چھین جو سودا قوم کی اسی کچھ پیش ہے پہلا ایک شخص انہیں ہے اور اس سال کو ایسا چہا کہ کہنا اسکی عطیہ ہوگا اللہ تعالیٰ بائیں کہ جسکو داور دوسرا وہ شخص کہ ایک قوم میں ہے اور چلی وہ قوم را کو بہانہ کہ جب نیکو کاری ہوئی ان چیزوں کے جو نیکو کے برابر ہیں اور کہے انہوں نے کہ یہ کہ انہوں نے جو اس اور عاجزی اور چاہو ہی کرنے لگا میرا اور پڑے لگا میرا امین اور دوسرا وہ مرد کہ شکر میں تھا اور مقابلہ ہوا عہد کا اور شکرست کہا لی لشکر نے سو وہ سیرہ یہ ہوا شکر کے مقابل میں کہ قتل کیا جاوے یا کہ فہم ہو سکی ہاتھ پر اور وہ تین شخص کہ دشمن رکھنا ہی انکو اللہ تعالیٰ پہلا اور ہارانی دوسرے فقیر تکرانی والا تیسرے غنی ظالم **ف** روایت ہے جو بن عیلام کی انہوں نے نصر بن عیسٰی سے انہوں نے شعبہ مانند اسکی یہ حدیث صحیح ہے

اور ایسی روایت کے شبانہ منصف سے مانند اسکا اور صحیح ہے ابی بکر بن عباس کے روایت سے مگر ہم مولف محمد بن علی نے اگرچہ حدیث متفرقہ اسباب میں ذکر کر کے مگر منع کیا تھا اسباب کو انہار جنک بیان میں اور انہار غلبہ شروبات میں پس تفسیر مشربا کہ حسب اجمال مقدمہ سابق مذکور ہوئی ہے قولہ کا تحریف من تحتہا لانا تفسیر یعنی بہت ہی سنبھے ان باغوں کے نہرین ابی ہریرہ سے مروی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی لکھنا ہر جنت بہت ہی جہاں ہر ایک کے نیچے سی اور انہار جمع ہی نہر کی اور وہ مجری واسع ہی جدول سے زیادہ اور بھر سے کم مانند نخل اور فوات کی اور مرد و حریان انہار سی حریان لکھے یا بنو نکاحی اور اسناد حریان کا انہار کی طرف مجاز ہے مشرب سے مروی کہ وہ بغیر اخذ و کی بہت ہی میں لینے پانی انکار سے اوچا ہوتا ہے نہ گڑھے کی انداز و بیضا دہی کے فرمایا ہی تحریف من تحت اشجار لینے مصافحہ مجاہد سے مروی کہ بہت ہی نہرین جہاں کے درختوں کے نیچے سے انتہی یا تقدیر عبارت ہے کہ من تحت الہار لینے بہت ہی نہرین جنت والوں کے حکم پر جیسے فرمایا اللہ تعالیٰ ناظرین فرعون نہر مالانہار تحریف من تحتی ای کے اور نہر اصل لغت میں وسعت اور ضیا کو کہتے ہیں چنانچہ نہر اس سے مشتق ہی اس لیے نہر کو نہر کہا سبب کمال وسعت اور مصافی کے کہ قولہ تعالیٰ فیہا انہار من با غیر آس لینے اُس میں نہرین میں پانی سے جو کراؤ اور انہار نہیں لفظ آس لفظ آس بھلا اور بعضوں نے بقصر پڑا ہے مصدر اسکا آسوں ہے اور ملول اور جوں در فون یعنی تغیر و بدو ہی میں آس لینے آس مراد اس سے تغیر الملون منتون لایہ بھی قولہ تھا و انہار من لبس لم تغیر طعمہ لینے نہرین میں دودھ کی کہ نہرین بدلانہار نکال لینے محفوظ ہے وہ بہت جانی ہی اور دہی ہو جانی ہے اور نہر ہا بن جانی سے قولہ تعالیٰ و انہار من خمر لہ لشار من لینے و نہرین میں شراب کے کہ لکھنا ہے لینے والوں کے لئے انتہی اور لذت اگر یہ مصدقہ مگر محمول کیا اسکو کمال مبالغہ کے واسطی اور بیان فرمایا کمال تاباں اسکا محمود و ناسی اسلمی کہ محمود دنیا کراست فائدہ اور یہ معتد کرتی ہیں بدو و بدو واری میں اور اگر اسکو مقصود نہو تو کہہ جو کوئی اسکا استعمال نہ کری خلاف حضرت کی کہ کمال لذت اور خوش فرمگی سی قمار میں اور سکر اور خاری بے نیاز اور لفظ لذت کو بعضوں نے مرفوع پڑھا ہی اسلئے کہ مصفت ہی انہار کی اور بعضوں نے منصف اسلمی کہ عذاب جیسے ضربتہ تادیبا قولہ و انہار من عمل مصفی لینے اور نہرین میں عمل مصفی کے صاف ہے پاک ہے موسم اور فضلات محل وغیرہ ہے اور محفوظ ہی گرد و خاری اور مصون ہے خراج خاری نہیں لانا اس میں کسی کے ہاتہ اپنا اور نہرین مالوں مشرب ہو کسی اکل و شارب اور ان چاچیروں کو نہیں انہار بیان فرمایا کہ دلالت ہو کمال ضیا اور صفایا اور دلیل ہوا سے و فور و کثرت اسلئے کہ حریان موجب صفا و نور ہے جیسے کہ سترم کثرت و نور قولہ تعالیٰ یغیر و نہا تغیر آبائی میں اسکو صفا حق ہے بہانے کا بغوی حمۃ اللہ علیہ فرمایا کہ نہرین جہاں میں اپنے منازل اور قصور میں لینے وہ نہرین جنتوں کے اختیار میں ہیں جیسے کہ نادر مہار دار تاکہ اختیار میں قولہ تعالیٰ فیہا عین جاریہ لینے اُس میں نہرین جہاں والی لینے حیشہ بہت ہی ہے کہ قطع نہیں ہوتا حریان اسکا قولہ تھا و اسکو بے معنی مصدقہ لینے پانی بہا یا گیا کہ بہتا ہے و انہار اخذ و کے موقوف نہیں ہوتا نہ اسکا گویا بطور چاچہ کے اوپر گر رہا ہے نہیں ٹوٹا سلسلہ اسکا قولہ تعالیٰ عینا فیہا تسلسلہ لینے ایک نہر ہی اُس میں کہ نام اسکا تسلسل قنادہ فرمایا گویا وہ سلسلہ ہے کہ مطیع و نقاد ہے جنتوں کے پیتر میں اسے جطرف جاتے ہیں مجاہد نے کہا حدیدہ اجر تہ لینے تیر نہر والی ابوالعالیہ اور مقاتل بن حیان کے کہا سلسل لے اسلئے کہا کہ سیلان ہوتا ہی اسکا راستوں میں جنتوں کے اور ان کے مکانوں میں لینے نسل کے بہت ہی نہایت زوری منع اسکا اصل عرش ہے جنت عدن میں بہت ہی اہل جہاں کی طرف اور مشرب ہے و اہل جنت کے برودت اہلی کا فور کہ ہی اور مزہ و تخیل کا اور بوسم کے زحاج نے کہا وہ موسم سلسل اسلمی ہوئی کہ پانی اسکا غایت سلاست ہے کہ نہرین ٹوٹا سلسلہ اسکا خلق میں اتنی کے وقت لینے کمال آسانی رغابت خوشنوری گلومین مترتبہ اور سی بجے توصف سے اسلئے کہ اکثر علماء قایل ہیں کہ سلسل صفحہ ام نہیں (بخاری) قولہ تھا و ام راجعہ تسمیم اور ملوئی اسکی تسمیم ہی انتہی اور تسمیم سنام سے مشتق ہے تسمی سنام یعنی لینے کو ہاں ماہوت کا کہ اسکا اعضا میں سے زیادہ بلند ہے سلیجے مفسرین کہا ہے کہ وہ ایک نہر ہے کہ ہوا میں بہتی ہے بلند و جنتوں کے غرقوں اور منازل میں انصباب اسکا ہوتا ہے حسب خواہش اس کے اور سطح او اٹنے اور ظرف میں اہل جنت کے علقہ قدر مٹھا پانی اسکا اترتا ہے پر جب وہ بہ جاتے ہیں ٹہر جاتا ہے یہ مضمون ہے قنادہ کے قول کا اور ضحاک نے کہا وہ ایک شرف شراب ہے ابن مسعود اور ابن عباس نے کہا وہ خالص مقررین کے لئے کہ دیکھو بغیر ملوئی کے پیتے ہیں اور سارا اہل جنت اسے مثل گلاب اور کیوڑ کے اور مشروبات میں ملکا استعمال کرتے ہیں قولہ تعالیٰ و کاس من عین لینے پیالہ ہے شراب حاجی کے جسکی نہرین بہت ہی اور وہ دان کمن دہر ہوا انہیں کہ گڑھے میں اور بہ تمد زمان مٹرن اور مینے والوں کو اس سے بد بو آوی اور طبعیت متغیر ہوا کہ بلکہ سبب حریان کے کمال مصافی اور نظافت اُس میں ہے اور شراب اسکا مصلح غول اور سکر و ترف سے مٹرا ہے اور قنطاری اور غلیان اور بیہوشی اور نہرین سے مٹرا قولہ تھا لیسرون من کاس کان فراجا کا فور لینے پیگن ہوا اس پیالہ سے کہ مزاج اسکا کا فور ہے انتہی قنادہ کی کہا لایا جاوگا اُس میں کا فور اور مہر گالی جاوگا

اُمین مسک کے حکمرانے کہا مزاج ہی اسکا مزہ ملا وہی اہل معانی نے کہا کہ بیاض اسکی مثل کافور کے ہی اور طیب یہاں برودت اسلئے کہ کافور منجملہ شہوات نہیں جسکیلئے تعالیٰ نے فرمایا حتیٰ اذا جعلہ ناراً یعنی نار یہ مضمون ہے مقاتل کے قول کا اور مجاہدنی کہا خوشبو اُمین کافور کی ملائی جاوے گی ابن کثیر اسلئے کہا مطہر کیا ہی اسکو کافور مسک و نجیل سے عطار اور کبھی نے کہا کافور نام ہے ایک چشمہ آب کا جنت میں (یعنی) قولہ تعالیٰ ویسقون فیہا کاسا کان مزاجہا زنجبیل یعنی پلایا جاوے گا انکو وہ یاد کہ مزاج اسکا زنجبیل ہے اور زنجبیل مہر ہے طبیب کے طرف جلے گی اور حرارت پیدا کرتی ہے اور غوطہ لاتی ہے اور گرم کرتی ہے اور جڑ بارہ کو اور زرعاج اور ہجیان زیادہ کرتی ہے اور شوق اور طرب لاتی ہے اور عرب اسکو اپنے خوشبودن و دھوون میں استعمال کرتا ہے سو وہ دیکھ کر زراعت حقیقی لے کر ملائی جاوے گی وجہت میں مقاتل نے کہا وہ زنجبیل دنیا سی مشابہ نہیں ابن کثیر نے کہا جو کچھ کہ اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا ہے قرآن میں جنت کے چیزوں کا اور نام لیا ہے اسکا اسکی مثل دنیا میں کوئی شے نہیں اور بعضوں نے کہا وہ ایک نہر ہے جنت میں کہ پلایا جاتا ہے اُمین مزہ زنجبیل کا قناد ہے کہا کہ مقرر بن اسکو صفا استعمال کرینگے اور سائر اہل جنت بطور ملوثی کے جسکا ذکر کیں نے تسنیم میں قولہ تعالیٰ یسقیہم بہم شراباً طہوراً یعنی پلایا انکو انکے رستے شراب طہور یعنی پاک صاف و مطہر کہ اپنے شراب تک کو اخلاق دیا اور عادات فقیر سے پاک کر دی اور قلب روح میں ایک طہارت ابدی اور لطافت سرگشتہ اور طبیب میں نشہ محبت آہی اور صورت نامتناہی پیدا کرے و باغ میں علو اور طبیعت میں لہنت اور جنن خود کا سبب ہو بدینین باکر ولد نجاسات و قداریہ و ملکہ و جود قوی و انوار و مومنین فی کہا ہے کہ نہ دق نہیں کیا اسکو ایک اور اصل نے مثل خمر دنیا کی ابو قلابہ اور ابن کثیر نے کہا ہے کہ بطن میں جا کر بول جس نہیں ہوتا بلکہ پسینا ہو جاتا ہے کہ خوشبو اسکی مثل مسک کے ہے اور عادات اہل جنت کی یہ کہ پہلے وہ طعام تناول فرماتے ہیں اور جب اس سے فارغ ہوتی ہیں شراب طہور پلای جاتی ہیں کہ بطن انکے پاکیزہ ہو جائے اور وہ کہنا ایک پسینا خوشبودن و بکرانی حلو سے سہ جاتا ہے اور پیٹ انکا لگ جاتا ہے اور شہوت عود کرتے ہی مقاتل نے کہا ہی وہ ایک نہر ہے باب جنت چہنی اُمین سے پما اللہ تعالیٰ کی اسکی دل سے بغض و حسد و غل و غش نکال لیا قولہ تعالیٰ یسقون من حرق مخموم خاتمہ مسک یعنی لائے جائے شراب صاف کہ اسیر مہر ہے مسک کے انتہی حرق خمر صافی طیب ہے مقاتل نے کہا خمر بیاض یعنی سفید مخموم یعنی مہر لگایا ہوا ہے تاکہ کسیکا ہاتھ اُمین نہ لگی اور صرف غیر سی بالکل محفوظ رہے جیسے کہ سلاطین و امراء کی توردن اور صراحیوں پر لائے داروغہ معتبر مہر لگاتی ہیں کہ وہ انکے سامنے کہلی جاتی ہے مجاہد نے کہا مخموم سے مراد مطہر ہے ختم یعنی طین کہ صبر مہر لگائی جاوے گی مسک ہے ابن زیدنی کہا خاتم مسک اہل دنیا کی نزدیک طیب ہے اور باگہ آہی میں مسک ہے ابن سحر نے کہا مخموم خاتمہ مسک سے مراد ہے کہ اخیر میں اسکے مزہ مسک کا سا جاتا ہے یعنی خاتم سے ختم اسکا مراد ہے قنادہ فی کہا اسیر کافور ملا کر مسک مہر لگاتی ہیں اور قرأت عامہ خاتمہ ہی بہ تقدیم تا اور کسائی نے خاتمہ پڑھا ہے بہ تقدیم الف اور یہی قرأت ہی علی اور غلغلی کے اور حتیٰ ان دونوں کے ایک میں جیسے عرب کہتا ہے فلان کریم الطایع و الطباع اور خاتم اور خاتم خمر شے کا انتہی یہی تفسیر ان آیتوں کے کہ ذکر کی تھیں ہمیں مقدمہ ابواب میں بحمد اللہ والحمد للہ کہ تمام موابیان جنت کا اللہ تعالیٰ مولف کتاب کے سارے صحیح احاطہ میں ہو چکا دی اور عذاب دوزخ سے بچاؤ اور سائر مومنین و مسلمین کو اس نعمت ابدی سے سرفراز فرما دی آمین

باب بیان من جہنم کے جو وارد ہوئی ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مترجم مقدمہ صاحب نہایتی کہا ہے کہ جہنم لفظ عجمی ہے اور بعضوں نے کہا عربی ہے موموم مراد اس نام سے سبب بعد قرآن کی اسی سے ہے قول عرب کا کہ یہ جہنم بلکہ جہنم یا تشدید نون یعنی کنوان بوجہ القعر اور اسی سے حدیث یقال لہم جہنمیون یعنی انکو جہنمی کہیں گے مراد ان سے وہ لوگ ہیں کہ جہنم سے نکل کر جنت میں داخل ہو گئے اور عقار اللہ کہلائیں گے اور انکو جہنمی کہتے ہیں تنقیض شان منظور مومنین بلکہ نیکوئے انکے نجات کی تاکہ سبب ہو مرنیکو و فرح کا اور حاصل ہو انکو سرت اپنے فوز و تجار اور اہل علم نے کہا ہے کہ جہنم علی و رکات نار ہے کہ نہ ختم ہے عسا و امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئی اور وہی ہے کہ چند روز میں اپنے ساکنوں سے خالی ہو جاوے گا اور مومنین اسکی دروازوں کو بجاد و نی غرض وہ پہلا طبقہ ہے دوزخ کا نہایت خفیف العذاب نسبت او طہقائے پہر کے تین جہنم اسلئے کہ کہ وہ تہم کرتے ہی عورتوں اور مردوں کے مومنون پر اور کہا جاتی ہے انکے گوشتوں کو اور و سراطقہ لٹی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے نزعہ لاشوا یعنی کہا جانیاں ہی اطراف یدین اور طہلین کو لغت میں شوی ہاتھ پیر کے کناروں کو کہتے ہیں مجاہد نے کہا شوط سے مراد سر کے کہاں ہے ابراہیم نے کہا کہ پیچ لٹی ہے لحم کو عظام سے ضحاک نے کہا جلد و لحم کو عظام کے کہنے لیتے ہیں ابن عباس نے فرمایا عصب و عصب کہ پیچ لٹی ہے کہ پیچ ہے کہ انور اس اگ کے ام و باغ ہی کو جب وہ اسی کہا جاتی ہے پیر از سر نو عود کرتا ہی یہی اسکا دابہ ہے قنادہ ہے کہا مکارم خلق کہا جاتی ہے ابو العالیہ نے کہا ماسن

نکل جاتی ہے بلاتی ہے جو بیٹھ کر کھڑے ہے اور توٹی کرے شریعت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتہیۃ سے تیسرے طبقہ سے قریب اور سترے اسلئے کہا کہ کہا جاتی ہے گوشت خوردن اور مرد و کچ کہ نہیں باقی رہتا انکی ٹہریوں پر گوشت اور اندھائی انکی حال میں فرمایا ہے لاقی ولاندر یعنی نہ باقی رہتی ہے نہ چھوٹی ہے انتہی بغوی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا نہیں باقی رہتی کوئی چیز کہ کہا جاتی ہے اسی اور ہلاک کر دیتی ہے مجاہد نے کہا نہ مرنے دیتی ہے نہ جینے دیتی ہے سندی نے کہا نہ باقی رہتی ہے لحم نہ چھوٹی ہے عظم نہ نکل کی کہا جب وہ نہیں پکڑتی ہے باقی نہیں رہتی کوئی جگہ اور جب اسی طرف جاتی ہیں نہیں چھوٹی انکو اور ہری کو ملالت اور فرت ہی مگر جہنم کو تو اُتے لکھتے یعنی چکنے والی ہے ہندی پر او وغیرہ جلد کی کھانسی کو کھانسی کو لا کر دیتی ہے عرب کہتا ہے لاصہ السقم وانحرن یعنی رنگ بدل دیا اور صورت متغیر کر دی اسی مرض اور غم نے مجاہد نے کہا جلد دیتی ہے جلد کو یہاں تک کہ کالی ہو جاتی ہے وہ شب تاریک سے زیادہ بن عباس اور زید بن اسلم نے فرمایا حرقہ زہر لکھنا اس کیسان کے کہ دور سے نظر لگی انکو جہنم کو اُتے دوسری نظر ہو جائے جیسے فرمایا وبرزت النجم والنخاویں اور شمس ہی بشرہ کی چوتھا طبقہ حکیمہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لیسندن فی النخلۃ یعنی ڈالا جاوے گا وہ جگہ میں اُتے اور حکم حکم سی شمس سے حکم لغت میں توڑ نیکو کہتے ہیں حکم سے اسلئے کہا کہ وہ ہڈی سلی کفار کے توڑ لگی اور عظام اس پر خاس کا پھوٹ لگی بیضاوی نے فرمایا اسی شان سے کہ جو دلو تو توڑ والی اندھائی خود اسی شان میں فرماتا ہے نارا اللہ المؤمن قد لا تطلع علی الاقدار یعنی وہ آگ ہے اندھائی پکڑ کائی ہوئی کہ چلتی ہے دلوں پر انتہی اور اس آیت میں کمال خوف ہے اس نارسے اور نہایت مبالغہ ہے اس کے ایقاد اور پڑ کائی کا اسلئے کہ اندھائی فرماتا ہے کہ وہ ہمارے پڑ کائی ہوئی ہے پھر کسی کی مجال ہے کہ اسے بچا سکے یا اس کے التہاب اور اشتعال کو مٹا سکے اللہم جہنمہ (لکذا قال البیضاوی) چکنے ہی لون پر یعنی ان کے الم اور وجہ کا اور در اس کے لہب و احراق کا پھر بچا ہی دلوں تک اور اطلاع اور لموع اور تعلیم کے ایک منے میں عرب کہتا ہے منی طلعت ارضنا ای بکعت یعنی کب پونجی تم ہر ملک میں مڑا دیتے یہ کہ وہ جلد دیتی ہے عظم و لحم و جلد کو یہاں تک کہ پونج جاتی ہے دل تک ہی قول ہے قوطی اور کلجی ارض علیکم موصدہ یعنی مضبوط مغلطہ فی عقد فکل ذقہ حمزہ اور کائی اور ابو بکر نے محمد بن عیسیٰ میں ویم پڑ باہی اور دوسرے قاریوں نے فقہاء نے دوسری ہوئی ہے لنبی تنون میں اُتے اور محمد بن عیسیٰ و لدین و بفتح جامع ہے عمود کے مثل ادم کے کہ جمع اسی ادم اور ادم دونوں آتی ہے یہ قول ہے فرار کا اور ابو عبیدہ نے کہا جمع عا کے ہی مثل اباب اور اسب اور ہر کے بیضاوی فرمایا باندھی گئے ہیں وہ عمود میں کہ مثل مقاطر کے ہیں کہ حسین قید کئے جاتے ہیں لصوص اور مصلطہ و لکڑی در ہے کہ اہلین و لہن تہوے میں موافق پر و ک اس میں جو روئے کا پیر و لکھنا لکھنا دیتے ہیں اہل ہند سے کاٹ ٹھوکانا بولتے ہیں بعض اسے لاکھتے ہیں قادیونی کہا پونجی ہما کہ وہ ستون میں کہ مغرب ہوئے اہل نارسے اور بعض نے کہا وہ چین میں قتل در کی کہ بند کئے جاویں گے اس سے دروازہ مقابل نے کہا بند کئے گئے دروازی پر ہر ہر گاہ گین اس میں لوہے کے جو لگ سے تہا یہاں تک کہ گھٹن اور گرمی اسکی گہیر یا محوسین کو اور نہ گہلا کر کوئی دروازہ اور نہ داخل ہوگی اپر موٹی بریچ اور مددہ صفت ہے عمد کی یعنی مطلوبہ کہ درازیم زیادہ مضبوط ہوتی ہے قید سے پانچواں طبقہ جیم ہے وجہ تسمیہ اسکی جیم کہ وہ عظیم الحجۃ ہے کہ ایک ایک چنگاری اسکی ساری نیاسے ڈر کر ہے بیضاوی نے فرمایا الحجیم التاج من ان یعنی آگ شعلہ دار اور بغوی نے کہا الحجیم عظم النار یعنی آگ بہت زور سے شعلہ بازی والی اور وہ آگ کہ بعض اسکا اوپر پار کے ہی کہ تہہ ڈرے ہوئی ہے ابوالکس نے کہا حجیم عظم من النار (یعنی عظیم) چوتھا طبقہ سعیر اسلئے اسی سعیر کہا کہ وہ سلگانی والی ہے آگ کے اُس میں تین موقعر میں ہر موقعر میں تین سویت میں ہر سویت میں تین سو طرح کا عذاب اور اُس میں سائپ اور بچہ میں اور قیود اور سلاسل اور اخلال و انکال اور اسی میں جب انحرن اور اس سے اشد عذاب ہے طبقہ میں نہیں ہے جب جُت انحرن کہ لاکھنا اہل نار کو خزن شدید ہوتا ہے (یعنی ساتواں طبقہ) باوہیہ کہ جو اُس میں لکھنا اسی میں ہر ایک جب کہ بولا جاتا ہے دروز اس سے پناہ مانگتی ہے اور اسی میں ہے صود کہ وہ ایک پہاڑ ہے کہ چڑھنے کے دشمنان خدا اُس پر نہیں مڑے بن بند ہی ہونگے ہاں لکھنا گردن میں اور زبانیہ کہ ہے ہونگے ان کے سروں پر ان کے ہاتھوں میں موگیاں ہیں لوہے کی جب ایک چوٹ مارتا ہے سنتی ہیں آواز اسکی نقلیں اور دروازی اس کے لوہے کی میں فرش اسکا چنگاریاں میں غشاوہ اسکا ظلمت سے زمین اسکی ناسے کی ہے اور رصاص و وزج کے اوپر اور نیچے اس کے آگ ہے اور ان کے ظل میں نار کے اور نیچے ان کے ظل میں سلگانی گئے وہ ہزار برس تک کہ وہ مرنے ہو گئے پھر ہزار برس تک کہ سپید ہوئی پھر ہزار برس تک سیاہ ہو گئے اب وہ نہایت تیرہ و تاریک ہے اور مروج ہے ساتھ غضب آہی کے (یعنی) یہ تفصیل اس کے طبقات کی اور تفصیل اس کے احوال و اسوال کے نہیں ابواب میں اور کچھ غامض میں مذکور ہوگی انتہا اللہ تعالیٰ باب بیان نارسے کے عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ يَخْرُجُ يَوْمَئِذٍ لَهَا سَبْعُونَ أَلْفَ زَكَامٍ مَعَ كُلِّ زَكَامٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ يَخْرُجُونَ فَا تَرْمِيهِمْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ كَمَا فَرَمَا رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَيُّ جَادِي جَهَنَّمَ وَأَرْسَلَهُ

اسکی ستر ہزار لگامین ہوگی ہر لگام کے ساتھ ستر ہزار فرشتہ کہ پہنچ رہی ہوں گے اسکو **ف** کہا عبد اللہ بن عبد الرحمن نے اور ثوری اسی مرفوع کرتے تھے روایت کی ہے عبد الرحمن بن
 عیسیٰ انہوں نے عبد الملک سے اور ابو عامر قدسی سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ملاسی سے اسناد سی مانند اسکے اور مرفوع کیا اسکو **ع** ابی ہریرہ قال قال رسول الله صلى الله
 عليه وسلم يخرج من النار يوم القيمة له عتيدان بصوران واذا نال شمعان لسان يتطوق يقول ابي وقلت مثلاً لا تكل جبار عتيد واكل من
 دعامع الله الا اخر وبالصورين ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹکلی کی ایک گردن دوزخ سے قیامت کے دن اسکی دو اکھبیں ہوگی ہر ایک
 ہوگی اور دو کان ہوں گے کہ سننے ہوگی اور ایک بان کہ بولتی ہوگی کہیگی کہ میں مقرر ہوئی ہوں میں نے شخص کو کھلے کو ایک جبار عتید دوسرے جسے اللہ کے ساتھ لکھی ہوگی پکارا تیس
 مصور لوگ **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے مترجم اس حدیث میں بڑی مذمت اور تحریف ہوئی مصورون کو جو جاندار جزیری و فکی تصویریں بناتی ہیں کہ حضرت فی الکو
 مشر کو کج سائے ذکر کیا اور وہ مشر کو کج کے ساتھ ایک ہے گردن کا قلم ہونگے اسوقت میں بعض سفہات تصویروں کی طرف بہت راغب ہیں بلکہ ان کے جواز میں تحریر و تفسیر سے پیش آتے
 ہیں ہاں اللہ کے تعجب سے کہ کتا اور تصویر دونوں حکم میں برابر ہیں کہ جس گہر میں ہوں فرشتہ قدم نہ رکھیں اور آدمی اشرف المخلوقات ہو اگر اس سے دل لگاوی معاذ اللہ میں لک
 او یوسف رحمۃ اللہ علیہ ذکر کیا اس باب میں جنہم کے میدان حشر میں لایکا اللہ تعالیٰ قرآن عظیم الشان میں کسی مقام میں یہ مضمون فرمایا عرضنا جہنم یومئذ لکافرن
 عرضا الذین کانت صفتهم فی عظام عن ذکری وکانوا لا یستطیعون سماعی عنہم سئل لانیکی جہنم کو اسدن کا فروں کے لئے کہ انکھیں انکی پرہ میں تھیں ہماری ذکر سے
 او طاق نہ کہتی تھے کی انتہی قولہ سئل لانیکی جہنم کو اسدن کا فروں کے لئے کہ انکھیں انکی پرہ میں تھیں ہماری ذکر سے
 نہ کہتے تھے **باب** ماجاء فی صفۃ قعر جہنم باب قعر جہنم کے بیان میں **ع** الحسن قال قال عتبة بن عثر وان علی منذرنا هذا منذ البصوة عن النبی
 صلی اللہ علیہ وسلم قال ان القعر العظيمة لتلق من سفیر جہنم صفو کے فیما سبعین عاماً ماضی الی قوارھا قال وکان عمرہ یقول الکر واذکر
 النار فان حرقها شديداً وان قعرها بعيداً وان مقامها حدید ترجمہ روایت ہے حسن کہ کہا کہ فرمایا عتبہ بن خروان سے ہمارے اس منبر پر جو منبر ہمارے نماز کے لیے فرمایا
 صلی اللہ علیہ وسلم کی اگر ایک بڑا پتھر ڈالا جاوے گا کہ جہنم سے اور چلا جاوے گا کہ ہمارا منبر برس تک تو بڑی پہنچے اسکی جڑ میں کہا عتبہ سے اور تھے حضرت عمر کہ فرماتی تھی بہت یا
 کو دوزخ کے آگ کو کہ گرمی اسکی شدید ہے اور قعر اسکا بعید اور موگراں اسکی حدید ہم نہیں جانتے کہ سن کو سماع ہو عتبہ بن خروان سے اور کی تھے عتبہ بصر میں حضرت
 عمر کے زمانہ خلافت میں اور یہاں سے جب باقی رہی خلافت عمر دوسرے **ع** ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الصعود دجل من نار یصعد
 فیہ الکافر سبعین خریفاً ویقع فیہ کذلک ابداً ترجمہ روایت ہے ابی سعید کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صعد ایک پہاڑ ہے آگ کا کہ چڑھتا ہے اس پر کافر ستر
 لک پہاڑ تاہی اتنی ہی مدت میں ہمیشہ اسی عذاب میں ہے **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مرفوع مگر ابن ابیہیہ روایت ہے مترجم اللہ تعالیٰ فرماتا ہے سارفعہ
 صعود یعنی چڑھاوے گے ہم اسے صعود پر اور صعود کو صعود اسلئے کہا کہ کافر اس پر صعود کرتا ہے یہ کلف کریں گے ہم اسے ابی شفت کا کہ اسے راحت نہ ہو اس میں اور مری ہے حضرت
 سے فرمایا اپنے کہ وہ ایک پہاڑ ہے دوزخ میں آگ کا کہ کافر کو اس پر چڑھاوے گے یہ جب وہ ہاتھ کہہ لگا پہاڑ پر چل جاوے گا پہاڑ جب اٹھالے گا ویسا ہی ہو جاوے گا جیسا تھا
 کھنسی کہا صعد ایک سنگ اسی کے کہ کافر کو اس پر چڑھنے کی تکلیف تھی اور اسکو سانس لینے کے چڑھنے میں اور اس کے کہنچنے کے اسی سلاسل حدید کے اور سچے ہی یارین کے
 متاع حدید پہاڑ میکانہ جالیش برہن پہاڑ سے فروہ پر پیونہ جاوے گا وکیل دیا جاوے گا نیچے کو پہاڑی طرح چڑھا یا جاوے گا اس طرح ہوتا رہے گا ہمیشہ اور ضمیر سارفعہ
 کے ولید بن مغیرہ مخرومی کی طرف راجع ہے کہ عرب میں وہ وحید مشہور تھا اور انبی قوم میں کثیر المال والا ولا تہایا آیات سورہ مدثر میں اسکی حمدیں نازل ہوئی ہیں نبوی
باب ماجاء فی عظیم اهل النار باب اهل النار کی جنت کے بیان میں **ع** ابی ہریرہ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عرضوا الكافر يوم القيمة
 مثل احدى وخذ له مثل البصلة ومقعد له من النار مسيرة ثلاث مثل الربذة قوله مثل الربذة یعنی لکھین المذیمة والربذة والبصلة وحل
 ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈاڑھ کا فر کی قیامت کے دن اُحد کے برابر ہی اور ان اسکے رفیق کے برابر اور اسکے بیٹھے کی جگہ دوزخ میں تین
 دن کی رات تک ہر مثل ربذہ اور یہ جو فرمایا اپنی کہ شل ربذہ کی یعنی بقنا فاصلہ ہی مدیہ ربذہ تک اور رفیق ایک پہاڑ کا نام ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے روایت کی ہے
 ابو کریم نے انہوں نے مصعب بن مقلد سے انہوں نے فضیل سے انہوں نے ابی حازم سے انہوں نے ابی ہریرہ سے مرفوع کیا انہوں نے اسکو کہ فرمایا اپنی ڈاڑھ کا فر کے مثل اسی ہے حدیث

تہی کہ دوزخ میں
 میں انہوں نے انہوں نے
 ترجمہ صلی اللہ علیہ وسلم
 لکھا ہے انہوں نے
 دیکھا ہے انہوں نے
 دیکھا ہے انہوں نے

مثل طلوع آفتاب کے مشرق اترنا اور آسمان کے قریب جیسے کہ سر میں شیطا نوک آہ مار دیا طین سے حقیقتہً جن اور شیطان میں کہ تشبیہی اللہ تعالیٰ نے ان کے سروں کے ساتھ اس سبب کہ
قبور اور برائی ان کے آدمیوں کے ذہن میں اگرچہ دیکھا نہیں چنانچہ عرب جب کیلی مذمت کرتا ہے اور اس کا قہر بیان کرنا جانتا ہے کہتا ہی کا نہ ٹیڈھاٹ گویا شیطان ان کے ذہنوں میں
نہایت ڈرونی اور خوفناک اور پریعوب مذموم و قبیح شے ہے اگرچہ ان کے نگاہوں نے اسے احاطہ کیا ہو اور ان کے ہونکے کہے دیکھا ہو مگر سوت قبیح اس لحاظ کی نجابت قبور اسکی تصور خیال
میں موجود ہے پس تشبیہ صحیح ہوگئے اور رفع ہو گیا اس تقریر سے ہمارے اعتراف اصل جو علمای بیان کی طرف سے قرآن حکیم نشان پروردگار متعالیٰ اور تقریر اعتراض سے کہ تشبیہ قوم کے
کیونکہ صحیح ہو گیا اسلئے کہ مخاطبین نے نہیں دیکھا شیطا نوک کا اور جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ اگرچہ نہیں دیکھا مگر ان کے ذہان میں قبور کے صوت اور سر کا موجود ہے اور یہ کافی ہے صحت
تشبیہ کو یہی مراد ہے ابن عباس اور قرطبی کے قول کے ساتھ بعض روایت کہ ہمارا دیا طین سے حیات میں اسلئے کہ عرب حیات قبیحہ نظر کرتا ہے لہٰذا ان کو شیطان کہتا ہے تو بعض روایت کہ ہمارا
وہ ایک رخ ہے قبیحہ مثلاً بد مذہب کہ باوید عرب میں ہوتا ہے اور اہل یثرب اسے رؤس الشیاطین کہتے ہیں اللہ تعالیٰ اس سے تشبیہی اور شاید اہل ہند اسکی سیّد کہتی ہوں
تو اہل یثرب لغت میں ملور کہتے ہیں طرف کے اس قدر بہرے کو کہ متحمل نہ ہو پر زیادت کا پس ہر جائینگے اسی طرح بطون ان کے معاذ اللہ من و ملک (نعمی) اور بیضاوی
رحمۃ اللہ علیہ فرمایا ہے کہ زقوم ایک شجر ہے کہ اس کا نزل ہے اہل ناکار کا اور منصوبہ نزل اسلئے کہ تیسرے یا حال ہے اور لفظ نزل میں اشارہ ہی کہ جو کچھ نعمائی جنت
اور بہرہ کو رسوخ یعنی ان آیتوں سے قبل تو وہ بہرہ نزل اس جیسے کہ ہن کہ جلد تیار کر کے مسافر کے لئے قبل از طعام میں کیجاتی ہے عرب اسی نزل کہتا ہے اسلئے کہ وقت نزل نزل
سانے آتی ہے اور جو اس کے اور اسی وہ ذہن شہرے بعد اس طرح زقوم نزل اہل ہے اور اور غلاب جو اس کے سوا ہے خیال سے دور ہے کہ احاطہ بیان میں نہیں آ سکتا ہی اور زقوم نام
ایک شجر و صغیرہ ورق بہرہ بزمہ و ناکار کا کہ ملک ہما میں ہوتا ہے انتہی **باب ماجاء فی صفۃ طعام اهل النار** باب زخون طعام یا نین **عن ابی الدرداء**
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يلقى على اهل النار النحر فوجدل ما هم فيه من العذاب فيستغيثون فيغاثون بطعام من صيرير لا يمشي
ولا يغني من جوع فيستغيثون بالطعام فيغاثون بطعام ذاعضة فيذكون انهم كانوا يحترقون الغصص في الدنيا بالشرب فيستغيثون
بالشرب فيذوقون الحميم يكلوا ليل بعد فاذا اذنت من وجوههم شوت وجوههم فاذا دخلت بطونهم قطعت ما في بطونهم فيقولون
ادعوا اخرنا جهم فيقولون انك تاتيك رسلكم بالنبئت قالوا بلى قالوا فادعوا وما دعاء الكافرين الا في ضلال قال فيقولون ادعوا
مالكم فيقولون يا مالك ليقتض علينا ربك قال فيجيبهم انكم ما كنون قال لا عشم يثبت ان بين دعائهم وبين اجابة مالك اياهم الف عام
قال فيقولون ادعوا انكم فلا احد خير من ديك فيقولون ربنا غلبت علينا شقوتنا وكنّا حقاً صالحين ربنا اخرنا منّا فان عدنا نانا
خالمون قال فيجيبهم احسنوا فاحوا ولا تنكفون قال فيخذل ذلك يلبسون من كل حين وعند ذلك ياخذون في الزفير والحسنة والويل ترجمہ
روایت ابی الدرداء کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل ناری کو جانکی اہل ناری پر ہو کر سو رہا ہو جاوے گی تکلیف ہو کر کے دو سر اور غلاب کو کہ وہ اس میں گرفتار ہووے گی سو رہے
کرینگے وہ اور ناکار کا ناکار کا علم ضرر ہے کہ نہ فریر کرینگا وہ بد نکو اور نہ دور کرینگا وہ ہو کر سو رہا ہو کرینگے وہ کہانیکے لئے سو لیا انکو کہا مالکے میں انکے والا سو یاد کرینگے وہ کہ دنیا
میں آتا کرتے تھے انکے لئے سو لیا کہ سو رہا ہو کرینگے وہ کہانیکے لئے سو لیا انکو کہا مالکے میں انکے والا سو یاد کرینگے وہ کہ دنیا
کو بہرہ داخل ہو گا انکے بطون میں کاٹ ڈال دیا جو کہ ہے انکے بطن میں ہو کہ ہیں پکار و جہنم کے خراجیوں کو سو وہ جواب دینگے انکو اور کہیں گے کیا نے تھے تمہاری پاس سول
کہیں گے ہو مجھ اور روشن دلیلین لیکر کہیں گے وہ کیوں نہیں لیئے آئے تھے ہمارے پاس سول سو کہیں گے فرشتے پہر پکارا اور نہیں ہے پکار کا فردی مگر گامی فرمایا حضرت علی
پہر کہیں گے وہ کہ پکار مال کو اور کہیں گے وہ ای مالک چاہئے کہ فیصلہ کر دے ہمارے تیرا فرمایا حضرت کہ مالک انکو جواب دینگا کہ تمہارا تو فیصلہ ہو گیا کہ تم ہمیشہ رہی الی ہر دوزخ میں
اعمش راوی حدیث کہ کہ خبر دے گی ہے جہ کہ انکی کیا میں اور مالک کے جائے میں ہر بار برسکا فاصلہ ہی فرمایا اپنی سو وہ کہیں گے کہ پادغم اپنی رب کو اسکی کوئی بہتر نہیں تمہارے
رب سو پکار گئے اور کہیں گے رب ہمارے غالب ہوگی ہم ہر تفاوت ہمارا اور ہم گمراہ لوگ تمہاری رب ہمارے نکال ہو گا اس سے سوا کہ ہم ہر وہی کام کریں تو ہم عالم میں فرمایا اپنی
پہر جواب دینگا انکو اللہ تعالیٰ کہ دور ہو ہو گا کہ تمہارے تمہارے بات ناکر فرمایا ہر اسوقت مایوس ہو جاوے گی ہر خیر سے اور اسوقت وہ کہ ہے کیرم ڈینی لکین اور حسرت وویل جائے
گے کہ ہا عبد اللہ بن عبد الرحمن نے لوگ فرمودہ نہیں کہ اس حدیث کو لینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تک نہیں پہنچائی کہا اور مروی ہے یہ حدیث اس سے مروی

دوسری کتاب کا بیان

تو اسکا قصاص ہوگا یا سیکال کی کسی چیز میں لیا تو اسکا مال بیس میں دوادو گنا باقی اور سیکرہ کیسے جان مال سے تعرض نہیں تو اور حساب انکا اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔
 انقیض ضرور نہیں کہ انکے اولین سے توحید یا فقط خوف سیف توحید کا اقرار کرتی ہیں بلکہ اسکا حساب کتاب اللہ تعالیٰ سے آخرت میں لیکھا جائے گا۔
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واستخلف ابوبکر بعدہ کفر من کفر من العرب فقال عمر بن الخطاب لا بی بکر کیف تقابل الناس وقد قال رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا الہ الا اللہ ومن قال لا الہ الا اللہ عصم منی ما له ونفسه الا یحکم وجسدا
 علی اللہ فقال ابوبکر واللہ لا قالن من فرق بین الصلوۃ والزکوۃ فان الزکوۃ حتی المال واللہ لو منعونی عقالا کانوا یؤذونہ والی رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقاتلہم علی منعه فقال عمر بن الخطاب قولہ ما هو الا ان رأیت ان اللہ قد شرع صددا فی بکر لیتقال کفرہ
 انہ الحق رحمہ ربی اسے ابی بریرہ کہہ انہون نے جب فات بائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خلیفہ ہو ابوبکر بعدہ کیے کافر ہو گئے جو لوگ کافر ہو گئے سو کہا عمر بن خطاب
 ابوبکر سے کیونکر لڑ سکے آپ کو کونسی اور حال کا فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حکم کیا گیا انہون کہ لڑوں لوگوں سے یہاں تک کہ میں وہ لالہ لا الہ الا اللہ ہی جی کہ لالہ لا الہ
 بجا یا اسی اپنا مال اور جان اپنی مگر ساتھ ہی سیکلے اور حساب اسکا اللہ تعالیٰ ہی جو جواب دیا ابوبکر نے کہ قسم اللہ کی بیشک میں لڑوں گا اس شخص سے کہ بیوٹ والی اور فرق
 کرے نماز و زکوۃ میں سیکلے زکوۃ و طیفہ مال سے لینے جیسے کہ نماز و طیفہ بدن سے اور قسم ہے اللہ تعالیٰ کی اگر نہ لیکے مجھ کو ایک اونٹ باندھنے کے رسی کدیا کرتے تھے رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم کو تو بیشک میں لڑوں گا اسکے مذہبی پر سو کہا عمر بن خطاب کہ قسم ہے اللہ تعالیٰ کے نہیں ہے یہ گریہ کہ دیکھا میں نے کہ اللہ تعالیٰ کی کہولہ یا سیدہ ابی بکر کا قتال
 کے لئی اور جان یا سیکلے کہ یہی حق ہے یہ حدیث حسنہ صحیحی اور اس طرح روایت شعیب بن ابی حمزہ فی زہری سے انہون نے عبد اللہ بن عبد اللہ انہون نے ابی ہریرہ
 سے اور روایت کے عمران طغان فی یہ حدیث معمر سے انہون نے زہری سے انہون نے انس بن مالک سے انہون نے ابی بکر سے اور اس سند میں خطابی سلمیٰ خلاف کیا گیا عمر ان
 کا سمری روایت کرنے میں متصر جم قولہ کافر ہو گئے جو لوگ کافر ہو گئے واضح ہو کہ اہل ردت و قسم تہی ایک گروہ بالکل دیکھ انکار کیا اور نہ ملت محمد علی صلی اللہ
 الصلوۃ و التحیۃ کی قیام اختیار کیا اور ابوبکر سے اس قول سے اسی گروہ کو مراد لیا اور یہ گروہ دو قسم تھا ایک قسم اصحاب سیدہ کذاب اور اسود غسانی تھے اور دوسری منفصل کیفیت
 اور پرندہ بودی ہے دوسری قسم نے حمیہ شرایع کا انکار کیا تھا اور نماز و زکوۃ وغیرہ بالکل چھوڑ دیا تھا اور مذہب جاہلیت پر ہو گئے تھے اور یہاں تک ازداد کا زور و کفر کا
 شور مچا کہ تین مسجدوں کے سوا کہیں اللہ عزوجل مسجد نہ تھا اور اہل اسلام کا کوئی گروہ ان تین جگہ کے سوا موجود نہ تھا اول مسجد مکہ دوسرے مسجد مدینہ تیسرے مسجدہ القیس بحرن
 میں کہ ایک قریہ میں واقع ہے کہ نام اس قریہ کا جوا تھا کہ وہاں کچھ لوگ دین حق پر ثابت تھے اور بخوف کفار محصور و مجبور چنانچہ انکے شاعر نے کہا ہے آیات الایمان
 ابابکر سولاء و قتیان المدینۃ اجمعینا فہل لکم لے قوم کرام + قعود فی جوا انحصرنا + کان دایم فی کل فج + دار اللہ بن تخشی اننا طرنا + تو کلنا علی الرحمن انما + وجدا
 النصر لکلینا + اور دوسرے گروہ نے فرق کیا تھا صلوۃ و زکوۃ میں کہ مقرر تھے صلوۃ کی اور نہ تھے زکوۃ کی اور یہ حقیقت میں اہل نبی تھے مگر اسوقت میں انکو باغی نہ کہا گیا بلکہ مقرر
 ہی خطاب یا گیا اسلئے کہ انہون نے ہی گویا شریعت کی تھی مگر دین کے اور تاداد غلام نہ تھا اپنی اور بعضی نفعین زکوۃ میں ایسی تھے کہ وہ قبول کرتے تھے زکوۃ دینا مگر ان کے رہا
 اور سرداروں نے انہون روکا تھا کہ وہ زکوۃ امام برحق تک پہنچاویں چنانچہ یہی بیوٹ فی اموال زکوۃ جمعہ لئی اور چاہا کہ ابوبکر صدیق کی خدمت میں بھیجیں کہ روکنا انکو
 مالک بن نویر نے اسی جگہ سے شہرہ ٹرا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اور مراجعت کی انہون نے ابوبکر سے اور خیال نفرمایا حضرت عمر نے کارشاد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا
 کہ میں مامو ہوا ہوں سائنہ قتالہ ماس کے یہاں تک کہ وہ کہیں لا الہ الا اللہ شہر و طائر لایعینے مراد ہی اس سے قبول کرنا جمیع شرایع اسلام کا چنانچہ دوسرے روایت میں تصریح
 اسکے آئی ہے جیسے مروی ہے اور سند ہی ابوبکر سے کہ فرمایا اپنی امرت ان اقاتل الناس حتی یشہدوا ان لا الہ الا اللہ ویؤمنوا بی و باجبت بہ فاذا فعلوا ذلک عصمتنی
 دایم و ما لہم الا بھتھا اور مروی ہے انس سے امرت ان اقاتل الناس حتی یشہدوا ان لا الہ الا اللہ و ان محمد عبدا و رسولہ وان یستقبلوا قبلتنا وان یا کلوا من حیثنا و
 ان یصلوا صلوۃنا فاذا فعلوا ذلک حرمت علینا دایم و ما لہم الا بھتھا انہم المسلمین و علیہم ما علی المسلمین اگر کیفیت یہ ہوئی کہ ان روایتوں ہی اطلاع انہون اسوقت
 شیخین کو ورنہ حضرت عمر حاجت نہ فرمائی اور حضرت ابوبکر قیاس نہ کرتے یہ قیاس ابوبکر کا جب مدلل دلیل ہوا یعنی انہون نے فرمایا کہ میں لڑوں گا جو فرق کرے نماز و زکوۃ
 میں تو قبول کر دیا اسکو حضرت عمر نے تحقیقاً نہ تقلید کہ تقلید ایک مجتہد کی دوسرے کو جائز نہیں اور اس قول سے ابوبکر کے یہ بھی واضح ہو کہ مانع صلوۃ سے قتال کرنا صحابہ

غلافی جہات مخصوصہ پر ہوا اشیاء میں اسی صفت سے منصفہ ظہور میں آتی ہیں اور کرم قدم مطابق علم الہیہ صاحب وجود پر تصور ہوتی ہیں اور قدرہ اسکا انکار کرتے ہیں اور کہتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کوئی اندازہ نہیں کیا قبل مخلوق کے اور نہیں تعلق ہوا علم اسکا اشیاء موجودہ سے قبل وجود ملکہ جانا اللہ تعالیٰ فی اشیاء کو بعد موجود ہونے کی اور جوٹ باندھا انہوں نے اللہ پر اور انکار کیا اخبار رسول اللہ تعالیٰ عنہ قولہم الباطلہ علو الکبر اور موسم ہوا یہ فرقہ بقدر یہ بسبب انکار قدر کے صاحب مقلات کے کہ تکلم میں سے ہی کہا ہی کہ باقی نہ رہی وہ قدر یہ کہ جبکہ یہ قول شیعہ تھا اور اہل قبلہ سے اسکوئی اسکا قائل نہیں اور فی زمانہ جو قدر یہ پائی جاتے ہیں وہ معتقد ہیں اثبات قدر کی مگر کہتے ہیں کہ خیر خدا کی طرف سے ہی اور شریک کے غیر کی طرف سے تھا اللہ عن قولہم نام محمد بن ابی فریاسی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی ارشاد کیا کہ قدر یہ محسوس اس امر کے میں اور شیعہ دسی انھیں نے انکو محسوس اسنے کہ انہوں نے یہ خیر و شر کی تقسیم کی ہے چنانچہ کہا ہے کہ خیر زیدان کی طرف سے ہی اور شر لہرہن کی طرف سے اور اس حدیث کو روایت کیا ابن عمر نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اخراج کیا اسکو ابو داؤد نے اپنے سنن میں اور حکم فی مستدرک میں اور کہا یہ حدیث صحیحہ ہی تخلف کی شرط پر اور مذہب اہل حق کا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ہر خیر و شر سب کا نہیں موجود ہوتی ہے کوئی چیز اگر اس کے شدید سے سووہ دونوں منسوب ہیں اس کے طرف مقلات اور ایجاد جیسے منسوب ہیں فاعلمین کی طرف اس کے بند و سبب مقلات اور استباہ خطابی نے فرمایا کہ بعض عوام کے خیال عام میں ہی کہ منصفہ فضا کی جبر کرنا ہے اللہ تعالیٰ کا جبکہ پراس چیز کے ساتھ کہہ دیا اسکی اپنی اور سلب کرنا اسکی اختیار کا حالانکہ ایسا نہیں ہے بلکہ ارواثبات قدر سے فقط ثابت کرنا ہی اس تک شانہ کے علم قدیم کا قبل انساب عجب خیر و شر کو اور پیدا کرنا خیر و شر کا اپنی قدرت کاملہ سے اور دارم ہے اس چیز کا کہ عباد ہوئی مقدار بقدرت قادر عرب کہتا ہے قدرت الشیء و قدرہ تصغیف و تقیل ایک سے منصفہ کے لئی اور فضا کے منصفہ پیدا کرنا ہے چنانچہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے نقصان شیخ سموات فی یومین اسی خطہ میں بھی پیدا کیا انکوسات آسمان دو روز میں اور طائر اذہ قطعہ کتاب سنت کی اور اجماع ہی صحابہ کا اور اتفاق اہل حل و عقد کا سلف و خلف ہی اثبات قدر پر اور بہت ہوئی ہیں تعانیف اسباب میں چنانچہ حسن اور مفید تراجم کی کتاب حافظ فقیہ الہی بکر سہتی کہے قولہ و تقفرون العلم تقفرون تقدیم قاف علی الفایضہ طلب ہے خیر و شر ہے اور بعضوں نے کہا منصفہ اس کے حج کرنا ہے تقفرون العلم یعنی حج کرتے ہیں علم کو اور بعض شیوخ مغاربہ بتقدیم فاکہا ہی یعنی بحث کرتی ہیں فوامرض علم سے اور استخراج کرتے ہیں اس کے خضیات کا یہ روایتیں مسلم کے ہیں اور غیر مسلم میں تقفرون بتقدیم قاف و جحف و ولدہ ہوا ہی اور وہ بھی صحیح ہی منصفہ اس کے تتبع کی ہیں اور تعانیف عیاض نے کہا میں بعضوں سے تقفرون بعین مطلقہ بعد العاف نہا ہی یعنی طلب کرتے ہیں قرع علم کو اور ڈھونڈتے ہیں اس کے خواہ مرض اور خضیات کو عرب کہتا ہی تقفرون کلام جب عرب کو کیلے کلام میں غرابت معلوم ہوتی ہے اور ابوعلی موصلی کی روایت میں تقفرون مروی اور معنی اس کے ظاہر میں قولہ اور مخلوق کا ابتدائی ہے یعنی قبل وقوع وقایع کے اللہ تعالیٰ کو اس کا علم تھا اور اس کے علم قدیم میں اسکا اندازہ اور مقدار معین نہ ہوا تھا بلکہ بعد وقوع کے اس کا علم بطور ابتداء کے اللہ تعالیٰ کو حاصل ہوتا ہے اور لازمی ہے اس قول سے تجمل اللہ پاک کے قبل وقوع وقایع کے تھا اللہ عن قولہم الباطلہ علو الکبر اور یہ قول ہے ان کے علاوہ کا اور جو قائل ہے اسکا کافر ہے بلا خلاف ایسا ہی کہا قاضی عیاض نے اور تنک منکرین قدر فلاسفہ میں قولہ جواب یا عبد اللہ کہ جب تو اپنے ملی آہ اس قول سے ظاہر ہے کہ مراد عبد اللہ کی کفیر تہی ان قدر کی جوفی کرتے ہیں علم قدیم کے اللہ تعالیٰ کے اور شاید مراد اس سے کفران نعمت ہوا و جاری نہ ہے عمل مسلم کو غیر مقبول کہیں باوصف صحت کے جسے ناز دار مخصوص میں سمجھ لگے قضاء واجب نہیں باوجود اس کے غیر مقبول ہے یعنی ثواب نہیں اسکا جاہر علماء کے نزدیک اور باجماع سلف اس پر تترتب نہیں اجزا و ایسا ہی غفیعہ کے نزدیک اور لفظویہ نے کہا مذہب کو مذہب کہا ہے اس قدر ذرا یعنی بسبب جلد چلے جانے اس کے قولہ لایرئی علیہ السلام اور بعض روایتوں میں لازمی نون سے مروی ہے یعنی نہیں لیتے ہم اس پر اثر سفر کا اور دونوں صحیح ہیں قولہ فرمایا اپنے احسان یہ کہ عبادت کرے تو اور یہ کلام اچھا جوامع الکلم سے ہے یعنی تہموری لفظوں میں وہ مضمون ارشاد کیا کہ عبادت طویلہ میں انہوں نے اور بیان پر جانا چاہئے کہ عبادت تین طرح کی اول طہر بجالانا کہ وظیفہ تکلیف کا ساقط ہو جاوے اور شرعاً اسکا تارک نہ رہی یعنی بجالانا اسکا باستیفاء شرائط اور ارکان اور مقام دوسرا مراقبہ کا ہے اور وہ بجالانا عبادت کا ہے اسطورہ کہ یقین ہو اسکو کہ وہ تکلیف مجھے کتابت ہی اور ظاہر ہے کہ جب اس امر کا یقین ہوگا تو مذہب کوئی چیز نہ چھوڑے گا شیوع و مضموع و حسن سمت اور اجتماع طائر و باطنی سے کہ بجانہ لاوے اسکو اور تیسرا مقام اس سے ارفع ہے کہ وہ مقام شامدہ ہے اور وہ مقام ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا و تفصیل اس کے ہے کہ بجالاؤ عبادت شہرائط مذکورہ اور مستغرق ہو اسکی ساتھ بجا رکھا شغف میں گو یا کہ وہ دیکھتا ہے اللہ تعالیٰ جل جلالہ و جل شانہ کو اور یہ مقام کچا ہے کہ فرمایا اپنے جہلت قرۃ عینہ فی الصلوۃ بسبب حصول استلذاذ کی ساتھ طاعت کے اور وصول احکام کے ساتھ عبادت کے اور مدد و ہنگو مساکل اتفات الی الغیر کے بسبب تیلانوار و کاشفہ کے اور یہ شمرہ ہی استلذاذ وایا قلب کا محبوب ہے اور اشتغال باطن کا ساتھ

کا نام عبدالبنی بن جریج ہے۔ روایت کی ہے ابن ابی عمرو نے انہوں نے سفیان کہہ سفیان کہ ذکر کیا ابو یوسف ثمالی نے ابو ظاہر کا اور کہا ولقد وقفہا فی ذی الالباب سے متبرحم
 حدیث والی ہے کہ الیمان راوخر من کل ہوتا ہے ائمن نقصان کے راو پاتا ہے اور یہی مقصود ہے مؤلف رحمۃ اللہ علیہ عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ
 سلم خطب الناس فوعظہم ثم قال یا معشر الناس تصدق فان کن اکثر اهل النار فقلنا امرأتہ منہن ولیر ذالک یا رسول اللہ قال لکثرۃ لعنن فی
 وکفرکن الغنیر قال ومارایت من ناقص عقل و دین اعلیٰ لذوی الالباب ذوالکراہی منکون قالت امرأتہ و ما نقصان عقلہا و دینہا قال شہادۃ
 امرأتین منکون شہادۃ رجل و نقصان دینکون لخصیۃ فمکتلہ خذ منکون التک و لا یبع الاصلی ترجمہ روایت ابی ہریرۃ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ
 لوگوں پر اور نصیحت کی انکو پرفریا یا اسی گروہ تو کہ صدقہ کہ تم اکثر اہل راہ و سوغت کے ایک عورت کے ائمن سے اور کیونکہ یہ یا رسول اللہ فرمایا سبب کثرت لعن تمہاری بیخود
 کرتی ہو تم شوہر کے اور فرمایا میں نے نہ کیا کسی ناقص عقل ناقص دین والی کو کہ غالب ہو جاتی ہو عین و زہر و ہشیار لوگوں پر تم سے زیادہ ہر عورت کی ایک عورت کے ائمن سے کیا ہی
 نقصان عورت کی عقل کا فرمایا و عورتوں کی گواہی ایک مرد کے گواہی کے برابر ہے یعنی نقصان ہے اس کے عقل کا و نقصان اُن کے دین کا حصہ ہے کہ جہاں لفظ ہوتی ہے کہ جاتی ہے ایک تم
 میں تین بلہ جاردن کہ نماز نہیں پڑھتی **ف** اسباہن ابی سعید و ابن عمر سے ہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیحہ عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم لا ایمان یضع و سبعون بابا فادھا اصابۃ الاذی عن الطریق و انفعھا قول لا الہ الا اللہ ترجمہ روایت ابی ہریرۃ کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وسلم نے کہ ایمان کے شریک کے باب میں سو ادنیٰ بابے کرنا ذمی کا ہے راہ سی اور علیٰ باطل قول لا الہ الا اللہ **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیحہ روایت ابی ہریرۃ سے اسباہن ابی سعید و ابن عمر سے ہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیحہ
 سے انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے ابی ہریرۃ اور روایت کے عمارہ بن غزینے یہ حدیث ابی صالح سے انہوں نے ابی ہریرۃ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا اپنے ایمان کے چوتھے باب میں
 روایت کی ہے یہ حدیث قتیبہ نے انہوں نے کبر بن نصر سے انہوں نے عمارہ جو بیٹے غزینہ کی من انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے ابی ہریرۃ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے متبرحم
 اس حدیث کے مؤلف رحمۃ اللہ علیہ استدلال کیا کہ ایمان فی اجزائہ ہے اور جو ذمی اجزائہ ائمن باجتماع اجزائہ تکمیل اور تفتیش اجزائہ نقصان ہوتا ہے پس ایمان کے زیادتی و کمی ہوتا
 ہوئی و ذلک المقصود قولہ بضع و سبعون کہ بضع ستر و صدہ و قد تفتح فرانی کہ اس کے خاص سے ساتہ عشر کے تسعین تک سو کہا جاوے گا بضع و مائۃ اور نہ بضع و الف اور قاسور
 میں کہ بضع مائین ثلاث و تسع ہی یا خمس تک یا واحد چار تک یا چار تو کہ یا دوا سے سات مائین اور جب تجا ورنہ و عشر کے گیا بضع سو نہیں کہا جاتا بضع و عشرون اور دوا
 قول سے کہ کہا جاتا ہے مگر مذکر میں بہا اور مؤنث میں ہے ہا کے سو کہ گیا تو بضع و عشرون و عا و بضع و عشرون امراۃ اور اس کا عکس نہیں ہوتا و قسطلانی اور سلم من سہل بن
 ابی صالح بن عبد اللہ بن دینار سے بضع و ستون و بضع و سبعون بر سہل شک وایت کیا ہی اور اصحاب ثن ثنہ فی اُن کے طریق سے بضع و سبعون بجز شک کے روایت کیا ہی اور
 بہقی فی روایت بخاری کو ترجمہ دیتی ہے اسلی کہ سیلان بجز شک کے بضع و ستون وایت کیا ہی اور ترجمہ سطر ہے کہ وہ متفق ہے اور اعداد اسکا بضع و ستون مشکوک ہے اور
 بہقی کے ایک کتاب ہے شعب لایان کہ ائمن ایمان کے شعبوں کے بیان اور وہ چہر منہاج کی تالیف ہوئی ہے اور منہاج ایک عمدہ کتاب ہے ابی عبد اللہ طبری کے کہ وہ امام شافعی
 کے قاضی عیاض نے کہا ہی کہ بضع اور بضعہ بفتح باو کہ سیر لہو نون ہے عدد میں بخلاف بضعۃ اللحم کے کہ وہ بفتح ہی لا غیر امام حافظ ابو حاتم بن حبان سے مروی ہے کہ انہوں نے
 کہا تتبع کیا میں نے عامات کا تو وہ بہت ہو جاتے ہی ہر رجوع کی میں سن کہ طیرف اور گنا ان طاعتوں کو کہ انھیں سے اللہ علیہ وسلم نے جنہیں ایمان کے شمار کیا ہی تو وہ گہٹ جاتے
 تہین بضع و سبعین کے پرمونہ مائین قرآن کے اور قرأت کی اس کے تدبیر سے اور گنا ان طاعتوں کو کہ فرمایا اللہ تعالیٰ انکو ایمان کے شمار کیا ہی تو وہ گہٹ جاتی ہی بضع و سبعین پس لایا
 میں سنت سے اُن چیزوں کو کہ گنا انکو حضرت نے ایمان سے ساتہ طاعت قرآن کے اور گنا انکو میں شریک کی ہو گئے نہ ہی اس سے گہٹے سوتقین کر یا میں کہ ہی مروی ہے رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ذکر کیا ابو حاتم نے اُن سبکو کتاب صف لایان میں (روی) **باب** ما جاء الحیاء من الیمان باب اس یا میں کہ کیا ایمان ہے عن
 ما لعم عن ابیہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مزمع رجل و هو یحیط احاہ فی الحیاء فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للحیاء و من الیمان
 ترجمہ روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے پاس کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گدزی لکیر پر اور منع کر رہا تھا اپنی بہانگو حیا سی سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ
 جاتا تو ایمان میں داخل ہے یعنی منہ کرنا اس کے بے عمل ہے **ف** کہا احمد بن منیع فی اپنی حدیث میں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا لکیر کو کہ وہ منہ کر رہا تھا اپنی بہانگو حیا سی
 یہ حدیث حسن ہے صحیحہ ہی اور اسباہن ابی ہریرۃ سے روایت ہے متبرحم مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے استدلال کیا اس حدیث سے کہ اعمال داخل ایمان میں چنانچہ جاکہ ایک عمل ہے انکو حضرت نے

ایمان فرمایا اس اور افعال ہی اس طرح اس میں داخل ہو ورنہ ترجیح بلا مرجح لازم آوے گی **باب** ماجاء فی حرمین الصلوٰۃ بان فی صلیت من نازک عن معاذ بن جبل قال کنت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فاصبحت یوماً قریباً منہ ونحن نسير فقلت یا رسول اللہ احدث فی عمل یدخلنی الجنة ویباعد فی عن النار قال لقد سألنی عن عظیم وانه لیسیر علی من لیسرہ اللہ علیہ تعبد اللہ ولا تشرك به شیئاً ویقیم الصلوٰۃ وتؤتی الزکوٰۃ وتقوم رمضان وتحتج البیت ثم قال الا ادلک علی ابواب الخیر الصوم حجة والصدقة تطهر الخبیثۃ تطہر الماکل والنار وصلوۃ الرجل من حی فالیس قال ثم تلا تجافی جنوبہم عن المضاحیہ یدعون ربهم حتی یبلغ یعلمون ثم قال الا احدثک براس الامر کلہ وعمودہ وذروة سنامہ قلت بلی یا رسول اللہ قال راس الامر الاسلام وعمودہ الصلوٰۃ وذروة سنامہ الجہاد ثم قال الا احدثک ملائکہ قلت بلی یا رسول اللہ قال فاحذ بلسانہ قال کف علیک هذا قلت یا بنی اللہ واتلوا خذون مما نکتکم به فقال نخلتک املک یا معاذ وهل یکتب الناس فی النار علی وجوہہم او علی مناہرہم الا حصائد الیہم ثم ترجمہ یہ معاذ بن جابر کہ انہوں نے کہا انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک فرس میں سوار ہو کر مکہ میں قریب تہا حضرت کی اور ہم سب لوگ چلے جاتی تھی سو میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ خبر دیجیے مجھے ایسی عمل کے کہ داخل کریں جنت میں اور دور کریں جہنم فرمایا آپ نے تیرے بڑی بات پوچھی اور وہ آسان ہے جیسے انسان کر دی عبادت کرے تو اللہ کے اور شریک نہ کری اسکا سیکو اور قایم کرے تو نماز کو اور ادا کری تو زکوٰۃ کو اور روزہ کی کہی تو رمضان کی اور حج کرے بیت اللہ کا پہنچے فرمایا اپنی کیا خبر دو میں تجھ کو خبر کی روزہ سے یہ صدقہ جہاد ہی گناہوں کو جیسا کہ بانی جہاد ہی آگ کو اور ناز مرد کی راہ کی پیچ میں یعنی یہ سب درجہ بہ درجہ ہیں آپ نے آیت تجافی اسی یعلمون تک پہنچا دیا کیا نہ خبر دو میں تجھ کو راس الامر کے اور اسکی عمود اور ذرۃ سنام کی عرض کی یعنی کیوں نہیں اسی رسول اللہ تعالیٰ کے فرمایا آپ نے راس الامر تو اسلام ہے اور عمود اسکا نماز اور ذرۃ سنام اسکا جہاد ہی پہنچا دیا آپ نے کیا نہ خبر دو میں ان سب کے بڑی کہانیاں کیوں نہیں اسی رسول اللہ کے کہا راوی نے سو کچھ ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان اور فرمایا روک کہہ سکو اپنے اوپر عرض کی میں نے اسی نبی اللہ کی کیا ہم کچھ ہی جانیگا اپنی باتوں پر ہے جو کرتے ہیں فرمایا آپ نے رووی تجھ پر تیری مان اسی معاذ کہ اور کوئی چیز گرائی ہے لوگوں کو ذرۃ میں ان کے مہنوں کے بل بانی ان کے مہنوں کے بل سوا حصائد انسان انکیکے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مترجم قولہ خبر کے دروازہ کی کہ خیر اس سے داخل ہوا اور اپنے بھائیوں کو موقع بخیر کرے یا اس کے فاعل ان افعال کے برکت سے ارباب غیر میں داخل ہو قولہ روزہ سے پہلے روزہ رکھنے سے آدمی گناہ سے بچا ہی اسکی کہ اکثر گناہ ہی آدم کے شہوت اور غصہ سے ہوتی ہیں اور روزہ سے دونوں کا زور گھٹ جاتا ہے پس گویا وہ سب سے دنیا میں آفات شہوت و غصہ کے اور آخرت میں عذاب کے قولہ پہنچے آپ نے یہ آیت تجافی اسی یعلمون تک پوری آیت یہ ہے تجافی جنوبہم عن المضاحیہ یدعون ربهم حتی یبلغ یعلمون فاطمعا ومبتادز قہم شیقون فلا تعلم نفس ما اخی لہم من قرۃ اعین جزاء ایمانک انما کانوا یعلمون یعنی اللہ تعالیٰ ہی میں انکی کو میں اپنی سونیاں جگہ سے بجاتے ہیں اپنے رب کو درسی اور اصلاح سی اور ہلکوں کو بچہ خرچ کرتے ہیں **ف** الہدی لا یجبر انہیں نہ اس سے ڈر اور اساطے بندگی کرے تو قبول ہے ڈر اور لالچ دنیا کا ہوا آخرت کا اگر کسی اور کی خوف در جاسی بندگی کرے تو یہ سب کچھ قبول نہیں ۱۲ موعظہ القرآن اسو کسی جکیو معلوم نہیں جو چھپا دیر اس کے واسطی ہند کے انکو ہر کسے بدلا اسکا جو کرتے تھے **ف** اور مفسرین کا اختلاف ہے کہ اور اس آیت کی کیا ہے چنانچہ اللہ نے کہا کہ یہ آیت ہمارے درمیان خیر انصار میں ترجیح ہے ہم مغرب پڑے کہ مسجد میں حاضر ہوتے تھے کہہ جاتے تھے یہاں تک عشا پڑے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور اس سے یہ بھی کہ یہاں صحابہ کے حق میں نازل ہوئی ہے جو مغرب عشا تک نماز پڑھتے رہتے تھے اور یہی قول ہے ابو حازم اور محمد بن سکر کا کہ ان دنوں نے کہا ہے کہ مراد اس صلوٰۃ او اس سے ہے اس میں جاس کر دیتی ہے کہ ملائکہ گھیر لیتے ہیں انکو جو نماز پڑھتے رہتے ہیں مغرب و عشا کے درمیان اور وہ صلوٰۃ او اس سے عطا فی کہا یہ وہ لوگ ہیں کہ نہیں سوتے جب تک کہ عشا نہیں پڑھ لیتی ابی الدرداء اور ابی ذر اور عبادہ بن صامس کہ کہا کہ یہ وہ لوگ ہیں کہ جو عشا اور صبح کی نماز بجا عبادت ادا کرتے ہیں چنانچہ مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ جسے عشا کی نماز بجا عت پڑھی گویا نصف شب جاگا اور جسے صبح کی نماز بجا عت ادا کی گویا سحرات عبادت میں جاگا مگر ان سب قولوں میں شہود ہی قول ہے جیسے حدیث باب اس ہے اور وہی قول ہے حسن اور مجاہد اور مالک اور ازاعی کا اور کچھ مفسرین کا اس کے بعد بخوبی ذکر کیا حدیث باب اور پہر کہا دایہ علی امامہ باہلی سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لازم ہے کہ وہ دایہ الکی صاحبوں کا اور موجب قریب ہے تمہاری رب کے طرف سے اور کھڑے سیات کا اور روکنے والا ہے گناہ سے اور کہا راوی سے ابن مسعود کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تعجب کیا تمہارے دو مردوں پر ایک وہ مرد کہ اٹھاپنے بھوپنی اور کھائے

روایت کی ہے یہ ابراہیم بن سید جو ہر شیخ انہوں نے ابواسامہ کے انہوں نے برید بن عبد اللہ انہوں نے ابی داؤد ابی بردہ سی انہوں نے ابی موسیٰ اشعری انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ
سوال کیا کہ کسی نے آپ کے کوئی مسلمان فضل ہے فرمایا آپ نے جیکے زبان اور ہاتھ سے مسلمان ہی میں یہ حدیث صحیحہ ہے غریبہ الی وہی شجرہ کی روایت کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم سے روایت کرتے ہیں اور اسباب میں جابر اور ابی موسیٰ اور عبد اللہ بن عمر سے ہی روایت کی حدیث ابی ہریرہ کے حسن بیچ ہی مترجم اس حدیث میں بڑی فصاحت ہی
گویا استدلال کیا آپ نے کہ مسلم کا لفظ سلامت سی نکلا ہی یہ مسلمان جسکی آفت سی سلامت میں وہ مسلم ہے اور ایسی ہی مومن کا لفظ امانت سی ہی چسپین امانت ہو وہ مومن
کامل ہے اور مخصوص کیا بیان میں باتہ اور زبان کو کہ اکثر اذیاد و قسم کے موتی سے فعلے یا قولی پس پہلی ماہ سے ہے اور دوسرے زبان سے **کتاب** کا جاء ان لا سلامہ بداء علیہ میاؤ
سبعون دینار ثیاب غرت ہلکم میانین **عن** عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لا سلامہ بداء غریبا وسبعون غریبا کابدأ فطوبی
للغریب کترجمہ روایت عبد اللہ بن مسعود کی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی کہ اسلام ظاہر ہو گیا اور یہ دو بارہ غریب ہو جاوے گا غریب جیسا کہ پہلے ظاہر ہوا تھا سو
مبارکباد ہی غریب کا **ف** اسباب میں سعد اور بن عمر اور جابر اور انس اور عبد اللہ بن عمر سے ہی روایت کی ہے حدیث حسن ہے غریبہ صحیحہ ابی بن مسعود روایت کی اور میں جانتی ہے
ہم مگر حصص بن غیاث کی روایت کی کہ وہ عیش سے روایت کرتے ہیں اور ابوالاحصی نام عرف بن مالک بن نضال حنفی ہے اور منفرد موسیٰ اس روایت میں حصص ہے اور کسی روایت
کے سوانح کے **عن** کثیر بن عبد اللہ بن عمر بن عوف بن زید بن ملحہ عن ابيہ عن حبیہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الدین لیبارک لک
ایجاز کما تارکنا حنیۃ الی جحر ہا ولیعقل الدین فی ایجاز معقل الا ربوۃ من داسر النمل ان الدین بدایہ میاؤ ویرجہ عن میاؤ فطوبی للغریب ما الدین یصلون
ما افسد الناس من بعد فی من سنۃ من سنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا دین پناہ پکری ملک جبار کطیف جیسا کہ سابق پناہ پکری ماہ چینی سور کے
طرف از پناہ یو گیا دین ملک جبار میں مثل پناہ یعنی جنگلی کبری کے بہار کے چوٹی پر شیکل میں شروع ہوئے غریب اور یہ ہو جاوے گا غریب سو مبارکباد ہی ان غریبوں کو
کہ درست کرتے ہیں انجیز کو جسے بکار دیا کو گونے میر بعد سے سنت **ف** یہ حدیث حسن ہے مترجم اس حدیث کے معلوم ہوا کہ غریبوں کے مراد یہ وہاں سنت میں کہ جو مرے ہوئے
سنتوں کے زندہ اور جاری کرنے میں جان والے سے لگے ہوئے ہیں اور دشمنوں کے اندیش میں تھے میں مگر جاوے ستیم سنت پر تہی میں قدم نکالنا حکم نبوی پر منبیط ہے اور دل جاوے
محمدی کے مربوط واقع میں ہی عاشقان رسول میں اور دشمنوں کے فاسقان ہو انہوں نے **کتاب** فی علامۃ المنافق باب منافق کے علامت میں **عن** ابی ہریرہ کہ قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایۃ المنافق ثلاث اذا حدث کذب و اذا وعد کلف و اذا ائتمن خان ترجمہ روایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے نشانی منافق کے تین ہیں ایک یہ کہ جب بات کری جوٹ کہی اور جب وعدہ کرے خلاف کری اور جب امانت رکھی جاوے پہلی پاس خیانت کرے
یہ حدیث غریب علاؤ کے روایت سے اور موسیٰ ہوئی ہے یہ حدیث کئی سندوں کی ابی ہریرہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اسباب میں عبد اللہ بن مسعود اور انس
جابر سے ہی روایت سے روایت کی ہے علی بن حجر نے انہوں نے اسمعیل بن جعفر سے انہوں نے ابی ہریرہ سے انہوں نے اپنے آپ سے انہوں نے ابی ہریرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم سے اسناد کا اور ابوسہیل وہ چچا میں مالک بن انس کے اور نام انکان بن مالک بن ابی عامر الخولانی الاصبی سے **عن** عبد اللہ بن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال اربع من کن فیہ کان منافقا وان کانت فیہ حصۃ مین کانت فیہ حصۃ من النفاق حتی یداعھا من اذا حدث کذب و اذا وعد
کلف و اذا ائتمن خان و اذا عاہد عد ترجمہ روایت عبد اللہ بن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار چیزیں ہیں کہ جہین ہوں وہ منافق ہے یعنی از موسیٰ علی
اور اگر ائمن ایک خصلت ہے ان جابر میں کے تو ایک خصلت ہے ائمن نفاق کے جب کہ نیموٹ سی اسکو ایک یہ کہ جب بات کرے جوٹ بولی اور جب وعدہ کرے خلاف کرے
اور جب جگر سے تو گالیان ہی اور جب وعدہ کرے خلاف کرے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اہل علم کے نزدیک اس سے نفاق علی ہی رہا نفاق کذب تو وہ رسول
خدا ہی کے نکلن مبارک میں تھا صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کچھ مروی ہے حسن ابصری سے روایت کی ہے حسن بن علی خلا نے انہوں نے عبد اللہ بن نیر سے انہوں نے عیش سے
انہوں نے عبد اللہ بن مرہ سی سی اسناد سی انداز کے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **عن** زید بن ارقم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا وعد الرجل و
یؤی ان یفی بہ فلم یف بہ فلا جملہ علیہ ترجمہ روایت زید بن ارقم سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وعدہ کرے آدمی اور نیت کرے کہ میں پناہ وعدہ پورا
کو نہکا پورہ پور انکیا یعنی کسی وعدہ سے تو اس پر گناہ نہیں **ف** یہ حدیث غریبہ اور اسناد اسکی کچھ قوی نہیں اور علی بن عبد اللہ ثقفی میں اور ابوالنعمان مجہول اور ابوقاص

غریبہ علامت

ناقص علامت بیان

حَتَّىٰ إِنْ كَانَ مِنْهُمْ مَنْ اتَىٰ أُمَّةً عَلَانِيَةً لِّمَكَانٍ فِي أُمِّيٍّ مِنْ تَصْنَعِ ذَلِكَ وَإِنْ بَنَىٰ إِسْرَائِيلَ تَفَرَّقَتْ عَلَىٰ ثَلَاثِينَ وَسَبْعِينَ مِثْلَةً كُلُّهُمْ فِي الْأَوَّلِ وَأَمْدَادُهُ قَالُوا مَنْ هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَا أُنَاعِيهِ وَأَصْحَابِي تَرْجِمُهُ رَأَيْتُمْ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ عَسَىٰ كَمَا فَرَّيَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْأَوَّلِ
 یہ امت پر ایک مانہ جیسا کہ کیا تھا بنی اسرائیل پر اور مطابق ہو ورنہ دونوں کے زمانہ جیسے مطابق ہوتی ہے ایک نسل دوسرے نسل کے یہاں تک اگر مومنان کوئی شخص ایسا کر دے
 زنا کرے اپنی ماں کے علاوہ تو مومنان کی امت میں سے ایسا شخص کہ مکتب ہواس امر شیعہ کا اور بنی اسرائیل متفرق ہو بہتر مذہبوں پر اور متفرق ہوگی میرا امت بہتر مذہبوں
 پر سب اہل مذہب و فرخی میں مگر ایک مذہب الیٰی عن کے صحابہ کے کہ وہ کون ہیں یا رسول اللہ فرمایا اپنے جیسے میں ہوں اور میرے اصحاب بھی کتاب و سنت پر **ف** یہ
 حدیث حسن ہے غریب ہے مفسر بنین جلتہم مثل اسکے مگر اسی سند سے مترجم شاہ ولی اللہ قدس سرہ نے حجۃ الودع میں لکھا ہے کہ فرقہ ناجید وہی کہ تک کیا ہوا ہے عقیدہ
 اور عمل میں بالکل ظاہر کتاب سنت پر جو چیزیں ہیں جو صحابہ و تابعین اور مختلف ہوں وہ فیما بین ہم ان چیزوں میں کہ جہیں نص علی ہوا اور نہ ظاہر ہوا ہو صحابہ ہی میں کوئی امتیاز نہیں
 اور جو ان کے اختلاف کے استدلال آیا ہو انکا بعض کتاب سنت پر یا تفسیر میں انہیں سے کہ مجھ کے اور غیر ناجید وہ فرقہ ہے کہ متحمل ہو گیا ہو کسی عقیدہ میں خلاف عقیدہ سلف کیا
 کے عمل میں سوائے ان کے علموں کے انتہی اور یہ قول گویا بعینہ تفسیر ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قول مبارک کے (جس میں ہوں اور میرے اصحاب) اور اس حدیث میں کلام ہے اس
 زیادہ کہ تفصیل اسکے مذکور ہے و فی ظہور اولی الاعتبار و ما ورد فی ذکر انہما و اجماعنا را کہیں اور یہ کتاب بیان نار میں ہے بغیر یہ کہ اسلام میں شاید سکاٹانی تصنیف نہ ہو **عَنْ**
 عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى خَلَقَ خَلْقَهُ فِي ظِلَّةٍ فَأَلْفَقَ عَلَيْهِمْ مِنْ نُورٍ فَفِي أَصَابَةِ ذَلِكَ
 النُّورِ اهْتَدَى وَمَنْ أَخْطَأَ لَا ضَلَّ فَلِذَا ذَلِكَ أَقُولُ خُفَّ الْقَلَمُ عَلَىٰ عِلْمِ اللَّهِ تَرْجِمُهُ رَأَيْتُمْ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ عَسَىٰ كَمَا فَرَّيَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعَىٰ كَمَا فَرَّيَا تَبَىٰ
 بیشک اللہ بزرگ و برتر نے پیدا کیا اپنی مخلوق کو ایسے جن دالں کو پہلا اور ان پر نور جو چہرہ چادہ نور نے راہ پائی اور سکونہ پہنچا وہ گمراہ ہو گیا ایسے میں کہتا ہوں کہ سو کہہ گیا ظلم
 آئیے **ف** یہ حدیث حسن ہے مترجم ما دالں جن دالں میں کہ جنہیں مادہ ہدایت کا اور تخم ضلالت کا دونوں رکھے گئے ہیں اور تخم ضلالت جو غیر غفلت ہے مراد ہے اس سے
 شہوتیں نفس المارہ کے اور بری عادتیں شہوتیں کے اور مذموم خصلتیں جہاں کے اور مراد ہے نوری نور علم کا اور دین و تشیع و عبادت و توحید و احسان و طاعت کا (مرقات) +
عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْرِي مَا حَقَّقَ اللَّهُ عَلَى الْعِبَادِ فَقُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّ حَقَّهُ عَلَيْهِمْ أَنْ يَعْبُدُوهُ
 وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا قَالَ فَتَدْرِي مَا حَقَّقَهُ اللَّهُ إِذَا أَعْلَمُوا ذَلِكَ قَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ أَنْ لَا يَعْبُدُوا بَعْدَ تَرْجِمُهُ رَأَيْتُمْ مَا ذَابَ مِنْ جِلِّ سَعَىٰ كَمَا فَرَّيَا رَسُولُ اللَّهِ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے آیا جاتا ہے تو کہ کیا ہے اللہ کا حق مذہب پر عرض کے میں کہ اللہ و رسول خوب جانتے ہیں فرمایا اپنے حق اللہ کا بندوں پر یہ کہ عبادت کریں خاص اسکے
 اور شریک کریں اسکا کہے کو فرمایا اپنے پہلا جاتا ہے تو کہ کیا ہے حق انکا اللہ پر جب وہ بجا لاویں کہا ما ذابنی کہ اللہ و رسول اسکا خوب جانتے ہیں فرمایا اپنے یہی حق انکا ہے
 تعالیٰ پر کہ انکو عذاب کرے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کہ سندوں کے معاذ بن جبل سے **عَنْ** أَبِي ذَرٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَا فِي
 جِبْرِيلَ قَبَشْتُ فِي أَنَا مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَإِنْ زَنَىٰ وَإِنْ سَرَقَ قَالَ نَعَمْ تَرْجِمُهُ رَأَيْتُمْ ابْنِي ذَرَّ سَعَىٰ كَمَا فَرَّيَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فرمایا
 آئے میرے پاس جبریل اور بشارت دی مجھ کو کہ جو مر جائے میرے امت سے کہ نہ شریک کرنا ہو وہ اللہ کا کہے چیز کو داخل ہوگا جنت میں کہا میں نے اگر چہ نہ لیا ہوا ہے اور چوری
 موانے فرمایا بیان یعنی اگرچہ مکتبے اور سرقہ ہو اگر انجام اسکا جنت ہے اگر موصوفہ **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں ابی الدرداء ہی روایت ہے **أَبُو**
الْعَلَمِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْدِي بَابَ مَنَ عِلْمٍ كَيْفَ جَوَّارِ مَنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 سے - مترجم مقدمہ علم بالفہم پیدا کرنا اور جو کچھ کلام اللہ آسمان میں ہے اور علم بالکسر جاننا معلوم جمع اور کچھ علم بنے معلوم کے یہی آتا ہے چنانچہ جنسوں کے کہا ہے وک
 يَخْطُونَ بَشِيرٌ مَنَ عَلَيْهِ سَعَىٰ مَلُوكٌ وَرَعْلٌ فَتَحْتَنَ حَفَا عِلْمٌ دَرَمِيَانِ وَوَمِنْهُنَّ كَسَىٰ أَوْ تَشَانِي كَمَا رَوَىٰ شَانِي كَسَىٰ وَطَعْلِي بَانِيَانِ وَاسِي سَعَىٰ قَوْلَ اللَّهِ تَعَالَىٰ كَاثَرَةً لِّلْعَالَمِينَ
 یعنی ظہور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نشان قیامت ہے اور ایم معلوم است مراد میں عشرہ ذی حجہ و علم بفتح تن جمع اعلام آتی ہے اور علم السعد ایک پیار کا نام ہے اور علم اسم فاعل ہے
 علم بالکسر یعنی جاننے والا اور نودہ نام باریک میرے ہے کہ علم اسکا محیط ہے جمع اشیاء کو نامہ اور باطن اور کوئی نقیر و طیر کے علم سے باہر نہیں شامل ہے جزئیات و کلیات کو
 علم فعل التفصیل و انما تراد و زیادہ جابجا والا اعلام جمع علوم و نشان و علامت تمام چیزیں و مباحثہ خوب جاننے والا و لا یخون اطلاق ہے اللہ سبحانہ و تعالیٰ تاسیت معلوم و

وہ نشان کہ راہ میں کہہ دین اور علم جو جاننے کے لئے ہے وہ باب سب سے پہلے ہے اور جو سب سے پہلے ہے وہ باب نصیر نصیری اور نصیر نصیری ہی ایلام گاہ کرنا اور خبر دار کرنا
 باب فہم سے تعلیم سکھانا اور گاہ کرنا تعلیم سکھانا اور جاننا اور مضبوط کرنا کام کا اور اسی سے ہے حدیث میں علم القرآن آہ یعنی بہتر ترین ہے وہی جو قرآن سیکھی اور سکھا کر اور علوم مدو علم
 صرف ہے اور علم نحو علم لغت علم معانی علم بیان کہ آلات میں علوم دینیہ اور علوم دنیویہ علم قرآن اور علم تفسیر اور علم حدیث اور علم فقہ اور علم اصول اور علم کلام اور علوم دنیا
 سے ہے علم عروض اور علم قافیہ علم انشاء علم رسم الخط علم معانی علم منطق علم حکمت اور علم حکمت شال ہے بہت سے علوم کو چنانچہ علم ہیئت علم مندرسہ علم عدد علم طب علم فلاحات علم کیمیا علم
 نجوم علم موسیقی علم مناظر اور ماریا علم جبر و مقابلہ علم جراثیم علم رمل علم جفر علم علم قیامہ علم سماعت علم اصطلاح علم محاضرات اسی میں داخل ہیں اور ان میں سے بعض علم
 عنہ ہیں اور بعض جلیز اور بعض مفید ہیں اور بعض غیر مفید بلکہ ضرر یا اعتبار فیض اوقات کی اور علوم مذہبیہ ہی منطق کہ قول مشرقی تحریر منطق میں کہا ہے فہم منطق فن مذہبی
 ہے حرام ہے اشتغال بعض فانیہ کا چنانچہ قائل ہونا میوہی کا کہ وہ کہے کہ مفسر ہوتا ہے فلسفہ اور زندقہ کی طرف اور کچھ اشکارہ نہیں ہیں بلکہ دنیا میں فیض کی ہے اس پر
 امیر میں اور علماء شریعت سے سوال جنسی بیان کیا اسکی حرمت کو امام شافعی میں اور بیان کیا انکے اصحابوں میں سے امام محمد میں نے اور غزالی نے اپنی آخر میں اور بیان
 کیا ابن صلیح صاحب شامی اور ابن شریحی اور فیض کے بہرہ قدسی اور عمار بن یونس اور یحییٰ اور ابن مند اور ابن عساکر اور ابن اثیر اور ابن الصلاح اور ابن عبد السلام اور ابو شامہ
 اور ابو اور ابن قتیق العید اور برہان جوہر اور ابو جہان اور شرف دیلمی اور ذہبی اور طوسی اور تہوی اور زاعمی اور الوی العراقی اور شرف ابن قمری نے اور فتویٰ دیا اہل حرمت
 بہرہ شیخ قاضی مناوی نے اور فیض کیا اسپر مہ مالکیہ سے ابن ابی زید مالکی صاحب رسالہ اور قاضی ابوبکر بن عربی اور ابو بکر طوسی اور ابن الولید الباجی اور ابو طالب المالکی
 القوتی اور ابو الحسن بن ابی بکر اور ابو الحسن بن ابی بکر اور ابو الحسن بن ابی بکر اور ابو الحسن بن ابی بکر اور ابو الحسن بن ابی بکر اور ابو الحسن بن ابی بکر اور ابو الحسن بن ابی بکر
 شیرازی اور سرہ قزوینی اور عرفی نے مدون کیے ایک کتاب سبکی تحریر پر تو فیض کے اسی حرمت پر ابی بکر بن الجوزی اور سعید الدین البخاری اور شیخ الاسلام تقی ابن تیمیہ نے
 اور تالیف کے شیخ قدس سرہونی نے اسکے ذمہ میں ایک کتاب انتہی اور یہ علم زمانہ صحابہ و تابعین میں ملت اسلامیہ میں موجود تھا بلکہ عمر بن خطاب نے کتابخانہ فلسفہ کا جلوہ دیا کہ
 فی ہدایہ السائل لے اور المسائل اور ظاہر اور علوم دنیاویہ ہی جو بکا آمد نہیں ہیں اور موجب غفلت اور کبر و غرور و عجب ہوتی ہیں اسی ہی میں انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 تو ان علوم پناہ مانگی ہے جو فہم نہ دین چہ جائیکہ موجب ضرر ہوں باقی تحقیقات مستحقات علم کے اور فضائل اور برکات اور نتائج اور ثمرات علوم دینیہ کے ضمن ابواب میں مذکور
 ہوئے انشاء اللہ تعالیٰ **باب** اِذَا ارَادَ اللّٰهُ يُعْبِدُ خَلْقًا فَتَقَهَّ فِي الدِّينِ بَابُ تَقَهُّ فِي الدِّينِ **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
 مَنْ يُّدِرِ اللّٰهُ بِهِ خَيْرًا يَعْقِلُهُ فِي الدِّينِ تَرْجُمَهُ رَايَسُ ابْنِ عَبَّاسٍ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی بہتری چاہتا ہے اسے دین کے سمجھ دیتا ہے **ف** اس
 باب میں عمر اور ابی ہریرہ اور معاویہ سے روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے معتبر ہے قول دین کے سمجھ دیتا ہے یعنی اسکو علم دین عنایت فرماتا ہے اور بصیرت کامل اور فہم راشد اور
 ذہن ثاقب اور حافظہ قوی دیتا ہے کہ چند عرصہ میں علوم دینیہ سے سرفراز ہو کر اپنے قرآن میں ممتاز ہو جائے اور احکام شریعت اور اسرار طریقت اور انوار حقیقت و معرفت سبکی
 سینہ نورانی ہو جائے اور انہیں خاص ہے یہ حدیث سائنہ فقہ مصطلک کے جیسا کہ لگان کیا ہے بعض اشخاص نے اسکی کہ مروی داری میں عمر بن ابی بکر نے کہا کہ میں نے حسن بصری سے
 کہا کہ اکیدن کہ ایسا ہی کہا ہے فقہانی تو انہوں نے فرمایا خرابی ہے تیری تو نے کوئی فقیہ دیکھا ہے فقیہ تو وہی ہے کہ راہ ہر دین سے رعب ہوا آخرت کا بصیر ہوا مہر دین کا راہ
 ہو عبادت آہی پر اور ایک روایت میں ہے کہ فقیہ وہی ہے کہ اہل گنہگار کے دنوں انہیں لگی اور دیکھا اسے اپنے رب کو مٹنے چشم دل سے لیتے اور منقول ہے محمد بن ابی بکر نے کہا کہ فقیہ اصل بصیرت
 بالحدیث یعنی فقہ سے مراد کمال بصیرت ہے حدیث میں اور بخوبی پہچاننا اسکے مانع و منہج اور ضعیف و قوی اور مقدم اور مؤخر کو اور واقف ہونا ہر وقت میں سے رواد کے اور حالات
 سے شفا کے اور مروی ہے مرفوعاً کہ جنسی یا دیکھ کر حدیث میں ہے چالیس حدیثوں کو سنت کے ملاقات کر لگا وہ الدعویٰ جل سے قیاس کے دن فقیہ عالم ہو کر اور ایک روایت میں ہے کہ جسے
 یا دین چالیس حدیثیں اور دینیں اٹھاویگا اللہ تعالیٰ اسکو قیاس کے دن زمرہ فقہاء اور علماء دین اور یہ حدیث اگر ضعیف ہے اتفاق محدثین کے بموجب قول مذکور ہے **باب**
فَضْلُ طَلَبِ الْعِلْمِ بَابُ طَلَبِ الْعِلْمِ كَيْفَ تَقِيْلُ فِيهِ عَمَّا سَأَلَ اللّٰهُ
 كَهَ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ تَرْجُمَهُ رَايَسُ ابْنِ عَبَّاسٍ کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جو چلا کہ راہ میں کہ طلب کر اسکو علم کو آسان کر لگا اللہ تعالیٰ اسکے لئے ایک راہ جسے کہ طرف
 یہ حدیث حسن ہے **عَنْ** اَكْرَبُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَرَجَ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ هُوَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ حَتَّى يَرْجِعَ تَرْجُمَهُ رَايَسُ ابْنِ

فقہ کی تفصیل

طلب علم کی تفصیل

الکے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو نیک طلب علم میں وہ ملک راہ میں جسک کہ لوئی **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب اور دیکھ یہ بعض نسخ اور فروع کی عن
 سخبت عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من طلب العلم کان کفاراً لما مضی ترجمہ روایت ہے بخبر ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے طلب کیا علم کو اسکی
 لگے گا ہونکا کفارہ ہوگا **ف** یہ حدیث ضعیف الاسناد ہی اور ابو داؤد کا نام ضعیف عمومی ہے وہ ضعیف میں حدیث میں اور میں علوم مولیٰ بن عبد اللہ بن خبرہ کی زیادہ
 حدیثیں اور سنائے باکے **باب** فی کتمان العلم باب کتمان علم کے ذمت میں **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سئل عن
 علمه فکتمہ ثم کتبہ ثم یؤمر بالعلمہ یجاء من النار ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو سوال کیا جاو اس علم کسی جانتا ہی اسکو پرچیا کہ
 اسکو ہجام لکائی جاوے اسکو قیامت کے دن آگ سے **ف** اس میں جابر اور عبد اللہ بن عمر ہی روایت ہے حدیث ابی ہریرہ حسن ہے مگر حم مراد اس سے بقول
 علما علم ضروری ہے اور چنانچہ اسکا ایسے وقت میں کہ وہ لوئی تانا والا ہوا کوئی مانع صحیح ہی نہ ہو بلکہ نہ تانا فقط براہ اجل موزادہ براسی اور روایت کیا ہی اس حدیث
 کو احمد اور ابو داؤد اور روایت کیا ابن ماجہ انس سے **باب** ما جاء فی الاستیصاء بمن یطلب العلم باب طالب علم کے خیر خواہی اور مر جاہنے کے بیان میں **عن**
 ابی ہریرۃ قال کنا نأق ابوسعید فقول مرحبا بوصیة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الناس لکم تبع و
 ان رجلا لا یأونکم من اقطار الارض ینفقون فی الدین فاذا التوکم فاستوصوا بھو خیرا ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ کہ ہم اتنی ہی ابوسعید کے پاس تھے علم
 حدیث کے الی سو وہ فرماتے تھے مر جاہنے ملو موافق وصیت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سلمیٰ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تہلینے اپنی اصحاب کے لوگ تمہاری تابع ہیں
 اور میں مراد اپنے تہا کہ پاس کنارہ کے زمین کے سمجھا حاصل کر لیکو دین کے پر جب تم پاس آدین پس طلب کرو انکے کے خیر کو یعنی انکو نصیحت و وعظ کرو اور شیرین زبانی
 سے انکی دلجوئی کرو کہ وہ طالب دین میں **ف** عبد بن عبد اللہ نقل کے کہ یحییٰ بن سعید کہتے تھے کہ شبہ ضعیف کہا کرتے تھے ابو ہریرہ عبد کو اور کہا یحییٰ کہ ہمیشہ ابن
 عون روایت کرتے ہی ابی ہریرہ عبد سے یہاں ملک کہ انتقال کیا انہوں نے اور ابو ہریرہ کا نام عمارہ بن جریں ہے مگر حم عمارہ بن جریں مجسم نصیر کہ گنت انکی ابو ہریرہ
 عبد سے اور اپنی کنیت سے مشہور میں متروک الحدیث راویوں میں محدثین کے تین منسوب کیا کذب کی طرف اور شعی ہے طبقہ رابع سے مرسسہ میں تقریب **عن** ابی
 سعید الخدری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یا تیکم رجال من قبل المشرق یعلمون فاذا جاؤکم فاستوصوا بھو خیرا قال فکان ابو سعید اذا
 رانا قال مرحبا بوصیة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ روایت ہے ابی سعید خدری کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انکے تہا کہ پاس مشرق کی جانب سے بہت
 لوگ علم حاصل کر لیکو جب وہ تم پاس آدین تو پہلی بات کہو انکے کے ابو سعید جو راوی حدیث میں ہمیشہ جب ہمیں پہنچتے تھے مر جاہنے تھے موافق وصیت رسول خدا صلی
 اللہ علیہ وسلم کے **ف** اس حدیث کو نہیں جانتی ہم مگر ہریرہ بن عبد کی روایت ہے کہ وہ ابو سعید خدری روایت کرتے ہیں **باب** ما جاء فی دھاب العلم باب طالب علم کے
 بیان میں **عن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الله لا یقبض العلم الا نزلنا علیہ نزلہ من الناس و لکن یقبض العلم
 یقبض العلماء حتی اذا لم یزلوا عالما اتخذ الناس رؤسا حجا لا فیسلوا فانفوا بغیرہم فسلوا واصلو ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن عمرو بن عاص کہ فرمایا رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ کے قبض نہ کر لیا علم کو اس طرح کہ ایک کے چہن کیو اسکو لوگوں کے بلکہ قبض کر لیا علم کو سارے وفات دینے والے کے یہاں تک کہ جب کوئی عالم رہ گیا
 بنا لیوں کے لوگ جاہلون کو سردار سولنے پوچھنے اور وہ فوجی میں کے بغیر علم کے سو آپ ہی گراہ ہونگے اور انکو ہی گراہ کرینگے **ف** اس میں عائشہ اور زیادہ بن عبد
 ہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت ہے یہ حدیث زہری عروہ ابن ہریرہ بن عبد اللہ بن عمر سے اور عروہ ہی انہوں نے عائشہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 اسکی مانند **عن** ابی الدرداء قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فخص بصرہ الی السماء ثم قال هذا اوان یختلس العلم من الناس حتی
 لا یبقی رواق منہ علی شئ فقال زیاد بن لبید لا نصاری کیف یختلس منا وقد قرأنا القرآن فواللہ لنقرآنہ ولنقرآنہ نساء و ابناءنا قال فکلنا
 أممک یا زیاد ان کنت لا عدلک من فقہاء اهل المدينة ہذا القرآن ولا یخجل عند الیہود والنصارى فماذا تفعل عنہم قال جبریل فلیت
 عبادة ابن الصامت فقلت لا تنعم ما یقول لا حول الا حول اللہ فاعلموا بالذی قال ابو الدرداء قال صدق ابو الدرداء ان شئت لاحد تنک باول
 علم یدفع من الناس الخشوع یوشک ان تدخل مسجد النجاص فلا تری فیہ رجلا خائعا ترجمہ روایت ہے ابی الدرداء سے کہا کہ تم نے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے

کتاب علم کے ذمت

طالب علم کے خیر خواہی اور مر جاہنے کا بیان

ابواب العلم

صلی اللہ علیہ وسلم کہ فرماتی ہے تیرے تازہ رکھی اللہ کا اس شخص کو کہ سنی بہاری کسی حدیث کو اور یاد رکھا اسکو یہاں تک کہ پوچھا دیکو اسکو دوسرے کو سنے کہ بہت سی اہل انیوالی فقہ کے لیجاتی ہیں فقہ کو اپنے سے زیادہ فقہ کے پاس اور بہت فقہ کے اہل انیوالے خود فقہ نہیں ہیں **ف** اسبابین عبد اللہ بن مسعود اور حاذ بن جل اور جیر بن بطعم اور ابی الدرداء اور انس بن مالک سے روایت ہے حدیث زید بن ثابت کے حسن ہے مگر حکم اس حدیث بخوبی معلوم ہو کہ فقہ نام ہی حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور کسی کے جاننے اور تحقیق سے آدمی خداوند فقہ ہوتا ہے اور شراعت کے ہمین کہ بعد زمانہ صحابہ کے تابعین میں بکثرت فقہا ہو گئے اور احادیث جمیع کر نیکی اور حفاظت کر گئے اور مدح و ثناء اور کعب علیا اس علم میں حاصل کر گئے اور موقوفین افتخار و تکرار نہیں عنایت ہو گا اور دعا خیر ہے ہمین تاملی غامدان حدیث کو کہ مام لکے چہرے تر و تازہ رہیں اور قلوب سرور و خوشم رُپور احمد شہ علیہ ذلک العلم جلدنا ہم بفضلک و کرمک امین **عن** عبد اللہ بن مسعود قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انظر الله امرنا سمعنا مناشدنا قبلنا فما سمعنا فرب مبلغ او علی من سامع ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن مسعود کہ ہا کہ سامعین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے ہی تر و تازہ رکھی اللہ کے اس شخص کو کہ سنے ہم سے کوئی بات اور پوچھا اسکو جیسا کہ سنا ہی اسی اس کے بہت لوگ کہ جو حدیث پوچھیں زیادہ یاد رکھنی والی ہونگے سنے والی سے مگر حکم اس حدیث میں دعای خیر ہے تمام المحدث کے لئے اور دعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقبول ہے اور شراعت ہی سکے کہ بعد قرن صحابہ کے اور قرون میں حفاظ اور اس حدیث پیدا ہو گئے کہ وہ ایک ایک حدیث بخفاظت تامہ حر است کا ملکہ کر نیکی اور ان کے تدویات اور الیاف سے ایک عالم کو فائدہ ہو گا چنانچہ ایسا ہی واقع ہو **باب** فی تعظیم الذکر **عن** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اب حضرت جہوٹ باندہ کی خدمت میں **عن** عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کذب علی متعمدا فلیتبأ مقعده من النار ترجمہ روایت ہے عبد اللہ کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسے جہوٹ باندہ پر مانی جگہ ڈھونڈ لی روزخ میں **عن** علی بن ابی طالب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تکلن بوا علی فانه من کذب علی یلم الذاک ترجمہ روایت ہے علی بن ابی طالب کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسے جہوٹ باندہ پر مانی جگہ ڈھونڈ لی روزخ میں **ف** اسبابین ابی بکر اور عمر اور عثمان اور زبیر اور سعد بن زید اور عبد اللہ بن عمر و انس اور جابر اور ابن عباس اور ابی سعید اور عمرو بن عبسہ اور عقبہ بن عامر اور معاویہ اور زیدہ اور ابی موسیٰ اور ابی امامہ اور عبد اللہ بن عمر اور متفق اور انس ثقفی سے یہی روایت ہے حدیث علی بن ابی طالب کے حسن ہے صحیح ہے کہا عبد الرحمن بن مہدی کہ منصور بن المعتمر ثبت میں اہل کوفہ میں اور کہا دیمانی ربعی بن حراش نے اسلام میں کہی جہوٹ باندہ **عن** انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کذب علی سحبت انہ قال متعمدا فلیتبأ مقعده من النار ترجمہ روایت ہے انس بن مالک کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسے جہوٹ باندہ پر مانی جگہ ڈھونڈ لی روزخ میں **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اس سند سے بخیر زہری کے روایت کہ وہ انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں اور وہی مولیٰ یہ حدیث کی سند ہے انس کے کہ وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ترجمہ ابن سلام نے کہا ہے کہ حدیث من کذب علی متواتر ہے اور نہیں ہے احادیث میں کوئی حدیث اس مرتبہ کی کہ پوچھی ہو تو اتر میں سکے برابر اسکے کہ ناقصین کے صحابہ ایک جم غفیر ہیں یہاں تک کہ بعض نے کہا ہے کہ راوی کے باہر اصحاب میں کہ عشرہ مبشرہ ہی ہمین اہل میں اور یہ اسبطر عددا سکے واد کے برون میں بڑے گئی دکانی المرقاة والطیبی **باب** فی من روى حدیثا وھو یزنی انہ کذب **اب** حدیث موضوعہ کے روایت ہے نہت میں **عن** المغیرۃ بن شعبۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من حدث عنی حدیثا وھو یزنی کذب فھو احد الکاذبین ترجمہ روایت ہے شعبہ بن شیبہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بیان کرے سہار نام سے کوئی حدیث روگمان کرتا ہے کہ جو کہ پس وہ وہو کذاب میں کا ایک جوڑا ہے **ف** اسبابین علی بن ابی طالب اور سہرہ سے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت ہے شعبہ بن شیبہ کہ حکم سے انہوں نے عبد الرحمن بن ابی لیسہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے حدیث عبد الرحمن بن ابی لیسہ کی جو مروی ہے اہل حدیث کے نزدیک صحیح ہے کہا پوچھا میں نے عبد الرحمن سے جب کہ نہت ابو محمد سے ملا اسکی جو فرمایا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو بیان کرے سہار نام سے کوئی حدیث روگمان کرتا ہے کہ جو کہ پس وہ وہو کذاب میں کا ایک جوڑا ہے اور کہا میں نے کہ جسے روایت کے کوئی حدیث اور وہ جانتا ہے کہ سند میں اسکی کچھ خطا ہے تو میں خوف کرتا ہوں کہ داخل ہو گیا وہ عید میں اس حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور میں نے کہا جیسے کہ بعض لوگ حدیث مرسل کو مرفوعہ کہتے ہیں یا بدل دیتی ہیں اسکے سنا کو تو وہ ہی داخل ہو گا اسی عید میں اور یہ سب تغیر تھے سال کے پس جوابے یا عبد اللہ نے کہ نہیں یہ لوگ جب کا تم نے ذکر کیا داخل نہیں اس عید میں بلکہ وہ داخل

حدیث باہوت بار علی بن زبیر

حدیث باہوت بار علی بن زبیر

جورایت کرے ایسی حدیث کہ نہیں جانتا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی کچھ اصل اور روایت کو دیکھ کر اسے انھیں کہ نام سے سوچے خوف ہے کہ داخل ہو گا وہ شخص اس میں سے ترجمہ اس
 وعید میں داخل ہو جہ لوگ کہ احادیث موضوعہ پر غلط بیان کرتے ہیں یا غریب تفسیر کے لئے جوہل حدیث بناتے ہیں جیسے انگلیاں جوڑنے کی روایت وقت افان کہ بلغنا
 محدثین موضوع ہے اور سخاوی وغیرہ کا تحقیق اس کے وضع پر تصریح کر دی ہے اور سیطرہ موضوع میں وہ حدیث کہ فضائل سوز میں صاحب کشف نے ہر سور کے ذیل میں نقل
 کر دی ہیں اب علم کو لازم ہے کہ ان روایت کریں **باب** ما نھی عنہ ان یقال عند حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باب تمام حدیث کے آداب میں
عن محمد بن المنکدر و سألہ ابی النضر عن عبد اللہ بن ابی رافع و غیرہ رفعہ قال لا یفین احدکم متکبرا علی امریکہ یا نبیہ امرمہا امرت
 بہ او نھیہ عنہ فقیول لا ادری ما وجدنا فی کتاب اللہ اتبعنا ترجمہ دیکھو محمد بن منکدر اور سالم سی وہ دونوں روایت کرتی ہیں عبد اللہ سی وہ ابھی
 سے اور ابو رافع کے سوا اور ابو یوسف اسکو فرمایا یوں کہ کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ پاؤں میں تم میں سے کسی کو مکہ لگائی ہو اپنی مسند پر کو آدمی اسکو حکم دے
 کہ امر کیا ہو میں نے یا نہیں ہے ہوا اس سے اور وہ کہنے لگے کہ میں نہیں جانتا کچھ اللہ کے کتاب میں یا شیکے سم تاج ہو گئے اسکے **ف** یہ حدیث حسن ہے اور دیکھ بعض کے سفیان
 سے انہوں نے ابن المنکدر سے انہوں نے نبی سے اللہ علیہ وسلم سے اور دیکھ سالم ابی النضر فی عبد اللہ بن ابی رافع سے انہوں نے اپنے اپنے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ابن
 جب روایت کرتے اس حدیث کو علیہ وجہ کہ روایت ہے حدیث محمد بن منکدر کے سالم کی حدیث اور جب جمع کر دیتے دونوں روایتوں کو اسی طرح روایت کرتے اور ابو رافع مولو
 میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کا اسم ہے **عن المقدام بن معدی کرب** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکاھل عسی یجلی بیلغہ الحدیث
 عتی وھو متکبر علی امریکہ فقیول بیدنا و بیدکم کتاب اللہ فما وجدنا فیہ حلالا ولا استحلالا ولا ما وجدنا فیہ حراما حرمانا ولا ما حرّم رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کما حرّم اللہ ترجمہ دیکھ مقدام بن معدی کرب سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آگاہ ہو کہ قریش کے پیغمبر کی آدمی کو حدیث میری اور دیکھ لگائی
 ہو گا اپنی مسند پر اور کہنے لگے گا کہ تم اور تمہارے درمیان اللہ کا کتاب ہے یہ ہم جو امین حلال یا شیکے اور جسکو حرام یا شیکے اسکو حرام کہیں گے اور بیشک جسکو حرام کہا
 اللہ رسول نے اس کی رحمت ہوا پھر اور سلام حرمت میں اس چیز کے مانند ہی جسکو اللہ حرام فرمایا **ف** یہ حدیث غریب ہے اس سے مترجم ان حدیث میں بڑی تفسیر ہے
 متعین کو اور ان لوگوں کو کہ ارادہ حال کو ترجمہ دیتی ہیں احادیث مطہرہ اور احادیث کے اقوال کو جو یہ احادیث سی مخالفت کہتی ہیں انکو وجہات بارہ فرمیں کر کے قبول
 فرمائی ہیں اور احادیث صحیحہ پر غیر منسوختہ کو تاویلات فاسدہ سے رو کیا جاتے ہیں ما زاد من ذلك یؤیدون لیطغی انو رائلہ با فو حصرہ واللہ معہم توبہ وکو
 کرۃ الکا فوون حالانکہ اکابر امت اور ائمہ نے انکو صریح ہی کہ جب حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تو سہا اقوال کو دراز جڑ پھینکے اور بالکل ان سے قطع
 نظر کر دیا چنانچہ محمد بن زید نے نقل کی حدیث ابی رافع کے اور کہا کہ اس حدیث میں دلالت واضح ہے کہ حاجت نہیں عرض کرنا حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا کتاب اللہ پر اس کی جب
 ثابت ہو گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی چیز پس و محبت ہی امت پر قبضہ حاجت نہیں اسکو کسی پر عرض کر سکی میں کہتا ہوں کہ جب حدیث کا عرض کرنا کتاب اللہ پر ضرور
 نہوا بلکہ بجز وسع اسکا قبول کرنا اور ماننا چاہئے تو غیر کتاب پر عرض کر سکی بدھ اولی حاجت نہیں مگر یہ کہ عرض کرنا کسی حدیث کا اس نظر سے ہو کہ معلوم ہو جا کہ یہ صحیح
 ہے اس میں کچھ مضائقہ نہیں یہ اللہ کے طرف شکا ہے ان لوگوں کے کہ جنکے خیال خام میں یہ مترسری کہ احادیث صحیحہ تمام میں بعد صحت اور ثبوت کے کہ عرض کے جادین قول اللہ
 پر شک ہے تمام میں سوا اگر انہوں نے قبول کیا تو لائق محبت ہیں اور نہیں تو نہیں سوائے عقیدہ باطل میں یہ با شیکہ کہ احادیث ثابتہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے محبت نہیں بذاتہ
 بلکہ قول اللہ محبت سے محبت اور حرمت اور وجوب اور نبی ثابت نہیں موتی ان کے نزدیک احادیث بلکہ ثابت موتی ہیں یہ قول امام سی اور یہ عقیدہ بالکل فاسد و باطل ہے اور
 مسلم میں عمران بن حصین سے روایت ہے کہ وہ حدیث بیان کر رہے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای ایھا را لایاتی الا بخیر کہ بشیر بن کعب نے کہا کہ ایسا ہی لکھا ہوا ہے کہ کتب حکمت
 میں کہ اسی سے ہے وقار و سکینہ تو عمر ان کے فرمایا کہ میں تجھے سنا ہوں حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور تجھے سنا ہے بات اپنی صحیفہ کے اور دوسرے روایت میں ہی کہ غصے
 ہو گئے عمران یہاں تک کہ سرخ ہو گئیں انکی دونوں آنکھیں اور کہا کہ کہی نہ دیکھو نہیں تجھے اس عالمین کہ میں روایت کرتا ہوں تیرا الی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور تو در بیان میں
 لا کہ اور بات اتنی اوستنبط ہوئی اس حدیث شاعت اور برائی اسکی جو کہتا ہے حدیث سنکر کہ یہ موافق نہیں ہے فقہ ابو حنیفہ کے مثلاً یا نقل کر دیا ہے اسکی خلاف میں قول کسی
 چہ جائی کہ وہ مرکب ہوا اس خطائی کہیر کا کہہ بیٹھے کہ حدیث مخالف ہے فقہ کے اور یہ فقہ جانتے ہیں حدیث نہیں جانتے یا سیطرہ کی اور گستاخی اور بی ادب بات کہی اور ان سے

پرفتن میں توبہ عادت ہو گئی ہے اکثر طلبہ علم کی اور دین ٹھہر گیا ہی خواص کا عوام کا تو کیا ذکر ہے اور غور کرنا چاہئے کہ بشیر بن کوئٹہ کے عمر ان کے سامنی جو نقل کیا تو نقل مکت کا اسے منظور تھی مخالفت حدیث کی بلکہ مطلوب تھے تاہم اس کے مگر خفا ہوئی اس پر عمران اور جبر کا اور عتاب اور عقوبت کیا ان پر اس لئے کہ ذکر کرنا مجلس حدیث میں قول کسی کا مشغول کرنا ہی سہی سید کا بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے طرف سے غیر کثیر اور مانع ہونا ہی تفکر اور تدبیر سے آپ کے کلام نور الایمان میں اور متفرق کرنا ہے ان کے قبلہ توجہ کو خواہ سے شارع علیہ السلام کے اور ظل اور ظل ڈال دینا ہی ان انوار میں کہ جو آنحضرت کے قول میں توجہ کرنے سے امت کو حاصل ہو رہا تھا اور محروم کرنا ہے ان برکات سے سامعین اور ناقلین کو کہ بسبب کمال توجہ ان کے کی حد متطہر کی طرف ان کے قلوب پر عالم قدس سے نازل ہو رہا تھا یہ ہیں انہیں جو ہے عمران نے نام رکھا اس کا معارضہ اور مزاحمت کلام رسول علیہ السلام کے کہ جو باطن میں وحی الہی کے ساتھ اور گناہ اس گستاخی کو جلیات باوید اور خطا و ظاہر ہر ہائیک کہ سرخ ہو گئیں ان کے انہیں اور غیرت کہا لی انہوں نے واسطی کلام رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام اور غضب میں سودا پر ناقل کے یہ کیا حال ہے اس شخص کا جو نقل کر دیا ہے احکام حلال و حرام میں صاحب جس کے مقابلہ میں قول مخالف زید و عمر کا اور کیا فیضیت ہوتی اس کی اگر ہوتا وہ عمران رضی اللہ عنہ کے سامنے اور مسلم مروی ہے کہ حاضر بنے تسکین ہی عمران کے حضور کو یہ کہ بشیر منافق نہیں ہے یعنی مؤمن ہے اور یقین کیا حاضر بنی کہ عمران نے اس گستاخی کے سبب اسی منافق سمجھا یہ جبر الہی باسی صحابہ کو مظہر نفاق کا ہو جاوے کہ حسین کس طرح کی مخالفت حدیث نہ تھی تو کیا حال ہوتا اگر وہ سنتی گستاخان اور بے ادبیاں متعصبین مان کی کہ کوئی کہتا ہے قال قال بسیار بہت مرقال ابو صفیہ در کاست اور کوئی کہتا ہے اس حدیث کو سہرا امام نے نہیں یا ہم کہو کہ عمل کرین اور کوئی کہتا ہے ہم کیا جانیں حدیث کیا ہی کہوفہ کافی ہے یا قول امام داف ہے معاذ اللہ من ذلک کہا و تَحْتَبُونَهُ هَيْتًا وَ هُوَ عِنْدَ اللَّهِ عَظِيمٌ اور ابو ہریرہ مروی ہے کہ جب انہوں نے روایت کی حدیث مرفوعہ کہ و نہو کرو اچیر نہ کہ جس کو ان کے چہو ہے تو ابن عباس نے کہا کیا وضو کرین ہم گہی اور گرم پانی سی تو کہا ابو ہریرہ نے اسی ابن اخی جب تو نے حدیث رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تو باقین مت بنا یعنی بلا عذر قبول کرو اور تقریرین مت چھاٹ رواہ الترمذی اور ابو ہریرہ مروی ہے کہ انہوں نے جب روایت کیا تو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمایا ہے اپنے جب کوئی سو اٹھے تو نہ ڈو کہ ہاتھ پارتین میں جب تک کہ نہ دھو لی اسے تین بار تو کہا قین اس شخص نے کہ کیا کرین ہم ہر اس کے ساتھ تو فرمایا ابو ہریرہ نے لغو باد من شرک یعنی خدائی پناہ تیری نساؤ اور ہر اس ایک سنگ نفور ہوتا ہے مانند حوض کے کہ اسی کوئی اٹھا نہیں سکتا اور یہ جو فرمایا ابو ہریرہ نے کہ اسی ابن اخی جب نے تو حدیث تو باقین مت بنا اس میں اشارہ ہے کہ جب حدیث سنی تو اس کے مقابلہ میں معافی قیاسیہ لاوی اور معارضات عقلیہ نہ پیش کرے اور اصول قاطعہ کو مقدمات عقلیہ سے رد کری اور اس طرح کی تصریحات صحابہ کی بہت ہیں کہ اگر جمع کیا دین تو اس کے لمبی ایک فقر طویل کی حاجت ہو اور تابعین غیر ہم سے ہی ایسی اہل بہت مروی ہیں خیالچہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ شخص بعض قول کا ناخوگوار بعض قول اس کا سپر سپر دیا جاوے گا یعنی قابل قبول نہو گا مگر صاحب اس قبر کے اور اشارہ کیا قبر مبارک کی طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور امام احمد بن حنبل نے نہ تصنیف کے کوئی کتاب فقہ میں اور حفظ کیا ان سے لوگوں نے جو حفظ کیا سینوں میں اور ان سے عرض کے ایک لوگوں نے کہ کیوں نہیں تصنیف کرتے آپ فقہ میں تو فرمایا انہوں نے کہے مجال ہے کہ کلام کرے اللہ کے الگی یا اس کے رسول کے کلام کے الگی اور ابن مبارک نے فرمایا کہ لوگ ہمیشہ خیر و صلاح سے رہیں جب تک کہ انہیں طالبان حدیث ہونگے یہ جب طلب کریں گے علم کو غیر حدیث سے بگاڑا جائیگا اور امام شراعی نے کہا منہج میں کہ اجماع عام ہے اس پر کہ سنت حاکم ہے کتاب اللہ اور نہی ہے کتاب اللہ سنت پر انتہی یعنی کتاب اللہ اور حدیث میں اگر تعارض ہو بادی النظر میں تو سنت اور حدیث قابل قبول ہے اس لئے کہ کتاب مجمل ہے اور حدیث اس کی مفسر اور فرمایا امام عظیم رحمۃ اللہ علیہ نے کہ کوئی قول قبول الرسول صلی اللہ علیہ وسلم یعنی چوہر و درمیر قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کے لئے اور روایت کے حاکم اور بیعتی نے شافعی سے کہ وہ فرماتی تھی جب صحیح ہو جاوے حدیث تو وہی میرا مذہب ہے اور فرماتی تھی جب دیکھو کلام میرا کہ مخالفت ہے کلام رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے تو ہنیک دو کلام لیا دیو یا رزنا خلاصۃ ما فی الدراست **باب** فی کراہۃ کتابۃ النعلیہ باب کتابت علم کے راست میں **عن** ابی سعید قال استاذنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ان کتابۃ فکھ یا ذن لنا **رحمہ** روایت ہے ابی سعید رضی اللہ عنہ کہ انہوں نے کہ اجازت چاہی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث لکھنے کی تو اجازت نہ دی بلکہ میں نے ابتدائی اسلام میں **ف** اور مروی ہوئی یہ حدیث کئی سندوں سے اس سند کے سوا ہی زید بن اسلم سے اور روایت کیا اسکو ہانکے زید بن اسلم سے مگر ہم نے ابتدائی اسلام میں حکم تھا کہ کوئی چیز نہ لکھو سو قرآن کے اس خیال سے کہ شاید حدیث قرآن میں لجاوے اور زمانہ کما جب مقرر نہ ہو جاوے تو جو کچھ لکھا ہو سکے لوگ قرآن جلنے لگیں یہ خیر میں جب صحابہ محاط و فضیہ ہو گئی اور وحی متلو اور غیر متلو میں فرق بن جلنے لگے تو آپ نے حدیث لکھنے کی بھی اجازت دیک

کتاب حدیث احکم

تب ہی بعض احادیث بسبب شدت کتابت میں آئی نہ یہ کہ تدوین انکی شروع ہو جائی **باب فی الرخصة فی باب کتابت حدیث کی خدمت میں عن** ابی ہریرہ
 قال کان رجل من الأنصار یحلی علی رسول الله صلى الله عليه وسلم فيسمع من النبي صلى الله عليه وسلم الحديث فيحمله ولا يحفظه فشكى ذلك
 إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله اني لاسمع منك الحديث فيحفظني ولا احفظه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم استعن بمن ينك
 وأوفأ بيدك لا تحفظ حرمه رايحه ابی ہریرہ کہا کہ تھا اکبر انصار سی کہ بیٹھا تھا مجلس میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور سنتا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیثیں اور پسند
 آتی تھیں اور یاد کرتی تھیں موشکا کیسے اُٹھنی اپنی یاد نہ تھی کہ یا رسول اللہ میں سنتا ہوں انکی حدیثیں اور مجھ پرچی لگتی ہیں اور
 یاد نہیں ہر تین جھکھو سو فرما یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مدلی تولیے دہنی ہاتھ سے اور اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے کہنے کے طرف **ف** اسباب میں عبد اللہ بن عمر سی ہی
 رايحه اس حدیث کی سننا کچھ قایم نہیں لیجئے قوی نہیں سنائیں محمد بن اسماعیل سے فرماتی تھی کہ غلیل بن مکرہ حدیث ہی **عن** ابی ہریرہ ان النبی صلی اللہ علیہ
 وسلم خطب فذکر قصۃ فی الحدیث فقال ابو شاہ الکتبوا لی یا رسول الله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اکتبوا لابی شاہ وفي الحدیث قصۃ حرمہ
 رايحه ابی ہریرہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا اور ذکر کیا راوی نے ایک قصہ حدیث میں یعنی خطبہ کے تقریباً کہ تو کہا ابو شاہ فی لکھو اور مجھ کو جھکھو یا رسول اللہ تو فرمایا یا رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھو ابو شاہ کو اور اس حدیث میں ایک قصہ **ف** یہ حدیث حسن ہے اور رايحه شیبانی بھی بن ابی لثیر سے انڈا کے مترجم پوری روایت
 صحیح مسلم میں ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ فرمایا انہوں نے جب ختم دی اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو کہ پرکھ رہے ہو آپ لوگوں میں لیجئے خطبہ پڑھنے کو اور حملہ الہی اور شاکی
 اسپر پڑنا کہ اللہ تعالیٰ فی رو کا کہ سی اصحاب فیل کو اور مسلط کیا اسپر اپنے رسول کو اور مومن کو اور وہ حلال نہیں ہوا کیسے لی قبل پیر اور میرے ہی حلال ہوا کیسے عتہ کن
 اور نہ حلال ہو گا بعد میرے کیسے لی سونہ ہکا یا جاو شکار اسکا اور نہ توڑا جاو کاٹے وار وخت اسکا اور حلال نہیں پڑی چیز اسکی اٹھانا اگر اسکو جوتا ہے اور جب کوں شخص
 بار جاو وہ دوام میں مختاری یادیت لیسکو یا قصاص میں قاتل کو قتل کری سو عباس سے عرض کے کہ اگر یا رسول اللہ کہ ہم اسکو اپنی قبور اور بیوت میں اتنی میں تو فرمایا اپنی
 کہ خیر اوخر کے کہا انیکا مضائقہ نہیں سو کھڑے ہو ابو شاہ کہ ایک مرد تھی کہ انہوں نے اور غرض انی انہوں نے کہ مجھ لکھو اور مجھ یا رسول اللہ تو فرمایا اپنی لکھو ابو شاہ کو وید کہ یہ
 اور اسی سے پوچھا کہ کیا چیز وہ لکھواتی تھے کہا انہوں نے یہی خطبہ جو رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ میں پڑھا تھا پس اس حدیث اجازت مولیٰ اصحاب کو تحریر احادیث اور یہ خبر
 امر تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پس نہی اول منسوخ ہی جیسا ہم اب گذشتہ میں اشارہ کیا تھا طرف اسکی **عن** ہام بن مہدیہ قال سمعت ابا ہریرۃ یقول لکن
 احد من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم اکتز حدیثاً عن رسول الله صلى الله عليه وسلم متقیاً عبد الله بن عمرو فاذنہ کان یکتب وکنت لا
 اکتب ترجمہ رايحه ہام بن مہدیہ سے کہا انہوں نے کہ سنائیں ابو ہریرہ کہ وہ کہتے تھے کہ کوئی نہیں ہے اصحاب سی سول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مجھ سے زیادہ حدیث جانی والا تحفظ
 صلی اللہ علیہ وسلم کے مگر عبد اللہ بن عمرو کہ وہ لکھتے تھے اور میں نہ لکھتا تھا **ف** یہ حدیث حسن ہے اور وہب بن منہبہ جو راوی ہیں اپنی جہانی سے تو انکے جہانی کا نام ہام
 بن منہبہ ہے **باب** حاجاء فی الحدیث عن بنی اسرائیل باب بنی اسرائیل سے روایت کر نیکیے میانین **عن** عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
 وکنت لا اکتب ترجمہ رايحه بنی اسرائیل وکلا حورج ومن کذب علی متعمداً فلیتبعوا مقعداً من النار ترجمہ رايحه عبد اللہ بن عمرو سے فرمایا
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا اور مجھ سے اگرچہ ایک تہ ہو لیجئے غائبین کو اور روایت کرو نبی اسرائیل کہ میں کچھ جرم نہیں اور جو مجھ پر جوٹ باندھی قصداً وہ اپنی جگہ ٹھہرو
 لے دوزخ میں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے رايحه کے ہم سے محمد بن فضال انہوں نے ابو عاصم سی انہوں نے اور اسی سے انہوں نے حسان بن عطیہ سی انہوں نے ابی کبشہ سلوی سے
 انہوں نے عبد اللہ بن عمرو سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے انڈا کے اور یہ حدیث صحیح ہے مترجم قولہ پوچھا اور مجھ سے اگرچہ ایک آیت ہو جا ہا رايحه کے مراد آیات کلام اللہ میں اور
 احادیث ہی میں اسلئے کہ جب قرآن باوجود اس کے مشہور و منتشر ہے اور عالمین اور ناقصین کے بہت میں اور عالمین اسکی حفاظت کا وعدہ ہی کیا ہے اس کے
 پوچھا نیکیا حکم ہو انو حدیث کا پوچھا تا تو بد رجہ اولی ضرور ہوا یا رايحه کے کلام مفید جامع احکام شرعیہ کی از قبیل جواب لکم ہوجیے کہ اکثر احادیث میں رسول خدا صلی اللہ علیہ
 وسلم کے تو سننے حدیث یہ ہونے کے پوچھا اور مجھ سے اگرچہ ایک حدیث ہو اور وجہ تخصیص یہ ہوگی کہ قرآن کا تو اللہ تعالیٰ خود حافظ ہے اہل بیت کو حفاظت احادیث پر ضرور ہی کہ تو تفسیر
 کتاب پر پور ہے قولہ اور روایت کرو نبی اسرائیل سے الخ لیجئے حکایت کرو اور خبر دو ان چیزوں کے کہ ان سے ملے ہو اور رنگ نرو ان سے روایت کر نہیں اس خیال سے کہ اصل روایت میں جیٹا

یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

واجب اور رعایت انصال سند کی پڑھو رہی اور نقل کرنا عدل فقہ صاحب سی لازم ہے اور چونکہ قبل اسکے تواتر کے پڑھنے اور اسکے لکھنے سے منہ فرمایا تھا اور فرمایا تھا کہ کیا تم متحیر ہو
چاہتے ہو پس دین میں جیسے کہ یہود و نصاریٰ متحیر ہیں چنانچہ جابری یہ مضمون مردی ہے اس حدیث میں اتنی اجازت دی کہ اگر نقص و موافقہ و اشال انکے نقل کر دو اور اسے عبرت
لو تو کچھ مضائقہ نہیں نہ شرایع اور احکام کہ وہ شریعت محمدیہ منسوخ ہو چکے ہیں اور اگر انکی سند متصل انبیا علیہ السلام تو یہی کچھ مضائقہ نہیں بلکہ مقصود عبرت لینا ہی ثبات کسی
حکم جدید کا یا تحصیل کے عقد کی کہ اسکے لئے شریعت محمدیہ کافی ہے کہ افعال الشیخ فی شرح مشکوٰۃ **باب** مَا جَاءَ أَنَّ الدَّلَالَ عَلَى الْحَذَرِ لِقَاعِهِ ابْتِغَاءً لِمَا فِيهِ مِنْ عَيْنِ
النَّبِيِّ قَالَ ابْنُ أَبِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ يَتَحَوَّلُ فَلَمْ يَجِدْ عِنْدَهُ مَا يَحْتَلُهُ فَدَلَّ عَلَى الْخَرْجَةِ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ
إِنَّ الدَّلَالَ عَلَى الْحَذَرِ لِقَاعُهُ تَرْجُمُهُ رَأَيْتَ ابْنَ مَالِكٍ سَأَلَ ابْنِي صَالِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ كَيْفَ يَأْسُ سَوَارِي مَا كُنْتُ كُوسُونَهُ بِلَايَةِ كَيْفَ يَأْسُ سَوَارِي مَا كُنْتُ كُوسُونَهُ بِلَايَةِ كَيْفَ يَأْسُ
اسْکولائے شخص کے پاس کہ سوار می می اسنی اس شخص کو اور خبر دی اسکی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تو فرمایا اپنے تیلانے والا خیر کا ثواب میں مثل کرنیوالی کچھ ہے **ف** سابین
ابی سود اور بریدہ سے روایت ہے یہ حدیث غریبہ اس سند سی یعنی انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں **عَنْ** ابْنِ مَسْعُودٍ
أَبَدَرِيٍّ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَتَحَوَّلَ فَقَالَ لَهُ قَدْ أَبُو عَنِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْجِعْ فَلَا تَأْتِنَا لِحْمَلُهُ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَلَّ عَلَى خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ فَاعِلِهِ أَوْ قَالَ عَامِلِهِ تَرْجُمُهُ رَأَيْتَ ابْنَ مَالِكٍ سَأَلَ ابْنِي صَالِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ كَيْفَ يَأْسُ سَوَارِي مَا كُنْتُ كُوسُونَهُ بِلَايَةِ
سوار می مانگتا ہوا اور عرض کے اُس نے کہ یہ جانو مر گیا ہے سو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جاؤ تم فلا نے شخص کے پاس سو گیا وہ اسکی پاس اور سوار می می اسنی اس شخص کو تو فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو دلالت کری کسی چیز پر اسکو ثواب ہے مثل کرنیوالی کے باوجود اس میں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو عمر و شیبانی کا نام سعید بن یاس ہے
اور ابو سود و بریدہ کا نام عقبہ بن عمرو ہے روایت کے ہے حسن بن علی ظاہر ہے انہوں نے عبد اللہ بن میر سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابی عمر و شیبانی سے انہوں نے ابی مسعود
انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے اور کہا اس میں مثل اجر فاعلہ و رشک لیا اس میں **عَنْ** ابْنِ مَوْسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ارْجِعْ
وَلَوْ جَرَّوْا وَلْيَقْضِ اللَّهُ عَلَى لِسَانِ بَدِيَّةٍ مَا شَاءَ تَرْجُمُهُ رَأَيْتَ ابْنَ مَالِكٍ سَأَلَ ابْنِي صَالِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ كَيْفَ يَأْسُ سَوَارِي مَا كُنْتُ كُوسُونَهُ بِلَايَةِ كَيْفَ يَأْسُ
اپنی نبی کی زبان پر چو چاہی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور برید بن عبد اللہ بن ابی بردہ بن ابی موسیٰ بن کعبہ سے روایت ہے کہ وہ ایک انس ثوری اور سفیان بن عیینہ اور بریدہ کثیری
ہے وہ بیٹی میں ابی موسیٰ شمری **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَا مِنْ نَفْسٍ تُقْتَلُ ظُلْمًا لَا كَانِ عَلَى ابْنِ آدَمَ كَفْلٌ
مِنْ دَمِهَا ذَلِكَ لِأَنَّهُ أَوَّلُ مَنْ اسْتَكْبَرَ فَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ سَنَ الْقَتْلُ تَرْجُمُهُ رَأَيْتَ ابْنَ مَالِكٍ سَأَلَ ابْنِي صَالِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ كَيْفَ يَأْسُ سَوَارِي مَا كُنْتُ كُوسُونَهُ بِلَايَةِ كَيْفَ يَأْسُ
سند ہے کہ قتل کیا جاوے ظلم کی راہ میں مگر یہ ہوا ہی بن آدم پر ایک بار گناہ اسکے خون سے اور اسے ہی کہ اسے پہلے راہ والی قتل کے اور عبد الرزاق نے کہا سن اور معنی اسن اور
سن کے ایک ہی ہیں اور اس کے معنی تباہ والی اسے یعنی قتل ناحق کی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** فِي مَنْ دَعَا إِلَى هُدًى فَاتَّبَعَ بَابُ اس شخص کے ثواب
میں جس نے ہدایت کی طرف بلایا اور لوگوں کے اسکی راہ کی **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَعَا إِلَى هُدًى كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ
مِثْلُ أُجْرِهِ مَنْ يَتَّبِعُهُ لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ أُجْرِهِمْ شَيْئًا وَمَنْ دَعَا إِلَى ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ مِثْلُ مَنْ يَتَّبِعُهُ لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ إِثْمِهِمْ شَيْئًا تَرْجُمُهُ رَأَيْتَ ابْنَ مَالِكٍ سَأَلَ ابْنِي صَالِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ كَيْفَ يَأْسُ
بنیر اسکے کہ انکے ثوابوں کے کچھ کہنے یعنی اللہ تعالیٰ اپنے خزانہ غیب سے دعوت کرنیوالی کو مانتی والوں کی برابر ثواب دے یو یکا یہ نہیں کہ انکے ثواب سے کاٹ کر اسی دیا جاوے جسکی بلایا اسکا
کی طرف اسکو نہ ہو گا ان لوگوں کے گناہ کے مانند جنہوں کے اسکی بات مانی نہ گئیگا انکے گناہوں کے کچھ **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے متبرحم جسے بلایا لوگوں کو ہدایت
کے طرف یعنی ایمان و توحید اور اتباع حدیث کی طرف اور تائید کی قامت سنت اور احیاء و موہبت میں اور پہلایا علوم دینیہ کو تصنیف و تالیف و طبع و کتابت سی بصر
اموال و نبل سی سائنا و جنان اسکو اجر ہے قیامت تک ان سب کا جتنے تابع ہوں اسکے اور قبول کریں اسکی دعوت کو اور داخل ہیں اس میں محمد ثین بابرکت کہ علی تالیف سی
ایک جہان کو فائدہ ہوا اور قیامت تک انکے ثمرات اور برکات سے سائر امت مالا مال ہے اور شامل ہیں ان میں مجتہدین امت کہ جسکے استنباطات صحیحی الیہ عالم مستفید ہوا اور
حشر تک انکے انوار احتیارات سے ہر ایک خوشحال ہے اور سیطرہ ہر واعظ و داعی الی الخیر و مودت و ملت اور متبہ سنت کو اس بشارت سی اپنے حوصلہ کی نوافی و دعوتی مظاہر

تعلیم بزرگوار

اسکی

اس شخص کے ثوابوں کے کچھ کہنے یعنی اللہ تعالیٰ اپنے خزانہ غیب سے دعوت کرنیوالی کو مانتی والوں کی برابر ثواب دے یو یکا یہ نہیں کہ انکے ثواب سے کاٹ کر اسی دیا جاوے جسکی بلایا اسکا

بخاری اور مسلم اور ابوداؤد اور ترمذی اور یحییٰ بن یحییٰ بن عیینہ اور احمد بن حنبل وغیرہم کے جوامع میں حدیث کے اور وہب بن خالد نے کہا مشرقی سی ضرب تک کوئی زیادہ امین نہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کا امام مالک سے بڑا کچھ بھی بن سیکہ کہا قوم میں کوئی اسم نہیں امام مالک سے زیادہ امام شافعی نے فرمایا اگر امام مالک اور ابن عیینہ نہ ہوتی تو علم اہل حجاز کا تشریف لیجا تا اور کہا کہ جہاں علما کا ذکر ہو تو امام مالک ایک ستارہ روشن میں اور اس قدر علم حدیث کا ادب انکی نظر میں تھا کہ عبدالعزیز بن مبارک فرماتی ہیں کہ ایک دن میں امام مالک کے محفل ہلا یک منزل میں حاضر تھا اور وہ حدیث بیان کر رہے تھے اور ان کے کپڑوں میں ایک بھو تھا کہ اس نے سولہ جگہ ڈنگ مارا اور چہرہ انکا متغیر ہو جاتا تھا اور رنگ زرد ہو جاتا تھا مگر سلسلہ حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا منقطع نہ کرتے تھے یہ جب فارغ ہوئے مجلس سے اور لوگ متفرق ہوئے میں نے کہا ای ابا عبدالعزیز میں نے تمہارا عجیب حال دیکھا انہوں نے فرمایا ہاں اور مجھے خبر کی اور کہا کہ میں نے صبر کیا اس بلا پر نظر حلال حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا اور جعفر بن سلیمان نے لوگوں سے کہا کہ امام مالک تمہارا بیعت کو کچھ نہیں سمجھتے سو وہ غضبناک ہوا اور انکو بلایا اور بہت اندوہی اور کڑے ماری اور ہاتھ کھینچے یہاں تک کہ شانہ انکا اتر گیا اور اسکے بعد انکی بزرگی اور عزت لوگوں میں اور زیادہ ہو گئی چنانچہ اس شانہ اترنے کے بعد سے وہ ہاتھ نہ باندھ سکتے تھے یہ کہہ کر دے میں سے تمسک ہوں مگر اس سے کہ لیم رویشہ رہا اکثر مالکیہ پر اور غضبی نے کہا میں داخل ہوا امام مالک پر مرض موت میں انکو روتی دیکھا سو میں نے سبب دینکا پوچھا انہوں نے فرمایا کیوں رونے لگتا ہے میں دوست رکھتا ہوں کہ جو فتویٰ میں نے اپنی رائی اور پیاس سے دی میں ہر ایک کے عوض میں ایک ایک کوڑا میں دنیا میں کہا لیتا اور آخر کے خوف سے چم جاتا اور کتا کے میں کوئی فتویٰ اپنی رائی سے نہ دیتا ہوا اور یہ قول دلالت کرتا ہے انکے کمال اور تقویٰ اور احتیاط پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائی نیز اور بلند کسے درجہ انکے اعلیٰ علیین میں اور داخل کرے اس فقیر کو انکے محبین اور مخلصین میں اور جگہ می حبت لکھا و میں انکے آمین یا رب العالمین یا باری یا جبار یا جبار فی فضل الفقہ علی العبادۃ باب علم کے افضل سو میں عبادت سے محبت ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھبتہ اشد علی الشیطان من الف عابد ترجمہ یہ ہے ابن عباس سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک فقہیہ نے عالم با حدیث سخت تر ہے شیطان پر نیز ارعاب سے زیادہ یہ حدیث غریب نہیں جیانتے ہر اسکو مگر اسی سند سی ولید بن مسلم کے روایت سے عن قیس بن کثیر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا قال الذر د و و هو بد مشق قال ما اقد ماک یا اخی قال حدیث بلغنی انک تحدیث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما حیث لحاجۃ قال لا قال اما قد مت لیجانہ قال لا قال ما حیث الا فی طلب ہذا الحدیث قال فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من سلك طریقاً یصل فیہ علماً سلك اللہ بہ طریقاً الی الجنة وان المملکۃ لتضع ارجلہا رضى بطالب وان العالم لیستغفر لہ من سئل التملک است و من فی الارض حتی الخیتان فی الماء وفضل العالم علی العابد کفضل القمر علی سائر النواکیر ان العلماء ورتہ الا نبیاء ان الانبیاء کم یومرنوا دنیا را ولا یرہما انما ورتوا العلم فمن احدثہم فقد احدثہم وافر ترجمہ روایت قیس بن کثیر سے کیا آیا لیم مدینہ سی ابی الدردار کی پیاس اور وہ شش میں ہی تو پوچھا ابودرداء کیوں آئی تم اسی بہابی سے کہا اسی کہ مجھے خبر ہو چکی ہے ایک حدیث کہ تم بیان کرتے ہو اسی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ابوالدردانی کیا تم نہیں آئی کسی اور حاجت کو اسے کہا نہیں کہا ابوالدردانی نہیں آئی تم تجارت کو کہا نہیں کہا نہیں آئی تم ملاس حدیث طلب کو پوچھا ابوالدردانی کہ بیشک میں نے سنا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتی تھی جو جلی کوئی راستہ کہ ڈھونڈتا ہوا میں علم کو اسان کر دیکھا اللہ تعالیٰ بسبب علی ایک سمت طرف حبت اور بیشک فرشتے جہاتی میں اپنی بازو طالب علم کے رشتہ مند کی لئے اور حکم لئے مغفرت مانگتے ہیں جو لوگ میں آسمانوں میں اور زمین میں یہاں تک کہ چھیدان پانی میں اور فضیلت عالم کے عابد پر ایسی ہے جیسے فضیلت پانچ کے تاروں پر اور بیشک علماء و اشرار میں غمیر و ن کے اور پیر میں نے ورثہ بخور دینا اور ہم کو ملکہ ورثہ جوڑا ہے علم جو جسے عام حاصل کیا اسے حظ وافر ایاف اور نہیں جاتا ہم اس حدیث کو مگر عاصم بن ربیع کے روایت سے اور اسناد اسی سیر نزیک متصل نہیں سیطرہ روایت کے ہم سے محمود بن خداش نے یہ حدیث اور مروی ہوئی یہ حدیث عاصم بن ربیع بن حیرہ سے انہوں نے روایت کیے داؤد بن جبیل سے انہوں نے کثیر بن قیس سے انہوں نے ابی الدرداء سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یہ صحیح ترین ہے محمود خداش کے روایت سے عن یزید بن سلمۃ الخثعمی قال یا رسول اللہ انی سمعت منک حدیثاً کثیراً اختلف ان ینسے اوکۃ اخرۃ فخرتینی بکثرة تکون جماعاً قال اتق اللہ فیماتکم ترجمہ روایت یزید بن سلمہ سے کہ عرض کیے انہوں نے یا رسول اللہ میں نے سنا ہوں آپ سے بہت سی حدیثیں اور تمہا میں کہ علماء میں نے کچھ آخر کا اول انکے کہ

خارج علم اصل روایتان

توفرا یا آپ نے تو فرمادے اُن چیزوں میں کہ جسے تو جانتا ہے یعنی حرات شرعیہ سی جو ترجمہ معلوم میں اُنے مقررہ خوف خداوند تعالیٰ شانہ **ف** یہ حدیث ایسی ہے کہ اسناد سنی متصل
 ہنیں اور میر نزدیک ہر سلسلہ اور دیگر خیال میں یوں ہے کہ اب اسوع فی زید بن سلمہ کو نہیں پایا اور ابن اسوع کا نام سعید بن اشع ہی **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خصلتان لا یجتمعا فی منافق حسن سمعتہ ولا فقه فی الدین ترجمہ روایت ابی ہریرہ کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو خصلتیں
 میں کہ کبھی جمع نہیں ہوتیں منافق میں ایک حسن اخلاق دوسرے سمجھ دین میں **ف** یہ حدیث غریبہ ہے اور نہیں جانتی ہم اس حدیث کو عوف کے اسنادی مگر خلیفہ بن ابی بکر سے
 سے اور نہیں دیکھا ہم نے کہ کوئی روایت کرتا ہو اس کے سوا محمد بن غلام کے اور ہم نہیں جانتی کہ وہ کسی شخص میں **عن** ابی امامۃ الباہلی قال ذکر لرسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم رجلان احدهما عابد والاخر عالما فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فضل العالم علی العابد کفضل علی اذا نکر ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
 سلم ان اللہ و ملککۃ و اهل السموات و الارضین حتی النملۃ فی محرابها و حتی الخوکی لیسئلون علی معلمہ الناس الخیر ترجمہ روایت ابی امامہ باہلی سی کہ
 ذکر کیا گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے دو مردوں کا ایک ایک نبی سے عابد تھا اور دوسرا عالم سو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فضیلت عالم کے عابد پر ایسی ہے جیسے فضیلت
 میر تمہارے ادنیٰ پر یہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک اللہ تعالیٰ اور فرشتے اس کے اور انسان و زمین سب لوگ یہاں تک کہ چوٹی لٹنے سورخ میں اور پچھلے یعنی پانی میں دعائی
 خیر کرتے ہیں اور رحمت بھیجتے ہیں اُس شخص کے لئے جو لوگوں کو نیک بات سکھاوے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریبہ ہے صحیح ہی سنائیں ابوعارحسین بن حریث خراسانی سے کہ
 فرماتے تھے سنائیں فضل بن عباس سے کہ عالم عامل معلم غیر شخص بکارا جاتی ملکوت سموات میں **عن** ابی سعید الخدری عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 قال لا یسمع المؤمن من حیث یریدہ حتی یکون مستغفرا لجنۃ ترجمہ روایت ابی سعید خدری کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سیر نہیں ہوتا مؤمن خیر سے کہ جب کوئی
 یہاں تک کہ ہو جاتی ہے جگہ کسی جنت میں **ف** یہ حدیث حسن ہے غریبہ ہے **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الکلمۃ الحکمۃ ضالۃ المؤمن
 فحیت وجدھا فهو احرى بها ترجمہ روایت ابی ہریرہ کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کلمہ حکمت کا کہوئی ہوئی چیز ہے مؤمن کے سوجھان پاوی وہ اسکو مستحق ہے وہ اسکا

ف یہ حدیث غریبہ نہیں ہے جہاں ہم اسکو مگر ایسی سند سی اور اب ہم بن فضل مرقوم بن حنیف میں حدیث میں **ابن ابی اسیدان** اور **ابن اسیدان** کہ مروی ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ
عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ باب میں **استیدان** اور **آداب** کہ مروی ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے **مترجم** + **مقدمہ** اذن بالکسر ستوری اور جانا عرب کہتا سی فعلہ باذنی یعنی یہ کام اسے میر اجازت اور حکم سے کیا اور عرب کہتا سی اذن بالشیء اذنا واذنا
 واذنا واذنا یعنی گاہ اور خبر و امر اس چیز سے اور ایسی ہے قول اللہ تعالیٰ کا فاذا نزل الحزب برس اللہ ورسولہ یعنی خبردار ہوا اور آگاہ اور ہوشیار ہوا اور اللہ ورسول سے لڑنے کو
 اور اذن کہ فی الشیء اذنا واذنا اجازت اور دستور سی اسکو فلان چیز کے اور فلانی کام کے اور اذن فی علی الامم یعنی اجازت دی مجھے کسی پائس جانبکی اور اس پر داخل
 ہونکی اور اسی سے ہے استیدان یعنی دستور اور اجازت چاہنا اور اس مقام میں یہ ہے کہ قادم جب وازہ پر اوی غیر اجازت کہ میں نہ جاوے اور یہ امر منصوص ہے کہ تفصیل
 اسکی ضمن ابواب میں مذکور ہے اور آداب جمع سی ہادی کے اور آداب بالفتح تشکلف اور عجب اور فقہین زیر کی اور نگاہ رکھنا ہر چیز کے حد کا اور ظاہر ہے کہ یہاں سنی اخیر مراد میں اسی
 ہے او بیک تعجب و تشکلف کی ضمن میں آتا ہے اور نام ہے طعام مہمانی اور کتالی کا اسی سے ہے ما ذابہ یعنی طعام دعوت چنانچہ حدیث میں آیا ہے وکل فیہا ما ذابہ یعنی طیار کیا اکلین
 ایک طعام دعوت کا اور بیان مراد ہے مہداشت حدود شرعیہ اور حفاظت سنت سنۃ نشست و برخاست و عادات وغیرہ میں کہ تفصیل اس کے ضمن ابواب میں مذکور ہے +

باب ما جاء فی افشاء السلام باب فشاء السلام کے برائین **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ کا
 تملوا لجنۃ حتی توفوا ولا توفوا حتی تحابوا الا اذکم علی امیرا انتم فعلتموہا تحابتموہا فشاء السلام ینکم ترجمہ روایت ابی ہریرہ کہ فرمایا رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اُس پر و دگار کے کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے کہ نہ داخل ہوگے تم جنت میں جب تک کہ تم لوگوں کو دوسرے میں جوگے جنتک کہ آپس میں محبت نہ کر لوگی اور
 کیا نہ تا و نہیں ہوگا ایک ایسی چیز کہ جب تم اسکو بجا لاؤ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہو جاؤ وہ چیز یہ ہے کہ جاری کرو سلام کو اور پیلاؤ مائی آپس میں **ف** اسباب میں عبداللہ بن مسعود
 اور شریح بن مانی سے یہی روایت ہے کہ وہ اپنے باب سی روایت کرتے ہیں اور عبداللہ بن عمر اور ابراہام اور انس اور ابن عمر سے یہی روایت ہے حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** ما
 ذکر فی فضل السلام باب فضیلت میں سلام **عن** عمران بن حصین ان رجلا جاء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال السلام علیکم فقال النبی

افشاء السلام کا بیان

سلام کی فضیلت

سیدہ خدیجہؓ سے روایت کرتی ہیں ابوہریرہؓ اور حدیث بخیر بن سعیدؓ میں کہ **باب فی تبلیغ السلام** بسلام کہلا بھیجے اور سلام بھیجی کہے یا نہیں **عن ابی سلمۃ**
ابن عائشۃ حدیثہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لھن ان جبریل یقرئکم السلام قالت وعلیکہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ترجمہ روایت ہے
ابن مسعودؓ کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا اُن سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا حضرت عائشہؓ سے کہ جبریلؑ تک سلام کہتے ہیں سو جواب یا حضرت عائشہؓ نے ان
لفظوں سے وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ یعنی اپنے سلام ہے اور رحمت اللہ کے اور برکتیں اُسکی **ف** اسباب میں ایک اور شخص صحیحہ روایت ہے کہ وہ بن نمیر سے روایت کرتے
ہیں وہ اپنے پاس سے وہ اُسکے داد اسے یہ حدیث حسن ہے اور روایت کے زہریؓ نے بھی ابی حنیفہؓ نے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے **باب فی فضل الذی یبذل السلام**
باب فی فضیلت من جوہد سلام کرے عن ابی امامۃ قال فیل یارسول اللہ الرجلان یلتقیان یأتمما یبذل بالسلام فقال او لھما باللہ ترجمہ روایت ہے ابی امامہؓ
سے کہ جو چاہے کسی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ یا رسول اللہ وہ مرد و مر جب بلین آپس میں لیکن ٹھیکے محمد بن زیدؓ نے منکر روایت کرتے ہیں **باب فی کراہیۃ انشاء**
الید بالسلام کرنا ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے کہ محمد بن ابوفروہؓ روایت کرتے ہیں مقارب الحدیث میں لیکن ٹھیکے محمد بن زیدؓ نے منکر روایت کرتے ہیں **باب فی کراہیۃ انشاء**
الید فی السلام باب سلام میں بات سے اشارہ کرنا کی کراہت میں **عن عمر بن شعیب** عن ابیہ عن جده ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس منا
من تشبہ بغيرنا لا تشبہوا بالیہود ولا بالنصارى فان تسلیم الیہم ولا اشارۃ بالاصابع وتسلیم النصارى لا اشارۃ بالاکتاف ترجمہ سنہ مذکور
مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم میں سے نہ ہن جو تشبیہ کرے ہر غیر کے ساتھ مت تشبیہ کرو یہود و نصاریٰ کی ساتھ اسلمی کہ تسلیم یہود کی اشارہ کرنا ہے انگلیوں سے
اور تسلیم نصاریٰ کی اشارہ کرنا ہے متلیہ کی ساتھ یعنی پس تم ایسا مت کرو **ف** اس حدیث کے مناد ضعیف ہے اور روایت کے ابن مبارکؓ نے یہ حدیث ابن مسعودؓ سے اور مرفوع کیا کہ
متبرحم لیہ مشابہت کہ یہود و نصاریٰ کے فعل میں خصوصاً ان دو خصلتوں میں اور شاید وہ اتفاق کرتے ہونگے سلام میں یا جواب میں اشارہ پر ترک لفظ سلام کہ سفت
انبات سے اور حدیث جامع صغیر میں بھی مذکور ہے (شرح مشکوٰۃ) **باب ما جاء فی التسلیم علی الصبیان** باب اگر کوئی بسلام کرے یا نہیں **عن ابی ہریرۃ** قال
کنت اُمتی مع نابی الذی کانت معہ صبیان فسلم علیہم فقال ذاک کنت معہ انی فہم عنہ صبیان فسلم علیہم فقال لیس کنت معہ النبی صلی
اللہ علیہ وسلم فہم علی صبیان فسلم علیہم ترجمہ روایت ہے ساری کہا انہوں نے کہ میں چلا جاتا تھا ثابت بنانی کے ساتھ سو گدزی وہ لوگوں پر اور سلام کیا آپس اور کہا مجھ سے
ثابتؓ کہ میں چلا جاتا تھا ان کے ساتھ سو گدزی وہ لوگوں پر اور سلام کیا آپس اور کہا مجھ سے ان سے کہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جاتا تھا سو گدزی آپ لوگوں پر اور سلام
کیا آپس **ف** یہ حدیث صحیحہ ہے اور روایت کیا اسکو کئی لوگوں نے ثابتؓ اور مروی ہوئی یہ کئی سندوں کے انس سے روایت ہے قتیبہؓ نے ابن مسعودؓ سے جعفر بن سلیمانؓ سے انہوں نے
ابن مسعودؓ سے ان سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے **باب ما جاء فی التسلیم علی النساء** باب عورتوں پر سلام کرنے کے بیان میں **عن اسماء بنت**
یزید محدث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر فی السجۃ یوما وعصبة من النساء فھو فاکوی یدہ باللسلیم واسار عبد المجید یدہ **ف**
ترجمہ روایت ہے اسماء بنت یزیدؓ سی وہ فرماتی ہیں کہ ایک دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گزرے ایک مسجد میں اور ایک گروہ عورتوں کا وہاں بیٹھا تھا پس اشارہ کیا اپنی اپنی ہاتھ سے
سلام کا اور اشارہ کیا عبد المجیدؓ راوی سے اپنے ہاتھ سے **ف** یہ حدیث حسن ہے کہا احمد بن حنبلؓ نے عبد المجید بن ہریرہؓ کے روایت شہر بن حوشبؓ کے لا باس ہے اور کہا محمد بن
شہر بن احمدؓ سے اور قوی کہا انکو اور کہا کہ کلام کیا ان میں ابن عوفؓ پر روایت کے انہوں نے بلال بن ابی رزینہؓ سے انہوں نے شہر بن حوشبؓ سے روایت کے مجھ سے ابو داؤدؓ نے انہوں
نے فہ بن شعیبؓ سے انہوں نے ابن عوفؓ سے کہ شہر کو چوڑا میٹھیں کہا ابو داؤدؓ نے کہا انھوں نے زکوة یعنی طعن کیا آپس **باب فی التسلیم اذا دخل بیتہ**
باب کہوں آئی وقت سلام کرنے کے بیان میں عن سعید بن مسیب قال قال انس قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا نبی اذا دخلت علی اھلک
فسلم لکون بركة علیک وعلی اھل بیتک ترجمہ روایت ہے سعید بن مسیبؓ نے کہا انہوں نے کہ بیان کیا مجھ سے انسؓ کہ فرمایا مجھ سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ای
ٹھیکے یہ جب افضل تو ہائی کہہ والوں پر تو سلام کرنا کہ برکت ہوگے تجھ پر اور تیرے کہہ والوں پر **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیحہ غریب ہے متبرحم اس زمانہ کے بعض ماہرین
کہہا ہے کہ وہ انہوں نے کہہ والوں کو یا نبی بن اور جو تو کو سلام کرتے نہایت شرفی ہیں اس کے سلام کہہ ہی لیا تو عورتیں جواب نبی کو عطا نہیں ہیں
ان کے سلام کہہا ہے کہ **باب فی التسلیم** قبل کلام سلام کرنے کے بیان میں **عن جابر بن عبد اللہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لسلام

سلام کہلا بھیجے اور سلام کہے کا بیان

یہ حدیث حسن ہے اور روایت کے زہریؓ نے بھی ابی حنیفہؓ نے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے

باب فی فضیلت من جوہد سلام کرے عن ابی امامۃ

ابواب الاستیذان والادب

ابواب الاستیذان والادب

ابواب الاستیذان والادب

ابواب الاستیذان والادب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یقیم أحدکم خطباً من تجلیہ ثم یجلس فیہ ترجمہ دایستہ ابن عمر سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اُٹھادی کوئی شخص اپنے بھائی کو اسکی جگہ سے اور پر مٹھیا جاو اسکی جگہ میں **ف** یہ حدیث حسن صحیح ہے روایتیکہ ہم سے حسن بن علی خلاص نے انہوں نے عبدالرزاق سے انہوں نے عمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سالم سے انہوں نے ابن عمر سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کرے کوئی شخص تم میں کا کہ اُٹھادیو اپنے بھائی کو اسکی جگہ سے اور پر مٹھیا جاو اسکی جگہ میں کہتے لوگ جگہ خالی کر دیتے تھے ابن عمر کے لئے تو وہ اس جگہ میں نہ بیٹھتے تھے یعنی بسبب اسی نہی مذکور کے **باب** ماجاء اذا قام الرجل من مجلس ثم رجع فهو حق بہ باب استحقاق من مجلس کے جب اسکی طرف لوٹ کر آوے **عن** وھب بن حنیفۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الرجل حق مجلیہ وان خرج حجاجہ ثم عاد فهو حق مجلیہ ترجمہ دایستہ وہب بن حنیفہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی ستمیں اپنی جگہ کا اور اگر گیا وہ کسے حاجت کو پر آیا لوٹ کر تو وہ ستمیں ہے اپنی جگہ کا جہاں پر مٹھیا ہوا تھا **ف** یہ حدیث صحیح ہے غریبہ اور اسباب میں ابی بکرہ اور ابی سعید اور ابی ہریرہ سے روایت ہے **باب** ماجاء فی کراهیۃ الجلوۃ بین الرجلین بغیر اذنیہما **باب** دو شخصوں کے بیچ میں بغیر اجازت بیٹھنے کی کراہت میں **عن** عبد اللہ بن عمر وان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یحل لرجل ان یتفرق بین اثین الا باذنیہما ترجمہ دایستہ عبد اللہ بن عمرو سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دست نہیں کسی شخص کو کہ تفریق کرے دو شخصوں کے بیچ میں مٹھیا جاو یا انکی اجازت سے **ف** یہ حدیث حسن ہے اور روایتیکہ یہ عالم حوالے سے عمر بن شیبہ سے **باب** ماجاء فی کراهیۃ التقعد وسط الحلقة **باب** وسط ملحقہ میں بیٹھنے کے کراہت میں **عن** ابی مجلز ان رجلاً قعد وسط الحلقة فقال حدیثہ من عن ان لسان محمد اولیٰ لسان اللہ علی لسان محمد من قعد وسط الحلقة ترجمہ دایت ہے ابی مجاز سے کہ ایک مرد مٹھیا حلقہ کے بیچ میں تو کہا حدیفہ نے ملعون ہے حضرت مسلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے کے بموجب یا یہ کہا کہ لعنت کے اللہ تعالیٰ نے لسان محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس شخص کو جو بیٹھا ہے کہ میں نے جیسے اوروں کے بیچ میں کہ جو بیٹھا ہے کہ یہ موجب عترت اور نیک ہے **ف** یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابو مجاز کا نام لاخر بن حمید ہے **باب** ماجاء فی کراهیۃ قیام الرجل بیدرجل باب قیام تنطیہ کے کراہت میں **عن** ابن قال لو لکن شخص احب الیہم من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کانوا اذا راؤہ لم یقولوا لعلنا من کراهیۃ لان ترجمہ دایستہ کہ انہوں نے کہا کہ کوئی شخص یہاں نہ تھا اچھا کہ طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر اور پر ہی وہ باوجود محبت کے کہیں کہتے نہ تھے تھے جب کہ وہ دیکھتے تھے اسلی کی جلتے تھے کہ حضرت اسکو برا جانتے میں بیٹھ کرے ہونیکو تعظیم کے لمی **ف** یہ حدیث حسن صحیح ہے غریبہ ترجمہ اس حدیث سے اور ابی اساد سے تعظیم کیلئے لمی کہتے ہو جانا کہ وہ اور دو لوگ ایسے ملائی رسم و رواج کو علت جواز میں تھے میں وہ سخت حق میں اسلئے کہ احادیث صحیحہ کے مقابل میں قیام مجتہدین ہی قابل قبول نہیں ہے راجع و معمول کے کیا اصل ہے شعر لقص بن غریبہ کہ سن شیمہ نورم + داند بزرگان کہ نہرا و رہبانیت **عن** ابی مجلز قال خرج معاویہ فقام عبد اللہ ابن الزبیر وابن صفوان سین راوۃ فقال احبنا سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من سہا ان یمثل لہ الرجال قیاماً فلیقولوا لعلنا من کراهیۃ لان ترجمہ دایستہ کہ انہوں نے کہا کہ باہر نکلے حضرت معاویہ کو یوں کہڑے ہو گئی عبد اللہ بن زبیر اور ابن صفوان انکو دیکھا کہ سو فرمایا حضرت معاویہ کہ مٹھیا جاو تو دونوں اسلئے کہ سنا ہی مٹھیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ جب کو خوش لگے اور پسند آوے یہ کہ کہڑے زمین لوگ اسکی سامنے تصویر کی طرح تو وہ اپنی جگہ ڈھونڈ لے روز میں **ف** اسباب میں ابی امامہ سے روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے روایتیکہ ہم سے ہذا نے انہوں نے ابی امامہ سے انہوں نے حبیب سے انہوں نے ابی امامہ سے انہوں نے معاویہ سے انہوں نے صلی اللہ علیہ وسلم سے وانداسک ترجمہ سبحان اللہ تقویٰ اور پر نگار کی گئی یہ معنی میں کہ باوجود اسکی کہ حضرت معاویہ شہر نام تھے مگر ذرا سنی تعظیم اپنے خلاف نہت کو انکی اور خوالیہ علیہ علیہ تھا لوگوں سے ہے جب خلاف شرع ایک امر صادر ہوا انکو روکنا اور باز کرنا افسوس ہماری خوان زمان اور شیخ دوران پر اگر انکی تعظیم کو کوئی ہوا ہے کہ انکو توڑنے کو تیار ہوں اور قصد اگر اس فعل کو خلاف نہت جا کر ترک کرے تو انکے نزدیک مورد تکریم ہوا قابل تغیر ہے **باب** ماجاء فی تقلیل الاظفار **باب** انہوں نے تراشنے کے بیان میں **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من افطرت اثر الاظفار فافطرت اثر النجاسۃ و قص الشارب و منک الاظفار و تقلیل الاظفار ترجمہ دایستہ ابی ہریرہ سے کہ انہوں نے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ چیزیں فطرت سے ہیں یہ انکے بال ایہ اور تانہ دو بخ میں کتر اور فعل کے بال انکی اور انہوں نے تراش **ف** یہ حدیث حسن صحیح ہے **عن** عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم

استحقاق من مجلس کا بیان جب اسکی جگہ سے

دو شخصوں کے بیچ میں بغیر اجازت بیٹھنے کی کراہت

عند تقیہ کے بیان

ماخوذ من غریبہ تراشنے کا بیان

باز کہ جادین **ف** اس حدیث کو سنیں جانتے ہر کس جادوین کے روایت سے اور سادہ ایک کچھ مضبوط نہیں **عن** ابی لیلیٰ العذری ان نساء امیرنا اهل حصی و من اهل الشام دخل علی عائشة فقالت انتن اللاتی یدخلن نساءکم النجاسات سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ما من امرأتی تصوم نیکاً یطاف علی بیتہ فی وجع الا هتکت انتزینها و بین رجب و جمادی الاول من ہر ما من کچھ عورتیں اہل حصی کے یا اہل شام میں داخل ہوئیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس سو فرمایا اپنے کہ تم وہی ہو کہ داخل ہوتی ہیں عورتیں تمہارے یہاں کہ سامون میں نساء مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ کوئی عورت ایسی نہیں ہے کہ اگر اپنے کپڑے اپنے شہر کے سوا اور گہرین گہرے کہ پہاڑ والا اسے وہ پردہ کہ اس کے اور اس کے رب کے درمیان تھا **ف** یہ حدیث حسن ہے **باب** نا جائز ان المملکۃ کہ تدخل بیتاً فیہ صوۃ ولا کلب باب جس گہر میں تصویر اور کتا ہو اس میں ملائکہ کے نہ داخل ہوں کی بیان میں **عن** ابن عباس یقول سمعت ابا طلحۃ یقول سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لا تدخل المملکۃ بیتاً فیہ کلب ولا صوۃ ثم انزل ترجمہ روایت ابن عباس کہ کہتے تھے تمہاری سائیں ابو طلحہ ہی کہتے تھے کہ تمہاری سائیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہیں داخل ہوتے ہیں فرشتے اس گہر میں کہ جس میں کتا یا تصویر ہو یا بجزیرہ کا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ابی سعید اخبرنا رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الملائکۃ لا تدخل بیتاً فیہ تمائیل او صوۃ شئت ان یحاق لا یدری ایہما قال ترجمہ روایت ابی سعید کہ فرمایا کہ انہوں نے کہ خبر دی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی فرشتے داخل نہیں ہوتے اس گہر میں کہ جس میں تمثال ہو یا تصویر شک کیا انہوں نے کہ انہیں سے کیا کہنا ہے تمثال کہا یا تصویر **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اتانی جبریل فقال انی کنت البیتۃ المبارکۃ فلم یقعن انی کون دخلت علیک البیت الذی کنت غیرہ اے کہ کان فی باب البیت تمثال الرجال و کان فی البیت قراءۃ سورۃ تمائیل و کان فی البیت کلب فخرج براس التمثال الذی فی الباب فلیقطع فیصیر کھینۃ الشجرۃ و مری بالبر فلیقطع و یجعل منہ و ساد تین منسبد تین تھو طیان و مری بالکلب فخرج فلیعمل رسول الله صلی الله علیه وسلم و کان ذلک الکلب جوفاً للحمین او للحمین تحت نضد لہ فامرہ فخرج ترجمہ روایت ابی ہریرہ کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آئی میرے پاس جبریل اور کہا انہوں نے کہ آیا تمہیں اچھے پاس کے راکھو سوزو کا مجھے اس سے کہ داخل جو زمین نزدیک ہے کہ گہر میں کہ جس میں اپنے گہر میں کہ دروازہ پر گہر کے تصویریں تھیں مردوں کی اور گہر میں کپڑا تہ پارہ کا کہ اس میں تصویریں تھیں اور تمہا گہر میں ایک کتا سو کہ کہیے آپ کہ اس تصویر کا جو دروازہ پر ہے کاٹ والا جاؤ کہ حکم اسکا شجر کا سا ہو جاؤ اور پردہ کے لئے حکم کہیے کہ اس کو قطع کر کے دو کیے بنای جادین کہ پڑے میں اور روزی جادین اور حکم کہیے کتی کو نکال دیا جاؤ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا اور وہ کتا ایک بچہ تھا کہتے کا امام حسین کا یا امام حسن کا یعنی ان کے کہنے کے لئے تھا ان کے پنا کے کیے سو کہ کیا آپ سے کہ وہ نکال لیا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے مترجم اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو تصویر روزی میں کے کہ سر کا کتا ہو کہنا اسکا جائز ہے اور سی طرم و رختون اور پہو لون وغیرہ غیر فری روز کے تصویریں **باب** نا جائز فی کراہیۃ لبس المعصفر للرجال ابی ثوبی عن صفیہ کہ امت من **عن** عبد الله بن عمر و قال مر رجل و علیہ ثوبان احمران فسلم علی النبی صلی الله علیه وسلم فلم یدع علیہ النبی صلی الله علیه وسلم و سلم السلام ترجمہ روایت عبد اللہ بن عمر سے کہ انہوں نے کہ گذر ایک شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پاس سے اور پردہ کو پڑے تھی سرخ رنگ کے اور سلام کیا اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جو ہر زبان سے اس کو سلام کا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سے اور مرد حدیث اہل علم کے نزدیک ہے کہ کہوہ رکھا اپنے کسم کے رنگ کا کپڑا مرد کو پہنا اور جو رکھا ہے علم نے کہ جو رنگا جاؤ مرد غیر زمین تو اس میں کچھ مضائقہ نہیں جبکہ وہ کسم کا ہو کہ مترجم مردینے کہوہ وغیرہ میں **عن** علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ صلی اللہ علیہ وسلم عن خاتم الذهب و عن القیتی و عن المیثرة و عن النجعة قال ابو الاخوص و هو شارب یحذر من الشرع ترجمہ روایت علی بن ابی طالب کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد کو سونے کی گولہ بٹی پہنے سے اور شیشی کپڑا پہنے سے اور شیشی نین پر شیش سے اور جو سے اور بولا ام من نے کہا کہ وہ ایک شریعہ سے کہ جو سے بناتے ہیں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** النبا و بن عازب قال مرنا رسول الله صلی الله علیه وسلم ببیم و نقاناع عن سبعۃ امرأتنا یا تہر الجناح و عیادۃ المریض و تسمیت العاطس و اجابت الداعی و نتم المظلم و ابرار المقهر و در السلام و نقاناع سبع عن خاتم الذهب او حلقۃ الذهب و ائینۃ الفضة و البرقع و الدلیج و الاستبر و القسق ترجمہ روایت ابن عازب کہ فرمایا کہ انہوں نے کہ حکم کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سات چیزوں کا

[illegible]

سید کریم الدین کا بیان

سرخ پیر کی اجازت دے دوں گی واسطی

قوله "وكان من عبادنا من قبله" في قوله "وكان من عبادنا من قبله"

جواباً

جہاں کوئی نہ جانتا

زعفران و خلوق کے ارتباط

الْفَلْسِيفَةُ رُبَّكَ وَتَلْبَسُ الْعَبِيَّةَ فَأَحْرَقَتْ أَهْلَ الْبَيْتِ تَرْجُمَهُ وَيَسْعَى جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ سِيَّاحًا فَمَا يَأْتِي رَسُولَ نَحْلَتِ السَّعْدِيِّ لَمْ يَلَمْزْهُ وَهَابُ بْنُ دُرَيْزٍ كَوْنَهُ شَبَّ كَوْنِ بَابِ
 دوسو نہ شکون کا اور شیر و دروازوں کو اور شہنا و چراغوں کو اس لئے کہ جو بالکثر لبتا ہے شبی اور جلد تلبہ گہ والوں کو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مروی ہے
 جابر سے کہی سند وہ کہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم **سَبَابُ** ادب فقر کے بیان میں **عَنْ** ابی ہریرۃؓ اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ إِذَا سَأَلَ فَرَسًا فِي الْخَصْبِ فَأَعْطَاكَ الْأَمْلَ حَظًّا مِنْ لَمَاحِضٍ وَإِذَا سَأَلَ فَرَسًا فِي الشَّوْطِ فَأَدْرَاكَ بِهَا نَفْسًا وَإِذَا عَرَسْتُمْ فَأَجْتَنُوا الطَّرِيقَ فَإِنَّهَا طَرِ
 الدَّوَابِّ وَمَا وَى الْهُوَ قَرِيبًا لِلَّيْلِ تَرْجُمَهُ وَيَسْعَى ابی ہریرۃؓ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب فقر کرو تم ہمارے ایام و نیت کے دنوں میں نہ جھگڑو تم کو حوصلہ نکالیں گے
 یعنی خوب چرنے دو کہ فرہ ہو جاوین اور جب فقر کرو تم خشک و خراک دونوں میں تو جلدی کرو تم اس کے قوت باقی ہے کہ تم کو خشکی میں جب و جاہ و پادیا قوت باقی رہے
 تو جلد اس زین سے نکلیاؤ اور جب آخر شب میں آرام کے لئی اترتو تو ایسی الگ ہو جاؤ اس لئے کہ وہ اسے میں جانوروں کے اور مہیکے کیڑوں کیڑوں کا رت میں **ف**
 یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسباب میں اس اور جابری ہی روایت ہے **بَابُ عَنِ** جابرؓ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ يَنْكُلُ الرَّجُلُ عَلَى سَطْحِ لَيْسَ
 تَرْجُمَهُ عَلَيْهِ تَرْجُمَهُ وَيَسْعَى جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ سِيَّاحًا فَمَا يَأْتِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْمِزُهُ كَرِهًا كَرِهًا
 نیند کی حالت میں **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جابرم روایت محمد بن منکر کہ وہ جابر سے روایت کرتے ہیں مگر اسی سند اور عبد الجبار بن عمرانی نے ضعیف میں **عَنْ**
 عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْبُو لَنَا بِالْمَوْعِظَةِ فِي الْأَيَّامِ عَظَمَةِ عَلَيْنَا تَرْجُمَهُ وَيَسْعَى جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ سِيَّاحًا فَمَا يَأْتِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْمِزُهُ كَرِهًا كَرِهًا
 سے اللہ علیہ وسلم فرستتے تھے جیسا کہ سواتہ نصوح کے دنوں میں بوقت و نذر و نصیحت کرتے اس خوف سے کہ ہم مول ہو جاوین اور اس لئے کہ جابری **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے
 معاویہ سے محمد بن شہار نے انہوں نے بھی بن سید انہوں نے سلیمان سے انہوں نے شقیق بن سید سے انہوں نے عبد اللہ بن محمد سے انہوں نے **بَابُ عَنِ** ابی صالحہؓ قَالَ
 سَمِعْتُ عَائِشَةَ وَأُمَّ سَلَمَةَ قَالَتَا كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا دُرِيَ عَلَيْهِ وَأَنْ قُلْ تَرْجُمَهُ وَيَسْعَى ابی ہریرۃؓ اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يُوَجِّهُ خَدَّيْهِ عَائِشَةَ وَأُمَّ سَلَمَةَ نِسَاءً لَمْ يَلْمِزْهُمَا سِيَّاحًا فَمَا يَأْتِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْمِزُهُمَا كَرِهًا كَرِهًا
 حسن ہے صحیح ہے غریب ہے سند اور مروی ہے جابری سے وہ روایت کرتے ہیں پنے باب عروہ سے وہ حضرت عائشہ سے کہا انہوں نے کہ بہت پیارا عمل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 کو وہ تھا کہ جب پیش کیا وہ دیکھتا ہے ہارون بن ابی ہریرۃؓ نے انہوں نے عبد اللہ بن سید سے انہوں نے سلیمان سے انہوں نے شقیق بن سید سے انہوں نے عبد اللہ بن محمد سے انہوں نے **بَابُ عَنِ** ابی صالحہؓ قَالَ
 سَمِعْتُ عَائِشَةَ وَأُمَّ سَلَمَةَ قَالَتَا كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا دُرِيَ عَلَيْهِ وَأَنْ قُلْ تَرْجُمَهُ وَيَسْعَى ابی ہریرۃؓ اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يُوَجِّهُ خَدَّيْهِ عَائِشَةَ وَأُمَّ سَلَمَةَ نِسَاءً لَمْ يَلْمِزْهُمَا سِيَّاحًا فَمَا يَأْتِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْمِزُهُمَا كَرِهًا كَرِهًا
 ابی صالحہؓ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ وَأُمَّ سَلَمَةَ قَالَتَا كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا دُرِيَ عَلَيْهِ وَأَنْ قُلْ تَرْجُمَهُ وَيَسْعَى ابی ہریرۃؓ اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يُوَجِّهُ خَدَّيْهِ عَائِشَةَ وَأُمَّ سَلَمَةَ نِسَاءً لَمْ يَلْمِزْهُمَا سِيَّاحًا فَمَا يَأْتِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْمِزُهُمَا كَرِهًا كَرِهًا
 کئی القراطیڈوں ان لہذا ابواب مفتحة علی ابواب ستور وداع یدعو علی راس القراطیڈ وداع یدعو فوقہ واللہ یدعو الی دار السلاطین ویدعو الی
 من یشاء الی صراط مستقیم والابواب الی کفی القراطیڈ حد ود اللہ فلا یقع احد فی حد ود اللہ حتی یکشف البصر والذی یدعو من فوقہ واعظ
 ربہ ترمیم لایستقیم بن سید انہوں نے کہا ہے انہوں نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قبلہ اللہ نے بیان فرمائی ایک مثال صراط مستقیم کہ وہ ایسی راہ
 کہ اس کے دونوں جانب یعنی دائیں بائیں دونوں طرف ان دیواروں میں اور دروازوں پر پڑے ہوئے ہیں اور ایک بلانوالا بلارہا ہے اس راہ کے سر
 پر اور ایک بلارہا ہے اس کے اوپر پر پڑے ہوئے ہیں واللہ یدعو الی دار السلاطین سے ان کے لئے اللہ کا بلاتاہے جنت کی طرف اور وہ بلاتاہے جہنم کا بلاتاہے سید راہ اور
 وہ دروازے جو اہل کے دائیں بائیں کناروں پر ہیں وہ حدود میں اللہ کے لئے موات میں شل زنا اور شرب خمر وغیرہ کے سونہیں کرتا رہتا ان حدود میں اللہ کی جنت تک
 کہ وہ کہوٹے پنے پنے صغار میں گرفتار ہوتا ہے بعد کبار میں اور وسیطہ اہل شہادت میں پڑتا ہے بعد موات میں گرفتار ہوتا ہے اس راہ کے اوپر وہ ایک کسرت ہے
 نہایت کرنیوالا اللہ کا صراط مستقیم ہے یعنی رسول کے ولین **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے سنان بن عبد اللہ بن عبد الرحمن سے کہتے ہیں سنان بن زکریا بن محمد سی دو جہت سے
 کہ کہا ابو جعفر فرماتے ہیں کہ تو ہم عاتین بقیہ بن ولید جو روایت کرین وہ ثقہ لوگوں سے اور ست تو ہم یحییٰ بن عیساؓ سے روایت کرین ثقہ سی خواہ غیر ثقہ سے +

ادب کا بیان

مثال اللہ کا بلاتاہے

سنان بن عبد الرحمن

کہا جائیگی کہ میں ڈرتا ہوں کہ اگر سبقت کی تھے مہینوں امور کی تبلیغ میں تو دہنس جاؤ مین یا مہین غدا کیا جاؤن مین سو مجھ کی بجلی علیہ السلام نے لوگوں کو بیت المقدس میں سو بھر گئے ہوگا سنین اور بیٹے بلند یوں پر سو فرمایا حضرت بجلی علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ نے حکم کیا مجھ کو پانچ باتوں کا مکمل کرو مین اُن پر اور حکم کرو مین محکمہ کہ تم ہی عمل کرو اور پھر تہلی انکی یہ بات ہے کہ عبادت کرو اللہ تعالیٰ کی اور مت شریک کرو اس کے ساتھ کسیکو اور بیشک مثال اُس شخص کے کہ جس نے شریک کیا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو مانند اُس شخص کے ہے کہ خریدتا اُسنی ایک غلام اپنے خالص مال سے بینے بلا شرکت غیر سی سونی سی یا چاندی سی اور کہا اُس غلام سی کہ یہ گھیر میری اور یہ پیشہ میرا ہے سو یہ پیشہ کر تو اور نفع اسکا مجھ کو دی سو وہ پیشہ کرتا رہی اور نفع اسکا کسی اور کو دیا ہی اپنی آقا کی سو سو کو ن راضی ہو گا تم میں سے کہ اسکا غلام ایسا ناکام ہو اور اللہ تعالیٰ نے حکم کیا کہ تم کو نماز کا سو جب تم نماز پڑھو تو اور دہر دہر دیکھو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اپنا مہذبہ کئی رہتا ہے جگہ کی مہذبہ کی طرف اسکی نماز میں جب تک کہ وہ اور دہر نہ دیکھے اور حکم کیا تم کو روزہ کا سو مثال روزہ دار کی اُس شخص کے مانند ہی جو ایک گروہ میں ہی اور اس کے ساتھ ہی ایک تہلی کہ اُسین شک ہے سو سو کو اچھی لگتی ہے ہوا سکی اور اسکو بھی پسند آتی ہے ہوا سکی اور بوروزہ دار کی مہذبہ کے اللہ تعالیٰ کے نزدیک شک ہے زیادہ پاکیزہ ہی اور اللہ تعالیٰ نے حکم کیا کہ تم صدقہ کا سو بیشک مثال صدقہ دہنی والی کی مانند اُس شخص کے ہے کہ قید کیا اسکو دشمن نے اور باندی اسکی ہاتھ اسکی گردن میں اور لچلی اسکو اگلا اسکی گردن مارین سوائے کہا کہ مین فدیہ دیتا ہوں جو کچھ میرے پاس ہے قابل کثیر سے سو فدیہ دیکر چھوڑا لی اُسنی اپنی جان یعنی اس طرح صدقہ دہنی والا عذاب آتی ہے نجات پاتا ہے اور حکم کیا اُسے کہ تم کو یاد کرو تم اللہ تعالیٰ کو اس لئے کہ مثال اللہ تعالیٰ کے یاد کرو نیوالی کی ایسی کہ جیسے ایک شخص ہے کہ کھلا دشمن اسکی بھیجی دوڑتا ہوا اور وہ ہلکا گیا تک کہ آیا وہ ایک قطعہ مضبوط مین اور بجالی اُسنی اپنی جان اُس سے اس طرح بندہ نہیں بچا سکتا اپنی جان شیطان کے لگا لگا کر کے ساتھ ہر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مین حکم کرتا ہوں تم کو پانچ باتوں کا کہ اللہ تعالیٰ نے حکم کیا ہے مجھ کو اُنکا اول بات سنائی دو سر کہنا ماننا حاکم کا یعنی جو خلاف خدا حکم کرتے ہیں جہاد جو تہتہ ہجرت اپنچون الترام جماعت مسلمان کا اس لئے کہ جو خدا کو جاغت سی ایک بالشت کے برابر اُسنی نکال دی سنی اسلام کے اپنی گردن کے گریہ کر کے ہر آجائو جماعت کی طرف اور جسنی پکارا پکارا زمانہ جاہلیت کا یعنی لوگوں کو بغی و فساد خانہ جنگی کے لئے جمع کیا تو وہ جہنم کے جماعت مین ہی سو عرض کیا ایک دہر نے کہ یا رسول اللہ اگر وہ مار پڑے اور روزہ رکھے جب ہی جہنم ہی فرمایا اگر وہ مار پڑے اور روزہ رکھے سو پکارو تم اللہ تعالیٰ کے پکار کے موافق جیسا کہ نام رکھا ہے اُسے مسلمان مومن بندہ اللہ کے یعنی جب مجتمع ہو تو الاماعت آتی ہے لئے نہ بغی نہ فساد کی وہی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے کہ محمد بن اسماعیل نے عمارت اشعری کو منسبت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور انکی اور ہی حدیث مین ہوا اسکے روایت کے محمد بن بشیر نے ابو داؤد طیالسی سے اُسنی ابان بن یزید مین اسنو بھیجی نے زید بن سلام فی ان سے ابی سلام فی ان سے عمارت اشعری فی انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکی معنوں مین یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابو سلام کا نام مخطوط ہے اور روایت کے یہ حدیث علی بن مبارک نے بھیجی بن کثیر سے **باب** مَا جَاءَ سَنَلُ الْمُؤْمِنِ الْقَارِعِ لِلْقُرْآنِ وَغَيْرِ الْقَارِعِ اباب قاری قرآن وغیر قار کے بیان مین **عن** ابی موسیٰ الاشعری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْوَجْهَةِ رِيحًا طَيِّبَةً وَطَعْمًا طَيِّبًا وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْوَجْهَةِ لَا رِيحًا طَيِّبَةً وَلَا طَعْمًا طَيِّبًا وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْوَجْهَةِ لَا رِيحًا طَيِّبَةً وَلَا طَعْمًا طَيِّبًا وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْوَجْهَةِ لَا رِيحًا طَيِّبَةً وَلَا طَعْمًا طَيِّبًا وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْوَجْهَةِ لَا رِيحًا طَيِّبَةً وَلَا طَعْمًا طَيِّبًا

قاری قرآن اور غیر قاری کا بیان

انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مندرجہ کے اور روایت کی کہ انہوں نے کہا انہوں نے کہا میں نے ابی الزبیر سے کہ سنا ہے کہ اس حدیث کو کو کہا ابو الزبیر نے کہ
مجھے تو خبر ہے کہ یہ روایت ہے ابو الزبیر سے اور وہ جابر سے روایت کرتے ہیں۔ روایت کے ہے ہنادی نے اس سے ابو الاحوص نے
اسے لیٹ فی ان سیابی الزبیر نے اس سے جابر سے انہوں نے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مندرجہ کے روایت کے ہے ہرم بن سحر نے اس سے فضیل نے ان سے اس کے
طائوس نے کہا طائوس نے کہ یہ دونوں سوتین میں خاتم نزل اور سورہ ملک فضیلت کہتی ہیں قرآن کے ہر سورت پر ستر نکلیاں ہیں ستر و بی باب ماجاء فی اذ انزلت
باب اذ انزلت کے فضیلت میں عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قرأ اذ انزلت عدلت له نصف القرآن ومن قرأ
قل یا ایہا الکفرؤن عدلت له ربع القرآن ومن قرأ قل هو اللہ احد عدلت له ثلث القرآن ترجمہ روایت انس بن مالک سے کہ انہوں نے کہا انہوں نے کہا انہوں نے کہا
علیہ وسلم نے جسے پڑھی سورہ اذ انزلت برابر سو گناہوں کا آدھی قرآن کے اور جسے پڑھی قل یا ایہا الکفرؤن ثواب اس کا چوتھائی قرآن کے برابر ہے اور جسے پڑھی سورہ
قل هو اللہ احد ثواب اس کا برابر ہے تہائی قرآن کے ف یہ حدیث غریبہ نہیں جلتے ہم اس کو گراس شیخ نے حسن بن سلم کے روایت کے اور باب میں ابن عباس سے
ہے روایت کے عن انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال رجل من اصحابہ هل تزوجت یا فلان قال لا واللہ یا رسول اللہ ولا عندی
ما تزوج قال اللہ معک قل هو اللہ احد قال بل قال ثلث القرآن قال اللہ معک اذ جاء نصر اللہ والفتح قال بلی قال ربع القرآن قال اللہ معک
قل یا ایہا الکفرؤن قال بلی قال ربع القرآن قال اللہ معک اذ انزلت لا رخص قال بلی قال ربع القرآن قال تزوجت ترجمہ روایت انس بن مالک سے کہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روایت ہے اصحاب سے کہ کیا نکاح کیا تو نے اسی بنامی کہا اُس نے کہ نہیں قسم ہے اللہ تعالیٰ کے رسول اللہ کے اور نہیں ہے یہ کہ یاں اس کا کچھ کہ
نکاح کرو نہیں فرمایا اپنے کیا نہیں ہے تیسرے ساتھ مل جو اللہ نے تجھے یا نہیں اُس نے عرض کی کہ کیوں نہیں آپ نے فرمایا کہ وہ تہائی قرآن کے برابر ہے یعنی ثواب میں ہر پوچھا
آپ نے کہ یا نہیں ساتھ تیسرے ادا ما نصر اللہ والفتح عرض کی اُس نے کہ کیوں نہیں فرمایا برابر ہے وہ چوتھائی قرآن کے ہر پوچھا آپ نے کیا نہیں ہے تیسرے ساتھ قل یا ایہا الکفرؤن
عرض کی اُس نے کہ کیوں نہیں فرمایا آپ نے برابر ہے وہ چوتھائی قرآن کے ہر پوچھا آپ نے کیا نہیں ہے تیسرے ساتھ اذ انزلت الارض عرض کی اُس نے کہ کون نہیں فرمایا
آپ نے برابر ہے وہ چوتھائی قرآن کے ہر پوچھا آپ نے نکاح کرتے نکاح کرتے ف یہ حدیث میں ہے باب ماجاء فی سورۃ الاحقاص وفي سورۃ اذ انزلت احقاص
احقاص اور اذ انزلت کی فضیلت میں عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ انزلت تعدل نصف القرآن وقل هو اللہ احد
تعدل ثلث القرآن وقل یا ایہا الکفرؤن تعدل ربع القرآن ترجمہ روایت ابن عباس سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اذ انزلت برابر ہے نصف قرآن
یعنی ثواب واحد برابر ہے ثلث قرآن کے اور قل یا ایہا الکفرؤن برابر ہے چوتھائی قرآن کے ف یہ حدیث غریبہ نہیں جلتے ہم اس کو گراس
بن مغیرہ کے روایت کے باب ماجاء فی سورۃ الاحقاص باب خلاص باب خلاص فضیلت میں عن ابی ایوب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ انزلت تعدل نصف القرآن
احد کہ ان یقرا فی لیلۃ ثلث القرآن من قرأ اللہ الواحد الصمد فقد قرأ ثلث القرآن ترجمہ روایت ابی الزبیر سے کہ انہوں نے کہا انہوں نے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کیا کہتا ہے ایک تم میں سے اس کا پڑھ دیا کہ ایک لکھتے ہیں تہائی قرآن جس پر ہی اللہ الواحد الصمد یعنی سورہ اخلاص سوائے شیک پڑھ تہائی قرآن ف اس کا
ابی الدرداء اور ابی سعید وقتادہ بن نعمان اور ابی ہریرہ اور انس اور ابن عمر اور ابی موسیٰ کے روایت کے یہ حدیث حسن ہے اور نہیں جلتے ہم اس کو گراس کہ وہ ایک ہوا کسی یہ حدیث
نرا مہم ہی بہتر اور متابعت کی را مہم کے اس روایت میں اسراہل اور فضیل بن عیاض نے اور ابی سعید و کئی لوگوں نے نقایس سے یہ حدیث مصححہ ہے اور اضطراب کی نہیں
عن ابی ہریرۃ قال اقبلت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسمع رجلاً یقرأ قل هو اللہ احد فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجبت ثلث
کا وجبت قال النجۃ ترجمہ روایت ابی ہریرہ سے کہ انہوں نے کہا انہوں نے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روایت ہے کہ پڑھتا جاوہ قل هو اللہ احد سورۃ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واجب ہو گئے پس پوچھا آپ نے کیا واجب ہوئی فرمایا آپ نے جنت ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریبہ نہیں جلتے ہم اس کو گراس
مالک بن انس سے روایت کے اور ابو حنین و عبد بن حنین میں عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قرأ کل یوم مائۃ مرتبۃ قل هو اللہ
احد محی عنه ذنوب حین سئ الا ان یتکون علیہ ذنب واحد الا سناد عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من اراد ان یتکلم علی فراشہ فقام

سورہ اذ انزلت کی فضیلت

سورہ اخلاص اور اذ انزلت کی فضیلت

سورہ اخلاص کی فضیلت

ترجمہ روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ نے آمار میں مجھ پر کچھ آیتیں کہ نہیں دیکھا کبھی انکا مثل اور وہ قل اعوذ بربنا من
 من آخر سورت تک اور قل اعوذ بربنا من آخر سورت تک یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے عن عقبہ بن عامر قال امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 انی اقرأ بالقرآن فی ذی کل صلوۃ ترجمہ روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہ فرمایا انہوں نے کہ حکم کیا مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پڑھ کر دن جو دو تین ہزار
 کے صحیح ہے یہ حدیث غریبہ باب ما جاء فی فضل قاری القرآن باب قاری قرآن کی فضیلت میں عن عائشہ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم الذی یقرء القرآن وهو ماہر بہ بمعرفۃ الذکر الاموال والذی یقرء قال ہشام وهو شہید علیہ قال شعبہ وهو جلیل شاف
 لہ اجازۃ ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کہ پڑھتا ہے قرآن اور وہ ماہر ہے بخوبی یاد رکھتا ہے
 اسکو وہ ہی بزرگ نیک فرشتوں کے ساتھ جو عہدہ سفارت رکھتی ہیں پھر رسول تمہیں آدمیوں کی طرف اور جو پڑھتا ہے قرآن شہام نے اپنی روایت میں کہا کہ
 وہ قرآن اس پر سخت ہے بخوبی دشا ہے اور کہا شعبہ نے اپنی روایت میں کہ وہ قرآن پڑھنا اس پر شاق ہے لیکے لئی دونا اجر ہے بخوبی ایک قرأت کا دوسرے شفقت کا
 ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے عن علی بن اسباط قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قرأ القرآن ناستظہرہ فاکمل حلالہ وحرم
 حرامہ اذخلہ اللہ بہ الجنۃ وشفعہ فی عشرۃ من اهل بیتی کلہم قد وجبت لہ الشاہدۃ ترجمہ روایت ہے علی بن ابی طالب سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے پڑھا قرآن اور یاد کر لیا یا پڑھتے پناہ کیا اپنا اسکو اور حلال کیا اسکے حلال کو اور حرام کیا اسکے حرام کو داخل کر لگا اسکو اللہ کا سبب سبب جنت
 میں اور شفاعت قبول کر لگا اسکی دس شخصوں کے حق میں اس کے اس سے کہ واجب ہو چکی ہوگی ہر ایک کے لئے انہوں نے دوزخ ف یہ حدیث غریبہ نہیں ہے بجا ہے ہم
 اسکو مگر اسی سند سے اور اسکی کوئی اسناد صحیح نہیں اور حفص بن سلیمان بنکے کینت ابو عمر سے اور وہ ہزار میں کوئد کے رضی الی اور ضعیف میں حدیث میں باب ما
 جاء فی فضل القرآن باب قرآن عظیم الشان کی فضیلت میں عن الحارث الاعور قال مررت فی المسجد فاذا الناس یخوضون فی الاحادیث فدخلت
 علی علی فقلت یا امیر المؤمنین انما تروی الناس قد خاصوا فی الاحادیث قال او قد فعلوا قلت نعم قال انما سئلت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 یقول الا انھا استلکون فتنۃ فقلت ما اخرج منہا رسول اللہ قال کتاب اللہ فیہ نبأ ما قبلکم و خبر ما بعدکم وحکم ما بینکم وهو الفضل لیس
 بالفضل من ترکہ من جبار قصمہ اللہ ومن اتبعی الهدی فی غیرہ اضلہ اللہ وهو جملہ المتین وهو الذکر الحکیم وهو الصراط المستقیم هو الذکر
 لا یرفعہ الا ہوا ولا ینزلہ الا سبۃ ولا یشبع منہ العلماء ولا یخافون کثرة الرد ولا یفقدون عجاہہ هو الذی لم یتکلم بحدیث الا سمعہ فی
 قالوا انما سمعنا قرانا عجبا یهدی الی الرشید فامتابہ من قال بہ صدق ومن عمل بہ اجر ومن حکم بہ عدل ومن دعی الیہ ہدی الی صراط مستقیم
 حذھا لیک یا غور ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ سے کہا انہوں نے کہ گداز میں سجد میں سولوگ باتیں بارے تھے پھر داخل ہوا میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پاس اور
 کہا میں نے اسی امیر المؤمنین کیا نہیں دیکھتا آپ لوگوں کو کہ باتیں بارے میں فرمایا آپ نے کہا ان انہوں نے ایسا کیا میں نے کہا کہ ہاں فرمایا حضرت علی نے آگاہ ہو کہ تحقیق
 کہ سنا ہے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے آگاہ ہو تحقیق کہ قریب ہو گا ایک فتنہ سو کہا میں نے کیا ہے رہتے اس کے نکلنے کا اسی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپ
 کتاب اللہ یعنی قرآن سب سے اس کے بچنے کا اسکی کہ اس میں خبر ہے تم سے اگلوں کے اور خبر ہے جو تم سے بعد ہونگے اور حکم ہے تمہارے درمیان کا جسے جو معاملات کہ تمہارے
 فیما بین ہوں اور وہ دو لوگ ہیں نہیں ہے ان میں ہنسی نہیں کی بات جسے جوڑا اسکو حقیر جا کر کر لے کر ڈالے گا اللہ کا لکے اور جسے وہ بوسلی ہدایت اسکی غیر میں گمراہ کرے گا
 اسکو اللہ تعالیٰ اور وہ وہی ہے اللہ تعالیٰ کے مضبوط اور وہ ذکر ہے محکم کیا ہوا اور وہ سید ہی راہ ہے وہی ایسی کتاب ہے کہ نہیں کہہ کر سکتے اسکو ہوائی نغنائی اور نہیں مل
 سکتیں اس میں بامین اور پیٹ نہیں بہرہ اس کے مالوں کا اور پڑا نہیں ہوتا بار بار پڑھنے سے اور تمام نہیں ہوتی عجائب اسکی وہی ایسی کتاب ہے کہ نہ کہے جن جب سنا ہو
 نے اسکو بہانہ کہ بول اٹھے کہ ہم نے سنا ہے ایک قرآن عجیب کہ راہ بتا دے طرف بہتری کے سوا یاں لائے ہم اس پر جسے کلام کی مطابق اس کے یہ کہا اور جسے عمل کیا
 موافق اس کے ثواب دیا گیا اور جسے حکم کیا اس پر عمل کیا اور جسے بلایا اس کے طرف راہ بتا گیا وہ سید ہی راہ لیلو تم اس حدیث
 کو اسے اعراف یہ حدیث غریبہ نہیں جانتے ہم اسکو مگر غمزہ زیات کی روایت کے اور اسناد اسکی مچھل ہے اور عارض کی روایت میں مثال ہے

قاری قرآن کی فضیلت

قرآن عظیم الشان کی فضیلت

اولاً بطرح پڑھا ابو عبیدہ والعمین بالعمین نظر اتساع اسی حدیث کے **عَنْ** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ هَلْ تَسْتَطِيعُونَ رَبَّانِ تَرْجُمَهُ رَوَيْتَ
 معاذ بن جبل کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا ہل تستطیعون ربکما یعنی بتا رہا تھا فتاویہ اور غضب لفظ ربک اور ماہی کہ آیا تو طاقت رکھتا ہے کہ باہم اپنے رب سے یہ حدیث
 غریب نہیں جانتے ہم اسکو گرویدہ رکھتے ہیں اور اسناد اسکی قوی نہیں اور شدین بن سعد اور عبد الرحمن بن زیاد بن انعم افریقی ضعیف ہیں حدیث میں **عَنْ**
 اُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ هَٰذَا اللَّهُمَّ عَلِّمْ عَبْدَكَ مُحَمَّدًا تَرْجُمَهُ رَوَيْتَ اَبُو سَلَمَةَ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے اے اللہ! اسکی غیر صالح یعنی عمل کیا اسی غیر صالح مراد فرزند زید
 ہے کہ جعفر ہو گیا **ف** اس حدیث کو روایت کیا ہے کئی لوگوں نے ثابت بنانی کی ہے اور روایت کی ہے حدیث شہر بن حوشبہ
 ہے اسما بنت زید سے اور سائیں عبد بن حمید سے کہتے تھے اسما بنت زید یہی ام سلمہ انصاریہ میں اور دونوں حدیثیں سیر نزدیک ایک ہیں اور روایت کی ہے شہر بن حوشبہ
 کے حدیثیں ام سلمہ انصاریہ اور اسما بنت زید میں اور روایت کی انہوں نے عائشہ سے انہوں نے صلی اللہ علیہ وسلم سے ماندا ہے **عَنْ** اَبِي بِنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَرَأَ قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّي عَذَابًا مُثْقَلًا تَرْجُمَهُ رَوَيْتَ اَبُو بِنِ كَعْبٍ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا اے قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّي عَذَابًا مُثْقَلًا کے ساتھ لینے
 بضم ذال عذرا اور یہ بہ نسبت عذرا کے جو سکون ال ہے ثقیل ہے **ف** یہ حدیث غریب نہیں جانتے ہم اسکو گروا سیکے اور امیہ بن خالد ثقہ ہیں اور ابوالجاریہ عبدی شیخ مجہول
 ہیں کہ نہیں جانتے ہم نام اسکا **عَنْ** اَبِي بِنِ كَعْبٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ عَيْنُ حِمَّةٍ تَرْجُمَهُ رَوَيْتَ اَبُو بِنِ كَعْبٍ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا
 عین حیمہ **ف** اس حدیث کو نہیں جانتے ہم گروا سیکے اور محمد بن جابر بن عباس سے قرات اُمی اور وحشی کہ ابن عباس اور عمرو بن العاص کے خلاف کیا اس حدیث
 کے قرات میں اور مرتفع کیا انہوں نے اپنے احکام کو کعب جبار کثیر سوگرا اس بارہ میں روایت ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تو وہ محتاج نہوتے کعب جبار کثیر اور
 کافی ہوئی روایت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے **عَنْ** اَبِي سَعِيدٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ مَبْدَرٍ ظَهَرَتِ الرُّومُ عَلَى فَارِسٍ فَاعْجَبَ ذَلِكَ الْمُؤْمِنِينَ فَانْزَلَتْ اَلْمَلَائِكَةُ
 الرُّومَ اِلَيْ قَوْلِهِ يَوْمَئِذٍ قَالَ فَقَرَأَ الْمُؤْمِنُونَ بِظُهُورِ الرُّومِ عَلَى فَارِسٍ تَرْجُمَهُ رَوَيْتَ اَبُو سَعِيدٍ کہ انہوں نے کہا انہوں نے کہ جب تہادون بدر کا غالب ہو اہل روم نے لڑنا
 مشرکان فارس پر سو پندائی یہ بات مومنوں میں نزل ہوئی آیت الم سے ففرح المؤمنون انک سوف تخرجون من ارضهم وروکم فارس پر اسلئے کہ روم اہل کتاب
 اور مسلمانوں سے - واقف رکھتی تھے انہیں کہ انہیں میں اور مشرکان فارس موافقت رکھتی تھے مشرکان کہ سے بُت پرستی اور شرک میں **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے
 اس سند اور پڑا گیا ہے لفظ غلبت بفتح غین اور بضم غین اور کہتے ہیں کہ پید اہل روم غلبت گئے تھے پر غالب ہوئی پس غلبت بفتح غین میں خبر سے لگنے کا
 ہوئی ایسا ہی پڑا ہوا ہے فی غلبت بفتح غین **عَنْ** اَبِي عُمَرَ اَنَّهُ قَرَأَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْقَكُمْ مِنْ ضَعْفٍ فَقَالَ مَنْ ضَعْفٍ تَرْجُمَهُ رَوَيْتَ
 ابن عمر سے کہ انہوں نے پڑھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اکی خلقکم من ضعیف یعنی بضع ضا ہوا ہے فرمایا کہ من ضعیف پڑھو یعنی بضع ضا ہوا ہے **ف** ایک ہے عبد بن
 حمید انہوں نے زید بن ہارون انہوں نے فضیل بن مزروع سے ماندا ہے یہ حدیث حسن ہے غریب نہیں جانتے ہم اسکو گرو فیض بن مزروع کے روایت **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
 مَسْعُودٍ اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ هَلْ مِنْ مُدَّكَ تَرْجُمَهُ رَوَيْتَ اَبُو سَعِيدٍ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے ہل من مدد کہ اپنے
 جال مہل اور قرات مشہور ہے یہی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فَرُوحًا وَرِيحًا وَجَنَّةً بَعْمًا
 روایت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے فَرُوحًا وَرِيحًا وَجَنَّةً بَعْمًا یعنی بضع رالفظ روح کو قرات کرتے تھے اور قرات شاذ ہے قرات
 مشہور بفتح ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب نہیں جانتے ہم اسکو گروا ہارون عور کے روایت **عَنْ** حَلْفَةَ قَالَتْ اَنَا اَبُو الدَّيْدَاءِ فَقَالَ اَقْرَأْ اَحَدًا
 يَقْرَأُ عَلَيَّ فَرَأَى عَبْدَ اللَّهِ قَرَأَ اَلْاَشَاوَالَ فَقَالَ نَعَمْ قَالَتْ كَيْفَ سَمِعْتَ عَبْدَ اللَّهِ يَقْرَأُ هَٰذَا لَا يَهِيَ وَاللَّيْلِ اَذِئْتُمْ قَالَتْ سَمِعْتُهُ يَقْرَأُهَا وَاللَّيْلِ اَذِئْتُمْ وَالذِّكْرُ وَالْاَشَاوَالَ فَقَالَ اَبُو الدَّيْدَاءِ
 وَاَنَا وَلِلَّهِ هَٰذَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْرَأُهَا وَهُوَ لَا يَرِي يُونَنِي اَنْ اَقْرَأُهَا وَما خَلَقَ فَلَا اَبَا بَعْضُ تَرْجُمَهُ رَوَيْتَ اَبُو سَعِيدٍ کہ
 کہ پوچھتے ہم شام میں سوائی ہمارے پاس ابوالدار اور کہا انہوں نے کہ تم میں کوئی ایسا شخص کہ پڑھا ہو یعنی قرآن عبد اللہ بن مسعود کی قرات کہ علقم نے کہ لوگوں نے
 اشارہ کیا سیر طرف اور مینے کہا کہ ان میں پڑھا ہوں عبد اللہ کی قرات پڑھا ابوالدار نے کہ کیونکر سنا تم نے عبد اللہ کو کہ پڑھتے تھے دلیل اذائتمے کہا علقم نے کہ
 میں نے سنا ہے عبد اللہ کو کہ وہ پڑھتے تھے والیس اذائتم والذکر والا نشی اسکو ابوالدار نے اور مینے ہی قسم اللہ تعالیٰ کے ایسا ہی سند ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

بنی ہنین کہا راوی نے کہا کہ ہنری پہ فرمایا تو ہوا گت ہے اس کے کہے تو اسد اکبر اور جانتا ہے تو کوئی شے طبری اللہ تعالیٰ سے کہا عدی کے کہا میں نے
 ہنین فرمایا آپ نے کہ یہود و نصاریٰ اللہ تعالیٰ کا اور نصاریٰ گمراہ ہیں کہا عدی نے یہ کہا میں نے کہ میں ایک طرف کا ہوں سناں کہا عدی نے پس دیکھا میں نے کہ ایک مومنہ چلتا ہے
 خوشی سے کہا عدی نے کہ یہ حکم کیا ہے لے کے میں آتا گیا انصار کے ایک دو پاس اور میں حاضر ہونی لگا آپ کے پاس دیکھ دو نون کنارہ ہنین نے بھیجے اور شام کہا عدی نے کہ یہ پرس
 دریا ہنین کہ میں نے اس کے پاس تھا ایک مالک کو کہ ائی ایک قوم کہڑوں میں صوف کے اپنے چادر دیکھ جو مخط ہوتی ہیں کہا عدی نے کہ یہ ہزار پڑی آپ نے اور کہے ہوئے اپنے خطبہ
 پڑھنے کو اور حنن دلائی لے لے کے لے صدقہ دینی کی لینے ہما بکو پہ فرمایا اگرچہ ایک صاع ہو لینے صدقہ سی اور اگرچہ نصف صاع ہو اور اگرچہ ایک مٹی اور اگرچہ ایک ٹھوس
 بھی کم ہو بچاؤ ایک تم میں کا اپنے مومنہ کو جہنم کی گرمی سے یا فرمایا اگے گرمی سے اگرچہ ایک کھجور دیکھو یا ایک کھجور کا ٹکڑا اسلے کہ ہر ایک تم میں کا ملاقات کر نیوالا ہے ہر
 تعالیٰ سے اور فرمایا لا ہے اللہ تعالیٰ اس سے جو میں سے کہتا ہوں اور فرمایا گیا کہ ہنین بنایا ہے تیرے لئے کان اور کہیں سوع من کر گیا وہ کہ ہاں کیوں ہنین پر
 فرمایا اللہ تعالیٰ ہنین بنایا ہے تیری لمبی مال اور لو کا وہ کہہ گیا کیوں ہنین پر فرمایا گیا کہ اگے بھیجا تو نے اپنی ذات کے لئے سو دیکھ گا وہ اپنے لگے اور چپے اور دے
 اور بائیں اور نہ پاویا کوئی چیز کہ بچاؤ اس کے ساتھ اپنے مومنہ کو جہنم کی گرمی سے چاہے کہ بچاؤ ایک تم میں کا اپنا مومنہ اس سے اگرچہ ایک ٹکڑا کھجور کا دیکھو سو اگر
 وہ بھی بچاؤ تو ایک اچھی بات کے ساتھ لینے کھڑے جس کے کیا کہہلا ہوا اسلے کہ میں ہنین ڈرتا ہوں تیرا فاقہ اسلے کہ اللہ تعالیٰ تہارا مددگار ہے اور تلو دینے والا
 ہے یہاں تک کہ علی جاوگی اکیلی عورت شریعت مدنیہ سی جیر تک اور نہ ڈرگی کہ اسکی سواری چور بچا دینے عذر سی سلام کی اس امن بات سے قایم ہو جاوگی یہ کہ
 عدی نے کہ میں اپنے دل میں کہنے لگا کہ چور قبیلہ بنی طی کے کہاں ہونگے یعنی اس وقت میں **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہنین جانتے ہم اسکو لڑ ساک بن حرب
 کے روایت سے اور روایت کے شعبہ نے ساک سے انہوں نے عباد بن جیش سے انہوں نے عدی بن حاتم سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث لینی روایت کے جسے
 محمد بن ہشام اور محمد بن بشیر نے۔ و نون کہا روایت کے محمد بن جعفر نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے ساک بن حرب سے انہوں نے عباد بن جیش سے انہوں نے عدی بن
 حاتم سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے یہود و نصاریٰ علیہم مین اور نصاریٰ گمراہ میں پس ذکر کی حدیث لینی مقرر جم عدی کے روایت سے معلوم ہوا کہ
 سورہ فاتحہ میں مغضوب علیہم یہود و نصاریٰ اور ضالین نصاریٰ غرض ان دو نون کی راہ میں اور طریقے مردود ہیں حالانکہ یہ اہل کتاب ہیں یہ چوتھ کر کے کتاب
 میں مثل ہند وغیرہ تو ان کے رسم و رواج تو ان سے بھی بدتر ہوئے مگر تعجب ہے ان مسلمانوں کے کہ سورہ فاتحہ پڑھتے ہیں اور پھر رسوم ہندو اپنی شادی سیاہ میں کیا کرتے
 ہیں معافا من ذلک اور ابو ہریرہ کے روایت سے معلوم ہوا کہ مقدی ہی اپنے امام کے پیچھے فاتحہ خفیہ پڑھ لے اور یہی غیب مجھ ذات ہے اور دلالت کرتی ہیں اسی
 پر اکثر احادیث اور اختیار کیا ہے اسکو محققین محدثین نے جنکو منظور ہے اتباع حدیث مطہر کے اور یہ سورہ خلاصہ ہے قرآن کا دو بار نازل ہوئی ایک بار کہ میں کیا
 مدینہ میں آئی اسکو ثانی اور قرآن عظیم فرمایا ہے اور شروع ہوئی ہے اس نماز اور ابتدا کی جاتی ہے اس کتاب کی اسلیٹی اسکا نام فاتحہ ہے کہ کہولہ تسی دروازہ قرارت کا
 قدری پاؤر تلاوت کا مالی پر **وَمِنْ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی لَا شَرَّ فِیْہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ**
اَدَمَ مِنْ قُبْضَةِ قَبْضَتِہَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَرْضِ فَجَاءَ بَنُوْا دَمْرَ عَلٰی قَدْرِ الْاَرْضِ فَجَاءَ مِنْہُمْ الْاَحْمَرُ وَالْاَبْیَضُ وَالْاَسْوَدُ وَبَیْنَ ذٰلِكَ السَّهْلُ وَالْحَزْنُ وَالْخِیْثُ وَالْطَّبِیْ
تَرْجُمہ روایت ابو موسیٰ شری سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا آدم علیہ السلام کو ایک مٹی سے کہ لیا کھوسا زمین سے سو آئی اولاد آدم علیہ
السلام انواع زمین کے موافق سو آئی بعض ان کے سرخ رنگ اور بعض سفید اور بعض سیاہ اور بعض ان رنگوں کی درمیان میں اور نرم مزاج اور سخت اور ناپاک اور پاک کہا ابو ہریرہ
نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَہٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی اَدْخُلُوا الْبَابَ مُجْتَمِعًا قَالَ دَخَلُوْا اَمْرًا خَفِیْنِ عَلٰی**
اَزْدَا کھوای مٹھ فین ترجمہ روایت ابی ہریرہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے تفسیر میں اَدْخُلُوا الْبَابَ مُجْتَمِعًا
کہ داخل ہو گئی اسرائیل کہہ سکتے ہو اپنے چتر ٹون پر لینے گھنٹوں چلتے ہو **ف اور اسی ہندو مڑی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس قول کی تفسیر میں**
قَدْ دَلَّ الدِّیْنُ عَلٰکُمْ اَوْ لَا غَیْرَ الذِّیْنِ قَبْلَ کُمْ کہ فرمایا آپ نے کہ ہاں ہی اسرائیل کے لوگوں نے جتنے فی شیعہ انتہی یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِیعَہٗ**
قَالَ لَمَّا مَرَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فِیْ سَفَرٍ فِیْ لَیْلَۃٍ مُّظْلِمَۃٍ فَلَمَّا نَزَلَا بَیْنَ الْقُبُلَۃِ فَضَّلَ کُلُّ رَجُلٍ مِّنَّا عَلٰی حَیَالِہٖ فَلَمَّا اصْبَحْنَا ذُکِّرْنَا

حاجی اور عظیم برادر طواف کرے صفا اور مروہ کا کہا زہری نے کہ پس فرمایا میں نے اس کا بی بکرم بن عبد الرحمن سے تو انہوں نے کہا کہ اس روایت میں ہمارا علم ہے فیہ نہایت عمدہ بات ہے علم کے اور بیش سنا ہی بہت معلوم گوئی کہ کہتے ہی کہتے عرب میں وہ لوگ کہ طواف کرتے تھے صفا اور مروہ کی جہین اور کہتے تھے کہ طواف ہمارا اس دو پہر دن کے چہرے اور جاہلیت سے ہے اور دوسرے لوگوں نے انصار میں کہا کہ ہر کو حکم ہوا ہے فقط بیت اللہ کے طواف کا اور صفا اور مروہ میں حکم نہیں ہوا طواف کا سوسہ قاری اللہ تعالیٰ فی یہ آیت مبارک ان الصفا والمروة من شعائر اللہ کہا ابو بکر بن عبد الرحمن نے کہ یقین کرنا ہون میں کہ یہ آیت انہیں لوگوں کے باب میں اتری ہے جسے جنہوں نے طواف صفا اور مروہ میں حرم سمجھا تھا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** عاصم بن الحول قال سالت انس بن مالک عن الصفا والمروة فقال كانا من شعائر الحج ابا قال فلما كانا في مكة فمناهما فاذل الله تبارك وتعالى ان الصفا والمروة من شعائر الله هكس فجاءت ابا عترة فلاحنا عليه ان يطوق بهما قال هما تطوع ومن تطوع خيرا فان الله شاكر عليم ترجمہ یہ ہے عاصم احسن سے کہ کہا انہوں نے کہ پوچھا میں نے انس بن مالک سے حال صفا اور مروہ کا تو کہا انہوں نے کہ وہ شعائر جاہلیت میں سے تھا کہ جب سلام یا تو بارہوی ہم نہیں طواف کرنے سے سوا قاری اللہ تعالیٰ فی یہ آیت ان صفا والمروة من شعائر اللہ یعنی صفا اور مروہ شعائر الہی ہیں سو جس نے حج کیا بیت اللہ کا یا عمرہ لایا سو گناہ نہیں اس پر کہ طواف کری ان دونوں کے صحیح میں کہا انس نے طواف انکا تطوع ہے سو جو شخص کہ جوٹا بجالاد ہی تو اللہ تعالیٰ قدر دان ہے جانے والا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** جابر بن عبد الله قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم قد عمرة طواف بالبيت سبعا فقرأ واتخذ وا من مقام ابراهيم مصل فجلس خلف المقام ثم اتي الحجر فاستلمه ثم قال سبدا وبدا الله به وقرأت الصفا والمروة من شعائر الله ترجمہ یہ ہے جابر بن عبد اللہ سے کہ انہوں نے کہ سنا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جبکہ انی مکہ میں طواف کیا بیت اللہ کا سار بار اور پڑا و اتحد و امن مقام ابراہیم صلی اللہ علیہ وسلم پر مقرر کرد مقام ابراہیم کو نازکی جگہ سوار پڑی آپ نے پیچھے مقام ابراہیم کے پہرلی حجر اسود کے پاس اور بوسہ لیا اس کے پیچھے بعد طواف کے پھر فرمایا شروع کرتے ہیں ہم جس کے ساتھ شروع کیا ہے اللہ تعالیٰ اور پڑی یہ آیت ان الصفا والمروة من شعائر اللہ **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** البراء قال كان اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم اذا كان الرجل صائما فحضره الا فطار فطار فطار قبل ان يفطر لم ياكل ليلته ولا يومه حتى يمسي وان قيس بن حزمه انما نصارى كان صائما فلما حضره الا فطار اتي امرأته فقال هل عندك طعام فقالت لا ولكن انطلق فاطلب لك وكان يومه يعمل فليلته عينه وحائنه امرأته فلما رأتها قالت خبنة لك فلما انصف النهار غشي عليه فذاك ذلك للنبي صلى الله عليه وسلم فاذل هذه الآية اجل لكم ليلة الصيام لرف الی بساءكم ففرحوا بها فحاشدوا وكوا واشربوا حتى يلبثوا لكم الحظ الا قبض من الحيط الا سواد ترجمہ یہ ہے کہ تھے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ جب صائیں کوئی شخص روزہ دار ہوتا اور وقت آجاتا افطار کا اور وہ سوجا قبل افطار کے تو یہ کہتا وہ کچھ رات اور سادون یا نہایت شام کرتا یعنی روزہ پر روزہ رکھتا اور قیس بن صرہ انصاری روزی سمجھتے ہیں جب افطار کا وقت آیا اپنی بی بی کے پاس آئی اور سے پوچھا کہ تھے پس کچھ کہنا ہے سو انہوں نے کہا کہ نہیں ولیکن میں جاتی ہوں اور تمہاری لئے کہیں سے مانگ لاتی ہوں اور اس دن انکی محنت مزدور کیا دن تھا سو غالب ہو گئی انکے قیس کے یعنی انکے لگ گئے اور امین بی بی انکی پیچ ب انکو سوتا دیکھا کہ ہا ہی محرومی تیری پیچرب دو پہر دن پڑا ہوا ہوش ہو گئے وہ اور ذکر کیا ان اسکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پس اتری یہ آیت اصل لکھ سے آخر تک یعنی علانی کیا گیا واسطے تمہاری روزہ کی راتوں میں بی پردہ ہونا اپنی عورتوں سے تو نہایت خوش ہوئی لوگ اس امر سے اور فرمایا اللہ صاحب ہے کہ کہا اور پوچھا تک کہ ظاہر ہوا و سیدہ آگاسیہ انکی سے یعنی روشنی صبر نایان ہو جاو تا انکی شب سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** النعمان بن بشیر عن النبي صلى الله عليه وسلم وقوله وقال ربكم ادعوني استجب لكم وقال الله هو العباد وقرأ وقال ربكم ادعوني استجب لي قوله واخرين ترجمہ یہ ہے نعمان بن بشیر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فی آیتہ وقال ربکم ادعونی استجب لکم کی تفسیر میں فرمایا کہ عاری قسمل عبادتہ اور پڑی اپنی آیتہ سورہ مؤمن کے وقال ربکم ادعونی استجب سے و آخرین تک **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مقرر ہم آیت مذکورہ جو حدیث میں وارد ہوئی ہے سورہ مؤمن کے ہے اور پڑی آیت یونس ہے وقال ربکم ادعونی استجب لکم ان الذين يستكبرون عن عبادتي سيدخلون جهنم داخرين یعنی فرمایا پروردگار تمہاری شے کے چار و چھک اور د عار و مجہ سے کہ میں قبول کرد گا تمہاری دعا کو بیشک جو لوگ کہ کبر کرتے ہیں میری عبادت کرنے سے غفیر باطل ہونگے جنہ میں ذلیل ہو کر آئے لیکن مصنف رحمۃ اللہ علیہ اس آیتہ اور اسکی تفسیر کو بیان اسلئے لائی کہ

ہم نے جن میں سے تاکہ پوری مخالفت ہو جو کچھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا یہاں تک کہ یقین کیا ہے کہ غضبناک ہوئی آپ خود ہاتھ بٹہ کرے ہو
 لیکن اپنے گھر چلے سو اسنے آیا انکے ایک مدیہ دود کا اور پہچانے صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو پیچھے پھینکی دودہ لیکر لکھ دیا یا اسنے ان دونوں کو جو جانا ہم لوگوں کے کہ
 آپ ان دونوں پر غصہ نہیں ہوگا یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت ہے محمد بن عبد اللہ نے فی السنۃ عبد الرحمن بن مہدی نے اے حماد بن سلمہ نے مائتہ مسکت
 میں مترجم قولہ یا رسول اللہ کیا جلع کرین الخ یہ ان صحابی نے اس نظر سے پوچھا کہ حضرت جنس میں جماع کرینی ہی اجازت دیدین تو یہودی پوری مخالفت ہو
 اور آپ کو غصہ اسے آیا کہ نہ تکب ماصی کے ہو کر کفار کا خلاف کرنا کہ اس سے **عن** ابن المنذر رحمہ اللہ عن جابر بن عبد اللہ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول من اتى امرأته فی قیلہ
 من دبرھا کان الولد احوال فانزلت نساء فکثر حوث لکم فانوا حوث لکم انی شئت ترجمہ را یہ ہے ابن منذر سے کہ انہوں نے جابری کہتی تھی کہ یہود کا بقول تھا کہ
 جو کوئی صحبت کرے اپنی عورت سے پیچھے سی اگرچہ دخول کرے اسکی قبل میں تو بڑا کھینکا جو تاسہ سو اس پر تری یا تہ نسا کہ حوث لکم الایہ یعنی عورتیں تمہاری کہتی
 ہیں سو جابری کہتی ہیں جہاں سے چاہو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مترجم یعنی جس اسی جابری کہتی ہیں کہ تہی میں کہتی ہیں جہاں تم دالو تو لگی نہ یہ کہ
 اندھی کنوی میں جاکو تم بھی ضائع ہوا و محنت برباد گاہ لازم ہو **عن** ام سلمہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی قولہ نساء لکم حوث لکم فانوا حوث
 انی شئت یعنی صما کا واحد ترجمہ را یہ ہے ام سلمہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فی آیت نسا کہ حوث لکم الایہ کی تفسیر میں فرمایا کہ مراد اس سے دخول کرنا ہے ایک سوراخ
 میں یعنی قبل میں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابن خثیم کا نام عبد اللہ ہے اور وہ بی بی میں عثمان کے وہ خیم کے اور ابن سابط کا نام عبد الرحمن ہے وہ بی بی میں
 عبد اللہ کے وہ سابط کے جو بھیجی کی میں اور غصہ بی بی عبد الرحمن بن ابی بکر الصدیق کے میں اور بعض روایت میں فی سام واحد مردی ہوا ہے اومنی دونوں کے
 ایک میں **عن** ابن عباس قال جاء عمر بن الخطاب رضى الله عنه قال يا رسول الله هلكت قال وما اهلكك قال حوثت دخلت
 اللیلة قال فکثر نزل علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شتیا قال فانزلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم هذا والآلة نساء لکم حوث لکم فانوا
 حوث لکم انی شئت اقبل واذنواقی الذوق الحیضہ ترجمہ را یہ ہے ابن عباس سے کہ انہوں نے کوئی حضرت عمر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا یا رسول
 ملاک ہوا میں فرمایا اپنی کس چیز نے ہلاک کیا تجھ کو کہا کہ پیرزی میں نے سواری اپنی آجلی رات کو کچھ جواب دیا انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا راوی نے کہا پیرزی
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نسا کہ حوث لکم الایہ سامنی سے صحبت کرتو اور پیچھے سی صحبت کر کر پیر در میں دخول کرنے سی اور جنس میں صحبت کرنے سی **ف**
 یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابو یعقوب بی بی عبد اللہ اشعری کے اور وہ یعقوب بنی میں مترجم قولہ پیرزی میں نے سواری آمد و سواری سی بیوی سی کہ آدمی کو
 وقت جماع کے دھاپ لیتا ہے شل سواری کے اور پیرزا اسکا یہ کہ صحبت کی اس کے قبل میں بی بی کی طرف سے غرض حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کہ اس میں شاید معصیت ہو اللہ تعالیٰ
 فی اسکی اجازت دی خوف زائل ہوا تو اسنے سے صحبت کر آہ خطاب عام ہے غرض بہر حال دخول قبل میں ہو پیر چلے صحبت کی طرف سے ہو **عن** معقل
 بن یسار راہ زواج اخوة رجلا من المسلمين على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فكانت عندنا ما كانت ثم طلقها فطلقها والله لا ترجع اليك ابدا اخر ما عليك قال فعلم
 العدة فهي بها وهو نية ثم خطبها ثم الخطاب فقال له يا لکم اگر متک پھا و زوجتھا فطلقھا والله لا ترجع اليك ابدا اخر ما عليك قال فعلم
 الله حاجته اليها وحاجتها الى بعلها فانزل الله تعالى واذ اطلقتم النساء فلعن اجلهن لى قوله وابتعوا لا تعلمون فلما سمعها معقل قال
 سمع كربي وطاعة ثم دعا فقال ازوجك واكرمك ترجمہ را یہ ہے معقل بن یسار سے کہ انہوں نے نکاح کر دیا اپنی بہن کا ایک مرد سے مسلمانوں میں کے زمانہ
 میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پیر میں داکے نزدیک جب تک زمین پر طلاق دی اسنے انکو ایک اور صحبت لگی یہاں تک کہ حدت گذر گئی پیر خواہش کے اس
 فی انکی اور خواہش کے انہوں نے اسکی پیر پیغام دیا انکا اس مرد نے اور پیغام دینی والوں کے ساتھ سو کہا اسنے معقل نے اسی دیوانی میں بزرگی دی تھی تجھ کو اسی دیکر اور
 نکاح کر دیا تھا اسکا تجھے سوطلاق دیدی تو نے اسکو قسم ہے اللہ تعالیٰ کے وہ نہ رجوع کرے تیری طرف آخر عمر تک کہ راوی نے پیر جانی اللہ تعالیٰ نے حاجت اس مرد کے
 طرف اس عورت کے اور حاجت اس عورت کے طرف اپنی شوہر کے سو تیری اللہ تعالیٰ نے آیت واذ اطلقتم النساء سے وانتم لا تعلمون تک پیر جو بے نسا اسکو کہا
 بات تہی چلے اپنی ریکے اور طاعت کرنی چاہئے اسکی پیر بلایا انکے شوہر کو اور کہا کہ کچ کر دیتا ہوں تجھ کو اور بزرگی دیتا ہوں میں تجھ کو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

کہ جس سے برکت ہوگی اور صحت معنی اور بلاغت اور فصاحت اور مدح مقام میں ساری کتاب کو حکم فرمایا اور اس سے یہ ہے کہ
 انہیں عبت اور نزل نہیں اور صدق و عدل سے بہرہ ہے اور استعمال میں یعنی آل عمران میں تقسیم کی کہ بعض آیات حکم میں اور بعض مشابہ ہیں اس میں کفر
 قول میں اکابر کے چنانچہ ابن عباس فرماتے ہیں کہ حکمت تین تین میں سورہ انعام کی قُلْ تَعَالَوْا اَنْتُمْ وَاٰلُكُمْ عَلٰی کُرْسٰیٍّ مِّنْ عَرْشٍ مُّجْتَمِعٍ مِّنْ
 میں ہے وَقَضٰی رَبُّكَ اَنَّا لَا تَعْٰبَدُوْا اِلٰهًا اِلَّا اَنَا اور انہیں کا قوال ہے کہ حروف تہجی جو اوائل سورہ میں ہیں یہی متشابہ ہیں اور مجاہد اور عکرمہ نے کہا کہ جن آیتوں
 میں حلال و حرام مذکور ہے وہ حکم میں اور باقی سب متشابہ کہ شبیہی ہر ایک دوسری صدق و حسن میں اور قتادہ اور شاک اور سدی کے کہا کہ حکم نسخ ہی کہ
 جیسے عمل ہے اور متشابہ منسوخ ہے کہ ایمان لایا جاتا ہے پس اور عمل نہیں کیا جاتا اور روایت کی غلطی بن ابی طلحہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا انہوں
 نے کہ حکمت قرآن اس کے نسخ اور حلال و حرام اور حدود و فرائض ہیں کہ ان پر ایمان لایا جاتا ہے اور متشابہ منسوخ اسکی اور مقدم و مؤخر اور مثال اور قسم کہ اس پر
 ایمان لایا جاتا ہے اور عمل نہیں ہوتا اور بعض مفسرین نے کہا کہ حکم وہ ہیں کہ جبکہ علم اللہ تعالیٰ اپنی بندوں کو عنایت کیا ہے اور متشابہ وہ ہیں کہ اسکا علم کسی مخلوق کو
 نہ دیا جیسے اکثر اوقات اور خروج و جلال اور نزول عیسیٰ علیہ السلام اور طلوع شمس و مغرب اور قیام ساعت اور فرائض دنیا کی اوقات انکی سوائے اللہ تعالیٰ کے
 کسی کو معلوم نہیں اور محمد بن جعفر زبیر نے کہا کہ وہ حکم ہے کہ محتمل ایک ہی حسی کی ہو اور متشابہ وہ ہیں کہ معانی متعددہ کی محتمل ہو کذا فی النجوى اور بعض اکابر نے
 آیات صفات کو جیسے یا اللہ فوق یا الہیم متشابہ کہا ہے اگرچہ معانی انکے واضح ہیں اور مطالب الیچ مگر کیفیات انکی مہجول جیسی کہ اشراط ساعت میں اوقات
 مہجول میں ہیں ایسی خفا کی وجہی انکو متشابہ کہا ہے چنانچہ امام مالک فرماتے ہیں الاستواء معلوم والکیف مہجول یعنی استواء باعتبار حسی کے معلوم ہے اور باعتبار
 کیفیات کے مہجول مگر بعض مہجول و بعض اول اسکی معنوں کو بھی مہجول قرار دیکر انی تین جاہل ٹہرتی ہیں اور انکی معانی دھندہ راہیان نہیں لاتی یا الہیم اللہ
 الی صراط مستقیم عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهِ فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ
 الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ قَالَ فَإِذَا رَأَيْتَهُمْ فَاعْرِضْهُمْ فَأَعْرِضْهُمْ فَأَعْرِضْهُمْ فَأَعْرِضْهُمْ فَأَعْرِضْهُمْ فَأَعْرِضْهُمْ فَأَعْرِضْهُمْ فَأَعْرِضْهُمْ فَأَعْرِضْهُمْ فَأَعْرِضْهُمْ
 سے کہا انہوں نے کہ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے تفسیر اس آیت کے فاما الذين في قلوبهم زيغ الآية یعنی عجبی دہنیں کچھ ہیں وہ جیسے گتے ہیں انکے
 متشابہ کے فقہ اور اسکی تاویل و تہذیب نے کو انہی پس فرمایا آپ نے کہ جب دیکھی تو انکو تو پہچان رکھو انکو اور کہا زبیر نے اپنی روایت میں کہ حضرت نے فرمایا
 کہ جب دیکھو تو انکو پہچان رکھو اسکو دوبار کہا یا تین بار ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اس طرح روایت کے کئی لوگوں نے یہ حدیث ابن ابی ملیکہ سے انہوں
 نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور نہیں ذکر کیا ابن ابی ملیکہ کے بعد قاسم بن محمد کا اور ذکر کیا قاسم کا فقط زبیر بن ابراہیم نے اور ابن ابی ملیکہ نام
 انکا عبد اللہ ہے وہ بیٹے میں عبید اللہ بن ابی ملیکہ کے اور انکو سماع ہے حضرت عائشہ سے یہی عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 اِنَّ كُلَّ بَنِي اَدَمَ مِنْ النَّبِيِّينَ وَرَبِّ اَبِي وَخَلِيلٍ رَبِّ قَوْمٍ اَوَّلَى النَّاسِ بِاَبْرَاهِيْمَ لِلَّذِيْنَ تَبِعُوْهُ وَهَذِهِ النَّبِيُّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاللّٰهُ
 وَرَبِّ الْمُؤْمِنِيْنَ ترجمہ روایت ہے عبد اللہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر نبی کے دوست میں نبیوں میں ہی اور ہر دوست باپ
 میرے ہیں اور خلیل میرے ہے ہر پرہیزگار اپنے یہ آیت ان اولی الناس ابراہیم الایہ یعنی قریب زیادہ آدمیوں کے ابراہیم کے طرف وہ لوگ ہیں کہ جنہوں نے
 تبعاری کی انکے یعنی توحید پر چلے اور نبی اور جو ایمان لائی یعنی اس نبی کے ساتھ اور اللہ تعالیٰ دوست ہو مومن کا ف روایت کے ہے محمود بن انس
 ابو نعیم نے ان ہی سفیان نے انس کے باپ نے ان ہی ابی الصغریٰ نے انس کے عبد اللہ نے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اس کے اور نہیں ذکر کیا اس سند میں
 مسروق کا اور یہ سند صحیح ہے روایت ابی الصغریٰ کے جو مروی ہے مسروق سے اور ابو الصغریٰ کا نام مسلم بن حجاج ہے روایت کے ہے ابو کریم نے انہوں نے وکیعہ سے انہوں
 نے سفیان نے انہوں نے اپنے باپ نے انہوں نے ابی الصغریٰ سے انہوں نے عبد اللہ نے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ابو نعیم کے روایت کے مطابق اور اس میں ہی مسروق
 کا ذکر نہیں عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِيْنٍ وَهُوَ مَعَهَا فَاجْرُؤُكُمْ بِهَا مَا لَمْ أَمْرِ بِمُسْلِمٍ لِّقِي
 اللَّهُ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبًا فَقَالَ اَلَا تَعْلَمُ بَنُ قَيْسٍ فِيَّ وَاللّٰهُ كَانَ ذٰلِكَ كَانَ يَنْبَغِيْ وَيَزِلُّ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ مَدْيَنَ فَقَدْ تَشَابَهَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ بَيْنَهُ قُلْتُ لَا فَقَالَ لِيهِمْ دَرِيْ اُحْلِفْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اذْنُ يَخْلِفُ هَذَا هَبْ بِمَالِي فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا الْآيَةَ ترجمہ وایسے عبد العسی کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر قسم کہا کسی ایسے اور وہ سہین چھوٹا سا سائے کہ کٹ کر لٹکاؤ اس قسم سے مال مرد مسلمان کا وہ لٹکا لٹکا سے اور وہ تعالیٰ اس پر غصہ ہو گا سو کہا اٹھتے ہر قیس کے میرے باب میں یہ حدیث قسم ہے اللہ کے اور تفصیل اس کے یہی کہ میرے اور ایک یہودی شراکت تھی یا ایک میں میں سودہ نہ گویا میں نے میرے حصہ کا پس لگیا میں اس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سو فرمایا مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تمہاری پاس گواہ میں میں نے عرض کی کہ نہیں یہ فرمایا آپ نے یہودی سے کہ تو قسم کہا سو میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ اب وہ قسم کہا کہ میرا مال مار لگا سو اتاری اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ان الذین کے آخر تک **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسباب میں علی بن ابی اوفی سے ہی روایت ہے ترجمہ پوری آیت یون ہے إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا أُولَٰئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ترجمہ جو لوگ کہ خریدتے ہیں اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے ساتھ مول تہڑا وہ لوگ ہیں کہ ان کو آخرت میں کچھ حصہ نہیں اور نہ بات کر گیا انہی اللہ تعالیٰ اور نہ نظر کر گیا ان کی طرف کیا سکے دن اور نہ پاک کر گیا ان کو اور ان کے لئے ہی عذاب دردناک انتہی **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ لَمَّا تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تَتَفَقَّحُوا مِمَّا يَحْتَقُونَ أَوْ مِنْ ذِي الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهُ قَرْضًا حَسَنًا قَالَ ابْنُ طَلْحَةَ وَكَانَ لَهَا حَاطِطٌ يَأْتِي رَسُولَ اللَّهِ حَاطِطِي اللَّهِ وَلَوْ اسْتَطَعْتُ أَنْ أَسْتَرْهَ لَمْ أَعْلَنَهُ فَقَالَ أَجَلُهُ فِي قِرَابَتِكَ أَوْ قَوْلِكَ ترجمہ وایسے انس رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ جب نازل ہوئی آیت لَمَّا تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تَتَفَقَّحُوا الْآيَةَ يَأْتِي ذِي الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهُ الْآيَةَ کہا ابو طلحہ نے اور ان کا ایک باغ تھا کہ یا رسول اللہ میرا باغ اس کی راہ میں صدقہ ہی اور اگر میں اس امر کو چھپا سکتا تو ہر گز ظاہر نہ کرتا سو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تیرے کو روک دو اپنی قرابت والوں میں راوی کو شک ہے کہ قرابت تک فرمایا یا قرابت تک منی دونوں کے ایک ہی میں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت ہے کہ مالک بن انس نے اسے اسے حاکم بن عبد اللہ بن ابی طلحہ سے انہوں نے انس بن مالک سے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَامَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مِنَ الْحَاجَةِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الشَّعْتُ الْبَقْلُ فَقَامَ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ آتِجْ أَفْضَلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ آتِجْ وَأَتَجَّ فَقَامَ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْوَادُ وَالرَّاحِلَةُ ترجمہ وایسے ابن عمر سے کہا انہوں نے کہ کھڑا ہوا ایک مرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور اُسنی عرض کی کہ کون حاجی افضل ہے یا رسول اللہ فرمایا آپ نے کہ جب کار گرو آؤ وہو اور کچھ سے ملے چلی ہوں پہلے کھڑا ہوا ایک مرد دوسرا اور عرض کی اُسنی کہ اگر کان مجھ کیا افضل ہے یا رسول اللہ فرمایا آپ نے اور ازبند کرنا میں نے لیک کے ساتھ اور خون بہانا میں نے قربانی کرنا پہلے کھڑا ہوا ایک اور مرد اور کہا اُسنی کہ یہ من استطاع إِلَيْهِ سَبِيلًا میں سبیل سے کیا مراد ہے یا رسول اللہ فرمایا آپ نے کہ توشہ اور سواری لینے جو پہلے تاد رہو جو فرض ہے **ف** اس حدیث کو نہیں بچا پتی ہم گھر اب ہم میں زید خوزی کی کہ روایت ہے اور کلام کیا بعض اہل علم نے ابراہیم بن زید میں ان کے حافظہ کے طرف سے **عَنْ** سَعْدِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ نَدَعَ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَهُمْ وَنِسَاءَهُمْ وَنِسَاءَهُمْ الْآيَةَ دُعَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا وَكَاهِلَةٌ وَحَسَنًا وَحَسِينًا فَقَالَ اللَّهُمَّ هُوَ الْهَيْلُ ترجمہ وایسے سعد کہا انہوں نے کہ جب نازل ہوئی آیت نَدَعَ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَهُمْ وَنِسَاءَهُمْ وَنِسَاءَهُمْ الْآيَةَ بلا یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین کو اور کہا کہ یا اللہ یہ لوگ میرے اہل میں **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے مترجم اس آیت مبارک کو آئیے مبالغہ کہتے ہیں شان نزول اس کا یہ ہے کہ نصاریٰ بخران جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اپنی شبہات کے جواب باصواب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سبکی تب یہ آیت نازل ہوئی فَمَنْ جَاءَكَ مِنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَهُمْ وَأَنْفُسَنَا فَانْكُحْهُمْ نَحْنُ نَبْتَلُكُمْ فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذَلِكَ مِنْكُمْ أُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ ترجمہ جو شخص محبت کرے تم سے اسی بنی عیسٰی کی باب میں بعد اسکے کہ آچکا کہ کلام کو سو کہو اور بلاوین ہم اپنے بیٹوں کو اور تم اپنے بیٹوں کو اور ہم اپنے عورتوں کو اور تم اپنی عورتوں کو اور ہم اپنی جانوں کو اور تم اپنی جانوں کو پہرہ و عارین ہم سب اور الذین لعنت اللہ کی چوٹوں پر تھے پس ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی وغیرہ کو لیکر حاضر ہوئی مگر عاقب جو انہیں عقیل و ہوشیار تھا اس نے سنا جس سے کہا کہ اسی عبد السجیتری کیا اچھی ہے اُس نے کہا کہ محمد بنی مہربان ہے اور جسے مبالغہ کیا نبی سے نہ لٹکا بڑا جیا اور نہ چوٹا بڑا غرض مبالغہ سے وہ لوگ درگاہ

اور دینار ملعون پر سحر ٹھہری کہ وہ ہر سال حضرت کی خدمت میں بھیجا کرتے تھے خلاصہ فی النبی **ع** ابی غالب قال وانی ابومامہ رؤساً منصوباً
 علی دسیر یمنسق قال ابومامہ کلاب النار شر قتلی تحت اذیر الساء خیر قتلی من قتلوه ثم قرأ یوم یفصی وجہہ ووجہہ الی الخ لا ینہ
 قلت لا ینی امامہ انت سمعہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لو کہ اسمعہ الا مراً او مراً یث اواربع حتی عد سبعة ما حد شکرہ
 ترجمہ یہ ہے ابی غالب کہ انہوں نے کہ دیکھا ابومامہ نے سرون کہ لکے ہو سیر سی پر مشق کے تو کہا انہوں نے کہ یہ کتنی مہین دوزخ کے اور بدترین مقتول ہیں اس کا
 ترجمہ کیے نیچے اور بدترین مقتول وہ ہیں جو ان کے ہاتھ سی مارے یعنی خوار یا مبتدعین یا مردیک کے ہاتھ سی ہر سیر سی انہوں نے یہ آیت یوم یفصی وجہہ الی الخ کہا ابی غالب
 نے کہ کہا میں نے ابی امامہ سی کہ کیا سنا ہی تھی اس امر کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا انہوں نے اگر میں نے نہ سنا ہوتا اس کو کہنے ان لوگوں کی بلی کو مگر
 ایک بار یا دو بار یا تین بار یہاں تک کہ گنا انہوں نے سات تک تو میں ہرگز نہ بیان کرتا تم سے غرض یہ کہ مسیون ہار میں حضرت سے سنا ہی جب تم سے بیان کیا
ف یہ حدیث حسن ہے اور ابوغالب کا نام خروڑ ہے اور ابومامہ ہابی کا نام صدیقی بن عجلان ہے اور وہ سردار میں قبیلہ ہالہ کے **ع** بھڑ بن حکیم عن ابیہ
 جدہ انہ سمعہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی قولہ تعالیٰ کنتہ خیر امۃ اخرجت للناس قال انتم تموتون سبعین امۃ انتم حارہا واکرمہا
 اللہ ترجمہ روایت ہے بن حکیم سی وہ روایت کرتے ہیں اپنی باپ سے وہ داوادی کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمائی تھے تفسیر میں اس آیت کی کنتہ خیر امۃ
 اخرجت للناس الا یہ کہ تم پورا کرتے ہو ستر امتوں کو کہ تم بہتر ہو اور بزرگ ہو ان سب میں اللہ تعالیٰ کی لگے **ف** یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی گئی لوگوں
 نے یہ حدیث بن حکیم سے ماندا سی اور ذکر کیا انہیں آیت کنتہ خیر امۃ کا **ع** انس ان اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسرت رباعیۃ یوم احد وجہہ وجہہ
 شہد فی جہہ حتی سال اللہ علی وجہہ فقال کیف یفعل قوم فعلوا ہذا بیدہم وهو یذعنہم الی اللہ فانزلت لیس لک من الامر شیء او شیء
 علیہم وبعید بھم الی الخ ہا ترجمہ روایت ہے انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کچلی توڑی گئی احد کے دن اور مبارک زخمی کیا گیا اور زخم لگا اچکی پٹائی میز
 یہاں تک کہ خون بہا آپ کے روی مبارک پر سو فرمایا آپ کیونکر نجات پاوگی وہ قوم کہ انہوں نے اپنے نبی کے ساتھ یہ سلوک کیا ہوا اور بلا تاملو اللہ کی طرف سے اتری
 یہ آیت لیس لک من الامر لایہ یعنی تجھی اختیار نہیں اللہ تعالیٰ توبہ دی انکو یا عذاب کری **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **ع** انس ان رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم شجر فی وجہہ وکسرت رباعیۃ وروی دمیۃ علی کوفہ فجعل اللہ لم یسل علی وجہہ وهو یسبحہ ویقول کیف تفلح امۃ فعلوا
 ہذا بیدہم وهو یذعنہم الی اللہ فانزل اللہ تبارک وتعالیٰ لیس لک من الامر شیء او شیء علیہم وبعید بھم فانزل اللہ علیہم ظلمون ترجمہ روایت ہے انس
 سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پیشانی مبارک میں زخم لگا اور توڑی گئی کچلی اچکی اور مارا گیا ایک پہر آپ کے شانہ مبارک پر اور بہنے لگا خون آپ کے مونہ پر اور
 آپ خون پر پڑتے تھے اور کہتے تھے کیونکر نجات پاؤگی وہ امت کہ جسے اپنی نبی کے ساتھ یہ بدسلوکی کے اور وہ اللہ تعالیٰ کے طرف ملتا تھا پس تاری اللہ تعالیٰ
 نے یہ آیت مبارک لیس لک الا یہ یعنی تجھے کچھ اختیار نہیں اللہ تعالیٰ توبہ عطا کرے انکو یا عذاب کرے سلمیٰ کہ وہ ظالم ہیں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے
ع عبد اللہ بن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم احد اللہم العن ابوسفیان اللہم العن الحارث بن ہشام اللہم العن صفوان بن امیہ پر کہا راوی نے
 بن امیہ قال فانزلت لیس لک من الامر شیء او شیء علیہم فانزل اللہ علیہم فاسئلوا الحسن اسلامہم ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہ انہوں نے کہ
 فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے دن یا اللہ لعنت کر ابوسفیان پر یا اللہ لعنت کر حارث بن ہشام پر یا اللہ لعنت کر صفوان بن امیہ پر کہا راوی نے
 کہ پس نازل ہوئی یہ آیت مبارک لیس لک من الامر شیء یعنی تجھے کچھ اختیار نہیں اللہ تعالیٰ توبہ دی انکو انتہی پس توبہ دی انکو اور وہ لوگ سلام لائی اور
 اچھا ہوا اسلام انکلیے مضبوط ہو گئے سلام میں **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے غریب بھی جاتی ہے عمر بن حمزہ کی روایت ہے کہ وہ سالم سے روایت کرتی ہیں
 اور ایسی ہے روایت انسی زہری سے بروایت سالم کہ وہ روایت کرتے ہیں اپنی باپ سے **ع** عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یذعن
 علی اربعة نفر فانزل اللہ تبارک وتعالیٰ لیس لک من الامر شیء او شیء علیہم وبعید بھم فانزل اللہ علیہم ظلمون خدا اللہ بلا سئلہ ترجمہ روایت ہے
 عبد اللہ بن عمر سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دعا کرتے تھے چار شخصوں کی لئے سواتاری اللہ تعالیٰ یہ آیت لیس لک الا یہ اور ہدایت کی انکو اسلام کی طرف

[illegible]

یَوْمَ آوْطَاسِ اصْبَنَّا نِسَاءَ لَهْنَ اَنْوَاجٌ فِي الشَّرَکِیْنِ فَکَرِهْنِ بِحَالٍ مِنْهُ فَاَنْزَلَ اللهُ تَعَالٰی وَالْحَصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ اِلَّا مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ تَرْجُمُهُ رَایِیَ ابی سَیْدٍ
 خدیجی کہا انہوں نے کہ جب ہوا دن اوطاس کے ثرائی کا غنیمت میں پایا اپنے ایسی عورتوں کو کہ ان کے شوہر تھے شرک میں سرگورہ جانیے ان سے صحبت کر لیکو بعض مردوں
 نے سوتا رہی اللہ تعالیٰ بیاہت مبارک والحصنات الایۃ **ف** یہ حدیث حسن ہے **ع** ابی سعید الخدری قال صَبْنَا سَبَا یَوْمَ آوْطَاسِ لَهْنَ اَنْوَاجٌ
 فِي قَهْرٍ فَکَرِهْنِ ذَٰلِکَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَٰلَکَ وَالْحَصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ اِلَّا مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ تَرْجُمُهُ رَایِیَ ابی سَیْدٍ خدیجی کہا
 انہوں نے کہ غنیمت میں لینے کچھ عورتیں اوطاس کے دن کہ ان کے شوہر تھے لنگے قوم میں سوز کر کیا اسکا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس اتنی بیاہت والحصنات
 الایۃ **ف** یہ حدیث حسن ہے اور ایسی ہے روایت کے ثوری غمان تھی سے انہوں نے ابی اخیل سے انہوں نے ابی سعید خدیجی سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہند
 حدیث نہ کو کہ اس حدیث میں ابی علقمہ کا ذکر نہیں اور نہیں جانتا میں کیوں کہ اس نے ذکر کیا ہر اس سند میں ابی علقمہ کا ذکر ہے ہر روایت ابی قتادہ اور ابی اخیل
 کا نام صلح میں ابی مرجم ہے ترمذی بوری آیت یون **وَالْحَصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ اِلَّا مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ کَلِمَہُ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ وَاَحِلَّ لَکُمْ مَا وَرَاہُ ذَٰلِکُمْ اِنْ تَسْتَفِی
 بِاَمْوَالِکُمْ فُحْشَیْنِ غَیْرَ مَا فِیْنِ طَعْمَا سَتَمْتَعْتُمْ بِہِ مِنْہُمْ فَاَوْھِنِ اُجُورَھُمْ فَوَیضَہُ وَلَا جُنَاحَ عَلَیْکُمْ فِیْہَا تَرَاضَیْمُہِ مِنْ بَعْدِ الْفَرِیضَہِ
 اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلِیْمًا حَکِیْمًا** یعنی اور نکاح بند ہی عورتیں سے حرام میں اگر چلو الگ ہو جاوین تمہارا تہ حکم ہر اس کا تہ اور طلال ہو میں نکوح ان کے سوا میں دن
 طلب کر اپنے مال کے بدلے قید میں لایکونہ متی نکالنی کو ہر جو کام میں ملائی تم اس عورت میں سے انکو دوائے حق جو مقرر ہو اور گناہ نہیں تم کو اس میں جو غیر از دونوں کے
 رضائے مقرر کیے پیچھے الہی خبر دار حکمت والا **ع** انس بن مالک عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الکبائر قال ان شراکم باللہ وعقوق الوالدین وقتل
 النفس قول الزور ترجمہ رایت انس بن مالک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گناہوں میں سے شریک کرنا اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور ناراض کرنا والدین کا اور قتل
 کرنا کے جانکا اور جھوٹ کہنا یا گواہی جھوٹی دینا **ف** یہ حدیث حسن ہے عربیہ صحیح ہے اور روایت کے یہ روح بن عبانہ شعبی اور کہا روایت ہے عبداللہ بن ابی بکر
 سے مگر یہ صحیح نہیں **ع** ابی بکر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اَلَا اَحَدُکُمْ یَا کُذِّبَ اَنْکَا کُذِّبَ اَلَا اَبی یَا رَسُولَ اللّٰہِ قَالَ اَلَا شَرُّکُمْ بِاللّٰہِ
 وَعُقُوقُ الْوَالِدَیْنِ قَالَ وَحَسَّ وَکَانَ مُتَبَکِّکًا قَالَ وَشَہَادَةُ الزُّوْرِ اَوْ قَوْلُ الزُّوْرِ قَالَ فَمَا زَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُولُ لَهَا حَتّٰی تُلْتَمَا
 لَیْتَهُ سَلَّکَتْ تَرْجُمُهُ رَایِیَ ابی بکر ہی کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ خبر دو میں تم کو اگر کبر کے صحابہ نے عرض کیا کہ ان یا
 رسول اللہ خبر دیجئے کہ فرمایا اپنے فریے بڑا گناہ شریک کرنا ہے اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور ناراض کرنا ان باپ کا کہ لڑائی سے اور ٹھہر بیٹھے آپ اور تھے قبل اسکے
 لکھ لگائی اور فرمایا آپ کے کبر میں داخل ہے جھوٹی گواہی یا فرمایا جھوٹی بات کہا روئے کہ ہر بار باپ ہی فراتی رہی یہاں تک کہ بنے کہا کاش آپ چپ
 رہتے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے **ع** عبداللہ بن انیس الجعفی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اَنْ مِنْ کَبَرٍ لِّلْکَاکِبِ اَنْ یُّشْرَکَ بِاللّٰہِ
 وَعُقُوقُ الْوَالِدَیْنِ وَالْهَمُّ بِالْعَمَاسِ وَمَا حَلَفَ حَالِفٌ بِاللّٰہِ بِمَیْنٍ صَافٍ فَاَدْخَلَ فِیْہَا مِثْلَ جِلْبَہِ جُعُوزَہُ اَلَا جَعَلَتْ لَیْلَہُ فِی قَلْبِہِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَمَہِ
 رایت ہے عبداللہ بن انیس جہی سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بیشک اگر کبر شریک کرنا ہے اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور ناراض کرنا والدین کا
 اور تم جھوٹی گواہی کہو بات پر جانے بوجہی اور نہیں تم کہا ہی کسی قسم کہا نیوائی نے اسکی کہ متوقف ہو اپنے فیصلہ پر داخل کرو یا مہر کے برابر بیٹے جھوٹ مگر ہر
 ایک نکتہ اسکے دل پر قیامت کے دن تک **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابوالمراسک شیعہ میں ثعلبہ کے ارض میں جانتے ہم نام لکھا اور روایت کے میں انہوں نے
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت حدیثیں **ع** عبداللہ بن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان شراکم باللہ وعقوق الوالدین قال
 قال لَیْمَیْنُ الْعَمَاسِ شَرُّ شَعْبَہِ تَرْجُمُهُ رَایِیَ عبداللہ بن عمر بن ماس کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گناہوں میں سے شریک کرنا ساتھ اللہ تعالیٰ کے
 اور ناراض کرنا والدین کا یا فرمایا تم جھوٹی بات کہنا یا شریک کرنا اس میں شعبہ نبی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **ع** ابی بکر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 وَاَیْمَانُکُمْ اَلَا یُضْفُ الْمِیْرَاثُ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَلَا تَتَّبِعُوا مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِہُ بَعْضُکُمْ عَلٰی بَعْضٍ مَا لِحَاجَہُ وَاَنْزَلَ فِیْہَا اَنَّ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ
 وَکَانَتْ اَمْرَ سَلَمَہُ اَوَّلَ طَیْعَیْنِہِ فَلَمَّتِ الْمَدِیْنَةُ مُہَاجِرَہُ تَرْجُمُهُ رَایِیَ ام سلمہ کہ انہوں نے کہا بطور غلطی کے کہ جہاد کو تے میں مرد و نہیں جہاد کرنے میں

یا رسول اللہ ان کان ابن عمّک فغیر زوجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال یا زید اسق و احبس الماء حتی یخرج لک البکر فقال زید و ابیہما فی
 کاحسب ہذا الا یہ انزلت فی ذلک فلا ورنک لا یؤمنون حتی یحکموک فیما اشجر ینضو ثم رجعوا یتبعون عودہ بن زبیر ہی انہوں نے روایت کی عبد اللہ بن زبیر
 سے کہ ابیہما اللہ کہ انکو در انصار میں کاڑا زبیر سے ہمایا کے پانی کے لئی جو پتھریں زمین سے آتا تھا کہ جس سے وہاں کے لوگ کھجور کے درخت کو کھینچتی تھے سو انصار نے کہا زبیر سے کہ
 پانی چھوڑ دو چلا جا و سونا نا انہوں نے میں چکڑے آئی وہ لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیر سے کہ تم سب کو پہچاننا کہیت
 اسی زبیر اور پھر چھوڑ دو پانی اپنے ہمایا کے کہتے کہ طرف اور زبیر کا کہیت بلند تھا اور پانی کے قریب تھا اسکے بعد انصار کا کہیت تھا سو غصہ ہوا انصاری اور زبیر نے کہا
 کہ یا رسول اللہ یہ بات کہنے اسلئے فرمائی کہ زبیر کے پھر چکڑے ہائی میں لینے اپنے اسکے طرف داری کی میں تغیر ہو گیا چہرہ مبارک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اور پھر
 فرمایا آپ کے کا سے زبیر تم سب کو اپنا کہیت اور روک کہو پانی کو یہاں تک کہ پھر چم جاوے کہیت کے منہ تک سو کہا زبیر نے قسم ہے اللہ تعالیٰ کی میں یقین کرتا ہوں کہ
 یہ آیت نازل ہوئے اسی مقدمہ میں فلا ورنک سے آخر تک ف سانین محمد سے کہتے تھے کہ روایت ابن زبیر سے یہ حدیث لیث بن سعدی اور یونس نے زبیر
 سے انہوں نے عودہ ہی انہوں نے عبد اللہ بن زبیر سے مانتا ہی روایت کے اور روایت کے شعب بن ابی عمرہ فی زبیر ہی انہوں نے عودہ بن زبیر سے اور نہیں ذکر کیا انہیں
 عبد اللہ بن زبیر کا ترجمہ پوری آیت اور ہے فلا ورنک لا یؤمنون حتی یحکموک فیما اشجر ینضو ثم لا یجدوا فی انفسہم حرجا مما قضیت و
 یسئلو تسلیما یعنی تو ہے تیرے رکے انکو ایمان ہو گا جب کہ تجھی کو منصف بنائیں جو چکڑا اٹھے اتھیں پھر نہا دیں اپنے جی میں غم کی تیرے حکوتی سے اور قول
 رکھیں مانگ رہے اور وہ شخص سناقی تھا اگر قبیلہ انصار میں تھا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اولاً ایک امر مصالحت اور احسان کا زبیر کو فرمایا کہ تم کچھ پانی
 لیکر پانی اپنے ہمایا کے لئے چھوڑ دو یہ نہیں کہ وہ کچھ امر شرعی تھا بعد اسکے جب انصاری جہالت کی حضرت زبیر کو فرمایا کہ ایسا حق ہو ایلو کہ یہ قابل احسان نہیں
 اور بعضوں نے کہا ہے کہ حکم ثانی اس انصاری کے سر سے اور اسکے جہالت کا عوض اور بلا مگر قول اول ظاہر تر ہے زلمات سخن زید بن ثابت انہ قال
 فی ہذا الا یہ انزلت فی المناہضین فسنین قال رجع الناس من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم واحد فكان الناس فیہم فوجین فوج
 منهم یقول اقلہم و فوج یقول لا فقلت ہذا الا یہ فما لکم فی المناہضین فسنین فقال ابیہما طیبہ وقال ابیہما تنفی لخت کما تنفی لنا ذکرت اللہ
 ترجمہ روایت زبیر بن ثابت کہ انہوں نے اس کے تفسیر میں فما لکم فی المناہضین فسنین کہا کہ لوٹ گئی چند لوگ صحابہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے احد کے دن یعنی
 جہاد سے سب لوگ انہیں دو فوج ہو گئے ایک فوج کہنے لگا کہ انکو قتل کرینگے ہم اور دوسرا کہنے لگا کہ انہیں لینے انکو مارنا چاہئے کہ کدو میں پس یہ آیت نازل ہوئی پھر کہا
 فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ نہ پاک ہے اور کہا کہ وہ دوسرا تاہی باکی کو جیسے دور کرتی سے آگ میں لوہے کا بیضہ نہ پاک ہے اللہ تعالیٰ ان ناپاک کو کدو ہاں سے نکال دیا گناہنا
 اللہ تعالیٰ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے ترجمہ پوری آیت یون فما لکم فی المناہضین فسنین واللہ اذ کہہو بما کسبوا ا ارنید و ان تھدوا
 من اضل اللہ و من یضل اللہ فلن یجد لہ سبیلا یعنی نہ ہو گا پڑا ہے منافقوں کے واسطی دو جانب ہو رہی ہو اور اللہ اللہ دیا انکو کئی کاموں پر کیا تم جانتے
 ہو کہ راہ پر لاؤ جو کدو چلا یا اللہ تعالیٰ اور جو کدو اندر اندر سے پیر تو باو سے اسکے لئی کوئی راہ نہ تھی اور اس کے شان نزول میں کئی قول ہیں اول تو یہی صحیح جو اس آیت
 میں مذکور ہوا یعنی جو لوگ جنگ احد میں جہاد سے پہر گئے دوسرے مجاہد کہہاں کہ کچھ لوگ مدینہ میں اگر مسلمان ہو اور حضرت سی اجازت چاہی کہ ہم کدو چاکر کچھ مال
 تجارت لاوین اور وہاں بیٹھ رہے اور مرد ہو گئے انکے حق میں یہ آیت نازل ہوئی تیسرے بعض مفسرین نے کہا کہ لو اس سے وہ لوگ ہیں کہ مکہ میں تھے اور مسلمان
 ہوئے مگر ہجرت نئی اور کافروں کے مددگار رہے عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یجوز المقتول بالقاتل یوم القیامۃ ناصیۃ
 و ناسۃ بیدہ و اوذاجہ شخب ذ ما یقول یارب قلنی ہذا لخصی بیدہ من العرش قال و ذکرنا ان ابن عباس التوبۃ فلا ہلہ الا یہ و من
 یقتل مؤمنا صعدا فجزاؤہ جہنم قال ما نئخت ہذا الا یہ ولا بدلت وانی لہ التوبۃ ترجمہ روایت ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 کہ آویگا مقتول قاتل کے ساتھ قیامت کے دن کہ پیشانی کے بال اور سر قاتل کا مقتول کے ہاتھ میں ہو گا اور مقتول کے گلی کے رگوں سے خون بہتا ہو گا اور وہ کہیگا کہ اے
 رب میرے لئے مجھے قتل کیا یہاں تک کہ بجا و گیارہ قاتل کو عرش کے نزدیک کہا روئی کہ پھر ذکر کیا لوگوں نے ابن عباس سے توبہ کا لینے توبہ اسکی قبول یا نہیں تو پھر

انہوں نے آیت میں قتل مؤمنین کے بعد کہا کہ منہم نہیں ہوئی آیت اور نہ دلی گئی اور کسی نے کہا کہ ان قبول ہو سکتی ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے اور وہ ایک انصاف ہے
یہ حدیث عمر بن دینار سے انہوں نے ابن عباس سے منہا اس کے اور مرفوع لکھا اس کے بعد حضرت کا قول نہیں ہے یا تمہارے پوری آیت یونہی کہ **وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَدًّا**
خَرَاءَ لَاحِقَتُهُ خَالِدًا فِيهَا وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهُ وَأَعَدَّ لَهُ عَذَابًا عَظِيمًا یعنی اور جو کوئی ماری سلاکتو قصہ کر کے تو اس کی ہزارا دور ہے پڑا رہی نہیں اور اس
اُسے غضب ہوا اور اس کو لعنت کی اور اس کے واسطے کیا کیا عذاب **ف** ابن عباس کا قول اور مذکور ہوا اور بعضی علمائی کہا ہے کہ سزا اس کے یہی ہے جو یہاں مذکور
ہوئی آگے اللہ مالک ہے یعنی چاہے عفو کری یا کرے لیکن اگر قصاص میں مارا گیا تو کسی کے نزدیک پاک ہوا اور بیفادہ نہ کیا ہی کہ ابن عباس نے جو توبہ قبول
نہو یا بیان کیا شاید اس سے تشدید ہو اور اسی اسکی خلاف ہے مروی ہے اور جو توبہ قائل ہیں کہ یہ عذاب جرات میں مذکور ہے یہ سبکی سادہ مخصوص ہے جسے توبہ لگی
اس کے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **وَأَن تَقُولُوا لِمَن كَذَّبَ آيَاتِنَا إِنَّهُ عَذَابُهُ مُلْكُ النَّارِ** اسکی ہی جسے قتل ہو من کو حلال جا کر اس کا کیا حیا کر مکر
وغیرہ ذکر کیا ہے یا مرد و خلو دسی مدت دراز ہے نہ دوام اس کے بہت سی دلیلوں سے ثابت ہو چکا ہے کہ عذاب عصاة مؤمنین کا دائم نہیں **عَنْ** ابن عباس سے
قَالَ مَرَدُّ جُلٍّ مِّنْ بَنِي سُلَيْمٍ عَلَى نَفَرٍ مِّنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ عَمَلٌ لَهُ فَمَلَّ عَلَيْهِمْ قَالُوا مَا سَلَّمُ عَلَيْكُمْ إِلَّا لِنَقُودَ مِنْكُمْ فَقَاتِلُوا
وَقَاتِلُوا وَاعْتَمَهُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَزَلَّ اللَّهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا صَرْتُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَتَبَيَّنُوا وَلَا تَقُولُوا
لِمَن آتَيْنَا إِلَيْكُمْ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا ترجمہ یہ ہے ابن عباس کہ انہوں نے کہ گذرا اکر مذہبی سلیم کے قبیلہ کا ایک گروہ پر اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
اور اس کے ساتھ اس کے کبریاں تھیں یہ سلام کیا انہی اصحاب پر تو اصحاب نے کہا کہ اسی سلام اس کے کیا کر جاوے یہ کہ مری انہی اصحاب نے قتل کیا اور جن میں کبریاں
اس کے اور لائی انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سوتا رہی اللہ تعالیٰ یہ آیت **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتُواثِمُوا** اس کے آئینہ میں ای ایمان الون جب معلوم اس کے راہ میں
ہے جہاد کو تو دریافت کرو اور نہ کہ اس کو جو یہ سلام کرے کہ تو مؤمن نہیں **ف** یہ حدیث حسن ہے اور ماہرین اسامہ بن زید سے روایت ہے **عَنْ** البراء بن
عازب قال لما نزلت لا يَتَّبِعُوا الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ آيَةً جَاءَ عُمَرُ بْنُ الْكَافَرِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ ضَرِيرَ الْبَصَرِ فَقَالَ يَا
رَسُولَ اللَّهِ مَا مَعُوفٍ أَتَوْا ضَرِيرَ الْبَصَرِ فَأَنزَلَ اللَّهُ هَذِهِ آيَةً عَزَّ وَكَلَى الضَّرِيرُ آيَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّقُوا بِالْكَفْرِ وَالْذَّوْءِ وَالْوَلْوَجِ
وَاللَّوْءِ وَتَرْجُمَهُ رَجُلٌ بَارِبْنٍ مَانِيَةٍ كَمَا أَنَّهُ نَزَلَ هُوَ يَتِيهِ لَيْتَنِي الْقَاعِدُونَ آيَةً أَلَى عُمَرُ بْنُ الْكَافَرِ مَكْتُومٌ نَبِيٌّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْسَ اس اور وہ نابینا ہو
سہ کہا انہوں نے کہ رسول خدا آپ بھی کیا حکم فرماتے ہیں اور میں نابینا مہلک اس آیت سے کہ آیت غیروالی الضریر یعنی سوائے لوگوں کے جو کہ مرض ہی سو فرمایا
صلی اللہ علیہ وسلم لا وتمسک پاس نہ کی مٹی اور روایات یا فرما تھی اور روایات **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور کہا گیا ہے اس روایت میں عمر بن ام مکتوم اور انصاف
نے عبد اللہ بن ام مکتوم کہا ہے اور عبد اللہ بن ام مکتوم کے نام میں **عَنْ** ابن عباس سے آئے **قَالَ لَا يَتَّبِعُوا الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرِ**
أُولَى الضَّرَرِ عَنْ بَدْرِ وَالْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَحْشٍ وَأَبْنِ مَكْتُومٍ هَذَا عَمَلُ يَارَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْزَلَتْ
لَا يَتَّبِعُوا الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرِ أُولَى الضَّرَرِ وَفَضَّلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ دَرَجَةً فَهُوَ كَالْقَاعِدُونَ غَيْرِ أُولَى الضَّرَرِ فَضَّلَ اللَّهُ
الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ مِنْهُ عَلَى الْقَاعِدِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرِ أُولَى الضَّرَرِ ترجمہ یہ ہے کہ ابن عباس کہ تفسیر میں اس آیت کے
لا يَتَّبِعُوا الْقَاعِدُونَ آيَةً یعنی برابر نہیں ہیں بیشعہ الی مؤمنین میں سوا ساری لوگوں کے کہ مراد اس سے یہی کہ برابر نہیں جو لوگ جنگ سے بیٹھے ہیں اور جہاد
نکلے اور جب پیش آئے غزوہ بدر عبد اللہ بن جحش اور ابن ام مکتوم نے کہا کہ ہم دونوں نابینا ہیں یا رسول اللہ سو ہو کہ جس سے کہ جہاد میں بخاویں پس آیت یہ آیت لا
يَتَّبِعُوا الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرِ أُولَى الضَّرَرِ وَفَضَّلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ دَرَجَةً یعنی برابر نہیں جہاد سے بیٹھے رہنے والی مؤمنین میں
مگر جو سارے معذور ہیں اور فضیلت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فضل اللہ المجاہدین علی القاعدین دَرَجَةً عَظِيمًا دَرَجَاتٍ مِّنْهُ یعنی
فضیلت دہی اللہ تعالیٰ نے مجاہدوں کو بیٹھے والوں پر عظیم ہے بہت درجہ اپنی طرف سے انتہی کہا ابن عباس کہ یہاں قاعدین وہی مؤمن مراد ہیں جو سارے

کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اترے صفحان اور صفحان کی طرح میں سو شتر کوں کہا کہ ان لوگوں کی ایک ناز ہے کہ وہ ان کو باپ بیٹوں سے زیادہ عزیز ہے وہ نماز عصر سے
سوتھ دست کروا بنا کام اور دھاوا کرنا پس کیا بارگے اور تحقیق جبریل آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ جس اور حکم کیا آپ کو کہ دیوں آپ یہاں بلکہ وہ نماز اور کسے ایک کے ساتھ اور کسے ایک کے
دوسرا گروہ اس سے الگ اور یلیون اپنی ڈھالین اور ہتیار ہر یون دوسرا گروہ کی لوگ اور پڑھیں کے ساتھ ایک کعت ہر یلیون یہ لوگ اپنی ڈھالین اور ہتیار سو
ہوئی اصحاب کے ایک ایک کعت اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دور کعتیں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے عبد اللہ بن شقیق کے روایت ہے کہ وہ ابی ہریرہ
سے روایت کرتے ہوں اور اسباب میں عبد اللہ بن سعد اور زید بن ثابت اور بن عباس اور جابر اور ابی عیاش ترقی اور بن عمر اور حذیفہ اور ابی بکرہ اور اسل بن
ابی ختمہ ہی روایت ہے اور ابی عیاش کا نام زید بن صامسہ **ع** قنادہ بن النعمان قال کان اهل بیت من اهل بئر یق قال لهم بنو ابریق بشر وبنو ملبش
وكان بشر رجلا متافقا يقول الشعر فيقول اهل البيت من اهل بئر یق قال لهم بنو ابریق بشر وبنو ملبش
سمع اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ذلك الشعر قالوا والله ما يقول هذا الشعر الا هذا الحديث او كما قال الرجل وقالوا ابن ابریق
قالها قال وكانوا اهل بيت حجة وفاءة في الجاهلية والاسلام وكان الناس لما طعمهم بالمدينة التمر والشعر وكان الرجل اذا كان له ليا
فقد من ضافطة من الشام من الدمامك اتيكم الرجل منها فحضر بها نفسه واما العيال فاما طعمهم التمر والشعر فقد من ضافطة من
الشام فالتهم عتي رفاعه بن زيد حلا من الدمامك فجعله في مشربة له وفي المشربة سلاحة درع وسيف فعدي عليه من تحت البيت فقتل
المشربة واحدا الطعام والسلاح فلما اصبح انا بن عتي رفاعه فقال يا ابن اخي انه قد عدي علينا في ليلتنا هذه فموتت مشربتنا وذهب بها
وسلاحها قال فحسبنا في الدار وسألنا فضيل لنا قد راينا بني ابریق استوفدوا في هذه الليلة ولا نرى فيما نرى الا على بعض طعامهم قال
وكان بنو ابریق قالوا ونحن نسا في الدار والله ما نرى صاحبكم الا لبيد من سهل رجل منالة صلاحه واسلامه فلما سمع لبيد احاطة
وقال انا اسرق فوالله ليخاطبكم هذا السيف ولتبين هذه السرة قالوا اليك عنا ايها الرجل فماتت بصاحبها فانا في الدار حتى اكر
نسك انهم اصحابها فقال لعتي يا ابن اخي وانايت رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكرت ذاك له قال قنادة وانايت رسول الله صلى الله
عليه وسلم فقلت ان اهل بيت من اهل جبار وعمر والي عتي رفاعه بن زيد فقبوا مشربة له واحدا واسلاحة وطعامه فلما رآوا علينا سلاحنا
فاما الطعام فلا حاجة لنا فيه فقال النبي صلى الله عليه وسلم سامر في ذاك فلما سمع بنو ابریق انوارا من اهل بئر یق قال له اسعد بن عمرو فكلتم
في ذاك واجتمع في ذلك الناس من اهل الدار فقالوا يا رسول الله ان قنادة بن النعمان وعنه عمر الى اهل بيت من اهل اسلام وصلاحة رسولهم
بالشعر وقمر من غير بينة ولا ثبت قال قنادة وانايت رسول الله صلى الله عليه وسلم فكلتمته فقال عمرت الى اهل بيت ذكر من اهل اسلام وصلاحة
ترميهم بالسرة على غير ثبوت ولا بينة قال فرجعت ولو دردت اني خرجت من بعض بلد ولم اكرم رسول الله صلى الله عليه وسلم في ذلك فانا
عتي رفاعه فقال يا ابن اخي ما صنعت فاحضرته بما قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال الله المستعان فلم يلبث ان نزل القرآن انا انزل
اليك الكتب الحق ليحكم بين الناس بما اريدك الله فولاكنن الخائين خيما بني ابریق واستغفر الله مما قلت لقنادة ان الله كان عفوا رحيم ولا تجد
عن الذين يخافون انفسهم ان الله لا ينجي من كان خونا انما يستخفون من الناس ولا يستخفون من الله وهو معهم الى قوله رحيم اي لي
استغفر الله لغفر لهم ومن يكسب اثما فانما يَكسِبْهُ على نفسه الى قوله وانما مينا قولهم للبيد لولا فضل الله عليك ورحمته الى قوله فو
نوشه اجر عظيم فلما نزل القرآن اني رسول الله صلى الله عليه وسلم بالسلاح ودله رفاعه فقال قنادة لما ايت عتي بالسلاح وكان شيخا فاق
عسا او عسا الشك من ابى عتي في الجاهلية وكنت ارى اسلامه مدحولا فلما اتته بالسلاح قال يا ابن اخي هي في سبيل الله عزمك ان اسلا
كان صحيحا فلما نزل القرآن الحق بشير بالشرايين فنزل على سلافة بنت سعد بن ممية فانزل الله تعالى ومن يشاقق الرسول من بعد ما تبين
له الهدى وليعذبه عذابا عذيبا من المؤمنين قوله فانولي ونصلي جهنم وسلكت مصيرا ان الله لا يغير ان يشاء ولا يؤمن ذلك من

سید کے پاس سواتاری اللہ تعالیٰ کے حق میں یاتیمہ ومن یشاقی الرسول سے بعد ان کے کہ ان کے لئے اس پر ہدایت اور علیٰ مومنوں کے راہ سے
 الگ پہرہ دینے میں اسکو جد پر اور داخل کرینگے ہم اسکو جنم میں اور دہرائیں گے انہیں اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور بختیگا اسکے سوا جسکو چاہے اور
 جسے شریک کیا اللہ تعالیٰ کے ساتھ وہ گمراہ ہوا پہر جب اتر ایشیر سلافہ کے پاس عجب کے اسکے حسان بن ثابت سے شرو منین تب اٹھایا اپنے سامان بشر کا اپنے سر پر رکھے
 اور ہنسک آئی اسکو میدا منین اور کہا ایشیر سے کہ یہ لایا تو میرے لئے حسان کا شعر یعنی ترے سبب میری جو ہوئی تجھے کہی مجھ پر نہ ہو چکی **ف** یہ حدیث غریب ہے
 جانتے کم کیمر فوم کیا ہوا اسکو سوا محمد بن سلمہ حرانی کے اور دایکے یونس بن کثیر اور کئی لوگوں نے یہ حدیث محمد بن اسحاق سے انہوں نے قاسم بن عمر بن قتادہ ہی سے
 منین ذکر کیا انہیں کہ دایکے عائشہ اپنے پاس سے اور انہوں نے انکے دادا سے اور قتادہ بن نعان اخانی بہائی مین ابی سعید خدری کے اور ابو سعید کا نام سعد بن مالک بن سنان
 عن عائشہ بن ابیطالب قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یغفر ان یشکک بہ ولا یغفر ان یشکک بہ ولا یغفر ان یشکک بہ ولا یغفر ان یشکک بہ ولا یغفر ان یشکک بہ ولا یغفر ان یشکک بہ
 سے بن ابی طالب سے کہا انہوں نے کہ نہیں ہے قرآن میں کوئی آیت مجھ پر زیادہ پیاری اس آیت سے ان اللہ کا یغفر ان یشکک بہ ولا یغفر ان یشکک بہ ولا یغفر ان یشکک بہ ولا یغفر ان یشکک بہ
 کہ شریک کیا جاوے ساتھ اسکے اور بختیگا اسکے سوا جسکو چاہے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور وفاختہ کا نام سعد بن قتادہ ہے اور سر کے کنیت ابو جهم ہے اور وہ کوفہ
 کے رہنے والی مین اور انکو ابن عمر اور ابن مسعود سے سنا ہے اور ابن مسعود نے اپنے کچھ مین کرتے تھے متبرحم اس آیت کی پیاری ہونیکے وجہ سے کہ ہمیں اسید سے شریک کے
 سوا سب کا ہونیکے معاف ہونیکے اور شریک ہونے میں مباح ہے ہرگز قابل عتاب نہیں معاذ اللہ من ذلک عن عائشہ بن ابیطالب قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یغفر ان یشکک بہ
 یہ شق ذلک علی المسلمین فتکون ذلک الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال قاربوا وسددوا فی کل ما یصلب المؤمن کفاره حتی الشوائب
 لتساکھا والنکبۃ ینکبھا ترجمہ ہائے ابی ہریرہ کہ جب نازل ہوئی آیت من یعمل سورۃ النحزیر یعنی جو کوئی بڑائی کر گا ضرور بدلا یاوے گا اگر ان گذرا مسلمانوں پر
 اور بیان کیا اسکو سوا محمد بن سلمہ سے فرمایا آپ نے نزدیک سے جاؤ فتح کے اور یہ ہے ہذا و مومن کو برصیبت مین کفارہ ہے کہ انہوں نے کفارہ کا نام اپنے کوئی
 بلاوے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابن عباس سے کہا ام عمرہ جو ہے مین عبد الرحمن کے وہ مین مین حسن کے عن عائشہ بن ابیطالب قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 النبی صلی اللہ علیہ وسلم فارتدت علیہ ہذا الا یہ من یعمل سوءا ینکب بہ ولا یغفر ان یشکک بہ ولا یغفر ان یشکک بہ ولا یغفر ان یشکک بہ ولا یغفر ان یشکک بہ ولا یغفر ان یشکک بہ
 صلی اللہ علیہ وسلم یا ابابکر لا اقول انک ایاہ ازلت علی قلت لکی یا رسول اللہ قال فارتدنا فلا علم لہ الا انی وجدت فی ظہری قصصا ما فقط
 لہا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما شانک یا ابابکر قلت یا رسول اللہ بانی انت واتی وانا لکم نعل سوءا وانا لکم نعل سوءا وانا لکم نعل سوءا وانا لکم نعل سوءا وانا لکم نعل سوءا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما انت یا ابابکر والمؤمنون فحرفون بذلک فی الدنیا حتی تلقوا اللہ ولیس لکم ذنوب واما الاخوان فینکبہ
 ذلک لکم حتی یخبروا بہ یوم القیمۃ ترجمہ ہائے ابی ہریرہ کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تہاب اتو سے آیت من یعمل
 سورۃ النحزیر لایخبر جو بڑائی کر گا ضرور بدلا یاوے گا اور یہ ہے کہ انہوں نے نہ گوارا تھے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اسے ابی ہریرہ نے پڑھا مین تم کو
 ایک آیت جو تیرے ہی مجھے عرض کے پیش کیوں نہیں لے رسول اللہ کے کہا ابوبکر نے پڑھا مین مجھ کو آیت مذکور مین کچھ نہیں جانتا مگر ایسی ہے اپنی مگر کا ٹوٹا سوا انکو
 لی میں نے اسکے سبب سے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا حال ہے تمہارا ابی ہریرہ عرض کے میں نے اسی رسول اللہ کے میرا باب خدا مین آپ پر کون تم پر
 سے ایسا ہے کہ بڑائی نہ کی ہوئے تو کیا ضرور ہم بدلا یاوے گا اپنے علم کا تب فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آگاہ ہوا ابی ہریرہ نے مین کو بدلا یاوے گا اور ابوبکر
 کا دنیا مین یہاں تک کہ ملاقات کرے اللہ تعالیٰ سے اور بختیگا اسکے کوئی گناہ اور دوسرے لوگ یعنی جو منافق وغیرہ مین جمع ہوئے انکے برائیاں یہاں تک کہ وہ بدلا یاوے گا انکا
 قیام کے **ف** یہ حدیث غریب ہے اور اسکے اسناد مین گھٹک ہے اور مولے بن عبیدہ ضعیف مین حدیث مین ضعیف کہا ہے لکھنے بن سعید اور احمد بن حنبل
 نے اور مولیٰ بن سباع مین اور مولیٰ بن جہر مین یہ حدیث اس حدیث سے الگ ہے اور اسکے اسناد بھی صحیح نہیں اور اسباب مین عائشہ رضی اللہ عنہا سے
 ہی روایت ہے متبرحم خلاصہ ان احادیث کا یہ ہے کہ بیات دنیاوی کامل الایمان اوگوں کے واسطے کہ انہوں نے ذنوب مین اور دافع عیوب و مہو المطلب عن عائشہ بن ابی
 عباس قال خشیۃ سودۃ ان یطلق النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لا تطلقن واسکفن واجعلن فی بیاتہ ففعلت فارتدت فلا جملہ

عَلَيْهِمَا أَنْ يَصْلَحَا بَيْنَهُمَا صِلًا وَالصَّلَامُ خَيْرٌ مِمَّا يَشْتَرِي هُوَ جَائِزٌ تَرْجُمَةً وَإِنْ بَنِي عَمَلَسَ كَمَا أَنَّهُمْ كَيْفَ خُوفٌ مِمَّا سَوَدَ كَوْنُهُ طَلَقٌ وَدِينٌ سَلَامٌ
 نے صلی اللہ علیہ وسلم نے سبب بطن کے سبب سے انہوں نے طلاق نہ بھیجی آپ بھیجوا اور اپنی بیبیوں میں کہی اور عاف کر دیتے ہوں میں جاری اپنی حضرت عائشہ
 کو سو حضرت ویسا ہی کیا پس آیت فلا جناح علیہما ان یصلحا بینهما الایۃ یعنی لہا نہیں شوہر اور بی بی پر کہ صلح کر لیں دونوں اور صلح سے پہلے
 پر انہوں نے صلح کے بارے میں یہ حدیث حسن صحیحہ میں ہے **عَنْ** اَبُو عَرَبَةَ قَالَ اَخْرَاةُ تَزَوَّجَتْ اَوْ اَخْرَسَتْ اَنْزَلَ يَسْتَفْتُونَكَ قُلْ اللّٰهُ يَفْتِكُمْ فِي
 الْكَلَالَةِ تَرْجُمَةً بِرَأْسِ بَابِ مَرْبَعٍ كَمَا أَنَّهُمْ كَيْفَ خُوفٌ مِمَّا سَوَدَ كَوْنُهُ طَلَقٌ وَدِينٌ سَلَامٌ
 حسن اور ابوالسفر کا نام سعید بن احمد ہے اور بعضوں نے ابن مجاہد ثوری کہہ ہے **عَنْ** اَبُو عَرَبَةَ قَالَ اَخْرَاةُ تَزَوَّجَتْ اَوْ اَخْرَسَتْ اَنْزَلَ يَسْتَفْتُونَكَ قُلْ اللّٰهُ يَفْتِكُمْ فِي
 رَسُولُ اللّٰهُ يَسْتَفْتُونَكَ قُلْ اللّٰهُ يَفْتِكُمْ فِي الْكَلَالَةِ هَآلَهُ اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْرَسَتْ اَنْزَلَ يَسْتَفْتُونَكَ قُلْ اللّٰهُ يَفْتِكُمْ فِي الْكَلَالَةِ
 صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کے کہ اسی رسول اللہ کے کیا تفسیر ہے اس ایک یستفتونک الایۃ سو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کافی ہے جو لوگوں کے تفسیر کئی وہ
 آیت جو گرمی میں نازل ہوئی ترمجمہ نبوی فرماتے ہیں کہ یہ آیت حجتہ الواقع کے راہ میں ایم گرامین نازل ہوئی اسلئے آیتہ الصیف مشہور ہے اور پوری آیت یوں
 ہے یَسْتَفْتُونَكَ قُلْ اللّٰهُ يَفْتِكُمْ فِي الْكَلَالَةِ اِنْ اَمْرًا هَلَاكَ لَيْسَ لَهُ وَلَدٌ وَلَا اُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ وَهُوَ يَرِثُكَ اِنْ لَمْ يَكُنْ لَهَا وَلَدٌ فَاِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ
 فَلَهُمَا النِّسْفَانِ مِمَّا تَرَكَ اِنْ كَانُوا اِخْوَةً مِّمَّنْ جَاءَ لَكَ نِسَاءً فَلِلَّذِي كَسَ مِثْلَ حِظِّ الْأُنثَيَيْنِ یعنی تجھے فتوے پوچھتے ہیں کہ اللہ
 فتویٰ دیتا ہے جو کلام کا اگر کوئی مرد مر جاوے اور نہ اس کے اولاد اور اس کی ایک بہن ہو اس کے لئے اپنی باہی اُسین کا کہ چوڑا اور وہ وارث ہو باہی اُس بہن کا اگر نہ اس کی اولاد
 پہر اگر بہن کے دو بہن تو ان دونوں کے دو تہائی ہے اُسین کے کہ چوڑا اور اگر بہن وہ وارث جماعت مرد اور عورتیں تو مرد کے لئے براجسد و عورتوں کے لئے انتہی اور کلام
 کا اطلاق تین شخصوں پر آتا ہے ایک وہیت کہ والد اور ولد چوڑا گیا ہو اور دوسرے اُن وارثوں پر کہ جو میت کے والد و ولد نہ ہوں تیسرے اُس قرابت پر جو ولد ہیث اور والد ہیث کے
 جب تک نہیں قول اول پر بہن ابوبکر صدیق اور عمر و علی اور جبریل علم کہتے ہیں کہ کلاسی وہی میت کے جی والد و ولد چوڑا گیا ہو اور اسی پر اجاب ہے ابوہریرہ سے اس آیت
 میں جھتی ہیں یا علانی نہ اخانی خاتمہ سورہ نسا ایک فرقت ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے لئے آسمان سے اتارے اُسین بڑی عمدہ عہد نوایدہ ذکر میں اور بہتر ہر
 عواید مسطور چنانچہ احکام فقہیہ میں احکام پرورش تیمالی کے اور تعداد منکوحات کے اور امر وادی مہر کا اور امر تیمالی کے آزمائش کا وقت تقویض مال سے اور سپر شام کر نسی
 کا وقت تقویض کے اور حصہ وارثوں کے ترکہ کے مال سے اور امر صدقہ کا وقت تقسیم ترکہ کے اور نہی مذمت مال تیمم کے کہا جانی کی اور حصہ نبوی لغز اللیض کے اور حق عصا کے
 اور حکم اُن بیبیوں کا کہ مرتکب فواحش ہوں قبل نزول حدیث اور حکم اذیت دینی کا زانیوں کے اور یہ دونوں حکم بعد نزول حدیث نامنوخ ہو گئے اور نہی بھج عورتوں کے
 وارث ہو جانی سے اور حکم استبدال زن کا اور حرمت منکوحہ میکے اور بیان اُن جو چہ عورتوں کا جسے نکاح درست نہیں اور فرضیت مہر کے اور جواز نوذیون نکاح کا باذن
 مالکان اور آدابہا ہونا خدنا کا نوذیون پر اور احکام عورتوں کے نوذیون کے اور حکم فیصلہ کا عورت اور مرد کے جھگڑے میں اور امر عبادت الہی کا اور نہی شرک سے اور امر احسان
 کر نیکا والدین اور اقربا و تیمالی و سکا کیوں متبادلتی متبادلتی اور فریق سفر اور سفر اور کر نیک اور غلام کے ساتھ اور نہی نماز سے وقت نشہ کے اور جواز تیمم کا واصلی غیر
 حوسافر اور صاحب غایط اور لاس شام کے جوابانی نہ ہو اور امر وادی الامانات اور عمل کا اور امر اطاعت خدا و رسول و اولی الامر کا اور جوع نکاح کا وقت تناسخ کے خدا
 و رسول کی طرف اور امر منافقوں سے اعراض کر نیکا اور خدا پر توکل کر نیکا اور امر تحریض مؤمنین کا قتال کے لئے اور حکم اُن لوگوں کا جو اپنے قوم سے اور مسلمانوں سے امن چاہتے
 ہیں اور حکم کافروں سے صلح کر نیکا اور حکم قتل خطا اور عمدہ کا اور نہی تکفیر سے اہل اسلام کے اور حکم ناز کے قسہ کا سفر میں اور حکم ناز خوف کا اور حکم ذرا الہی کا قیلم و قعود وغیرہ
 اور موقوف ہونا نماز کا اور نہی سستی کرنے سے تعاقب کفار میں اور حکم نکاح زمان تیمالی اور حکم نشوز و اعراض زن کا اور حکم خلع کا اور نہی معلق جیوڑ دینی سے عورتوں کے
 اور جواز تفریق کا زوجین میں اور امر عدل انصاف کا ادائی شہادت میں اور نہی کفار کے طہت سے اور حکم ایمان لائیکا رسول پر اور نہی دین میں غلو کرنے سے اور
 نہی تکلیف سے اور شرح کلام کی اور حکم اسکا انتہی گویا کہ یہ سورہ کا نفل جمیع مہات فقہیہ ہے اور شامل تمامی احکام دینیہ اور قصص حکایات سے اُسین کچھ ذکر نہیں فیض
 سے اُسین مسطور ہے فضیلت اطاعت حدود اللہ اور فضیلت وفوریت قتال کے واصلی رہائی مستضعفین اور فضیلت مجاہدین کا مدین پر اور فضیلت استغفار کے

تفسیر قرآن

تفسیر قرآن کا بیان

فرمایا اللہ تعالیٰ کا دانا ہمارے یا برکت کا ہمارے ہر ایک پر ہے خرچ کرنا اور بہانہ والا ہے نعمتوں کا اور رزق کا نہیں کم ہوتا ہے کس طرح رات اور دن میں فرمایا آپ کی خیال کرنا
 کتنا خرچ کر چکا ہو گا جب سے بد کنی آسان سوائے کہ نہیں ہوا جو اسکے ہاتھ میں ہے اور عرش اسکا پانی پر تہا یعنی قبل پیدائش حیات کی اور دوسرے ہاتھ میں اسکے
 ترانہ ہے یعنی اعمال اور رزق کے جھکا ہوا ہے جسکی لئے چاہی اور بلند کرنا ہے جسکی لئے چاہی یعنی جی چاہتا ہی زیادہ دیتا ہے اور جی چاہتا ہے حکم **ف** یہ
 حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہ حدیث تفسیر ہے اس آیت کے **وَقَالَتِ الْيَهُودُ يَدُ اللَّهِ مَغْلُولَةٌ غُلَّتْ أَيْدِيهِمْ** یعنی ہونے کہا کہ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ بند ہوا ہے یعنی ہلکے کچھ
 نہیں دیتا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بند ہی ہوئے ہیں انکے ہاتھ اور نعت کی گئے وہ اس لئے کہ دو نون ہاتھ کہنے ہوئے ہیں خرچ کرنا ہے جطر چاہتا ہی لا تیر
 اور اس حدیث میں ایمہ دینے فرمایا ہے کہ ایمان ملا دی یعنی صفات انہی پر مشل یہ دو وجہ وغیرہ کے بغیر اسکے کہ تفسیر کرے اسکی یاد ہم کرے اس میں ایسا ہی کہا ہے
 سی ایہ یہ ہے نے انہیں میں میں سفیان ثوری اور مالک بن انس اور ابن فضالہ اور ابن مبارک کہتے ہیں روایت کی جاوین یہ چیزیں ہر اسی ایمان رکھا جاوے
 اور نہ بیان کیا جو کیفیت انکی یعنی یہ نہ کہا جاوے کہ اسکا ہاتھ ایسا ہے یا دیا بلکہ صرف ایمان لایا جاوے کہ جیسے اسکی نعت ہی دیا ہی اسکا ہاتھ ہے **عَنْ عَائِشَةَ**
قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَيَّرُ حَتَّى تَنْزِلَ هَذِهِ الْآيَةُ وَاللَّهُ يُعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ فَأَخْبَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ مِنَ الْفَتَنِ
فَقَالَ لَكُمْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ نَصْرُ فِرَاعِي فَقَدْ عَصَمَنِي اللَّهُ تَرَجِمَ عَائِشَةُ مَنِ اسْمُهَا سَمِي رَوَيْتُ كَمَا كُنْتُ تَحْتَهُ نَبِيٌّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا يَرَى مَقْرُورًا جَاءَ الْكَلْبُ يَجْعَلُ
 کے لئی یہاں تک کہ اترے یہ نکت **وَاللَّهُ يُعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ** یعنی اللہ نگہبان ہے تیرا جو کون کس شے سے نہ نکالا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر پر ایک خیمہ سے اور فرمایا
 اپنے پرہ والوں سی اسی لوگوں کی جاوے کہ اس کے میرا سر ہے اور وہ ایک ہے یہ حدیث غریب ہے اور وہ ایک ہے یہ حدیث بعضوں نے جویریہ نے انہوں نے عبد اللہ بن عمر
 سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نگہبانی کی جاتی تھی اور نہیں ذکر کیا اس میں حضرت عائشہ کا **عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
لَمَّا وَقَعَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ فِي الْمَعَاصِي فَخَضَعُوا لِعَمَلِهِمْ فَلَمَّا بَيَّضُوا فَاخْتَلَفُوا فِي عِبَادَتِهِمْ وَوَاكَلُوهُمْ وَشَارَبُوا قَضَرَبَ اللَّهُ قُلُوبَ بَعْضِهِمْ
عَلَى بَعْضٍ وَلَعَنَهُمْ عَلَى لِسَانِ دَاوُدَ وَعِيسَى بْنِ مَرْيَمَ ذَلِكَ بِمَا عَصَوْا وَكَانُوا يَعْتَدُونَ قَالَ فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ
فَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا فَخَيَّرَ بَيْنَهُمْ حَتَّى نَاطَرُوا وَهُمْ أَطْرَافُ رُجْمِهِمْ عَدْلُ بَنِي إِسْرَءِيلَ رَوَيْتُ كَمَا كُنْتُ تَحْتَهُ نَبِيٌّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا يَرَى مَقْرُورًا جَاءَ الْكَلْبُ يَجْعَلُ
 عالموں کے اور وہ باز نہ آئی ہر ملار انکے ساتھ بیٹھنے کے انکی مجلسوں اور کہانے پسے لگی انکے ساتھ سولادنی اللہ تعالیٰ بعضوں کے دل بعض سے اور نعت کی انہوں نے اور
 میں نے بن مریم کے زبان سے یہ سنا اس امر کے ہی کہ وہ نافرمانی کرتے تھے اور شرعی سے بڑھ جاتے تھے کہا راونی سے ہر اسی پر اسی پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ مکہ لگا کر
 ہوئے تھے اور فرمایا قسم ہے اس پر وہ گارے کہ میری جان اسکے ہاتھ میں گنہ نجات پاوے گی تم یہاں تک کہ جوئی نہ کو ظالم کو ظلم سے اور دلواد حق مظلوم کا اس کے **ف**
 عبد اللہ بن عبد الرحمن نے کہا کہ میرے نے کہا کہ سفیان ثوری اس روایت میں عبد اللہ بن عمرو کا نام نہ لیتے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مروی ہوئے یہ حدیث محمد بن مسلم
 بن ابی الوضاح سی وہ روایت کرتے ہیں علی بن بن بزریہ سے و ابوعبیدہ سی وہ عبد اللہ بن عمرو سی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منہ اسکے اور بعضوں نے روایت ہی ابی عبدہ
 سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ لَمَّا وَقَعَتْ فِيهِمُ النِّقْصُ كَانَ الرَّسُولُ**
يَقْعُ بَرِيءًا لِحَاذِ بَيْعِهِ عَلَى الدُّنْبِ فَيُفْهَمُ عَنْهُ فَإِذَا كَانَ الْغَدُ كَرُمْتَعَهُ مَارَأَى مِنْهُ أَنْ يَكُونَ الْكَيْفُ وَشَرِبِيَهُ وَخَلِيطُهُ فَضَرَبَ اللَّهُ قُلُوبَ بَعْضِهِمْ
وَنَزَلَ فِيهِمُ الْقُرْآنُ فَقَالَ لُعْنُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى لِسَانِ دَاوُدَ وَعِيسَى بْنِ مَرْيَمَ ذَلِكَ بِمَا عَصَوْا وَكَانُوا يَعْتَدُونَ وَفَرَأَى حَتَّى بَلَغَهُ لَوْ كَانُوا
يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ مَا آخَذُوا مِنْهُمُ آلِهَةً وَلَكِنْ كَتَبَتْ لَهُمْ فُسُوقَهُمْ فَلَمَّا قَسَقُونَ قَالَ وَكَانَ نَبِيُّ اللَّهِ مُتَكَلِّمًا فَجَلَسَ فَقَالَ لَا حَتَّى تَأْخُذُوا وَاعْلَيْدِ
 الظالم فظاهر وہ علی الحق اظہر ہے اسے عیبہ روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نبی اسرائیل میں جب نقصان ایمان آگیا تو یہ حال تھا کہ آدمی
 انہیں کا اپنے بہائی کو گناہ کرتے دیکھتا تھا اور اسکو روکتا تھا ہر جب دوسرے روز مہو اور وہ دیکھتا کہ یہ باز نہیں آتا تو روکتا اسکو وہ گناہ جو دیکھتا تھا گناہ سے اس کے
 ساتھ ہم نوا لہ اور ہم سب پالیا اور شریک ہوئے ہر ملا دی اللہ تعالیٰ بعضوں کے دل بعض سے اور اتر انکے حق میں قرآن اور فرمایا اللہ تعالیٰ نعت کی گئی جو منکر ہوئی علی
 سے داؤد اور عیسیٰ بن مریم کے زبان سے یا اس سبب کہ وہ نافرمانی کرتے تھے اور چڑرتے اور پڑا اپنے ان آیتوں کو یہاں تک کہ ہوئی لوگ انہوں نے مؤمنون باللہ سے

نہایت

[illegible]

ومن سورة الانفال بسم الله الرحمن الرحيم عن سفيان قال لما كان يوم بدر حيث تكيفت ملائكة رسول الله صلى الله عليه وسلم من السماء

[illegible]

دو چیزیں مذاب آہی سبب سے ایک جو باوجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دوسرا تنہا عن عقبہ بنی مامران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن
 ہذا آیہ علی الذین وعدوا لہم ما استطعتم من قوۃ قال لا اراہم الا ان اللہ سقیم لکم الارض وستلقون المؤمنین
 فلا یخیرن احدکم ان ینہو یا سہمہ ترجمہ عقبہ بن عامر روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات منبر واعدوا لہم ما استطعتم من قوۃ میں
 تیار کرو گا کروں کے مقابلہ کو جہاں تک ہو سکے قوت اور فرمایا اگاہ ہو کہ قوت سے مراد تیر ملا ہے کہا اس کو آپ نے تین بار کہا ہو گا کہ اللہ تعالیٰ تم کو زمین میں اور کفایت
 کرے گا تم سے سخت کو سونہ تک کوئی تم میں اپنے تیر کیلئے سے یعنی سپہن سستی نہ کرو **ف** اور روایت ہے بھٹون نے یہ حدیث اسامہ بن زید سے انہوں نے صلح بن کیسا کے
 انہوں نے عقبہ بن عامر اور حدیث دیکھ لی صحیح ہے اور صلح بن کیسا نے نہیں پایا عقبہ بن عامر کو اور وہاں بھی بن عمر کو **ع** ابی ہریرہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 وسلم قال لا یجوز لکم ان تخرجوا من قریبکم من قبلکم کانت نازل نازل من السماء فاکلھا قال سلیمان الا عشر من یقول ہذا لا ابوہریرہ کان فلما کان یوم یوم
 وصوفی فی الغار قبل ان یجعل لکم فازل لکم لکتاب من اللہ سبق لکم فیما اخذتم عذاب عظیم ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
 نہیں حلال ہو میں غنیمتیں کے کالی مرد کو دینے کسی بشر کو تم سے پہلی زمانہ سابق میں یہ یہ دستور تھا کہ اتنی ہی ایک آگ آسان اور اس کو کہا جاتی تھی کہا سلیمان
 نے کہ کون کہتا ہے یہ سوال ہریرہ اس وقت میں اور جب بدر کا دن ہوا اول گئے غنیمتوں پر قبل اسکے کہ وہ حلال کیا دین اپنے سوا ماری اللہ تعالیٰ نے یہ بات بولا
 کتاب لایخیرن اگر نہ لکھا تو پاشیر سے اللہ حکم سے کہ غنیمتیں تیر حلال ہونگی تو پوچھا تم کو اسکے لینے کی سب سے بڑا عذاب **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **ع**
 عبد اللہ بن مسعود قال لما کان یوم بدر وخی بالاساری قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما تقولون فی ہذا ولا ساری فذکر فی الحدیث خبر قصہ
 فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقبلن احدکم الا بعد ان یؤخر عنہ فقال عبد اللہ بن مسعود فقلت یا رسول اللہ لا یقبلن احدکم الا بعد ان یؤخر عنہ فانی
 سقیمہ یدکر لا سلام مال فکت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فما را بیتی فی یوم و خوف ان تقع علی حجارۃ من السماء مری فی ذلک الیوم وحشی
 قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقبلن احدکم الا بعد ان یؤخر عنہ فقال عبد اللہ بن مسعود فقلت یا رسول اللہ لا یقبلن احدکم الا بعد ان یؤخر عنہ فانی
 بن مسعود روایت ہے کہا انہوں نے کہ جب ہمدون بدر کا اور قریہ ابی ہریرہ لے لے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا کہتے ہو تم ان قیدیوں کے حق میں یہ ذکر کیا اس حدیث میں ایک
 قصہ ہے اصحاب کے مشورہ دینی کا پھر فرمایا پوچھا رسول اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ کیا کوئی اُمیوں کے گستاخہ فریہ کی یا گردن مارے جانے کے سرور فر کے عبد اللہ بن مسعود نے
 کہ نہیں کہا یا رسول اللہ مگر سہیل بن بیضا کہ نہیں سنا ہی کہ وہ یاد کرتا ہے سلام کو کہا عبد اللہ کہ چپ ہو رہی رسول اللہ علیہ وسلم کہا عبد اللہ کہ نہ کیا میں نے اپنے کو
 لکھن ڈر والا اس کے کہ بریدن مجھ پر آسان ہے پھر اس کے زیادہ اور مجھ ہی ڈر ہا یہاں تک کہ فرمایا رسول اللہ علیہ وسلم نے مگر سہیل بن بیضا کہا عبد اللہ اور اتر اتر
 عمر کے قول کے تراش کا اس کے آخر آیات تک لے کسی نبی کو لا تین نہیں جو کہ اس کے پاس قیدی ہوں یہاں تک کہ بہانہ یوی خون اٹھا کر زمین میں جی فیدیکر چھڑنا نہ
 کے شان کے بعد ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے اور ابو عبیدہ بن عبد اللہ کو سامع نہیں اپنے آپ سے خاتمہ چونکہ سورہ انفال سورہ توبہ کے محتاج سے ہی اور اس سے
 دونوں کے بچیں ہم اللہ تعالیٰ نے جو اسلئے فرستے اسکی مضامین کے سورہ توبہ کے خاتمہ میں لکھے جاسکی **من سورۃ التوبۃ عن ابن عباس قال**
 قلت لعثمان بن عفان ما حکم ان عثمان الی الا فقال وہی من المتالی والی بركوۃ وہی من المتین فقرام بھما ولم یکنوا بھما سطر بسم اللہ الرحمن
 الرحیم ووضعتھا فی السبر الطویل ما حکم علی ذلک فقال عثمان کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کما ماتی علیہ الزمان وهو یزل علیہ السور وذا
 العدد فکان اذا نزل علیہ الشئ دعا بعض من کان یتبعہ فقول صغوا ہوا لا آیات فی السور والی یدکر فہما کذا وکذا فاذا نزلت علیہ آیہ فقول
 صغوا ہذا آیہ فی السور الی یدکر فہما کذا وکذا وکان لا یقل من اوایل ما نزلت بالمذنبہ وکان بركوۃ من آخر القرآن وکان قصہ شہیدہ فقصرھا
 فطنت انھا کما فی قصص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکریمین لکنا انھا کما فی جمل ذلک قرئت بھما ولم یکن بھما سطر بسم اللہ الرحمن الرحیم
 ووضعتھا فی السبر الطویل ترجمہ ابن عباس روایت ہے کہا انہوں نے حضرت عثمان سے کہ کیا سبب ہوا کہ ان کو کہہ دینے طرف انفال کے اور وہ شانی میں سے اور طرف بركوۃ
 کے اور وہ میں میں سے پس ملا دیتے ان دونوں کو اور نہ لکھے تم نے ان دونوں کے ہم میں سطر بسم اللہ الرحمن الرحیم اور کہہ دیتے ان دونوں کو سبب طول میں کیا سبب

تفسیر آیات سورہ انفال

حقیقت تک اور جسے کچھ صلہ و پیمان تھا انکی مدت مقرر ہوئی چاہے چھینا اور داخل نہ ہو گا جنت میں مگر ایمان لایا والا شخص اور جمع نہون مشرک اور مسلمان (رجحین)
 اس سال کے بعد **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح بی حدیث روایت ابو عیینہ کی ابی اسحق سی اور وایت یعیان ثورنی ابی اسحاق کے بعض اصحاب نے انہوں کے علی
 اور وہ روایت مروی ابی ہریرہ سے متبرجہ ابتدائی سورہ برات میں براءہؓ من اللہ ورسولہ سبحان اللہ عقولہم رحمہم کل جب یقین نازل ہو میں حضرت کے
 انکی تعمیل کے اور چھٹی سال ہجرت کی حضرت کے کی لوگوں کے صلہ ہوئی تھی اور یہی کئی فرقوں سے جو انافقہ میں مذکور ہے اور عرب کے بہت سی فرقوں کے صلہ تھی جب
 مکہ فتح ہوا اس کے بعد ایسا کہ بعد یقین نازل ہو میں اور حکم ہوا کہ کسی مشرک سے صلہ نہ کر ہو اید بات صحیح میں پکارو اور صلہ کا جواب دیکر چار مہینے فرصت دی کہ اس میں
 خواہ وطن چھوڑ جاوین یا اثرائی کا مسلمان کرین یا مسلمان ہون اور جسے وعدہ نہیں کیا اور دغا لے مذہبی نے صلہ قائم رہی اور جسے کچھ وعدہ تھا انکو چار مہینے کی فرصت
 ملے اور پہلے حضرت نے ابوبکر کو روانہ کیا تھا پھر اصحاب کے حضرت کے کہا کہ متولی عہد و میثاق کا اور صلہ تو نہ کیا آپ کے گہرا و یونین سے ضرر ہے اسلئے آپ نے حضرت علی کو روانہ
 فرمایا **عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّجُلَ يُعَادِلُ لِمُحَمَّدٍ فَاشْهَدُوا لَهُ بِالْإِيمَانِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّمَا يُعْرَفُ الْمُسْلِمُ حَتَّى يَكُونَ**
مِنْ أُمَّةٍ بِاللَّهِ وَاللَّهِ لَا يَزِيلُهَا عَنْ رُءُوسِهِمْ رَوَيْتُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ كَمَا أَنَّهُ كَانَ يَتْلُو فِي حُجَّتِهِ حَتَّى يَكُونَ مِنْ أُمَّةٍ بِاللَّهِ وَاللَّهِ لَا يَزِيلُهَا عَنْ رُءُوسِهِمْ تو
 گواہی دوائے لئی ایمان کے اسلئے کہ فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے کہ آباد کرتے ہیں مسجدین اللہ کے وہی لوگ جو ایمان رکھتی ہیں اللہ پر اور پھر چھ دن پر **ف** روایت
 ہے ابن عمر سے انہوں نے عبد اللہ بن وریب سے انہوں نے عمر بن مارث سے انہوں نے دراج سے انہوں نے ابی البشیم سے انہوں نے ابی سعید انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ
 وعلیہ وسلم سے مندا سے مگر اس میں یہ کہا تھا عام مسجد یعنی خیال رکھتا ہی مسجد میں ایک اور غیر حاضر نہیں رہتا یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابو البشیم کا نام مسلمان
 وہ بیٹے عمر کے وہ بیٹے عبد العتار سے اور سلیمان بن تیم سے ابی سعید کے گو دین پرورش پالی **عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ لَمَّا تَرَكْتُ وَالَّذِينَ يَكُونُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ**
قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَصْفَارِهِ فَقَالَ بَعْضُ أَصْحَابِهِ أُنْتُ لْتُ فِي الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ كُنَّا عِنْدَ أُمِّ لُمَا حِينَ مَضَتْ فَذَكَرَ فَضْلُهُ
لِسَانَ ذَاكَ قَلْبَ شَاكِرٍ وَذَوْجَهُ مُؤْمِنَةٍ تَعْبُدُهُ عَلَى نِيَامٍ مَرَّجُمَةٍ رَوَيْتُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ كَمَا جَاءَكَ نَزَلَ بِهِيَ يَتِيَّةٌ وَالَّذِينَ يَكُونُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ هُمْ سَائِرُ سَائِرِ
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی سفر میں تو عرض کیا بعض صحابہ کہ چاندی اور سونے کی تو مذمت آتی اگر تم جانتے کہ کونسا مال بہتر ہے تو اسکو جمع کر کے بت فرمایا رسول
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہتر مال نصاب ہے خدا کی بلو کر نیوالی اور دل شکر کر نیوالا اور میوی ایماندار کہ مدد کرے آدمی کے ایمان پر **ف** یہ حدیث حسن ہے جو چاہے میں
 محمد بن اسماعیل بخاری سے کہ سالم بن ابی الجعد کو سلام ہی ثوبان سے تو انہوں نے کہا کہ نہیں پیر جو چاہے کسی اور صحابی سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تو فرمایا انہوں نے
 کہ سلام ہے انکو جابر بن عبد اللہ اور انس سے اور ذکر کیا انہوں نے کہ شخص کو کہنے صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے **عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ**
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي خُفِّي صَلْبِي بَيْنَ ذَهَبٍ فَقَالَ يَا عَدِيُّ أَطْرَحُ عَنْكَ هَذَا الْوَنُومَ وَحِجَّتَهُ يَمُرُّ بِرَأَةِ الْخَيْدِ وَالْأَجْدَاكُمُ وَرَهْبَانُكُمْ أَرَأَيْتُمْ دُونَ اللَّهِ
فَقَالَ أَمَا تَرَاهُمْ يَكُونُونَ يُعْبَدُونَ وَهُمْ وَلَكِنَّهُمْ كَانُوا إِذَا أَحْلَوْهُمُ شَيْئًا سَخَّوْهُ وَإِذَا حَوَمُوا عَلَيْهِمْ شَيْئًا حَمَوْهُ رَوَيْتُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ كَمَا أَنَّهُ كَانَ يَتْلُو فِي حُجَّتِهِ حَتَّى يَكُونَ مِنْ أُمَّةٍ بِاللَّهِ وَاللَّهِ لَا يَزِيلُهَا عَنْ رُءُوسِهِمْ
 میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور سیر گردن میں ایک چلیپا تھے سونے کی تو فرمایا آپ نے اسی مدد کر تو اپنے پاس سے اس بت کو اور سائیں انکو کہ پڑھتے تھے سورہ
 برات میں کہ **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ** اور وہ دشمن کو معبود اللہ کے ساتھ بت فرمایا آپ نے کہ وہ لوگ انکی عبادت کرتے تھے لیکن
 جب مولوی اور درویش کسی چیز کو حلال کہہ دیتے تو وہ حلال جان لیتے اور جب وہ حرام شہادتے کسی چیز کو تو وہ حرام جان لیتے اسکو **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب
 نہیں جانتے ہم اسے اگر علیہ السلام بن حرب کے روایت سے اور غطف بن اعین مشہور نہیں حدیث میں متبرجہ اس حدیث میں معلوم ہوا کہ حرام و حلال نہیں اللہ ہی کا کام
 ہے کسی مجتہد و پیر کے اختیار میں نہیں اور جو کسے عالم اور مجتہد کو اسکا اختیار ثابت کرے وہ مشرک ہے **عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ قَالَ حَدَّثَنِي قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
سَلِّمْ وَخُنْ فِي الْغَارِ لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ نَظَرَ إِلَى قَدِيمَةٍ لَا تَبْصُرُ نَاحَتَ قَدِيمَةٍ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا ظَنُّكَ بِأَتَيْنَا اللَّهَ تَعَالَى مَرَّجُمَةً رَوَيْتُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ كَمَا أَنَّهُ كَانَ يَتْلُو فِي حُجَّتِهِ حَتَّى يَكُونَ مِنْ أُمَّةٍ بِاللَّهِ وَاللَّهِ لَا يَزِيلُهَا عَنْ رُءُوسِهِمْ
 کہا کہ میں نے عرض کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ہم دونوں غار میں تھے (جبر کے وقت) کہ اگر ان کا فردین سے کوئی نظر کرے اپنے قدم کو نظروں تو بیشک کہہے ہکو
 اپنے قدم کو کچھ نہ تو فرمایا آپ نے اسی ابوبکر کی گمان تیرا اس شخص کے ساتھ کہ اسکا کتا میرا ہے یعنی مدد اور نصرت اسکی ہر ساتھ **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح

پہچہ بگیا کیا تو نے نہیں خریدی تھی سواری اپنی میں نے عرض کیا کہ البتہ یا رسول اللہ اگر میں کسی دنیا دار کے پاس ہوتا تو البتہ اس کے غضب سے کوئی عذر کر کے چھو جاتا اور
محببت تفریاتی سے لیکن مجھے یہ خیال ہے کہ اگر میں جوٹ بولونگا آپسی تو آپ اسی مہو جانگے مگر اللہ تعالیٰ آپ کو یہ بھی غضبناک کر دے گا اور اگر میں چھو بولونگا تو آپ
مجھے گران خاطر مہنگے گرامی ہوگی مجھے اللہ تعالیٰ سے غصہ کی قسم ہے اللہ کی کہ مجھے کوئی عذر تھا اور میں بہت قوی اور مالدار تھا جب یہ مجھے رہا آپ سے
آپ نے فرمایا اگلا گاہ ہو قسم ہے اللہ کی اس شخص کا کہا جا تو عینک اللہ حکم کرے تیرے حق میں اور کئی لوگ نبی سلمہ کے میرے ساتھ ہوئے اور کہنے لگے کہ ہم نہیں
جانتے کہ اس سے قبل تو نبی کوئی گناہ کیا ہو اور تو نے کیوں نہ عذر کر دیا جیسا کہ عذر کر دیا اور پیچھے رہنے والوں نے اور کافی ہو جاتا تیرے گناہ کے لئے ہتھکڑیاں
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اور یہاں تک پہنچے مجھے ابھارا کہ میں ارادہ کیا کہ اب جاؤں اور جوٹ بولوں حضرت سے پہنچے پوچھا کہ میرا حال کسی اور کا بھی ہوا
لوگوں نے کہا کہ ہاں دو شخصوں کا اور انکو بھی حضرت سے یہ کہا جو تجھے کہا میں نے کہا ہاں کوں میں کہا مراد بن برج اور ملال بن امیہ اور وہ دونوں نیک تھے
حاضر ہوئے تھے درمیں اور انکے بعد ہی ستر تھے پہنچ کر یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم دونوں سے بات کر لیا پھر لوگ ہم سے الگ رہنے لگے یہ تک کہ میں
مہاجر بنک ہو گئی اور گداز بن ہاجر چار تین اور وہ دونوں صاحب گہرے شیعہ روتے تھے اور میں جوان اور کڑے دل کا تھا سو میں نکلتا اور نماز پڑھتا تھا ساقیوں
کے ساتھ اور بارون میں جاتا اور کوئی مجھے بات نہ کرتا اور حضرت کے پاس حاضر ہوتا اور کلام کرتا جب آپ بیٹھے ہوتے نماز کے بعد اور اپنے دل میں کہتا
کہ حضرت نے ہونٹھ لہائی میرے جواب کے لئے یا نہیں اور آپ کے قریب ہاں پڑھتا اور نظر پڑا کہ آپ دیکھتا ہے کہ میں اپنے نماز میں لگتا آپ میرے طرف دیکھتے اور جب
میں آپ کے طرف دیکھتا آپ اور طرف دیکھنے لگتے یہاں تک کہ جب اسکو مدت گزر گئی میں ابی قتادہ کے بلوغ کے پاس گیا اور وہ چھپے یہاں تھی میرے اور میرے
بڑے دوست تھے اور کلام کیا میں نے اور انہوں نے جواب دیا سو میں نے کہا میں تمکو قسم دیتا ہوں میں ابی قتادہ اللہ کے کیا تم نہیں جانتے کہ میں درست
راکتا ہوں اللہ کو اور اسکے رسول کو یہ وہ چپ ہے یہ میرے میں انکو دو بار قسم دی ہے چپ ہی ہے قسم دی تو انہوں نے کہا اللہ اور رسول اسکا خوب جانتا ہے
یہ میرے انکے ہیں یہ آئین اور میں لڑا اور وہ میں چلا جاتا تھا کہ ایک شخص انام کے لوگوں سے جو ملے لایا تھا اور یہ میں جیتا تھا کہ یہ ہاتھ کا تادو مچی کعب
بن مالک کو یہ لوگ اشارہ کرنے لگے میرے طرف یہاں تک کہ وہ میرے پاس آیا اور مجھے ایک خط دیا اُسنی باؤشاہ غسان کا اُسین لکھا تھا کہ مجھے سنا ہے کہ تمہارا صاحب نے
نبی نے یہ ظلم کیا سو تم ہمارے پاس آؤ ہم تمہاری بہت خاطر کرینگے یہ جب میں نے اسے پڑھا میں نے کہا یہ اور ملائی سو میں نے اسے جو لے میں ڈالا یہ جب مجھے پیر
راقتن گداز بن اسکو وقت ایک قاصد رسول خدا میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ حضرت نے حکم دیا ہے کہ تو دور رہ اپنی بیوی سے میں نے کہا اطلاق دون کہا نہیں بس
خدا کر ہو اسکو اور پاس بجائے اسکے اور میرے رفیقو کو بھی یہی پیغام بھیجا یہ میں نے اپنی بیوی سے کہا کہ تو اپنے میکے جا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اسکا فیصلہ کرے اور
ہلال بن امیہ کی بیوی حضرت کے پاس آئیں اور عرض کرے کہ یا رسول اللہ ہلال بڑا نکما ہے اور کوئی اسکا خادم نہیں پیر انکو ناگوار ہے کہ میں اسکی خدمت کروں
اپنے فرمایا کہ نہیں اگر وہ تجھ سے صحبت کرے اُسی عرض کرے کہ وہ کس طرف ہوتا ہے نہیں اور ہمیشہ روتا رہتا ہے جب سے یہ امر ہوا ہے کہا کوئی کہ مجھے بھی لوگوں
نے کہا کہ تم بھی عذر کرو کہ تمہیں بھی اجازت تھا جو جیسے ہلال کی بیوی کو اجازت مل گئی خدمت کرینگے میں نے کہا قسم ہے اللہ کی میں اپنی اجازت مانگوں گا اور سنا ہم
نہیں کہ جب میں اجازت مانگوں تو حضرت کیا فرما دیں اور میں جوان ہی ہوں پیر پیر میں اسی حل پر دس آئین اور پوری ہو گئیں چار تین تیس پیر
سے فرمایا تھا حضرت نے ہم سے بات نہ کرنا پیر جب میں نے نماز پڑھے فجر کے پچاسویں راہلی اور میں اپنے کوٹھے پر تھا اور میں اسی حال میں تھا کہ اللہ
تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا ہے کہ زمین جہیز تک آگئی تھی میں نے آواز ایک چار نیوالی کے کہ جیل سلع پر پکارتا تھا کہ اسی کعب خوشخبری جو تجھ کو اور میں سجدہ
میں گرٹا رہی تھا کے لگے اور جانا میں نے کہ آئی میرے لئے کشادگی اور خبر دی مکور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے قبول ہوئی جب نماز فجر پڑھ
یکے اور لوگ دوڑے مجھے بشارت دینی کو اور ایک سوار نے گھوڑا دوڑایا مجھے خبر دینی کو اور نبی سلمہ میں کا ایک دوڑا لگا لگا چار نیوالی مجھے سوائے پہلی بیوی جہیز
میرے پاس آیا وہ شخص مجھے بشارت دی تھی میں نے اپنے کپڑے اتار کر اسکو پیٹا دیے اور قسم ہے اللہ تعالیٰ کی میرے پاس ہی کپڑے تھے اور وہ کپڑے میں نے الگ
کر بیٹھے تھے اور حاضر ہوا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مت میں اور لوگ مجھے فوج فوج مبارک باد دیتے تھے مجھے توبہ قبول ہوئی یہاں تک کہ میں

بن امیہ اہل مدینہ کو جائز نہیں کہ نبی سی خلف کرین یا نبی جان لگی جان عزیز کہیں آجہا ہم وکی تشکی اوگر سکی راور زمین علی کر نکا اولیاں خیر کر سکیا فرض کیا
ہونا جہاد کا امر ان کا قرون ہی لڑیکا جو مسلمانوں کے ملک سی قریب میں یہ مضامین سب خلق جہاد میں اور چونکہ منافقوں کا امتحان کامل جہاد میں ہوتا ہے
اسلئے منافقوں کے احوال بہت اہمین مذکور میں چنانچہ منجملہ اسکے ناگوار ہونا یہود کے رسول کا اُپراور خوش ہونا انکا مسیبت سی رسول کے اور مومنوں کے
اور قبول ہونا انکے مال کا اور سستے انکی نماز میں اور وعید انکی خدا کے ساتھ اموال و اولاد کی تاور یہاں جانا انکا رسول کے پاس اگر کہیں پناہ پادین اور کشت
دنیا انکا نبی کو کہ یہ خط کان کہتے ہیں اور جو نبی متین کہانا انکا نبی اور مومنوں کے راضی کر سکیا اور دنا انکا نزول قرآن کے کہ انہیں اسرار کے طشت انعام
ہو جاتے تھے اور سہ ہزار انکا خدا اور رسول سی اور حیلہ کرنا لہو و لعب کا اور کافر ہو جانا انکا بُری بات سکھانا اور اچھی بات سے منع کرنا انکا وعیدنا جہنم
انکے لئی اور لعنت خدا کی اُپراور تشبیہ حضرت کے زمانہ کی منافقوں کی اگلے منافقوں کے اور ہلاک اور ضبط اعمال اور خسران دارین انکا تحریف منافقوں کے و اعلیٰ توبہ
کے طعن کرنا منافقوں کا اُن مومنوں پر جو اپنی مشقت کے اس سے مدد دلاتی تھے اور وعید عدم مغفر کے انکے لئی تھی نماز جاریہ پڑھنے سی منافقوں کے اور ان کے
مال و اولاد کے بند کرنی سی خبر دینا اللہ کا پیشتر سے کہ منافق اپنے معذور ہونی پر جو نبی متین کہادین گے اشد ہونا اعراب کا کفر اور رفاق میں لحدنا وان
جاننا انکا اُس مال کو جو راہ خدا میں خیرم ہو منافق ہونا بعض اعراب کا حوالی مدینہ میں اور مدینہ میں خطاب منافقوں کو کہ تم عمل کرو اللہ تمہاری عمل دیکھتا
ہے مسیحی ظہر بنانا منافقوں کا اور نبی کو اُس مسجد میں کھڑے ہونی سی اور کہنا منافقوں کا وقت نزل سورہ کہ ایمان کس زیادہ ہوا امتحان منافقوں کا ہر سال
میں ایک بار اور بار نظر کرنا بعض منافقوں کا بعض پر وقت نزل سورہ کے اور اس کے اور فوائد متفرقہ مذکور میں چنانچہ منع کرنا مشرک کو مسجد بنانی سی اور بنانا اور
آباد کرنا مسجد کا شامل ہے مؤمنین کے اور کہنا یہود و نصاریٰ کا کہ عیسیٰ فرزند میں خدا کے اور موجود شہیرا لئنا انکا اپنے اجار و رہبان کو سوا خدا کے اور
ارادہ کافروں کا کہ نور خدا اپنے موبہ سی تجبا دین اور متن ارسال رسول پر اور وعدہ غلبہ دین کا خطاب مومنوں کو اور حرام خورد ہونا اکثر اجار اور رہبان کا
بارہ مہینے ہونا اللہ کی کتاب میں جبکہ آسمان و زمین پیدا ہوئے متقرر کرنا کافروں کا ایک مہینی کے جگہ دوسرے کو یاد دلانا قوم نوح اور عاد اور ثمود اور قوم
ابراہیم اور اصحاب مدین اور متفقہ کے ہلاکت کا لبیب گناہوں کے محبت اور دوستی مومنوں کے اور معرفت اور نبی شکر اور اقامت صلوة اور اتیان
زکوٰۃ اور اطاعت خدا و رسول کرنا انکا اور وعدہ محبت کا انکے لئی حال اعراب مؤمنین کا اور موجب قربت آہی ہونا دعای رسول کا انکے لئی حال اُن لوگوں کا
کہ جو اعمال نیک و بد دونوں کہتے ہیں صفات باری تعالیٰ کے قبول توبہ عباد اور اخذ صدقات اور توبہ و جہیم ہونا انکا فضیلت مسجد قبا کی اور بنا انکی تقویٰ پر
مالکیت اور اجار اور امانت اور ولایت اور نصرت اُس تعالیٰ کی اور قبول توبہ ان صاحب کے کہ عذوہ توک میں ثقی رہی خبر دینا رسول کے انکی اور رحیم ہونا انکا
ہماری ہدایت پر اور رفت اور رحمت انکی مومنوں پر **ومن سورۃ یونس** **بسم اللہ الرحمن الرحیم** **عَنْ صُهَيْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
قَوْلُهُ تَعَالَى لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا لَظُهُورُ أَجْرٍ أَزِيدُهُ قَالَ إِذَا دَخَلَ هَلْ أَجْرُهُ نَادَاهُ مَنَّانٌ لَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ مَوْعِدٌ وَبَرْدٌ أَنْ تَرْجِعُوا كُوفَةً قَالُوا اللَّهُ يَبْطِشُ
وُجُوهَنَا وَيُجَنِّبُنَا مِنَ النَّارِ وَيُدْخِلُنَا الْجَنَّةَ قَالَ فَيُكْتَفَى الْحِجَابُ قَالَ وَاهُوَ مَا عَظَّمْتُمْ نَتِيجًا أَحِبَّ إِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ إِلَيْهِ تَرْجُمُهُ مِثْلَ رَأْسِهِ كَرِهِي صَلَّى
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اس کے تفسیر میں فرمایا اللہ نے لخصوا انکے زیادہ یعنی جو لوگ نیک ہیں انکو اجار دلا ہے اور زیادتی فرمایا ہے کہ جب داخل ہونگے جنت
میں ایک پکار نیوالا پکارے گا کہ اللہ تعالیٰ کے پاس تمہارا ایک عہدہ کہ وہ تعالیٰ اسکو پورا کر نیوالا ہے جنتی کہیں گے کیا روشن نہیں ہو چہرے ہماری اور نجات نہیں
ہوئی مگر دوزخ سے اور داخل نہیں کئی گئے سرجت میں یعنی اب کوئی نعمت باقی رہی فرمایا آپ پر کہ ہولہ یا جاو گیا پردہ (جو خالق اور مخلوق کے بیچ میں تھا)
فرمایا آپ کے کہ یہ قسم ہے اللہ تعالیٰ کی نہیں کئی کوئی چیز زیادہ بیکار نظر کرنے سی اُس تعالیٰ کے جال مبارک پر **ف** حدیث حدابن سلمہ کے اسطرح روایت
کیا اسکو کئی لوگوں نے حدابن سلمہ سی مروفا اور روایت سلیمان بن خیرونی یہی حدیث ثابت انہوں نے عبد الرحمن سے قول انہیں اور نہیں ذکر کیا انہیں کہ یہ
روایت صحیح ہے روایت کرتے ہیں بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے **عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ مِصْرَ قَالَ سَأَلْتُ أَمَّا الدُّرْدَاعَ عَنْ هَذِهِ آيَةِ لَمْ يَخْرُجْ فِي الْحَبِيبَةِ اللَّهُ**
قَالَ مَا لِيْ بِهَا أَحَدٌ مِّنْكُمْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهَا فَقَالَ مَا لِيْ بِهَا أَحَدٌ غَيْرُكَ وَصَدَّقْتُ هِيَ الرَّؤْيَا الصَّالِحَةُ بِرَأْسِهَا الْمُسْتَدْرِي

سورۃ یونس

پرفیقین نہیں رکھتی اور اساطیر الاولین کو ہنا قرآن کو اور مکرہو دینی قرینہ کا اور خطاب ملائکہ کا اروح کناسے موی کے وقت اور خطاب انکا مومنوں کی روح ہے
اور انتظار کرنا کافرو نکاح قیامت اور ملائکہ کے دیکھنی کا اور تیشیل مجربان باطل کے ساتھ عبد منوک کے اور مجبور حقیقی کے ساتھ جبر و مالک و تشریف کے اور تیشیل و محسوس
محبوب باطل کے گونگے اور عاجز کے ساتھ وغیرہ ذلک **سورہ بنی اسرائیل** **بسم الله الرحمن الرحيم** **عن ابی ہریرۃ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم**
عن ابی لقیط موسی قال فغته فاذا رجل قال حبسته قال مضطرب الرجل الراس کانه من رجال سُنُوۃ قال ولقیط یحیی
قال فغته قال ربعة احمر کانه خرج من دیماس یعنی الحمار وراثت ابراہیم قال وانا اشبه ولده به قال واثبت بانانین احدهما ابن والاخر
فیه خمر فضیل نے خذایہما شئت فاخذت اللان فشربتہ فقیل لے هدیت للفطرة او اصبحت الفطرة اما انک لو اخذت الخمر غوت امتک ترجمہ
ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک مجھ کو شب طہر میں ملازمین موسی علیہ السلام سے کہا راوی نے کہ علیہ بیان کیا آپ نے انکا راوی کہتا ہے کہ
میں گمان کرتا ہوں کہ فرمایا آپ نے موسی علیہ السلام کے کچھ ہوسے ہاں تھہس کے گویا کہ وہ ایک مرد میں شتوہ کی قبیلہ میں کے اور فرمایا کہ ملازمین موسی علیہ
السلام سے اور صورت بیان کے انکی تو فرمایا کہ وہ میاں قد میں سر رنگ گویا کہ ابھی نکلے ہیں دیاس یعنی حمام سے اور دیکھا میں نے ابراہیم علیہ السلام کو اور فرمایا
آپنی کہ میں انکی اولاد میں بہت مشابہ ہوں انسی اور فرمایا کہ لکھ میرے پاس دو برتن کہ ایک دودھ کا تھا اور دوسرے میں شراب تھی اور کہا مجھے کہ لی تو اس میں سے
جو چاہے سولی یا میں سے دودھ اور یا سوکھا مجھ سے کسی نے کہ راہ پائی تو نے فطرت کے یا کہا کہ یہ بیچا تو فطرت کو اور بیشک اگر لیتا تو شراب کو تو مگر امرو جاتی امت
تیرے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مشرک حضرت فی دودھ پسند کیا اُس میں اشارت ہی علم اور کمالات دینیہ کی جو آپ کی امت مرحومہ کو حاصل ہوئے
اگر شراب لیتے تو فساد و عداوت مگر اسی امت میں پیل جاتی **عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اُتی بالبراق لیلة اُسرے به مُجئاً مُسْتَجِیاً**
علیہ فقال جبریل اُتیکم ففعل هذا فزارکک احدکم علی اللہ منہ قال فارفض عمرًا ترجمہ انس سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئی براق
آیا جس شب کہ معراج ہوئی انکو اور وہ لگام لگا ہوا تھا کاشی بندھا ہوا اور اُسنی شوخی کی تب فرمایا جبریل نے ہاں تو محمد کے ساتھ ایسی شوخی کرتا ہے آج کے دن
تجہیر سوار نہیں ہوا جو ان سے زیادہ بزرگ ہوا والد کے نزدیک کہا راوی کہ یہ سنیائے لگا براق کے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب نہیں جلتے ہم اسکو مگر حدیث
کے روایت سے **عن بُریدۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما انتقمنا الی بیت المقدس قال جبریل باصبعہ فخرق به الحجب وشد**
به البراق ترجمہ بریدہ سے روایت ہے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پہنچی ہم بیت المقدس میں یعنی شب حرام میں اشارہ کیا جبریل نے اپنی انگلی
سے اور چرم پانہر اور اندر دیا اُس سے براق **عن جابر بن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لما کذب النبی قریش قت فی الحج فحلی اللہ**
لی بیت المقدس اخبرهم عن ایاتہ وانا انظر الیہ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جہلا لیا مجھ کو قریش نے
یعنی معراج کے باب میں کہہ اموا میں عظیم میں اور ظاہر کر دیا مجھ پر اللہ تعالیٰ بیت المقدس کو سوسین انکو خبر دینے لگا اسکی نشانیں سے اور میں خراب اُسی دیکھتا تھا
ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے از اسباب میں مالک بن صعصعہ اور ابی سعید اور ابن عباس اور ابی ذر اور ابن مسعود سے روایت ہے **عن ابن عباس**
فی قوله تعالی وما جعلنا الرؤیا الی الا فتنۃ للناس قال ہی رؤیا عین اُریحاً النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیلة اُسرے الی بیت المقدس
قال والشجرة الملعونة فی القرآن قال ہی شجرة الزقوم ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ جو فرمایا ہے وما جعلنا الرؤیا الی فتنۃ للناس میں دیکھا یا میں نے
جو کچھ خواب دیکھا یا اگر لوگوں کے جانچنے کو تو مراد اُس سے دیکھنا انکھہ کا ہے کہ دیکھا یا گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اس رات میں کہ گئے وہ بیت المقدس کو
کہا ابن عباس سے اور یہ جو فرمایا اللہ تعالیٰ نے والشجرة الملعونة یعنی ملعون درخت جسکا ذکر ہے قرآن میں مراد اُس سے زقوم کا درخت ہے **ف** یہ حدیث
حسن ہے صحیح ہے **عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی قوله وقران الفجر ان قران الفجر کان مشہود الشہادۃ ملکة اللیل و**
ملکة النهار ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کے تفسیر میں فرمایا وقران الفجر آخر آیت تک یعنی پڑھنا قرآن کافجر کو حاضر ہونکا
ہے فرمایا آپ نے کہ حاضر ہوتے ہیں اُس پر فرشتی رات کے اور فرشتے دن کے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت ہے یہ علی بن سہر اش سے انہوں نے

لگا کر اور مت کہا دوسرا تو تھمت زنا کی نہ لگاؤ پاک عورت کو اور نہ بہاگو جیادسی اور شعبہ کو شک ہی کہ نوین بات یہی تھی کہ فرمایا آپؐ کو تفسیری ہو خاصہ منکر ہے کہ زیادتی کو تو مہفتہ کے دن سوچنے ملے وہ دونوں ہاتھ پر آنحضرتؐ کی اور کہا لو یہی تھی مین ہم کہ بیشک تم نبی ہو آپؐ فرمایا کہ پہر کیا چیز مانع ہی تم کو اسلام سے انہوں نے کہا داؤد علیہ السلام نے دعا کی ہے کہ بیشک انکی اولاد میں ایک نبی ہو جو ہم یہی غور سے مین کیا اگر مسلمان ہوں تو یہود میں مار ڈالیں

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ابن عباس ولا تجھز بصلواتك ولا تخاف بها قال نزلت بمكة کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رفع صوته بالقرآن سبہ المشرقون ومن انزلہ ومن جاء بہ فاتزل اللہ ولا تجھز بصلواتك ولا تخاف بها عن اصحابك بان تسمعہ حتی یأخذوا عنك القرآن ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا ولا تجھز بصلواتك ولا تخاف بها یعنی مت پکار کر پڑھ نماز اپنی اور مت چپکے سے پڑھ یا آیت کہ مین اتر می ہے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب آواز بلند سی قرآن پڑھتے گالیان تھی مشرک لوگ قرآن کو نور حسنیٰ سے اتارا اور جولا یا کہ اتاری اللہ تبارک نے یہ آیت مت پکار کر پڑھ قرآن نماز میں کہ مشرک لوگ اسے اور اسکی اتاریوالی کو گالیان دیوں اور مت آہستہ پڑھوتا کہ صاحبہ بنین ایسا پڑھو کہ وہ سنیں اور سیکھ لیں تمہارے زبان سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ابن عباس فی قولہ ولا تجھز بصلواتك ولا تخاف بها وابتغی باین ذلک سبیلاً قال نزلت ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحف بمكة وكان اذا صلی باصحابہ رفع صوته بالقرآن فكان المشرقون اذا سمعوا القرآن ومن جاء بہ فقال اللہ تعالیٰ لبینہ ولا تجھز بصلواتك ای بقرأتك فیسمع المشرقون فیسب القرآن ولا تخاف بها عن اصحابك وابتغی باین ذلک سبیلاً ترجمہ ابن عباس سے کہا آیتہ ولا تجھز بصلواتك الا یہ + یعنی پکار کر مت پڑھ تو نماز اپنی اور مت آہستہ پڑھ اور ڈھونڈ لی اسکی پیچھے راہ کہ مین اتر می اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم چہی ہو تی ہے اور جب آپؐ بار و کج ساتھ نماز پڑھتے قرآن آواز بلند سے پڑھتے اور مشرک گالیان دینے قرآن کو جب سنتی اور حسنیٰ اتارا اور جولا یا اسکو دینے خدا جبریل کو تب اللہ تبارک نے اپنے نبی سے فرمایا ولا تجھز بصلواتك یعنی مت زور سے پڑھ تو نماز کو اپنے قرآن کو کہ مشرک قرآن کو گالیان دینے لگیں اور ایسے چپکے سے ہی مت پڑھ کہ تیرے اصحاب بنین اور اسکے درمیان کی راہ اختیار کر **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ذر بن حبیش قال قلت لحذیفۃ ابن الیمان اصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بیت المقدس قال لا قلت بلی قال انت تقول ذلک یا أصلم ثم تقول ذلک قلت ب القرآن یعنی وبینک القرآن فقال حذیفۃ من اجتمع بالقرآن فقد اظلم قال سفیان یقول قد اظلم وربما قال قد اظلم فقال سبحان الذی اسر بعبدة لیلان المسجد الحرام الی المسجد الاقصی قال افاقرۃ صلی فیہ قلت لا قال لو صلی فیہ لکتبت علیک الصلوۃ فیہ کما کتبت الصلوۃ فی المسجد الحرام قال حذیفۃ قد ائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدابة طویلة الظہر مندودة هكذا خطوه مد نصیر فما را اظہر البراق حتی را یا النجۃ والنار ووصدا لاخرۃ اجہ ثم رجاعا عود ہما علی بدایہما قال ویعتقدون انه ربط لما یفر منه وانما مضرة له عالم الغیب والشہادۃ ترجمہ ذر بن حبیش سے روایت ہے کہ انہوں نے حذیفہ بن یمان سے کہا کہ نماز پڑھتے ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت المقدس میں حذیفہ نے کہا نہیں مین کہا بیشک پڑھی ہے حذیفہ نے کہا تو ایسا ہی کہتا ہے اسی گنجی کیا دلیل ہے تیرے جس سے تو یہ دعویٰ کر لے مین کہا دلیل میرے قرآن ہے میرا تمہارے درمیان قرآن ہے حذیفہ نے کہا قرآن سے جسے دلیل پکڑے تو مراد کو ہو پچا سفیان کہتے مین کہ کہیے ہمارے معسرے کہا کہ جسے قرآن سے دلیل پکڑے وہ حجت میں غالب آیا اور کہی کہا کہ مراد کو ہو پچا یہ کہ ذر بن حبیش نے کہ پڑھی مین یہ آیت سبحان الذی اسر بعبدة پاک ہے وہ پروردگار کہ لیگی رات ہی رات اپنے بند کی کو مسجد حرام سے سجدا قصے تک کہا حذیفہ نے کہ پہر اپنا ہی تو اس آیت میں کہ نماز پڑھے اپنے بیت المقدس میں نہیں کہا نہیں حذیفہ نے کہا کہ اگر آپؐ وہاں نماز پڑھتے تو پہر نماز وہاں ادا کرنا فرض ہو جاتا جیسے کہ مسجد الحرام میں نماز فرض ہے پہر حذیفہ نے اسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک جانور دینے براق لے بیٹھ والا قدم اسکا وہاں چٹا جہاں نظر ہو پختی پہر اترے دینے جبریل اور آپؐ براق کے پیٹھ پر سے یہاں تک کہ دیکھ لیں جنت اور دوزخ اور آخر کے وعدہ کی چیزیں سب پہر لے پاؤں لوٹے اور لوگ کہتے مین کہ اسکو بازہ دیا تمہارا یعنی بیت المقدس میں کیا ضرورت تھی اسکے ہانسنے کی کیا وہ بہاگ جاتا اسکو تو عالم الغیب والشہادۃ ہی آنحضرتؐ کی مسخر کر دیا تھا **ف**

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے متبرحم خلیفہ فی انکار کیا ہی بیت المقدس میں حضرت کے نماز پڑھنے کا دربار کے باندہ بنی کا یہ تہی کے کہا ہی کہ جو کہ اثبات ان دونوں کا اور روا کرتے ہیں اور ثبت کو نامی یہ مقدم ہی یعنی جو روایت کرتا ہے کہ حضرت وہاں نماز پڑھا اور بارق باندہ ہائے پاس ایک شی کا علم زیادہ ہے اور قول اسکا قابل قبول ہے رہا خلیفہ فی جو کہ اگر آپ وہاں نماز پڑھتے تو ہم پر بار و ہائی فرض ہوگا اگر اسے فرضیت مراد ہی تو یہ تلامذہ صحیح ہیں اور اگر تشریع مراد ہی تو وہ ثابت ہے چنانچہ حدیث شد حال کے اور وہاں نماز کی ادائیگی ضلیت میں جو وارد ہوئی ہے اسکی مشرور ہوئے صاف دلالت کرتی ہی تہی عن ابن حنیف الحدیث قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اناسيد ولد آدم يوم القيمة ولا فخر ولا فقر ولا غنى وما من نبي يومئذ آدم من سوا الا تحت لوائى وانا اول من ينشق عنه الارض ولا فخر قال ينفخ الناس ثلث فواتح فياتون آدم فيقولون انت ابونا آدم فاشفع لنا الى ربك فيقول انى اذنبت ذنباً اهبطت منه الى الارض ولكن استنوحا فياتون نوحاً فيقول انى دعوت على اهل الارض دعوة فاهلكوا ولكن اذهبوا ابراهيم فياتون ابراهيم فيقول انى كذبت ثلث كذبات ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما منها كذبة الا ما حل بها عبيد الله ولكن ايتوا موسى فياتون موسى فيقول قد قتل نفساً ولكن ايتوني عيسى فيقول انى عبدت من دون الله ولكن ايتهم احمد صلى الله عليه وسلم قال فياتوني فاطلق معهم قال بن جده ان من هذا فيقال محمد فيفتحن لى ويخرجون لى فيقولون مرحبا واخر ساجدا فله منى الله من التناء والحمد فيقال لى ارفع راسك وسل تعطى واشفع ثقتهم قل سمع لقولك وهو المقام المحمود الذى قال الله عسى ان يفتحك ربك مقاماً محموداً قال عفا لى عن انس الا هذه الكلمة واخذ بحلقه باب الحجة فاقطعنا ترجمه ابى سید خدری سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فی فرمایا میں ہر دار میں تمام اولاد آدم کا قیامت کی دن اور اس میں کچھ فخر نہیں اور سیر ہاتھ میں ہوگا نیزہ حمد کا اور اس میں کچھ فخر نہیں اور کوئی نبی نہ ہوگا اس دن آدم اور بنی ان کے سوا سب سیر میں نیزہ کی نیچے نیچے اور سیر میں لئی زمین میں ہوگی دینے جس کے وقت اور اس میں کچھ فخر نہیں فرمایا آپ اور میں بار لوگ بہت گہرے لنگے پہر میں آدم علیہ السلام کے پاس اور کھینکے آپ سہار باب میں سونفارش کیجی سہار اپنے بکے پاس وہ کھینکے مجھے ایسا گناہ ہوا ہے کہ اگر اگیا میں اس کے سبب زمین پر لیکن تم نوح کی پاس جاؤ پھر نوح کے پاس آؤ گئے وہ کہیں گے میں ساری زمین والوں کی لئی بد دعا کی اور وہ ملاک ہو گئے لیکن تم ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ پھر وہ ابراہیم کے پاس جائیں گے اور وہ کہیں گے میں تین جھوٹ بولی میں پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی جھوٹ نہیں بولا انہوں نے مگر مقصود تہی اس سے تائید دین کے پھر فرمایا ان کے نیکے حضرت ابراہیم تم جاؤ موسیٰ علیہ السلام کے پاس اور وہ کہیں گے موسیٰ علیہ السلام کے پاس اور وہ کہیں گے میں نے ایک شخص کو مقصود مار ڈالا ہے لیکن تم جاؤ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس پھر کہیں گے سب لوگ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس اور وہ کہیں گے مجھے اللہ تعالیٰ کے سوا کو کوئی معبود بنا یا تھا لیکن تم جاؤ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فرمایا آپ پھر سب لوگ سیر پاس آئیں گے سو میں ان کے ساتھ جاؤنگا دربار الہی میں ابن جده ان جو راوی حدیث میں انہوں نے کہا کہ انس نے کہا ہے میں گویا کہ دیکھ رہا ہوں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ آپ فرماتے تہی کہ پڑے کہ ہر موزنگا میں جنت کا دروازہ اور کھانا ڈنگا اٹھو سوا ذری کوئی پوچھا کوئی لوگ کہیں گے کہ محمد امین میں آوہنگت کہیں گے سیر اور مجھے مہر جلاہنگے پھر میں سجدی میں گر پڑا شکر کے لئی سو کھانا دینگا مجھے اللہ تعالیٰ حمد و ثنا اپنی اور مجھے حکم ہوگا کہ اپنا سر ٹھا اور مانگ تیرا سوال پورا ہوگا اور سفارش کرتیری سفارش قبول ہوگی اور کہ تیرے بات سنی جائیگی اور وہ مقام رحبان یہ باتیں ہوگی مقام محمود کہ جکا وعدہ اللہ اس تیرے میں فرمایا عسى ان يفتحك الانبياء یعنی قریب کر اٹھا دینگا نبی اللہ تعالیٰ مقام محمود میں سفیان نے کہا کہ اس روایت میں انس صحیح ہے مروی ہے کہ فرمایا آپ نے پڑو گنا میں دروازہ جنت کا اور اسی ٹھونگو گنا ف یہ حدیث حسن ہے اور روایت کے بعضوں نے یہ حدیث ابی نصرہ ہی انہوں نے ابن عباس سے پوری حدیث متبرحم اس حدیث میں تفصیل مذکور ہو کہ شفاعت بغیر اذن آہی نہ ہوگی اور جو حال اپنی حالت ہی اہل حق کو تہمت لگانا میں انکا شفاعت کے محض غلط ہی تابع حدیث کہ اسکا منکر ہو سکتا ہے خاتمہ سورہ بنی اسرائیل میں بنی اسرائیل کے حالات سے مذکور ہی دوبار غالب آنا انکا میں اور غالب ہونا جنت نصر کا یا ساریب کا اہل نینوی سی یا جالوت جزی کا اپنہ دروازہ رحمت کا اٹھنے اور عید تباہی کے بصورت اس کتاب جہانم اور عطا

اور اللہ کا ارادہ ہو گا کہ انکو لوگوں پر نکالی کہیں حکم انکا کہ ہر چوکل اسی توڑ لینگے اگر چاہے اللہ تعالیٰ اور انشاء اللہ کہ فرمایا اپنے پہرہ و سر و زینت کو اور ہنر کے
اور انکو ویسا ہی تصنیف و تہذیب جس سورۃ کہ ڈالینگے اس میں اور مکمل پڑینگے لوگوں پر اور سب یا انکا پانی بی ڈالینگے اور لوگ انسی ہر ایک پر
پہرہ و آسائش و تہذیب کے اور ان پر کیا تہذیب و عین و باہر اسوہ بنینگے کہ دبا لیا ہنر زمین والو کو اور پڑ پائی کی آسان الی یعنی خداوند تعالیٰ پر کہیں گے
اپنی دلی سختی اور غرور سی سوچے گا اپنے اللہ تعالیٰ ایک کٹر کہ چاہے گا انکی گردنوں میں اور وہ سب مر جائینگے فرمایا اپنے قسم ہی اس پروردگار کے کہ جان
محمد کے اسکے ہاتھ میں کہ نہی کے جانور انکا گوشت کھا کھا کر مرنے ہو جائینگے اور شکے ہر شکے اور شکہ کہ گن جو بی **ف** یہ حدیث حسنہ غریبہ اس طرح
ہم نہیں جانتے اسکو مگر اسی سند سی مترجم یا جومہ دونوں اچھے نارسے مشتق ہیں اور اچھے کے معنی فخر اور شرا کا سبب کثرت اور شدت انکے کے
سے ہے جو کہ اس نام سے اور وہ یافت بن نوح کے اولاد سی ہیں نہا کہ نے کہا کہ وہ ایک گروہ میں ترک میں اور سنی کے کہا کہ ترک یا جومہ و جومہ کا ایک گروہ
ہے جب حضرت سکندر نے وہاں سد طیار کے تو یہ گروہ باہر رہ گیا اور خدیج سی مرفوعہ سی کہ یا جومہ ایک گروہ میں اور ہر گروہ جالا
کا ہے نہیں مگر ان میں سے کوئی جب تک نہ دیکھے اپنے ہزار کے قابل ہتیار باندھنے کے اور وہ تین قسم میں ایک قسم درخت صوبہ کے مانند ہیں کہ طول
انکا ایک سو میں گز ہے اور ایک گزہ انہیں سے ایسا ہے کہ عرض طول انکا برابر ہے ایک سو میں گز ہے قد انکا اور کوئی سپا اور لوہا انکی برابر سی نہیں کر سکتا
اور تیرا گروہ ایک کان بچا ہے ایک لڑتہا ہے نہیں باہر ہاتھی کو یا کسی اور وحشی جانور یا سوار کرتے کو مگر کہا جاتا ہے اور جو انہیں سے مر جاتا ہے اسی ہی کہا
جاتے ہیں جب وہ بھینگے سرانکے لشکر کا نام میں ہو گا اور ساتھ انکا خراسانین بی جاوینگے وہ ہنر میں مشرق کے اور بحر طبرہ کہ ایک دریا ہے بہت بڑا عرض
خروج انکا ایک بڑی نشانہ سی ہے قیاس کے **عن** ابی سعید بن ابی فضالۃ الا نصاری و کان من الصحابہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یقول اذا جئتم اللہ الناس لیوم القیمۃ لیوم لا یتب فیہ ما ذی مناد من کان اشرا ذی علی عملہ لہ واحد فلیطلب ثوابہ من عند ربہ
اللہ فان اللہ اعنی الشرا **عن** الشرا ترجمہ ابی سعید بن ابی فضالۃ انصاری کہ اسی سے ہیں سنا انہوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے
جیکہ اللہ تعالیٰ جمع کرے گا لوگوں کو قیاس کے دن کہ میں شک نہیں پکارے گا ایک پکارنا والا کہ جسے شریک کیا ہو اللہ کا کسی عمل میں کیسکہ کہ کیا ہو اسکو اللہ کے
واسطے تو چاہئے کہ انکے دو ثواب انکا اسکے سوا اسی شریک سے اسٹی کہ اللہ تعالیٰ برابر سے نسبت اور شرا کے شریک سے **ف** یہ حدیث غریبہ
نہیں جانتے ہم اسکو مگر محمد بن بکر کے روایت کے **عن** ابی الدرداء عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی قولہ و کان تحتہ لذر لهما قال ذهب و فضة
ترجمہ ابی الدرداء سی روایت کے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کے تفسیر میں فرمایا و کان تحتہ کثر لہا یعنی اس دیوار کے نیچے جو حضرت خضر نے بنائی تھی خزا
تھا ان تیموکا فرمایا اپنے سونا اور چاندی تہاف روایت کے ہے حسن بن علی خلیل نے انہوں نے صفوان بن صالح سی انہوں نے وید بن مسلم سے انہوں نے
یزید بن یوسف صفوانی سے انہوں نے یزید بن زید جابر سی انہوں نے کھول سے اسی اسناد سی مانند اسکے خاتمہ سورہ کہف میں قصص انصیہ مذکور ہے قصہ اصحاب
کہف کا اور قصہ دو بھائیوں کا کہ ایک صاحب بلغ تھا اور قصہ آدم علیہ السلام کا اور قصہ موسیٰ اور خضر علیہما السلام کا اور قصہ سکندر ذی القرنین کا اور اوامر
حکم انشاء اللہ کہ نبی کا مستقل کے ارادہ پر اور امر تلاوت قرآن کا اور امر نبی کنو اگر ان خدا کے ساتھ رہنی کا اور تو ابھی سے نبی اطاعت سی غافلوی کے اور احوال
آخرت سی و عیدار کے عالموں کے لئے اور بیان و نوح کی پردوں کا اور وعدہ جنات عدن اور انہار وغیرہ کا سنوین صاحبین کے لئی اور تیسیر کرنا ہمارا و لکھا اور شا
آمانہ و ہکا اور خطاب کتاب اور تقسیم نامہ اعمال کی اور خوف عاصیوں کا حشر میں اور شرا کہ خطاب ہونا کہ اپنے معبود و مکر پکارا اور جواب نہ دینا انکا حشر میں
اور آثار قیامت کے نفع و ضرر اور عید جنہم وغیرہ اور عید جنہم کے مشرکوں کے لئے اور انکے لئی جو انبیاسی ٹھہارتے ہیں اور وعدہ جنت کا صاحبین کے لئے اور عید
توحید سی و شرا کہ حکم کا اور شرا کہ فی العبادت کا اور امانت توحید کا اور اسی طرح کے اور فوائد پسندیدہ مذکور ہیں **م** سورۃ مزلہ لہم اللہ انہم
الرخص **عن** المخریۃ بن شعبہ قال بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الحجاز فقالوا لی السلام یقرؤن یا اخت ہا روون وقد کان بین
موسیٰ و عیسیٰ ما کان فلما اتموا حجتہم و رجعت الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ فقال لا اخبرہم انہم کانوا یمون بانبیائہم و

یہ حدیث غریبہ

جاہلیت کا لفظ کفر کا) فرمایا آپؐ کو پوری کجیادگی گنتی (دو زینوں کی) جاہلیت کے لوگوں پر اگر پوری ہو گئی گنتی تو خیر نہیں تمام کجیادگی منافقوں اور کفار
مثال لگے امتوں کی لگے ایسی جیسے سفید دھبے بیل کے بازو میں یا ایک تل اوٹ کی پسلی میں پھر فرمایا اپنی امید کہتا ہوں کہ تم چوتھائی ہو جنت والوں کے
سوسب یا دس بجے امید کرنا کہتا ہوں کہ تم تہائی جنت والوں کے پھر سب امید کرنا کہتا ہوں کہ تم چوتھائی ہو جنت والوں کے پھر سب امید کرنا کہتا ہوں کہ تم چوتھائی ہو جنت والوں کے
ہوں کہ تم نصف جنت والوں کے پھر سب امید کرنا کہتا ہوں کہ تم تہائی جنت والوں کے پھر سب امید کرنا کہتا ہوں کہ تم چوتھائی ہو جنت والوں کے
اور مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **عن** عمران بن حصیب **عن** عثمان بن حصیب قال کنا مع النبی
صلی اللہ علیہ وسلم فی سفی فقاوت بنی اصحابہ فی السیر فرفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صوته یأتی الناس
انقول ربکم ان رکبہ الساعۃ شی عظیم الی قولہ ولکن عذاب اللہ شدید فلما سمع ذلك اصحابہ خولطوا وعرفوا انه عند قولہ یقول
فقال هل تدرون ائی یوم ذلک قالوا لا واللہ ورسولہ اعلم قال ذلک یوم یدعی اللہ فیہ ادم فیما یدعی ربہ فقول یا ادم ابعث بعث
النار فقول ائی رب وابعث النار فقول من کل الف شعبۃ ویشعروہ یعون الی النار وواحد الی الجنة فیکمل النعم حق ابدا وایضا حاکم قد
رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدرفی باصحابہ قال اعلوا وانبثروا فواللہ نفس محمد بنیدہ انکم لم تملح طیفین کا کتا مع شی الا لکرت
یا حوج و ما حوج و من مات من بنی ادم و بنی ایلین قال فیہ عن الفجر بعض الدرفی یجدون قال اعلوا وانبثروا فواللہ نفس محمد بنیدہ
ما انکم فی الناس الا کتا مة فی جنب البعیر او کالرقة فی ذرعر الدابة ترجمہ عمران بن حصیب روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ تھا میں نے سنا کہ پیغمبرؐ کے اصحاب کی چلنے میں سواواز بلند کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دانتوں کے ساتھ یا ایہا الناس سے عذاب اللہ
شدید تک پھر جب حضرت کے یاروں نے سنا اپنی ساریوں کو دوڑایا اور جان لیا کہ حضرت کچھ فرمانے والی ہیں پھر فرمایا آپؐ جانتے ہو تم کہ یہ کون دے انہوں
نے کہا اللہ اور رسول اس کا خوب جانتا ہے آپؐ فرمایا یہ وہ وقت ہے کہ کار کا اللہ کا آدم علیہ السلام کو اردہ جوابے نیلے اپنے رب کو پیر فرما دیک اللہ اسی آدم
جہانٹ تو شکر و فخر کا وہ عرض کر نیلے اسی رب کے کتا ہے شکر و فخر کا فرما دیک اللہ کا ہر نر میں نوسو تانوی دوزخ والی ہیں اور ایک جنت والا نوسو
کے لوگ مایوس ہو گئے (جنت میں جانی سے) یہاں تک کہ یقین ہوا کہ یہ اب کبھی ہینکے پھر جب کچھ حضرت کے کہہ لیا اپنی اصحاب کے فرمایا اپنی عمل کرو اور
بشارت دو موقوف ہی اس پروردگار کے کہ جان محمد کے اس کے ہاتھ میں ہے کہ تمہارے ساتھ دو مخلوقیں ایسی ہوں گی کہ وہ جس کے ساتھ ہوں وہ بیشک بڑے جاوید اور
یا حوج و ما حوج و سر کر گئی نبی آدم سی یا اولاد سی انیس کے دینے کفر پر کہنا روئے دوزخ و کچھ تھوڑا سا رخ ان لوگوں کا فرمایا آپؐ عمل کرو اور خوشخبری دو
ایک دوسرے کو موقوف ہے اس پروردگار کے کہ محمد کی جان اس کے ہاتھ میں ہے نہین ہو تم اور لوگوں کے نسبت لگے جیسے اک تہا ہوا وٹ کے بازو میں یا ایک
دراغ ہو جانور کے پر میں (یعنی تم بہت تھوڑے ہو کفار کے نسبت) **عن** عبد اللہ بن الزبیر قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم انما سمی البیت العتیق لانه لم یطهر علیہ جبار ترجمہ عبد اللہ بن زبیر نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیت اللہ کا
نام بیت العتیق رکھا ہوا کہ غالب نہیں ہوا ایک اس پر کوئی ظالم عتیق کے معنی آزاد) **عن** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مروی ہے کہ زہری نے انہوں نے روایت
کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مسلا روایت کی ہے قتیب نے انہوں نے لیث سی انہوں نے عقیب سے انہوں نے زہری سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکی **عن**
ابن عباس قال لما اخرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم من مکة قال ابو بکر اخرجوا یدعی لک قال لعلہ تعالیٰ اخرون للذین یقالون یا لعلہ
ظلموا وان اللہ علی صرہم لقدیر لایة فقال ابو بکر لعلہ علمت انه سیکون قتال ترجمہ ابن عباس نے کہا جبکہ کالی گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سے ابو بکر
کہا انہوں نے اپنی نبی کو نکال دیا بیشک یہ ملاک ہونگے پھر اللہ کے لئے رایت اتاری اذن سے آخرات تک یعنی اجازت ہوئی ان لوگوں کو کہ جسے کفار رٹے
میں لڑنے کے اس سبب کہ انہیں ظلم ہوا اور اللہ تعالیٰ ان کی مدد پر قادر ہے سو ابو بکر نے کہا جانا میں نے کہ اب لڑائی ہوگی دینے کا فردن مومنوں میں **عن**
یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی گئی لوگوں نے سفیان انہوں نے عیسیٰ انہوں نے مسلم بن حنفیہ سے مسلا اور اس میں ابن عباس سے روایت کی

السنن کا اٹنی آخری کتب و منون کے ساتھ ہی اور غائب اس کا ان پر اور بیت سی و نون مرقومہ سورۃ النور بنیہ اللہ الرحمن الرحیم عن عثمان بن عفان قال کان رجل یقال لہ مرثد بن ابی مرثد و کان رجلاً یحییٰ من مملکتہ حتی یأتی بصر المدینۃ کلہ و کان امرأۃ یفعل ما یشاء لہا عناق و کان صديقہ لہ و امہ کان و عدل رطل من لسانہ قال یحییٰ قال یحییٰ حتی انتہت الی ظل حارط بن حارط مملکتہ فی لیلۃ مقومہ قال فجاء صفاق فاصورت سواد طلع یحییٰ لھا یحییٰ فلما انتہت الی عرفت فقالت مرثد فقلت مرثد فقالت مرحبا و اھلا لھم فبت عند اللیلۃ قال قلت ما عناق و مرثد قال قلت ما اھل یحییٰ هذا الرجل یحییٰ اسراکم فتنعنی ثانیۃ و سلکت لخدمۃ فانتہت الی غار و کھف و جلت فیہ و اھنی غامو علی راسی فبالو اھل لھا یحییٰ علی راسی و عمارہم اللہ عنی قال لمرثد و رجعت الی صاحبی فحیثہ کان رجلاً یحییٰ لھا حتی انتہت الی حارط مملکتہ لہا عناق و یحییٰ حتی قدامت المدینۃ فایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت یا رسول اللہ انک عناق فامسک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولم یرد علی شیئ حتی رکت الی لایکھم لادلیہ او مشرکۃ و الزانیۃ لایکھم الا ذان او مشرکۃ فلا ینکھما ترجمہ عربی شیعہ و ادانی کہا ایک شخص کا نام مرثد بن ابی مرثد تھا اور وہ قیدیوں کو مملکت سی حدینہ لیا تا تھا اور کہ میں ایک عورت زنا کار کہ اس کا نام عناق تھا اور وہ مرثد کی دوست تھی اور اسی وعدہ کیا تھا کہ کی قیدیوں سے ایک شخص سی کہ بجا دیا اس کو حدینہ میں کہ بامرثد بنی کہ یامین ایک دیوار کے نیچے لڑکے دیوار کے پانچویں رات میں اور عناق الکی اور اسی دیکھی کا لک سیر سالی کے دیوار کے باز میں بہر جب و مجھے پاس پہنچی مجھے بچا یا اور کہا تو یہی میں کہ مرثد میں نے کہا تھا باش مبارک ہو اتوا و لکھو ہر پاس میں کہا اسی عناق اس کی حرام کی زنا سو دہ بکا لڑکے اسی خیمہ والوں یہ شخص تھا سی قیدیوں کو اٹھا لیا تھا ہے سو سے پیچھے دوڑے اسٹہ مرد اور میں خدمت کی راہ لی (وہ ایک پہاڑ کا نام ہے) سو میں پہنچا ایک غار کی کھف کے طرف را او کیوں شک ہے کہ غار کہا یا کھف (اور یمن کہیں گیا اور وہ بھی کہیں اور میرے پاس آن کھڑی ہوئی اور انہوں نے پشیا بیک اور پشیا بیک میرے سر پر پڑنے لگا اور اللہ کے انگوٹھا کر لیا کہ نہ ہوں مجھے نہ کیا پہرہ لوٹ گئی اور میں ہی اپنے رفیق کے پاس آیا جس سے وعدہ کیا تھا حدینہ لیا نکا) اور میں اس کو اٹھا یا اور وہ بہاری آدمی تھا یہاں تک کہ پہنچا میں (ایک موضع کا نام ہے کہ حدینہ کے چھین) اور تو میں میں ریح میں اٹکی اور اس کو پیٹ لایا اور وہ مجھے تھکا گئی تبا تھا یہاں تک کہ میں حدینہ پہنچا اور آنحضرت کی پاس حاضر ہوا اور میں عرض کی کہ اسی رسول اللہ کے عناق سے میرا نکاح کر دیجی اور حضرت چپ رہی اور مجھے جواب نہ دیا اور یہ اتنی کڑائی نکاح نہیں کر لے کہ نہ کرنا یہ سی یا مشرک عورت اور زانیہ نکاح نہیں کرتی ہے مگر انی یا مشرک مرد سے تب فرمایا حضرت اس نکاح نہ کر ف یہ حدیث حسنہ عربیہ نہیں جلتے ہم اس کو مگر اسی سند سی عن سیدنا ابن جابر قال سالت عن النکاح فی امارۃ مصعب بن الزبیر ایقرب بیہما ما کانت ما قبل فقلت من مکالی الی ہنول عبد اللہ بن عمر فاسأدت عنہ فقلت لی اے قابل و صوم کلای فقال لی ابن جابر ادخل لکجا بک الا حاجۃ قال فدخلت فاذا هو مقترن برذعہ رجل لہ فقلت یا ابا عبد الرحمن المتذعن ان ایقرب بیہما فقال سبحان اللہ نعم ان اول من سأل عن ذلک فلان بن فلان الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ لایات لوان احد راى امرأۃ علی حاجۃ یف یصغر ان نکلمہ کلہ یا مر عظیم وان سلکت علی امر عظیم فسلکت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلم یجھدہ فلما کان بعد ذلک اتے النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان الذنوب سالت عنہ فلما سلکت یہ فانزل اللہ الایات فی سورۃ النور والذین یرمون ارجاعہم ولکن لھم شھدۃ الا انھم فشاہدۃ احکمہم اربع شھادات باللہ حتی یتیم الا انہ قال ندع الرجل فملاھن علیہ و عطفہ و ذکرہ و لحبہ ان عدل لایا اھون من عذاب الآخرۃ فقال لا و الذنوب بعتک ما کنت علیہا ترمی بالمرأۃ و عطفھا و ذکرھا و احبھا ان عدل لایا اھون من عذاب الآخرۃ فقلت لا و الذنوب بعتک ما کنت علیہا ترمی بالمرأۃ فشاہدۃ اربع شھادات باللہ لایات لکن الصادقین و الحاکمۃ ان لعة اللہ علیہ ان کان من الکاذبین ترمی بالمرأۃ فشاہدۃ اربع شھادات باللہ لایات لکن الکاذبین و الحاکمۃ ان غضب اللہ علیہا ان کان من الصادقین ثم فرق بیہما ثم جمیعہ بن حیرتہ روایت کہ کسی نے مجھے پوچھا لعان کر نیوالی مرد اور عورت کا حکم مصعب بن زبیر کے زمانہ امارت میں کہ ان دونوں میں جدالی کر دی جاوے تو

اَلَا سَمِعْتُمْ قَالِ الْمَازِلَتِ الرُّومِ فِي ادْنٰی الْاَرْضِ وَهُمْ مِنْ بَعْدِ عَمْرٍ سَيَغْلِبُوْنَ فِي بَصْعَةِ سِنِّیْنَ فَكَانَتْ فَارِسٌ یَوْمَ تَزَلَتْ هَذِهِ الْاُمَمُ قَاهِرَةً
لِلرُّومِ وَكَانَ الْمُسْلِمُونَ یَحْجُونَ ظُهُورَ الرُّومِ عَلَیْهِمْ لَا یَعْمُرُوْنَ اَهْلَ كِتَابٍ وَفِيْ ذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰی وَیَوْمَ یُذِیْقُ الْیَهُودَ مِثْلَ الَّذِیْ یُذِیْقُ الْمُنٰثِرِیْنَ یَصْعَدُ اللّٰهُ بِصُورٍ
مِّنْ نِّسَاءٍ وَهُوَ لَعِزٌّ رَّحِیْمٌ وَكَانَتْ قُرْشٌ تُحِبُّ ظُهُورَ فَارِسٍ لَا یَعْمُرُوْنَ اَهْلَ كِتَابٍ وَلَا اَیْمَانٍ یَّبْعَثُ فَمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ هَذِهِ الْاُمَمُ
خَرَجَ ابُو بَكْرٍ الصِّدِّیْقُ یُعِیْثُ فِی نَوَاحِیْ مَلَکَ الْمَغْلِبِ الرُّومِ فِيْ ادْنٰی الْاَرْضِ وَهُمْ مِنْ بَعْدِ عَمْرٍ سَيَغْلِبُوْنَ فِي بَصْعَةِ سِنِّیْنَ قَالِ نَاسٌ مِنْ قُرْشٍ
لَّوْیَ بَكْرٌ ذٰلِكَ بَيْنَا وَبَيْنَکُمْ رَعْمٌ صَاحِبُکَ اَنْ الرُّومَ سَتَغْلِبُ فَارِسًا فِی بَصْعَةِ سِنِّیْنَ اَفَلَا تَرٰ هٰذَا عَلٰی ذٰلِكَ قَالِ بَلٰی وَذٰلِكَ قَبْلُ حَیْرٍ یَمُرُّ الرِّهَانَ
فَارْتَمَوْا ابُو بَكْرٍ وَالمُتَرِکُونَ وَنَوَاصِی الرِّهَانَ وَقَالُوْا لَوْ اَنَّیْ بَکْرٌ یَّجْعَلُ الْبَضْعَ ثَلَاثَ سِنِّیْنَ اِلٰی اَشْعَرِ سِنِّیْنَ فَهَمَّ بَيْنَنَا وَبَيْنَکَ وَسَطٌ شَقِیْ اِلَیْهِ
قَالِ فَسَوَّلَ بَيْنَهُمْ سِنِّیْنَ قَالِ فَصَضَرَتِ السِّنِّیْنَ قَبْلَ اَنْ یَّطْعَمُوْا فَاحْذَرُوا الْمُسْتَرِکُونَ رَهْنٌ اِنِّیْ بَکْرٌ فَمَا دَخَلَتْ السَّنَةُ السَّلَوٰةَ طَهَّرَتِ الرُّومَ
عَلٰی فَارِسٍ فَغَابَ الْمُسْلِمُونَ عَلٰی اَبِی بَكْرٍ سِنِّیَّةً سِتِّ سِنِّیْنَ قَالِ لَا تَلَلُ لَکُمْ تَعَالٰی قَالِ فِی بَصْعَةِ سِنِّیْنَ قَالِ وَاسْتَمَرَّ عِنْدَ ذٰلِكَ نَاسٌ کَثِیْرٌ مِّنْ حِمْیَرٍ
بَنَ مَکْرَمٌ اَسْلَمَ مِنْ رَوَایَةِ کُلِّ اَنْهَوْنِیْ کَمَا جَبَّ نَزَلَ مِنْ اِلْمِ غَلَبَتِ الرُّومُ یَحْضَرُ مَوْلٰی رُومٍ تَهْوَی رَمِیْنِ مِنْ (بِیْنِیْ تَهْوَی اَمَّا اَنْکَا فَارِسٌ دَبَالِیَا)
اور وہ بعد مغلوب ہوئے کہ یہ غالب ہو جائیگے چند سال میں تو فارس کے لوگ جب یہ آیت اُتری غالب تھے روم پر اور مسلمان جانتے تھے غلبہ روم کا فارس پر
اس لئے کہ روم اور مسلمان دونوں کتاب الی ہے اور دین آسمانی رکھتے تھے اور اسی باب میں اُترتی آیات و یومئذ یفجر المؤمنون سے رحیم کہ
یعنی اُسدن خوش ہوئے کہ مؤمن اُسد کی مدد پر مدد کرتا ہے وہ جسکی چاہتا ہے اور وہ زبردست ہے مہربان اور قریش جانتے تھے غلبہ فارس کا اس لئے کہ وہ اور فارس
دونوں اہل کتاب تھے اور نہ ایمان رکھتے تھے قیامت پر یہ حجب اللہ نے یہ آیت اُتاری ابوبکر صدیق پکارتے تھے کہ کہہ گئے کہ اگر الم غلبت الروم یعنی مغلوب
ہو گئی روم تو ہڑی میں میں اور وہ بعد مغلوب ہوئے کہ یہ غالب ہو جائیگے چند سال میں سو کچھ لوگوں نے قریش میں کہا ابوبکر صدیق سی کہ ہاں ہے تمہارا
درمیان شرط ہے تمہارا صاحب کہ میں (یعنی نبی علیہ السلام) کہ روم غالب ہوگا فارس پر چند سال میں سو کیا ہم شرط کریں تم سے اس بات پر
انہوں نے کہا کیوں نہیں اور یہ شرط حرام ہوئے کہ قبل کے بات ہے سو شرط باندھی ابوبکر نے اور مشرکوں نے اور دونوں نے اپنے شرط کا مال کہیں پر کہو دیا اور ابوبکر سے
کہا مشرکوں نے کہ تم بضع کو تین سال سے نوک فرار دیتے ہو سو ہمارے تمہارے درمیان ایک بات قرار دی لو جو ہم کے کہا راوی نے کہ یرایا انہوں نے فی انہی درمیان
چھ سال کو اور چھ سال گزر گئے قبل اسکے کہ غالب ہو روم ہو مشرکوں نے ابی بکر کا مال شرط لی یا یہ جب ساتواں سال لگا روم فارس پر غالب ہوا پہلا نوک
نے ابوبکر پر الزام رکھا کہ تھے چھ برس کیوں قرار دی کہا راوی نے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے بضع سنیں فرمایا تھا اور وہ نو برس تک ہے کہا راوی نے کہ اسلام لائی یہ
پیشین گوئی دیکھ کہ بہت لوگ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہیں بچا ہے ہم اسکو مگر عبدالرحمن بن ابی الزناد کے روایت سے مترجم علامہ
یہ ہے کہ غلبت میں دو قرائتیں ہیں جنہوں نے بضم غنیم بضم غنیم مجہول پڑھا ہے انہوں نے کہا جب تم مغلوب ہوئی آیات اُترتی اور انہوں نے سیغلبون
بضمغ معروف پڑھا ہے کہ آئندہ بشارت ہے کہ روم کے غالب ہوئے اور قرائت مشہور یہی ہے اور لغوی ہے یہ اسکو صحیح کہا ہے اور لغویوں نے فی نفع
غنیم پڑھا ہے اور انہوں نے کہا جب روم فارس پر غالب ہوئی آیات اُترتی اور انہوں نے سیغلبون بضم بالضم مجہول پڑھا ہے اور معنی یہ کہی کہ روم ابھی
تو غالب ہوئے مگر مغرب مغلوب ہو جائیگے یعنی مسلمانوں کے ہاتھ سے اور نزول آیت سے دس برس کے اندر مسلمانوں کے روم سے اُتر شروع کیا اور آخر روم مسلمانوں
سے مغلوب ہو گئی اور لغوی نے فرمایا ہے کہ ابوبکر اور ابی بن خلف سے شرط ٹھہری قبل تحریم قارنل اور نون پلا در سات برس کے مدت پر یہ حضرت نے فرمایا کہ بضع
کا اطلاق تین سے نو تک ہے سو تم مال اودت دونوں زیادہ کرو یہ ہوا وٹ اور نو برس مدت ٹھہری اور حدیبیہ کے دن روم فارس پر غالب ہوا ابوبکر نے سوا وٹ
الی کے وارثوں سے لئی کہ وہ مرچکا تھا انتہی مترجم سورہ رعم میں خداوند تعالیٰ شانہ کی قدرتوں سے اُنیس قدر تین ایک جگہ مکرہ میں جیسے کانا
زندہ کامرہ اور مردہ کا زندہ سے اور زمین کا زندہ کرنا بعد موت کے اور انسان کا پیدا کرنا مٹی سے اور پیدا کرنا زمین میں اور پیدا کرنا اُنکے جوڑن کا اور موت
اور حیات اُنیں دانا اور پیدا کرنا آسمان و زمین کا اور اختلاف زبانوں اور رنگوں کا وغیرہ فلک اور چار قدر تین اسکی اور تمام میں یعنی خلق اور رزق اور آیت

نی کہا ابن عباس کہ پہلا خبر دیجی اللہ تعالیٰ کی اس قول کی بوجہ نہیں بنائی اللہ تعالیٰ کسی سینہ میں دودل کیا مطلب ہے اسکا انہوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آمدین کہے تھے نہ پڑھتے تھے سو آپ کہہ رہے ہو ہمارے مابین اور منافق کہنے لگی جو آپ کے ساتھ نماز پڑھتے تھے ایک دوسرے کی دیکھتے تھے دودل میں ایک تھک ساتھ ایک اور لوگوں کے ساتھ پہلے اللہ نے آیات آتری کہ نہیں پیدا کیا اللہ کے کسی سینہ میں دودل ۵ روایت کے ہم سے عبد بن حمید نے انہوں نے احمد بن یونس سے انہوں نے زہیر سے منہا کے یہ حدیث حسن ہے مگر ہم بغوی نے کہا ہے کہ یہ آئینہ ابی معمر کے حق میں نازل ہوئی کہ وہ مرد عقل اور قوی حافظ تھا اور جو سنایا دیکھتا اور کہتا سیکر دودل میں ہر ایک سی سمجھتا ہوں محمد سی اچھا ہر حبیب اللہ نے ہر کے دن کافرون کو شکست دی وہ اٹھایا گھر کر بہا گا کہ ایک جوتی پیر میں اور ایک ہاتھ میں اور سستی میں اسی ابو سفیان بلا پوچھا کیا حال ہے لوگوں کا اُسے کہا شکست کہا کہ بہا کے میں ابو سفیان نے کہا تیرا کیا حال ہے کہ ایک جوتی پیر میں ہے اور ایک ہاتھ میں جب اُس بیوی نے کہا مجھے خبر نہ تھی میں جانتا تھا کہ دونوں پیر میں ہیں اُس دن لوگ جان گئے کہ یہ یہ جو ہا ہے اسکا بھی ایک ہی دل ہے اور ہر اور مقابل نے کہا کہ اللہ تعالیٰ ایک مثال بیان فرمائی تبتنی اور مظاہر کے لئی کہ جیسے کسی اندر دودل نہیں ہوتی ایسے ہی انبی بیوی کو ماننے سے مان نہیں ہوتی اور کسی کو ٹپکے سے وہ بتا نہیں ہو جاتا عن انس قال قال عیسیٰ بن النضر سمعت یہ کہ لکھتہ ہذا مکرر اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اول مشہد قد شهدہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غبت عنہ اما واللہ لئن اراہ اللہ مشہد مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیرین اللہ ما صنع قال قتادہ ان یقول عابہا فتہد مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم احد من العار والقابل فاستقبلہ سعد بن معاذ فقال یا ابا نعیم ان قال واہا لیرین الخ فاحد ہا دون احد فقال حتی قل فوجد فی جسدہ بضعہ وثمانون مرابین ضربہ وطعنہ ورمیہ قالت عیسیٰ الرمیہ قلت النضر فہا عرفت اخیر الا بئنا ہذا ونزلت ہذا لایۃ رجال صدقوا ما عہدوا للہ علیہ فہنصرون قضی بحجۃ ومنہم من ینظرون وما بدلو تبدیلا ترجمہ انس سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میرے چچا انس بن نضر کہ شکے امیر میرا نام کہا گیا جنگ بدر میں حاضر نہیں ہو کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور یہ امر انکو نہایت گران ہوا اور کہا انہوں نے کہ جبے حاضر ہو سکی جگہ کہ حسین حضرت تشریف لیکٹی میں اُس سے غائب ہوا گا ہو تم ہے اللہ کے اگر اللہ مجھ کو دکھاو کوئی حاضر ہو سکی جگہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تو دیجئے اللہ تعالیٰ کہ میں کیا کرتا ہوں کہا راوی نے کہ ڈری وہ کہ اسے سوا اور کچھ کہیں یہ حاضر ہوئے وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اللہ کے دن ایک سال کے بعد سولہ اُنکو راہ میں سعد بن معاذ اور انہوں نے کہا اسی ابو عمر کہا ان چلے انہوں نے کہا واہ واہ حبت کے خوشبو میں کوہ احد کی طرف سے پار ہا ہوں پھر اُسے وہ یہاں تک کہ قتل ہو سوائے مدینہ اتنی پر کئی زخم تھے چوٹ اور نیزہ اور تیر کے سو میری یہ بیوی ربیع بنت انضر نے کہا میں نے غش نہ سچائی اپنے بہائی کی مگر سبب اس کے پورے اور یہ آیت اتری رجال صدقوا لیغنی وہ ایسے مرد ہیں کہ سچ کر دیا انہوں نے جو ادا کیا اللہ تعالیٰ سے سوائے بعضا وہ ہی کہ پورا کر چکا اپنا کام اور انہیں سے بعضا وہ ہی جو انتظار کرتا ہے اور نہیں بدل والا اپنی افرار کو ف یہ حدیث حسن ہے عن انس بن مالک ان عمہ غاب عن قتال بدر فقال غبت عن اول قال قالہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المشرکین لان اللہ اٹھد فی قتال المشرکین لیرین اللہ کیف اصنع فلما کان یوم احد لکشف المسلمون فقال النضر انی ابرار الذین متا جاؤنا ہ ہذا یعنی المشرکین واعذر ربک مما صنع ہذا یعنی اصحابہ ثم قد مر فلیقہ سعد فقال یا اخی ما قلت انا معک فلم اصنع ان اصنع ما صنع فوجد فیہ بضعہ وثمانین بلیں ضربہ بسیف وطعنہ برمح ورمیہ بہم وکنا نقول فیہ وفي اصحابہ نزلت فہنصرون قضی بحجۃ ومنہم من ینظرون قال یزید یعنی لایۃ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے کہ اُنکے چچا جنگ بدر میں حاضر ہوئے اور کہا انہوں نے براہ افسوس کہ حاضر نہ ہوا میں پہلے لڑائی میں کہ لڑے اُس میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مشرکوں کی اگر اللہ تعالیٰ مجھ پر جو کسی لڑائیں مشرکوں کے تر اللہ تعالیٰ دیکھی کہ میں کیا کرتا ہوں پیر حیا کا دن ہوا شکست کہا لئی مسلمانوں انہوں نے کہا یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تجھے اُس لباس کے کہ جسے یہ لوگ لائی ہو

چار تہن زینب بنت جحش بنی اسد کی قبیلہ کے بیٹھونہ عاتکہ کی بیٹی بنی ہلال کے قبیلہ کی اور صفیہ جی بنی نضیب کے بیٹے خبیر والی اور جویریہ عاتکہ کی بیٹی بنی مصطلق کے قبیلہ کے رضی اللہ عنہن اور حکم تحریر میں حکما کا اختلاف ہے مثلاً کہیں اپنی بیوی سے کہا کہ تجھے اختیار ہے چاہی میرا پس چاہیے جدا ہو جاؤ
 عمر اور ابن مسعود اور ابن عباس نے کہا کہ اگر اس عورت نے اپنی شوہر کو اختیار کر لیا تو کچھ واقع ہوگا اور اگر اپنے نفس کو اختیار کیا تو ایک طلاق واقع ہوگا اور اگر
 قول ہے عمر بن عبد العزیز اور ابن ابی لیلیٰ اور سفین اور شافعی اور صحابہ کی کالیکن صحابہ اسی یعنی حنفیہ کی نزدیک اس صورت میں طلاق بائن ہوتا ہے اور
 وہ نزدیک جہمی اور زید بن ثابت سے کہا کہ اگر عورت نے اپنی شوہر کو اختیار کیا تو ایک طلاق واقع ہوگا اور اگر اس نے اپنے نفس کو اختیار کیا تو تین طلاق
 ہے اور حسن بکیر اور مالک کا بھی قول ہے کہ یہ قول اول صحیح ہے کہ لکھنے ابوہریرہ عن عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
 لما تزکت ہذا الایۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یأید اللہ لیدن ھب عنکم الرجس اھل البیت ویطہرکم تطہیرا فی بیت امرئ سلمہ مدعا طہ
 وحسنا وحسبا خلصوا بکراہ وبعید خلف ظہرہ مجملہ یکسائرہ قال اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ھل بیتی فادھب عنھم الرجس وطمہرھم تطہیرا قالت
 امرئ سلمہ وانا معھم یا نبی اللہ قال انت علی سکانک وانت علی خیر ترجمہ عمر بن ابی سلمہ جو ربیع بن بنی علی اللہ علیہ وسلم کے انھوں نے کہا جب اتری ہو
 بنی علی اللہ علیہ وسلم پر ہمارے والدین سے یہ طہیر ایک یعنی ارادہ رکھتا ہے اللہ تعالیٰ کہ دور کر دے جسے نجاست گناہ کی مٹی گہر والوں اور پاک کر دی ہو
 پاک کرنا ام سلمہ کے گھر میں بلایا اپنی فاطمہ اور حسن اور حسین اور ان سب پر ایک چادر ڈال دی اور ان کے چھپی حضرت علی تہی پر اتر رہے چادر ڈال دی پھر عرض کی
 ہنی کہ یا اللہ یہ میرے گہر والی ہیں سو انہی نجاست گناہ کی دور کر دی اور ان کو پاک کر دی بخوبی پاک کرنا ام سلمہ نے عرض کی کہ میں ہی ان کے ساتھ ہوں ای سے
 اللہ کے (یعنی ارادہ کیا چادر میں انیکا) فرمایا اپنی کہ تم اپنے جگہ پر ہوا تو تم نکلی پر ہورہے تمہاری نہیں چادر میں آنیکی یہی کچھ ضرورت نہیں گہر والوں کا
 لفظ خود نکوشال ہے **ف** یہ حدیث غریب ہے اس سند سے یعنی عطاک روایت ہے کہ وہ عمر بن ابی سلمہ سے روایت کرتے ہیں عن عائشہ بن مالک ان
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یسیر فی باب فاطمہ سبۃ اسطیلا خارجا یصلو الفجر یقول الصلوۃ یا اھل البیت انما یرید اللہ لیدن ھب
 عنکم الرجس اھل البیت ویطہرکم تطہیرا ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی چہ مہنسی تک یہی عادت تھی کہ جب آپ
 صبح کو نماز فجر کے لئے نکلتے اور دروازہ پر حضرت فاطمہ کے گزرتے فرمائی نماز کو پلوی گہر والوں اور ارادہ رکھتا ہے کہ تمہاری نجاست دور کر دی ہو پاک کر دے
 نکو بخوبی پاک کرنا یہ حدیث حسن غریب ہے اس سے نہیں جانتے ہم اس کو گہر والوں سے روایت کرتے ہیں اور اس سے روایت کرتے ہیں ابی اسد بن ابی اسد
 اور متصل بن مبارک اور ام سلمہ سے ہی روایت ہے عن عائشہ قالت لو کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یا سبۃ من الوحی لکن ھذا الایۃ ولذ بقول
 اللہ انعم اللہ علیہ یعنی بالاسلام و انعمت علیہ یعنی بالنعق و اعقبتہ امیک علیک زوجات و اتق اللہ و تحفی فی شرفک ما اللہ مہلویہ و تحفی
 الناس و اللہ احق ان تحشاہ الی قولہ و کان امر اللہ مفعولا و ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما تزوجھا قالوا تزوج حیلۃ انہی فاتر اللہ ما کا
 محمد ابی احل من رجالہ و لکن رسول اللہ و حاتمہ البتین و کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبیا و ھو صغیرا فلما حتی صار رجلا فقال لہ
 رب انزل من السماء ماء فاشربوا منہ لانا نعول انما ہم فاحشوا انکم فی الدین و مولائکم فلان مولی فلان و فلان احق فلان
 ھو فسطع عند اللہ یعنی اقل عند اللہ ترجمہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا اگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم وحی سنانی سے کچھ جانتے
 تو یہ آیت جہا تے واذ تقول سے اخرا ت تک یعنی جب تو کہتا تھا اس سے کہ انعام کیا اسے اللہ نے یعنی اسلام کی ساتھ اور انعام کیا تو نے یعنی آراؤ کہنے ساتھ کہ
 تم نے اس کو آراؤ کہ یا تو کہ کہ تو اپنی بیوی کو اپنے پاس اور اللہ سے اور چاہتا تھا تو امی بنی اپنے دین میں جبکہ اللہ تعالیٰ کہہ دینی و لا تھا اور ڈرتا تھا تو لوگوں
 سے اور بعد تک بہت متحی ہے کہ تو اس سے ڈری و کان امر اللہ مفعولا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب زینب بنتی اللہ عنہا سے نکاح کر لیا تو کہنے
 لگے اپنی بیٹی کی بیوی سے نکاح کرنا سوائی اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ما کان محمد ابی احد من رجالکم الایۃ یعنی محمد تمہارے مرد و نہیں ہے کسی کا باپ نہیں و
 لیکن وہ تو رسول اللہ کا ہے اور مہر بیون پر اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو متنبی یعنی مہر نہ بولا بلکہ کیا تھا جب وہ چھوٹی تھی پھر وہ حضرت ہار

رہی یہاں تک کہ وہ جوان ہو گئی اور کمزور بن کر رہ گئی تھیں سو اتاری اللہ تعالیٰ بآیت اوجھم یعنی مونہ بولی بیٹو ٹکڑا کر اٹکی باب کی طرف منسوب کر کے
 یعنی جبکہ وہ لفظ میں یہی انصاف کے باوجود اس کے نزدیک ہر اگر ٹکڑا معلوم نہ ہوں اُنکے باب تو وہ تمہارا بہائی ہیں دین میں اور تمہارا رفیق میں یعنی یوں چاروں
 فلا رفیق ہے فلا نے کا اور فلا بہائی فلائی کا یہی طے ہے اس کے نزدیک یعنی عدل کے **ف** یہ حدیث مروی ہوئی داؤد بن ابی ہند سے انہوں نے یہ حدیث
 کے شعبی سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اگر نبی سے اللہ علیہ وسلم وحی
 آسانی سے کچھ چاہتے تو بیشک یہ آیت جہاتے **وَإِذْ تَقُولُ لِلَّذِي أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيَّ خَازِنًا إِنَّهُ مَكِينٌ** اس حدیث کو اپنے طول کے ساتھ روایت نہیں کیا ہے
 ہے حدیث مذکور عبد اللہ بن وضاح کو فی نے انہوں نے عبد اللہ بن ادریس سے انہوں نے داؤد بن ابی ہند سے اور کہا ترمذی نے خبر دی جو محمد بن ابان نے انہوں
 نے روایت کی ابن ابی عدی سے انہوں نے داؤد بن ابی ہند سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے عائشہ سے فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
 نے کہ اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم وحی آسانی سے کچھ چاہتے تو اس آیت مبارک کو جہاتے **وَإِذْ تَقُولُ لِلَّذِي أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيَّ خَازِنًا إِنَّهُ مَكِينٌ** ابن
 عمر قال ما كنا ندعو زيد بن حارثة إلا زيد بن محمد حتى نزل القرآن ادعوهم لا بأنا نهمهم هو أقسط عند الله ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت
 ہے انہوں نے کہا کہ ہم نہ پکارتے تھے زید بن حارثہ بلکہ پکارتے تو یہی کہتے زید بن محمد یا تک کہ قرآن اُترا کہ چاروں تم انکو اُنکے باپوں کی طرف منسوب کر کے
 یہی انصاف کی بات ہے اللہ تعالیٰ کی نزدیک **عَنْ** عامر الشعمري في قول الله تعالى ما كان محمد اباً أحد من رجالكم قال ما كان ليعيش له
 فيكم ولذا ذكر ترجمه عامر بن شعبي ما كان محمد اباً أحد من رجالكم قال ما كان ليعيش له فيكم ولذا ذكر ترجمه عامر بن شعبي ما كان محمد اباً أحد من رجالكم قال ما كان ليعيش له فيكم
 کا صادق آجاس کہ محمد کیسے باپ نہیں تھا مروی ہے **عَنْ** امرؤ عمار قال لا أنصار لآل النبي صلى الله عليه وسلم فقالت ما رى كل شيء إلا
 للرجال وما رى لشيء أيد كرون لشيء فأنزلت هذه الآية إن المسلمين والمؤمنات والأبواب المفتحة الآية ترجمہ عامر بن شعبي نے ان آیت کے
 پاس حاضر ہوئے اور عرض کی کہ کیا وجہ ہے کہ میں دیکھتے ہوں کہ سب خیرین مردوں ہی کے لئے ہی اور قرآنین عورتوں کا ذکر کہیں نہیں آیا ہے آیت اتری ان المسلمین
 آخر تک **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب اور اس حدیث کو عمر اس سند سے جانتے ہیں **عَنْ** انس قال لما نزلت هذه الآية في ذلك بذن جحش
 فلما قضى زيد منها وطرا زوجنا بها قال فكانت تتحيز لعلى بن أبي لهب صلى الله عليه وسلم تقول زوجك اهلوك وروى جحش الله من فوق
 منبر سموات ترجمہ انس نے کہا جب یہ آیت اتری زید بنت جحش کے شان میں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی فلما قضى زيد منها وطرا زوجنا بها پوری اچھلنے لپکنے
 سے بیاہ دینے لگا سکویر ساتھ کہا راوی نے کہ یہ وہ فخر کرتی تھیں ارزاہ شکر کے حضرت کے سب بیویوں پر کہ نکاح کیا تمہارا تمہارا عزیزوں اور میرا علاج کیا ہے اللہ تعالیٰ
 نے کہ ساتویں آسمان کے اوپر ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مترجم اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ ساتوں آسمان کے اوپر ہے اور
 حضرت کی سب بیویوں کا جو امہات مؤمنین میں ہیں یہی عقیدہ تھا کہ سب سب کو سکر سپر کرتی تھیں اب جو اسکے خلاف عقیدہ رکھی نہ اختلف ہے **عَنْ** امر
 هاني بن ابي طالب قال خطبني رسول الله صلى الله عليه وسلم فاعند رتي اليه فعد رتي ثم انزل الله انا احللك ازواج اللاتي آتيت
 اجورهن وما ملكك يمينك مما آفأ الله عليك وبنات عمك وبنات عمك وبنات خالك وبنات خالك اللاتي هاجرن معك الآية قال
 فكم اكن اجل له لاني لم اهاجر كنت من الطلقاء ترجمہ ام ہانی سے روایت ہے جو بیٹے بن ابی طالب کے (یعنی حضرت کے چچری بہن) انہوں نے کہا کہ حضرت نے
 مجھے نکاح کا پیغام دیا اور میں نے عذر کیا کہ میرا پس چھوٹی چھوٹی لڑکی میں روتے بیٹے آپکو شاید ناگوار ہو آئے میرا عذر قبول فرمایا یہ اللہ تعالیٰ نے
 بآیت اتاری انا احللك سے آخر تک ام ہانی نے کہا کہ یہ میں آپ پر جلال نہیں ہوئی اسلئے کہ میں نے ہجرت نہیں کی تھی میں ان لوگوں میں تھی جو فتح مکہ کے
 اسلام لائے تھے **ف** یہ حدیث حسن ہے نہیں جانتے ہم سب کو مگر مدی کے روایت سے اسی سند سے مترجم پوری آیت کا ترجمہ یہ ہے کہ اللہ فرماتا ہے طلاق
 کے لئے تیرے لئے یہ بیان تیری جگہ کہ تیرے دیدیا اور وہ جسکے مالک ہے تیرے ہاتھ یعنی نوڈیاں جو عنیت میں عنایت فرمائیں اللہ نے تمہکو اور تیرے
 چچا کی بیٹیاں اور تیری بہنوں کی بیٹیاں اور تیرے ماموں کی بیٹیاں انہیں تیرے خالان کی بیٹیاں انہیں سے جو ہجرت کر کے آئیں تیرے ساتھ یعنی جنہوں نے

ہجرت نہیں کی وہ طلال نہیں آخرت تک **عن** انس قال لما نزلت هذه الآية وتختفي في نفسك ما الله مبذوبه في شأن زينب بنت جحش جاء زيد ليكنوا فطلقها فاستأمر النبي صلى الله عليه وسلم فقال النبي صلى الله عليه وسلم أمرك عليك روحك وأبق الله ترجمه انس نے کہا جب یہ آیت اترتی وتختفي في نفسك یعنی چھپا ہوا تو اسی نبی اس حرم کو کہ اللہ اس کا کہنے والا تھا اور یہ آیت زینب بنت جحش کے شان میں اترتی اور زید ان کے شوہر آئے اور ارادہ کیا انہوں نے طلاق دینی کا اور مشورہ طلب کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تو آپ نے فرمایا روک رکھو تم انہی بیوی انہی پاس سے طلاق مت دو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسی اس امر کو ظاہر کرتی تھی اللہ نے اس کو ظاہر کر دیا اللہ کی شہادتاً نہیں ہے **عن** ابن عباس انہ قال بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اَصْحَابِ النَّسَاءِ كَمَا كَانَ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ الْعَاجِزَاتِ قَالَ لَا يَحِلُّ لَكَ النَّسَاءُ مِنْ بَعْدُ وَلَا أَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ أَزْوَاجٍ وَلَوْ أَجَبَكِ حَسَنٌ وَلَا مَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ وَأَحَلَّ اللَّهُ فَيَا لَكُمْ الْمُؤْمِنَاتِ وَأُمَرَأَةٌ مَوْتَانِ إِنَّ وَهَبْتَ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ وَحَرَّمَ كُلَّ ذَاتٍ دُونِ عَيْزِ الْأَسْلَافِ ثُمَّ قَالَ وَمَنْ يَكْفُرْ بِالْإِيمَانِ هُدًى حَيْطَ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي الْأَحْزَةِ مِنَ الْخَائِصِينَ وَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَحْلَلْنَا لَكَ الْأَزْوَاجَ الَّتِي آتَتْ أَجُورَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ رَسُولًا فَأَنَّ اللَّهَ عَلَيْكَ إِلَى قَوْلِهِ خَالِصَةً لَكَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ وَحَرَّمَ مَا رَوَى ذَلِكَ مِنْ أَصْحَابِ النَّسَاءِ ترجمہ ابن عباس نے کہا منع کئے گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں کی اقسام سے مگر جو مومنہ ہوں ہجرت کئی فرمایا اللہ تعالیٰ نے لایا حیل لک النساء من بعد یعنی طلال نہیں تجھے اسکے بعد اور عورتیں اور نہ یہ کہ بدلے میں عورتوں میں سے یعنی جو اب تیرے نکاح میں ہیں اگر تجھ کو پسند آویں خود بخود ان کی مگر جو عورتیں کہ مالک ہوں ان پر تیرے ہاتھ (یعنی وہ طلال ہیں) اور طلال کہیں اللہ تعالیٰ نے جو ان عورتیں ایمان والیاں اور عورت ایمان الی کہ بخشدی اپنی جان نبی کو اور حرام کیا اللہ تعالیٰ نے ہر دین والی عورت کو سوا اسلام کے پہر فرمایا اللہ جو منکر ہو یا مالک نکاح ہو گئے اسکے عمل نیک اور خیر تین وہ نقصان والوں میں ہے اور فرمایا اللہ اسی نبی طلال کی سب سے تیرے لئے مسلمان تیری کہ جبکہ مہر تو نے دیدیا اور جو تیری ہاتھ کی ملک ہوں جو اللہ نے عنیت میں عنایت فرمایا تو تجھ کو یہاں فرمایا خالصہ لک یعنی یہاں کہ جو عورت مومنہ بخشدی اپنی جان اور ارادہ کرے نبی اسکے نکاح کا وہ طلال ہے نبی کو یہ حکم خاص تیرے لئے ہی نہ اور مومنوں کے لئے (یعنی اور نکاح بغیر مہر نہیں ہو سکتا) اور حرام کہیں اللہ تعالیٰ نے ان کے سوا اور قسمیں عورتوں کی **ف** یہ حدیث صحیح ہے ہم اس کو عبد الحمید بن ہرلم ہی کی روایت سے جانتے ہیں سامعین احمد بن حنبل سے وہ کہتے تھے کہ احمد بن حنبل نے کہا کہ عبد الحمید بن ہرلم جو روایت کرتے ہیں حوشبہ سے انہیں کچھ بھلائی نہیں **عن** عائشة قالت ما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى أحل له النساء ترجمہ حضرت عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا ذات نہیں ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یہاں تک کہ طلال ہو گئیں آپ کے لئے سب عورتیں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مترجم صحابہ کرام کا اختلاف تھا کہ آنحضرت پر اور عورتیں بھی طلال ہوئیں یا نہیں حضرت عائشہ کا مذہب اس حدیث میں گذرا انس فرماتے ہیں کہ آخر عمر تک عورتیں آپ پر حرام ہی رہیں یعنی موجود میسر کے سوا اور سے نکاح جائز نہ تھا جیسے فرمایا اللہ سے لایا حیل لک النساء من بعد یعنی اب ان کے بعد اور عورتیں تجھے طلال نہیں مگر وہ اور ضحاک کہتے ہیں کہ عدلت سے یہ مراد وہی کہ سوا ان عورتوں کے جبکہ آیا احلنا لک ازواجک میں طلال ہونا مذکور ہے اور عورتیں حرام ہیں اور اختلاف کیا ہے علمانی آہیں ہیں کہ نکاح بلفظ مہر اسکے حق میں جائز ہے یا نہیں مثلاً عورت کہی کہ میں اپنے جان تجھے مہر کی تو نکاح صحیح ہوگا یا نہیں پس اکثر سطر فکے ہیں کہ نکاح صحیح ہوگا جب تک نکاح یا تزویج کا لفظ نہ کہا جاوے اور حمید بن مسیب اور زہری اور مجاہد اور عطاء کا یہی قول ہے اور ربیعہ اور مالک اور شافعی بھی یہی سبکی فائل میں اور ابوجہت اس طرف گئے تھے کہ بلفظ مہر اور تعلق بھی صحیح ہوگا یا نہیں اور یہی قول ہے ابراہیم نخعی اور اہل کوفہ نے اخاف کا اور جبکہ نزدیک نکاح بغیر لفظ نکاح یا تزویج کے جائز نہیں ہوتا ان کا اختلاف ہے نکاح میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک گروہ تو کہتا ہے کہ آنحضرت کا نکاح بلفظ مہر بھی جائز ہوگا یا نہیں اور یہ خاصہ ہے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا خالصہ لک من دون المؤمنین اور دوسرا گروہ اس طرف گیا ہے کہ صحیح نہیں ہوتا بغیر لفظ نکاح یا تزویج کے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے ان راویوں میں ان سے نکاح نہیں ہے نبی کے واسطے بھی اللہ تعالیٰ نے نکاح ہی لفظ فرمایا مگر مخصوص حضرت کے

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رَجَعَ ضُجُوعًا لِقَوْلِهِمْ قَابَدُوا أَبْأَبًا فَخَرَجُوا كُلُّهُمْ وَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَتَى الْبَيْتَ
وَدَخَلَ وَأَنَا لَيْسَ فِي الْحُجَّةِ فَلَمْ يَلْبَثْ إِلَّا بَعْدَ خُرُجِهِ عَلَى أَنْزَلَتْ هَذِهِ الْآيَاتُ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَرَّقَ الْقَوْمَ عَلَى النَّاسِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُدْعَى لَكُمْ إِلَى الطَّعَامِ غَيْرَ نَاطِرِينَ إِنَّا لَا نَحْبِبُ الْمُنْتَفِلِينَ فَانْتَفِلُوا وَأَوَّلًا مُسْتَأْذِنِينَ لِحُدُودِ اللَّهِ
إِنَّ ذَٰلِكُمْ كَانَ يُؤْخَذُ مِنَ النَّبِيِّ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ قَالَ الْمُجَدُّ قَالَ النَّسَّ أَنَا أَحَدُ النَّاسِ عَهْدًا بِهَٰذَا الْآيَاتِ وَجِبْنَ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَعَ
النَّسَّ بَنَ الْكَانَ كَمَا نَحَلَّ كَمَا رَوَى خَلَصَ اللَّهُ عَلَيْهِ سَلَامُ الْبَيْتِ بِبِي سِي رَغِي زَيْبِ) پھر اپنے گھر میں تشریف لگئے (یعنی بوی کے پاس) سومیری مان کم کم
کچھ خیس کھایا اور ایک پیتل کے یا پتھر کے برتن میں کر کے مجھے کھایا اسی انس لیجا اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہہ کہ بیجا ہے اسکو میرے مان لے اور
وہ آپ کو سلام کہتے ہیں اور عرض کرتے ہیں کہ یہ ہمارے طرف سے یا کو نہایت قلیل سہمی رسول اللہ کے انس نے کہا پھر میں نے لے لیکر حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا
میں عرض کیا کہ میں ان کو سلام کہتی ہوں اور کہتی ہوں یہ آپ کو ہمارے طرف سے نہایت قلیل ہے آپ نے فرمایا کہ وہ پھر فرمایا جاؤ اور فلاںے فلاںے فلاںے فلاںے فلاںے فلاںے
تک لوٹے اسکو بلاؤ اور کسی آدمی کو کہے نام فرمائے انس نے کہا پھر ان کو میں نے بلایا شک نام اپنے لئے تھے اور جو مجھے مل گیا راوی کہتا ہے کہ میں نے انس سے
پوچھا کہ کتنے لوگ ہونگے انہوں نے کہا کہ تین سو کی قرب انس نے کہا پھر مجھے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی انس وہ برتن لاؤ انس نے کہا پھر سب گھر میں داخل
ہوئے یہاں تک کہ دالان اور کوٹھری سب بھگے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دُش دُش آدمی کا حلقہ باندھ لو اور ہر شخص اپنے پاس سے کھادے انس نے
کہا پھر سب نے کہا یہاں تک کہ سیر ہو گئے اور ایک گروہ نکلتا تھا اور دوسرا داخل ہوتا تھا یہاں تک کہ سب کھانے پر اپنے مجھ سے فرمایا کہ انس اٹھاؤ دیکھتے یہ
برتن انس نے کہا پھر میں نے اٹھایا سو میں نہیں جانتا تھا کہ جب میں نے کھاتا تھا اسوقت زیادہ تھا یا جب میں نے اٹھایا کھاراوی نے اور مٹی سے کئی آنیوالے
انہیں سے باقیں کرتے ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے تھپتھپا اور آپ کی بی بی دیواری طیف منہ بہرے بیٹھیں نہیں اور آنحضرت
پر لوگوں کا بیٹھا گران گذرا اور آپ نکلے اور سلام کیا آپ نے عورتوں پر بیٹھے بی بی کے جسے پر تشریف لگے پھر لوٹے پھر جب دیکھا انہوں نے کہ رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم لوٹے گمان کیا انہوں نے کہ حضرت کو ہمارا بیٹھا گران گذرا سو جلدی سے وہ سب دروازہ کے باہر گئے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اکر رُو
والدیا اور اندازے جو کہ اور میں بیٹھا ہوتا تھا سو کچھ دیر نہ ہوئی کہ نکلے آپ میری طرف اور یہ آتین ترین سو اپنے نکلے لوگوں پر پڑ میں یا ایہا الذین آمنوا
آئیںک لیخس ای ایمان والوں نہ داخل ہوئی کے گھر و عین گریہ کہ بلائی جاؤ تم کہاں کیونکہ یہ کہ انتظار کرتے رہو اسکے کہنے کا لیکن جب تم بلائی جاؤ
تو داخل ہو پھر جب کہا چکو پہل پڑو اور نہ بیٹھے رہو باتیں بنا لیکو اسے ایسا ہوتی ہے نبی کو اور وہ متے شرماتا ہے اور اللہ سبحی بات سے نہیں شرماتا اور جب مانگو
تم کوئی چیز تو مانگ لو پردہ کے باہر سے یہ بہت پال کر میا لاسے تمہارے دو لکھو اور بی بی کو کچھ دو لکھو اور نکولایق نہیں کہ اذیت دو رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کو اور نہ یہ کہ نکل کر اس کے بعد سے بی بیوں سے یہ اللہ کے نزدیک بڑا گناہ ہے انتہی جعد نے کہا انس کہتے تھے کہ پہلے سب کو نسی مجھ کو پوچھتے ہیں کہ میں
اسی دنی پر رہے ہونگے لیکن میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور جعد بیٹے میں عثمان کے اور انکو ابن دیار کہتے ہیں اور جعد
انکی ابو عثمان بصری سے اور وہ ثقہ میں اہل حدیث کے نزدیک ایک انس یونس بن عبیدہ اور شعبہ اور حماد بن زید نے **عَنْ** أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ
قَالَ أَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي مَجْلِسٍ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَقَالَ لَيْتَ بَنِي سَعْدٍ أَمَرُوا أَنْ نُصَلِّيَ عَلَيْكَ فَلَيْتَ نُصَلِّيَ عَلَيْكَ قَالَ فَكَلَّمَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى طَمَنَّا أَنَّهُ لَمْ يَسْأَلْهُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُولُوا لِلَّهِ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ
وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِهِمْ وَالْعَالَمِينَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ وَالسَّلَامُ كَمَا قَدْ عَلِمْتُمْ فَحَمَّهِ ابْنُ مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيُّ كَمَا كَرَاهِي رَسُولُ اللَّهِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَدَنَ عِبَادَةَ مَجْلِسٍ مِثْلَ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ كَمَا دِيَا سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ كَمَا دِيَا سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ كَمَا دِيَا سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ كَمَا دِيَا سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ
نے کہ آپ چپ ہو رہے یہاں تک کہ آرزو کی جتنے کہ اُسے نہ پوچھا ہوتا رہے گمان ہوا کہ شاید حضرت خاتجو (پہر اپنے فرمایا کہ کہو تم اللہ سے مجید تک
یعنی یا اللہ رحمت کر محمد پر اور محمد کے آل پر جیسے رحمت کے تو نے آل ابراہیم پر اور برکت کے محمد کو اور محمد کی آل کو جیسے برکت کے تو نے ابراہیم کی آل کو جہاں ان میں

تو بڑی خوبیوں والا بزرگی رکھتا اور فرمایا سلام نبی جان چکے ہو (یعنی التجات میں) **ف** اسباب میں علی بن حمید اور عیسیٰ بن عمر اور طلحہ بن عبد اللہ اور ابی سعید اور زید بن فارحہ سے یہی روایت ہے اور گویا ابی جریہ بھی کہتے ہیں اور برویدہ سے یہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے بیحدیث صحیح حضرت پرورد
 بھیجے گا حکم اس آیت میں ہوا ہے اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَیْكَ یَا اَبَا الدِّیْنِ اٰمِنُوْا صٰلَوْا عَلَیْہِ وَسَلُّوْا عَلَیْہِ اِنَّ اللّٰهَ وَفَرَسْتُمْ اُسَے درود
 بھیجنے میں نبی پر ایمان والو درود بھیجو تم ہی اس پر اور سلام بھیجو نبی سلام بھیجا اور اللہ تعالیٰ اس آیت میں کمال تخریض اور ترغیب کے درود بھیجنے کی طرح سے
 ایک توفیق فرمایا اللہ درود بھیجا ہے دوسرے فرشتے ہیں اس کے پس معلوم ہوا کہ اقلہ کے ضرور ہے تیسرے صیغہ مضارع کا فرمایا یعنی یصلون کا مکہ جو دوام اور ہمیشگی
 پر دلالت کرے یعنی عادت الہی اور عادت ملائکہ ہے کہ درود نبی پر بھیجنے میں نہ کہ علی سبیل التثانیہ ہرگز نہ صادمو جو تھے خطاب کی لوگوں کو توصیف
 ایمان معلوم ہوا کہ درود بھیجا صفات مومنین کے ہے اوشیوہ ہے کامل الایمان لوگوں کا پانچویں صیغہ امر کا فرمایا یعنی سلوا کہ مثبت وجوب کا ہے چوتھے صیغہ کیا اس کے
 ساتھ سلام کو کہ متمم ہے درود کے مضمون کا ساتویں تسلیم اس کے تاکید کی اور یہ اتہام شاید کسی اور کے لئے نہ فرمایا ہو گا پس معلوم ہوا کہ درود افضل سلطات
 ہے اور احسن العبادات وذلك المقصود **ع** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ اَنَّ مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ كَانَ رَجُلًا حَیْثَا سَبَّحْتَ اَمَّا یُرٰی مِنْ
 جِلْدِہٖ شَیْءٌ اَسْتَحْیَا اَمْنُہٗ فَاِذَا ہُوَ اِذَا مِنْ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ فَقَالُوْا مَا یَسْتَرُہٗ ہٰذَا لَیْسَتْ اِلَّا مِنْ عَیْبٍ یَّجْلِدُہٗ اَمَّا بَرَصٌ وَّ اَمَّا دُرَّةٌ وَّ اَمَّا اَفَہٌ وَلَیِّنَ اللّٰہُ
 اَرَادَ اَنْ یُّبْرِئَہٗ اَمَّا قَالُوْا وَاَنْ مُوْسٰی حَلَّیْہٗمَا وَحَدَّہٗ فَوَضَعَ نِیَابَۃً عَلَیْہِ ثُمَّ اَعْتَسَلَ فَلَمَّا فَرَغَ اَقْبَلَ لَیْلِ نِیَابَۃً لِّیَا حُدَّہَا وَاَنْ النَّحْمَرَ عَلَیْہِ
 فَخَذَ مُوْسٰی عَصَآہُ فَطَلَبَ النَّحْمَرَ فَجَعَلَ یَقُوْلُ تَوْبَہٗ جِیْ تَوْبَہٗ جِیْ تَوْبَہٗ جِیْ تَوْبَہٗ جِیْ تَوْبَہٗ جِیْ تَوْبَہٗ جِیْ تَوْبَہٗ جِیْ تَوْبَہٗ جِیْ تَوْبَہٗ جِیْ تَوْبَہٗ جِیْ تَوْبَہٗ
 مِمَّا کَانُوْا یَقُوْلُوْنَ قَالَ وَفَاہُ النَّحْمَرَ فَخَذَ تَوْبَۃً فَلَیْسَہٗ وَطَفَقَ یَا حُجَّیْ صَرَّ یَا عَصَاہُ فَاَللّٰہُ اِنْ یَا حُجَّیْ لَنَدَّ بَاہُ اِنْ عَصَاہُ ثَلَاثًا اَوْ اَرْبَعًا اَوْ خَمْسًا
 فَاِنَّ لَکَ قَوْلَہٗ یَا اَبَا الدِّیْنِ اٰمِنُوْا لَا تَکُوْنُوْا کَالَّذِیْنَ اِذْوَا مُوْسٰی فَاَبْرَہٗ اَللّٰہُ مِمَّا قَالُوْا وَكَانَ عِنْدَ اللّٰہِ وَجِہُ النَّحْمَرَ اَلِیْ ہُرَیْرَۃَ عَنْ سَیِّدِہٖ السَّعْدِیَّہِ سَمِعَتْ رَوٰی
 کرتے ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام ایک مرد با حیا و پرورش تھے کہ ان کے بدن کو کوئی دیکھتا نہ تھا اسے شرم کے سوا کوئی اور چیز نہ تھی جس نے ادا دی نبی اسرائیل میں سے اور کہنے لگے یہ چاہتا
 بدن ڈھانپتے ہیں تو اس لئے کہ ان کے بدن میں کوئی عیب نہ ہو یا خبیثہ بڑے ہوں یا کوئی اور آفت ہو اور اللہ تعالیٰ چاہا کہ ان کے تہمت سے بری کر دے سو موسیٰ
 ایک دن اکیلے اپنے کپڑے پہن کر کہہ کے نہا رہے تھے (یعنی برہنہ) یہ حجب نہا چکے اور اپنے کپڑے لینے آئے وہ پہن رہا گا آپ کے کپڑے لیکر سو موئے نے اپنا عصا
 لیا اور اس کے پیچھے دوڑے اور کہتے جاتے تھے میرے کپڑے اسی پہن کر کپڑے اسی پہن کر ہاں تک کہ پہن چکا وہ نبی اسرائیل کے ایک گروہ پر اور انہوں نے اچھوڑنا
 دیکھ لیا کہ صورت شکل میں سب لوگوں سے بہتر ہے اور اللہ ان کو بری کر دیا ان کی تہمت کے اپنے فرمایا کہ یہ وہ تہمت ہے کہ ان کو لیا اور موسیٰ نے اپنے کپڑے لیکر پہن لئے
 اور تہمت کو عصا مارنے لگے سو تم ہے اللہ کی تہمت میں رہیں پھر گئیں ان کے عصا کے اثر سے تین چار یا پانچ بھی مطلب ہے اللہ تعالیٰ کے اس قول کا لینے اسے ایمان والوں
 مت ہو مثل ان لوگوں کے کہ جنہوں نے ادا دی موسیٰ کو اور پاک کر دیا اللہ نے اس کو اس تہمت سے کہ انہوں نے لگا لی تھی اور وہ اللہ کے نزدیک بڑا آبرو والا ہے
ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور موسیٰ ہوئی ہے کسی سندوں کے بواسطہ ابی ہریرہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے خاتمہ سورہ احزاب میں بہت فوائد جدیدہ اور مضامین
 پسندیدہ اس ترتیب سے مذکور ہیں کہ خطاب نبی کو اور امر تقویٰ کا اور نبی منافقوں اور کافروں کی اطاعت سے اور نہاد و دل کا کیسے سینہ میں اور حکم زمان مظاہر کا
 اولیٰ اور قدم ہونا نبی کا مومنوں کے جان سے اور مومنوں کی جان ہونا آپ کے بیویوں کا اور دنیا تمامی انبیاء سے زمین قصہ جنگ خراب کا اور آجانا کفار کے فوجوں کا
 بہ طرے سے اور اتلا مومنین کے اور ملائمت اور گہرا امنافین کا آیت تحریر ازواج تعلیم ازواج طہارت کلمات کریمہ آیت تطہیر و وعدہ اجر عظیم اور مغفرت کا وصال
 چیزوں پر یعنی سلام اور ایمان اور قنوت اور صدق اور مشورہ و خشوع اور صدقہ اور صوم اور حفظ فروج اور ذکر کہتے ہیں اختیار ہونا مومنوں کا جب خدا اور
 رسول کا حکم آجائے اور باطل ہو جائے تقلید کا جب حدیث پہنچے قصہ نکاح زینب کا اور فضیلت نکاح ثانی کی امر ذکر کثیر کا اور تسبیح کا صبح اور شام اور
 درود بھیجا اللہ اور ملائکہ کا مومنوں پر شاہد اور مشہور اور نذر اور داعی الی اللہ اور سراج منیر ہونا رسول کا قبل مسجود طلاق دین اس کو حدت کا ہونا تخیل ازواج
 مطہرات اور لونڈیوں کی نبی کے لئے اور تخیل مہاجر کے جو ان کی قربت رکھتے ہوں اور تفصیل ان کے جو اپنے نفس کو مہم کرتے خاص نبی کے دستے

جنت میں پہنچے یہ آیت الحمد للہ الذی اذہب عنا الحزن ان ربنا لغفور ذکیر وہ بعد فکر کے جنت میں جا کر یہ کہیگا کہ سب تعریف اللہ کو ہے جسے دور کیا مجھ سے فخر کو میرا رب بخشنی والا اللہ وہ ان اور عقبہ بن صہبان کے کہانیکے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سی آیت پوچھی تم اور سنا تو انہوں نے فرمایا اسی سے بیٹھے یہ تینوں جنت میں ہیں اور سابق باخیرات وہ لوگ ہیں کہ حضرت کے انکو جنت کی بشارت دی اور متوسط وہ لوگ ہیں کہ قدم قدم اصحاب کے چلے بہانہ کہ انہے مل گئے اور ربی ظالم لنفسہ سو جیسے میں اور تم پس حضرت عائشہ نے اپنے نفس نفیس کو ہر ساتہ شمار کیا بغیر نبی نعیم ہمارا ہے فقیر کہتا ہے کہ کیا لکھ نفس تمام المؤمنین رضی اللہ عنہما کا وہ نہ وہ سابقین باخیرات میں ہیں کہ اللہ تعالیٰ انکی ہمارا اور بارات قرآن میں آماری الروایات کہتا میں لعالم **خاتمہ** سورہ فاطر کہ اے سورہ ملائکہ یہ کہتی ہیں مضامین عمدہ پر شامل ہے جیسے حم یا مہم کی اور قدرت انکی مخلوقات کے پیدا کرنے سے اور رسول کرنے سے ملائکہ کے اور بیان فخر اور مساک حمت کا بیان رزق کا تسکین ہمارا پیغمبر کے لگے قوم کی تکریم ہمارا حق ہونا وعدہ الہی کا اور ڈرنا فریسیا سے بیان شیطان کے مداخلت انسان کے وعید عذاب شدید کی کافروں کے لئے وعدہ مغفرت اور اجر کبیر کا مومنوں کے لئے مژدہ ہدایت اور ضلالت کا اللہ کے مشیت سے بیان بدو ان کے چلانے اور بدلیوں کی اٹھانی کا ہونا پوری عزت کا اللہ کے لئے اور چڑھنا پاک کلموں کا انکی طرف اور عمل صالح کا پیدا ہونا ان کے لئے اسی اور نطفہ سے بیان انکی قدرتوں کا جیسے پیدا کرنا میٹھا اور کھارسی دریاوں کا اور پیدا کرنا ترگوشت کا لینے مجھ کے اُس سے اور کھانا زبور کا اور چلنا کشتی کا نہیں نہ کہ وہاں شکر و کفر کا شکر کے دن اپنے شرک سے محتاج ہونا انسان کا اور غنی ہونا مومن کا بیان اسکا کہ کوئی کسی کا گناہ نہ اٹھاویگا قیامت کے دن اگرچہ غریزہ ہو یا ان اسکا کہ ڈرنا نافع نہیں دینا مگر انہیں کو جبکو خدا کا خوف ہے برابر ہونا اندھے اور انکھیا رسی کا بیان موتی کے نہ سنے کا بیان لکھے قوموں کے جہنم کا کبیر لا الہی کی جیسے جہنہ کا برسا نہ ہونے کا نا جہاں دو اب انعام کا پیدا کرنا ڈرتے رہنا عالموں کا پروردگار سے فضیلت قرآن چرے والوں کے تصدیق قرآن بیان تین قسم کے واثان کتاب کا ظالم اور مقصد اور سابق باخیرات شکر جنتیوں کا غم کے جانے پر وعدہ جہنم کا کافروں کے لئے ثبوت علم غیب کا اللہ تعالیٰ کے لئے غصہ اور نقصان کافروں پر و اشراف اللہ کا بیان آسمان کے تہا نے کا جوڑی قسین کہانا کافروں کا کہ اگر ہمارے پاس ہے تو ہم اور وہ سے زیادہ ہدایت پادین تحویل و تبدیل ہونا عادت الہی میں تحریص اور ترغیب زمین میں سیر کرنے کے اللہ اگر خواہ کرے تو کوئی رینگے والا زمین پر چھوٹے **سورہ یس** عن ابی سعید الخدری قال کان نبی سلفی فی ناصیۃ المدینۃ فارادوا لفظہ الی قریب المسجد فزلزلت ہذا الایۃ انما نحن بخیر الموتی و نکتب ما قدموا و انارہم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان انارکم نکتب فلا تلقوا ترجمہ ابی سعید سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی سلمہ مدینہ کے کنارے سی کے قریب اٹھ آتا جاتے تھے تو آیت تری انما نحن بخیر الموتی اسم زندہ کرتے ہیں روز کو اور لکھتے ہیں جو انہوں نے لکے ہیں اور قدم لگے فرمایا حضرت نے قدم تہا سے لکھ جاتے ہیں سو تم اپنے گہرہ بد **لوف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ثوری کے روایت سے اور ابوسفیان و طرف سے **عن** ابی ذر قال دخلت المسجد جن غابت الشمس والنبی صلی اللہ علیہ وسلم جالس فقال للنبی صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا ذر انک من انکذہب ہذا قال قلت للہ ورسولہ اعلم قال فانہا تذہب فتستأذن فی السجود فہو ذن لھا و کانھا قد قبل لھا اطلعی من حیث جئت فطلعت من مغربھا قال ثم قرأ وذلک مستقر لھا قال وذلک فی قرأ عبد اللہ رحمہ اللہ ترجمہ ابی ذر سی روایت ہے انہوں نے کہا داخل ہوا امین مسجد میں جب آفتاب غروب ہوا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے سو اپنے فرمایا کہ ای ابی ذر تو جاتا ہے کہ آفتاب کہاں جاتا ہے میں نے کہا اللہ اور اسکا خوب جانتا ہے فرمایا ہے کہ وہ جا کر اجازت مانگا ہے اللہ تعالیٰ سے سجدہ کی اور اسکو اجازت ملتی ہے اور گویا کہ اُس سے کہا جاتا ہے کہ تو نکل وہیں سے جہاں سے آیا ہے یعنی جہاں غروب ہوا ہے سو وہ نکلے گا مغرب سے یعنی قیاس کے قریب کہا راوی نے کہا یہ آیت پڑھے وذلک مستقر لھا اور وہ اُس کے پیچھے کی جگہ ہے کہا راوی نے کہ قرأت عبد اللہ کے یہی ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **خاتمہ** یہ سورہ کہ قلب آج ہے عمدہ عمدہ مطالب مشتمل ہے اور سند میں مضامین پر مضمون ہے جیسے ثبات رسالت پہنچنے کی لئے اور نزول قرآن کا واسطے انداز اہل مکہ کے اور مخصر مژدہ فائدہ انداز ابوعب کے لئے بیان مژدہ کے زندہ کرنے کا اور کتبنا اعمال آثار عباد کو قطعہ صحاب قریہ انما کی اور لفظ کجیب بخار کے توحید کے بابین اور قدرتین اُس تعالیٰ کے زمین کے زندہ کرنے سے اور جوہر کے

کہا انہوں نے کیا ہو جین ہم ایک ایک امد کو کہنے تو یہ اگلی لوگوں میں نہیں سنا یہ نبائی ہوئی بات ہے راوی نے کہا یہ تو ان کے حق میں قرآن ص والقرآن ذی الذکر سے اخلاق تک **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے تبرحم پوری آیتیں یوں ہیں ص والقرآن ذی الذکر بل الذین کفر وافی عثر وشفاتی حکم اہلکنا من قبلہم من قرن فنادوا ولات حين مناص وعجبوا ان جاءہم منذر منہم وقال الکفرؤن هذا شیء کذاب اجعل الیلۃ الیہا واجدا ہے ان هذا الشئ عجائبہ وانطلق للکلاء منہم ان امشوا واصبروا علی البصرکم ہے ان هذا الشئ یتراد ما سمعنا بهذا فی اللیلۃ الاخرۃ ان هذا الاختلاق لینے قسم ہے قرآن بصدقت کرنا ایک بلکہ وہ لوگ جو کافر ہوئے ہیں سرکشی میں ہیں اور ضد میں کتنی ہلاک کئے ہم نے پہلے ان سے سنگتیں پس پکارتی بہرتی اور نہیں تھا وقت خلاص کا اور تعجب کیا انہوں نے کہ ان کے پاس ڈرا نہوا الا انہیں کا اور کافروں نے کہا یہ جادو کر رہے جو ہلاکیا کر دیا ان سے سب معبودوں کو ایک معبود بیشک یہ ایک چیز ہے تعجب کے اور چلے سرداران میں کہتے ہوئے کہ چلو اور صبر کرو اپنی معبودوں پر تحقیق سہا متین کچھ غرض معلوم ہوتی ہے نہیں سنی ہے یہ بات بھلی دین میں نہیں ہی یہ مگر وہی نبائی ہوئی بات **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم انا فی اللیلۃ ربی تبارک وتعالی فی الحسن صوۃ قال حسیۃ قال فی المناہر فقال یا محمد هل تدری فیم یخضم المکلاء الاعلی قال قلت لا قال فوصم بدۃ بن کعبی حتی وحدثت ہذا بن مذہبی او قال فی النحر فی فعلت ما فی السموات وما فی الارض قال یا محمد هل تدری فیم یخضم المکلاء الاعلی قلت نعم فی الکفار والکفارات المکت فی السجود بعد الصلوۃ ولتسعی علی الارض الی السماء واساغ الوضوء فی المکارب وین فعل ذلک عاش یحیرو مات یحیرو کان من حلیتہ کیو مرو لذلہ امہ وقال یا محمد اذ صلیت فقل اللهم انی اسألك فعل الخیرات وترك المنکرات وحب المساکین وادارت بعبادک فتنۃ فافضن الیک غیر مقبول قال والدراجات افتاء السلام واطعام الطعام والصلوۃ باللیل والناس ینامون رحمہ ابن عباس کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ انکو میرا پروردگار آیا اچھی صورتیں روشنی کہا گمان کرتا ہو نہیں کہ اپنے فرمایا خواہ میں اور فرمایا اسی محمد جاتا ہی تو کہ کس میں جگہ کے میں بلند گرو کے فرشتے میں کہا نہیں پیرایا ہاتھ اند کے میرے شانوں کے یچیں رکھا کہ پائی میں نے اسکی ٹہڈ کے اپنے چہاتو نہیں یا فرمایا میں میں سو معلوم کر یا میں جو ہی آسمانوں میں اور زمین میں پیر فرمایا اسی محمد تو جانتا ہے کہ میں جگہ کے میں بلند گرو کے فرشتے میں فی کہا ہاں کفاروں میں اور کفارۃ سجد میں ہاں ان کے ٹہڈ کے اور جاعتو تکلیف پیدل چلنا ہی اور تکلیفوں میں وضو کا پورا کرنا ہے جسے یہ کام کیا ہے ہمیشہ زہرہ راخیریت اور طہر خیریت اور اپنے گناہوں پاک رہا جیسے اُسیدن مانج جناہی پیر فرمایا اسی محمد جب تو نماز پڑھے تو کہہ اللهم ساعزک یعنی یا اللہ میں انگلیا ہوں تجھے نیک کام کرنا اور بے کام سے دور رہنا اور محبت مسکینوں کے اور جب ارادہ کرے تو اپنی بندو کو چلا کا تو موت دی مجھ بغیر بھلائی فرمایا اپنی اور درجات سلام کا پہلانا اور کہنا کہانا اور ات کو نماز پڑھنا جب لوگ سوتی ہوں **ف** ذکر کیا ہے یہی بعض روایت نے ابی قلابہ اور ابن عباس کے یچیں ائمہ کو کس سند میں اور قتادہ فی ابی قلابہ سے روایت کے انہوں نے خالد سے انہوں نے ابن عباس سے **وامت** کی ہم سے محمد بن ثباتی انہوں نے معاذ بن شہام سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے فی قتادہ سے انہوں نے فی ابی قلابہ سے انہوں نے خالد سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ آیا میرے پاس پروردگار میرا اچھی صورتیں اور فرمایا کہ اسی محمد میں عرض کیے حاضر ہو نہیں امی رب میرے اور مستعد ہوں تیری مبارک میں فرمایا کہ میں جگہ کے میں بلند گرو کے فرشتے میں فی کہا اسی رب میں نہیں جانتا سو کہا ہاتھ اپنا میرے شانوں کے یچیں کہ پائی میں اسکی ٹہڈ کے اپنے چہاتو نہیں سو جان یا میں نے جو مشرق اور مغرب میں ہیں سو فرمایا اسی محمد میں عرض کی حاضر ہو نہیں اور مستعد ہوں تیری فرمان برابر میں فرمایا کہ میں جگہ کے میں بلند گرو کے فرشتے میں کہا درجات میں اور کفارات میں اور جاعتو تکلیف پیدل جانہیں اور تکلیفوں میں پور وضو کر نہیں اور ایک ناز کے بعد دوسرے انتظار کر نہیں اور جو اسکے حفاظت کرے خیریت بھی اور خیر بری اور اپنے گناہوں سے ایسا پاک رہی گویا اُسیدن جانا اسکی مان **ف** یہ حدیث غریبہ حسن ہے اس سند اور روایت کے یہ حدیث معاذ بن جبل نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی طول کے ساتھ اور فرمایا اپنی اس روایت میں کہ میں سو گیا اور خوب سو گیا تو میں نے دیکھا اپنے رب کو اچھے صورتیں اور فرمایا اُس تعالیٰ فی کس میں جگہ کے میں بلند گرو کے فرشتہ آخر حدیث تک خاتمہ سورہ ص میں

قصص اخصیہ مذکور ہی قصہ داود علیہ السلام کے محراب میں دو فرشتوں کی آنکا اور قصہ یونس علیہ السلام کے دہرے گہرے پیش جوفیکا اور ابوب علیہ السلام کے یار کو
اور شغایانی کا اور قصہ آدم علیہ السلام کا اور مضامین متفرقہ سی غرور و رند کا فوج اور تشدد انکا شرک میں اور بیان قوم نوح اور ثمود اور عاد کی تکذیب کا بیان تسخیر
جبال اور طیور کا داود علیہ السلام کے لئے برابر ہونا متقیوں اور فاجروں اور صالحوں اور مفسدون کا تبارک ہونا قرآن کا تذکرہ اراہم اور آفاق اور تعویب اور
اسمعیل اور الیسع اور ذوالکفل کے حال کے طلب کیا نبی کا دعوت پر کوئی اجر **سورۃ زمر** عن الزبیر قال لما نزلت ثم انکم تومرون القیمۃ عند ربکم
تخصمون قال الزبیر یا رسول اللہ انکرا علینا الخصومة بعد الذل کان بیننا فی الدنيا قال نعم فقال ان الامر اذن لتسدید برحمۃ ربی کہا جب
اترسی یہ آیت تم انکم یوم القیمۃ یعنی بہتر تم قیامت کے دن اپنے رب کے پاس جبرگڑگی زبیری عرض کی اسی رسول اللہ کی کیا دوبارہ مگر ہم میں خصوصیت بعد کے کہ اس
جہنم دنیا میں ہر جگہ ہی اپنی فرمایا بیان زبیری نے کہا تو تو کام بہت مشکل ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے **عن** اسماء بنت زبیر قالت سمعت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان الذین اسرفوا علی انفسہم لا یقظون رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعاً ولا یغفر الذنوب جمیعاً ساری میں نے
کہا میں نے رسول اللہ علیہ السلام کو کڑھتے ہی یا عبادی الذین یعنی اسی میرے بندوں جہنم کے زیادتی کی اپنی جانوں پر بیٹے نام کے ناسیدت ہوا اللہ کے
رحمۃ سے بنیکا اللہ کا سب گناہ بخشایا اور پروا نہیں رکھتا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب نہیں جانتے ہم اسکو گناہ کے روایت کردہ شہرین حوشبہ
کرتے ہیں **عن** عبد اللہ قال جاء یحییٰ بنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یا یحییٰ ان اللہ یمسک السموات علی صیغہ والحیال علی صیغہ ولا یضیی عن صیغہ
والحیال علی صیغہ ثم یقول انا الملک قال فصاحت النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی بدت نواخذہ قال ما قد لہ اللہ حق قد تہرجمہ عبد اللہ کہ ایک
تخصیص علیہ وسلم پاس آیا اوکھا اسی محمد اللہ تعالیٰ اٹھا تا ہی سامان یک انگلی پر اور پھر ایک انگلی پر اور ساری مخلوق ایک انگلی پر پر کہتا میں شاہوں کے
کی یہ نہیں بنی صلی اللہ علیہ وسلم یہاں تک کہ کھل گئیں گلیاں آگئی یہ فرمایا کہ اللہ کی قدر نہ پہچانی جیسے اسکی قدر ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے سمجھ جیسے ہزار
نے انہوں نے کیجی اسی انہوں نے فضیل بن عیاض سے انہوں نے منصور سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے عبیدہ انہوں نے عبد اللہ سے کہا عبد اللہ انی حضرت
تعب و تصدیق کے راہ سے یعنی اس یہودی کے بات نہ کر یہ حدیث حسن ہے سمجھ ہی **عن** ابن عباس قال مر یحییٰ بنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الذین
صلی اللہ علیہ وسلم یا یحییٰ بنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کیف نقول یا ابا القاسم اذا وضع اللہ السموات علی ذرۃ ولا یضیی عن ذرۃ ولا یضیی عن ذرۃ
وسائر الخلق علی ذرۃ واسار محمد بن النضر ابو جعفر یحییٰ بنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ عز وجل وہ قد روا اللہ حق قد تہرجمہ ابن عباس نے
کہا ایک یہودی بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسی یہود کچھ بات کر مہم سنے کہا کیا کہتے ہو تم اسی ابو القاسم جب اللہ کا کہتے
آسمان کو اوپر اسکے اور زمین کو اوپر اسکے اور پانی کو اوپر اسکے اور پہاڑوں کو اوپر اسکے اور ساری مخلوق کو اوپر اسکے اور اشارہ کیا محمد بن صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی جہنم کے
لگا تا اشارہ کیا یہاں تک کہ پہونچا انکو ٹپے تک سوا اللہ تعالیٰ اناری رایتہ و ما قدر اللہ یعنی نہ پہچانی اللہ کے قدر جیسے اسکے قدر ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب سمجھ
ہے نہیں جانتے تم اسی گراسی سندسی اور ابو کدینہ کا نام بھی بن مہلب ہے اور کہا میں محمد بن اسمعیل کو کہ روایت کے انہوں نے یہ حدیث حسن بن شعیب سے انہوں نے
محمد بن صلی اللہ علیہ وسلم **عن** ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف انعم و قد انعم مدحی القرن القرن و حق جہنہ واصغر سمعہ
یتظہر ان یومران ینفخ فیہم فیکف المسلمون فیکف نقول یا رسول اللہ قال فلو احببنا اللہ ولعم اللہ لو کین توکلت علی اللہ ربنا وربما قال علی اللہ کذا
ترجمہ ابی سعید خدری کہ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیونکر ادا کروں میں حالانکہ ترسکے والا ترسکا مونہ میں لئی ہو ہے ایسے صبر ہمارے پیانی ہو جاتی ہو
ہے اور کان دکھائی ہو منتظر ہے ہونکے کی حکم کا کہ فوراً پہونکدی مسلمانوں کہ کیا کہیں ہم یا رسول اللہ اپنی فرمایا ہو کافی ہے ہکو ادا کرکے اپنا واپس ہے
توکل کیا ہے اللہ روہ برور دگار رہا ہے اور کہی اپنے فرمایا اللہ ہی پر ہر وساکید ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے **عن** عبد اللہ بن عمر قال قال عمر بنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
اللہ ما انصونا قال قرن ینفخ فیہم ترجمہ عبد اللہ بن عمر و بنی کہا ایک اعرابی نے عرض کی کہ اسی رسول اللہ کے صو کیا خیر ہے اپنے فرمایا ایک سینگ ہے کہ میں ہونکا
جاوے گا **ف** یہ حدیث حسن ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر سلیمان نبی کے روایت سے **عن** ابی ہریرۃ قال قال یحییٰ بنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا والذی مطہر

ابو جعفر

عَلَى الْبَشَرِ قَالَ فَرَمَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِكَ فَصَاتَ بِهَا وَجْهَهُ قَالَ يَقُولُ هَذَا وَقِيلَ إِنَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَصُفِعُوا فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ لَا مَنْ شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ نَفِخَ فِيهِ لِحْرَى فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُونَ فَكَانَ أَوَّلُ مَنْ رَفَعَ رَأْسَهُ فَإِذَا هُوَ اخْذًا بِعَاقِلَةٍ مِنْ قَوَائِمِ النَّعْشِ فَلَا دِرْعَى لِنَفْعِ رَأْسِهِ قَبْلِي أَمْ كَانَ مِمَّنْ أَسْتَشْنَى اللَّهُ وَمَنْ قَالَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ يَسَّى هَذَا كَذِبٌ تَجَمُّعَ إِلَى بَرِيضَةٍ كَمَا
 کہ ایک یہودی نے مدینہ کے بازار میں کہا قسم ہے اس کی جسے پسند کر لیا موسیٰ کو سب آدمیوں پر کہا راوی نے ایک مرتبہ انصاری سے ہاتھ اٹھا کر اس کے سونہرے پٹا پنجہ مارا اور کہا
 کہ تو ایسا کہتا ہے اور ہمارے درمیان اس کا بنی موجود ہے اور وہ دونوں حضرت کے پاس حاضر موسیٰ آپ نے فرمایا جب صوبہ یونیکا آسمان میں کے لوگ گہرے جاؤ
 مگر جسے اس کا پیر دوبارہ پہونکا جاویگا سو اسی وقت وہ کھڑے دیکھتے ہوئے سو سے پہلے میں سر اٹھاؤنگا (یعنی قبر سے) اور موسیٰ عرش کا پایہ پکڑے ہوئے ہوئے سو
 میں نہیں جاتا کہ مجھے پہلے سر اٹھایا انہوں نے یا اسی میں داخل ہے خلو اللہ مستثنیٰ کو (یعنی یہوش نہوئے نفع موسیٰ) اور جسے کہا کہ میں یونس بن مثنیٰ سے بہتر
 ہوں اسی جھوٹ کہا **ف** یہ حدیث حسن ہے مگر محرم شیخ نے لمعات میں کہا کہ اس نفع سے مراد ہے نفع فزع کہ بعد بعثت کے ہوگا یہوش
 یہوجا ونگے اس کے سبب لوگ اور موسیٰ علیہ السلام اسی وقت یہوش نہونگے اس لئے کہ وہ طور پر یہوش ہو چکے ہیں اور سین ایک فضیلت خاصہ خیر سے بالکل افضل
 مونا انکا حضرت سے لازم نہیں آتا اس لئے کہ فضائل خاصہ آنحضرت کے اس سے زیادہ ہیں انتہی مختصر بنوع تغییر قالہ اور جسے کہا کہ میں یونس بن مثنیٰ سے انہ اسکے دوئے
 ہو سکتے ہیں ایک یہ کہ آنحضرت کو یونس بن مثنیٰ سے افضل کہے وہ جہول ہے یعنی باعتبار اصل نبوت کے کہ اس میں سب نبی برابر ہیں دوسرے یہ کہ اپنے تئیں ان سے
 افضل کہے اور تیسرے ظاہر ہے کہ غیر نبی سے اصل نہیں ہو سکتا **ع** ابی سعید و ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ینادی منادی انکم
 ان تحمّلوا فلا تموتوا ابدا وان لکم ان تصحوا فلا تموتوا ابدا وان لکم ان تسبقوا فلا تموتوا ابدا وان لکم ان تتعموا فلا تموتوا ابدا فان لکم قولہ تعالیٰ
 وذلک الجنة التي اوردتموہا یماکنتم تعلمون ترجمہ ابی سعید اور ابی ہریرہ روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک پکارنیوالا بکار بکار (یعنی جنت میں) کہ
 تمہارے لئے زندگی ہے کہ کسی نہ مرے اور تم تندرست رہو گے کہ کسی بیمار نہوگی اور تم جوان رہو گے کہ کسی بڑھے نہو گے اور تم ہمیشہ آرام میں رہو گے کہ کسی تکلیف
 نہاؤ گی یہی مراد ہے اس قول سے اللہ تعالیٰ کے وذلک الجنة التي اوردتموہا آیت سے کہ جنت ہے کہ وارث ہوئے تم اس کے اپنے حلوں کے **ف** ابن مبارک وغیرہ یہ حدیث
 دوسری سے روایت کی اور مرفوع کیا اسکو **ع** ابن عباس انا قال اندری مایعة جہنم قلت لا قال ما جہل واللہ ما اندری حدیثی عائشہ انھا سالت
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن قولہ والارض جمیعاً قبضتہ یوم القیمہ والسموات مطوئات یجمیعہم قالت قلت فاین الناس یومئذ یا رسول اللہ قال
 علی جسر جہنم ترجمہ ابن عباس مجاہد کہا تو جانتا ہے کہ جہنم کتنے بڑی ہے مجاہد نے کہا کہ میں نہیں جانتا ابن عباس نے فرمایا اللہ کے قسم میں یہی نہیں جانتا تھا مگر یہاں
 کیا مجھے عائشہ ام المؤمنین کے کہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس آیت کا مطلب پوچھا والارض جمیعاً قبضتہ یعنی سارے زمین ایک ٹپھی میں ہے اس پر دو گار کے
 قیامت کے دن اور آسمان پٹے ہوئے ہیں اس کے سید ہا تہہ میں سوام المؤمنین فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی کہ لوگ اس دن کہاں ہونگے اسی رسول اللہ اپنے
 فرمایا جہنم کے پہلے **ف** اس حدیث میں ایک قصہ ہے اور یہ حدیث حسن ہے مگر محرم شیخ نے اس حدیث میں محرم وہ قصہ روایت عبد اللہ بن عمر سے روایت کیا کہ
 ایک یہود حضرت کے پاس حاضر ہوا اور اس نے کہا کہ اللہ کا آسمان کو کھلی پراٹھا تاہم چاند خاتمہ سورہ زمر میں اللہ تعالیٰ قدرتوں سے مذکور ہے پیکار آسمان
 وزمین کا اور پٹینا رنگا دن پر اور دن کا رات پر اور کام میں لگانا شمس قمر کا اور پیدا کرنا لوگوں کا ایک جان ہے اور پیدا کرنا آٹھ جوروں کا جانوروں کے اور پیدا
 انسان کا رحم مادہ میں اور نباتات توحید ربوبیت کا ان قدر توں سے یہ سب ایک مقام میں مذکور ہے اور دوسرے رکوع میں آنا زبانی کا اور بہا نادیوں کا اور کانا
 کہیت کا اور چورا کر دیا اسکا اور احوال آخرت سے مذکور ہے نقصان مشرکوں کا اور ان کے مکانوں میں ہونا انکا اور چانا اس کا اپنے بندوں کو ان خداوں سے اور
 بصورت موتی کے ہوا دین میں کتنے کر نیے اور تین قول لکے قیامت کے دن اور مونہہ کالا ہونا اہل جہنم کا اور بشارت نجات کے متقیوں کو اور مضامین توحید
 امر خلاص عبادت کا اور رد ان مشرکوں کا جو عبادت غیر خدا کو موجب قرب الہی کہتے ہیں اور ان لوگوں کا جو خدا کے لئے بیٹا نہیں اتے ہیں اور وعید عذاب جہنم
 کے مشرکوں کو اور شال مشرک کے ساتھ جہنم کے اور موحی کے ساتھ بعد سالم کے جو خاص ایک شخص کا ہو دھارنا مشرکوں کا غیر خدا

إِلَى عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ إِنَّ كَافًا لِقَاصٍ يَقُولُ إِنَّهُ يَخْرُجُ مِنْ أَكْثَرِ النَّحْلِ فَيَأْخُذُ بِسَامِعِ الْكَلَامِ يَأْخُذُ الْمُؤْمِنُ كَهَيْئَةِ الزَّكَامِ قَالَ فَغَضِبَ وَكَانَ مُتَكَلِّمًا
 جَلَسَ ثُمَّ قَالَ إِذَا سَأَلَ أَحَدُكُمْ عَمَّا يَعْلَمُ فَلْيَقُلْ بِهِ قَالَ مَنْصُورٌ فَلْيَقُلْ بِهِ وَإِذَا سَأَلَ عَمَّا لَا يَعْلَمُ فَلْيَقُلْ اللَّهُ أَعْلَمُ فَإِنَّ اللَّهَ أَعْلَمُ فَإِنَّ اللَّهَ أَعْلَمُ فَإِنَّ اللَّهَ أَعْلَمُ فَإِنَّ اللَّهَ أَعْلَمُ فَإِنَّ اللَّهَ أَعْلَمُ فَإِنَّ اللَّهَ أَعْلَمُ فَإِنَّ اللَّهَ أَعْلَمُ
 اللَّهُ أَعْلَمُ فَإِنَّ اللَّهَ أَعْلَمُ فَإِنَّ اللَّهَ أَعْلَمُ فَإِنَّ اللَّهَ أَعْلَمُ فَإِنَّ اللَّهَ أَعْلَمُ فَإِنَّ اللَّهَ أَعْلَمُ فَإِنَّ اللَّهَ أَعْلَمُ فَإِنَّ اللَّهَ أَعْلَمُ فَإِنَّ اللَّهَ أَعْلَمُ فَإِنَّ اللَّهَ أَعْلَمُ
 أَعْنِي تَعْلَمُ بِنِعْمِ كُنْزِ نَبِيِّ سَفْ فَلَا تَهْمُ سَنَةً فَاحْصَتْ كُلُّ شَيْءٍ حَتَّى كَلِمَاتِ الْحُلُومِ وَالْمَيْتَةِ وَقَالَ أَحَدُهُمَا الْعِظَامُ قَالَ وَجَلَّ جَهَنَّمُ مِنَ الْأَرْضِ كَهَيْئَةِ
 الذَّخَارِ قَالَ فَأَمَّا أَبُو مُعْيَاذٍ فَقَالَ إِنَّ قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوا فَأَدْعِ اللَّهَ لَهُمْ قَالَ هَذَا الْقَوْلُ يُؤْمَرُ نَأْيُ الشَّمَاكِ دُخَانٍ مُثَوِّقًا تَلْمِزُ هَذَا عَذَابًا لِلَّهِ قَالَ مَنْصُورٌ
 هَذَا الْقَوْلُ رَبَّنَا أَكْفِ عَنَّا الْعَذَابَ فَهَلْ يَكْتَفُ عَذَابُ الْأَخْرَجَةِ قَالَ مَضَى الْبَطْنَةُ وَالزَّكَاةُ وَالذَّخَارُ وَالْأَحْدَاثُ الْقَوْمُ قَالَ لِأَخِي الرَّؤُوفِ تَرْجِمُهُ مَرَّةً
 کہا ایک شخص ایہ عبد اللہ کے پاس اور کہا کہ ایک عظیم بیان کرتا تھا کہ نکلیگا زمین میں سے ایک دیوانہ جیسے قیامت کی قریب اور کافروں کے کان بند کر لیا اور سنوں کو
 نکام سا جو دیکھا سرور سے کہا کہ غصہ ہو گئے عبد اللہ اور تکیہ لگائی ہوئے تھے اٹھ بیٹھے اور کہا جب کسی پوچھی جاوے اسی بات کہ وہ جانتا ہے تو کہہ دے منصور نے کہا جو راوی
 حدیث میں کہ خبر دے اس سے اور جب پوچھا جاوے اس بات سے کہ نہیں جانتا تو کہہ دے اسدوب جانتا ہی اس کی کہ یہ یہی آدمی کے علم کی بات ہی کہ جب سے اس سے اس سے
 اسی چیز کا جو نہیں جانتا تو کہہ دے اسدوب جانتا ہی اس کی کہ یہ یہی آدمی کے علم کی بات ہی کہ جب سے اس سے اس سے اسی چیز کا جو نہیں جانتا تو کہہ دے اسدوب جانتا ہی اس کی کہ یہ یہی آدمی کے علم کی بات ہی کہ جب سے اس سے اس سے
 اصل اس خان کے یہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کہا کہ قریش میرا کہا نہیں تھی دعا کی یا اسدوب کہ میرے انہر سات برس کے قحط سی یوسف علیہ السلام
 زمانہ کے ہندو سوا پھر قحط پڑا اور سب چیز جو کے یہاں تک کہ کہا لیں اور مردی کہانے لگے اور عرش اور حضور دونوں ریلوین میں ایک نے کہا قیام ہی کہانی لگے
 اور کہا عبد اللہ نے زمین سے دیوانہ سنا کھنے لگا کہا راوی نے یہاں تاخیر سے اسے پاس باو سفیان اور عرض کے کہ ایک لوگ ہوا گئی اسدوب دعا کر دے لے کہا عبد اللہ
 نے یہی مراد ہے اس آیت سے یوم تاتى السحاب فخرى جحد لا ویک اسماں کہلا دیوانہ کڈ ہاں لیو گیا لوگوں کو یہ کہہ کی مراد ہے منصور نے کہا یہی مراد ہے اس
 آیت سے ربنا کشف عنا السحاب فخرى کھول دی ہم سے غلب سو کیا کہولا جاوے گا عذاب آخر تک لینے وہی قحط کا دیوانہ مراد ہے عبد اللہ کہہ گا کہ زکیا بطشہ اور رام اور
 دخان اور عرش اور منصور دونوں ریلوین میں سے ایک نے کہا کہ گذر گیا شش ہونا قمر کا اور دوسرے نے کہا اور مغلوب ہونا روم کا کہا ابو عیینہ کے کہ رام سی مراد
 وہ قتل جو بدر کے دن ہوا یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مقبر حم دخان لئے دیوانہ جب کا ذکر ہو ماتی السحاب دخان میں میں ہے اس میں مفسرین کے رد قول میں ایک
 وہی جو اس میں ایک آخر میں مذکور ہوا دوسرا کہ وہ دخان قریب قیامت کے ظاہر ہوگا اور اس سے منہ کو نکالے کام اور کافروں کو اسدوب مسام ہوگا جیسا اول روایت میں مذکور ہے
 اور بطشہ سے اشارہ ہے اس آیت کے طرف یوم یطش البطحۃ الکبرۃ یعنی جحد کبرنگے ہو انکو سخت پکڑ نامہ اور اس سے واقعہ بدر کا اور رام میں اشارہ ہے اس
 آیت کے طرف سوف کیوں لا لے اب ہوگی پکڑ پکڑ اس سے ہے مراد معاملہ بدر اور روم میں اشارہ ہی لم غلبت الروم کے طرف یعنی خبر ہے اس میں روم کے مغلوب
 ہونے اور یہی حضرت کے وقت میں ہو چکا عروج النبی قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من مؤمن الا وله بابان باب يصعد
 منه عمله وباب ينزل منه رزقه فاذا مات بكيا عليه فذلك قوله ما بكت عليهم السماء ولا الارض وما كانوا انظرين ترجمہ اس میں مالک نے
 کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مؤمن ایسا نہیں کہ اس کے کسی نبیوں و موزی نبیئے آسمان میں ایک دروازہ اس کے عمل نیک پڑتے ہیں دوسرے سے نذر
 اترتا ہے جب وہ مر جائے دونوں اُپر رہتے ہیں یہ فرماتا ہے اللہ کا کہ نہ روئی اپنے لئے کفار پر آسمان اور زمین اور نہ ہے وہ مہلت پانچواں ہے یہ حدیث
 غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مرفوع گرا سے سند سی اور موسیٰ بن عبیدہ اور زید بن ابان قاشی ضعیف ہیں حدیث میں خاتمہ سورہ دخان میں یہہ مضامین بہ
 ترتیب مذکور ہیں نزول قرآن کا شب قدر میں یا شب برات میں رجوبیت اور الوہیت اور ایوا اور امت اس سے کا کی طبع کبرے کا بیان بیان قوم فرعون کا
 کچھ تہذیب اسامال قول منکران بعث کا پیدا ہونا آسمان و زمین کا کہیں کہ لے اور انبات بعث کا اس سے بیان شجورہ قوم کا بشارت مقام امین اور جات اور عجول
 اور سندس اور تہذیب کی باس کے اور حور عین کے تہذیب کے اور فواک کی تعقیب کی لئے آسمان ہونا قرآن کا نبی کے زبان پر سورہ جاثیہ کہ اگرچہ مؤلف متہ
 اللہ علیہ نے نہیں لکھا مگر اسکا خلاصہ مضامین یہ ہے ان کتاب کلاب الارباب کے طرف سے قدریں کی جسی آسانی میں لکھنا اور انسان اور چاراپولن کا

نہیں مگر ایسا کہ حضرت گم ہو گئے کہ میں نے کہا کہ کسی نے کہا کہ لوگوں کی بری بات گئی ہماری یہاں تک کہ جب صبح ہوئی اور صبح میں وہ چلے آتی تھی جو اکی طرف سے سو لوگوں نے اپنا گھیرا رکھا آپ نے ذکر کیا کہ رومی نے کہنے فرمایا میرے پاس ملاد آیا جنوں کا سو میں نے اپنے پاس گیا اور میں نے اپنے قرآن پر ہر آپ بکھوٹے اور اکی نشانیاں دکھائیں اور نشان کہا میں نے اُن کے اُن کے شجرے کہا کہ یہ جنوں ہیں آپ نے توشہ مانگا اور وہ کسی خرید کی رہی والی سے اپنے فرمایا کہ جس ٹہری پر اس کا نام نہیں پتی وہ تمہاری ہاتھ لگاؤ گی خوب گوشے بہری ہو اور ہواٹ کی سنگنی لگو رہا ہے تمہاری جانوروں کا ہر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے فرمایا تم استقامت کرو ان دونوں سے بڑی وغیرہ کہ وہ توشہ ہی تمہارا ہو گا جنوں میں سے **ف** یہ حدیث حسن ہے مگر متبرحم بدلتجن میں حاضر ہوئے کہ اس میں عبد اللہ بن مسعود روایتیں متعارض ہیں کسی میں ان کا ہونا مذکور ہے کسی میں نہ ہونا مطلب ہے کہ عبد اللہ حضرت کے ساتھ گئے تھے مگر جنوں کی جمع ہونے کے بعد سے دور بیٹھے رہی اس لئے انہوں نے اپنا ہونا بھی ذکر کیا باعتبار جانے اور نہ ہونا ذکر کیا باعتبار حضور کے جمع ہونے میں اور یہ احتمال ہے کہ یہ معاملہ دوبار ہوا ایک میں حاضر ہوئے ایک میں نہیں **خاتمہ** سورہ احصاف میں فوائد ذیل مذکور ہیں کتاب کا اثرنا شرک کا ابطال مگر اسی اسکی جو غیر خدا سے دعا کرے جواب لے گا جو قرآن کو چھلاوی علم غیب نہ دانی کو شہادت ایک چیز کی تصدیق قرآن پر کہ مراد اس سے عبد اللہ بن سلام ہیں کا فزون کا فزون سے کہنا کہ اگر ایمان چاہتا تو پہلے چھوٹتا نام رحمت ہوتا تو رات کا مودہ و ملوخت وغیرہ کی بشارت **والدین** احسان کرنے کی وصیت اور تیس مہینے میں حمل و نضال رکھنا مال خلف کا جو مودہ اور اخلاف بی ایمان کا کا فزون کے کا بلہ دینا میں لہذا قصہ عاود کا قصہ جن بھیدیں کا کہ تکنا خدا کا آسمان زمین کے پیدا کرنے سے روبرو دوزخ کے مانا کا فزون کا سورہ **فصلی اللہ علیہ وسلم عن** **ع** **ابن** ہریرہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا مغفرت انک تو اپنے گناہ کے لئے اور مومن مردوں اور عورتوں کے لئے ہے فرمایا میں نے حضرت انکسا ہوں ہر دین ستر بار **ف** یہ حدیث حسن ہے مگر اور ہریرہ سے مروی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے مغفرت مانگا ہوں اللہ سے ہر دین ستر بار روایت کیا اسکو محمد بن عمر نے ابی سلمہ سے انہوں نے ابی ہریرہ سے **ع** **ابن** ہریرہ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم هذا الآية وما وراء من قولوا يستبدل قومًا غيركم لا يكونوا مثلكم قالوا ومن يستبدل بنا قال نضر بن رسول الله صلى الله عليه وسلم على منكب سلمان ثم قال هذا وقومهم هذا وقومهم ترجمہ ابی ہریرہ کہ آپ نے کہا ہریری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت الیکدن وان قولوا یعنی اگر تم ہر ماہ کے اسی عرب کے لوگوں ایمان یا جہاد سے اللہ تمہارے مل لاؤ گا دوسرے قوم کو کہ وہ تمہارا مذہب نہ ہو گئے مہا ہے پوچھا کہ کون لوگ دینے کے ہر بدلی آپ نے ایک ہاتھ مارا نشانہ پر سلمان کے اور فرمایا سوار کے قوم اور اس کے قوم **ف** یہ حدیث غریبہ اور اس کے اسناد میں گفتگو ہے اور عبد اللہ بن جعفر نے ہی یہ حدیث روایت کی ہے جابر بن عبد الرحمن سے **ع** **ابن** ہریرہ قال قال ناس من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم يا رسول الله من هؤلاء الذين ذكر الله ان توليوا استبدلوا بنا لا يكونوا مثلاً لنا قال وكان سلمان حبيب رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فصر رسول الله صلى الله عليه وسلم فحمد سلمان وقال هذا واصحابه والذين كفرت بيده لو كان لهم عيمان منوطا بالذي ائنا ولهم رجال من فارس ترجمہ ابی ہریرہ کہ آپ نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض ایروں نے عرض کی کہ اسی رسول اللہ کے کون لوگ میں وہ جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے کیا ہے کہ اگر ہم لوٹ جاویں تو ہمارے مل لاؤ گا اور وہ ہمارا مذہب نہ ہو گئے کہا رومی نے کہ سلمان کے بازو میں تھی سو ہاتھ مارا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمان کی زبان پر اور فرمایا وہ یہی ہے اور اس کے باقرے اسکی کہ جان میرے اس کے ہاتھ میں ہے اگر ایمان لگتا تو تیرا میں رزق چاند ستارہ میں بہت بلند تو ہی ملی آتی اسکو چند فارس کے لوگ **ف** عبد اللہ بن جعفر بن نجم والدہ میں علی بن مہزی کے اور روایت کے علی بن حجر نے عبد اللہ بن جعفر سے بہت کچھ اور روایت کے سے علی نے یہ حدیث سہیل بن جعفر سے انہوں نے عبد اللہ بن جعفر بن نجم سے متبرحم عجیب عطف ہے کہ عرب کے لوگ اکثر علم سے بہرہ یاب کم ہوئے بڑی بڑی علما جسے دین کو ترقی علم کو فروغ دیا اکثر عجمی ہوئے خواہ فارسی ہوں یا ہندی ترکی ہوں یا رومی چچا پنجہ جلدی اور علم اور تہذیب سے سب فارس میں پیدا ہوئی اسی طرح اکثر علم و اکابر فارسی گذری اس حدیث کے ان بزرگوں کے بڑی فضیلت ثابت ہوئی **خاتمہ** سورہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں فوائد مصر ذیل مذکور ہیں باطل ہونا کا فزون کے علو

برابر تھے علقہ الکوہی کا پیر بھی آپ نے اذہر لسان سے یاد کرو جب بھی ہم نے ان پر باجمہ تو جبین کچھ خیر تھے پھر تھی تھی جبرانی تھی مگر دیتی تھی اسکو چوراساف
روایت کی یہ حدیث کئی لوگوں نے سلام بن ابی النجود سی انہوں نے ابی داؤد سے انہوں نے حارث بن حسان سے اور انکو حارث بن زید سے
کہتے ہیں عن الحارث بن زید البکری قال قدیمت المدینة فدخلت المسجد فإذا هو غاص بالناس وإذا أركابٌ سودٌ تتحقق وإذا ليلٌ متفككة
التيف بن يدي رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت ما شأن الناس قالوا يريدون أن تبعث عمرو بن العاص وجهاً فاذكر الحديث بطوله نحو ما
حدثني سفيان بن عيينة معناه ونقلاً له الحارث بن حسان ترجمہ حارث بن زید کہنے لگا میں مدینہ آیا اور مسجد میں گیا کہ لوگ اس میں بہرہ می
اور کالی پیرے اڑ رہے تھے اور بلبل تلوار پر تلے میں لٹکائی ہوئے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے میں نے کہا کیا حال ہے لوگوں کا کہا ارادہ ہے حضرت کا کہ ہمیں عمرو
بن عاص کو سیطرف پہنچ کر کے حدیث اپنی طول کے ساتھ سنیاں گے روایت کے انداز میں کہ ہم نے عمرو بن زید کو حارث بن حسان سے کہتے ہیں خاتمہ سورہ
والذاریات میں مضامین ذیل مذکور ہیں صدق وعدہ قیامت آسمان کے قسم کا فرق سوال کہ قیامت کب ہوگی وعدہ خبت کا مستحق کئی آیات قدرت اسکی نیز
اور جان میں رزق آسمان میں بھی تمہل کلام کہہ کی ہر کلام کے ساتھ قصہ ضیف ابراہیم کا ہلاک قوم لوط کا تذکرہ موسیٰ کے حال کے تذکرہ ہاو کے ہلاک کی تذکرہ آسمان سے
کی آمد اسکی طرف بہانے کا ساحر و معجون کہنا انکا کوہد کرنا جن و انس کا عباد کے لیے رزاقیت اور قوت اور مسانت اس کی بیان غلاب کا سورہ
الطوری عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذباک الفجر والکعبین قبل الفجر فاذا بار السجود والکعبین بعد المغرب ترجمہ ابن عباس کہہ
آحضرت نے فرمایا جو ہم کے پیچھے مروا اس کے دو رکعتیں میں فجر کے قبل کے یعنی ستین اور سجدوں کے بعد مروا میں دو رکعتیں منہر کے بعد کی **ف** یہ حدیث غریبہ نہیں
جانتے ہم اسے مرفوع مگر اس سند سے محمد بن فضل کے روایت کے کہ وہ رشید بن کریم سے روایت کرتے ہیں پوچھا میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے محمد اور رشید بن کریم کے بیٹوں
کا حال کہوں انہیں زیادہ فقہ ہے تو انہوں نے کہا وہ دونوں ایک سی ہیں اور محمد میرے نزدیک راجح تر ہے اور پوچھا میں نے عبداللہ بن عبد الرحمن سے ان دونوں کا حال
تو انہوں نے کہا کہ وہ دونوں ایک سے ہیں اور رشید بن کریم میرے نزدیک زیادہ راجح ہیں خاتمہ سورہ طور میں یہ مضامین مذکور ہیں قسم طور وغیرہ کی وقوع غلاب
پر آثار قیامت مذکور ہیں وغیرہ ضیق کے خرابی فائدہ دنیا صبر کا دوزخ میں جہات ونعم کا وعدہ تقویٰ کے لئے وعدہ ذریعے الحاق کا انکے آباؤ کے ساتھ امداد جنہوں کے فائدہ
محمد وغیرہ سے نفی کہانت اور جنوں کے نبی سے شاعر و مغتری کہنا کافروں کا نبی کو پندہ امر معلق رسالت اور قرآن کے اور جواب انکا اگر آسمان ٹوٹ پڑی گا وہاں لاؤں
کا نہ ہونا کافروں کے کمر قیامت میں مبرا و تبیم و تحید کا حکم سورہ الاحقاف عن ابن مسعود قال لما بلغ رسول الله صلى الله عليه وسلم سدة مكة قال
انتهى اليها ما عرج من الارض وما ينزل من فوق فاعطاه الله عند هاهنا ما لم يعطيه عند بيتا كان قبله فوضعت عليه الصلوة ومسحوا وعطى حواشي سورته
البقرة وعصرها من النجفات ما لم يشركوا الله شيئاً قال ابن مسعود واذ بعثني لسدة ما بعثني قال السدة في السماء السادسة قال سفيان واثق بن
واسطرسفيان سدة فارد هاهنا قال عطاء بن رباح بن مغول اليها يتبع خلق الحق كما علمهم بما فوق ذلك ترجمہ عبداللہ بن مسعود کہہ جب بول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سدة المشرق تک پہنچے شب معراج میں کہا عبداللہ کہ سنتے ہوئی ہے اس تک جو چیز چڑھتے ہی زمین سے اور جو اترتی ہے اور سے سو غایت فرما میں انکو اللہ
تعالیٰ نے میں خیر بن کہ نہیں دین وہ کسی نبی کو اسے پہلی فرض ہو میں ان پر باجمہ نازین اور غایت ہوا انکو خاتمہ سورہ بقرہ کا بخشے گئے انکی امت کے کبر و کلمہ صبر کی
مگر میں اللہ کے ساتھ کے خیر کو ابن مسعود پڑھا اذینہ السدة یعنی جب ڈھانپ رہی تھی سدرہ کو جو چیز ڈھانپ رہی تھی کہا انہوں نے کہ سدرہ چھٹا آسمان میں ہے سفیادہ ہے
کہا ڈھانپ رہی تھی اسکو پودانے سونیکے اور اشارہ کیا سفیان نے اپنے ہاتھ سے اور ملایا انکو یعنی اس طرح اڑ رہے تھے اور مالک بن مومل کے سوا اور لوگوں نے کہا کہ اسی تک
نستے ہوا ہے علم خلق کا نہیں علم کہتے کوئی مخلوق اسکو ادب کا **ف** یہ حدیث حسن ہے مگر حم سدة المشرق ایک درخت ہے کہ اسکو طوبی ہی کہتے ہیں اور وہ
درخت ہے میرے لکے مخلوق کے ہر اپنے جیسے ہاتھ کے کان کے خڑکے حضرت کے کہ میں ہے ایک ایک شاخ انکی ہر خشتی کے کہ میں شب معراج میں ان پر تھی ہنگامے اترتے تھے اور
گئے انکی امسکے گناہ کو یہ یعنی انکے سبب خلوتی انداز ہوگا اگرچہ دوزخ میں کچھ دن غلاب ہو عن التیانی قال سألت زید بن جحیش عن قولہ عمار
جل فكان قاب قوسين أو أدنى فقال أخبرني ابن مسعود ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رأى جبریل کله استواءاً جاحراً ترجمہ شبانی نے کہا میں نے زید بن

ہر روایت الٰہی ایک نورانی اختر مضامین منورہ الٰہی یہ ہیں قرب قیامت کا اور اشعار و تمثیل کا بیان حشر کا بیان کچھ حال نوح علیہ السلام کا آسان ہونا قرآن کا ہر
آیت سی چار بار بیان ہوئے ہر قوم مادی ملکیت مکتذب شود کے اور ملکیت الٰہی بیان قوم کو لوہا کا بیان آل فرعون کا کٹنی روز قیامت کے توح محفوظ کا ذکر جنات و نہر
کا ذکر **سُورَةُ الرَّحْمٰنِ عَنْ** جابر قال حَجَّجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَصْحَابِهِ فَقَرَأَ عَلَيْهِمْ سُورَةَ الرَّحْمٰنِ مِنْ أَوَّلِهَا إِلَى آخِرِهَا فَاسْتَمَعُوا
فَقَالَ لَقَدْ قَرَأْتُمْ عَلَى الْحَقِّ نِيلَةَ الْحَقِّ فَكَأَنَّهُ لَمْ يَخْلُصْ مَرْدُودٌ وَمِنْكُمْ كُنْتُمْ كَمَا أَتَيْتُمْ عَلَى قَوْلِهِ قِيَامِي الْمَكْرُورُ لَكُمْ نَكَلًا بَانَ قَالُوا لَا يَسْتَعِينُ مِنْ نَعْمَتِ رَبِّنَا لَكُنَّا
فَالِكُ الْخَلْدُ ترجمہ جابر سی روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اصحاب کے طرف بکلی اور ان کے الٰہی سورہ رحمن اول سے آخر تک پڑھی اور اصحاب چپے ہی نہ باچے
فرمایا میں یہ سورہ جنوں کے لگے پڑھی تودہ مجھی چھا جواب نہی والی تہہ تم سے جب میں پہنچتا تھا اللہ تعالیٰ کے اس قول پر فبای الا دینے کس کس نعمتون کو
اپنے رکے جیٹلاد گے تم دونوں وہ کہتی تھی نہیں جیٹلاتے ہیں ہم تیرے نعمتون میں کسی چیز کو اسی رب ہمارا اور سب تعریف تجھی ہی **ف** یہ حدیث غریب
ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر ولید بن مسلم کے روایت ہے کہ وہ زبیر بن محمد سے روایت کرتے ہیں اسہ بن جنبل نے کہا زبیر بن محمد جو شام کو گئے ہیں شاید وہ نہیں ہیں
ضیے عراق کے لوگ روایت کرتے ہیں گمان ہے کہ وہ دوسرے شخص ہیں کہ لوگوں نے انکا نام بدل دیا اسلئے کہ وہ لوگ اس سے منکر حدیث روایت کرتی ہیں میں نے سنا ہے
میں محمد بن اسماعیل بخاری کہتے ہیں شام کے لوگ روایت کرتے ہیں زبیر بن محمد سی منکر روایتیں اور اہل عراق انسی روایت کرتی ہیں حدیثیں قریب صحت
خاتمہ سورہ رحمن ایک دفتر ہے رحمت کا کہ اس میں تذکیر بالآلہی بہت کچھ مذکور ہے حیاتی مضامین اس کے بہ قریب بیان مسطور بن تعلیم قرآن کی انسان کے
پیدائش شمس و قمر و نجوم و شجر کا بیان میزان زمین کا بیان شکایت اللہ کی نعمتوں کی جیٹلانگی اکیس مقام میں ایک آیت سی پیدائش جن و انس اور ربوبیت
اللہ کے پندار یا نونکا موتی و مرغان کا کھانا کشتیوں کا چلنا زین کے قافی خبر بقای ذات الٰہی وعدہ قیامت کا دہونا انس و جن کا کہ آسان زمین سے کھلا کر
آسمان کا پہنچنا قیامت میں سوال ہونا جن و انس سے حال مجرموں کا وعدہ جنت کا ڈر نیوالوں کے لئے اور بیان اس کے نعمتوں کا جیسے نہرین اور سیو اور فرش اور
حورین اور نخل اور رمان اور زعفران اور عقیقہ سی اور برکت اللہ کے نام کے **سُورَةُ الْوَاقِعَةِ عَنْ** ابی ہریرۃ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ أَفْعَلْتُ لِعِبَادِي الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ قَالُوا وَإِنْ شِئْتُمْ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا تُخْفِي لَهُمْ
مِنْ قُوَّةٍ أَعَيْنَ جَزَاءً أَمَّا كَانُوا يَعْلَمُونَ وَفِي الْجَنَّةِ نَهْرٌ يُدْرِكُ فِي ظِلِّهَا مِائَةُ عَامٍ لَا يَفْطَحُهَا وَأَقْوَامٌ أَنْ شِئْتُمْ وَهَلْ مَمْدُودٌ وَمَوْضِعٌ سَوِيٌّ فِي الْجَنَّةِ حَاضِرٌ
مِنْ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَأَقْوَامٌ أَنْ شِئْتُمْ هُمْ نَزَحْنَ عَنْ النَّارِ وَأَدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازُوا وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعٌ الْغُرُوفِ ترجمہ
روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تیار کی ہے میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے اسی
چیز کہ نہ کسے آنکھ نے دیکھی ہے اور نہ کسی کان نے سنی ہے اور نہ کسی دل میں اسکا خیال آیا ہے تمہارا جی چاہے تو پڑھ لو فلا تعلم نفس یسے نہر
جانا کوئی جی جو کہ تیار کی ہے اس کے لئے آنکھوں کی ٹہنڈک سی بلا اس کے علون کا اور جنت میں ایک درخت ہے کہ سوار کے سایہ میں
سورس تک چلا جاوے اور اسکو طی نہ کر کے تمہارا جی چاہے پڑھ لو وظل ممدود یعنی جنتیوں کے لئے ہے سایہ دراز اور ایک کوڑا رکھنے کی جگہ جنت
میں بہتر ہے دنیا سے اور جاس میں ہے تم چاہو تو پڑھ لو فَمَنْ رُحِمَ عَنْ النَّارِ جَوْشَخْصٌ وَرُكِبَا دَفْنٍ سَمِعَ اور اہل جہنم میں وہ اپنی ہمارا کو پہنچا
اور دنیا کی زندگی تودہو کے کی ٹی ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان فی الجنة
لشجرة یسیر الکرکب فی ظلها مائة عام لا یقطعها واقوام ان شئتم وظل ممدود وما مسکوب ترجمہ انس سے روایت
ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں ایک درخت ہے کہ سوار کے سایہ میں سورس چلا جاوے اور اسے طی نہ کر کے تمہارا جی
چاہے تو پڑھ لو وظل ممدود و ما مسکوب یعنی اور ان کے لئے ہے سایہ دراز اور پانی بہا یا گیا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اول باب میں ابی ہریرہ
سے ہی روایت ہے **عَنْ** ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی قوله وفُتِحَ مَرْقُوعَةٌ قَالُوا لَنْفَعُهَا كَمَا بَانَ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ وَمَسِيرَةٌ
مَا بَيْنَهُمَا حَسْبًا لَمْ يَرْجِعْ ابی سعید بنی صلی اللہ علیہ وسلم سی اس آیت کے تفسیر میں روایت کیا وفُتِحَ مَرْقُوعَةٌ یعنی چھوٹے اونچے (یعنی جنتیوں کے)

عَسَاءَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ قَالَ فَذَلِكَ أَفْضَلُ لَكُمْ وَأَمَّا سَائِرُكُمْ فَاسْتَمِعُوا لِمَا يُرَى عَلَيْكُمْ وَعَلَى
 عِيَالِكُمْ قَالَ فَرَجَعَتْ إِلَى مُحَمَّدٍ هَلَتْ وَوَجَدَتْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبُرْكَهَ أَمْرًا
 بِصَدَقَتِكُمْ فَادْفَعُوا هَالِكًا إِلَى رَجْمِهِ سَلِمَ مِنْ مَخْرِجِ النَّصَارَى رَوَيْتُمْ عَنْهُ أَنَّ هُنَالِكَ كَانَتْ أَسْرَى مِنْ سِيرِ أَسْرَى حَالَتِ مَوْتِي كَمَا لَيْسَ لِي هُنَا
 بِرَجَبٍ رَمَضَانَ أَيَا طَهَارَ كَيْفَ مَنَعَ ابْنِي بُوَيْسَ (یعنی کہا کہ توجہ میری حرام ہے جیسے ماں کی بیٹی) یہاں تک کہ گزری رمضان اس خوف سے کہ اگر کہیں
 شروع کرو نہیں اُس سے جماع راگو تو تار بند ہاں یہاں اُس کا میر طرف سے یہاں تک کہ جادی مجھ پر دن اور نہ ہو سکیگا مجھے کہ میں اُس کو چھوڑ دوں تو ایک رات وہ میر
 خدمت کر رہی تھی کہ کھل گئی اُسکی کوئی چیز (بعض روایت میں ہے کہ کھل گئی بازو کی انگلی) اور میں اُس کو داریے جماع کیا اُس سے (پھر جب صبح ہوئی
 اپنی قوم کے پاس آیا اور انکو اپنی حال سے خبر دی اور میں نے کہا میرے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تاکہ میں اپنی حال سے انکو خبر دوں تو میرے
 قومی نے کہا ہم تجاؤنگے قسم ہے اللہ کی ہم ڈرتے ہیں کہ ایسا ہوا ترے ہماری حق میں قرآن یا فراوان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کوئی ایسی بات کہ اُس کا
 اولہنا باقی رہے ہم پر لیکن تو جاؤ جو مناسب ہو کر کہا راونی کہ کہہ رکھا میں اور حاضر ہوا آپ کے پاس اور خبر دی میں نے انکو اپنی حال کی آپ فی فرمایا تو میر
 نے ایسا کیا میں نے کہا میں نے ایسا کیا فرمایا آپ نے تو میں نے ایسا کیا کہا میں نے ایسا کیا میں نے ایسا کیا میں نے ایسا کیا میں نے ایسا کیا میں نے
 ہوں جاری کیجئے اللہ کا حکم مجھ پر میں اُس پر ثابت رہی والا ہوں آپنی فرمایا اراد کر ایک بردہ کہا راونی کہ میں نے اپنے چہرہ گردن پر ہاتھ مارا اور عرض کی کہ قسم ہے
 اُس پر دروگہ کے جسے اُپاؤتے کے ساتھ بھیجا ہے میں مالک نہیں سوا اسکے کسی دوسرے کا فرمایا آپنی کہ پھر روزہ رکھ دو مہینے کا میں نے عرض کی اسی سوان کی مصیبت
 جو مجھ پہنچی ہے یہ روزی ہی میں تو پہنچی ہے فرمایا آپنی کہ پھر کہلاؤ سا مسکینوں کو میں نے کہا قسم ہے اللہ کے جسے اُپاؤتے کے ساتھ بھیجا ہے کہ ہم خود اچھے رات ہو گے
 رہی کہ رات کا کہا ہمارا پاس تھا فرمایا آپنے کہ جائے پاس جو نبی زریق کے کوٹہ تحصیلا ہی اور کہہ لگاؤ کہ دی وہ تھا کو کہلاؤ تو اُس میں سے اپنی طرف سے ساڑ
 مسکینوں کو اور باقی اُس میں سے خیر کر تو لے پورا اور اپنے عیال پر کہا راونی کہ پھر گناہ میں اپنے قوم کے پاس اور کہا میں نے کہا پائی میں نے تمہارے پاس تھی اور بڑی تجویز
 اور پائی میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کشادگی اور برکت حکم کیا ہے مجھ کو کہ تم لوگ اپنی زکوٰۃ مجھے دو سودی انہوں نے اپنی زکوٰۃ مجھ کو یہ حدیث ہے
 ہے کہا محمد نے سیام بن یسار نے نہیں سنا میرے نزدیک سلمہ بن صحیحی کہہ انہوں نے کہ سلمہ بن مخرور سلمان بن مخرور یہ کہتی ہیں اور سامین خولہ بن ثعلبہ یہ بھی
 روایت ہے مگر حم اس حدیث میں تصریح ہے کہ یہ کفارہ ہے ظہار کا نہ روزہ رمضان کا اور بعض روایتوں میں سلمہ بن مخرور کا نام نہیں آیا فقط راونی نے یہ کہا کہ ایک شخص
 آیا اور نے یون بیان کیا الی آخر حدیث میں جمہور نے ان دونوں روایتوں کو جدا جدا شخصوں کا قصہ سمجھا ہے اور ایک کو مجھول کیا ہے ظہار ایک کو روزہ رمضان کے
 کفارہ پر اور بعض تحقیق کے نزدیک دونوں ایک ہی شخص کا حال ہے اور واقعہ یہی ایک ہے پہل استدلال کیا ہے اس سے فقط کفارہ ظہار پر اور نہیں پائی کوئی تصریح روزہ
 رمضان کے کفارہ کے اور سبق ایک ٹوکرا ہے کہ ساڑ صاع کھجور اُس میں آتی ہے عَنْ النَّسَبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ يَهُوذَا ابْنِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ
 فَقَالَ السَّامُ عَلَيْكُمْ فَوَدَّ عَلَيْهِ الْقَوْمُ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَذَرُونَ مَا قَالَ هَذَا قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَهْلُهُ سَلَّمَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَ لَا وَلَكِنَّهُ
 كَذَلِكَ رَدُّهُ عَلَى فَرَدُّهُ فَقَالَ السَّامُ عَلَيْكُمْ قَالَ نَعَمْ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَحَدُكُمْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَقُولُوا عَلَيْهِ
 كَمَا هَلَتْ قَالَ وَلَا جَاؤَ أَحَدٌ مِنْكُمْ بِمَا لَمْ يَحْجِ بِهِنَّ اللَّهُ رَجْمَهُ اَنْسَ بِنَ مَالِكٍ سَمِعَ رَوَيْتُمْ أَنَّ ابْنِي بُوَيْسَ سَلَّمَ عَلَيْهِ سَلَّمَ وَأَرَانِي يَارُوحَ كَيْفَ بَاسَ يَا أَوْرَسَ كَمَا
 السَّامَ عَلَيْكُمْ (یعنی مری بڑے تیر اور جواب دیا لوگوں نے اُس کو تب فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تم جانتے ہو کہ انے کیا کہا انہوں نے کہا کہ اللہ اور رسول اُس کا خوب جائز
 سلام کیا ہے اُس نے اسی نبی اللہ کے اپنے فرمایا نہیں بلکہ اُس نے ایسا دیا کہا سو تم مجھے جواب دو صحابہ نے اُپو جواب دیا دینے نیت کی اُپو جواب نے کی کہ وہ لائق جواب نہ تھا
 پیر نے اُس پر یہودی سے پوچھا کہ تو نے اُسام علیکم کہا ہے اُسی کہا ہاں فرمایا اللہ کے نبی نے اُس وقت سے کہ جب سلام کرے تیر کوئی اہل کتاب سے تو تم تاہی کہو اُس کے جواب
 میں علیک لعلت یعنی تمہی پہ ہے جو تو نے کہا اور پڑی آپنے یہاں تاہی اذاجاؤ کہ یعنی جب آتی ہیں تمہارے پاس یعنی اہل کتاب دعا دیتی ہیں تمہکو ایسی جو نہیں
 دی تمہکو اللہ سے حدیث حسن ہے صحیح ہے عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ مَا نَزَلَتْ إِلَّا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَجَّيْتُمُ الرَّسُولَ فَقَدِ امْتُؤْنُوا بَيْنَ يَدَيْ جُحُومِكُمْ

سنہ یحدث عن زید بن ارقم ان عبد اللہ بن ابی قال فی غزوہ تبوک لئن رجعت الی المدینۃ لیخیرن لای عنہا لادل قال فابیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاکرت ذلک لہ فخلع ما قالہ فلا منی قومی فقالوا ما اردت الی ہذا فابیت البیت ونمت کما خیرنا فانا فی النبی صلی اللہ علیہ وسلم او انتہ فقال ان اللہ قد صدقک قال فانزلت ہذا الایۃ ہم الذین یقولون لا یتفقوا علی من عند رسول اللہ حتی یفصلوا رحمہم حکم عینیہ کہا سنا میں مجھ پر کعب قرظی سی چالیس برس ہو کہ وہ کہتے تھے زید بن ارقم نے کہا کہ عبداللہ بن ابی نے غزوہ تبوک میں کہا اگر ہم مدینہ میں لوٹ کر جادینکے تو غرت والی لوگ ذلت والو کنو کا لے گئے یعنی غامی اصحاب کو زید بنی کہا پھر کیا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور میں نے انہی ذکر کیا اور عبداللہ تم کہا گیا کہ میں نے تو کہا ہی نہیں اور ملامت کرنے لگے مجھے میرے لوگ اور کہنے لگی تو کیا جاتا تھا تبھی اس جھوٹ بولنی سی سو میں گھر میں آیا اور غلین ہو کر سو گیا اور انی مجھ سے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم با میں آپ کے پاس گیا اور فرمایا آپ نے کہ اسد تکانی تجھے سچا کیا کہا زید نے اور تری آیت ہم الذین سے آخر تک یعنی وہی لوگ ہیں کہ کہتے تھے مت خیر کرو ان لوگوں پر جو رسول کے پاس میں یہاں تک کہ منتشر ہو جاوےں آخرت تک **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **ع** جابر بن عبد اللہ یقول لکن فی غزوہ تبوک قال سفیان یرون اشاعر ولا بنی المصطلق فکسر رجل من المهاجرین رجلا من الانصار فقال المهاجر بالکفارین وقال لا نصاری بالکفار فصرح ذلک النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما بال دعوی الجاہلیۃ قالوا رجل من المهاجرین کسر رجلا من الانصار فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم دعوا فاکفوا منہ فصرح ذلک عبد اللہ بن ابی ابنہ سؤل فقال او قد فعلوها واللہ لئن رجعت الی المدینۃ لیخیرن لای عنہا لادل قال فقال عمر یا رسول اللہ دعنی اصوب عنک ہذا المنافی فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم دعہ لا یحدث الناس ان یحدثا یقتل اصحابہ وقال غیر عنہ فقال لہ اینه عبد اللہ بن عبد اللہ واللہ لا نقبل حتی تقرب انک الدلیل ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الغریز فعل ترجمہ جابر بن عبد اللہ کہتے تھے کہ ہم ایک جہاد میں تھے سفیان نے کہا لوگ خیال کرتے ہیں کہ وہ غزوہ تبوک میں مصطلق تھا سو ایک مہاجر نے ایک انصاری کے چوڑ پر گھونسا مارا اور مہاجر بکا ر اسی مہاجر نے اور انصار کے کہا اسی انصار کی لوگوں حضرت فی یہ کہا سکر فرمایا جاہلیت کی کہا کیوں نہ ہو لگی لوگوں کے کہا ایک مہاجر نے کسی انصار کے گھونسا مارا آپ نے فرمایا اس گھار کو جانے دو خراب ہے جب عبداللہ بن ابی نے سنا کہا ان لوگوں نے ایسا کیا جب ہم مدینہ جاوے گئے غرت دار لوگ ذلیلو کنو کا لے گئے عمر نے کہا اسی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چوڑے کے گردن اس منافق کے اپنے فرمایا جانے دو لوگ گھینکے کہ محمد اپنے یار کو مارتا ہے عمرو بن دینار کے سوا اور راویوں نے کہا کہ عبداللہ بن ابی کی بیٹے عبداللہ نے کہا ہم ہرگز یہاں نہ جاوے گئے جب تک تو فرما کرے کہ تو دل سے ہے اور حضرت غرت والی اسے اقرار کیا سبحان اللہ با منافق ثیامون **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **ع** ابن عباس قال من کان لہ مال یصلغہ حج بیت ربہ اویحی علیہ ذکاۃ فلم یفعل یسأل الرجعة عند الموت فقال رجل یا ابن عباس سأل اللہ فاما یسأل الرجعة لکفار فقال سألوا علیک فرانا یا ایہا الذین امنوا لا تلہکموا مواکم ولا اولادکم عن ذکر اللہ ومن یفعل ذلک فاولئک ہم الخاسرون وانفقوا مہار ذلکم من قبل ان تأتي احدکم الموت فیقول رت لولا اخرتنی الی اجل قریب فاصدق الی عمر واللہ خیر مما تعملون قال فما یوجب الزکوۃ قال اذا بلغ المال مائتین فصاعدا قال فما یوجب الحج قال الزاد والبغیر ترجمہ ابن عباس نے کہا جکو تہ مال ہو کہ حج کو جا سکے یا واجب ہو اس پر زکوۃ اور زکوۃ تو وہ موت کے وقت آرزو کر گیا دنیا میں لوٹنے کی ایک شخص نے کہا اسی ابن عباس اللہ سے ڈرو کہ دنیا میں لوٹنے کی آرزو کفار کر رہے تھے تو کہا ابن عباس میں تم پر قرآن پڑتا ہوں یا ایہا الذین سبھا تعلقن تک یعنی اسی ایمان والوں غافل مکر دیں تکو مال و اولاد تمہارا اللہ کی یاد سے اور جس نے یہ کیا وہی لوگ میں ٹوٹا یا نیوالی اور خرچہ کر دیا ہے تکو پہلی اس کے کہ آدمی تکو موت اور وہ کہنے لگے اسی پروردگار سے کیوں نہ مہلت دی مجھ کو تو نے تھوڑی مدت کہ میں صدقہ دیتا آخرت تک ایک سے پوچھا کہ کتنے مال میں واجب ہوئی زکوۃ کہا ابن عباس نے جب دوسو درہم ہو جاوےں یا زیادہ ایک سے پوچھا کہ حج فرض ہوتا ہے کہا جب توشہ دوسو سی **و** روایت کے ہم سے عبد بن حمید نے انہوں نے عبد الرزاق سے انہوں نے ثوری سے انہوں نے یحییٰ بن ابی حمیہ سے انہوں نے شاک سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

مندر اسکے ایسی روایت ہے ابن عیینہ فی اور کئی لوگوں نے یہ حدیث ابی حنیفہ مہنوں کے مناسک سے انہوں نے ابن عباس سے قول انکا اور مرفوع کیا اسکواریہ عبد الرزاق
 نے روایت زیادہ صحیحی اور ابوجاب مصابک نام صحیح ہے اور وہ قوی نہیں حدیث میں خاتمہ سورہ منافقون میں جہوئی کو ابھی فتوح کی نبی کی رسالت شریکیت
 انکی ایمانی اور ازداد انکا شکایت انکی فرسی کی شکایت لکے طبع سے منع کرنا منافقوں کا اتفاق ال سے خطاب مؤمنوں کے کہ تہن اموال وغیرہ نافع نہیں حکم انکار
 ال کا آخری ہونا اصل میں **سُورَةُ التَّعَابِينِ عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ وَسَأَلَهُ وَجُلُّ عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ مِنْ أَرْوَاحِكُمْ وَأَوْلَادِكُمْ
 أَوْلَادَكُمْ عَدُوًّا لَكُمْ فَاحْذَرُوهُمْ قَالَ هُوَ لَا رَيْبَ لَكُمْ أَنَّ رِجَالًا أَسْلَمُوا مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ وَارَادُوا أَنْ يَأْتُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَبَى أَنْ يَأْتِيَهُمْ
 أَنْ يَدْعُوهُمْ أَنْ يَأْتُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اتَّوَسَّعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَوْا النَّاسَ قَدْ ضَعُفُوا فِي الدِّينِ هُمُ الَّذِينَ هُمُ أَنْ يَأْتُوا هُمْ
 فَانْزَلَ اللَّهُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ مِنْ أَرْوَاحِكُمْ وَأَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَكُمْ فَاحْذَرُوهُمْ الْآيَةَ ترجمہ ابن عباس کے یہ آیت پوجی ہی ایمان والوں کے
 یہ یوں اور اولاد سی بعض تمہارے دشمن ہیں سوائے کچھ کہ یہ کسی جھٹیل اتری انہوں نے کہا کہ یہ لوگ تھے کہ اسلام لائی تھے مگر میں اور ارادہ کیا انہوں نے کہ
 انھیں کے پاس حاضر ہوں اور ان کے عورتوں اور اولاد سے روکا یہ حجب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی لوگوں کو کہہ دیا کہ دین میں بہت ہوشیار
 ہو گئے اور ارادہ کیا انہوں نے کہ اپنی اولاد کو نہ را دین سوال اللہ تعالیٰ فی یہ آیت اتاری یعنی فرمایا کہ انکا قصور معاف کرو سوائے تمہارے نے یہی آیت اتاری
 یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے خاتمہ سورہ تعابین میں مذکور یہی تہیج اور ملک اور حمد باری تعالیٰ کے پیدا ہونا کافروں میں کافران سابق کے مذاک و انکار و عبت کرنا
 کافروں کا حکم ایمان لانیکا یہود تعابین یعنی قیامت کا بیان نصیبت بی حکم اسکے نہیں آتی اطاعت خدا اور رسول کا حکم توحید الوہیت عدو ہونا بعض اموال
 و اولاد کا امر خدا سے ڈرنیکا جہانک ہو سکی وعدہ نضا عفا جرم و مغفرت کا واسطی ان لوگوں کے جنہوں نے جہاد میں مال خرچا علم اس تعالیٰ کا عیب شہادت
وَمِنْ سُورَةِ التَّحْرِيمِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا أُنْزِلَ حَرْصًا أَنْ سَأَلَ عُمَرُ بْنُ الْوَلَدَيْنِ مِنْ أَرْوَاحِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَيْنِ
 قَالَ اللَّهُ إِنَّ شَوْأَ إِلَى اللَّهِ قَدْ صَغَتْ كَلَامُكَ حَتَّى شَجَّ عُمَرُ وَخَجَّتْ مَعَهُ فَصَبَّتْ عَلَيْهِ مِنْ لَدَاوَةٍ فَتَوَضَّعَتْ يَا أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ مَنْ الْمُرَأَتَانِ
 مِنْ أَرْوَاحِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَانِ قَالَ اللَّهُ إِنَّ شَوْأَ إِلَى اللَّهِ قَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا فَقَالَ لِي وَاعْبَا لَكَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ الرَّهْبَرِيُّ وَكَرِهَ
 وَاللَّهُ مَا سَأَلَهُ عَنْهُ وَلَمْ يَكُنْهُ فَقَالَ لِي هِيَ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ قَالَ ثُمَّ اسْتَخِيرْتُ نَبِيَّ الْحَرَمِ فَقَالَ لَنَا مَعْشَرُ قُرَيْشٍ نَعْلِبُ لِنَا سَهْلًا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ
 وَجَدْنَا قَوْمًا نَعْلِبُهُمْ نِسَاءَهُمْ فَطَفِقَ نِسَاءُ نَا بَيْعُكُمْ مِنْ نِسَاءِهِمْ فَغَضِبْتُ بِنَا عَلَى الْمَرْأَةِ إِذَا هِيَ تَرَكُ حَبِي وَفَالَتْ أَنْ تَرَكُ حَبِي فَقُلْتُ مَا تَكْرُمُ مِنْ خَلْقِ
 قَوْلِ اللَّهِ إِنَّ أَرْوَاحَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَرْجِعْنَ وَتَحَرَّجَ أَحَدُهُنَّ النَّوْمَ إِلَى لَيْلٍ قَالَ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي قَدْ خَابَتْ مِنْ فَعَلِ ذَلِكَ مِنْهُنَّ وَخَسِرْتُ
 قَالَ وَكَانَ مَزِيْرِي بِالْعَوَاكِ فِي نَبِيٍّ أُمِيَّةٍ وَكَانَ لِي جَارٌ مِنْ الْأَنْصَارِ كُنَّا نَتَأَوَّبُ النَّزُولَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَيَنْزِلُ يَوْمًا
 وَيَأْتِي بِخَبَرٍ أَوْحَى وَغَيْرِهِ وَأَنْزَلَ يَوْمًا فَأَتَيْتُهُ بِمَنْزِلٍ ذَلِكَ قَالَ فَلَمَّا أَخَذْتُ أَنْ عَسَانُ تَعْمَلُ الْحِجْلَ لَتَعْمَلُ وَنَا قَالَ فَجَاءَنِي يَوْمًا عِشَاءً أَضْرَبَ عَلَى
 الْبَابِ فَخَرَجْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ حَدَّثَ أَمْرٌ عَظِيمٌ قُلْتُ جَاءَتْ عَسَانُ قَالَ عَظُمَ مِنْ ذَلِكَ طَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ قَالَ فَقُلْتُ فِي
 نَفْسِي قَدْ خَابَتْ حَفْصَةُ وَخَسِرْتُ وَأَنْتَ طَرَفٌ هَذَا كَأَيْنَا قَالَ فَلَمَّا صَلَّيْتُ الصُّبْحَ سَدَدْتُ عَلَى نِسَائِي ثُمَّ انْطَلَقْتُ حَتَّى دَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ وَكَلَّمْتُهَا
 هِيَ تَبَنِي فَقُلْتُ أَطْلَعْتُكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَا أَدْرِي هُوَ خَا مَعْتَرِلٌ فِي هَذَا الْبَيْتِ قَالَ فَانْطَلَقْتُ فَأَبَيْتُ عَلِيًّا مَا اسْوَدَّ فَقُلْتُ
 اسْتَأْذِنْ لِعَمْرٍ قَالَ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَيَّ قَالَ قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهُ فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا قَالَ فَانْطَلَقْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَادْخُلِي الْمَسْجِدَ يَكُونُ مَجْلِسُ النَّبِيِّ ثُمَّ
 عَلَيْنِي مَا أَجِدُ فَأَبَيْتُ الْغَلَامَ فَقُلْتُ اسْتَأْذِنْ لِعَمْرٍ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَيَّ فَقَالَ قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهُ فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا قَالَ فَكُلْتُ مُنْطَلِقًا إِذَا الْغَلَامُ
 يَدْعُوَنِي فَقَالَ دُخُلِي فَقَدْ ذَكَرْتُكَ لَكَ قَالَ فَدَخَلْتُ وَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُشْكًى عَلَى رُءُوسِهِ حَصِيدٌ قَرَأَتْ آيَةً فِي جَنَبِهِ نَقَتْ يَارَسُولَ اللَّهِ
 أَخْلَقْتَ نِسَاءَكَ قَالَ لَا قُلْتُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَوْ رَأَيْتُنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكُنَّا مَعْشَرُ قُرَيْشٍ نَعْلِبُ لِنَا سَهْلًا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَجَدْنَا قَوْمًا نَعْلِبُهُمْ نِسَاءَهُمْ

ابن عباس

ابن عباس

لوگ حور و نکو دہاتی تھی ہر حبیب دین میں آئی تھیں ایسے لوگ اپنی جنگجو تین دہاتی تھیں اور ہر عورتیں بھی انکی عادتیں سیکھنے لگیں سو میں انکے بہت پر غصہ ہوا اور وہ مجھے جواب نہی لگی مجھے بہت برا لگا اسی کہا انکو کیوں برا لگا اسکی قسم ضرور کہی بی بیان تو حضرت کو جواب نہی ہن اور انہیں کی ایک ایک سے خار تھی یہ دن رات تک حضرت عمرؓ کے کہا کہ ہر مہینے حصہ کیا تو جواب نہی ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو لے کر کہا ان اور خار تھی یہ ہم میں کی ایک ایک دن رات تک میں نے کہا بیشک جسے ایسا کیا تم میں سے وہ تو خراب لگی اور نقصان پایا کیا تم میں سے ہر ایک اس بات سے نہیں ڈرتی کہ اس پر غصہ ہو اپنے رسول کے غصہ کے سبب اور وہ ہلاک ہو جاوے پس حضرت مسکرائی اور میں نے کہا حصہ مت جواب نہی تو کہہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اور دست مالک اُنسے کوئی چیز اور مجھے سی مالک لیا کہ جو تیرا چلیے اور اس خیال میں مت رہ کہ تیری سوت تیرے خوب صورت اور چہیتی ہے رسول اللہ کی بیٹے تو اس کے برابر نہی مگر حضرت ہر مسکرائی ہر مہینے عرض کیا یا رسول اللہ میں آکا دل پہلاؤں کہنے فرمایا ہاں میں سر اٹھا کر دیکھا تو کہہ میں کچھ نظر آ یا سواتین چھڑوں کے میں نے عرض کی اسی رسول اللہ کے دیکھئے اللہ کہ وہ کشادگی دی آپکی اُمت کو اُسی کشادگی دی ہے فارس اور روم کو طلائد وہ عبادت نہیں کرتے اسکی ہر آپ اٹھ بیٹھے اور کہا تم ابھی تک شک میں ہو اسی ابن خطاب وہ لوگ تو ایسے ہیں کہ انکی نیکیوں کا بدلہ دیا میں ملکیا کہا حضرت عمرؓ نے کہ اپنی قسم کہانی تھی کہ اگر عورتوں پاس بجاوین ایک مہینے تک سو عتاب کیا انہیں اللہ تعالیٰ اور حکم کیا انکو کفارہ کا زہری لکھا کہ عروہ نے مجھے خبر دی کہ عائشہؓ نے کہا جب گذری تیس دن آئی ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور شروع کیا مجھ سے اور فرمایا اسی عائشہ میں سے ایک بات ذکر کر نیوالا ہوں تم اسکا جواب بغیر ایک شے کی نہ دینا پھر آپ نے یہ آیت پڑھی مایٰ نبی کہہ دیا اپنی بی بیوں کے آخریات تک حضرت عائشہؓ نے کہا قسم ہے اللہ کی وہ خوب جانتے تھے کہ میرے باپ بھی اون کو چور کا حکم کرنا تو میں نے کہا امین بابا یہ مشورہ لینا کیا ضروری ہیں اللہ اور رسول کو اور آخرت کی فکر کو اختیار کرتی ہوں معمر نے کہا خبر دی مجھے ایسے کہ عائشہؓ نے کہا اسی رسول اللہ کے اپنی بی بیوں کو آپ خبر نہی کہ میں آپ کو اختیار کیا حضرت نے فرمایا کہ مجھے اللہ تعالیٰ پیغام پہنچائے لئی یہاں سے شفقت میں اللہ کے لئی یہ حدیث حسن ہے مجھے غریب ہے اور کئی سندوں سے مروی ہے ابن عباسؓ سے خاتمہ سورۃ التیمم میں یہ مضامین حسب تفصیل ذیل مذکور ہیں خطاب

سنے کہ کو کہ حلال کو کیوں اپنا اور حرام کو کیوں ایسے قسم کہ جسکے سبب ایک حلال کو حرام کر دین کے کہو لینی کا حکم حضرت نے جو مضامین کہی اپنی بی بیوں سے اسکا بیان تو بہ کی ترغیب عائشہؓ اور غصہ کو رضی اللہ عنہا دوستی اور حمایت خلا و جبریل اور صالحان سونین کی نبی کے ساتھ نبی اگر طلاق دی تو اس سے بہتر بی بیان ملین دوزخ کا بیان کافروں کا عذر قبول نہوا تو یہ بوضوح کا حکم عزت نبی کی قیامت میں بلطوطہ پر نور کا بیان کافروں اور منافقوں پر جہاد اور سختی کا حکم توہم اور لوط کی بی بیوں کا حال فرعون کی بی بی اور میریم علیہا السلام کا حال **سُورَةُ الْمُلْكِ** کے تفسیر اگرچہ مولف نے بیان فرمایا مگر مضامین اس کے حسب تفصیل ذیل میں برکت اور ہمت اور قدرت الہی کا بیان موت اور حیوۃ کا بیان خلق سموات کا بیان جہنم کے عذاب کا بیان وعدہ مغفرت اور اجر کا خدا سے دینوالوں کے لئے اللہ کے علم کا بیان اللہ کا آسمانوں پر ہونا مذہبان سابق کے ہلاک کا بیان جبریل کے ہوا میں اڑنے کا بیان امر و ناسخ نہونا کیسا سوا اس کے نیک راہ اور گمراہ کا بیان سمیع و البصار و اندہ کا بیان حکم کرنا کافروں کا قیامت کے لئی قادر ہونا اس تعالیٰ کا ہلاک کرنا انہیں کے ایمان اور توکل کا حکم اپنی شکہا دینی کا بیان **وَمِنْ سُورَةِ نُونٍ وَالْقَلَمِ** عن عبد الواحد بن سلیم قال قد مت مکة فلقنت عطاء بن ابي رباح فقلت له يا ابا محمد ان ناسا عندنا يقولون في القدر فقال عطاء لعنتم الوليد بن عباد بن الصامت فقال اني اقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان اول ما خلق الله القلم فقال له اكتب فخرى يما هو كان الى الابد وفي الحدیث مشرقہ ترجمہ عبد الواحد بن سلیم نے کہا میں ملکہ آیا اور عطاء بن ابی رباح سے ملا اور میں نے کہا اسی بابا محمد ہمارے یہاں کچھ لوگ تقدیر کا انکار کرتے ہیں عطاء نے کہا میں ولید بن حباد سے ملا انہوں نے کہا میرے پاس ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے کہ پہلا اللہ نے قلم آیا اور اس کے کہا کہ جو ہونا والا ہے اب تک اُس نے لکھا اور اس حدیث میں ایک قصہ ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے کچھ ابن عباسؓ سے سندیں خاتمہ سورۃ نون میں حسب تفصیل ذیل مضامین مذکور ہیں قلم اور کتب کے قسم نفی جنوں کے نبی سے جانا اس کا نیکیوں اور بدوں کو نہی جہول اور مست

سورۃ نوح

اور کئی پانچ فضیلتیں استغفار کی آسمان سے مینہ کا رینا آگے کا پڑنا بیٹوں کی کثرت باغوں کا سرسبز ہونا اور نیکو کابر پور ہونا یا پھر آسمان اور چاند اور سورج کا آسمان کی بددلیلی کا تان میں بھانکا قوم نوح کے بت و دوسوع و نفوت و یعوق و نسر کا بیان بدو عانوح علیہ السلام کے مشرکوں کے لئے استغفار و توبہ کے لئے ہے۔

کے نبی و من سورۃ النجین عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما قرأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الجن ولا راہم اطلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی طائفۃ من اصحابہ عامر بن ابی سؤف عکاظ و قد جمل بنی النبیاطین و بنی خبیر السماء و ارسلت علیہم الشہب و صلی اللہ علیہ وسلم فی قومہم فقالوا ما لکم قالوا جمل بنینا و بنی خبیر السماء و ارسلت علینا الشہب فقالوا ما حال بنینا و بنی خبیر السماء قال فانطلقوا یضربون مشارق الارض و مغاربہا یتبعون ما ہذا الذی فی حال بنیہم و بنی خبیر السماء فانصرفوا لک النفر الذی توجہوا نحو ہامۃ الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و ہوں بخلۃ عامر الی سؤف عکاظ و ہوں بخلۃ یحییٰ باصحابہ صلوۃ العصر فلما سمعوا القرآن استمعوا لہ فقالوا ہذا واللہ الذی فی حال بنیہم و بنی خبیر السماء قال فانکم رجعو الی قومہم فقالوا یا قومنا اتسمعنا قرآنا عجبا یہدیک الی الرشید فامتابہ و کن نسرک یوتیک احد فانزل اللہ تبارک و تعالیٰ علی نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم قال و حی الی انہ استمع نفر من الجن و انما و حی الیہ قول النجین و ہذا الاسناد عن ابن عباس قال قول النجین لقومہم لما قام عبد اللہ یدعوہ کادوا یکونون علیہ لبداء قال لما لودہ یصلی و اصحابہ یصلون یصلوہ و لیسجدون یسجدون قال فاجابوا من طوعنا و اصحابہ کہ قالوا لقومہم لما قام عبد اللہ یدعوہ کادوا یکونون علیہ لبداء ترجمہ ابن عباس کہ کہانہ قرآن پڑھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جنوں پر نہ انکو دیکھا رسول خدا نے اپنی یاروں کے ساتھ عکاظ کے بارگاہ تہی (وہ مکہ مدینہ کے مابین لگاتار تھا) اور جنوں کے آسمان کی خبر کہ ہر تہا و زمین پر چڑھتے تھے (یعنی آسمان پر) سو جن اپنی قوم کے پاس گئے انہوں نے کہا کیا ہی جنوں کے کہا آسمان کچھ خبر مجھے رک گئی ہے اور میرے شہر ماری جاتی ہیں ان شوری والوں نے کہا یہ خبر کا کرنا کئی امر کے سبب ہی سو تم مشرق اور مغرب میں رہیں پھر واد دیکھو کہ کیوں کی ہے مجھے خبر آسمان کی سودہ علی مشرق اور مغرب کو مہذب تھے ہوی کہ کون چیزیں ہوئی ہے انکو خبر سے پھر جو کہ ملک تہامہ کو چلاتا حضرت پاس ہو چکا آپ تمام تلخہ میں تھے عکاظ کے بارگاہ کا ہوی ادباپ نماز پڑھتے تھے اپنے یاروں کے ساتھ فجر کے پھر جب جنوں قرآن سنا کان بلکا کر گئے لگی اور بولی کہ اسکی قسم ہے یہی حامل ہوئی ہے تمہارے اور آسمان کے خبر میں پھر اسی جگہ ہی اپنی قوم کی طرف لوٹ گئی اور کہنے لگی اے ہمارے قوم! اسمعوا لایہ یعنی مجھے سنا امک قرآن عجیب کہ ایچہ راہ بتا رہی سو تم پھر ایمان لائی اور شریک نہیں کرتے ہم اپنے رب کے ساتھ سکسو اللہ تعالیٰ اتار دیا انہیں کا قول اپنے نبی پر قل و حی الی انہ اور اسی ہادسی مروی ہے کہ ابن عباس نے کہا یہ ہی جنوں کا قول ہے کہ انہوں نے اپنے قوم سے کہا لما قام عبد اللہ یدعوہ کادوا یکونون علیہ لبداء یعنی جب کہرا ہوا ہے اسکا بندہ اسکو پکارنے لوگ اسپر شہدہ ہو جاتی ہیں جب انہوں نے حضرت کو دیکھا نماز پڑھتا تھا و اصحابہ آگے آگے ساتھ تھے اور انکے سجدہ کے ساتھ وہ بھی سب سجدہ کرتے سو تعجب کیا انہوں نے اصحاب کے اطاعت پر اور اپنی قوم سے کہنے لگے لما قام عبد اللہ لایہ ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے عن ابن عباس قال کان النجین یصعدون الی السماء یسعون الوحی فاذا سمعوا الکلمۃ زادوا فیها کتبعا فاما الکلمۃ فتکون حقا و اما ما راہ فیکون باطلا فلما بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منعوا مقاعدہم و کادوا ان یرسلوا و کثر النجین و مر فیہما قبل ذلک فقال لہما اللیس ما ہذا الا من امر قد حدث فی الارض فبعث جنودہ فوجدوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قائما یصلی بنی جلیل راہ قال عکۃ فلقوہ فاجابوہ فقال ہذا الحدیث الذی فی حدیث فی الارض ترجمہ ابن عباس کہ کہانہ آسمان کی طرف چڑھتے تھے آسمان کچھ خبر سن کر پھر جب وہ ایک بات سنتے تو بائیں اُسین پڑھ دیتی تو وہ ایک سچ ہو جاتا اور جو انہوں نے پڑھائیں تھیں جھوٹ ہوتیں پھر جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے انکے بیٹوں کے چہن گئی انہوں نے ابلیس پڑھ لیس اسکا ذکر کیا اور اسکے قبل تادم نہ ٹوٹتے تھے ابلیس نے کہنا یہ نہیں ہوا اگر کسی نئی حادثہ کے سبب جو زمین میں ظاہر ہوا ہے سو اسے اپنا لکھ کر طبع

تفسیر سورۃ النجین

بہیجا اور انہوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہہ کر ناز پڑنے پلایا وہ پہلا ٹوک کے پیچھے پانی دسی کہ تباہی کشا یہ کہ میں رسولی ہوں پسے اور کہا یہی نیا حادثہ ہے جو
 زمین میں ظہور ہوا یہ حدیث حسن صحیحہ خاتمہ سورہ جن میں مذکور ہے قتل جنوں کا اور بنی اسرائیل کے شرک سی اور عورتوں کا کہنا خداوند تعالیٰ
 کے اور سرکشی انگلی زیادہ بدتر نکلیاں سبب کی کلاومی انکہ خدا کا شرک پہرتے ہیں آسمان کے چکر دارا و شعلہ نلی کثرت اور بیشک مقرر کرنا جنوں کے خبر آسان
 سننے کی لمی نیک و بد معنا جنوں کا ایمان لانا انکا قرآن پر مسلمان اور کافر مودہ انکا وعدہ برکت کا ان لوگوں کے لئے جو دین پر ثابت رہیں جو قرآن سے کنارہ
 کرے اسکا عذاب متحدہ خاص کہ لئے ہی از دحام النرج من کانی پر وقت نماز کے اشراف نے الدعا اور اشراف نے التصرف کا رد وعدہ دوزخ کی عاصیوں
 لئے تباہی کا قیام کے وقت کو اور خاص ہونا علم غیب اللہ کی لمی احاطہ الہی اور گن رکھنا اس کا کہ چکر کو **سورۃ مرقم** اگرچہ مولف
 رحمتہ اللہ علیہ فی تفسیر میں اس کے لب کہوا لکرم خاصہ نظامین کے یہ میں خطاب نبی کو لفظ فطر ل اور حکم قیام شب کا تیغہ تہجد کا حکم قرآن پڑھنے کا ترسیل سے
 اور ذکر اور متسل الی اللہ طرف تو کمر آجائیکا حکم ربوبیت الہی و توحید الوہیت تہجد کا حکم زمین کا لازما اور یہاں اور کافیا کے دن مثل موسیٰ کی ہونا
 بکار نبی کا ملاک ہونا فخر کا سبب باقرانی اپنی رسول کے جو انوکھا ٹوڑا ہونا اور آسمانوں کا سنا قیامت میں تہجد کے فرصت منسوخ ہونا قرات قرآن
 اور قامت صلوة اور ادائی زکوۃ اور انفاق مال اور استغفار کا حکم **و من سورۃ المدثر عن** جابر بن عبد اللہ اللہ قال سمعت رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم وهو یحدث عن فترۃ الوحی قال فی حدیثہ یبئنا انا ائمتنی سمعت صفوانا من السماء فرفعت راسی فاذا ملک اللہ فی جانی
 یحییٰ جانی علی کرسی بین السماء والارض فحدثت منہ رعباً فرجعت فقلت ربما یتوفی قد توفی فانزل اللہ تعالیٰ یا ایھا المدثر وقل فاندل علی
 قولہ والرحمۃ فافجر قبل ان یفرض الصلوۃ ترجمہ طبرین عبد اللہ کہائیں سنار رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو بیان کرتے تھے وہ حال میں وحی موقوف ہو
 کا فرمایا اپنے کہ میں چلا جاتا تھا کہ منی میں ایک آواز آتا ہے اور اٹھایا میں ایا سر تو وہی فرشتہ جو مجھے خارجہ امین ملا تھا آسمان زمین کے سپین کرسی پر
 فطر ایمین اس سے ڈر گیا اور لوٹ آیا اور میں نے کہا مجھے کل میں لیٹ دو پہر مجھے کل اٹھا دیا اور یہ آیت اترتی یا ایھا المدثر سے فاجہر تک اور یہ معاملہ نماز
 فرض میں کے قبل تھا یہ حدیث حسن صحیحہ اور روایت کی یحییٰ بن ابی کثیر نے ابی سلمہ بن عبد الرحمن سے بھی مترجم پوری آیتین یون پر
 یا ایھا المدثر وقل فاندل وریبک فاکذب ویتاک فظہر والرحمۃ فافجر لے کر اور نے والی کہ اسوا اور ڈر لوگو کو اور اپنے پروردگار کی طرائی بول اور اپنے
 کہے پاک اور کہہ کر جوڑ دی **عن** ابن سعید عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان تصعد جبل من نار فتصعد فیہ سبعین خریفاً
 ثم یعود یم لک انک ابداً ترجمہ ابی سعید روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صعود ایک پہاڑ سے دوزخ میں کہ دوزخی اُسپر چڑھایا جاوے گا ستر برس ہر
 اور پہر پھیل دیا جاوے گا یہی عذاب ہوتا رہیگا **اسیہ** یہ حدیث غریبہ نہیں جانتے ہم سے مرفوع مگر ابن اسمعیل کے روایت ہے اور ائمہ کا کچھ مضمون
 عطیہ ابی سعید روایت کیا یہی موقوف **عن** جابر قال قال ناس من اہل بیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھل یعلمون انکم
 کم عدد خزنة جهنم قالوا لا ندی حتی نسأله فجاء رجل لے النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا محمد علیک السلام لیکم قال ویعالمون
 قال سألهم یهود ھل یعلمون انکم کم عدد خزنة جهنم قال فما قالوا قال قالوا لا ندی حتی نسأل نبینا قال انکب قوم سئلوا عما لا یعلمون
 فقالوا لا نعلم حتی نسأل نبینا انکبهم قد سألوا انکبهم فقالوا اننا اللہ جہنۃ علی باعدا اللہ انی سألہم عن ثوبۃ الجنة وہی الذرۃ فما
 جاؤا قالوا یا ابا القاسم کم عدد خزنة جهنم قال لھذا وھذا فی مرۃ عشرۃ و فی مرۃ تسع قالوا نعم قال لھم النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 ملائکۃ الجنة قال فسئلوا انکبہم ثم قالوا خزنة یا ابا القاسم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انکم من الذرۃ من الذرۃ ما کہ کہ چند نیوے اصحاب
 پرچہ کہ تہا کہنے کو معلوم ہے کہ خزانچی جنم کے کتنے ہیں انہوں نے کہا ہم نہیں جانتے مگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پہر ایک شخص آیا اور اسنے کہا کہ یا
 محمد تہا کہ ایر ہار گئے آج اپنی فرمایا کیوں اسنے کہا ہونے پوچھا اسنے کہ نبی تہا جاتا ہے کہ خزانچی دوزخ کے کتنے ہیں پہر انہوں نے کچھ جواب دیا اور کہا ہم
 نہیں جانتے جب تک اپنی نبی سے نہ پوچھ لیں اپنے فرمایا کہ کیا ہار گئے وہ لوگ جسے پوچھے کسی ایسے چیز سے وہ نہیں جانتے اور انہوں نے کہا ہم نہیں جانتے جب تک

نہ پوچھا کہ اپنے نبی سے (یعنی عیسیٰ بن مریم) کوئی بات نہیں ہے اور تو اس کے برعکس کہی کہ اپنی بات اپنی ہے پھر کہہ کھلا کہ جو اللہ کو کھیلے لاؤ اللہ کے دشمنوں کو
 میں اُنسی پوچھا ہوں کہ جنت کی مٹی کا ہلکی ہے اور دینیت پر حسب بیوہ کی لپکے پاس آپی پوچھا اسی ابوالقاسم جنہم کے خزانچی کہتے تھے میں اپنے ہاتھ سے اشارہ فرمایا اور
 ایک بار سون اٹھ سو ایک سو اور ایک بار نو سو (یعنی انیس سو) انہوں نے کہا ہاں پھر حضرت نے اپنے پوچھا کہ جنت کی مٹی کا ہلکی ہے وہ تھوڑی دیر چپ مہر ہی پر کہنے لگا
 روئی کی ہے اسی ابوالقاسم حضرت نے فرمایا میری روئی ہے **ف** اس حدیث کو نہیں جانتے ہم گارسی سندسی مجال کے روایت سی **ع** اُن سے من ماری علی بن رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّهُ قَالَ فِي هَذِهِ الْآيَةِ هُوَ أَهْلُ الثَّقَوِيَّ وَ أَهْلُ الْمَغْفِرَةِ قَالَ قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى أَنَا أَهْلُ أَنْ أَتَى هُنَّ ثَقَانِي وَ هُوَ
 يَجْعَلُ مَعِيَ الْهَافَا أَنَا أَهْلُ أَنْ أَغْفِرَ لَهُ تَرْجِمَہ انس بن مالک سی روایت کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس آیت کی تفسیر میں مومنین مومنین ہیں وہ
 مٹا لائق ہی کہ اس کے درجہ اور لائق ہے بخشے کی فرمایا حضرت نے کہ اللہ تعالیٰ فرمایا کہ میں لائق ہوں کہ بندے مجھے درجہ اور مجھے درجہ اور میرے واسطے کہ جو
 نہ نہیں آیا تو مجھے لائق ہے کہ میں اُسے بخشوں **ف** یہ حدیث حسن ہے اور سہل کچھ قوی نہیں حدیث میں اور سہل ہی یہ حدیث ثابت روایت کی ہے
خاتمہ سورہ درمیں ہے ڈرائیکا حکم اور یکبارہ در طہارت اور ترک شرک کا اور نہی تنبیہ سے بہت شکبار کے نفع صور اور تکلیف قیامت کے لذت ایک فرکے حکما
 ولید بن مخیرہ تھا اوٹیں خزانچی جنکے قیامت کا بیان چار چیزیں دخول جنہم کے جو آواز سے بہا لگیں وہ گدے میں مستحق ترس اور مغفرت کا ہونا اور ذکر کا
وَمِنْ سُورَةِ الْقِيَامَةِ عَنْ ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا نزل القرآن فحسب انہ لک یزید ان
 تحفظہ فانزل اللہ تبارک و تعالی لا تحکما لہ لسانک لتجمل بہ قال فکان یحکما لہ بہ شقیہ و حرک سفیان شقیہ ترمذی ابن عباس نے کہا جو خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم جب قرآن نازل ہوتا اپنی زبان ہلاتے کہ اسکو یاد کر لیں سو اللہ تعالیٰ اُسی یہ آیت مت ملتا اپنی زبان کو تو جلدی کرے قرآن کی ساتھ سے
 جو اوی میں ملاتی تھا اپنی دونوں ہونٹ اور سفیان نے لائی اپنے ہونٹ (یعنی طرح حضرت ہلاتے تھے قبل نزول آیت کے) **ف** یہ حدیث حسن ہے بھیجی ہے
 بن مدینی نے کہا یحییٰ بن سید قطان نے کہا کہ سفیان ثوری بہت اچھا کہتے تھے موسیٰ بن ابی عائشہ کو **ع** ابن عمر نقول قال رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم ان اذنی اهل الجنة منزلة لکن ينظر الى جنانہ و اذواجه و خدامہ و مسرورہ و مسيرة الف سنة و اگر موصوف علی اللہ عز و جل من ينظر
 الى وجہہ غد و لا وعشیہ ثم قرأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و حو لا یقرب منہ الا خیرة الی دینا ناظرہ ترمذی ابن عمر کہتے تھے کہ رسول خدا صلی
 علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنتیوں میں اذنی درجہ والا دیکھتا ہے اپنے باغ اور بیویوں اور خادموں اور تختوں کو نہر اور برکے راہ سے اور انہیں بڑے ربہ والا اللہ کے نزدیک وہ قدر
 جو دیکھتا ہے اس کے منہ کی طرف صبر اور شام پھر پڑے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یاتیمہ وجوہ سی آخر میں نے بہت سے مومنین سنین تازہ ہونگے اور اپنے رب کو دیکھتے
 ہونگے **ف** یہ حدیث غریبہ اور روایت کے یہ کہی لوگوں نے ہر س کے مثل کے مرفوع اور روایت کے عبد الملک بن ابیخیر نے ثور سے انہوں نے ابن عمر سے قول اُنکا اور مرفوع
 کیا اسکو اور روایت کی اتھنی نے سفیان انہوں نے ثور سے انہوں نے مجاہدی انہوں نے ابن عمر سے قول اُنکا اور مرفوع کیا انہوں نے ابن عمر سے قول اُنکا اور مرفوع کیا انہوں نے ابن عمر سے قول اُنکا اور مرفوع کیا
 سنین یہاں سورہ ثوری **خاتمہ سورہ** قیامت میں مذکور ہے قیامت کا اور نہی قرآن جلد پڑھنے سے اور آداب نزول وحی کے نبی کے لئی شکایت دنیا کی محبت کی دیر لگے
 کا بیان سکرات موت کا بیان شکایت انسانی عدم تصدیق کی اور ترک صلوة اور تکذیب اور موہبہ موثر لکی پیدائش انسان میں سے اور ثبات بعثت کا **سورہ**
دھر کا خلاصہ مضامین یہ بیان خلقت انسان کا شاکر و کافر ہونا انسان کا وعدہ سلاسل و اغلال کے کافروں کے لئے عفات برا کے خوابی نیکان نجات اور
 سرور و نصرت و رحمت و غیرہ میں چیزیں نزول قرآن کا بیان کہ بعد ذکر و سجدہ و تسبیح مذمت محبت دنیا کے اور خلقت کر کے آخر سے خلق انسان کا بیان
 موقوف ہوا اہمیت کا مشیت ازیدی پر وعدہ عذاب الیم کے ظالموں کے لئے عرض اس سورت میں جنت کا بیان نہایت تفصیل سے ہی **سورہ والمسلک**
 میں قسم ہے فرشتوں کی اور انار میں قیامت کے اور خلابی ہے جملہ انیوالوں کے دس جگہ اور ملاک مجراں اولین و آخرین انسان کے پیدائش کا بیان سما جانا اچھا اور
 موتی کا زمین میں تین کونے سایہ کا بیان جو قیامت میں ہو گا قبول ہونا مذکر کافروں کا قیامت میں اور جمع ہونا اولین و آخرین کا اُس دن ظلال اور عین
 دوزخ کا وعدہ مقبول کے لئے تھوڑی برف خدای مجرموں کی اور انکار انکار کو سے **سورہ نباء** میں پوچھا چاہا اور خلاف لوگوں کا قیامت کے باہر اُس سے

درجہ ثبات کے

درجہ ثبات کے

درجہ ثبات کے

درجہ ثبات کے

آیت میں کہ جہاں گئی تھیں دونوں پر جوہر کرتے تھے **ف** یہ حدیث صحیح ہے **عن** ابن عمر رضی اللہ عنہما قَالَا سَمِعْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ قَالَ يَقُولُ مَوْفِقُ الرَّسُولِ
 أَنْفَاؤُكُمْ أَنْفَاؤُكُمْ تَرْجَمُ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ
 رَوَيْتُ عَنْهُ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ
 يَوْمَ يَقُومُ يَوْمَ يَقُومُ يَوْمَ يَقُومُ يَوْمَ يَقُومُ يَوْمَ يَقُومُ يَوْمَ يَقُومُ يَوْمَ يَقُومُ يَوْمَ يَقُومُ يَوْمَ يَقُومُ يَوْمَ يَقُومُ يَوْمَ يَقُومُ يَوْمَ يَقُومُ يَوْمَ يَقُومُ يَوْمَ يَقُومُ يَوْمَ يَقُومُ يَوْمَ يَقُومُ
 مِنْ ابْنِ بَرَكَةَ رَوَيْتُ عَنْهُ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ
 أَشِيمُ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ
 كَالْأَوَّلِ مِنْ يَوْمِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ مَنْ تَوَقَّعَ الْحِسَابَ هَلَكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ قَالَتْ
 بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ
 كَيْفَ كُنِيَ حَسَابُ مِنْ طَلْعِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ
 نَسَبِي رَوَيْتُ عَنْهُ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ
 تَقْبَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ
 وَسَمِعْتُ قَالَ مَنْ حَسِبَ عَذَابَ تَرْجَمُ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ
 رَوَيْتُ عَنْهُ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ
حَامِلَةٌ سَوْرَةِ انْتِشَاقِ مِنْ قِيَامَتِكَ احوال سے مذکور ہے اسانوں کا پہنچنا اور زمین کا اپنے خزانوں کو ڈال دینا اور خالی ہو جانا قیامت میں خطاب سالکوں اور
 بِلَانِ السُّبْحِ اَوْ كُوشِشِ كَامِلِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ
 اَوْ ثَوَابِ صَالِحِينَ كَالْأَوَّلِ مِنْ يَوْمِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ
 اَلْمُسْتَقِيمِ عَمْرَةً وَالشَّاهِدِ يَوْمَ الْحُجَّةِ قَالُوا مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَلَا غَرَبَتْ عَلَى يَوْمٍ أَفْضَلَ مِنْهُ فِيهِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُؤْمِنٌ يَدْعُوهُ
 اللَّهُ يَجِئُكَ اسْتِجَابَ اللَّهُ لَهُ وَلَا يَسْتَعِيدُ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا عَاذَ اللَّهُ مِنْهُ تَرْجَمُ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ
 اَوْ يَوْمَ الْمَشْهُودِ عَزْوَكَ اَوْ شَاهِدِ جَمْعِهِ كَالْأَوَّلِ مِنْ يَوْمِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ
 وَهَذَا جَمْعٌ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ
 سَعِيدٌ وَغَيْرُهُ اَلْكَوْنُ صَنِيفٌ كَهَلِكَةٍ اَلْمُحِيطُ بِهَا سَبَبٌ اَوْ رَوَيْتُ عَنْهُ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ
 نَعْنِ قُرْآنَ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ
 سَعْدِ طَانٍ وَغَيْرُهُ اَلْمُحِيطُ بِهَا سَبَبٌ اَوْ رَوَيْتُ عَنْهُ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ
 شَقِيهِ كَالْأَوَّلِ مِنْ يَوْمِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ بَيْنَ يَدَيْهِ
 فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ أَنْ خَيْرٌ لَهُمْ بَيْنَ أَنْ يَنْتَقِمَ مِنْهُمْ وَيَأْتِي أَنْ يَسْلُطَ عَلَيْهِمْ عَذَابٌ وَهُمْ فَاخْتَارُوا النَّقِيَّةَ فَلَطَّ عَلَيْهِمُ الْمَوْتُ فَتَاتَتْ مِنْهُمْ فِي يَوْمٍ
 مَسْبُوعٍ الْقَاتِلُ وَكَانَ إِذَا حَدَّثَ بِهَذَا الْحَدِيثِ حَدَّثَ بِهَذَا الْحَدِيثِ الْآخِرُ قَالَ كَانَ مَلَكٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ وَكَانَ لِدَلِكِ الْمَلِكِ كَاهِنٌ
 يَكُونُ لَهُ فَقَالَ لَهَا هُنَّ أَنْظُرْ وَلَيْتَ غُلَامًا هُمَا أَوْ قَالَ فَطِنَا لَقِينَا فَعَلِمَهُ عَلَى هَذَا قَاتِلِي أَخَافُ أَنْ أَمُوتَ فَيَنْقُطَ مِنْكُمْ هَذَا الْعِلْمُ وَلَا يَكُونُ
 مِنْكُمْ يُعَلِّمُهُ قَالَ فَظَنُّوا لَهُ ظَنًّا وَصَفَّوْهُ فَأَمَرُوهُ أَنْ يَخْضُرَ ذَلِكَ الْكَاهِنَ وَأَنْ يَخْتَلِفَ إِلَيْهِ فَيَجْعَلَ يَخْتَلِفُ إِلَيْهِ وَكَانَ عَلَى طَرَفِ الْغُلَامِ رَاهِبٌ

انسانا انصاف کی تفسیر

انسانا انصاف کی تفسیر

[illegible]

سید محمد تقی علی

سورہ اصحٰی العسیر

سید محمد حسین علی

سوره و آیه

بِأَحْسَنِ مَا لَكُم مِّنْ أَمْرِ يُقَالُ لَكَ ذَٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِينَ ترجمہ الی ہر مکتبہ تہ چڑھے وہ تین اور پڑھے ایسے احکام الحاکمین تو چاہئے کہ کہہ دانا علی لکے
 آخر کہنے میں اس پر گواہ ہوں **ف** یہ حدیث اسی سند میں اس اعرابی سے مبنی جو ابی ہریرہ روایت کرتا ہے اور اس کا نام نہیں لیا گیا خاتمہ اس سورہ
 میں تم ہے انجیر کے اور تین اور طور سینین اور بلد مریج اور بیان کی بدائش کا اور نسل اس فلین کا اور علم الحاکمین موزارب العالمین کا **سُورَةُ اَوَّلُ**
بِاسْمِ رَبِّكَ عَنْ ابن عباس سند الزبائنیہ قَالَ قَالَ ابُو جَهْلٍ لَّنْ مَرَّيْتُ مُحَمَّدًا يَصْلِي لَكَ طَائِفًا عَلَى عَقْبِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
 سَلَّمَ كَوْفَعَلْ لَكَ حَدَّثَهُ الْمَلَكُ عِيَانًا ترجمہ ابن عباس اس آیت کے تفسیر میں کہا سند الزبائنیہ نے ملائکہ ہم دوزخ کے فرشتوں کو کہا انہوں نے کہ ابو جہل بولا
 اگر میں محمد کو مار پڑھتے دیکھوں تو اس کے گردن لٹاؤں گے روزوں کے اپنے فرمایا کہ اگر وہ ایسا کرے تو فرشتے اس کو دیکھتے ہی کر لیں **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے
عَنْ ابن عباس قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْلِي فَيُجَاءُ ابُو جَهْلٍ فَقَالَ أَلَمْ أَفْهَكَ عَنْ هَٰذَا أَلَمْ أَفْهَكَ عَنْ هَٰذَا أَلَمْ أَفْهَكَ عَنْ هَٰذَا فَانْفَرَّ
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَرَّكَ قَالَ ابُو جَهْلٍ أَنْتَ تَعْلَمُ مَا بَطَانَةُ أَكْثَرِيَّتِي فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فَيَدْعُ نَادِيَةً سَمِعَتْ زَبَانِيَةً قَالَ ابْنُ
 عَبَّاسٍ وَاللَّهِ لَوْ دَعَا نَادِيَةً لَحَدَّثَتْهُ زَبَانِيَةً اللَّهُ ترجمہ ابن عباس کہا بنی صلی اللہ علیہ وسلم مار پڑھتے ہی ابو جہل آیا اور کہنے لگا کیا میں تجھ کو اس سے منع نہیں کرتا
 کیا میں تجھ کو اس سے منع نہیں کرتا کیا میں تجھ کو اس سے منع نہیں کرتا یہاں پر جب حضرت نماز تمام کر چکے اس وقت چڑھا اور ابو جہل بولا تو جانتا ہے کہ کیسے ہنشین مجھے زیادہ ہنر
 اللہ تعالیٰ نے اس پر یہ آیت اتاری کہ وہ اپنے ہنشین ملائی ہم دوزخ کی فرشتے بلاتی ہیں ابن عباس کہا اللہ کے قسم اگر وہ اپنی ہنشینوں کو بلاتا تو اللہ تعالیٰ کے فرشتے
 اس کو مار پڑھتے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور اس میں ابی ہریرہ روایت خاتمہ سورہ اقرآن میں مذکور ہے رکے نام سے قرأت کرنا اور انسان کے پیر
 کا اور حکم کا بیان اور تعجب نماز کے مانع پر اور تحریریں ہے پر اور کافرون پر فرشتوں کے ملائکہ بیان اور حکم سجدہ کا **سُورَةُ الْقَدْرِ عَنْ يُونُسَ**
 بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ قَاهِرُ رَجُلٍ لِّلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بَعْدَ مَا بَاعَ مَعَاوِيَةَ فَقَالَ سَوَدَتْ وَجْهُهُ لَمَّا مَدَّ يَدَهُ لِيُحْكَمَ اللَّهُ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ بَنِي أُمِيَّةَ عَلَى مَبْلَغٍ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ فَكَذَّبْتُ أَنَا عَطِيَّةُ الْكُوفِيِّينَ لِيُفْعَلَ فِي الْحَجَّةِ وَزَلَّتْ أُنَا أَنْزَلَتْهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَمَا
 أَذِنَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِنَ الْفِ شَهْرِ عَمِلَ لَهَا بَعْدَ بِنَوَامِيَّةٍ يَأْمُرُ قَالَ الْقَاسِمُ فَعَدَّ نَاهَا فَإِنَّا هِيَ الْفِ شَهْرٌ لَا تَزِيدُ نَوَامِيَّةً
 وَلَا تَقْصُرُ ترجمہ یوسف بن سعد کہا ایک شخص حسن بن علی کی پاس کھڑا ہوا بعد اسکے کہ امام حسن بیت کر چکے تھے معاویہ اور اس نے کہا تو نے مومنوں کے موہنے میں کد
 لگا دی آپ نے فرمایا تو مجھ پر الزام نہ کہہ اللہ تجھ پر رحمت کرے یہ فرمایا کہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم کو بنی امیہ نے منبر پر نظر آئے تو ان کو برا لگا اللہ نے یہ آیت اتاری انا عطا لک الکوف
 ای محمد اور کوفہ سے مرا نہ رہے جب تک کہ اور یہ آیت اتری انا انزلناہ فی لیلۃ القدر یعنی عینا انا قرآن شب قدر میں اور تو کیا جانے شب قدر کیسے ہی شب قدر ہر مہینے
 سے بہتر ہے کہ سلطنت کو نکالنا میں بعد سے بنی امیہ ی محمد فاسم کہہ نہ سکے ان کے ایام سلطنت کو گنا تو ہزار ہی مہینے پایا الیکن کم نہ زیادہ **ف** یہ حدیث غریب ہے ہنر ہے
 ہر مل سکوا اسی سند میں قاسم بن فضل کے روایت اور بعضوں نے کہا روایت ہے قاسم بن فضل سے وہ روایت کرتے ہیں یوسف بن مازن سے اور قاسم بن فضل مدانی نقی
 میں یحییٰ بن سید اور عبد الرحمن فی الکوفہ کہا اور یوسف بن سعد ایک شخص مہول ہے اور ہم اس میں کوان الفاظ سے نہیں جانتے مگر اسی سے مقرر ہے اس شخص کو
 امام حسن رضی اللہ عنہ کا بیت کر لیا حضرت معاویہ سے ناگوار گذرا اور مسلمانوں کے جو حضرت امام کے امام کے مؤید تھے سبکی جانی حالانکہ اس بیت سے ہر اسناد
 ہوا اور ہر مہینے مسلمانوں کی جان بگلی اور خلاصہ جواب امام کا یہ کہ میں اس بیت میں مجبور ہوں کہ منظور الہی ہے کہ ان لوگوں کے سلطنت پر راہ تک رسائی
 اللہ نے سورہ قدر میں اس کے خبر دی **عَنْ** دُرِّ بْنِ جَحْشٍ يَقُولُ قُلْتُ لَآبِي بَنِي كَعْبٍ إِنَّ أَخَاكَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ مَنْ يَقُولُ يَحْمِلُ يُصِيبُ
 كِبْلَةَ الْقَدْرِ قَالَ يُغْفِرُ اللَّهُ لَكَ فِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ لَقَدْ عَلِمَ أَنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَّلِ وَأَخْرَجَ مِنْ مَصْنُوعَاتِ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ وَلَكِنَّهُ أَرَادَ أَنْ لَا يَكْتَلِ
 النَّاسُ تُحْطَفُ لَا يَسْتَنْفِي أَهْلَ الْكِبْلَةِ سَبْعٌ وَعِشْرِينَ قَالَ قُلْتُ لَهُ يَا بَنِي شَيْءٍ يَقُولُ ذَٰلِكَ يَا أَبَا الْمُنْذِرِ قَالَ يَا لَآيَةِ النَّبِيِّ أَخْبَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ أَوْ بَالِغًا مَعْرَافَةِ النَّاسِ تَطْلُمُ بَنِي مَدِينَةٍ لَا شُعْلُ لَهَا ترجمہ ابن عباس کہتا ہے کہ میں ابی بن کعب سے کہا کہ عبد اللہ بن مسعود کہا کرتے ہیں کہ جہاں
 ہر جگہ شب قدر آتی ہے کہا عبد اللہ بن عبد الرحمن کو بخشنے اور یہ کہتے ہیں کہ عبد اللہ وہ جانتے ہیں کہ آخر کے دس ایچ مہینے رمضان کچھ شب قدر ہے اور وہ

ابو جہل

ابو جہل

ستائیسویں واسطے، لیکن انہوں نے چاہا کہ لوگ اسی پر بہرہ و ساگر مٹھیں پھر اپنی قسم کہاتے تھے بغیر ہشتالی کردہ ستائیسویں رات میں کہے کہ کیوں کہتے ہو تم
 اسی ہولناک راہوں سے کہ اس نشان کے سبب جسے خبر دی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سوچ اسکی جھکو نکلتا ہی اور زمین شعلہ نہیں ہوتی **ف**
 یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے خاتمہ سورۃ القدر میں نزول قرآن کا شب قدر میں اور بہرہ و ساگر مٹھنے کی راتوں ہی اور نزول ملائکہ و روح مذکور ہے **سورۃ**
لَمْ یَكُنْ عَنِ الْخَبَرِ بَنُ فَلْفَلٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّسَّ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا خَيْرَ النَّبِيِّينَ قَالَ ذَاكَ اِبْرَاهِيمُ قَرِيبًا
 بن فضل نے کہا ستائیسویں رات میں کہ اس کو کہتے تھے کہ کہا اکیسویں نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی اسی نام مخلوق سے بہتر کہنے فرمایا وہ ابراہیم علیہ السلام میں **ف** یہ
 حدیث حسن ہے صحیح ہے خاتمہ سورۃ لکھن میں مذکور ہے ضرورت بنی کے انکی اور صحت مطہرہ کے انکی اور خبر ہے المکتاب کے متفرق ہوئی بعد کے دلیل کے
 اور امر اخلاص اور حقیقت کا اور اقامت صلوات و اتیان رکوعہ کا و عیدنا جنہم کے کفار اہل کتاب اور مشرکین کے لئے اور شکر اللہ ہونا انکا اور خیر اللہ ہونا انکا صحیح
 کا اور وعدہ جنت اور رضای الہیہ کا ان کے لئے **سُورَةُ اِذَا زُلْزِلَتْ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ الْآيَةُ يَوْمَئِذٍ**
لُحْدَتُ الْخَبَرُهَا قَالَ لَذُرُونُ مَا خَبَرُهَا قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ قَالَ فَاتُخْبَرُهَا اَنْ تَشْهَدَ عَلَى كُلِّ عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ بِمَا عَمِلَ فَيُخْبَرُ بِهَا نَوْمًا
 لہذا و کذا و ہذا خبر اہل ترجمہ الی ہر نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھ کر اس دن بیان کر کے یعنی زمین اپنی خبریں فرمایا اپنی تم بابت ہو کہ
 اسکی خبریں کیا میں لوگوں کے کہا اس اور رسول اسکا خوب جانتا ہے اپنے فرمایا خبریں اسکی یہ میں کہ گواہی دے گی وہ ہر بندہ پر عورت ہو یا مرد اسکی علم کی جو بات اسکی
 پیٹھ پر کہے میں کہیں اسنے فلانے دن ایسا ایسا کیا ہے اسکی خبریں میں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے خاتمہ اس سورۃ میں زلزلہ زمین کا مذکور ہے
 اور بائوہاں دنیا اسکا اپنے دینوں کو اور تعجب ساز کا اس پر اور ہر ایک نظام ہونا اعلیٰ اسکا خیر و شر سے **سُورَةُ الْعَادِيَاتِ** میں مذکور ہے قسم ایک صحت
 ملائکہ کی یا غازیوں کے گھوڑوں کی اور شکایت انسانی ناشکری اور محبت مائلی اور غفلت کے باعث سی **سُورَةُ الْقَائِمَةِ** میں تحویف قیامت سے اور اس کے لئے
 لوگوں کی اس دن اور اس ناہیادوں کا اس دن اور جزا و سزا علم کی مذکور ہے **وَمِنْ سُورَةِ الْاٰلِکَمْرِ التَّكْوِيْنِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ السَّخَّيْرِ اَنَّ النَّبِيَّ**
اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْرَأُ الْاٰلِکَمْرَ التَّكْوِيْنُ قَالَ يَقُولُ ابْنُ اَدَمَ مَا لِي مَا لِي وَهَلْ لَكَ مِنْ مَّالِكَ اِلَّا مَا نَصَّدَقْتُ فَاَمْضَيْتُ اَوْ اَكَلْتُ
فَاَقْبَلْتُ اَوْ لَبَسْتُ فَاَلْبَسْتُ تَرْجَمَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ خَيْرٍ سَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ تَقْرَأُ الْاٰلِکَمْرَ التَّكْوِيْنُ
 یہ میل مال ہے اور تیرا مال کچھ نہیں ہے مگر جسے صدقہ دیا تو نے اور جاری کر دیا یا کہا یا تو نے اور فنا کر دیا یا یہ بنا تو نے اور پرا کر دیا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے
عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ تَقْرَأُ الْاٰلِکَمْرَ التَّكْوِيْنُ
 ابوالکمر التکاثر **ف** ابوالکمر نے اپنی سند میں کہا روایت عمر و بن ابی قیس سے انہوں نے روایت کی ابن ابی لیلیٰ سے انہوں نے منہاں ہے اور یہ حدیث حسن ہے غریب ہے
عَنْ زَيْدِ بْنِ الْعَوَّامِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ ثُمَّ لَتَسْأَلُنَّ يَوْمَئِذٍ النَّاسَ يَارَسُوْلُ اللَّهِ وَاَيُّ النَّعِيْمِ نَسْأَلُ وَابْنَاهَا الْاَسْوَدَانِ التَّمْرُ وَ
الْمَاءُ قَالَ اَمَّا اِنَّهٗ سَيَكُوْنُ تَرْجَمُهُ زَيْدُ بْنُ عَوَّامٍ روایت سے روایت ہے کہ جب یہ تیرا ترمی تم لستائن کہ یہ پوچھے جاوے گے تم اس دن نعمتوں کے عرض کرنے کی اسی رسول
 کے کوئی نعمت کا ہے سوال ہوگا ہمارا پاس ہوا کہ جو اور پانی کے اور کیا ہے اپنی فرمایا یہاں ہوگا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے ہر باب ہوگا کے دوسری
 میں ایک یہ کہ نعمتیں اب تک لو میں گئے اور جسے بڑے بڑے ملک فتح ہوئی اور تم آرام و راحت میں ہو جاؤ گے دوسرے کہ سوال ضرور ہوگا کہ کوئی وقت بندہ پر ایسا نہیں
 کہ نہ بد و نعتیں اس سے صحت کے موجود ہوں صحت اور تندرستی اور صحت و صحت کے بڑی نعمتیں میں **عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ ثُمَّ لَتَسْأَلُنَّ**
يَوْمَئِذٍ النَّاسَ يَارَسُوْلُ اللَّهِ وَاَيُّ النَّعِيْمِ نَسْأَلُ وَابْنَاهَا الْاَسْوَدَانِ التَّمْرُ وَابْنَاهَا الْاَسْوَدَانِ التَّمْرُ وَابْنَاهَا الْاَسْوَدَانِ التَّمْرُ
 سیکون ترجمہ ابی ہر نے کہا جب یہ تیرا ترمی تم لستائن کہ یہ پوچھے جاوے گے تم اس دن نعمتوں کے عرض کرنے کی اسی رسول اس کے کس نعمت کا سوال ہے ہوگا ہمارا
 یہی دو چیزیں ہیں کہ جو اور پانی اور دشمن ہمارے سر ہے اور ہماری ہمارے دوش پر اپنے فرمایا ضرور ہوگا (یہ نعمتوں کا ملایا سوال) **ف** حدیث ابن عباس
 کے جو محمد بن عمرو ہی مروی ہے (یعنی جو اس سے اوپر گزری) سیر نزدیک زیادہ صحیح ہے اس حدیث سے اس لئے کہ سیفان بن عیینہ زیادہ یاد رکھنے والی اور بہت

تفسیر سورۃ الزلزلہ

تفسیر سورۃ الزلزلہ

تفسیر سورۃ العادیات

تفسیر سورۃ القایمہ

تفسیر سورۃ التکاثر

یَقُولُ رَبِّیْ عَذَابُكَ یَوْمَ تَعْتَبُ عِبَادُكَ جَمْعُهُمْ بَارِبْنِ عَارِبٍ کہ اگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دہنے ہاتھ کو تکیہ بناتے سوتے وقت اور فراتے رب تبارک سے آخر تک یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سی اور روایت کے نور ہے یہ حدیث ابی اسحاق سے انہوں نے برابر سے اور نہیں ذکر کیا ابی اسحق اور بار کے بچپن کسی راوی کا اور روایت کے شعبہ ابی اسحق سے انہوں نے ابی عبیدہ سے اور ایک دوسرے شخص سے انہوں نے براسی حدیث کی یہ راویوں نے انہوں نے ابی اسحاق سے انہوں نے عبداللہ بن یزید سے انہوں نے برابر سے اور مروی ابی اسحاق سے وہ روایت کرتے ہیں ابی عبیدہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مثل کے باب **مِنْهُ عَنْ** ابی ہریرۃ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَارِبْنِ عَارِبٍ إِذَا أَخَذَ أَحَدُكُمْ مَضْجَعَهُ أَنْ يَقُولَ اللَّهُمَّ رَبِّ السَّمَوَاتِ وَرَبِّ الْأَرْضِينَ وَرَبِّ كُلِّ شَيْءٍ وَالْقَائِلُ الْحَقُّ وَالْقَائِلُ الْمُنِيرُ رَبِّهِ وَالْقَائِلُ الْعَوْدُ ذَلِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ ذِي شَيْءٍ أَنْتَ أَخَذَ بِنَاصِيَتِهِ أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَالظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَالْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ أَفْضَلُ عَنِّي الدِّينَ وَالْعُرْبِيَّ مِنَ الْفَقْرِ تَرْجُمَةُ ابی ہریرۃ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم فرماتے تھے کہ جب ہم میں سے کوئی اپنے بچپن پر جاوے تو کہے اللہم سے آخر تک یعنی یا اللہ پالنے والی آسمانوں کے اور پالنے والی زمینوں کے اور پالنے والی ہماری اور پالنے والی ہر چیز کے چیزنے والی انا اور کس چیز کے (یعنی وہ چیز ہے جسے رخت نکلتا ہے) اور اتار دے تورات اور انجیل اور قرآن کے پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے ہر فساد والی چیز کے فساد سے تو پڑھو لا اے اللہ کے شے کے بالوں کو تو سب پہلے ہی تجھ سے پہلے کوئی چیز نہیں تو سب کے آخر ہے تیرے بعد کوئی چیز نہیں تو سب کے اوپر ہے تیری اور کوئی چیز نہیں تو سب کے نیچے ہے تیرے نیچے کوئی چیز نہیں اور اگر وہی میل قرض اور غنی کر دے مجھے محتاجی سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** **مِنْهُ عَنْ** ابی ہریرۃ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ عَنْ فِرَاشِهِ ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهِمْ فَلْيَنْفُضْهُ بِصِفَرٍ أَوْ رِدْءٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي مَا خَلْفَهُ عَلَيْهِ بَعْدَهُ فَإِذَا اضْطَجَعَ فَلْيَقُلْ بِأَسْمِكَ رَبِّي وَصَعْتُ حَنْبِي وَبِكَ أَرْفَعُهُ فَإِنْ أَمْسَكَتْ هَنُئِي فَإِزْجُوا وَأَنْ أَسْلَمْتُهَا فَأَحْضُظْهَا بِأَحْضُظْ بِعِبَادِكَ الصَّالِحِينَ فَإِذَا اسْتَقِظَ فَلْيَقُلْ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَافَانِي فِي جَسَدِي وَرَدَّ عَلَيَّ رَوْحِي وَأَذِنَ لِي بِدِينِكَ تَرْجُمَةُ ابی ہریرۃ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی تم میں کاٹھے اور پہننے بچپن پر لا کر آوی تو بتاتے کہ اپنے تہہ بن کے کہنے سے اپنا بچپن تین باجہاں سے لے کہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے بعد کیا چیز آسیر لگی ہے جب بیٹھ تو کہے اے اللہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے تیرے نام سی ای رب سیر کہی میں کو ڈپنی اور تیرے ہی نام سے اٹھاؤنگا سو تو اگر روک کہے میر جان کو یعنی موت دی تو رحم کر اُس پر اور اگر چوڑ دی تو تو کھینا کر اُس کی جیسے گجانی کرے کہ تیرے تہہ بن کی بندوبستی انتہے پہر جب جاگی تو تو چاہئے کہ کہے الحمد للہ آخر تک یعنی سب تعریف اس اللہ کو ہے کہ عافیت دی اُس کی سیر نہیں اور سیر پر سیر سیر اور حکم دیا کہ ہر ایک اپنے یاد کرے کہ اپنے توفیق دی **ف** اسباب میں جاوے اور عائشہ سے روایت ہے اور حدیث ابی ہریرۃ کے **باب** **مَا جَاءَ فِي مَنْ** يَقْرَأُ مِنَ الْقُرْآنِ عِنْدَ الْمَنَامِ بَابُ تَوَقُّفٍ قَبْلَ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ پڑھنے کے فضیلت میں **عَنْ** عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ كُلِّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفِيَّهُ ثُمَّ نَفَسَ فِيهِمَا هَافَهُمَا قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثُمَّ يَمْسُكُ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهِ يَبْدَأُ بِهِمَا عَلَى رَأْسِهِ وَوَجْهِهِ وَمَا أَمْلَ مِنْ جَسَدِهِ يَقُولُ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ تَرْجُمَةُ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہر رات جب اپنے بچپن پر آتے دنوں ہتیلیان جبر کے پہنکے اور پڑتے قل مولانا اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پہر پہر تے دنوں ہاتھ جہا تک پہنچتے اپنے بدن پر شروع کرتے سرور موندہ اور کے کہ بدن سے ایسا ہی کرتے تین بار **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے متبرحم اس حدیث میں تقدیم و تاخیر کے ہی راوی شریف مراد ہیں کہ پہلے قرآن پڑھتے پہر سوکتے اور ہاتھ سارے بدن پر پڑتے **باب** **مِنْهُ عَنْ** فَوْقَهُ مَنْ يَقُولُ أَنَا أَلْقَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلِمَنِي شَيْئًا أَفْعَلُ إِذَا أَوَيْتُ إِلَى فِرَاشِي فَقَالَ قُلْ يَا أَيُّهَا اللَّهُمَّ قُرْآنُكَ بَرَاءَةٌ مِنَ الشَّرِّ قَالَ سَعْبَةُ أَخِيَانَا يَقُولُ مَرَّةً وَآخِيَانَا يَقُولُ تَرْجُمَةُ فزہ بن نوفل نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کی کہ اے رسول اللہ مجھے ایسی چیز سکھا کہ میں اس کو کہوں جب اپنے بچپن پر آیا کروں تو آپ فرمایا اے اللہ کہ تو قل یا اے اللہ کفر و نفاق سے کہ اس میں نجات ہے شر سے شعبہ نے کہا ابی اسحاق کہی کہنے کہ پڑھ لکھا اور کہی لکھا کا لفظ دیکھئے **ف** روایت کے ہے موسیٰ بن خازم نے انہوں نے عیسیٰ بن انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے ابی اسحق سے انہوں نے فزہ بن نوفل نے اپنے باپ نوفل سے کہ وہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہر ذکر کی حدیث ہم معنی حدیث سابق کے اور یہ روایت صحیح ہے اور روایت کی زبیر نے یہ حدیث ابی اسحاق سے انہوں نے فزہ بن نوفل سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے اور یہ روایت مشابہ اور صحیح ہے شعبہ کے روایت کے اور مضرب ہو ہیں

[illegible]

باب ماجاء في التسمية والتكبير والتحميد عند المنابر ابوسے وقت تسمیہ و تکبیر و تحمید کے مابین **عن** علی قال شئت انی ذلحمة تجل يدك من طحين فقلت لو آتيت اباك فسألتيه فادام فقال لا ادر لكلاء هو خير لك ام ان اذنا اخذنا بمجمعكما تقولان لا والله ولتلتين واربعاً ولتلتين من تحميد وتسميه وتكبير وفي الحديث قصه ترجمہ روایح حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ شکیات کے لئے فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اپنے ہاتھوں کے گٹھن کو پکے پیسے کے سب سے سوکھا علی نے کہا کاش تم جاتیں اپنی باپ کے پاس اور اُس نے ایک غلام مانگتین (سو و گتین حضرت کے پاس اور انکا آپس ایک غلام) اور اپنے فرمایا میں تبادون تکو اس پر خیر کہ غلام سے بتر ہے تمہاری جب تم دونوں اپنے بھونون پر جاؤ تو کہا کہ تینتیس بار الحمد للہ و تینتیس بار بحان اہد اور چونتیس بار اللہ اکبر اور اس حدیث میں ایک قصہ ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ابن حون کی روایت سے اور مروی ہوئی یہ حدیث کئی سندوں سے حضرت علی سے **عن** علی قال جاءني فاطمة الى التسمية صلى الله عليه وسلم تشكروا على يدك فامرها بالتسمية والتكبير والتحميد ترجمہ حضرت علی نے کہا فاطمہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور شکیات کے لئے ہاتھوں کے گٹھن کو پکے پیسے کے سب سے سوکھا اور اپنی تسمیہ اور تکبیر اور تحمید **باب** منہ **عن** عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خلان لا يخلصهما رجل مسلم الا دخل الجنة الا وهما يسيران ومن يعمل بصا قليل يستحق الله في ذلك كل صلى وعشروا ويحدها وعشروا ويحدها وعشروا قال فانار آيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يعقد هابيده قال فقلت حسون ومائة باللسان واللف وحسان في اليد وان اذ اخذت مضجعت تسبحه وتكبره وتحمده مائة

موتے وقت سحر و کیمیا و جادو کا بیان

تجھے وقت التجھے کی دعا میں

مَا يَقُولُ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ إِلَى الصَّلَاةِ بِابْتِهَاجٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ يَقُولُ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ أَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاءُكَ الْحَقُّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اللَّهُمَّ لَكَ اسْمُكَ وَبِكَ امْنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَبِذَلِكَ انْتَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَبِكَ حَاكَمْتُ فَاعْفُ عَنِّي مَا قَلَّ مَثُتُ وَمَا أَثَرْتُ وَمَا سَرَرْتُ وَمَا عَلَنْتُ أَنْتَ إِلَهِي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو اٹھتے فرماتے تھے یا اللہ تیرے ہی لئے سب تعریف ہے تو ہی روشنی ہے آسمانوں کی یعنی رات ہے اور زمین کے اور تیری ہی ہے سب تعریف تو قائم کر بنو اللہ ہے آسمانوں کا اور زمین کا اور زمین کا اور جو لوگ نہیں ہیں تو سچا ہے اور تیرا وعدہ سچا ہے اور تیرا ملنا سچا ہے اور جنت حق ہے اور دوزخ حق ہے یا اللہ تیرے ہی لئی سلام لایا میں اور تیری ہی اور ایمان لایا میں اور تجھی پر توکل کیا میں اور تیری ہی طرف رجوع کیا میں اور تیرے ہی اسطر را میں اور تجھی کو حاکم بنایا میں سو بخند ہی جو کہ بھیجے میں گناہ اور جو بھیجے کہے اور جو چاہی اور جو کہے تو ہی معبود میرا نہیں کوئی معبود سوا تیرے **ف** یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہوئی ہے کئی سندوں کے ساتھ ابن عباس سے ہے صلی اللہ علیہ وسلم سے **باب** میں

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيْلًا تَحِينَ فَرَجَ مِنْ صَلَواتِهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ رَحْمَةً مِنْ عِنْدِكَ تَهْدِي بَهَا قَلْبِي وَتَجْعَلُ بَهَا أَمْرِي وَتَنْصِلُ بَهَا غَائِبِي وَتَرْفَعُ بَهَا شَأْنِي وَتُرْزِقُنِي بَهَا عَمَلِي وَتُلْهِمُنِي بَهَا رَشْدِي وَتُرْزِقُنِي بَهَا الْفَقْرِ وَتَعَصِمُنِي بَهَا مِنْ كُلِّ سُوءٍ اللَّهُمَّ اعْطِنِي إِنَّمَا نَأْوِي بِكَ لَيْسَ بَعْدَكَ كُفْرٌ وَرَحْمَةً إِنَّا لَبَهَّاشَتُ كَرَامَتِكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْفَقْرَ فِي الْقَضَاءِ وَتَزِيلَ الشُّهَادَةِ وَعَيْشَ السُّعْدَاءِ وَالنُّصْرَةَ عَلَى الْأَعْدَاءِ اللَّهُمَّ إِنِّي أُنْزِلُ بِكَ حَاجَتِي وَإِنْ قَصُرَ رَأْيِي وَصَعَفَ عَمَلِي فَقُضِّتْ إِلَيَّ رَحْمَتُكَ فَاسْأَلُكَ يَا قَاضِيَ الْحُكْمِ وَيَا شَافِيَ الصُّدُورِ وَكَاشِحَ الْبُيُوتِ أَنْ تُجِيرَنِي مِنْ عَذَابِ السَّعِيرِ وَمِنْ دَعْوَةِ الشُّرُورِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْقُبُورِ اللَّهُمَّ مَا قَصُرَ عَنِّي رَأْيِي وَلَمْ تَبْلُغْهُ يَدِي وَلَمْ تَبْلُغْهُ مُسَلِّمِي مِنْ خَيْرٍ عَدَلْتُهَا أَحْلَامُ خَلْقِكَ أَوْ خَيْرُ أَنْتَ مُعْطِيهِ أَحْلَامُ عِبَادِكَ فَإِنِّي أَرْغَبُ إِلَيْكَ فِيهِ وَأَسْأَلُكَ بِرَحْمَتِكَ رَبِّ الْعَالَمِينَ اللَّهُمَّ ذُكِّبَ الشَّدِيدُ وَالْأَمْرُ الرَّشِيدُ أَسْأَلُكَ أَلَا مِنْ يَوْمٍ أَلْوَعِيدُ وَنَجَّةً يَوْمَ الْخُلُوعِ مَعَ الْقَرَّةِ بَيْنَ الشُّهُورِ الرَّكْعَةِ السُّجُودِ الْمَوْقِفِ بِالْعُمُودِ أَيْكَ رَحِيمٌ وَدُودٌ وَأَيْكَ تَفْعَلُ مَا تَرِيدُ اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا هَادِينَ مُهْتَدِينَ غَيْرَ ضَالِّينَ وَلَا مُضِلِّينَ سَلَامًا وَلَا بِلَا آتَاكَ وَعَدًا وَلَا عَدَا تَكُنْ نَجِيحَتِكَ مِنْ أَحَبِّكَ وَنُعَاذِي بِعَدَاؤِكَ مَنْ خَالَفَكَ اللَّهُمَّ هَذَا الدُّعَاءُ وَعَلَيْكَ الْأَجَابَةُ وَهَذَا الْجَهْدُ وَعَلَيْكَ التَّكْلَانِ اللَّهُمَّ اجْعَلْ لِي نُورًا فِي قَلْبِي وَنُورًا فِي قَابِرِي وَنُورًا مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَنُورًا مِنْ خَلْفِي وَنُورًا عَنْ عَيْنِي وَنُورًا عَنْ شِمَالِي وَنُورًا مِنْ فَوْقِي وَنُورًا مِنْ تَحْتِي وَنُورًا فِي سَمْعِي وَنُورًا فِي بَصَرِي وَنُورًا فِي شَعْرِي وَنُورًا فِي بَشَرِي وَنُورًا فِي كَفِّي وَنُورًا فِي عِظَامِي اللَّهُمَّ عَظِّمْ لِي نُورًا وَاعْظِمْ نُورًا وَاجْعَلْ لِي نُورًا سُبْحَانَ الَّذِي تَعَطَّفَ الْبَحْرُ وَقَالَ بِهِ سُبْحَانَ الَّذِي لَا يَسُجُدُ لَهُ سُبْحَانَ الَّذِي لَا يَنْبَغِي التَّسْبِيحُ إِلَّا لَهُ سُبْحَانَ الَّذِي أَنْفَضَ وَالتَّعْبِ سُبْحَانَ الَّذِي سُبْحَانَ الْكَرَمِ سُبْحَانَ الَّذِي الْجَلَالِ وَلَا ذَرْأَ كَرَّمَ جَمْعُ ابْنِ عَبَّاسٍ كَمَا كُنَّا نَسْمَعُ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ كُفْرًا تَهَيَّأَ حِينَ فُلَانٍ بَوَّاتِ ابْنِي مَارَسِي بِالْمَكَّةِ (يعني بعد تجھ کے) یا اللہ انی اساک سے آخر تک تجھے یا اللہ یا اللہ ہر مہینے تجھے ایسی رحمت تیرے پاس کی کہ راہ پر جاؤ اس سے میرا دل اور خاطر جمع ہو جاؤ میرے اور جمعیت و اہل ہو مجھے پریشانی ہی اور سو جاؤ اسکی برکت ہی میرے غائب اور بلند ہو جاؤ درجہ میرے حاضر کا اور پاک ہو جاؤ اسکی سبب میرے عمل اور سکھلاؤ تو مجھے اس سے سی ہی راہ اور صحیح کردی تو اس سے میرے چہیتوں کو اور بچاؤ تو اس سے مجھے ہر اشی سے یا اللہ وی کہو ایمان اور یقین ایسا کہ نہ ہو کہے بعد کفر اور دی ایسی رحمت کہ پہنچوں میں اس سے تیرے کرامت کے شرف کو دنیا اور آخرت میں یا اللہ یا اللہ ہر دن میں مرا کو پہنچا قضا میں اور مہمانی شہید ہوئی اور زندگی نیکوئی اور دوشمنوں پر یا اللہ میں سے لگے اپنی حاجت لایا میں اگرچہ میرے عقل تھوڑی ہے اور عمل ضعیف ہی محتاج ہوں تیری رحمت کا تجھ سے یا اللہ ہر مہینے ای ہر کاموں کے بنیوالی اور سنو کہ درست کرنے والی کہ بچاؤ تو مجھ کو دوزخ کے عذاب سے جیسا بچا ہی تو دریاؤں کو لٹنے سے اور بچاؤ تو ہلاک کرنے والی دعا سی اور قبر و کج فتنوں سے یا اللہ جو میرے عقل میں نہائی اور میرے نیت اور سوال بھی اس تک نہ پہنچا اور وہ کیا ہے تو لی اسکا اپنی کسی مخلوق سے یا وہ چہ کہ تو اپنی کسر بند کو دینی والا ہے سو میں وہ تجھی طلب کرتا ہوں اور یا اللہ ہوں تجھی تیرے رحمت کے وسیلے سے اسی پانی والی خالوں کے یا اللہ یا اللہ فوت والی اور اپنے کام والی یا اللہ یا اللہ

ہو میں تیرا جگہ تیرے لئی کان سیر اور کنبہ سیر اور گودا میرا و قدیمی اور چپی سیر نہ چرب سر اٹھاتے فراتی اللہم ربنا سے من شیء تک یعنی لے اللہ رب ہمارا نبی کو جو
تہنیا آسمان اور زمین پر جو ایک پیچھے اور جہنمی جو چار جگہ کے بعد پر چرب سر کرتے فراتی اللہم ربنا سے من شیء تک یعنی لے اللہ رب ہمارا نبی کو جو
تجھے پر ایمان لایا میں اور تیرا ہی راجع ہوا سجدہ کیا میرے منہ سے اسکی لئی جیسی اے بنایا اور اس کے تصویر کھینچی اور اس کے کان اور اکھیں کہولین سو بڑی برکت والا ہی سب
بنائی والو اس جہا پر سب کے آخر میں تشہد کے بعد اور سلام کے قبل فرماتے اللہم غفر لی سی آخر تک یعنی یا اللہ بخندہ می اسکو جو میرے الکی کیا اور جو تجھے کیا اور جو چھپایا اور
جو کھولا اور جو مجھے زیادہ جانتا ہے میرے علم میں سے تو ہی ہے مقدم کر نیوالا اور جو کر نیوالا کوئی معبود نہیں تیرے سوا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن**
عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ قَالَ وَجَّهْتُ وَجْهِي لِلدَّيْنِ فَطَرْتُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ
إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ اللَّهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَنْتَ رَبِّي وَأَنَا عَبْدُكَ
ظَلَمْتُ نَفْسِي وَاعْتَرَفْتُ بِذُنُوبِي فَأَغْفِرْ لِي ذَنْبِي جَمِيعًا إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ وَاهْدِنِي إِلَى خَيْرِ الْأَخْلَاقِ لَا يُهْدِيهِ إِلَّا أَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّي
سَيِّئَاتِي لَا يَصْرِفُ عَنِّي سَيِّئَاتِي إِلَّا أَنْتَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَايَ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِي يَدِكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ أَنَا بِكَ وَإِلَيْكَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ اسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ
إِلَيْكَ فَإِذَا رَكَعَ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ أَمَنْتُ وَلَكَ أَكَلْتُ وَخَشَعْتُ لَكَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَعِظَانِي وَإِذَا رَفَعَهُ قَالَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلًّا لَكَ سَلَامًا وَ
مِلًّا لَكَ أَرْضًا وَمِلًّا مَا بَيْنَهُمَا وَمِلًّا مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدَ ذَلِكَ أَسْجُدُ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ أَمَنْتُ وَلَكَ أَكَلْتُ وَجَّهْتُ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَ
صَوَّرَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ تَبَارَكَ اللَّهُ لَعَنَ الْخَالِفِينَ ثُمَّ يَقُولُ مَا بَيْنَ الشُّهُدَاءِ السَّلَامُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا
أَعْلَنْتُ وَمَا أَسْرَفْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ تَرْجُمُهُ وَيَتَسَبَّحُ حُضْرَتُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ
كُہے ہوتی نماز میں یعنی بعد کبیر تحریر کے فرماتے وجہت وجہی سے واتوب الیک تک اور معنی اس کے اور گزری مگر کتبک وسعدیک سے آخر دعا تک کہ معنی یہ کہ حاضر ہوں
میں تیرے خدمت میں اور وفاقت کی میں تیرے اطاعت کی ساتھ اور خیر بالکل تیرے ہاتھ میں ہے اور تیرے تیری نزدیکی حاصل نہیں ہو میں تیرے ہی اوپر اعتماد کرتا ہوں
اسی رب ہمارا بلند ہے تو مغفرت مانگتا ہوں میں تجھے اور توبہ کرتا ہوں تیرے الکی پہر جب رکوع کرتے اللہم ربنا سے من شیء تک یعنی لے اللہ رب ہمارا نبی کو جو
میں گزری پہر جب سجدہ کرتے فرماتے اللہم ربنا سے من شیء تک یعنی لے اللہ رب ہمارا نبی کو جو تیرے بعد تشہد کے اوپر سلام کے فرماتے اللہم غفر لی سے
آخر تک اور معنی الکی ہی ہے اوپر کے حدیث میں گزریے فقط آمین ایک لفظ دما تشریف زیادہ ہے اور اس کے معنی جو حد زیادہ بڑھایا میں یعنی اسکو ہی بخندہ کے **ف**
یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مگر ترجمہ الشرائع الیک کے کئی معنی میں چنانچہ معنی الجار میں ہے کہ مراد اس سے یہی کہ تیرے تیری نزدیکی حاصل نہیں ہوتی اور تیرے
رضامندی نہیں ملتی یا تیرے طرف چڑھتا نہیں اور خیر تیری طرف چڑھ جاتی ہے اور اس کلمہ میں تعلیم ہے اور کہے کہ بندی کو لازم ہے کہ شر کا ترک کیا ہی کو
جانے اور خیر اللہ کی طرف سے تجھے کہ اسکی توفیق اسی کی جانب سے ہوئی یہ مقصود نہیں کہ شر اسکی تقدیر یا خلق سے باہر ہے بلکہ یہ محض ادب ہے اور اسی نظر سے ہر
کتاب کو گوشتوں یا سورتوں کا رب نہ کہنا چاہا اگرچہ وہ رب العالمین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بعض بات دینی ہوتی ہے مگر اسکی تعبیر میں ایک سو ادب ہے پس اسی تعبیر سے
احترار لازم ہے اور یہاں غلطی شیطانی صوفیہ کی معلوم ہو گئی کہ جو کلام انکا شعر سو ادب کا ہے اس سے احتراز لازم ہے اور ایک پہر بھی معنی ہو سکتے ہیں کہ شر کے
نسبت تیری طرف نہیں یعنی اگرچہ تو خالق شر کا ہے مگر خلق شر کا نہیں تیری لئی جیسے کتاب اور کتاب شر کا ہے لے شر سے **عن** عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةَ رَفَعَهُ يَدَيْهِ حَذَّ مِنْكَ يَبْهَ وَيَضَعُهُ ذَلِكَ إِذَا قَضَى قِرَاءَتَهُ وَأَرَادَ أَنْ
يُرْكَعَ وَيَضَعُهُ إِذَا رَفَعَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَلَا يَرْفَعُهُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ صَلَاتِهِ وَهُوَ قَاعِلٌ فَإِذَا قَامَ مِنْ سَجْدَتَيْنِ رَفَعَهُ يَدَيْهِ كَذَلِكَ فَلْيَرْكُوعٌ
حِينَ يَقْتَضِي الصَّلَاةَ بَعْدَ التَّكْبِيرِ وَجَّهْتُ وَجْهِي لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي
لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ اللَّهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ أَنْتَ رَبِّي وَأَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِي وَ
اعْتَرَفْتُ بِذُنُوبِي فَأَغْفِرْ لِي ذَنْبِي جَمِيعًا إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ وَاهْدِنِي إِلَى خَيْرِ الْأَخْلَاقِ لَا يُهْدِيهِ إِلَّا أَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَاتِي
سَيِّئَاتِي لَا يَصْرِفُ عَنِّي سَيِّئَاتِي إِلَّا أَنْتَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَايَ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِي يَدِكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ أَنَا بِكَ وَإِلَيْكَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ اسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ

سب قاطبہ دلالت کرتے ہیں کہ اس کے ساتھ ضرور نہیں اور سجدہ تلاوت بی وضو ہے روای اور حضرت علیؓ علیہ السلام کے ساتھ تلاوت کے وقت جو ہذا تھا یہ لکھنے
سجدہ کرنا تھا اور کسی روایت میں مذکور نہیں کہ آپؐ انکو وضو کا حکم فرمایا ہو اور یہ بعد ہے کہ ہر وقت سب کے سب حاضرین مجلس وضو ہو کر بن اور مشرکوں کے لیے ایک سائے
کیا ہے حالانکہ وہ جس میں اور وضو کے قابل نہیں اور بخاری روایت کیا ہے کہ ابن عمرؓ وضو سجدہ کیا کرتے تھے اور ایسا ہی روایت کیا ہے ابی ہنیہ اور جوہری نے
اُسے روایت کیا ہے کہ سجدہ کر کے آدمی اگر وہ ظاہر ہو تو تطبیق ان دونوں اس طرح ہے کہ مراد طہارت طہارت کبر ہے ہی یعنی خابت نہو یا مراد اس سے ہے کہ وضو نہ ہو
اور جو وضو ہے جائز ہے باعتبار ضرورت کے اور جیسے وضو کی ضرورت عادیسی نہیں سمجھی جاتی ہی ایسی ہی طہارت ثیاب اور مکان کی بھی مفہوم نہیں ہوتی اور ستر
عورت اور استقبال قبلہ جب ممکن ہو تو یعنی سونچ کہا ضرور ہے اتفاقاً اور فتح الباری میں ہے کہ جواز سجدہ تلاوت بغیر وضو کے اس میں ابن عمرؓ کے موافق کوئی نہیں ہے مگر شعبی
روایت کیا ہے ابن غنیہ نے اُسے بسند صحیح اور روایت کیا ہے ابی عبد الرحمن سلجی سے بھی کہ وہ سجدہ کی آیت پر ہتھ اور بی وضو سجدہ کرتے غیر قبلہ کی طرف اور اگر ابن عمرؓ
تو ستر سے اشارہ کرتے اور اہل بیت میں ابن عمرؓ کے موافقت بی وضو سجدہ کر نہیں ابو طالبؓ وضو سجدہ کرتے ہی اور مروی ہے بعض صحابہ ہی کہ وہ مکروہ کہتے تھے
سجدہ تلاوت کو اوقات مکروہ میں اور ظاہر ہے کہ مکروہ نہیں سنے کہ سجدہ تلاوت نماز نہیں اور اگر اس میں مخصوص بہ نماز ہے کذا فی نبل الاوطار **باب** ماجاء ما یقول
اذا خرج من بیتہ باب گھر سے نکلنے کی دعا و نکاح **عن** انس بن مالک قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قال ليعني اذا خرج من بيته يسلم
الله توكلت على الله لا حول ولا قوة الا بالله يقال له كذبت ووعدت وتعتي هنه الشيطان ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے جو کہہ دیتے گھر سے نکلنے وقت بسم اللہ توکلت علی اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہا جائے اس کے کفایت کیا گیا تو اور بجا آگیا تو ستر سے اور درموجا ہے اس سے
شیطان اور ستر سے اس کے یہ ہیں کہ شروع کرنا ہوں اللہ کے نام سے بہرہ و سالیامیں اللہ پر گناہ سے بچنے کی طاقت اور نیکی بجالانے کی قوت کسی کو نہیں ہے مگر اللہ کے ساتھ
ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب نہیں جانتے ہم اسکو اگر کسی سند سے **باب** منہ باب دوسرے بیان میں **عن** امرئسہ ان النبی صلی اللہ علیہ و
سلمہ کان اذا خرج من بیتہ قال بسم اللہ توکلت علی اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ انما نعوذ بک من ان نزل او نضل او نظلم او نظلم او نجعل او نجعل علینا جرمہ
اس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب گھر سے نکلے بسم اللہ آفریک پڑھتے یعنی شروع کرنا ہوں اللہ کے نام سے بہرہ و سالیامیں اللہ پر گناہ سے بچنے کی طاقت اور نیکی بجالانے کی قوت کسی کو نہیں ہے مگر اللہ کے ساتھ
کہ پسل جاؤں یا راہ ہول جاؤں یا ظلم کروں کسی پر یا مجھ کوئی ظلم کرے یا جہالت کرو نہیں کسی پر یا مجھ کوئی جہالت کرے **باب** ما یقول اذا دخل السوء باب
ازار میں جانے کی دعا و نکاح **عن** عمر بن الخطاب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله
الحمل يحيى ويميت وهو حي لا يموت بيده الخير وهو على كل شيء قدير كذب الله له الف الف حسنة وحى عنه الف الف سيئة ورفع له الف الف درجة
ترجمہ روایت ہے حضرت عمرؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بازار میں داخل ہوا اور لا الہ الا اللہ قریب پڑھے اس کے لئے ہزار ہزار نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور ہزار ہزار
برائیوں مٹائی جاتی ہیں اور ہزار ہزار درجہ بلند کئے جاتے ہیں **ف** یہ حدیث غریبہ اور روایت کیا ہے اسکو عمرو بن دینار نے جو بخاری ہے زیر کے گھر کے سالم بن
عبد اللہ سے انداسی روایت کے چنانچہ روایت کے ہے احمد بن عبد الغنی انہوں نے حاد بن زید سے او جعفر بن سلیمان سے دونوں نے کہا روایت کے ہے عمرو بن دینار نے جو بخاری
میں زیر کے گھر کے انہوں نے سالم سے انہوں نے عبد اللہ بن عمر سے انہوں نے اپنے سے انہوں نے سالم کے دادا سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کہہ بازار جاتے
لا الہ الا اللہ واللہ اکبر صدقۃ ربیہ وقال لا اله الا انا وانا اکبر واذا قال لا اله الا الله وحده قال يقول الله لا اله الا انا وانا وحده واذا
قال لا اله الا الله وحده لا شريك لي واذا قال لا اله الا الله قال الملك وله الحمل قال الله لا اله الا انا له الملك
ولي الحمد واذا قال لا اله الا الله ولا حول ولا قوة الا بالله قال الله لا اله الا انا ولا حول ولا قوة الا بالله وكان يقول من قالها في مرضه ثم مات
لمقطع النار ترجمہ روایت ہے ابی سعید اور ابی ہریرہ دونوں نے گواہی دی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کہتا ہے لا الہ الا اللہ واللہ اکبر تصدیق کر لے گا علی

از زمین مایه و عاقلین

۱۰۰

عم کہہ سکتے ہیں یہ کہ عظیم ہے اگرچہ یہ یہی ہے کہ یہ ہر نوحہ اور اس میں صاف اشارہ ہوتا ہے کہ اس کی ذات مقدس کے عرش پر ہونے کی طرف وہ المقصود ممکن ہے

اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا كَلَّمَهُ اَلَا مَرَدُّهُ رَاسَهُ اِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيمِ وَاِذَا اجْتَهَدَ فِي الدُّعَاءِ قَالَ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ **ترجمہ** وہ اپنے رب سے کہتا تھا یا اللہ عظیم ہے کہ جب کسی امر کا فکر سخت ہوتا تو پناہ آسمان کی طرف اٹھاتے اور فرماتے سبحان اللہ العظیم یعنی پاک ہے اللہ باری والا اور جب کو شش کرتے مانتے فرماتے یا حیی یا قیوْم یعنی اسی زندہ سبکے تھانے والی **ف** یہ حدیث غریبہ **مترجمہ** حقیقت میں حی وقیم دونوں نام مبارک ایسی ہی ہیں اور اس قدر وہ کواں سے راحت اور لذت حاصل ہوتے ہیں کہ سبحان اللہ تقریر و تخریر سے خارج ہے اور اس فقیر حقیر کو اللہ تعالیٰ نے ان ناموں کی برکات سے ایک حصہ عنایت فرمایا ہے اور حقیقت میں ہر روز صغیر یا ہی میں کہ تمام عالم کا قیام و حیات انہیں سے وابستہ ہی اگر ایک لمحہ گپے قیومت کا اظہار کرے تو سدا جہاں کتم عدم میں فوراً جلا جاوے اور اگر انہی حیوۃ کو جو حیوۃ کاملہ کی غل میں ایک لمحہ کے روک لے تو ساری ذوی الارواح میں سے ایک ہی زندہ نظر آوے **باب** مَا جَاءَ مَا يَقُولُ اِذَا نَزَلَ مَنْزِلًا اَبَ مَنْزِلٍ مِنْ اَنْزِلَیْہِ دَعَا **عَنْ** اَبْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِیِّ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَزَلَ مَنْزِلًا تَرَا قَالَ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ تَرَا مَا خَلَقَ لَوْ یَصْرُکَ شَیْءٌ حَتّٰی یُکَلِّمَ مَنْ مَنْزِلَہِ ذٰلِكَ **ترجمہ** روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آپ کے کسی منزل میں اور کہے اور کلمات اللہ التامات من ترائی یعنی پناہ میں آنا ہوں میں اللہ کے کلموں کے مخلوق کے فساد سے تو ضرر نہ پہونچاؤ گی اسکو کوئی چیز یا تاک کہ کوئی کرے اس غرض سے **ف** یہ حدیث صحیح ہے اور روایت کے مالک بن انس نے یہی حدیث کہ جو بھی الکویسی رعایت یعقوب بن اشہم سے سوز کر کے انہوں نے حدیث ایک شکل اور مروی ہوئی یہ ابن عجلان سے کہ انہوں نے یہ روایت کے یعقوب بن عبد اللہ بن شہر سے اور انہوں نے اس میں کہا کہ روایت کے سعید بن مسیب سے وروایت کرتے ہیں خود سے اور حدیث ایش کے یعنی جس سے کہ اوپر مذکور ہوئی زیادہ صحیح ہے ابن عجلان کے روایت کے **باب** مَا يَقُولُ اِذَا خَرَجَ مَسَافِرًا اَبَ مَفْرَکَ وَتَمَّکَ دَعَا **عَنْ** اَبْنِ مَرْزُوقٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا سَافَرَ فَرَفِکَ رَاحِلَہُ مَا لَیْ اَصْبَعُہُ وَمُدَّ شَعْبَہُ اَصْبَعًا قَالَ اللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَہُ فِی الْاَهْلِ اللّٰهُمَّ اصْحَبْنَا بِمَنْفَعَتِکَ وَاَقِمْ لَیْلَہُمَا اَنْزِلْنَا اِلَیْکَ اَرْضًا وَهَوَانًا عَلَیْنَا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ وَعْدٍ السَّفَرِ وَکَا بِلَہِ الْمَقْلَبِ **ترجمہ** روایت ہے ابی مرزوق کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتے اور سوار ہو کر اپنے سوا کسی پناہ فرماتے اپنے انگلی سے یعنی سائے کی طرف اور دراز کے شعبہ اپنی انگلی اور پیر فرماتے اللہم آؤں تک یعنی یا اللہ تو رفیق ہے سفر میں اور تو خلیفہ ہے گھر میں یا اللہ ساتھ رہ میرے اپنے خیر خواہ ہے سے اور لوٹا مجھ کو اپنے دہ میں یا اللہ لپیٹ دے ہمارے لہی زمین کو یعنی چھو کر دے مسافت کو اور آسان کر دے ہر سفر کو یا اللہ میں پناہ مانگا ہوں تجھے سفر کے مشقت سے اور غمگین اور نامراد لوٹنے سے **و** بیشکی جیسے سوید بن نصر بن ابی شیبہ نے روایت کے مبارک سے انہوں نے شعبہ اسی بناوے سے انداز کے سنوں میں یہ حدیث حسن ہے غریبہ ابی مرزوق کے روایت سے نہیں جانتے ہم اسکو گرو روایت سے ابن عدیک کی کہ وہ شعبہ سے روایت کرتے ہیں **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُرَّجَسَ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا سَافَرَ یَقُولُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَہُ فِی الْاَهْلِ اللّٰهُمَّ اصْحَبْنَا فِی سَفَرِنَا وَاخْلُقْنَا فِیْہِذَا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ وَعْدٍ السَّفَرِ وَکَا بِلَہِ الْمَقْلَبِ وَمِنْ اَللّٰہِ الْکَوْرِ وَمِنْ دَعْوِی الْمَذْلُوْمِ وَمِنْ سُوءِ الْمَنْظَرِ فِی الْاَهْلِ وَالْاَمَالِ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن سرجس کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتے فرماتی اللہم سے آؤں تک یعنی یا اللہ تو رفیق ہے سفر میں اور خلیفہ ہے گھر میں یا اللہ ساتھ رہ ہمارا سفر میں اور خلیفہ تو ہمارا گھر میں یا اللہ میں پناہ مانگا ہوں تجھے سفر کے مشقت سے اور اور بچہ محروم و نامراد لوٹنے سے اور خود سے بیکار کر کے اور بد دعا سے مظلوم کے اور بلی دیکھنے سے ایشا بل اور مال میں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے ابو مروی ہے کہ خذ لیلہ الکور کے جگہ یا بعد الکون ہی اور معنی اہلی یہ میں کہ پناہ مانگا ہوں میں ایمان کے کفر کی طرف لوٹنے سے یا طاعت سے معصیت کے طرف لوٹنے سے غرض سب کے کجوں کو خیر سے شکر کثیر مراد ہے **باب** مَا جَاءَ مَا يَقُولُ اِذَا رَجَعَ مِنْ سَفَرٍ اَبَ مَفْرَکَ لَوْثِیْ کی دعا **عَنْ** اَلْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ قَالَ اَبِیُّوْنَ عَابِدُوْنَ لَوْ تَبَا حَامِدُوْنَ **ترجمہ** روایت ہے براء بن عازب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے آتی فرماتی اَبِیُّوْنَ سے آخر تک اور مستطیع کہ یہ میں کہ ہم لوٹنے والی میں یعنی سفر سے سلامتی کے ساتھ اور توبہ کرنے والی میں عبادت کرنے والی اپنے بدمعاش کی تعریف کرنے والی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی نورجی بھی حدیث ابی اسحاق سے انہوں نے براء سے اور نہیں ذکر کیا اس میں ربع بن براء کا اور روایت شعبہ کی زیادہ صحیح ہے اور اس میں ابن عمر و طبر

منزل میں ازینے دعا

سفر کے وقت کی دعا

سفر کے وقت کی دعا

نہیں جانتے ہم اسکو گراس سگہ اور خلیل بن مرہ ایسے کچھ قوی نہیں محدثین کے نزدیک اور محمد بن اسماعیل بخاری بھی کہا کہ وہ منکر الحدیث ہی **عَنْ ابْنِ ذَرَّانٍ**
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ فِي دُبُرِ صَلَوةٍ أَلْحَمَّ اللَّهَ وَهُوَ يَأْتِي رَجُلَهُ قَبْلَ أَنْ يَتَكَلَّمَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ
الْحُكْمُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ كَتَبَتْ لَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَيُحْيِي عَنْهُ عَشْرَ سَنِيَّاتٍ وَرَفَعَهُ لَهُ عَشْرَ دَرَجَاتٍ وَكَانَ يَوْمَهُ ذَلِكَ
كُلَّهُ فِي خَزَائِنِ كُلِّ مَكْرُوفٍ وَخَرَسَ مِنَ الشَّيْطَانِ لَمْ يَلْمَعْ لَذَنْبٍ أَنْ يَتَذَكَّرَ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ إِلَّا الشُّكْرُ بِاللَّهِ تَرْجُمَهُ رَأْسُهُ إِلَى ذَرْبِ كَرَسٍ كَرَسٍ خَدَّاهُ
عَلَيْهِ سَلَّمَ فَرَمَا جَوْصَجَرُ كِي نَارِ كَيْ بَعْدَ كَيْ وَأَوْدَهُ بِأَنَّهُ بَانُونَ مَوْتُهُ مَوْتُهُ دُونَ مَوْتِهِمَا جَوَّيْ نَازِينَ مِثْلَهُمَا تَوَلَّى بَارَ الْآلَةِ سِي قَدِيرُ كَيْ كَلْبِي جَانِكِي أَسْكِي لَيْ
دَلَّ نِيكِيَانِ أَوْ مِثْلَانِي جَانِكِي أَسْكِي دَلَّ بَرِيَانِ أَوْ بَرِيَانِ كَيْ جَانِكِي أَسْكِي دَلَّ دُجْبَ أَوْ رَأْسُ دُنْ مَحْفُوظٌ رَهْگَا دِهْ مَرُورَانِي سَے اور نگاہیانی کی جانیگی انکی نیکی
سَے اور بلاک نکر گیا اسکو اسدن کوئی گناہ سوا شرک کے نہیے اگر شرک کر گیا تو ہلاک ہوگا اور گناہ معاف ہو جائیگے **ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے**

کَابُ مَا جَاءَ فِي جَامِعِ الدَّعَوَاتِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَابُ تَفَرُّقِ دَعَاؤِكَ بِأَمْنٍ عَنْ بَرِيدَةَ الْأَنْسَلِيَّةِ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَدْعُوهُ وَهُوَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنِّي أَشْهَدُ أَنَّكَ أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ
لَهُ كُفُوًا أَحَدًا قَالَ فَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ سَأَلَ اللَّهُ بِاسْمِهِ الْأَعْظَمِ الَّذِي إِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ وَإِذَا سُئِلَ بِهِ أُعْطِيَ قَالَ زَيْدٌ فَذَكَرْتُهَا لِرُفَاقَتِي
مُعَاوِيَةَ بَعْدَ ذَلِكَ يَسْتَنْفِئُ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَهَابٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ مَعُوذٍ قَالَ زَيْدٌ فَذَكَرْتُهَا لِسُفْيَانَ فَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ تَرْجُمَهُ رَأْسُهُ بِرَبْرَةٍ إِلَى
كِبَا أُنْهَوْنَ كَيْ سَارِ سُولِ خَدَّاهُ عَلَيْهِ سَلَّمَ لَيْسَ فِي شَخْصٍ كَوْنُهُ دَعَاؤُهَا تَهَانِ كَمَا سَے اللَّهُ سَے كَفُوًا أَحَدًا كَيْ عَصِيَا اللَّهُ أَلَمَّا بَنِينَ تَجِبَ اسْ سَلَّمَ كَيْ مَن كَوَا
كَرَامُونَ تَجِبُوا كَوْنُهُ مَعْبُودٌ رَجِي نَهْنِ سَوَا سِي تِيرَ تَوَا كِلَا سَے اور بَرَا سَے ایسا کہ نہ جانتوںے کیسکو اور نہ جانتھو کہ سَے اور نہنیں تیرا کوئی شریک ات میں کہا راوی
نَے کہ پہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ سلم نے قسم ہے اُس پروردگار کے کہ میری جان اُس کے ہاتھ میں ہے کہ اُس نے مانگا اللہ سے اُس کے اسم اعظم کے ساتھ کہ جب دعا
کے جاوے اُس سے تو قبول کیا جاوے اور جب مانگا جاوے اُس کے وسیلے سے تو غایت کرے کہا زید نے جو راوی حدیث میں کہ ذکر کی کہیں یہ حدیث زہیر بن
معاویہ کئی برس کے بعد تو کہا انہوں نے کہ روایت کی مجھے ابو سہاب نے انہوں نے روایت کی مالک بن معوذ نے کہا زید نے پہر ذکر کیا میں نے اسکا سفیان بن عیینہ سے روایت
کے مالک سے **ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی شریک نے یہ حدیث ابی اسحاق نے انہوں نے ابن ربیعہ نے انہوں نے اپنے باپ سے اُسنی سے یہ روایت ابو سہاب**
نے مالک بن معوذ سے **عَنْ اسْمَاءَ بِنْتِ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْمُ اللَّهِ الْأَعْظَمُ فِي هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ وَالْهُكْمُ إِلَهُ الْوَاحِدُ لَا إِلَهَ**
إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ وَفَاتِحَةُ آلِ عِمْرَانَ الْكَرَامَةُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ تَرْجُمَهُ رَأْسُهُ بِاسْمِهِ زَيْدِ سَے کہ نے صلے اللہ علیہ سلم نے فرمایا اسم اعظم ان
دو آیتوں میں **وَالْهُكْمُ إِلَهُ الْوَاحِدُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ اور آل عمران کے شروع کی آیت **الْحَمْدُ لِلَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ** **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** فَصَّالَةَ بِنْتِ عَبْدِ قَالَ**
بَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعَادَ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَصَّلَ فَقَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْهُ وَأَخْبَرَنِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجِبْتُ أَيُّهَا الصَّغِيرَةُ
إِذَا صَلَّيْتَ فَقَعَدْتَ فَأَخْبَرَ اللَّهُ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ وَصَلَّ عَلَى أَهْلِهِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّهَا الْمَصْلُوحُ ادْعُ حُجْبَ تَرْجُمَهُ رَأْسُهُ بِاسْمِهِ فَضَالَةَ بِنْتِ عَمْرِو بْنِ كَيْسٍ كَيْ كَلْبِي جَانِكِي أَسْكِي لَيْ
دارمنی یعنی یا اللہ بخش مجھکو اور رحم کر سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ سلم نے جلدی کی تو نے اسی نازی جب نازی کر بیٹھے تو تو محمد کر اللہ کی جیسے اسکو لایق ہے ملو درو
ہج مجھ پر دعا کر اللہ پہر نازی ہے دوسرے شخص نے اس کے بعد اور محمد کے اللہ کی اور درو بہر رسول خدا صلے اللہ علیہ سلم پر سو فرمایا اُس سے اپنے اسی نازی دعا کرے دعا
قبول ہے **ف یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی یہ حیو بن شریح نے ابی ہانی سے اور ابو ہانی کا نام حمید بن ہانی ہے اور ابو علی الجہنی کا نام عمر بن مالک ہے **عَنْ** اسْمَاءَ بِنْتِ زَيْدٍ**
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْعُوا اللَّهَ وَأَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَجِيبُ دُعَاءَ مَنْ قَلْبُهُ غَافِلٌ لَا يَهِي تَرْجُمَهُ رَأْسُهُ بِاسْمِهِ زَيْدِ سَے کہ نے صلے اللہ علیہ سلم نے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ سلم نے دعا کرو اللہ سے اور ہر کھو کہ اللہ قبول نہیں کرتا غافل اور کہیتے ہوئے دل سے کہہ **ف**
یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو گراسی روایت سے **عَنْ فَصَّالَةَ بِنْتِ عَبْدِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَدْعُوهُ وَهُوَ يَأْتِي رَجُلَهُ قَبْلَ أَنْ يَتَكَلَّمَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ**

صالح دعا و نکاح

اسم اعظم کا بیان

اس کا بیان دعا و نکاح اور دعوت میں ہے

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

طالب علم کے اسی علمی طلب سے راضی ہو کر ہر مشق کہہ کر سیر و ملین خیال آیا موزوں کچھ نسخہ کا بعد پچانے اور پتیا کے کرین یا کرین اور میں ایک منجالی ہون رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کا سوا میں تہا پاس کہ پوچھوں میں تہا کہ کچھ نہ سنا ہے تہا تہی حضرت کے ذکر کرتے ہوں اسکا کہا انہوں نے کہ ہاں ہجو کم کرتے تھے آپ جب ہم سفر
ہوں کہ نہ تارین ہم نہ تہا میں اور تہا مگر غل جانتے لہی ہاؤ نہ تارین ہم پچانے یا پتیا یا سونیکے بعد یہ کہا میں کہ کچھ نہ سنا تہا ذکر کرتے تہا محبت کا انہوں نے
کہا کہ ہم ایک سفر میں ساتہ تہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کواک گنوا آیا اور اُسے بلند آواز سے پکارا کہ یا محمد سو حضرت نے اسکو جوابے یا اسی آواز سی اور فرمایا کہ اؤ سو ہر
اُسے کہا اسی خرابی سیریت کر اپنی آواز کو کہ تو پاس ہے صلی اللہ علیہ وسلم اور نہ ہے اُن پاس آواز بلند کرنا سو کہا اُسی کہ وہ میں بیت نہ کرنا اپنی آواز اور
کہا اُسے کہ آدمی دوست رکھتا ہے ایک قوم کو اور نہ میں ملتا اُسی اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آدمی قیامت کے دن اُسکے ساتہ ہوگا جسکو چاہتا ہے بخیر عمل میں
اگر چاہیگی برابر ہوہر صفوان مجھے باقین کرتے رہے یہاں تک کہ ذکر کیا ایک دروازہ کا کہ مگر ک طرف ہے چوران اُسی ایسی ہے کہ سوار اونٹ کا چالیں یا سیریں تک
اُسین چلا جاؤ اور صفیان کہہ کہ وہ شام کی طرف ہے پیدا کیا اسکو اللہ جہنم پہ لکھا آسمانوں کو اور زمین کو اور وہ کہلا ہوا ہے یعنی توبہ کے لئے اور نہ نہیں
ہو یا یہاں تک کہ آفتاب نکلے مغرب **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ زَيْدِ بْنِ جُنَيْشٍ قَالَ لَيْتَ صَعْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ الْمُرَادِيَّ فَقَالَ لِي مَا جَاءَ بِكَ فَلَمْ
أَبْغَاءُ الْعِلْمَ قَالَ بَلَّغْنِي أَنَّ الْمَلَائِكَةَ تَضَعُ أَجْرَهُمَا لِلطَّالِبِ الْعِلْمَ رِضًا بِمَا يَفْعَلُ قَالَ فَلَمْ أَتُهَا حَالًا أَوْ قَالَ حَكٌّ فِي تَقْنِي شَيْءٍ مِنَ الشَّيْءِ عَلَى الْمُخْتَلِفِ فَهَلْ حَفِظْتَ
مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ شَيْءٌ قَالَ نَعَمْ كُنَّا إِذَا كُنَّا سَفَرًا أَوْ مَسَافِرِينَ أَمْرًا أَنْ لَا نَحْمَلَهُ خَفَافًا ثَلَاثًا لَا مَرَّةً مِنْ جَنَابَةٍ وَلَكِنْ مِنْ عَائِطٍ وَبُولٍ وَ
نَوْمٍ قَالَ فَقُلْتُ فَهَلْ حَفِظْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْهَوَايَ شَيْءًا قَالَ نَعَمْ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَصْفَارِهِمْ فَجَاءَهُ
رَجُلٌ كَانَتْ فِي إِخْرَاقِهِ صَوَاتٌ جَهْوَارِي عَرَفِي حَلْفٌ جَافٍ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ هَذَا الْقَوْمُ مَعَهُ أَنْتَ قَدْ نَهَيْتَ عَنْ هَذَا فَاجَابَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْجَحْمِ مِنْ صَوْتِهِ هَذَا وَفَقَالَ الرَّجُلُ لِحَبِيبِ الْقَوْمِ وَمَا لِي بِهَذَا قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ قَالَ
زَيْدٌ مَا يَرَى بِيَدِي حَتَّى حَدَّثَنِي أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ جَعَلَ بِالْمَغْرِبِ بَابًا عَرْضُهُ مِائَةُ سَبْعِينَ عَامًا لِلنَّوَابِ لَا يُغْلَقُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ قِبَلِهِ وَذَلِكَ
قَوْلُ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ لَا يَفْعَلُ نَفْسًا إِمَّا نَهَا آيَةً تَرْجُمُ اسْكَارًا دِرْكَرًا سَمِينِ عَرَالِي كُو حَلْفَ بَابٍ كَهَانِيَةِ هَمَقِ سَوْتِ وَدَرْتِ
مَرَاكِزِ اُور بَابِ تَوْبَةٍ كَيْسَ بَدِيلَتِ تَرْبِي يَوْمِ آتِي آيَةٍ يَجْعَلُ جَهَنَّمَ جَانِبَ نَارٍ كَيْسَ بَدِيلَتِ تَرْبِي يَوْمِ آتِي آيَةٍ يَجْعَلُ جَهَنَّمَ جَانِبَ نَارٍ كَيْسَ بَدِيلَتِ تَرْبِي يَوْمِ آتِي آيَةٍ يَجْعَلُ جَهَنَّمَ جَانِبَ نَارٍ
طَلَحَ رِگَا كَيْسَ تَوْبَةٍ بُولِ نَبَوِي **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **بَابُ عَنْ** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ تَقَبَّلَ تَوْبَةُ الْعَبْدِ مَا
يُحْتَمَرُ تَرْجُمُهُ رَأَيْتَ ابْنَ عُمَرَ سَعْدِي صَالِي اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ توبہ قبول کرتا ہے بندگی جب تک کہ گھڑا لگے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے روایت کے
ہے محمد بن بشیر نے انہوں نے ابو عامر عقدی نے انہوں نے عبد الرحمن بن ابی انہوں نے اپنے باپ ثابت بن ابی انہوں نے کہول نے انہوں نے جابر بن نفیر نے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے
نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور پھر روایت کی اسی کے ہم سے **بَابُ عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ أَوْحَى تَوْبَةَ الْعَبْدِ
مِنْ أَحَدِ كُرْهُ صَالِي إِذَا وَجَدَهَا تَرْجُمُ رَأَيْتَ ابْنَ عُمَرَ سَعْدِي صَالِي اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی توبہ سے اس سے زیادہ خوش ہوتا ہے صبا کوئی اپنا
کہو یا ہوا اونٹ پاؤ خوش ہوا **ف** اس باب میں ابن مسعود اور عثمان بن بشیر اور انس کے روایت ہے نہایت حسن ہے غریب ہے اس سے **بَابُ عَنْ**
ابْنِ أَبِي بَرَّةٍ قَالَ قَالَ جِبْرِيلُ الْوَفَاةَ قَدْ كُتِبَتْ عَنْكُمْ شَيْءٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَوْلَا أَنْكُمْ تُذْنِبُونَ لَخَلَقَ اللَّهُ خَلْقًا يَنْبُتُ
فَيَقْفَرُ كَقَفْرِ تَرْجُمُهُ رَأَيْتَ ابْنَ عُمَرَ سَعْدِي صَالِي اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی توبہ سے اس سے زیادہ خوش ہوتا ہے صبا کوئی اپنا
کہ فرماتے تھے اگر تم نہ کرو تو اللہ تعالیٰ ایک اور مخلوق پیدا کرے کہ وہ گناہ کرے اور اللہ تعالیٰ کے گناہ معاف کرے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مروی ہوئی
ہے یہ محمد بن کعب سے وہ روایت کرتے ہیں ابی ایوب سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اتنا سکھ دیا ہے کہ قیہ نے انہوں نے عبد الرحمن سے انہوں نے عمرو بن
مولیٰ بن حفصہ کے انہوں نے محمد بن کعب قزحی سے انہوں نے ابی ایوب سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اتنا سکھ دیا ہے کہ **بَابُ عَنْ** ابْنِ مَالِكٍ قَالَ
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَا ابْنِ آدَمَ إِنَّكَ مُدْرِكُكَ مَا دَعَا نَبِيَّيْ وَرَجَعَنِي عَنْكَ لَكَ عَلَى مَا كَانَ فِيكَ وَلَا بَالِي يَا ابْنِ**

روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ ایک شخص دعا کرتا تھا وہ انگلیوں کو تو انھیں نہ فرمایا ایک سے دعا کرتا کہ دعا کرتا کہ یہ حدیث غریبہ اور مروی حدیث کی ہے کہ جب اشارہ کرے آدمی حاکم بنے تشہید میں تو ایک انگلی سے اشارہ کرے **احادیث شنی من ابواب الدعوات متفرق حدیثین دعاؤکی عن** رفاعہ قال قال ابو بکر بن الصديق على المنبر ثم بكى فقال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عامه الا قول بلى المنبر ثم بكى فقال فقال سلوا الله العفو والعافية فان احدا لم يعط بعد اليقين خيرا من العافية ترجمہ روایت ہے رفاعہ سے کہا انھوں نے کہ کھڑے ہوئے ابو بکر رضی اللہ عنہ منبر پر بیروئے اور فرمایا کہ کھڑے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے سال میں یعنی جو کہ پہر روئے اور اشارہ فرمایا کہ انگلیوں سے عفو اور مغفرت اس لئے کہ بعد یقین کے کہ سیکو کوئی چیز نہ ملی بہتر مغفرت سی **ف** یہ حدیث حسن ہے غریبہ اس سند سے ابی بکر سے **باب عن** ابی بکر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما اصر من استغفر ولو فعله في اليوم سبعين مرة ترجمہ روایت ہے ابی بکر سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے استغفار کے لئے کہہ کر پڑھے اصرار کیا اگرچہ تیرکب ہوا گناہ کا وہ نہیں تیرا بار **ف** یہ حدیث غریبہ نہیں ہے ہم سیکو کوئی نصیر کی روایت اور اسناد کے قوی نہیں **عن** ابی امامہ قال قال ليس عمر بن الخطاب ثوبا جديدا فقال الحمد لله الذي كساني ما اوتي به عودتي وانجل به في حياتي ثم قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من ليس ثوبا جديدا فقال الحمد لله الذي كساني ما اوتي به عودتي وانجل به في حياتي ثم عمل الى الثوب الذي اخلق قصدا في به كان في كف الله وفي حفظ الله وفي سائر الله حيا وميتا ترجمہ روایت ہے ابی امامہ سے کہ حضرت عمر ثوب نیا لے آیا اور کہا الحمد للہ کی جاتی تک پہر کہا کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کفر ماتے تھے جو پہنے نیا لے آیا اور کہ سب تعریف ہے اس اللہ کو کہ ہمارا اسے مجھ کو ایسا کپڑا دیا ہوں میں اس سے اپنا سر اور سوار ہوں میں اس سے اپنے زندگی میں پہر لے آیا کپڑا صدقہ دیدیا ہو گا وہ اللہ کی حفاظت میں اور پناہ دین اور پردہ میں زندگی اور موت میں **ف** یہ حدیث غریبہ ہے اور روایت ہے یحییٰ بن ابوبکر صید اللہ بن زحر سے انھوں نے روایت کی علی بن زید سے انھوں نے قاسم سے انھوں نے ابی امامہ سے **عن** عمر بن الخطاب ان النبي صلى الله عليه وسلم بعث بعتا قيل بجدي فغصوا غصوا كثيرا واسرعوا الرجعة فقال رجل من من لم يخرج ما رانا بعثا اسرع رجعة ولا افضل غنمة من هذا البعث فقال النبي صلى الله عليه وسلم الا اذ لكم على قوم افضل غنمة واسرع رجعة قوم شهدوا صلاة الضميمة ثم حسبوا اذ كروا الله حتى طلعت الشمس فاولئك اسرع رجعة وافضل غنمة ترجمہ روایت ہے عمر بن خطاب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ایک لشکر بخلیف اور انھوں نے بہت غنیمت حاصل کیں اور جلدی لوٹ آئے تو ایک شخص نے کہا جو ان کے ساتھ نہیں نکلا تھا کہ میں نے کوئی لشکر ایسا نہیں دیکھا جو ایسا جلد لوٹے اور ایسی عمدہ غنیمت لاوی جس سے بڑکے سو فرمایا نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا میں تباہوں تکو ایسے لوگ جاس سے افضل غنیمت لائی ہوں اور ان سے جلد لوٹے ہوں اور وہ وہ لوگ میں جو حاضر ہوئے نماز صبح میں پہنے جماعت میں پہر شیعہ اللہ کا ذکر کرتے رہے یہاں تک کہ کتاب نکلا سو وہ لوگ میں نے جلد تر لوٹی والی میں اور ان سے افضل غنیمت لائی **ف** یہ حدیث غریبہ نہیں جانتے ہم سیکو کہ اسی سند سے اور حدیث ابی حمید و محمد بن حمید میں اور ابو البیہم انصاری میں ہیں اور وہ ضعیف ہیں حدیث میں **عن** عمر انہ استاذان النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الغزوة فقال ای شئ اشر کنا فی دعاؤک ولا تنسنا ترجمہ روایت ہے حضرت عمر سے کہ انھوں نے اجازت مانگی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عمر کی تو اپنے فرمایا میرے چہوٹے بہائی شریک لڑنا کہو سب دعا میں اور ہونا نہیں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** علی ان مکاتبا جاءه فقال اني قد عجزت عن كتابتي فاعتني قال لا اهلك كتاب عليهن رسول الله صلى الله عليه وسلم لو كان عليك مثل جبل صيد دينا ادا الله عنك قال قرأ اللهم الف الف بجلاد عن واخبرني بقضائك عن سواك ترجمہ روایت ہے حضرت علی سے کہ آیا ان کے پاس ایک مکاتبا تو اس نے کہا میں اپنے دادائے کتاب سے عاجز رہ گیا سو میرے دو کچھ اپنے فرمایا میں تجھے ایسے کلمات سکھاتا ہوں جو سکھائے مجھ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر تجھ پر کوہ صیر کے برابر قرض ہو تو سب ادا ہو جاوے تو کہہ اللہ سے آرزو ہے اللہ اللہ اللہ اللہ اور ذکر مجھ کو اپنے حرام سے طلال دیکھ اور بے پروا کر کے مجھ کو اپنے غریب **ف** یہ حدیث حسن ہے غریبہ **عن** علی کنت شاكيا فمررت رسول الله صلى الله عليه وسلم وانا اقول اللهم ان كان احبني قد حصر فارحمني وان كان متاخرا فارفقني وان كان بلايا فاصبرني فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم كيف قلت قال فاعاد عليه ما قال قال فصر به برجله وقال اللهم عافه او شفعه شعبه اشاك قال فما استكثرت وحيي بعد ترجمہ روایت ہے حضرت علی سے کہ میں بیمار ہوا اور حضرت میرے پاس تشریف لائے اور میں کہتا تھا یا اللہ اگر میرے موت قریب آئی ہو تو مجھے راحت دے اور اگر موت دور ہو تو مجھے ٹھہرا دے اپنے تندرست کر دے اور اگر امتحان منظور ہو تو

صبر سے سوزنا اپنی کیونکر کہا تو نے کہا علی نے ہر کس میں دہی بات سوا انھوں کو آپ نے اپنے پیروں سے اور فرمایا یا اللہ اسکو عافیت دی یا فرما شفا دی شجہ جو راوی حدیث
 میں انکو شک ہے فرمایا حضرت علی نے کہ میری بیٹی اپنے مرض کے شکایت نہیں کیے تندرست ہو گیا **عَنْ** عَلِيٍّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَادَ مَرِيضًا قَامَ
 أَذْهَبَ النَّاسُ رَبَّ النَّاسِ شَفَا أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ لَا شِفَاءَ إِلَّا بِعَادِ دُسْمَا تَرْجُمُهُ رَأَيْتَ هَذِهِ خَصْرَتِ عَلِيٍّ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَسْبُكَ بَارِكْ
 عبادت فرماتے تو اذہب سے آخر تک پڑھتے یعنی یا اللہ در کہ مرض کو لے رہا ہے ویسوں کے اور شفا دی تو یہی ہے شفا دینے والا نہیں شفا اگر تیرے دی ہوگی ایسی شفا
 دے کہ کوئی مرض باقی نہ رہے **عَنْ** عَلِيٍّ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي وَزْنِهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِرَحْمَتِكَ مِنْ سَخَطِكَ وَأَعُوذُ بِعَفَاكَ
 مِنْ عِقَابِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا أَحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ تَرْجُمُهُ رَأَيْتَ هَذِهِ خَصْرَتِ عَلِيٍّ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَسْبُكَ بَارِكْ
 یا اللہ تیرے رضا کی پناہ میں آتا ہوں تیرے عفو سے اور تیرے بخشش کے پناہ میں آتا ہوں تیرے عذاب سے میں پوری تعریف تیری نہیں کر سکتا تو ویسا ہی جیسی تعریف کر
 آپ کی اپنے ذات مبارک کے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب نہیں جانتے ہم اسکو اگر کسی سند سی حدیث میں روایت سے **عَنْ** سَعْدِ بْنِ كَانٍ يَعْلَمُ بَيْنَهُمَا هَذَا
 الْكَلِمَاتِ كَمَا يَعْلَمُ الْمَكْتُبُ الْعِلْمَانِ وَيَقُولُ لَنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ بِهِمْ دُبْرَ الصَّلَاةِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّجَسِ وَأَعُوذُ
 بِكَ مِنَ الْفُجْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَرْذَلِ النَّعْمِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ قِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ تَرْجُمُهُ رَأَيْتَ هَذِهِ خَصْرَتِ عَلِيٍّ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَسْبُكَ بَارِكْ
 کو سنا تا ہے اور کہتے تھے کہ حضرت صلوات اللہ علیہ وسلم لکے ساتھ پناہ مانگتے تھے ہر نماز کے بعد اللہم سے آخر تک یعنی یا اللہ میں تیرے پناہ میں آتا ہوں امر دہی سے اور تیرے
 پناہ میں آتا ہوں نجس سے اور تیرے پناہ میں آتا ہوں بر ہلکے غم سے یعنی جہنم میں جاتی ہے اور پناہ مانگتا ہوں میں قتنہ دنیا سے اور عذاب قبر سے **ف** کہا اب
 نے کہ عبد اللہ ابوسعحاق نے اس خطبہ کے اس روایت میں کہ کہیے کہتی ہے روایت سے عمر بن سمیون سے وہ روایت کرتے ہیں عمر سے اور کہیے اور کہیے کہتے اور یہ حدیث
 حسن ہے **عَنْ** سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى امْرَأَةٍ وَبَيْنَ يَدَيْهَا نَوَازِلُ أَوْ قَالَ حَصَالَةُ نُسُجٍ
 رِيحًا وَقَالَ لَا أُحِبُّ بَرِّمَا هُوَ أَكْبَرُ عَلَيْكَ مِنْ هَذَا أَوْ أَفْضَلُ سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي السَّمَاءِ وَسُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي الْأَرْضِ وَسُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا
 خَلَقَ وَسُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا هُوَ خَالِقٌ وَاللَّهُ أَكْبَرُ مِنْ ذَلِكَ وَاللَّهُ مِثْلُ ذَلِكَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ مِثْلُ ذَلِكَ تَرْجُمُهُ رَأَيْتَ هَذِهِ خَصْرَتِ عَلِيٍّ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَسْبُكَ بَارِكْ
 رسول اللہ صلوات اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک عورت کے پاس اور لکے لگے گھلیدان یا نکات تھے کہ وہ اسپر تسبیح کرتی تھیں تو آپ نے فرمایا کہ میں تمکو اس سے سہل یا افضل تسبیح سکھاؤں
 یعنی تو اب میں اس سے بہتر پڑھاؤں لفظوں میں کم سبحان اللہ سی آخر تک یعنی پکی ہے اللہ تعالیٰ کو آسمان و زمین کی مخلوقات کے برابر اور جو انکے جہنم میں ہے اور پکی ہے
 اس مخلوق کے برابر جو وہ پیدا کرنا لایا ہے یعنی اتنا کہ اوڑھائی ہے اسکو اس کے برابر اور حول و قوہ نہیں ہے مگر اللہ کے ساتھ یہ بہی تہی ہی مخلوق کے برابر **ف** یہ
 حدیث حسن ہے غریب سن کی روایت سے **عَنْ** الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ صَالِحٍ يُصَلِّيُ الْعَبْدُ إِلَّا مَنَادٌ يُنَادِي بِسْمِ اللَّهِ الْمَلِكِ
 الْمَلِكِ وَمِنْ تَرْجُمُهُ رَأَيْتَ هَذِهِ خَصْرَتِ عَلِيٍّ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَسْبُكَ بَارِكْ
عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ لَمَّا أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِخْوَاعَهُ لَعَلِّي بَنِي أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ يَا بَنِيَّ أَنْتَ وَأَخِي تَقَلَّتْ هَذِهِ الْقُرْآنُ مِنْ
 سَعْدِ بْنِ أَبِي حَرْبٍ فِي قَدْرٍ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا الْحَسَنِ أَفَلَا عَلَيْكَ كَلِمَاتٌ يَنْفَعُكَ اللَّهُ بِهِنَّ وَيَنْفَعُ بِهِنَّ مَنْ عَمَلَهُ وَيَبْتَ
 مَا تَلَمَّتْ فِي صَدْرِكَ قَالَ جَلَّ يَارَسُولَ اللَّهِ فَعَلَيْتُ قَالَ إِذَا كَانَ لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ فَإِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَقُومَ فِي ثُلَاثِ اللَّيْلِ الْآخِرَةِ فَانْهَاسَاعَةً مَشْهُودَةً وَ
 لَزَعًا فِيهَا مُسْتَجَابٌ وَقَدْ قَالَ أَخِي يَعْقُوبُ لِبَنِيهِ سَوْفَ أَسْتَعْفُوكُمْ رَبِّي يَقُولُ حَتَّى تَأْتِيَ لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقُمْ فِي وَسْطِهَا فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ
 فَقُمْ فِي أَوَّلِهَا فَفَضَّلَ أَرْبَعَ دُعَائَاتٍ تَقْرَأُ فِي الرُّكْعَةِ الْأُولَى بِهَا خَمْسَةَ الْكِتَابِ وَسُورَةِ بَاسْمِ اللَّهِ فِي الرُّكْعَةِ الثَّانِيَةِ بِهَا خَمْسَةَ الْكِتَابِ وَفِي الرُّكْعَةِ الثَّالثَةِ
 بِهَا خَمْسَةَ الْكِتَابِ وَالرُّكْعَةُ الرَّابِعَةُ بِهَا خَمْسَةَ الْكِتَابِ وَفِي الرُّكْعَةِ الْخَامِسَةِ بِهَا خَمْسَةَ الْكِتَابِ فَادْعُ مِنَ الشَّهَادَةِ فَاحْمَدِ اللَّهَ وَأَحْسِنِ الشُّعْرَاءَ عَلَى اللَّهِ وَصَلِّ
 عَلَى وَآخِرِينَ وَعَلَى سَائِرِ النَّبِيِّينَ وَاسْتَغْفِرْ لِقَوْمٍ مَيَّاتٍ وَلِقَوْمٍ مَيَّاتٍ وَلَا خَوَافَ لَكَ مِنْ شَيْءٍ بِالْإِيمَانِ ثُمَّ قُلْ فِي خُرُوجِكَ اللَّهُمَّ احْصِنِي بِرُكْنِ الْمُحَافِظَةِ
 مَا يَبْقِيَنِي وَأَحْصِنِي أَنْ أَكْثِفَ مَا لَا يَغْنِيَنِي وَأَرْضُ فَنِي حَسَنَ النَّظَرِ فَمَا يُرْضِيكَ عَنِّي اللَّهُمَّ بَدِّعِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالْجَلَّالِ وَالْأَكْبَرِ وَالْعَزِيزِ الَّذِي لَا تَرَامُ

عرض کی کہ دعا کیجئے کہ اللہ مجھے عافیت دی آپسے فرمایا اگر تو چاہے تو میں دعا کروں اور اگر چاہے تو صبر کر کہ وہ بہتر ہے ترے لئے اسے عرض کی کہ دعا ہی کیجئے میرے لئے
 سو حکم دیا آپسے کہ دیکھو اگرچہ طرح اور یہ دعا پڑھے اللہ ہم سے آخر تک لینے یا اللہ میں مانگتا ہوں تجھے اور متوجہ ہوتا ہوں تیری طرف بوسیلہ ترے نبی کے جو محمد بن
 بنی رحمت کے ہیں متوجہ ہوتا ہوں تجھ بوسیلہ سی اپنی رب کے طرف اس حاجت میں کہ پوری کر دیجاکہ حاجت میرے یا اللہ پر قبول کر میری حق میں شفاعت انکی **ف**
 یہ حدیث حسن ہے غریب نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے ابی جعفر کے روایت سے اور وہ خطی کے سوا میں متبرحم اس روایت سے جو بعض نادان خیال
 کرتے ہیں کہ اسے حاجت موتی سے جائز ہے یہ ہم محض حاجت ہے اسکی کہ خود رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اِذَا سَأَلْتُمْ فَاسْتَعِينُوا بِاللَّهِ يَنْجِبْكُمْ مِمَّا دُعا ہے تو
 لوہہ پاد اللہ سے اور یہ دعائیں ابی انکی حضرت کی حیات میں تھی اور آپ کے حیات میں آپ شفاعت کا طالب ہونا جائز ہے مگر اس پر تنہا اس روایت کو قیاس کرنا جائز
 نہ الفارق ہے اور روایت طبرانی سے جو عموم حکم استعمال اس دعا کا لوگوں نے سمجھا ہے ضعیف ہی سہی کہ اس روایت میں بن مین صالح راوی ضعیف ہے اور اسے سند
 نے اس پر تصریح کی ہے اور صاحب حسن حصین نے جو اس روایت میں یہ عبارت لکھی من کانت لہ ضرورۃ فیتوصل بالمعصیۃ لیکون لہ ثبوت لیس یہاں دعا کا ادراج ہے اور لفظ حاجت
 نہیں پس اس سے بھی استدلال کرنا عموم استعمال پر اس دعا کے محض باطل ہے غرض توسل احیاء سے جائز ہے نہ اموات سے چنانچہ شیخ الاسلام رحمہ اللہ نے فرمایا استقیم
 کہا ہے فَعَلِمَ ان ذلک التوسل الذی ذکرہ ہوا بالفعل بالاخیار دون الاموات والمیت لا یطلب منه شیء لا دعا ولا غیرہ کذلک حدیث الامم فانہ طلب من اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم ان یدعوا الیہ والد علیہ بصیرۃ فعملہ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا و امرہ فیدان سیال اللہ قبول شفاعت نبیہ فہذا یدل علی ان اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 شفع فیہ و امرہ ان سیال اللہ فی ذلک شفاعتہ وان قولہ سالک والتوجہ الیک بنیک بنی الرحۃ اسی بدعا شفاعتہ کما قال عبد اللہ بن مسعود لیس لیس لفظ اللہ
 والتوسل فی الحدیثین بمعنی واحد انتہی یعنی جو توسل حدیث میں مذکور ہے وہ توسل بالاخیار ہے نہ بالاموات ہے اور میں کچھ طلب نہیں کیا جاتا نہ دعا غیر اسکا اور
 حدیث اعمی بھی اسی پر دل ہے کہ اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے طلب دعا کی یعنی حیات میں اور حضرت اسکو دعا سکھائی اور اس نے اللہ ہی سے مانگا کہ وہ اپنی نبی
 شفاعت قبول کرے اور اس سے صاف معلوم ہوا کہ حضرت اسکی لئے شفاعت کے اور یہی قول حضرت عمر کا تھا کہ نبیوں کے کہا ہم توسل نبیوں میں اپنے نبی کے چاہے نہ
 دیکھو حضرت عمر نے باہر عام جواز توسل بالاموات کے حضرت کے وفات کی بعد آپ توسل کیا اب ان کو یہ پستون کا قول جو اموات سے طلب حاجت کرتے ہیں حضرت
 کے قول فعل کے لئے کیا اعتبار رکھتا ہے انتہی علامہ مافی صواعق الالہیہ قدیم و تاضیر **عَنْ** عَمْرِو بْنِ عَبْسَةَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَوَسَّلُوا
 مَا يَكُونُ الرَّبُّ مِنَ الْعَبْدِ فِي حُجُوفِ الْبَلَدِ فَإِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَكُونَ مَعَهُ يَدُكَ كَمَا أَنَّ اللَّهَ فِي بَلَدِ السَّاعَةِ فَكَانَ رَجُلًا مَعَهُ عَمْرُو بْنُ عَبْسَةَ كَمَا رَوَى
 اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ بندہ بہت قریب جو ہوتا ہے اپنے رب سے تو آخر شب میں سواگر تجھ سے ہو سکے کہ اس وقت ذکر ان لہی میں ہوتا ہو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح
 غریب اس سند سے **عَنْ** عَمْرِو بْنِ عَبْسَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ إِنَّ عَبْدًا يَسْأَلُ كُلَّ عَبْدٍ أَلَا يَسْأَلُ
 يَدُكَ كَمَا أَنَّ اللَّهَ فِي بَلَدِ السَّاعَةِ فَكَانَ رَجُلًا مَعَهُ عَمْرُو بْنُ عَبْسَةَ كَمَا رَوَى اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ بندہ جو ہوتا ہے اپنے رب سے تو آخر شب میں سواگر
 یا کرے مجھ کو اپنے رب والی کے مقابلہ کے وقت یعنی لڑائی کے وقت جہاد میں **ف** یہ حدیث غریب نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے اور اسے واسطی قوی شہر
عَنْ قَيْسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ عُبَادَةَ أَنَّ أَبَا لَدْفًا قَالَ لَدْفًا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْدُمُهُ قَالَ قَبْرِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ صَلَّيْتُ وَصَلَّيْتُ
 بِرَبِّهِ وَقَالَ لَا أَدُلُّكَ عَلَى بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ قُلْتُ بَلَى قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ **ترجمہ** دایسے قبر میں سے کہ انکے اپنے انکو پیرا دیتا ہے
 اللہ علیہ وسلم کے کہ ایک خدمت کریں سوا نبیوں کے کہ حضرت مجھ پر گزرے اور مجھ اپنے پیر سے ملا اور فرمایا کہ تبادون تجھ کو ایک دروازہ جنت کا میں کہان اپنے فرمایا
 لا حول ولا قوۃ الا باللہ **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح غریب اس سند سے **عَنْ** هَانِي بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أُمِّهِ حَمِيْضَةَ بِنْتِ يَاسِرٍ عَنْ جَدِّهَا يَكْرِؤُ
 كَانَتْ مِنَ الْهَاجِرَاتِ قَالَتْ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالتَّسْبِيحِ وَالْقَبْلِ وَالْقَدْسِ وَاعْقِدُوا بِاللَّيْلِ قُلُوبَكُمْ بِسُكُوتِ
 مُسْتَقْبَلَاتٍ وَلَا تَعْلَمَنَّ فَتَسْبِيحُ الرَّحْمَةِ **ترجمہ** مذکور مروی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لازم کہ تم تسبیح اور قبل اور قنوت میں کو اور گزرا اللہ رب
 پورے پڑھنے کے لئے سوال کیا جاوے گا اور حکم ہوگا انکو بولنے کا یعنی قیامت کی دن اور غافل نہ ہو کہ بول جائے تم عمت کو یعنی ہر باب حمت کو **ف** اس

اُسے بڑا مومن سچا انسان اور بہت آداب تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کرام کے قلوب کی طرح سیدہ میں بخلاف انہوں نے کجی کا نہ چرب کوئی امر وہی حضرت کے پیش کیا جاتی ہیں اور وہ ان کے مذاہب محدث اور مشرب بتدو کے خلاف ہوتی ہے تو کیا کیا سوادب کا اظہار کرتے ہیں کوئی کہتا ہے کہ حدیث پر عمل کس سے ہو سکتا ہے اور اس میں یہ مطلب نکلا کہ حضرت محالات کا حکم فرماتے ہیں کوئی کہتا ہے حدیث کون بچہ سکتا ہے اس کا یہ مطلب ہوا کہ حضرت کے باتین خلاف فعل ہوتی ہیں کوئی کہتا ہے حدیث پر طبعاً سخت دشوار اور مشکل ہے اس کا یہ مطلب کہ حضرت کے حکم سخت شکل میں ڈالا کوئی کہتا ہے یہ حدیث ہمارا نام نہیں لی ہم اس پر کوئی عمل کریں اس کا یہ مطلب کہ حضرت کے قول کا اعتبار نہیں اور اس پر عمل جائز نہیں جب تک امام حکم دین غرض ایسی ہے خرافاتین کہتے ہیں اور محدثین متبعین کے طرف تعجب سے کہتے ہیں اور سب کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آداب و تعظیم پر نظر نہیں کرتے و کل ذلک من سوء الادب بحضرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم انتہی باب ما جاء فی بدء نبوة النبی صلی اللہ علیہ وسلم باب ابتدائی نبوت کے بانیین عن ابی موسیٰ الاشعری قال خرج ابو طالب الی الشام وخرج معہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاشیاخ من قریش فلما اشرقوا علی الراهب هبط فلما رآه قال ما هذا فقال له الراهب وکانوا قبل ذلک یؤمنون بہ فلا یخرج الیہم ولا یلقون قال فہم یحیون رجالہم یجعلون لہم الیہم جی جاء فاخذ بید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ہذا سید العالمین ہذا رسول رب العالمین یبعثہ اللہ رحمۃ للعالمین فقال لہ اشیاخ من قریش ما علمک فقال انکوحین اشرقت من العقبۃ لم یبق حجر ولا شجر الا خرسا جلد ولا یحیدان الا لینی وانی اخرج فی النبوۃ اسفل من عصفوف کفہ مثل النفاحۃ ثم رجع فصنع لہم طعاما فلما اشہروہ فکان ہو فی رعیۃ املی فقال رسول اللہ وایہ وعلیہ عامۃ نطلہ فلما کان من القوم وحدثہم قد سبقوا الی فی الشجرۃ فلما جلس مال فی الشجرۃ علیہ فقال انظروا الی فی الشجرۃ کمال علیہ قال فبینما ہوں قائم علیہم وھو یأشردہم ان لا یذہبوا الی الروم فان الروم ان راوہ عرفوا بالصفۃ فقیلوا فانعت فاذا بسبعۃ قد اقبلوا من الروم فاستقبلہم فقال ما جاء بکم قالوا جئنا انک هذا النبی خارج فی هذا الشجرۃ فلم یبق طریق الا یبعث الیہ یا ناس واما قد احدثنا خبرا یبعث الیہ طریقیہ هذا فقال هل خلقکم احد کھو خیر منکم قالوا انما احدثنا خبرا یبعث الیہ یطریق قال فواہم امر اراک الله ان یقضیہ هل یستطیع احد من الناس ردہ قالوا لا قال فایعوضہ واما مومعہ قال انشدکم بالیہ انکم ولیہ قالوا ابی طالب فلم یزل یأشردہم حتی ردہ ابو طالب وبعث معہ ابی بکر بلکہ لا وودہ الی الیہ من الکمل و الذیت رحمہم وایس ابی موسیٰ اشعری کہتا انہوں نے کہ بھل ابو طالب شام کی طرف بیخبر تارت کو اور کھنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے لگے ساتھ اور بڑے لوگ ہی قریش کے پہر چرب ہوئے پھر ابو طالب پاس وہ اپنے صومعہ اترا اور ان لوگوں نے اپنے کجاو اونوں کے آمار سے سودہ راہ لے گئے پاس آیا اور ہمیشہ یہ چرب وہاں جاتے تھے تو وہ کہہ ان کے پاس نہ آتا تھا اور انکی طرف اتفاقات نہ کرتا تھا سودہ اپنے کجاو آتا رہتے تھے کہ راہ لے گئے پاس آیا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا یہ سوار ہے سب جہان کے لوگوں کا یہ رسول ہے رب العالمین کا یہ بچہ کا اس کو سار جہان کے لوگوں پر رحمت کے لئے سو بڑی بڑی قریش کے لوگوں کا ہلکا تو کیا جانے آخر کہا جب تم اترے اس ٹیلے سے تو کوئی درخت اور پتھر اتنی نہ ہا کہ گر پڑا سجدہ میں اور یہ دونوں سجدہ نہیں کرتے مگر نبی کو اور میں پہچانتا ہوں انکو مہربوت سے جو ایک نذر ہے شایہ پشلیک کے یہ صومعہ میں گیا اور طیار کیا انکے لہی کہا یہ چرب انکے پاس لایا اسوقت حضرت اونٹ چرانے گئے تھی پہر راہ لے گئے کہا کیسے ہو جیوان کو بلا و سوائے حضرت اور اپنے ربلی سایہ کے ہوئے تھی پہر چرب انکے پاس لئے تو لوگ درخت کے سایہ میں بیٹھ گئے تھے پہر چرب آپ بیٹھے تو سایہ اس کا آپ پر چبک گیا سو راہ لے گئے کہا کہ دیکھو سایہ درخت کا آپ پر چبک گیا کہا راہ لے گئے پہر وہ انکے پاس کھڑا انکو قسم دیکر کہہا ہا کہ انکو روم کو نہ لیجاؤ اسلئے کہ روم کے لوگ انکو دیکھیں گے یہاں لیٹے انکے اوٹل اور قتل کر دینگے یہ ترجمہ ہوا تو دیکھا کہ سات آدمی کئی تھی وہ دم مودہ توجہ ہوا انکے طرف اور اُسے پوچھا کہ تم کیوں آئے ہو انہوں نے کہا ہم اُس نے کی لئے آئی ہیں جو اس شہر سے لگے والا ہے اور ہر راہ پر کچھ کچھ لوگ بھیج گئے ہیں اور جب ہکو تمہاری طرف کی خبر لگی تو ہم تمہاری راہ پر بھیج گئے اُسے پوچھا کوئی اور تمہارے پیچھے ہے جو تم سے اچھا ہو یعنی عقل و شعور میں انہوں نے کہا ہکو تمہارے راہ کی خبر لگی اور ہم بھیج گئے اُسے کہا ہلا دیکھو تو جس کام کا اندلہ کرے اسکو کوئی پہچن سکتا ہے انہوں نے کہا نہیں اُسے کہا یہ ہریت کرو یعنی اُس نے نبی سے اور انکے رفاقت میں رہو پہر وہ انکے طرف مخاطب ہوا یعنی اہل کہہ طریف اور کہا کون انکے خدمت کرتا ہے لوگوں نے کہا ابو طالب ہیں وہ انکو قسم دیتا رہا یہاں تک کہ پہر آنحضرت کو ابو طالب سے ملا و بکری ساتھ کر دیا آپ کے ہلال کو اور توشہ دیا انکو راہ لے لکھ اور زیچہ ف یہ حدیث حسن ہے عربی ہے

اور نہ انکے بعد کوئی انکے برابر **ف** یہ حدیث حسن ہے روایت کے جسے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے ابی سے انہوں نے مسود سے اسی سے روایت کی **باب عن**
 علیؑ کان اذا وصف النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس بالطی لیل المعطر ولا بالقصید المترددی کان ربعة من القوم ولم یکن بالحدیث والقطط ولا بالتمیز
 کان جعدا رجلا ولم یکن بالطعور ولا بالملکم وكان فی الوجہ تدور ابیض مشرب اذ یحج العینین اهداب الا شذارد من الشکاش والکتید اجرد
 ومرتبة شدة الکفین والقد مین اذا مشی تقلع کاعنا میشی فی صبیبة انفتحت معین کفینہ خاتم النبوة وهو خاتم النبیین اجرد الناس صدق
 واصدق الناس لکھجہ والیہم عمر بکھجہ واکرمهم عشرہ من راکہ بدیہۃ عمامہ ومن خالطہ معرفة احبہ یقول ما عینہ لوار قبلہ ولا بعدہ کمثله خصلۃ
 علیہ وسلم ترجمہ روایت ہے حضرت علیؑ کے جب وہ علیہ بیان فرماتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کتبہ آپ بہت الحسنہ تھے اور نہ بہت بھلنے یا نہ قدر والی تھے لوگوں میں اور بہت
 گونگہ والی نہ تھے بال آپ کے اور بالکل سیدھا بلکہ تھے تھوڑے گونگہ لے اور بہت فریبی نہ تھے اور وہ بالکل گول ہی تھا بلکہ حسین کہہ کر کھائی تھے گوری رنگ سپیدی اور
 سرخی ملی ہو سیہ چشم لمبے بلکون والی بڑے جڑون والی بڑے شانہ والے یعنی دونوں شانوں کے بیچ پر گوشت تھا بدن پاک کے بال نہ تھے مگر ایک خط سینہ سے ناف
 تک کہنیا تھا بالوں کا پر گوشت تھیں مہلبیان اور تلوے اپنی جھٹکتے زمین پر سریر کا کر رکھتے گویا وہ نیچے اترتے ہیں اور جب کسی کی طرف پر کر دیکھتے تو پورے بدن سے ہر
 نیچے فقط انکے چاکر نہ دیکھتے جیسے متکبروں کی عادت ہے اور نہ فقط گردن پہر کر جیسے بلکہ لوگوں کی عادت ہی انکے دونوں شانوں کے بیچ میں مہربوت ہی اور وہ تمام المہربین
 تھے اور سب لوگوں سے اچھے سینہ والی یعنی بغض و حسد سے نہ کہتے تھے اور سینہ چون آئینہ صاف کہتے اور سب زیادہ سچی بات میں اور نرم طبیعت والی نہ گ میش
 جو انکو کبار کے دیکھتا ڈر جاتا اور جو ان سے ملتا اور واقف ہوتا دوست رکھتا انکی تعریف کرنا والا کہتا تھا کہ میں نے کبھی انکے مثل نہ کیا نہ قبل انکے نہ بعد رحمت اور سلامتی
 بیچے الدانیر **ف** اس حدیث کی اسناد متصل نہیں کہ ابو جعفر نے سنا میں نے مصحح سے کہتے تھے تفسیر میں معصت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ محفوظ بہت
 لایا کہ انہوں نے اور سنا میں نے ایک اعراب سے کہ وہ اپنی باتوں میں کہتا تھا مغط فی ثانیہ یعنی بہت کھینچا پاتا اور متدرج وہ ہے کہ جب کبھی بعض بدن بعض میں
 کھسکا ہوا ہونگے ہیں کے سب سے اور قسط وہ بال میں حسین بہت گونگہ ہو اور رجل وہ کہ جبکہ بالوں میں تھوڑی سی خمیدگی ہو اور مغط نہایت فر
 کثیر اللحم اور کثکلم جبکہ چہرہ گول اور دور ہوا اور مشرب وہ کہ جبکہ رنگ میں سپیدی اور سرخی ملی ہوئی اور یہ عمدہ ترین الوان ہے اور اذ عجم وہ ہے جبکہ انہوں
 کے سیاہی خوب کالی ہو اذ اب جبکہ لکین لمی ہون اور کتد و نون شانوں کے ملنے کی جگہ اور اسکو کامل ہی کہتے ہیں مشربا یک خط و استقیم یہ
 ناف تک ہے بالوں کا اور شق وہ شخص ہے جبکہ اگیان بات پر روکے اور پتیلے اور قدم فرہ پر گوشت ہون اور تنقے تو سے چلنا سر کاٹا اور صیب اترنا عرب
 کہتا ہے اترے ہم صوب اور صیب سے یعنی بلند ہے اور جلیل المشاش یعنی بڑے جڑون کے مراد اس سے شانوں کا سر یعنی شانہ بلند ہے اور عشرہ سے
 معیت مراد ہے اس کے عشرہ سم صحبت ہے اور بدیہۃ یکبارگہ اچانک عرب کہتا ہے بدیہۃ یا کرم یعنی اچانک یکبارگہ گہرا دایمیں اسکو کسی کام سے **باب عن**
 عائشہ قالت ما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کثیرہ سرحہ هذا ولکن کان یشکر بکلام یبید کافضل یحفظہ من جلس الیہ ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ
 رضی اللہ عنہا سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تمہارا سقد جلدی جلدی باتیں کرتے تھے بلکہ وہ ایسی کہلی ہوئی جہاد باتیں کرتے تھے کہ جو انکے اس شبہ میں نہ ہوں یا کر ان
ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہیں جانتے ہم اسکو گزر رہی کی روایت اور روایت کے یونس بن یزید نے نہری **عن** النس بن مالک قال کان رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم یبید الکلمہ ثلاثا لیسئل عنہ ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک کلمہ کو تین بار فرماتے تھے کہ اول کلمہ **ف** یہ
 حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسی کا عبد اللہ بن شعی کے روایت سے **باب عن** عبد اللہ بن الحارث بن جزم قال ما رأیت عددا اکثر تبنا من
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن حارث سے کہ انہوں نے کہا میں نے کسی کو زیادہ مکرراتی نہ دیکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم **ف** یہ
 حدیث غریبہ اور موسیٰ ہولی یزید بن حبیب نے انہوں نے روایت کی عبد اللہ بن حارث کے مثل اس کے روایت کے ہے یہ احمد بن خالد نے انہوں نے بھیجے سے انہوں نے روایت کی
 انہوں نے یزید بن حبیب نے انہوں نے عبد اللہ بن حارث سے کہ اکثر نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسکراتی **ف** یہ حدیث صحیحہ غریبہ نہیں جانتے ہم کہ انہوں
 بن سید روایت سے گراسی سے **باب** کجاء فی خاتم النبوة باب مہربوت کے بیان میں **عن** النس بن یزید یقول کھبت فی خاتم النبی صلی

سے بھی روایت ہے اور فضل کا سماع نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح نہیں ہوا اور حدیث ابن عباس کی حسن سی غریبہ عمرو بن یاسر کی روایت ہے **باب**
عن جریر عن معاویہ بن ابی سفیان **أنه قال سمعته یخطب یقول** سأت رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو ابن ثلاث وستين وأبو بكر وعمر
وأنابن ثلاث وستين ترجمہ روایت جریری کہ انہوں نے کہا خطبہ میں معاویہ بن ابی سفیان نے فرمایا کہ وفات مولیٰ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور وہ تیسرہ
ہجری تھی اور ابو بکر اور عمر بھی تیسرہ تھے اور میں بھی تیسرہ کا ہوں **ف** یہ حدیث حسن صحیح ہے **باب عن عائشة** ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
كان وهو ابن ثلاث وستين ترجمہ روایت عائشہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات تیسرہ برس پر مولیٰ **ف** یہ حدیث حسن صحیح ہے
ہے اور روایت کے زہری کی سنجی فی زہری سی انہوں نے عروسی انہوں نے حضرت عائشہ سے اس کی شکل **مناقب ابی بکر صدیق رضی اللہ**
عنه واسمها عبد الله بن عثمان ولقبه عتيق **مناقب ابی بکر صدیق** رضی اللہ عنہ اور نام انکا عبداللہ بن عثمان سی اور لقب انکا عتیق ہے
عن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم **أبو بكر** كل خليل من خلقه ولو كنت متخذا خليلا لا اتخذت أنيسا ولا أخيلا وإن صاحبكم
خليل الله ترجمہ روایت عبداللہ سی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میں مرد ہر ایک دوستی سی زایا اور اگر میں کیسے دوست بنا تا تو ابن ابی قحافہ وغیر
ابو بکر کو دوست بنا تا اور نہ ہر صاحب دوست کا دوست مراد لیتی تھی وہ اپنے آپ کو **ف** یہ حدیث حسن صحیح ہے اور سابقین ابی سعید اور ابی ہریرہ اور ابن عباس
اور ابن زہری سے بھی روایت ہے **عن** عمر بن الخطاب قال **أبو بكر** سيدنا وحيدنا وأحبنا إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم ترجمہ روایت عمر بن
خطاب سے کہ فرمایا انہوں نے بیشک ابو بکر رضی اللہ عنہ سر دار ہر اور بہتر اور محبوب تر تھی ہم سب لوگوں سے زیادہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو **ف** یہ حدیث صحیح ہے
غریبہ **عن** عبد الله بن مسعود قال قلت لعائشة قالت أحبا إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم كان أحبا إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم من قال عمر قال عمر قال عمر
بن الخطاب قال قلت لعمرو قال فقلت ترجمہ روایت عبداللہ بن مسعود سی کہ انہوں نے کہا میں نے کہا حضرت عائشہ سے کہ اصحاب سے سب زیادہ پیار کون بنا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا انہوں نے فرمایا ابو بکر میں نے کہا پھر کون فرمایا عمر میں نے کہا پھر کون فرمایا ابو عبیدہ بن جراح میں نے کہا پھر کون تو وہ چپ ہو رہا
ف یہ حدیث حسن صحیح ہے **عن** ابی سعید قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم **إن أهل الدراجات** العلى ليكم من تحفهم كما ترون
العلم الطالع في أفق السماء وإن أبا بكر وعمر منكم وأنتم ترجمہ روایت ابی سعید کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلند درجہ والی جنت میں
وچشمیہ انکو نیچے درجے والی جنت میں تم کی جنتی ہوا رہے گا اور ابو بکر اور عمر انہیں بلند درجے والوں میں میں اور کیا خوب میں **ف** یہ
حدیث حسن ہے اور کسی سندوں سے مروی ہوئی ہے عطیہ انہوں نے روایت ابی سعید **باب عن** ابی المعلى ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
خطب يوما فقال **إن رجلا** خير لآبائكم مني أعيش في الدنيا ما شاء أن يعش ويأكل في الدنيا ما شاء أن يأكل وبين لقاء ربه فأختر لقاء ربه
قال فبلى أبو بكر فقال أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم ألا تعجبون من هذا الشيخ إذ ذكر رسول الله صلى الله عليه وسلم رجلا صالحا خيرا لآبائكم
بين الدنيا ولقاء ربه فأختر لقاء ربه قال فكان أبو بكر اعلمهم بما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال أبو بكر بل نفضل بآبائنا وأموالنا
فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من الناس أحد أحب إليكم في محبتهم وذات يداهم من ابن أبي قحافة ولو كنت متخذا خليلا لا اتخذت
ابن أبي قحافة خليلا ولكن وددت وأخا وإيمان مزيين أو ثلثا لا وأران صاحبكم خليل الله ترجمہ روایت ابی سعید سی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
ایک دن خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ ایک بندہ کو اللہ نے اختیار دیا کہ جب تک چاہے جی دنیا میں اور کہا اسے اور جب چاہے اپنی ریسے ملے سواتیا کی اسی ملاقات اپنی
رکے سورہی لگی ابو بکر اور اصحاب نے کہا تمکو تعجب نہیں تا اس بڑے پر کہ یہ کیوں ہوا ہے جب ذکر کیا حضرت نے ایک بندہ کا کہ اسکو میرا بہلا لکھ دینا کی زندگی
اللہ سے ملنے میں ہوا سنا اختیار کے ملاقات اپنی رکے کہا راوی نے کہ واقعی ابو بکر ہم سے زیادہ علم رکھتے تھے کہ وہ حضرت کا قول سمجھ گئی کہ مراد اس سے یہی
کی فات ہی سوا بکر کی کہا بلکہ ہم مذاکرے آپ پر باپ دادا اور مال اپنے سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی آدمی جو کوئی چھپر زیادہ مال خرچ کر خیر والا
اور حق صحبت بخوبی یاد کر لیا لا ابن ابی قحافہ سے بڑا نہیں اور اگر میں کیسے دوست ولی بنا تا تو ابن ابی قحافہ کو بنا تا لیکن بڑی دوستی اور برادری مابین کی ہے

مناقب حضرت ابو بکر صدیق

فرمایا کہ نبی و ائمہ باور فرمایا اگا وہو کہ صاحب تبار خلیل ہے اس کا مراد لیا اس کے اپنے تئیں **ف** اسباہن ابی سعید ہے یہ حدیث غریبہ
اور مروی ہوئی یہ حدیث ابی حواریہ سے منہج روایت عبد الملک بن حمیر سے اور مراد من الیناس سے ہے کہ بہت احسان کر نیوالے اور بہتر ہے ابو بکر
عَنْ ابْنِ سَعْدٍ أَخْبَرَنَا رَجُلٌ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ إِنَّ عَبْدًا خَيْرٌ لِي مِنَ الْوَيْلَةِ مِنَ زَهْرَةٍ الدُّنْيَا مَا شَاءَ
بَيْنَ مَا عِنْدَهُ فَأَخْتَارَ مَا عِنْدَهُ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَابَانَا وَأُمَّهَاتُنَا قَالَ فَجَبْنَا فَقَالَ النَّاسُ نَظَرُوا إِلَى هَذَا الشَّيْخِ يُخَيِّرُ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ لِي مِنَ الْوَيْلَةِ مِنَ زَهْرَةٍ الدُّنْيَا مَا شَاءَ وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ اللَّهُ وَهُوَ يَقُولُ وَلَيْسَ بَابَانَا وَأُمَّهَاتُنَا فَكَانَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْخَيْرُ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ هُوَ الْخَيْرُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَمْتِ النَّاسِ عَلَى فِي صُحْبَتِهِ وَمَالِهِ أَبُو بَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا
خَلِيلًا لَأَخْتَارْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا وَلَكِنْ أَخُوهُ الْأَخُوخَةُ ابْنُ بَكْرٍ **ترجمہ** روایت ابی سعید خدری کے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
مسلم منبر پر بیٹھا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ایک بندہ کو تمہارا کیا کر دینا کی چیزوں کے اور زمین سے جو جاہی لی یا امتیاز کری جو اللہ کے نزدیک ہے یعنی جنت اور جہنم سے سو
ابو بکر نے کہا کہ کیا تجھے اپنی ان باتوں کو لوگوں سے تعجب ہے یا جو لوگوں سے تعجب ہے کہ رسول خدا تو خبر دیتی ہیں ایک بندہ کی کہ اللہ اسکو خیر کیا دنیا کی زینت اور
عقبہ کی دولت میں اور یہ کہتا ہے کہ کیا آپ پر مہنے اپنی ان بات کو اور حقیقت میں وہ بندہ خیر رسول خدا ہے صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر سے زیادہ جاننے والی
تہی ان کے حال کو سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سب سے زیادہ میرے حقوق محبت دار کر نیوالی اور پناہ مال خرچ کر نیوالی ابو بکر ہیں اور اگر میں کسی کو دوست بناتا
تو ابو بکر کو بناتا لیکن اخوت اسلام کا فی ہے باقی رہے کوئی گھر کے مسہد میں گھر گھر کے ابو بکر کی بیٹے سب گھر گھر کے بندہ کو دو سو ابو بکر کے گھر کی کے اور یہ
اشارہ ہے گویا ان کی خلافت کی طرف کہ خلیفہ کو اکثر ضرورت ہے مسجد میں آتی جانی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَحَدٌ عِنْدَ نَائِلِ الرَّحْمَةِ وَقَدْ كَانَتْ مَخْلُوعًا أَبَا بَكْرٍ فَإِنَّ لَهُ عِنْدَ نَائِلِ الرَّحْمَةِ بَعْدَ اللَّهِ بَعْدَ اللَّهِ وَمَا نَفَعْنِي مَالٌ أَحَدٍ
قَطُّ مَا نَفَعْنِي مَالٌ ابْنُ بَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَأَخْتَارْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا وَالْأَخُوخَةُ ابْنُ بَكْرٍ **ترجمہ** روایت ابی ہریرہ کے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ احسان میرا ایسا نہیں جکا بلا مجھے نہ کر دیا ہو سو ابو بکر کے کہ ان کا احسان جو میرے اسکا بلا اللہ کی قیامت میں دیکھا اور اتنا نفع مجھ کو کیسے مال سے نہ دیتا
نفع پامینے ابو بکر کے مال سے اور اگر میں دوست بناتا کسی کو تو دوست بناتا ابو بکر کو اگا وہو کہ صاحب اس کا دوست ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریبہ
اس سند سے **عَنْ** حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ دُرِيٌّ مِنْ بَعْدِي ابْنُ بَكْرٍ وَغَيْرُ **ترجمہ** روایت ہے خذیفہ کے کہ رسول
صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا اگر دیر بعد ابو بکر و عمر کا **ف** اسباہن بن مسعود ہے روایت ہے اسباہن بن مسعود سے یہ حدیث حسن ہے غریبہ روایت ابی سعید خدری کے کہ رسول
ربیع کے مولیٰ ہے انہوں نے ربیع سے انہوں نے خذیفہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **ترجمہ** اس میں اشارہ ہے ان دونوں کی خلافت کا اور کیا خدا کی کیا کہ ان کا خلافت کا ان کا جامع
سماء اور کسینی ہست اس کا ان کا کیا سوا کلاس گرفتار و سواش طین لانس و ارض لاس کے اعزاز ہند من شروہ قول ابو عیسیٰ **ترجمہ** روایت ہے اس کے ہرے حدیث میں
اور کسینی لوگوں سے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے عبد الملک بن حمیر سے انہوں نے اسکی اور سفیان بن عیینہ کے ہرے حدیث میں اس میں اکثر ذکر کرتی کہ روایت ہے راہدہ سی اور و روایت
کرتی میں عبد الملک بن حمیر سے ہی دیکھ راہدہ کا ذکر کرتے اور روایت ہے حدیث ابی ہریرہ بن مسعود سفیان بن مسعود سے انہوں نے عبد الملک بن حمیر سے انہوں نے مال سے جو مولیٰ میں
ربیع کے انہوں نے ربیع سے انہوں نے خذیفہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **عَنْ** حُذَيْفَةَ قَالَ لَنَا جُوسٌ هَذَا الشَّيْخُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
إِنِّي لَا أَدْرِي مَا بَقِيَ فِيكُمْ فَأَقْدُوا يَا لَيْلِي مِنْ بَعْدِي وَأَشَارَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَغَيْرِ **ترجمہ** روایت ہے خذیفہ کے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نہیں جانتا کہ
کب تک تمہارے درمیان رہوں سو تم اقتدار کرو ان دو کا جو میرے بعد ہونگے یعنی خلیفہ ہونگے اور اشارہ کیا ابی بکر اور عمر کے طرف **عَنْ** عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ
قَالَ لَسْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ طَلَعَ أَبُو بَكْرٍ وَغَيْرُ **ترجمہ** روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہذا ان سید گھوڑا اہل الخیر میں لاؤ لیکن
والآخرین الا النبیین والمرسلین یا علی لا تحبہما **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے انہوں نے کہا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا کہ
ابو بکر و عمر آئے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ دونوں سردار میں جنت کے ادھر لوگوں کے لگے ہوں یا پچھلے گمراہ دنیا اور مسلمان کے اسی علی تو انکو خبر

نے خرید کئے اور انکے رساندگی کے لئے آزاد کئے کہ انہیں میں میں بلال اور عامر بن فہر اور جب آیتہ فاصحہ بآئیں اتریں اور حضرت فی الہار دعوت کا قصد کیا ابوبکر صدیق نے یہ امر ظہیر لپے دہ لیا اور خطبہ مجید قریش پر پڑھا اور انہوں نے بہت ایذا میں اچکھ دیں اور آپ صابر رہے اور یہ پہلا خطبہ تھا جو اسلام میں پڑ گیا اور قریش نے کئے بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا میں پہونچا کر کیا قصد کیا اور ہر بار حضرت صدیق نے اپنی جان آپ پر خدا کی اور ان لمایات و آفات میں اچکھ نفس نفیس کا قیاد سپرے چنانچہ تفصیل اسکے کتب حدیث اور لڑائے انخفا وغیرہ میں مذکور ہے اور جب قریش پاکی ایذا پر مجمع ہوئے حضرت صدیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے شرک حال رہے اور پہلے جسے اسلام میں مسجد بنائی ابوبکر میں کہ انہوں نے اپنے گھر کے گنٹائی میں مکہ میں مسجد بنائی اور قرآن کے قرات میں مشغول ہوئے روایت کیا ابوبکر بخاری نے اور اعلیٰ کلمۃ اللہ کے لئے محاربہ نارس اور روم میں انہوں نے شرط لگائی کہ روم فارس پر غالب ہوگا اور ویسا ہی ہوا الحمد للہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آدھون حبہ صدیق کے گھر تہی استعدا ور کہیں نہ تہی چنانچہ مکہ میں ہر درز آب صیم و سلم لگے گھر تشریف لاتے اور مروی ہے حضرت عائشہ کے جب ہم مدینہ میں آئے تو صدیق اکبر نے پوچھا کہ یا رسول اللہ آپ اپنے بیوی سے ہم بستر کیوں نہیں ہوتے اپنے فرمایا مجھے مہر کا خیال ہے پس ابوبکر نے ساڑھے بارہ واقعہ چاندی لکے پاس پہنچا اور آپ نے وہ ہار پاس روانہ کی اور مجھ سے ہم بستر ہوئے اور نہ تصدیق کے معراج کی ابوبکر سے اول کسچی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب موسم حج میں اپنے تین احوار عرب پر پیش کیا کہ کون آپ کی مدد کرے تو ہر بار حضرت صدیق لکے رفیق رہے چنانچہ ریاض نصرت میں یہ قصص مفصل مذکور ہیں اور جنگ بدر میں جو فضل مشاہد اسلام تھے حضرت صدیق اکبر کا اثر نمایان حاصل ہوئے اول یہ کہ حضرت عرش میں آپ سے ہی دوسرے کی اہام عجیب لکے دل پر ہوا کہ ابن عباس سے مروی ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دعا کرتے تھے ابوبکر نے کہا کافی ہے ابوبکر پہنچے لڑائی پر اور فرماتے تھے سَيُفْزَعُ الْمُجْتَمِعُ وَيُؤْتُونَكَ اللَّهُ بَرَّ غَضَضِ حضرت صدیق کو اہام ہوا کہ دعا قبول ہو گئی تیسرے یہ کہ لڑائی میں ہمنہ شکر صدیق اکبر کو غایت کیا اور میکا کیل کو لکے ہزار فرمایا اور مدیر حضرت مرقن کو اور اسرا فیل کو لکے ساتھ کیا چہ تھے یہ کہ ہیران کے حق میں مشورہ حضرت صدیق اکبر کا آپ کو پسند آیا اور اسی پر کار بند ہوئے اگرچہ آخر میں فضیلت حضرت عمر کے ظاہر ہوئی اور سیطرہ جنگ اہد میں آپ کو بہت سی آثار جمیلہ ملے آئے چنانچہ حضرت خدمت میں اسدن سہی جمیلہ سجا لکے چنانچہ حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ جب اصحاب لکے منتشر ہو گئے پہلے جولوگ حضرت کے پاس آئی اہد میں ابوبکر تھے ہی کہا ابوبکر نے اور کہا کہ جب میں لوٹا میں نے دیکھا ایک اور شخص کو اپنے ساتھ کہ وہ بھی حضرت کی طرف آتا ہے اور وہ ابو عبیدہ بن جراح تھے روایت کیا ابوبکر حاکم نے اور کفار قریش سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ابوبکر کو گنتے تھے چنانچہ جب ابوسفیان نے شخص حال لشکر اسلام کا کیا تو انہیں تین شخصوں کو پوچھا پہلے کہا کیا لشکر میں محمد میں تو آپ نے فرمایا اسی جواب مذکور پوچھا ابو قحاذہ میں اپنے فرمایا جواب مذکور کہا ابن خطاب میں پھر اسنے کہا یہ تینوں قتل ہو گئے اگر زندہ ہوتے تو ضرور جواب دیتے پھر حضرت عمر و نسکے اور فرمایا اپنے چہوٹا ہے تو اسی دشمن اللہ کے اللہ نے تیرے لکے بجا رکھا ہے ایسی چیز کو جو ذلیل کر گئی تھکوا اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد امد تعاقب کفار کا کیا حضرت صدیق اس معرکہ میں حاضر تھے اور اَللّٰہُ یُنِیْ اَسْتَجِیْبُوْا لِلّٰہِ وَالْمُؤْمِنِیْنَ کے شدت میں شامل اور اسی طرح جنگ خندق میں ایک جانب لشکر کے حضرت صدیق کو غایت ہوئی کہ اب تک سب آپ کے خندق کے نزدیک موجود ہیں اور حقیقت میں وہ مونیع زول تھا حضرت صدیق کا غزوہ خندق میں اور سیطرہ غزوہ مدینہ میں جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہر پناہ فتنوں کے شہت لگائی اور جن مسلمانوں نے برات مدینہ میں توقف کیا وہ معاتب ہوئے حضرت صدیق کو انہیں فضائل نمایان نصیب ہوئے مجذوبہ اول یہ کہ اُس واقعہ ہوش امین کمال انقیاد اور تسلیم اور فدا اسنے ظاہر ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خدمت میں چنانچہ متبع روایات سے معلوم ہوتا ہے ثانی یہ کہ جب برات عائشہ رضی اللہ عنہا نازل ہوئی اللہ تعالیٰ نے اُس برات میں انکو بھی شریک کیا اور فرمایا اُولَئِکَ مَبْرُوْنٌ مِّمَّا لَاقَوْا لَوْ نَاثَ یہ کہ حضرت صدیق سطح بن اثاثہ کو کچھ خیر دیا کرتے تھے اور جب شرکت اہل انک میں ظاہر ہوئی آپ نے ہاتھ روکا موقت اللہ تعالیٰ نے حضرت صدیق کو اولو الفضل فرمایا اور آیات نزل ہوئی وَلَا یَا تُلْ اُولُو الْفَضْلِ مِنْکُمْ وَکَاسَعَارَانِ یُثِیْقُوْا اُولُو الْفَضْلِ اور پھر حضرت صدیق نے کہا میں اللہ کے مغفرت دوست رکھتا ہوں اور نفقہ جاری کر دیا اور سیطرہ صلح حدیبیہ میں انکو اکثر جمیلہ حاصل ہوئے اول یہ عودہ بن حوہ نے جب حضرت کے گستاخی کی حضرت صدیق نے انکو دشنام سخت اور ظہار طلاق اور جرات کو کام فرمایا کہ وہ منجر صلح ہوئے اور جب حضرت فاروق کو غیرت لگیا ابوبکر نے انکو وہی جواب دیا جو نبی نے دیا تھا اس سے کمال قرب اور اتحاد انکا نبی کے ساتھ ظاہر ہوا اور صلح و جنگ میں جب صحابہ کا خلاف ہوا حضرت نے انہیں مشورہ پر عمل کیا اور سیطرہ غزوہ خیبر میں حضرت صدیق حاضر رہے اور آپ نے

علیہ السلام نے فرمایا اللہ جباری کر دیا حق کو عمر کے زبان اور دل پر اور ابن عمر نے کہا کہ کوئی واقعہ لوگوں پر نہ پڑا اور اُمّیں لوگوں کے کلام کیا مگر اقرآن حضرت عمر کے
 قول کے موافق **ف** اسباب بن نخل بن عباس اور ابی ذر اور ابی ہریرہ بھی ایسے ہی حدیث حسنہ صحیحہ غریبہ اس سے **باب عَنْ** ابن عباس ان اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ عز وجل لا ملأ من جمل بن ہشام و عمر بن الخطاب قال فاصبح فذا عمر علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاسلم
 روایت ابن عباس سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ یا اللہ عز وری سلام کو ابو جہل یا عمر بن خطاب سے سو سجدہ کو عمر اسلام لائی **ف** یہ حدیث غریبہ اس
 سند سے اولکلام کیا ہے بعض محدثین نے نص میں غلطی کیست ابی عمر سے اور وہ مناکیر روایت کرتے ہیں **باب عَنْ** جابر بن عبد اللہ قال قال عمر لا بی بکریا
 خوارکنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ابو بکر ما انا ان قلت ذاک فلقد سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم يقول ما طلعت الشمس علی رجل خاف من عمر بن
 عمر جابر بن عبد اللہ کہ حضرت عمر کی کہا ابو بکر صدیق اسی بہتر لوگوں کی بعد سو خدا صلی اللہ علیہ وسلم تو ابو بکر کی کہا کہ تم تو یوں کہتے ہو اور میں سناسی سو خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمائی تھی
 سورج نہیں نکلا کسی دوسرے عمری بہتر جو میرے بعد آیا **ک** یہ حدیث غریبہ نہیں جاتی ہم اسکو مگر اسی سند اور سناد کی کچھ خوب نہیں اور اسباب بن نخل اور ابی ہریرہ بھی ایسے
عَنْ محمد بن سیرین قال اظن رجلا ينقص ابابكر وعمر بن الخطاب رضي الله عنهما وسلم ترجمہ روایت ابن سیرین کہا انہوں نے کہ میں نہیں خیال کرتا کہ اسکو دوست کوشتا
 نبی کو اور تنقیر شان کری ابو بکر و عمر **ف** یہ حدیث غریبہ حسنہ **باب عَنْ** عقبہ بن عامر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو کان نبی بعدک لکان
 عمر بن الخطاب ترجمہ روایت عقبہ بن عامر سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا اگر کوئی نبی ہوتا میرے بعد تو عمر بن خطاب ہی ہوتا **ف** یہ حدیث غریبہ ہے نہیں جانتے ہم اسکو گزشتہ
 بن ابی عامر کی روایت **باب عَنْ** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رائت کافی اودیت یقلدہا لہن ذریعت منہ فاعطیت فضلی عمر بن الخطاب لولا
 فما اولہ یا رسول اللہ قال لعلمہ ترجمہ روایت ابن عمر سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے خواب میں لائی یہ پیراں کیا یہ دو دو کا پیر میں پایا اور باقی عمر بن خطاب کو دو دو
 فی عرض کے کیا تعبیر کسی نبی فرمایا تعبیر کی عمر **ف** یہ حدیث حسنہ صحیحہ غریبہ صحیحہ معلوم علی قوت حدیث عمر کی کہ کامل درجہ ہے اور یوسف قوسی انبیار کا
عَنْ ابن عباس رضي الله عنهما قال دخلنا الجنة فادنا بقصر مرت فب فقلت لمن هذا القصر قالوا لثابت من قریظ فقلت انی انا هو فقلت ومن هو فقالوا عمر بن الخطاب
 ترجمہ روایت ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ داخل ہوا میں جنت میں یعنی عالم رویا میں سو دیکھا میں نے ایک محل سو دیکھا سو میں نے کہا یہ کس کا ہے فرشتوں کے
 کہا ایک جوان کا کہ قریش میں ہے میں نے خیال کیا کہ میں ہوں یہ کہا میں نے کہ ہے وہ فرشتوں کے کہا وہ عمر بن خطاب ہیں **ف** یہ حدیث حسنہ صحیحہ ہے تہم
 اس حدیث میں مشربہ بحدیث بنو عمر بن خطاب کے اور کمال قرب انکا حضرت کے درجہ سے معلوم ہوگا کہ انکے محل کو اپنا ہی خیال کیا **باب عَنْ** زید کا قال
 اصبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد عابلا فقال یا بلال یوسبقنی الی الجنة ما دخلت الجنة قط الا سمعت خشتک اما فی دخلت البارحة الجنة
 فسمعت خشتک اما فی فقلت علی قصر مرت مشرف من ذہب فقلت لمن هذا القصر قالوا الرجل من العرب فقلت انا عری لمن هذا القصر قالوا الرجل
 من قریظ فقلت انا عری لمن هذا القصر قالوا الرجل من امیة محمد صلی اللہ علیہ وسلم فقلت انا محمد لمن هذا القصر قالوا عمر بن الخطاب فقال بلال یا
 رسول اللہ ما اذنت قط الا صلیت رکعتین وما اصابتی حدث قط الا توصات عند ہا ورائت ان اللہ علی رکعتین فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم یوما ترجمہ روایت ابن عباس سے کہ انہوں نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بلایا بلال کو اور فرمایا اسی بلال کیا سب سے کہ تم جنت میں میری موتی ہو کہ جی داخل
 ہوا میں جنت میں کہ نہ سنی میں نے آواز تمہاری غلین کے اپنے آگے داخل ہوا میں جنت میں آج کی شب اللہ میں نے آواز تمہاری غلین کے اپنے آگے میری گداز میں ایک
 چو کو را در بند محل پر کہ سو دیکھا تھا سو چو چا میں نے کہ یہ کس کا ہے فرشتوں کے کہا ایک مرد عربی کا میں نے کہا میں عربی ہوں یہہ کس کا ہے انہوں نے کہا یہہ امیر قریش کا
 ہے میں نے کہا میں قریشی ہوں یہہ کس کا ہے انہوں نے کہا امیر کوا ہے کہ امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے میں میں نے کہا میں محمد ہوں یہہ کس کا ہے انہوں نے کہا عمر بن خطاب
 کا پیر عرض کے بلال کے کہ یا رسول اللہ میں جب انان دیا ہوں دو رکعت پڑھ لیتا ہوں اور جب مجھے حدیث ہوتا ہے دیکھتا ہوں اور اللہ کے لئے دو رکعت ادا کرتا
 ہوں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انہے دونوں باتوں کے سبب تو جنت میں میرے لئے ہوتا ہے **ف** اسباب بن جابر اور معاذ اور انس اور ابی ہریرہ بھی ایسے
 روایت کے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیکھا میں نے ایک محل سو دیکھا جنت میں سو چو چا یہ کس کا ہے فرشتوں کے کہا عمر بن خطاب کا یہہ حدیث حسنہ صحیحہ غریبہ

کہا کہ فاطمہ حضرت فاروق کی بہن اور ان کے شوہر سعید بن زید انسی پیشتر ایمان لایچکے تھے جب انکو خبر ہوئی تو تعصب آیا اور اپنے بہنوئی کی بہت اہانت کی اور بہن کا سترو دیا کہ خون آلود ہو گئیں پھر ان کے دلین حرم اور سورہ طہ جو ان کے پاس تھی لیکر پڑھی اور داعیہ اسلام ان کے دلین آیا اور حضرت کے خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام لائے اور جب وہ اسلام سے مشرف ہوئے انھیں صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے دعا کی کہ یا اے اللہ ان کے دل سے غل نکال دے اور ایمان بہرہ اور ان کے سینہ پر ہاتھ مارا روایت کیا اسکو حاکم نے اور جب اسلام لائے اپنے اسلام کو شائع اور ظاہر کیا اور ایک لحظہ نہ چھپایا اور جو جو تکالیف اس راہ میں پیش آئیں انکو شہد و شکر کھیر کر گوارا کیا یہاں تک کہ عبد اللہ بن عمر سے مروی ہے جب وہ مسلمان ہوئے لوگوں سے کہا کون ایسا ہے جو بات کو ملبی مشہور کر دے لوگوں نے کہا جلیل بن عمر مگر حضرت فاروق سے کھلو اسکے پاس گئے اور کہا کہ امی جلیل بن مسلمان ہو گیا اور اُس نے کچھ جواب دیا اور چادر کھینچا ہوا باہر نکلا حضرت عمر اس کے ساتھ ہوئے عبد اللہ کہتے ہیں کہ میں ہی اپنے باپ کے ساتھ ہوا یہاں تک کہ حبیب مسیحی الحرام کے دروازہ پر پہنچا اُس نے پکارا لای گروہ قریش کے اور وہ اپنے مجلسوں میں بیٹھے تھے جو کہ جس کے گرد ہتھیں بن خطاب صابی ہو گیا اپنے باپ دادا کا دین چھوڑ بیٹھا اور نیا دین اختیار کیا اور حضرت عمر اس کے پیچھے تھے اور فرماتے تھے تو جو تم سے ہے میں مسلمان ہوا ہوں اور گواہی دیتا ہوں کہ معبود برحق نہیں بجز اللہ کے اور محمد اس کے بندے اور رسول ہیں اور لوگ انکی طرح کیجئے اور وہ لوگوں سے لڑتے تھے اور لوگ اُسے لڑتے تھے یہاں تک کہ قناب ان کے سر پر آگیا پھر حبیب آپ تک گئے بیٹھ گئے اور لوگ انکو گھیر کر لے گئے تھے اور وہ فرماتے تھے کہ میں اللہ کی قسم کہا ہوں کہ اگر ہم لوگ تین سو ہوتے یعنی مسلمان تو کہہ چھوڑ دیتے یعنی ہجرت کر جاتے یا تمکو نکالتے مگر سے عمر وہ اسی حال میں تھے کہ ایک بوڑھا مہینی چادر کا جوڑا پہنی آیا اور ان کے بدن پر ایک نقش کُرتا تھا اُس نے کہا کیا ہے لوگوں نے کہا عمر صابی ہو گیا اُس نے کہا پھر کیا ہوا ایک نے ایک کام اختیار کیا پھر تم کیا جانتے ہو کیا تم مہینی بن کعب کو جانتے ہو کہ وہ اپنے قوم کے آدمی تھو دین گئے ایسے حال کے کہ قسے کہہ کر غرض نہ کر سکیں اگر اسکو انداز دو چلو چھوڑو اسکو کہا عبد اللہ نے وہ ایسے ان کے پاس سے پھٹ گئے جیسے کپڑا پھٹ جاتا ہے اور مہینی اپنے باپ سے ہجر کے بعد پوچھا کہ وہ ٹوٹی کوئی تھی انہوں نے فرمایا ہے بیٹے وہ عاص بن داکل تھی تھی اور اگر چاہے اسلام حضرت عمر کا بغض ہے جسے برس ہوا اور برس کے سوا بق اُسے فوت ہو گیا تاہم ابھی اُس کے عوض قیام بحق خلافت ہو جاتا تو وسط انکا امت اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان نشر علوم میں اور ترویج دین میں ایسا اعانت کیا کہ اول امر میں اگرچہ وہ حضرت ابو بکر صدیق سے مفضل تھے مگر آخر امر میں ان کے ہمنام و ہم عصر ہو گئے چنانچہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں امر کو بخوبی بیان فرمایا ہے امر اول کو اس طرح کہ جب خیر و کسب میں تکرار ہوئی آپ نے حضرت عمر کو خطاب باعجاب فرمایا اور فرمایا کہ میں نے کہا تھا میں رسول ہوں اللہ کا تمہاری طرف سوئم ہے مجھ کو جھٹلایا اور ابو بکر صدیق نے میرے قصد حق کے روایکے یہ بخاری غرض کہ میں سبقت اسلامی ابو بکر کے مذکور ہی اور رویا سی قلیب کے روایتیں آپنی فرمایا کہ پھر ابو بکر نے ڈول لیا اور ان کے کھینچنے میں مصنف تھا اور اللہ انکو بخند لگا پھر عمر نے ڈول لیا اور وہ بہت بڑا ہو گیا سو میں نے کوئی ایسا کر لیا جو ان نہ کیا جو اسکے برابر کام کرتا ہو یہاں تک کہ لوگوں نے اپنے اونٹوں کو سیراب کر کے پانی کے گرد بیٹھا دیا روایت کیا اسکو شیخین وغیرہ نے اور اس میں کارگذاری ایام خلافت عمر کی مذکور ہے اور جب سے حضرت فاروق ایمان لائے مومنوں کے غرت بڑ گئی ابن مسعود سے مروی ہے کہ زینا اعزۃ من اسلام عمر رواہ البخاری اور انہیں سے مروی ہے کہ ہم حرم میں نماز نہ پڑھتے تھے یہاں تک کہ حضرت عمر اسلام لائے اور انہوں نے نماز پڑھی اور ہم نے بھی ان کے ساتھ نماز پڑھے کہ یہ کے نزدیک اور کمال شجاعت اور عظمت حضرت عمر کے یہی کہ حضرت سے پیشتر آپ نے مدینہ کو ہجرت کی اور یہ گویا توطیہ اور مقدمہ ہوا انھیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہجرت کا غرض اور فضائل اور خصال ان کے بہت ہیں کہ تفصیل اسکے دراز و من شار فلیرجع الی اذالۃ اخبار مناقب عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ و لا کذبنا یقال ابو عمر و ابو عبد اللہ مناقب عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے اور انکی دو گتیتیں ہیں ابو عمر اور ابو عبد اللہ عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان علی حجر آء ھو لبو بکر و عمر و عثمان و علی و طلحہ و الزبیر و جعفر کتب النسخۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اھذا فمعا علیک الا انی اوصدق اوصدق ترجمہ روایت ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو حجر پر بیٹھے کہ ایک پہاڑ ہے کہ میں اور ابو بکر اور عمر و عثمان و علی اور طلحہ اور زبیر کے ساتھ ہے پس وہ پہاڑ ملائیے جس پر بیٹھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا کہ تمہارے سوا نبی یا صدیق و شہد کے اور کوئی نہیں ف اباسین عثمان اور سعید بن زید اور ابن عباس اور سہل بن سعد اور انس بن مالک اور بکر بن عبد المطلب سے یہی روایت ہے اور یہ حدیث صحیح ہے باب عن طلحۃ بن عبید اللہ قال

چونکہ مصری ہی لوگ باعث قتل و صلا میرا کو منین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہوتے تھے اسی نظر سے اس مرد مصری کو بھی اُن سے ملگانی تھی مگر عبد اللہ بن عمر کو بعد
 خواہی خیر دے کہ انہوں نے خوب اُپکلی تلی کر دی اور سہار زمانہ کے روافض کو بھی ہدایت کرنے کے واسطے شامہ کے خدمات میں گھماتا تھا مگر بن امیہ مایب العالمین
باب ۱۰۰ **عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْجَازُ رَجُلٌ يَصِلُ فَلَمْ يَصِلْ عَلَيْهِ فَخِيلَ بَارِسُ اللَّهِ مَا رَأَيْنَاكَ تَرَكْتَ الصَّلَاةَ عَلَى الْحَدِّ قُلْ**
هَذَا قَالَ إِنَّا كَانُوا يُغِيضُ عُثْمَانَ فَابْتَغَضَهُ اللَّهُ تَجَرَّعَ جَابِرٌ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي جَبَّارَ لَدَى نَازِكٍ لَمْ يَزَلْ يَرْبِي لَوْ كُنْ لَمْ يَرْضَ
 کہ کہ یا رسول اللہ میں نے کبھی نہ دیکھا کہ کوئی ایسا نازک نہ پڑے کہ اپنے فرمایا وہ بغض رکھتا تھا عثمان سے اور اللہ بغض کرتا ہے اُس سے **ف** یہ حدیث غریبہ نہیں مانتے ہم
 اسکو مگر اسی سند سے اور محمد بن زیاد صاحب میمون بن مہران ضعیف ہیں حدیث میں بہت اور محمد بن زیاد صاحب ابی ہریرہ وہ ثقہ ہیں اور کثیف انکی اور الحارث
 ہے اور محمد بن زیاد اہلانی صاحب ہے امام ثقہ میں شامی کثیف انکی ابو سفیان ہے متبرحم یہ حدیث اگر غریبہ مگر وہ افضل معونین کا حضرت ذی النورین سے
 سادت رکھنا اور جو دارن روایات کے اس سے زیادہ غریبہ **بَابُ ۱۰۱** **عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ ارْتَضَيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ حَائِطًا لِلْإِسْلَامِ**
فَقَفَى جَانِبَهُ فَحَالَ لِي يَا أَبَا مُوسَى مَلِكًا عَلَى الْبَابِ فَلَا يَدْخُلُ عَلَى أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِ رَجُلٍ فَضَرَبَ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا قَالَ أَبُو بَكْرٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
هَذَا أَبُو بَكْرٍ تَسْتَأْذِنُ قَالَ إِيذْنُ لَهُ وَتَشِيرُهُ بِالْجَنَّةِ فَدَخَلَ وَجَاءَ رَجُلًا خَرَفَ فَضَرَبَ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا قَالَ عُمَرُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا عُمَرُ تَسْتَأْذِنُ قَالَ
إِذْنُ لَهُ وَتَشِيرُهُ بِالْجَنَّةِ فَدَخَلَ وَجَاءَ رَجُلًا خَرَفَ فَضَرَبَ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا فَقَالَ عُمَرُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا عُمَرُ تَسْتَأْذِنُ قَالَ إِيذْنُ لَهُ وَتَشِيرُهُ بِالْجَنَّةِ
 لکوی تصیب متبرحم روایت ابی موسی اشعری سے کہا انہوں نے کہ داخل ہوا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ انصار کے ایک باغ میں اور پوری کی اپنے وہاں حاجت
 اپنے اور مجھے فرمایا اسی ابو موسی تم دروازہ پر ہو کہ کوئی داخل نہ ہوئے پاس بغیر ان کے سوا ایک شخص آیا اور اسے دروازہ کھول دیا میں نے کہا کون ہے انہوں نے کہا ابو بکر
 میں نے کہا یا رسول اللہ ابو بکر اذن مانگتے ہیں آپ نے فرمایا اناؤں دو اور بشارت دو جب تک سو دروازہ داخل ہو پر دوسرے شخص آئی اور انہوں نے دروازہ کھولا میں نے
 کہا کون ہے انہوں نے کہا عمر میں عرض کے یا رسول اللہ عمر اذن مانگتے ہیں آپ نے فرمایا انکے لئے دروازہ کھولا دو اور بشارت دو انہیں جنت کی سو دروازہ کھولا میں نے
 اور بشارت دی انکو جنت کے پہر ایک اور شخص نے انہوں نے دروازہ کھولا میں نے کہا کون ہے انہوں نے کہا عثمان میں عرض کے یا رسول اللہ عثمان میں اذن مانگتے ہیں آپ نے فرمایا
 کھول دو انکے لئے اور بشارت دو انکو جنت کے ایک بکو پرجاؤں پر ہوگا اور وہ بکو وہی آخر خلافت کا جبین آپ شہید ہو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور کئی سندوں
 عثمان ہند سے مروی ہوئی ہے اور اسباب میں جابر اور ابن عمر سے ہی روایت **عَنْ أَبِي سَهْلَةَ قَالَ قَالَ لِي عُثْمَانُ يَوْمَ الدَّارِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
مَدَّ عَهْدًا لِي عَهْدًا فَأَنَا صَابِرٌ عَلَيْهِ تَجَرَّعَ جَابِرٌ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي جَبَّارَ لَدَى نَازِكٍ لَمْ يَزَلْ يَرْبِي لَوْ كُنْ لَمْ يَرْضَ
 وسلم نے مجھ سے ایک عہد کیا ہے میں اُس پر صابر ہوں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسماعیل بن ابی خالد کے روایت متبرحم آثار جمیلہ اور حجاز
 حسنہ حضرت عثمان ذی النورین کے بھی ہدایت ہیں انا بخلہ میں کہ قریش میں آپ کا نسب بہت عالی تھا تہائیاں اور دو ہیال دونوں طرف سے ہتھیابے غیرہ میں
 کہ عثمان بن عفان بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصہ میں اور والدہ انکے ازوی بنت کریز بن ربیعہ بنت حبیب بن عبد شمس اور انارو
 کے نام انکا بیٹا ہے کہ وہاں میں حکیم بنت عبد المطلب کے جو پہر ہی ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے او قتل اسلام ہی قریش میں ثروت و وجاہت رکھتے تھے اور
 متصف بہ سخا تھے بعض لوگوں نے کہا ذی النورین انکا لقب اسی ہوا کہ دو سخا دین کیں ایک قبل اسلام ایک بعد کے اور فطرت سلیمہ انکے ہی سے امیر جالب سے نفور و
 مہور تھی اور یہ دلیل ہے اس پر کہ وہ اہل فطرت میں تشبہ بالانبیاء رکھتے تھے اشیاب میں کہ جاہلیت میں شراب انہوں نے اپنے اوپر حرام کی تھی اور آئین میں کہ انہوں
 نے فرمایا میں نے انہیں کیا جاہلیت میں اسلام میں چرچ کے اور عہد سابق مسلمین سے میں ابو عبیدہ بن جراح اور عبد الرحمن بن عوف سے کہ اپنے ایمان لانے میں
 بلا لیت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور وہ اُس جماعت میں ہیں کہ انعام عمر سے انکے جالیں عدد پور ہوئے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی صاحبزادی زینبہ کو
 انکے نکاح میں دیا اور انکے حسن سلوک سے ہمیشہ شاد و متوجہ رہے اور جب کفار نے اہل اسلام کے ایذا پر پھر باز ہی انہوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی اور وہاں پہنچے حضرت
 میں کہ اپنے ذہن کے ساتھ انہوں نے ہجر کے بعد ہر ایم اور لوط علیہما السلام اور حضرت انکے خبر کے بہت منتظر رہے تھے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ میں تھے اور

ہوئے حضرت عثمانؓ انہیں دفون حاضر خدمت ہوئے بخلاف اور صحابہؓ جن کے کہ وہ بعد ازاں غصہ کرنے لگے اور جب جہاد شروع ہوا مجمع غزوات میں آپ کے ہمراہ ہی ہوا
 جب کے کہ اس میں جہاد داری رقبہ میں داخل ہوئے حکم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ نے اپنے اجر وغنیمت دونوں کا وعدہ کیا اس لئے درمیں میں شہید ہوئے اور جب غزوہ احد میں ذرا
 صحابہؓ میں باہر سے رحمت آئی آپ نے انکا تذکرہ کیا اور اس خطا کو بذیل عفا اللہ عنہم چھپا دیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مسلمان کے لئے انکو مکہ روانہ کیا اور وہ
 عسکر مشرکین میں گئے اور ابان بن سعید بن العاصؓ انکو ان ہی اور مکہ جاکر ہر مسلمان کو تسلی دی اور پیغام نبی صلی اللہ علیہ وسلم پہنچایا اور جب صلح حدیبیہ میں آپ نے
 انکو مکہ روانہ فرمایا اور آواز انکے قتل کا بلند ہوا وہی باعث ہوا بیتہ الرضوان کا اور آپ نے اپنے ایک ہاتھ پر دوسرا رکھا کہ بیت عثمان ہے اور اس لئے مدد دے جو وہ اہل رضوان
 میں اور جب رقبہ میں انتقال فرمایا آپ نے اپنے انکے نکاح میں ام کلثوم دین ربنی اللہ عنہا اور عیجیہ فضیلت ہے کہ انکے سوا کسی کو میسر نہیں اور جب ام کلثوم کا بھی انتقال ہوا
 تو آپ نے فرمایا انکے نکاح کے تجویز کرو کہ اگر میکہ یا س چالیس بیٹیاں ہوتیں تو میں ایک ایک بیاتا جاتا انکے ساتھ اگرچہ ایک نہ ملتی اور حشیش عسرت کی تہیز میں نصیب
 اونی اور اکل انکو عنایت ہوا اور حضرت انکو اسی میں بشارت دی کہ اب کوئی عمل انکو نقصان نہیں کرتا اور شہید کے انہوں نے بیرون ہوئے اور توسیع کی مسجد نبویؐ
 ایک مریہ خرم کی میں باپچس ہزار کو اور غزوہ تبوک کے مجھے شہید کو کہ ایک قافلہ کا قافلہ فوت و طعام و آدم کا حضرت کے خدمت میں خرید کے حاضر کیا اور آپ نے اسے دیکھ کر
 آسمان کی طرف ہاتھ اٹھائے اور کہا کہ یا اللہ میں عثمانؓ کے راضی ہوا تو یہی راضی ہو جاؤ اللہ عنہما خیر الخیر اور لہی عساکر راضی عنہما اور اکثر احیان کتاب وحی آپ نے کی ہے
 اور وہ اول شخص ہیں کہ انہوں نے حضرت کے لئے فیض کیا اور وہ ایک قسم ہے حلوی کے کہ آٹے اور گنے اور شہد پکاتے ہیں اور حضرت کے لئے بہت پسند کیا اور کہا یا اور ان کے
 لئے دعا کی اور ریاض نصرہ میں کہ ایک بار حضرت کے گھر میں عسرت ہوئی اور ان کے رخصت لگے اور حضرت کے گھر کا جانا نہ پڑھتے اور دعا کرتے کہ حضرت عثمان حاضر ہو کہ
 اسپر مطلع ہو کر دنیا کو را کہا اور چند بوجھے آگیا اور گھبروں اور کجیوں اور چند بکریاں چلے چلائی اور تین سو درہم روانہ کیا اور کہا کہ ان میں تیا ہوگا اس لئے روٹی اور
 بہنا ہو اگر گشت یہی بھیجا اور حضرت جب گھر میں تشریف لائے اور اسپر مطلع ہو کر باہر نکلے اور دونوں ہاتھ اور دعا کی کہ یا اللہ میں راضی ہوا عثمان سے سو تو پہلی منور
 ہو دو بار یہی دعا کی اور کئی بار ایسی دعا کا اتفاق ہوا اور اعمال متفرجہ خط و افرواض و فیض کامل اللہ انکو عنایت فرمایا تھا چنانچہ حضرت کے زمانہ میں انہوں نے
 قرآن حفظ کیا اور بغایت قوی الخط تھے اور طہارت کے باہین اعتداسی کامل رکھتے تھے چنانچہ حدیث حمران اور ایک جامع کے جو صحیحین میں ہے اسپر شاہ عادل ہے اور صیام
 و قیام میں ید طولی رکھتے تھے چنانچہ مولائے عثمانؓ کے مروجی کہ آپ صوم دہر رکھتے تھے اور قیام لیل بجالاتے تھے یعنی ساری رات جاگتے تھے سو اول شب کے
 کہ تھرا سا سو جاتے تھے اور صبح کا یہ حال تھا کہ ایک رظافت الی بکرمین مدینہ میں قحط ہوا اور ابو بکرؓ نے کہا شام تک اسد تھارے تکلیف کہو لیکن چہرہ دوسروں
 ہوا نہ شربت بار بڑو طعام کے حضرت عثمانؓ کے یہاں شام سے لے کر اور تاجروں کے پاس لے کر اور دس گونج بارہ اور چودہ اور پندرہ کے دام دینے لگے آپ نے فرمایا اور
 لوگ اس سے زیادہ مجھے دیتے ہیں لوگوں نے کہا وہ کون ہیں آپ نے فرمایا کہ یہ سب صدقہ ہے فقر و مدینہ پر کہ اللہ اسکا دس گنا دینے کا وعدہ کیا ہے عبداللہ بن
 عباس سے مروی ہے کہ اس شب میں خواب میں دیکھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک سرخ گھوڑے پر سوار ہیں اور ہاتھ میں ایک نورانی چٹری ہے اور دو غلیں آپ
 آپ کے پیروں میں کہتے لے لے نور کے ہیں سو میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میرے باپ آپ پر فدا میں مجھے آپ کی زیارت کا نہایت شوق تھا آپ نے فرمایا کہ میں
 عثمانؓ کے شادی میں جاتا ہوں کہ اللہ نے ایک حور سے انکے شادی حبت میں ہے اور انہوں نے ہزار روٹ اللہ کے راہ میں صدقہ کئے ہیں اور اللہ نے انے
 قبول کیا ہے اور اس طرح اعتاق میں پائے بلند رکھتے تھے چنانچہ فرمایا انہوں نے کہ جب میں اسلام لایا کوئی جمعہ نہیں گذرا کہ میں نے ایک غلام آزاد کیا اور اگر کوئی
 جمعہ مانع ہوتا تو جمعہ آئندہ میں اسکو جمع کرتا اور داسی جو عمرہ میں ہی تھا اور اللہ کا یہی حال تھا کہ اکثر ایسا ہوتا کہ آپ عمرہ سے آتے اور بالان نہ اتاتے اور
 چڑھتے جاتے اور صلہ رحم میں بچا اپنے اقرا کے متنازعتے چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے لَقَدْ فَتَوُوهُ وَأَنَابُوا لَهُمْ وَصَلُّوا لَهُمُ الرَّحْمَةُ وَاتَّقَاهُمْ
 لِلزَّيْتِ اور حضرت علیؓ سے بھی ایسا ہی مروی ہے اور اس طرح مرتب ملوک میں پایہ عالی رکھتے تھے جزاء اللہ عنہما خیر الخیر آمین **مناقب علی بن ابی**
طالب رضی اللہ عنہ یَقَالَ لَهُ لَيْتَ ابْنُ تَرَابٍ قَابُو الْحَسَنَ مَنَاقِبَ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اور انکے دو کنیتیں تھیں ہر ایک
 ابو طالب دوسرے ابوالحسن عَن عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَبِشًا وَاسْتَمَلَ عَلَيْهِمُ عَلِيٌّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَصَنَى فَاثَمَ

گمراہ نہ لاکھ جہاد کے در قیامت تک زمین پر کوئی نصرانی کا وجود رہے گا انہوں نے حضرت عمرؓ کے ہم مناسب بننے میں کہ آپؐ مباہلہ کریں اور آپؐ کو ہر
 دین پر برتری دے گا آپؐ کی دین پر چھوڑ دیں حضرتؐ فرمایا کہ اگر مباہلہ سے تمہیں انکار ہے تو اسلام لاؤ کہ جو مسلمانوں کا حق ہے وہ تمہارا حق ہو اور جو انہیں واجب ہے وہ تمہارا واجب ہو اور اگر تمہیں
 اسلام انکار ہے تو ہم سے لڑیں انہوں نے کہا کہ جو عرب کے لڑنے کی طاقت نہیں مگر ہم آپؐ سے صلہ کرتے ہیں کہ اگر آپؐ مجھے نہ لڑیں اور ہمارے دین سے ہمیں تو ہم کو ہر سال
 دو ہزار ہلدیا کریں ایک ہزار صفر میں اور ایک ہزار ربیع میں ہر اسی صلہ ہیرے کے اور مباہلہ ہے جائز ہے چنانچہ بن تیمیہ وغیرہ رحمۃ اللہ علیہ نے منکرانِ صفات سے کہ
 وہ مقام کے چھین مباہلہ کرنا چاہا ہے مگر وہی بخوانیوں کے طرح مباہلہ سے ڈر گئے ہیں اور شبانِ منافق مباہلہ کر کے باطل حکم **عَنْ** الدَّائِدِ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَبِينَ وَأَمْرًا عَلَى أَحَدِهَا عَلَى بَنِي إِسْطَاطِلِ عَلَى الْخَلِيفَةِ الْوَلِيدِ وَقَالَ إِذَا كَانَ الْقِتَالُ فَهَلْ قَالَ فَاتَّخِذْ عَلَى حِصْنًا فَاتَّخَذَ مِنْهَا جَارِيَةً
 فَاكْتُبَ مَعِيَ خِلَافًا كَمَا بَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِهِ قَالَ فَقَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأْتُ الْكِتَابَ فَتَغَيَّرَ لَوْنُهُ ثُمَّ قَالَ مَا تَرَى فِي
 رَجُلٍ يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ قَالَ قُلْنَا عَمْدًا يَا اللَّهُ مِنْ خُضْبٍ وَمِنْ غَضَبٍ رَسُولُهُ وَلَمَّا آتَا رَسُولُكَ فَكُنْتَ تَرْجِمُهُ بِرَيْحٍ بَدْرٍ مِنْ طَبَعٍ
 کہ بیانی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو لشکر کو اور ایک پہلی کو میرا یاد دہا کر کے فرمایا کہ اگر وہ فرمایا جب لڑائی ہو تو حاکم علی بن ہونم کیا حضرتؐ نے ایک قتلہ اصل کی بلکہ لڑنے
 لینے والے غنیمت سے سو کہ پہلے میرے ساتھ خالد نے ایک خط حضرتؐ کی خدمت میں کہ جعفرؓ کے اہلین نبی حضرتؐ علیؓ کی سو میں آیا آپؐ کے پاس اور آپؐ نے خط پڑھنے پر ہمارا
 سنا اور زنگا کا بغیر ہو گیا اور میرے فرمایا کیا چاہتا ہے تو اس شخص کے حق میں جو اللہ و رسول کو دوست کہتا ہے اور اللہ و رسول کو دوست کہنے میں میں نے
 کہا اللہ کی پاد میں تا ہوں انہی اور ان کے رسول کے غضب اور میں تو قاصد ہوں میں میرا کیا قصور ہے آپؐ نے فرمایا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب نہیں جانتے ہم اس کو
 مگر ایسی سند میں حضرتؐ علیؓ کو مہدو جہ سے آگے اختیار تھا اگر ایک لڑائی پہلی ہو گیا ہوا اور حضرتؐ انہیں حاکم تھے آپؐ نے اسے بازر کہا حاکم کو اختیار ہے کہ مال غنیمت سے جو
 چاہے کچھ اس کے حق میں دے اور یہ دیکھو کہ حضرتؐ خالد کو یہ سزا معلوم ہوگا اسلیٰ حضرتؐ کے اطلاع کر دی **بَابُ** عَنِ جَابِرٍ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَيْنًا يُورِي الطَّائِفَ مَا بَقِيَ مِنْ النَّاسِ فَقَدْ طَالَ لِحْيَا كَثِيرًا مِنْ عَمَامٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَتَجَنَّبُ وَلَكِنَّ اللَّهَ أَتَجَنَّبُ
 ترجمہ دیکھ جاوے کہا انہوں نے کہ لایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرتؐ کے طائف کے دن اور اسے سرگوشی کے سولوگ کہہنی لگے آج اپنے آپ سے چھپے بہائی کے
 ساتھ بہت دیر تک سرگوشی کے تو آپؐ نے فرمایا میں نے انہی سرگوشی نہیں کہ اللہ خود اسے سرگوشی کے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب نہیں جانتے ہم اس کو مگر اگر علم کی رو سے
 سے اس حدیث کے ابن فضیل کے سوا اور لوگوں نے بھی اس سے اور مراد اس قول کے کہ اللہ خود اسے سرگوشی کی یہ ہے کہ اسے محکم دیکھ کر میں نے کان میں کچھ کہہ دیا
بَابُ عَنِ ابْنِ سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ بَا عَنِي لَا يَحِلُّ لِحْدَانِ تَجَنَّبُ فِي هَذَا التَّجَنَّبُ عَزِيزٌ وَغَيْرُكَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ
 السَّنْدَرِ قُلْتُ لِيُضَاهِرَ بِنُصْرَةٍ هَذَا التَّحْدِيثُ قَالَ لَا يَحِلُّ لِحْدَانِ تَجَنَّبُ قَدْ جَاءَ عَزِيزٌ وَغَيْرُكَ تَرْجِمُهُ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي سَعِيدٍ کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وسلم نے حضرتؐ علیؓ سے کہ جائز نہیں میرے اور تیرے سوا کسی کو کہ جب ہے اس مسجد میں علی بن منذر نے کہا میں نے فلان بن عمرو کے لکے سے پوچھے تو انہوں نے
 کہا اس سے مراد یہ ہے کہ طلال نہیں کسی کو کہ حالتِ جنابت میں اس مسجد سے گزر جائے حضرتؐ اور علیؓ کے سوا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب نہیں جانتے ہم اس کو
 مگر ایسی سند ہے اور محدثین سماعی بخاری نے اس حدیث کا مضمون سنا اور غریب جانا مگر ترجمہ غریب ہے حضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور حضرتؐ علیؓ کا کہ
 وہ حالتِ جنابت میں مسجد نبویؐ سے ہو کر علیؓ جادین اور کسی کو جائز نہیں **بَابُ** عَنِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُورِي الْأَرْمَنَيْنِ وَصَلَّى عَلَى
 جَوْهَرِ الثَّلَاثَةِ تَرْجِمُهُ دَائِدِ ابْنِ مَالِكٍ کہ سمعوتؓ نے حضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور ناز پڑے حضرتؐ علیؓ نے شبہ کو **ف** یہ حدیث غریب نہیں جانتے
 ہم اس کو مگر سلم اور کے روایت ہے اور سلم اور محدثین کے نزدیک قوی نہیں اور مروی ہوئی یہ حدیث سلم سے انہوں نے روایت کی جب سے انہوں نے علیؓ سے
 اس کے **عَنْ** سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِّمْنِي بِمَنْزِلَةِ هَازِلُونَ مِنْ مَعْنَى تَرْجِمُهُ رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ کہ نبی صلی
 علیہ وسلم نے فرمایا حضرتؐ علیؓ سے تم میرے ایسے ہو جیسے ہارون موسیٰ سے جیسے طیف ہو **ف** یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہوئی یہ حدیث سلم سے انہوں نے
 نے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی سند ہے اور بھی بن سیدانصاری کی روایت ہے یہ غریب بھی جاتی ہے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

جس کے ساتھ اپنی باپ سے چھکے جاتے اور وہ ان نماز اور کرتے تمام تک ایکن ابو طالب پر مطلع ہو گئے اور وہ دونوں نماز اور کرتے ہی انہوں نے حضرت پر چھکے پوچھا کہ یہ کون سا ہے
جس پر تم چلے ہو حضرت نے فرمایا کہ اسی چھاپا اسکا اور فرشتہ کا اور رسولوں اور ہمارا واد حضرت ابراہیم علیہ السلام کا دین اور اللہ مجھے اُس کے ساتھ جوت کیا ہے اور انکو دعوت کے
انہوں نے کہا اسی میرے پیچھے یہ تو مجھے نہیں ہو سکتا کہ میں اپنے ان باپ کا دین چھوڑ دوں مگر قسم ہے اللہ کے کہ جب تک میں جو کچھ کوئی بہن یا بھائی نہ دیکھ لگا اور مردی نہ
ہے کہ انہوں نے حضرت علی سے کہا کہ اسی بیٹے کی یاد میں جس پر تم چلے ہو انہوں نے کہا اسی میرے باپ میں ایمان لایا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور تصدیق کے ہے
اُنکے اور اُنکے ساتھ ناز پر تھا ہوں اور انکا تابع ہوں تو ابو طالب نے کہا وہ مجھے خیر کے سوا اور کچھ نہ بتا دیکھا تو انکا ساتھ کیے نہ چھوڑا سبحان اللہ کیا لچھے بات کہی اور
جب ابو طالب کا انتقال ہوا اور حضرت علی نے انکو غسل دیا حضرت علی علیہ السلام حضرت علی کے لئے ایسے دعا خیر دی اور تسلی فرمائی کہ وہ فرماتے ہیں وہ وہاں مجھے
سرخ انگوٹھ پہنے زیادہ پارس ہے اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ارادہ ہجرت مسمیہ کیا حضرت علی کو فرمایا کہ میرے بستر پر سو رہو سو رہو اور اپنے جان عزیز آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم پر قربان کی اور انکی رُک مبارک اور وہ لی کہ کافر کو دھوکا دیا اور حضرت تشریف لینگے پھر بعد چند روز کے علی بھی ہجرت کر کے مافروضت ہو گئے اور جب
صحابہ میں موافقات واقع ہوئی حضرت فی انکو اپنا بھائی فرمایا چنانچہ روایت اسکی اور گدزی اور شہد بر میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بڑے فضائل حاصل ہو چکا اور
یہ کہ جب موضع بدر میں پہنچے چند لوگوں کو اپنے خبر کفار دریافت کر لیا کہ روانہ کیا حضرت علی ہی انہیں تھے تائیا یہ کہ ہنگام مقامہ جب تین کفار انکے سے نکلے اور مسلمانوں
نے انکا رافہ کیا حضرت علی ہی انہیں تھے تائیا یہ کہ جب ریل اور ایمیکائل انکے ساتھ تھے روایت کیا اسکو حاکم نے اور بڑی فضیلت اسکی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے اپنے تخت پر فرجیم مد فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کو انکے نکاح میں دیا اور شہد بر میں ہی انکو بڑے فضائل ملے آئے چنانچہ جب مصعب بن عمیر صاحب لوا شہید
ہوئے حضرت نے لڑائی محمدی لکے ہاتھ میں دیا اور حضرت علی کے قریش کے صاحب لوگوں کو دھل چمکایا اور بعد ختم غزوہ کے جب خیم مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دھوا گیا
تھا تو خدمت پاشی کی حضرت علی کو تھے اور خندق کے دن جب کفار خندق سے پار چلے آئی حضرت علی کمال شجاعت و عزم و بہادری سے کھڑے رہے اور اُس سے کفار
کے کمر ٹوٹ گئے اور بیتہ الرضوان میں ہے حاضر تھے اور انہیں صلح کے دست مبارک سے لکھا گیا فقیر ترجمہ کرتا ہے کہ میں نے اس روایت کو لکھا ہے اللہ کا فضل بہت وسیع ہے
اسیہ کہ مجھے بھی اس سے زبردستی کا درجہ عنایت فرماؤ اور غزوہ خیبر میں رات خیم آپ کے ہاتھ میں تھا چنانچہ روایت اسکی اور گدزی اور اس غزوہ میں اپنے بڑی شجاعت
اور لادری فرمائی کہ سپر کے ٹوٹ گئی تھی آپ نے اس کے عوض ایک دروازہ کھڑا کیا اور سپر نالیا یہاں تک کہ فتح نمایان ظاہر ہوئی ابی رافع فرماتے ہیں کہ ہم سات آدمی
جاتے تھے کہ اسکو ولین تولے الٹ نہ سکے اور سامان کے وقت اپنے انکو اپنا اہل فرمایا چنانچہ تفصیل اس کے اور گدز سے غرض فضائل اور محامد کے بہت ہیں خواہ
غایہ انجوار **مناقب ابی محمد طلحہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ مناقب طلحہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے اور کنیت انکے**
ابو محمد عن الزبیر قال کان علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم احد در عین ففرض الی الصفحۃ فلم یستطع فاقعد تحتہ طلحۃ فصعد
النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی استوی علی الصفحۃ قال فسمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول اوجب طلحۃ ترجمہ روایت ہے کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم جنگ بدر میں پہنچے ہوئے تھے اور ایک پہر پر چڑھنے لگے تو نہ چڑھ سکے پس بٹھایا طلحہ کو اپنے پیچھے اور اُس پر چڑھ گئے سوسا میں نے کہ فرماتے تھے
واہب ہو علی طلحہ کے لئے یعنی جنت ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے مترجم اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وہ جنتی ہیں اور جو معاملات انکے اور حضرت علی
کے درمیان گدز سے ادا سے معاف کرنا لایا عن جابر بن عبد اللہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من سترک ان ینظر الی الشہید
فیترک علی وجہ الارض فلینظر الی طلحۃ بن عبد اللہ ترجمہ روایت ہے جابر سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کو خوش بلکہ شہید کو زمین پر چلا کیے
طلحہ بن عبد اللہ کو کبھی ف حدیث غریب نہیں جاتی ہم کو مگر صلت بن زبیر کی روایت اس کے اور کلام کیا انہیں بعض العلماء در ضعیف کہا ہے لہذا کلام کیا بعضوں نے صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کو
بڑا بیجا کہہ دیا ہے کہ زبیر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ قول طلحہ و الزبیر جاراؤ خلفۃ ترجمہ روایت علی بن ابی طالب سے کہ کہا انہوں نے میری نون کی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ سے فرماتے تھے طلحہ اور زبیر دونوں ہمایہ میں یعنی جنت میں **ف یہ حدیث غریب ہے کہ نہیں جانتے ہم اسکو اسی منہ سے**
عن موسیٰ بن طلحۃ قال دخل علی معاویۃ فقال لا التبرک سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول طلحۃ مین قصی خلفۃ ترجمہ روایت ہے

مناقب ابی محمد طلحہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ

ف یہ حدیث غریب نہیں ہے۔ ہجرت کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ان بابر کو لکھی تھی سو اس کے لئے فرمایا اے دن ارتوا یک تبرک من اب فہم بن تہرہ ہا سی جوان
 فرمایا **ابن** علی قال ما سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اباً و امہ لا یحدانہ لہ یوم احداً و مر فداک انی و امی ابرہما الغلام الحسن و ترجمہ
 ہدایت علی سے کہ جس نے یہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ان بابر کو لکھی تھی سو اس کے لئے فرمایا اے دن ارتوا یک تبرک من اب فہم بن تہرہ ہا سی جوان
 پڑھے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور باہمین سے ہے روایت ہے اور روایت کئی لوگوں نے یہ حدیث یحییٰ بن سعید انہو نے سعید بن سبک روایت کی ہے فقیر نے انہو نے
 لیث بن سعید اور عبدالغیر بن محمد سی انہو نے یحییٰ بن سعید انہو نے سعید بن سبک انہو نے سعد بن ابی وقاص سے کہا جمع کیا میری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 اپنی ان بابر کو اے دن **ف** یہ حدیث صحیح ہے اور مروی ہے یہ حدیث عبداللہ بن شداد بن الہکام انہو نے روایت کی علی سی انہو نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم روایت کی
 یہ بھی محمود بن غیلان انہو نے وکیع سی انہو نے سفیان انہو نے سعد بن ابیہم سے انہو نے عبداللہ بن شداد سے انہو نے علی بن ابیہم سے کہا حضرت علی
 بنین سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہہ دیا ہوا ہے اپنے ان بابر کو کسی پر سو اس کے اور میں سنا انکو اے دن کہ فرماتی تھی ارتوا سی معا یک تبرک من اب
 تبرک او پر فدا میں **ف** یہ حدیث صحیح ہے **عن** عائشہ قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقدّمہ المذنبۃ لیلة فقال لیت رجلاً
 صالحاً یحییٰ عنی اللیلة قالت کذا لک اذ سمعنا خشنۃ السلاخ فقال من هذا فقال سعد بن ابی وقاص فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما
 جاءک فقال سعد و قد فی نفسی خوف علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحدثنا خبرہ فلما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم تار ترجمہ
 عائشہ رضی اللہ عنہا کسی ایک دن انکو نہ لگے سو خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مدین میں جب کسی غزوہ کو لکھائی تھی تو فرمایا اسی کہ کوئی نیکو دھو کہ وہ قبیات میرے چکداری کرتا تھا
 حضرت عائشہ نے کہ ہم اسے خیال میں کہ ایک شخص کے ہتھاروں کے آواز سنی اور حضرت نے پوچھا کون انہو نے عرض کی سعد بن ابی وقاص اپنے فرمایا تم کہوں گے کہ
 انہو نے میرے دل میں خوف آیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی ضرر نہ پہنچا سو حاضر ہوا میں کہ یہ دونوں آپ کے لئے سودا کی لئے نبی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
 سو گئے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مناقب ابی الاغور** ورنہ سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ مناقب سعید
 کے اور کثرت کی ابوالاغور ہے اور وہ مٹی میں بیکہ وہ عمر کے وفیل کے رضی اللہ عنہ سے **عن** سعید بن زید بن عمرو بن نفیل انہ قال اشہد علی للثقة انہم فی حجة
 و لو شہدت علی العاصم لہم قیل و کیف ذاک قال لکنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یومہ فقال انبت حرا فانا لیس علیک الا بئ او صدیق او
 شہید قیل و من ہم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و ابوبکر و عمر و عثمان و علی و طلحہ و الزبیر و سعد و عبد الرحمن بن عوف قیل فمن العاصم
 قال انما ترجمہ روایت ہے سید کہ کہا انہو نے میں گواہی دیا ہوں تو شخصوں کی کہ وہ غنی میں اور اگر دوسرے کو کہوں تو سب گواہگار نہیں لوگوں نے کہا کیونکر انہو نے
 کہا ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حار میں تو اپنے فرمایا اسی جڑا ہیرا کہ تیرے اوپر کوئی نبی ہے یا شہید ہو لوگوں نے عرض کی کہ وہ کون لوگ
 میں نے جنہیں آپ صدیق یا شہید فرمایا اپنے فرمایا ابوبکر و عمر و عثمان و علی و طلحہ و زبیر و سعد و عبد الرحمن بن عوف میں لوگوں نے کہا کہ وہ دسوان کوں
 سعید کہہ میں ہوں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے یہ کہی سند و صحیح بو اٹھ سعید بن زید کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے اسے احمد
 بن منیع نے انہو نے حجاج بن محمد سے انہو نے شعبہ سے انہو نے حار بن سیاح سے انہو نے عبد الرحمن بن افسس سے انہو نے سعید بن زید سی انہو نے نبی
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مانند اسکے معنون میں یہ حدیث حسن ہے **مناقب ابی عبیدہ** بن عامر بن الجراح رضی اللہ عنہ مناقب ابو عبیدہ بن
 عامر بن جراح رضی اللہ عنہ **عن** حدیثہ بن الیمان قال جاء العاصم و الشہید لک النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لا یبعث معاً امینک قال
 فارق سابع معکم امیناً حق امین فاکشرف لہا الناس فبعث اباعبیدہ قال و کان ابی اسحاق اذا حدث بھذا الحدیث عن صلیہ قال سمعنا
 منذ سبتین سنۃ ترجمہ روایت ہے حدیث سے کہ آئی سہ دار اور اس کے نائب ایک قوم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ان دونوں نے کہا کہ یہ سچے
 ہمارے اپنے امین کو اپنے فرمایا میں تمہارے ساتھ ایک پورا میں ہجرت ہوں سو لوگ اس خدمت کی خواہش کرنے لگے پہ پہا آپ نے ابو عبیدہ کو کہا
 راوی نے کہ ابواسحاق جب یہ حدیث روایت کرتے سب سے تو کہتے کہ سنی ہے میں نے یہ حدیث ان سے ماٹھ برس سے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

مناقب سعید بن زید بن عمرو بن نفیل

مناقب ابو عبیدہ بن عامر رضی اللہ عنہ

اور وہی ہوا ابن عمر اور انس کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر امت کا ایک امین ہو گا اور اس امت کا امین ابو عبیدہ بن الجراح ہے۔ روایت ہے محمد بن ہشام نے
 انہوں نے سلم بن قتیبہ و ابو داؤد و انہوں نے شیعہ انہوں نے ابی اسحاق سے کہ کہا خدیجہ نے کہا میں صدیق فرسوز کا آدمی ہے مجھے بہت چاہیے **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ**
بْنِ شَقِيقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ أُمِّ الصَّحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّ أَحَبَّ إِلَيْهِ قَالَتْ أَبُو بَكْرٍ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَتْ ثُمَّ عُمَرُ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَتْ ثُمَّ أَبُو عُبَيْدَةَ
بْنُ الْجُرَّاحِ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قُلْتُ ثُمَّ جَعْفَرُ روایت ہے محمد بن شقیق سے کہ کہا انہوں نے پوچھا میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ اصحاب میں بہت پیارا رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم کا کون تھا انہوں نے فرمایا ابو بکر میں نے کہا یہ کون انہوں نے کہا ابو عبیدہ بن الجراح میں نے کہا یہ کون تو وہ چوتھے پر
عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعِمَّ الرَّجُلُ أَبُو بَكْرٍ نِعِمَّ الرَّجُلُ عُمَرُ نِعِمَّ الرَّجُلُ أَبُو عُبَيْدَةَ بن الجراح اس ترجمہ روایت ابی ہریرہ
 سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا خوش شخص ہے ابو بکر اور کیا خوب شخص ہے ابو عبیدہ بن جراح **ف** یہ حدیث حسن ہے نہیں جانتے ہم سب کو
 مگر سہیل کے روایت **مَنَاقِبُ أَبِي الْقَضَلِ عَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَنَاقِبُ عَبَّاسِ**
 راضی ہوا سند سے اور کثرت امی ابو الفضل ہے اور وہ چھ امین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں عبدالمطلب کے **عَنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ**
أَنَّ عَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُغْضِبًا وَنَاغِدًا فَقَالَ مَا أَغْضَبَكَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا نَاوَلْتُ لَيْسَ إِذَا
تَلَقَّوْا بَيْنَهُمَا تَلَقَّوْا بَيْنَهُمَا وَإِذَا تَلَقَّوْا بَيْنَهُمَا تَلَقَّوْا بَيْنَهُمَا قَالَ فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى اخْرَجَهُ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي بَيْنِي
وَبَيْنَهُ لَا يَدْخُلُ قَلْبَ رَجُلٍ لَا دِيْنَانَ حَتَّى يُحْكَمَ لَكَ وَكَرَّ سَوْلهُ ثُمَّ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ أَذَى عَمِّي فَقَدْ أَذَى قَوْمِي فَأَمَّا عَمُّ الرَّجُلِ صَوْنِيهِ ترجمہ روایت عبد
 بن ربیع سے کہ عباس بن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس غضبناک اور میں ہی آپ کے پاس تھا حضرت ابو جہلم کیوں غصہ سے انہوں نے کہا یا رسول اللہ قریش کو مجھے کیا
 پڑی جو کہ وہ جب آپ میں ملے ہیں ان کو پشانی سے ملے ہیں اور جب مجھے ملے ہیں اور طرح ملتے ہیں پر غضبناک ہو کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یہاں تک کہ چہرہ ایک اسخڑ ہو گیا
 یہ فرمایا قسم ہے اس کے کہ میرے جان اس کے ہاتھ میں ہم کہ کبے دین یا نازل نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ اللہ و رسول کے لئے دوست نہ رہے پھر فرمایا اسی لوگوں جنہاں
 دسی سے بچا کوئے مجھے اذیت دے اسے کہ چھ آدمی کا شل باب ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **بَابُ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ**
وَسَلَّمَ قَالَ عَبَّاسُ عَمُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَزْهَمَ الرَّجُلُ صُنُو بَيْنَهُ وَمِنْ صُنُو بَيْنِهِ ترجمہ روایت ابی ہریرہ کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے عباس چھ امین حل کہ اور چھ آدمی کا شل باب ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہیں جانتے ہم سب کو ابی ہریرہ کے روایت ہے مگر اسی سند سے **بَابُ عَنْ عَلِيٍّ**
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ إِنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صُنُو بَيْنِهِ وَكَانَ عَمُّ كَلِمَةٍ فِي صَدَقَةٍ ترجمہ روایت حضرت علی سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا حضرت عمر سے حضرت عباس کے باب میں کہ چھ آدمی کا اس کے باب کے برابر ہے اور حضرت عمر نے اسے کہ لکھو کی تھی صدقہ کے باب میں یہ حدیث حسن ہے **عَنْ**
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَبَّاسٍ إِذَا كَانَ عَدَاؤُكَ لِمَنْ لَا شَيْنَ فَإِنَّ شَيْنَ دَوْلِكَ حَتَّى ادْعُو لَهُمْ يَدْعُو لِيُفْعَلَ اللَّهُ يَهْأُو
وَلَدَكَ فَعَدَاؤُكَ وَنَامِعَةٌ نَالِدَسْنَا كَمَا أَنَّهُ قَالَ اللَّهُمَّ اغْضِرْ لِعَبَّاسٍ وَوَلَدِهِ مَغْضِرَةً ظَاهِرَةً وَبَاطِنَةً لَا تُعَادِرُ دُنُو اللَّهِ هُمْ أَحْفَظُهُ فِي وَلَدِهِ
 ترجمہ روایت ہے ابن عباس کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت عباس کے کہ دشمن کی صبح کو تم کو رہتا رہا لو کا دونوں میرے پاس آؤ کہ میں دعا کروں کہ اللہ
 نفع دے اس سے تم کو اور رہا رہے کو بہر ہم صبح کو گئے اور صبح کو اپنے ایک چادر ڈھا دی اور دعا کی کہ یا اللہ بخش کہ عباس اور اس کے لئے طائر اور باطن اسے بخش
 کہ کوئی گناہ ہو تو اسے کہ وہ اپنے لڑکے کا خوب حق دار ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہیں جانتے ہم سب کو ابی ہریرہ کے روایت ہے **مَنَاقِبُ جَعْفَرِ**
ابْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَنَاقِبُ جَعْفَرِ کے اور وہ بیٹے ہیں سبطا کے راضی ہوا سند سے **عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
رَأَيْتُ جَعْفَرَ يَهْدِي فِي الْجَنَّةِ مَعَ الْمَلَائِكَةِ ترجمہ روایت ابی ہریرہ کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں نے جعفر کو دیکھا کہ جنت میں لڑے ہیں فرشتوں کے
 ساتھ **ف** یہ حدیث غریب ہے ابی ہریرہ کے روایت ہے نہیں جانتے ہم سب کو عبد اللہ بن جعفر کے روایت ہے اور ضعیف کہ ہے بجے بن معین کو فیرے عبد اللہ بن جعفر
 کو اور وہ والد ہیں علی بن مدینہ کے اور اسباب میں ابن عباس سے بھی روایت ہے **بَابُ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ مَا لَحَقْنَا عَالِيًا وَلَا اسْتَعْلَى وَلَا كَرِهَ**

مناقب الفضل عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ

مناقب جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

المطایا ولا ركب الا نزل رسول الله صلى الله عليه وسلم افضل من جعفر ترجمہ عایشہ ابی ہریرہ کہ انہوں نے کہ نہ جو نبی کسی اور نہ سوار سوار کسی اور نہ چرگ کوئی کا شہی راؤن کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل جعفر سے **ف** یہ حدیث حسن ہے عیشہ ابی ہریرہ عن الذہاب بن عازب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال جعفر بن ابیطالب اشبهت خلقی وخلقی وفي الحديث قصة ترجمہ عیشہ ابی ہریرہ عن عازب کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا جعفر سے کہ تم میری موت اور سیرت و دنوں میں مشابہ ہو اور اس حدیث میں ایک قصہ ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے عیشہ ابی ہریرہ عن انی ہریرہ قال ان کنت لا سأل الرجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن الايات من القرآن انا اعلم بها منه ما سألہ الا ليطعنني شيئاً فکنت اذا سالت جعفر بن ابیطالب لم یطعنني حتی یذهب فی الی منزله فیقول لا امرأه یا اسماء طعنتنا اذا طعنتنا اجابنی وكان جعفر یحیی الساکین و یحیی الخیر و یحیی ثوبه و یحیی ثوبه فكان رسول الله صلى الله عليه وسلم یحیی بائس الساکین ترجمہ عایشہ ابی ہریرہ کہ میں ہمیشہ لوگوں کے ساتھ جانی پوچھا کرتا تھا اگرچہ میں اس سے زیادہ واقف ہوتا عرف سلسلی پوچھا کرتا تھا کہ لو کبلا و پوچھتا تھا کہ جو جان نبی جنت کے لئے لے گیا اور نبی بی بی ائی کہ ہیں کہا ناد و پوچھتا تھا کہ کلا طعنتین ترجمہ جواب تھی اور جعفر مسکین کو حاجتی تھی اور تم سے ساتھ بیٹھے اور باتیں کرتی تھی اور وہی انسی بائیں کرتی تھی سورج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکو ابوالساکین فرمایا کرتے تھے نبی مسکین کے **باب ف** یہ حدیث غریب ہے اور ابو جعفر محمد بن اسماعیل بن ابی اسلم بن الفضل مدنی نے حنفیہ کے مانتے میں کلام کیا **مناقب ابی محمد الحسن بن علی بن ابیطالب والحسین بن علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہما** مناقب حضرت امام حسین اور امام حسین اور وہ دونوں بی بی میں تھے اور وہ ابیطالب رضی اللہ عنہ **عن** انی سعید قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الحسن والحسين سيدا شباب اهل الجنة ترجمہ عایشہ ابی سعید کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امام حسن اور امام حسین دونوں سردار ہیں جنت کے جوانوں کے **ف** روایت کے لئے عیشہ ابی ہریرہ نے انہوں نے جو طویل فیصل سے انہوں نے زید سے مانتا ہے یہ حدیث حسن ہے عیشہ ابی ہریرہ عن امام عبد الرحمن بن ابی نعم الجلی کو فی ہے **عن** اسامہ بن زید قال طرقت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذات لیلۃ فی بعض الحاجة فخرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم وهو مشرب علی منی لا اذرف ما هو فکنا فرغت من حاجتی قلت ما هذا الذی انت مشرب علیہ فلتشفه فاراد حسن وحسين علی وورکھ فقال هذان ابناي وابني ابنتي اللهم اني ارجوهما فارجهما واحب مني ارجوهما ترجمہ عایشہ ابی ہریرہ کہ انہوں نے میں ایک رات گیارہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنے کسی کام کو سو آپ نکلے اور اپنے پیٹھ پر کچھ لپیٹے ہوئے تھے کہ میں بجاتا تھا جب میں نے اپنے کام سے فارغ ہوا میں نے کہا یہ کیا ہے آپ نے کہا تو وہ امام حسن و امام حسین تھے آپ کے لئے پراور فرمایا آپ نے یہ میرے بیٹے ہیں میرے بیٹے ہیں ایسے ہی گود دست کہا ہوں تو نبی گود دست کہہ دیا گود دست کہی گود دست کہہ **ف** یہ حدیث حسن ہے **عن** عبد الرحمن بن ابی نعم ان رجلاً من اهل العراق سأل ابن عمر عن دمر البعوض یصیب النکب فقال ابن عمر انظر والی هذا فیکال عن دمر البعوض وقد فتکوا ابن رسول الله صلى الله عليه وسلم وسمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان الحسن والحسين هما ابناي من الدنيا ترجمہ عایشہ ابی ہریرہ کہ امام حسن بن ابی نعم سے کہ ایک روز عراق کے پوچھا ابن عمر سے مجھ کے خون کا حکم جو کچھ میں نے لگایا تو ابن عمر فرمایا کہ اگر تو اسکو مجھ کے خون کا حکم پوچھتا ہے اور قتل کر دے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند محمد کو لینا چاہا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ فرماتے تھے امام حسن اور امام حسین دونوں سیر پہول میں دنیا کے **ف** یہ حدیث صحیح ہے اور روایت کے شعبہ نے محمد بن ابی یعقوب سے اور روایت کے ابی ہریرہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانتا ہے اور اس ابی نعم وہی عبد الرحمن بن ابی نعم علی بن **عن** سلمی قال دخلت علی ام سلمة وھي تبکی فقلت ما یبکیک قالت رایت رسول الله صلى الله عليه وسلم تعني في المنام وعلی راسه ورجلته الذاب فقلت مالک یا رسول الله قال شهدت قتل الحسين انفا ترجمہ عایشہ ابی ہریرہ کہ انہوں نے کہا میں گئی ام سلمہ کے پاس اور وہ درمیں تھیں میں نے سب پوچھا تو انہوں نے کہا میں نے دیکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے خواب میں اور اس کے سر اور ریش مبارک پر خاک تھی میں نے سب پوچھا تو فرمایا میں حاضر ہوا تھا قتل میں حسین کے ابھی **ف** یہ حدیث غریب ہے **عن** انس بن مالک یقول سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم انی اهل بیتنا احب الیک قال الحسن والحسين وكان یقول لیلنا طمة اذ عنی فی النبی **عن** انس بن مالک یقول انی اهل بیتنا احب الیک ترجمہ عایشہ ابی ہریرہ کہ وہ کہتے تھے کسی نے پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کو اپنے گہروالوں سے کون زیادہ

مناقب حضرت امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما

اور وہ ایک سانپ تھا کہ لوگوں میں سی جو کر آیا اور عبید اللہ بن زیاد کے نہیں سن میں تھوڑی دیر گھسار یا نہ بکلا اور دیکھا اور غایت ہو گیا ہر لوگوں نے کہا کہ کیا
 آیا اور پھر گھسا سیطرہ تین بار گیا اور بار بار یہ ہونہ تھا اللہ کے مذابح اس نابکار کے واسطے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح **باب ثانی** حدیثہ قال سالت النبی فی
 متى عهدك نفعي بالنبي صلى الله عليه وسلم فقلت ما لي به عهد منذ كذا فقلت متى فقلت لها دعيني اني النبي صلى الله عليه وسلم فاصلي
 معه المغرب. واسأله ان يسعفني والكر فالتفت النبي صلى الله عليه وسلم فصليت معه الغربة فصلي حتى صلى العشاء ثم انقل فليتغته فتمه صوتي
 فقال من هذا حد يفة قلت نعم قال فاحاجتك عنك الله لك ولا ملك قال ان هذا ملك لا يزل الا روض قط قبل هذا والليله استاذن ربه ان
 يسلم علي ويبتشر في رايان كاطمة سبيداه نساء اهل الجنة وان الحسن والحسين سيدا شباب اهل الجنة ترجمہ دیتے خذیت کیا کہ اوچھا مجھے سے
 مان کہ تو حضرت کے خدمت میں کب جایا کرتا ہے میں نے کہا اتنی روزوں کے میں کوئی حاضر کیا وقت مقرر نہیں یعنی اکثر غیر حاضر رہتا ہوں تو وہ مجھ پر بہت غامو میں کر
 کہا اب جانی دو میں حضور کے خدمت میں ضرور ہر گز غائب نہ کہے ساتھ بیٹھو گا اور حضرت کے سوال کرو گا کہ میرے اور تمہاری اپنی مغفرت لکھیں یہ میں آپ کے پاس حاضر ہوں
 اور غائب نہ کہے ساتھ بیٹھ رہے یہاں تک کہ عشاء پہنچے اور کوئی اور میں آپ کے ساتھ پلا سویر آواز سنی اور فرمایا کون خذیفہ ہے میں نے کہا جی فرما
 تمہارا کیا مطلب ہے بخشنے لگا اور دو تمہاری مانگو اور فرمایا یہ ایک فرشتہ تھا کہ زمین پر بھی نہ اترتا تھا بجلی رات اسے اجازت ملتی رہے کہ مجھ سلام کرے اور شات
 دی کہ فاطمہ میرا درجہ کے سورتوں کے اور حسن اور حسین میرا میں جن کے جوانوں کے یعنی جو دنیا میں جوان تھے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب نہیں جانتے ہم
 اسکو مگر اس کے روایت سے **حسن** البراء ان رسول الله صلى الله عليه وسلم انصرف حسنا وحسينا فقال اللهم اني ارجوهما فارجوهما ترجمہ دیتے
 ہمارے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا حضرت امیر اور امام حسین کو اور کہا کہ یا اللہ میں انکو دوست رکھتا ہوں تو یہی انکو دوست رکھے **ف** یہ
 حدیث حسن ہے صحیح **حسن** ابن عباس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم حاملا للحسن بن علي علي عاقبه فقال رجل نعم المركب ركبت
 يا غلام فقال النبي صلى الله عليه وسلم ونعم الزاكي هو ترجمہ دیتے ابن عباس کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حسن بن علی کو اپنے کندھی پر لئے ہوئے
 سو ایک شخص نے کہا کیا خوب سواری پائی تو نے اسی ارشکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور سواری کیا خوب ہے **ف** یہ حدیث غریب نہیں جانتے ہم اسکو مگر
 سند سے اور مزید میں صالح کو بعض اہل علم نے ضعیف کہا ہے بسبب سوء حفظ کے **حسن** البراء بن عازب قال رايت النبي صلى الله عليه وسلم واضحا
 بن علي علي عاقبه وهو يقول اللهم اني ارجو فارجو ترجمہ دیتے براہ بن عازب نے انہوں نے کہا دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ حسن بن علی کو اپنے
 کندھے پر لئے ہوئے اور فرماتے تھے یا اللہ میں اسکو دوست رکھتا ہوں تو یہی اسکو دوست رکھے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح **مناقب اهل**
بیت النبى صلى الله عليه وسلم مناقب اهل بيته راضی مواند اسے **حسن** جابر بن عبد الله قال رايت رسول الله صلى الله عليه
 وسلم في حجة يوم عرفة وهو على ناقته النضوء يخطب فسمعتة يقول يا ايها الناس اني تركت فلكم من ان احدا ثم به لن تضلوا كتاب الله
 وعترتي اهل بيتي ترجمہ دیتے جابر بن عبد اللہ کہ دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جو میں عرفہ کے اور وہ اپنی اونٹنی پر تھے جبکہ نام تسوی تھا اور خطبہ
 پڑھتے تھے سو سنا میں نے کہ فرماتے تھے اے لوگوں میں تمہارے لئے اسی چیز چھوڑ جاؤ ہوں کہ جب تک تم اسے پکڑے رہو گی کہی گمراہ نہ ہو گے ایک کتاب اللہ
 دوسرے عترت یعنی اہل بیت اپنی **ف** اسامین ابی ذر اور ابی سعید اور زید بن ارقم اور خذیفہ بن اسید سی ہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب نہیں جانتے
 سے اور زید بن حسن سے سعید بن بیان اور کئی اہل علم نے روایت کی ہے مگر ترجمہ تو پیشی فی کہا کہ عمر کے کسی معنی میں سلمی حضرت کے فرما دیکھو اور اس سے اہل بیت میں اگر
 معلوم ہو گا کہ مقصود اس کے آپ کی نسل اور بی بیان و قرابت قرینہ الی میں اور پھر کسی معنی سے کہ انکی محبت رکھنا اور انکی حرمت کی حفاظت کرنا اور انکے دیات پر
 عمل کرنا اور انکے اقوال حسنہ و اعمال اور یہی معاملہ کتاب ضرور کہ اسکی حرمت نگاہ رکھنا اور اس پر عمل رہنا اور کو بجالانا اور نواسی سے باز رہنا **حسن** عمر
 ابن ابی سلمہ رضى النبي صلى الله عليه وسلم قال تركت هذه الآية على النبي صلى الله عليه وسلم انما يريد الله ليذبح عنكم البهائم اهل البيت
 يطهركم تطهيرا في بيتي ارسلة فدعا النبي صلى الله عليه وسلم فاطمة وحسنا وحسينا فجلصهم بي و علي خفف ظهره فجلصهم بي و

مناقب اهل بيت

اَبُو مُرَّةٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْشِرُوا عَامِدُ نَقْلُكَ الْفَيْئَةُ الْبَاغِيَةُ مَرْجُمَةٌ رَوَيْتُ ابْنِ بَرَكَةَ كَقَوْلِ رَسُولِ خَدِصَةَ اَللّٰهُ عَلَيْهِ سَلَامٌ بَشَارَتِ مُحَمَّدًا
 اِى عَمَّا قَتَلَ كَرِيْمًا جَمْعًا بَاغِيًا لَوْ كَفَّ اِسْمًا بَيْنَ اَمِّ سَلَمَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ اَوَّلِي الْعِيَةِ اَوْ خَدِصَةَ سَبِي رَوَيْتُ بِهٖ حَدِيثَ حَسَنٍ صَحِيْحٍ غَرِيبٍ عَلَّامٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ
 رَوَيْتُ مَرْجُمًا اِسْ حَدِيْثٍ مَعْلُوْمٍ مَّا كَرِهَتْ عَلٰى اَوْصِيَّتِ مَعَاوِيَةَ جَنَاحُ جَدَّالٍ مِّنْ خَضِرَتِ عَلٰى كَرَمِ الْمَدِيْنَةِ حَتَّى تَبْتَ اَوْ خَضِرَتِ مَعَاوِيَةَ بِرُكْبَتَيْهَا جَمْعًا جَمْعًا
 وَاجِبٌ اَوْ خَطَا اَلْكِي خَطَا اِى جَمْعًا وَتَبٰى اَسْمٰى مَصْلُوعٍ مِّنْ بَنِي اَوْصِيَّتِ مَعَاوِيَةَ نَضِي الْمَدِيْنَةِ شَهِيْدًا مِّنْ اَبْنِيْ ذَرِّ الْفَقَارَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 مَنَاقِبُ اَبِي ذَرٍّ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا أَظَلَّتِ الْخَضِرَاءُ وَلَا أَظَلَّتِ الْعَبْرَاءُ أَصْدَقَ مِنْ اَبِي ذَرٍّ
 مَرْجُمَةٌ رَوَيْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَقَوْلِ رَسُولِ خَدِصَةَ اَللّٰهُ عَلَيْهِ سَلَامٌ كَيْسِيَّةٌ مَكِّيَّةٌ اَوْ زَيْنُ كَيْسِيَّةٍ اَتَاهَا بِرُكْبَتَيْهَا جَمْعًا جَمْعًا اَبُو اَبِي ذَرٍّ
 مِّنْ اَبِي الدَّرَادِ اَوَّلِي زَيْنِيٍّ رَوَيْتُ بِهٖ حَدِيثَ حَسَنٍ عَنِ اَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَظَلَّتِ الْخَضِرَاءُ وَلَا أَظَلَّتِ الْعَبْرَاءُ
 مِنْ خَيْرٍ لِّجَمْعٍ أَصْدَقَ وَلَا اَوْفَى مِنْ اَبِي ذَرٍّ شَبِيْهَ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ كَالْحَاكِمِ يَدْرُسُوْنَ اَللّٰهُ اَقْرَبُ ذِكْرًا لَّهٗ قَالَ لَنْ نَمُوتَ فَاحْزَنُ فَوَلَّى مَرْجُمًا
 رَوَيْتُ اَبِي ذَرٍّ كَالْحَاكِمِ كَقَوْلِ رَسُولِ خَدِصَةَ اَللّٰهُ عَلَيْهِ سَلَامٌ كَيْسِيَّةٌ مَكِّيَّةٌ اَوْ زَيْنُ كَيْسِيَّةٍ اَتَاهَا بِرُكْبَتَيْهَا جَمْعًا جَمْعًا اَبُو اَبِي ذَرٍّ
 اَوْ رُوَيْتُ شَابِيَةً عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ رَوَيْتُ بِهٖ حَدِيثَ حَسَنٍ عَنِ اَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَظَلَّتِ الْخَضِرَاءُ وَلَا أَظَلَّتِ الْعَبْرَاءُ
 مِنْ خَيْرٍ لِّجَمْعٍ غَرِيبٍ اِسْ حَدِيْثٍ اَوْ رَوَيْتُ بِهٖ حَدِيثَ حَسَنٍ عَنِ اَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَظَلَّتِ الْخَضِرَاءُ وَلَا أَظَلَّتِ الْعَبْرَاءُ
 عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَنَاقِبُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِي اَخِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ لَمَّا اُرِيدَ
 قَتْلُ عُمَانَ جَاءَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ فَقَالَ لَهُ عُمَانُ مَا جَاءَكَ بِكَ قَالَ جِئْتُ فِي نَصْرِكَ قَالَ اُخْرِجْ اِلَى النَّاسِ فَاُطْرِدْهُمْ عَنِّي فَاِنَّكَ خَارِجٌ حَاضِرٌ فِي مَنْدِكَ دَاخِلًا
 فَخَرَجَ عَبْدُ اللَّهِ اِلَى النَّاسِ فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ اَنْتُمْ كَانْتُمْ اِسْنِي فِي اَلْجَاهِلِيَّةِ فَلَا تَقْتُلُوْا رَسُوْلَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدُ اللَّهِ وَتَرَكْتُ فِيْ اَيَّامٍ مِّنْ كِتَابِ
 اَللّٰهِ تَرَكْتُ فِيْ وَشَهِدْتُ شَهِدًا مِّنْ بَنِي إِسْرَآئِيْلَ عَزَمْتُ اَمْرًا وَاسْتَكْبَرْتُ اَمْرًا اَللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِيْنَ وَتَرَكْتُ قُلُوكُمْ بِاللّٰهِ شَهِدًا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ وَمِنْ غَدَاةٍ
 عَلَيَّ الْكِتَابُ اِنَّ اَللّٰهَ سَيُفَاجِعُنِيْ اَعْنَكُمْ وَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ قَدْ جَاوَزَتْكُمْ فِيْ بِلَادِكُمْ هَٰذَا الَّذِي تَزَلُ فِيْهِ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاللّٰهُ فِيْ هَٰذَا الْوَجْهِ
 اَنْ تَقْتُلُوْهُ اَللّٰهُ لَنْ يَمُوتَ لَكُمْ لَنْ يَمُوتَ لَكُمْ لَنْ يَمُوتَ لَكُمْ لَنْ يَمُوتَ لَكُمْ لَنْ يَمُوتَ لَكُمْ لَنْ يَمُوتَ لَكُمْ لَنْ يَمُوتَ لَكُمْ لَنْ يَمُوتَ لَكُمْ لَنْ يَمُوتَ لَكُمْ لَنْ يَمُوتَ لَكُمْ
 عُمَانُ مَرْجُمَةٌ رَوَيْتُ عَبْدَ الْمَلِكِ كَقَوْلِ رَسُولِ خَدِصَةَ اَللّٰهُ عَلَيْهِ سَلَامٌ كَيْسِيَّةٌ مَكِّيَّةٌ اَوْ زَيْنُ كَيْسِيَّةٍ اَتَاهَا بِرُكْبَتَيْهَا جَمْعًا جَمْعًا اَبُو اَبِي ذَرٍّ
 اَوْ رُوَيْتُ شَابِيَةً عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ رَوَيْتُ بِهٖ حَدِيثَ حَسَنٍ عَنِ اَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَظَلَّتِ الْخَضِرَاءُ وَلَا أَظَلَّتِ الْعَبْرَاءُ
 مِنْ خَيْرٍ لِّجَمْعٍ غَرِيبٍ اِسْ حَدِيْثٍ اَوْ رَوَيْتُ بِهٖ حَدِيثَ حَسَنٍ عَنِ اَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَظَلَّتِ الْخَضِرَاءُ وَلَا أَظَلَّتِ الْعَبْرَاءُ
 عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَنَاقِبُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِي اَخِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ لَمَّا اُرِيدَ
 قَتْلُ عُمَانَ جَاءَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ فَقَالَ لَهُ عُمَانُ مَا جَاءَكَ بِكَ قَالَ جِئْتُ فِي نَصْرِكَ قَالَ اُخْرِجْ اِلَى النَّاسِ فَاُطْرِدْهُمْ عَنِّي فَاِنَّكَ خَارِجٌ حَاضِرٌ فِي مَنْدِكَ دَاخِلًا
 فَخَرَجَ عَبْدُ اللَّهِ اِلَى النَّاسِ فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ اَنْتُمْ كَانْتُمْ اِسْنِي فِي اَلْجَاهِلِيَّةِ فَلَا تَقْتُلُوْا رَسُوْلَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدُ اللَّهِ وَتَرَكْتُ فِيْ اَيَّامٍ مِّنْ كِتَابِ
 اَللّٰهِ تَرَكْتُ فِيْ وَشَهِدْتُ شَهِدًا مِّنْ بَنِي إِسْرَآئِيْلَ عَزَمْتُ اَمْرًا وَاسْتَكْبَرْتُ اَمْرًا اَللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِيْنَ وَتَرَكْتُ قُلُوكُمْ بِاللّٰهِ شَهِدًا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ وَمِنْ غَدَاةٍ
 عَلَيَّ الْكِتَابُ اِنَّ اَللّٰهَ سَيُفَاجِعُنِيْ اَعْنَكُمْ وَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ قَدْ جَاوَزَتْكُمْ فِيْ بِلَادِكُمْ هَٰذَا الَّذِي تَزَلُ فِيْهِ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاللّٰهُ فِيْ هَٰذَا الْوَجْهِ
 اَنْ تَقْتُلُوْهُ اَللّٰهُ لَنْ يَمُوتَ لَكُمْ لَنْ يَمُوتَ لَكُمْ لَنْ يَمُوتَ لَكُمْ لَنْ يَمُوتَ لَكُمْ لَنْ يَمُوتَ لَكُمْ لَنْ يَمُوتَ لَكُمْ لَنْ يَمُوتَ لَكُمْ لَنْ يَمُوتَ لَكُمْ لَنْ يَمُوتَ لَكُمْ
 عُمَانُ مَرْجُمَةٌ رَوَيْتُ عَبْدَ الْمَلِكِ كَقَوْلِ رَسُولِ خَدِصَةَ اَللّٰهُ عَلَيْهِ سَلَامٌ كَيْسِيَّةٌ مَكِّيَّةٌ اَوْ زَيْنُ كَيْسِيَّةٍ اَتَاهَا بِرُكْبَتَيْهَا جَمْعًا جَمْعًا اَبُو اَبِي ذَرٍّ
 اَوْ رُوَيْتُ شَابِيَةً عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ رَوَيْتُ بِهٖ حَدِيثَ حَسَنٍ عَنِ اَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَظَلَّتِ الْخَضِرَاءُ وَلَا أَظَلَّتِ الْعَبْرَاءُ
 مِنْ خَيْرٍ لِّجَمْعٍ غَرِيبٍ اِسْ حَدِيْثٍ اَوْ رَوَيْتُ بِهٖ حَدِيثَ حَسَنٍ عَنِ اَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَظَلَّتِ الْخَضِرَاءُ وَلَا أَظَلَّتِ الْعَبْرَاءُ
 عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَنَاقِبُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِي اَخِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ لَمَّا اُرِيدَ
 قَتْلُ عُمَانَ جَاءَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ فَقَالَ لَهُ عُمَانُ مَا جَاءَكَ بِكَ قَالَ جِئْتُ فِي نَصْرِكَ قَالَ اُخْرِجْ اِلَى النَّاسِ فَاُطْرِدْهُمْ عَنِّي فَاِنَّكَ خَارِجٌ حَاضِرٌ فِي مَنْدِكَ دَاخِلًا
 فَخَرَجَ عَبْدُ اللَّهِ اِلَى النَّاسِ فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ اَنْتُمْ كَانْتُمْ اِسْنِي فِي اَلْجَاهِلِيَّةِ فَلَا تَقْتُلُوْا رَسُوْلَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدُ اللَّهِ وَتَرَكْتُ فِيْ اَيَّامٍ مِّنْ كِتَابِ
 اَللّٰهِ تَرَكْتُ فِيْ وَشَهِدْتُ شَهِدًا مِّنْ بَنِي إِسْرَآئِيْلَ عَزَمْتُ اَمْرًا وَاسْتَكْبَرْتُ اَمْرًا اَللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِيْنَ وَتَرَكْتُ قُلُوكُمْ بِاللّٰهِ شَهِدًا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ وَمِنْ غَدَاةٍ
 عَلَيَّ الْكِتَابُ اِنَّ اَللّٰهَ سَيُفَاجِعُنِيْ اَعْنَكُمْ وَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ قَدْ جَاوَزَتْكُمْ فِيْ بِلَادِكُمْ هَٰذَا الَّذِي تَزَلُ فِيْهِ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاللّٰهُ فِيْ هَٰذَا الْوَجْهِ
 اَنْ تَقْتُلُوْهُ اَللّٰهُ لَنْ يَمُوتَ لَكُمْ لَنْ يَمُوتَ لَكُمْ لَنْ يَمُوتَ لَكُمْ لَنْ يَمُوتَ لَكُمْ لَنْ يَمُوتَ لَكُمْ لَنْ يَمُوتَ لَكُمْ لَنْ يَمُوتَ لَكُمْ لَنْ يَمُوتَ لَكُمْ لَنْ يَمُوتَ لَكُمْ

مناقب عبد الله بن سلام

عمر بن العاص قریشی ایک لوگوں میں سے ہیں **ف** اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر نافع بن عمرو الجمحی کے روایح اور نافع ثقفی بن اور سلمہ کی متصل نہیں
اسے کہ ابن ابی لیکن نے نہیں پایا بلکہ **مناقب خالد بن الولید** رضی اللہ عنہ **مناقب خالد بن الولید** رضی اللہ عنہ **عن ابن عمر** قال
رؤنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم منزلا فجعل الناس يمشون فيقول رسول الله صلى الله عليه وسلم من هذا يا أبا هريرة فاقول فذاك فيقول
نعم عبد الله هذا ويقول من هذا فاقول فذاك فيقول بل عبد الله هذا حق من خالد بن الوليد فقال من هذا قلت خالد بن الوليد قال نعم عبد
الله خالد بن الوليد سيف من سيوف الله ترجمہ روایت الی ہے کہا انہوں نے کہا کہ آپ سے ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی منزل میں بیٹھے کسی سفر
میں اور لوگ نکلے گئے ہمارے گئے سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے کہ یہ کون ہے؟ انہوں نے کہا یہ خالد بن الولید ہے۔ فرمایا کیا اچھا بندہ ہے؟ اس کا خالد بن الولید ایک
لوہے کے تلواروں میں سے **ف** یہ حدیث غریبہ اور ہم نہیں جانتے کہ زید بن سلم کو سماع ہوابی ہے اور یہ حدیث مرسل ہے سحر نزدیک اور اسباب میں الی بکر
صدیق صحیحہ روایت ہے مگر فرما رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس کا کیا کہ یا م خلافت عمر میں حضرت خالد بن الولید سے بڑی تائید دینے ہوئی اور فتوحات
متعددہ حاصل ہو حقیقت میں کہ اس تلوار کے ایک تلوار تھی کہ اللہ کا فروزگی بربادی کے لئے مینا سے باہر نکالی تھی جزاء اللہ عنہا خیر الجزاء **مناقب سعد**
بن معاذ رضی اللہ عنہ **مناقب سعد بن معاذ** رضی اللہ عنہ **عن البراء** قال أهدى رسول الله صلى الله عليه وسلم ثوب حرير فجعلوا يعجبون
ون يبنون فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اتعجبون من هذا المذاويل سعد بن معاذ في الجنة أحسن من هذا ترجمہ روایت ہے برابر میں مانسے
کہ کہا انہوں نے یہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ریشمی کپڑے تو لوگ انکی نرمی سے تعجب کرنے لگی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم یہ
تعجب کرتے ہو بیشک رومال سعد بن معاذ کے جنت میں اس بہتر میں اس سے انکا جنتی ہونا ثابت ہوا **ف** اسباب میں انس سے بھی روایت ہے یہ حدیث
صحیحہ **عن جابر بن عبد الله** يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول وجازة سعد بن معاذ بين أيديهم هذين لهذين
الوجهين ترجمہ روایت ہے جابر بن عبد اللہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جوازہ سعد بن معاذ کا ان کے لئے تھاکہ لکھا ان کے لئے عرش جول کا یعنی غشی کے
جب روح مبارک انکی وہاں پہونچی **ف** اسباب میں اسید بن خفیر سے اولیٰ جمیلہ اور ریشمہ سی ہی روایت ہے یہ حدیث صحیحہ ہے **عن انس** قال لما حملت
جنازة سعد بن معاذ قال المناقبون ما أحق جنازة ذاك في بني قريظة فبلغ ذلك النبي صلى الله عليه وسلم فقال إن الملائكة
كانت تحمله ترجمہ روایت ہے انس سے کہا انہوں نے جب اٹھایا جنازہ سعد بن معاذ کا منافقون کہا کیا لکھا جنازہ اس کا اور یہ طعن انہوں نے اسے کیا کہ سعد
مکرم کیا نہایت قریظہ کے قتل و نہایت پر حجب خبر پہونچی اسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ نے فرمایا کہ ملائکہ اسکو اٹھا رہے تھے **ف** یہ حدیث صحیحہ ہے غریبہ
مترجمہ بنی قریظہ کے یہود ایک قلعہ میں محبوس تھے شکر اسلام انکو گہیرا تھا اور وہ سعد بن معاذ کے فیصلہ پر راضی ہوئے اور سعد یہ حکم کیا کہ لے لے جو ان مقابلہ
قل ہوں اور مال انکا مسلمانوں میں تقسیم ہونے عورت و اطفال غلام و لونڈی نہیں اور حضرت سے اللہ علیہ وسلم نے انکا فیصلہ بہت پسند فرمایا اور اسی پر عمل ہوا سپر ساقون
نے اُسے جلکریہ طعن کیا کہ انکا جنازہ کیسا بکاسا ہے ان محقو کو یہ خبر نہ تھی کہ ملائکہ اٹھا لیں گے **مناقب قيس بن سعد** بن عباد رضي الله عنه
مناقب قيس بن سعد بن عباد رضي الله عنه **عن انس** قال كان قيس بن سعد من النبي صلى الله عليه وسلم بمنزلة صاحب الشطر من
الامير قال لا تضاري يفتنه ميثاكي من امور ترجمہ روایت ہے انس سے کہا انہوں نے کہ قيس بن سعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک منبر کو تو الی امیر
انصاری جو راوی حدیث ہیں انہوں نے کہا اپنے قيس حضرت کے بہت کانٹو کو جالتے تھے **ف** یہ حدیث صحیحہ ہے غریبہ نہیں جانتے ہر اسکو مگر انصاری کے
روایت ہے روایت ہے محمد بن یحییٰ انہوں نے انصاری سے مانند کے اور اس میں انصاری کا قول مذکور نہیں **مناقب جابر بن عبد الله** رضي الله عنه
مناقب جابر بن عبد الله رضي الله عنه **عن جابر بن عبد الله** قال جاءني رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس براكب بغل ولا برذون ترجمہ
روایت ہے جابر بن عبد اللہ کہ انہوں نے الی میرے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ وہ نہ خیر سوار تھے نہ کسی ترکی گھوڑے پر بیٹھے تشریف لائے **ف** یہ حدیث

ناقص حدیث میں سنا ہے

ناقص حدیث میں سنا ہے

ناقص حدیث میں سنا ہے

اسے ایذا پہنچے۔ **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے عن بُریدہ کہ قال کان أحب الناس إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فاطمة ومريم ابنتا أبي طالب
ابراہیم یفعل من اهل بيته ترجمہ دایک بیکہ کہ انہوں نے کہا سب سے زیادہ پیاری عورتوں میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فاطمہ تین اور مومنین حضرت علی
ابراہیم کے کہ اپنے اپنے اہل بیت سے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے **عن** عبد اللہ بن الزبیر ان علیاً ذکر بنت ابی جہل فکلمہ
ذات النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال إنما فاطمة بضعة منی یؤذنی ما اذا هاء ویضیبنی ما انصبھا ترجمہ دایک عبد اللہ بن زبیر سے کہ حضرت
علی نے ذکر کیا ابی جہل کے لڑکی سے نکاح کا اور بنی سہلی اسکو یہ خبر پہنچی اور فرمایا آپ کے فاطمہ میرا جگر گوشہ ہے اذیت دیتی ہے مجھے جو اسے اذیت دی اور تعجب میں نہ آتی
ہے مجھے جو اسے تعجب میں نہ آتی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اسطرح کہا ابوبکر کہ دایک ابن ابی ملیکہ سے وہ روایت کرتے ہیں ابی الزبیر اور کئی لوگوں نے
کہا دایک ابن ابی ملیکہ سے وہ روایت کرتے ہیں مسور اور قتال کہ ابن ابی ملیکہ نے دونوں روایت کیا ہوا اسکو اور دایک عمرو بن دینار نے ابن ابی ملیکہ
انہوں نے مسور بن مخرمہ سے یث کی روایت کی **عن** زید بن ارقم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لعلي وفاطمة والحسن والحسين انتم ربي
من حاتم بن سلم بن سالم ترجمہ دایک زید بن ارقم سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین کہ میں انہو
اس سے جس سے تم لڑو اور ملنے والا ہوں اس سے جس سے تم ملو **ف** یہ حدیث غریب نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے **عن** ابراہیم بن ابی اسحاق کہ کہہ معروف نہیں میں **عن**
ابو سلمۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم جلی علی الحسن والحسين وفاطمة کما انما قال اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اهل بیتی وحامتی اذ حب عنہم التمس
وکھڑھو تظہیرا فقالت ام سلمة وانا معہما رسول اللہ قال انک علی خیر ترجمہ دایک ابراہیم سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جاوڑا دیا ام سلمہ سے اور
ام سلمہ سے اور علی اور فاطمہ پر فرمایا اسدیہ لوگ میرے گھر والی ہیں اور خاص لوگ ہیں میری بخت دور دورے اور پاک کرے انکو بخوبی یعنی اخلاق خبیثہ
عادات زلیہ سے دور رہے سوائے علیہ نے عرض کی کہ میں ہی انکے ساتھ ہوں اسی رسول اللہ کے اپنے فرمایا تم خیر ہو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہ حسن ہے ان
روایتوں میں جو کہ ہیں سابقین و سابقین انس اور عمر بن ابی سلمہ و ابی ہریرہ سے یہی روایت ہے **عن** عائشة ام المؤمنین قالت ما رأیت احدا شہ ستماء و
وہذا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مقامہا وقعد ہا من فاطمة بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت مکات اذا دخلت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فامر لها فصبھا
واجلسا فی مجلسہ کا النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل علیہا قامت من مجلسہا فجلسہا ولجلستہ فی مجلسہا فلما مرض النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخلت فاطمة
فاکت علیہ فجلسہا ثم رفعت رأسہا فکت ثم کتبت علیہ ثم رفعت رأسہا ففعلت فقلت ان کنت لا طن ان ہذا من عقل بنا وانا فادھن
من النساء فلما توفي النبی صلی اللہ علیہ وسلم قلت لھا اذین جئن الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فرفعت رأسک فکبت ثم الکت فرفعت رأسک
ففعلت کما فعلت علی ذلک قالت ایہ اذن لبدنہ اذ خبر فی انہ میت من وجہہ ہذا فکبت ثم اخبر فی انی اسرعت اھلہ نحو قاریہ فذل الحین فعلت
ترجمہ دایک حضرت عائشہ ام المؤمنین سے کہ انہوں نے کہا نہیں کیا میں نے حال اور طریق بھلائی اور عادت میں اور اپنے بیٹے میں مشابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نہ ت
فاطمہ سے زیادہ جو میں تین ابی اور حضرت کے یہ عادت تھی کہ جب وہ آتین آپ انہہ کہتے ہوئے تھے محبت کی راہ سے اور انکا بوسہ لیتے اور اپنی گلہ میں مہلتے اور حضرت کے
جب انکے پاس تشریف لاتے وہ اپنی گلہ سے انہہ کہہ لے ہوتی اور بوسہ لیتیں اچھا اور میٹھا تین انکو اپنے گلہ میں بہر جب حضرت بیڑ کو حضرت فاطمہ امین اور آپ پر پڑ
اور بوسہ لیا اچھا پھر اپنا سر تھپایا اور رونے لگیں بہر آپ پر گرین اور سر تھپا کر رہنے لگیں سو پہلے تو میں جانتی تھی کہ یہ سب عورتوں سے زیادہ جھل والی ہیں مگر انکے منہ
پر سمجھی کہ وہ بھی آخر عورت ہیں یعنی یہ کونسا موقع منہ سے کا ہے بہر جب حضرت کے وفات ہوئی میں نے اُسے پوچھا کہ کیا سب تہا اسکا کہ میں نے تھو دیکھا کہ تم گرین
حضرت پر اور سر تھپا کر رونے لگیں بہر گرین اور سر تھپا کر رہنے لگیں انہوں نے کہا میں نے حضرت کے جود میں یہ سہیہ تھا یا کہ اشتامی راز اچھا مناسب نہیں بات یہ تھی
کہ پہلے آپ نے مجھے خبر دی کہ انکا انتقال ہونے والا اس مرض میں بہر مجھے خبر دی کہ انکے گہر دلوں میں سب سے اول میں انکے لگتی سو اسی پر میں رہنے **ف** یہ
حدیث حسن ہے غریب ہے اس سے اور مردی مہرئی یہ حدیث کئی سند سے حضرت عائشہ سے **عن** جعیث بن عبد اللہ بنی قال دخلت مع عمر بن الخطاب علی عائشہ فقلت
ای الناس کان أحب إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت فاطمة فقيل من الرجال قالت زوجها ان كان ما عجلت منى لافا ما تہرے یہ حدیث صحیح

بن ابی ہشام ہے انہوں نے زید بن ابدہؓ انہوں نے ابن مسعودؓ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہہ مضمون اس میں کہ سوا اور سندی **فصل فی بن کعب**
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَضِيلَةُ أَبِي بَنْ كَعْبٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَئِنْ لَمْ يَأْتِ الْفِرَارُ إِلَّا بِأَمْرٍ لِي فَأَعْلَمُكَ الْقُرْآنَ
 فَقَرَأَ عَلَيْهِ لَمَّا كُنَ الْفَرَارُ وَافْرَقَ هَارُ الدَّيْنِ عِنْدَ اللَّهِ الْحَقِيقَةُ لَيْسَ لَهَا يَهُودِيَّةٌ وَلَا نَصْرَانِيَّةٌ وَلَا مَجُوسِيَّةٌ مِنْ تَعْلِيلٍ خَيْرًا فَلَمْ يَكْفُرْهُ وَقَرَأَ عَلَيْهِ
 لَوْ أَنَّ بَنِي إِدْرَاةَ يَأْمَنُ مَا لَا يَتَّبِعُ إِلَيْهِ دَابِيًا وَلَوْ كَانَ لَهُ ثَانِيَا لَا يَتَّبِعُ إِلَيْهِ ثَانِيًا وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ إِدْرَاةَ إِلَّا التَّوَابُ وَيَتُوبُ اللَّهُ عَلَى مَنْ تَابَ
ترجمہ ایسے ابی بن کعب کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انہی کہ اللہ کے حکم کیا ہے کہ میں تکو قرآن سناؤں پھر پڑھا اپنے انکے الکی کہ میں کہن لہن کفر و اور پڑھا ہشمن
 ان الدین کے کفر کا کچھ دین الہ کے نزدیک الکی طرف کے کہ ہے یہ یہودیت نہ نصرانیت نہ مجوسیت اور جو بنکی کو بکار دیکھا دیکھی یعنی اسکا بدلہ دیکھا اور پڑھا اپنے لوان سے
 آخر تک یعنی اگر آدمی کا ایک جھگل پہل ہوا مال سے تو بھی دوسرا ڈھونڈتا ہی اور اگر جھگل میں تو تیسرا طلب کرتا ہے اللہ بھی کاپٹ ہرگز نہیں ہرگز اگر مٹی سے بننے قبر
 کی مادہ تو قبول کرتا ہے اللہ تعالیٰ پہلی جو توبہ کرے یعنی قناعت غایت فرماتا ہے اسکو جو قناعت کرتا ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہوئی ہے
 اور سندی ہے اور دیکھا ہے عبداللہ بن عبد الرحمن بن ابی کعب کے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابی بن کعب
 سے کہ اللہ نے حکم کیا ہے مجھ کو کہ میں تمہارے انکے قرآن پڑھوں اور روایت کی قتادہ نے انس کے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ اللہ تعالیٰ
 نے مجھ کو حکم فرمایا کہ میں تمہارے انکے قرآن پڑھوں مترجم حقیقت میں انسان ایسا حرص ہے کہ کیسے حال متاع دنیاوی سے سیر نہیں ہوتا بخیر خاک گور کے
 کسی شاعری اسی مضمون کو نظر کیا ہے شعر کو چشم تنگ دنا دار را یا قناعت پر کند یا خاک گور را اور دوسرے کہ ہے شعر کا شہر حریصان پر شد
 اصدت طالع نشد و رند فضل الانصار و قریش ابی انصار و قریش کی فضیلت میں **عَنْ أَبِي بَنْ كَعْبٍ قَالَ قَالَ**
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنَّا الْفَجْرُ لَكُنَّا أَمْرًا مِنَ الْأَنْصَارِ وَبِهَذَا لَا شَكَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ سَلَكَ الْأَنْصَارُ وَادًّا
أَوْ شِعْبًا لَكُنَّا مَعَ الْأَنْصَارِ ترجمہ روایت ہے ابی بن کعب کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ہجرت دین میں نہ ہوتی تو میں انکے انصار ہی ہوتا اور
 اسناد سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر انصار کسی نے یا کہانی میں پلین تب ہی انکے ساتھ رہوں گے انکی رفاقت نہ چھوڑوں **ف** یہ حدیث حسن ہے
عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْأَنْصَارِ لَا يُحِبُّهُمْ إِلَّا الْمُؤْمِنُ وَلَا يُبْغِضُهُمْ إِلَّا الْكَافِرُ مِنْ
 أَحِبَّهُمْ فَاحِبَّةُ اللَّهِ وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَابْغِضَهُ اللَّهُ فَقُلْنَا لَهُ أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنَ الْبَرَاءِ فَقَالَ يَأَيُّ حَدِيثٍ تَرْجُمُهُ رَوَيْتَهُ عَمِي بْنُ ثَابِتٍ وَهَذَا رَوَيْتَ كَرْتِ مَنِ
 بَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ كَمَا أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْهِنُ الْأَنْصَارَ كَمَا أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْهِنُ الْأَنْصَارَ كَمَا أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْهِنُ الْأَنْصَارَ
 بغض رکھتا ہے انکے مکر منافق اور جو انکو دوست رکھے اللہ اسکو دوست رکھے اور جو ان سے بغض رکھے اللہ انکی بغض رکھے سو ہم لوگوں نے مدعی کہا کہ تیسے ہی ہے یہ حدیث
 برائے انہوں نے کہا کہ ہاں برائے بھی تو بیان کے **ف** یہ حدیث صحیح ہے **عَنْ** أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ قَالَ جَعْفَرُ بْنُ رَجْوَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّ الْأَنْصَارَ فَقَالَ هَلْ
 فِيكُمْ أَحَدٌ مِنْ غَيْرِكُمْ فَقَالُوا لَا إِلَّا ابْنُ أَخِي لَنَا فَقَالَ ابْنُ أَخِي الْقَوْمِ مِنْهُمْ ثُمَّ قَالَ قَالَ ابْنُ أَخِي حَدِيثٌ عَنْهُمْ بِحَالِهِمْ وَمُصِيبَةٍ وَابْنُ أَخِي أَرَدْتُ أَنْ
 أَجْزِيَهُمْ وَأَنَا لَفِيهِمْ مَا تَرْتَمُونَ أَنْ يَكْبِرَ النَّاسُ بِالْذُّنُوبِ وَتَرْجِعُونَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بَيْنَكُمْ قَوْلًا بَلَى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادًّا أَوْ شِعْبًا وَسَلَكَتِ الْأَنْصَارُ وَادًّا أَوْ شِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادًّا أَوْ شِعْبًا ثُمَّ رَجَعُوا رَوَيْتَهُ عَمِي بْنُ ثَابِتٍ كَمَا أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 علیہ وسلم نے جمع کیا چند لوگوں کو انصار کے اور فرمایا کہ تم میں کوئی غیر تو نہیں انہوں نے عرض کے کہ کوئی غیر نہیں مگر ایک بہا بن ہار اپنے فرمایا بہا بن ہار کا قوم میں اصل
 ہے پھر فرمایا کہ قریش اپنے نئی جاہلیت چھوڑ کر مسلمان ہو میں اول انہوں نے مصیبت ہی بائی ہیں یعنی قتل و ہر غیر ہے اور میں چاہتا ہوں کہ کچھ نئی دیکھنی کا علاج
 کروں اور انکا دل پچاؤں یعنی اسی حال غنیمت میں ہے میں نے انکو کچھ دیا ہے کیا تم راضی نہیں ہو کہ لوگ دنیا لیا اپنے کہہ جاؤں اور تم اللہ کے رسول کو لیکر اپنے گھر
 جاؤ لوگوں نے کہا کیوں نہیں ہم راضی ہو پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر لوگ کسی نالی میں یا کسی پہاڑ کی گھاٹی میں چلین اور انصار اور نالی اور گھاٹی
 میں چلین تو میں انصار ہی کا ساتھ دوں **ف** یہ حدیث صحیح ہے **عَنْ** كَيْدِ بْنِ زَادٍ قَالَهُ كَتَبَ إِلَى النَّبِيِّ بْنِ مَالِكٍ يُعَيِّنُهُ مِنْ أَصْنَبٍ مِنْ أَهْلِ

انصار و قریش کے فضیلت

کوئی اپنے ہاتھ سے کچھ بیٹھتا ہی اور فرمایا کہ انصار کے سب گہروں میں خیر ہے **ف** یہ حدیث حسن صحیحہ اور مروی ہوئی یہ حدیث انس سے روایت کی ہے ابن ابی سید
ساحی و بنی سلمیٰ سے **عَنْ** ابی اسید الساعی قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خير دؤر الانصار دؤر بنی النجار ثم دؤر بنی
عبد الاشهل ثم بنی الحارث ثم بنی ساعدة وفي كل دؤر الانصار خير فقال سعد ما اري رسول الله صلى الله عليه وسلم اولا قد فضل
عليها ففيل قد فضلكم على كثير ترجمہ وایتے ابی سید ساحی کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے سب گہروں میں بہتر گہری بنی النجار کے ہیں پھر بنی
عبد الاشهل کے پھر بنی الحارث بن النضر کے پھر بنی ساعد کے اور سب گہروں میں انصار کے خیر ہے سو سنا کہا میں نے کہا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ بیشک آپ کی فضیلت
دیکھ ہم پر اور لوگوں کو تو لوگوں نے انہی کہا کہ تم کو ہی تو فضیلت دی اپنی بہت لوگوں پر **ف** یہ حدیث حسن صحیحہ اور ابی سید ساحی کا نام مالک بن رجب سے
عَنْ جابر بن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خير دؤر الانصار دؤر بنی النجار ترجمہ وایتے جابر سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ انصار کے سب گہروں میں بہتر بنو نجر کے گہروں میں **ف** یہ حدیث غریبہ **عَنْ** جابر بن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خير دؤر الانصار
بنی عبد الاشهل ترجمہ وایتے جابر سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار میں بہتر گہروں عبد الاشهل کے ہیں **ف** یہ حدیث غریبہ اس سند
باب ماجاء في فضل المدينة اب دینہ کی فضیلت میں **عَنْ** علي بن ابي طالب قال خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى اذا كان
بحرة الشفاء التي كانت لسعد بن أبي وقاص فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اسوفني بوضوء فوضا ثم قام فاستقبل القبلة فقال اللهم
ان ابراهيم كان عبدا وخليفك ودعا اهل مكة بالبركة وانا عبدك ورسولك ادعوك لاهل المدينة ان تبارك لهم في مدنها وصالحهم
ومثل ما باركت لاهل مكة مع البركة ترجمہ وایتے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کہا کہ کچھ ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ یہاں تک کہ جب پہنچے ہم
عرہ قیامین جو نام ہے ایک مقام کا قریب مدینہ کے اور وہ محلہ تھا سعد بن ابی وقاص کا وہاں فرمایا آپ نے کہ وضو کا پانی مجھے لا دو پھر وضو کر کے قبلہ رخ کھڑے ہوئے
اور فرمایا کہ اے اللہ براہم تیرا بندہ اور دوست تھا اور اس نے دعا کی کہ والوں کے لئے برکت کی اور میں تیرا بندہ اور رسول ہوں دعا کرتا ہوں مدینہ والوں کے لئے کہ برکت دے تو
انکے دراصل میں اس برکت سے دنی جو کہ والوں کے ہے اور ہر برکت کے ساتھ دو برکتیں اور یعنی کہ والوں کے چو گنی برکت غایت کہ **ف** یہ حدیث حسن صحیحہ اور
اباہن عائشہ اور عبد اللہ بن زید اور ابی ہریرہ روایت ہے **عَنْ** علي بن ابي طالب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما بين بيتي ومنبري
روضة من رياض الجنة ترجمہ وایتے علی بن ابی طالب سے اور ہر جہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے گہروں کے منبر کے عین ایک باغ ہے جنت
کے باغوں **ف** یہ حدیث غریبہ حسن ہے اس سند روایت ہے مجاہد بن کمال مروی ہے انہوں نے عبد الغزیز بن ابی حازم سے انہوں نے کثیر بن زید سے انہوں نے
ولید بن بلح سے انہوں نے ابی ہریرہ انہوں نے بنی سلمیٰ سے کہ فرمایا آپ میرے گہروں کے منبر کے سج میں ایک باغ ہے جس کے باغوں سے اسی ہندو سی مروی
ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اپنی فرمایا ایک نماز میرے اس مسجد میں بہتر ہزار نمازوں کے اور مسجد کے گھر مسجد حرام یعنی مسجد حرام کے ایک نماز حضرت کے مسجد ہزار
نمازوں کے برابر ہے چنانچہ ذکر کیا اسکو ابن المکات نے یہ حدیث صحیحہ اور مروی ہوئی بنی سلمیٰ سے اور سند ہی سوا اسکے **عَنْ** ابن عمر قال قال النبي
صلى الله عليه وسلم من استطاع ان يموت بالمدينة فليمت بها فاني اسقعه لمن يموت بها ترجمہ وایتے ابن عمر سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
جس سے ہو سکے کہ مدینہ میں چھو تو وہیں چھو اس کی کہ میں شفاعت کروں گا اس کی جو وہاں **ف** اسبابین سببہ بنت حارث بن سلمیٰ سے ہی روایت ہے یہ حدیث حسن
ہے صحیحہ غریبہ اس سند ابوب خنیانی کی روایت ہے **عَنْ** ابن عمر ان مولاهما قال له انتة فقال اشتد علي الزمان واتي اريد ان اخرج الي العراق
قال فعلا الي الشام ارض المنثر واصبر كعاج فاني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من صبر على شدتها ولا واصلها كنت له شهيدا
وشهيدا ترجمہ وایتے ابن عمر سے کہ ایک مولہ ان کی آئین اور کہنے لگے کہ مجھ پر زمانہ کی گردش ہے اور میں چاہتی ہوں کہ عراق کو جاؤں انہوں نے کہا ہاں
کو نہیں جاؤں تم کہ وہ زمین ہے خضر و شجر کے اور صبر کرا می نادان اسلمی کہ میں نے سنا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو صبر کرے مدینہ کی غمی اور
ہو کہ پر میں اسکا کوہ و شجر ہر گناہ کا مٹا دے دن **ف** اسبابین ابی سعید اور خنیان بن زہیر اور سعید سلیم سے ہی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیحہ غریبہ

بہتر فضیلت

عن سلمان قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم يا سلمان لا تبغضني ففارق دُينَكَ قلت يا رسول الله كيف ابغضك وبك هذا في الله قال
تبغض العرب فبغضني ترجمہ یہ ہے سلمان کہنا کہ مجھے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ اے سلمان نہ بغض کر کہہ تو مجھے کہ نہ را دین ہاتھ سے جاتا رہے میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ
میں آپ سے کیوں نہ بغض کر کہہ گا اور آپ ہی سبب اللہ مجھے ہدایت کی فرمایا جب تو بغض کر کہیگا عرب تو بغض کر کہیگا مجھے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب نہیں
جانتے ہم اسکو مگر ابی ہر شجاع بن ولید کی روایت سے **عن عثمان بن عفان** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من غش العرب لم يدخل في شفاعتي
ولا تملكه مؤدتي ترجمہ روایت سے عثمان بن عفان بنی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ جو خیانت کرے عرب سے نہ داخل ہوگا میری شفاعت میں اور نصیب نہ ہوگی
اسکو محبت میری **ف** یہ حدیث غریب نہیں جانتے ہم اسکو مگر حصین بن عمر احسبی کی روایت سے کہ وہ مخارق سے روایت کرتے ہیں اور حصین محدثین کے نزدیک کچھ تو
نہیں **عن محمد بن ابی ذر** عن اُمِّه قالت كانت أم الحُرَيرِ إذا مات أحدُ من العربِ اشتدَّ عليها ففعل لها نازلاً إذا مات الرجل من العربِ اشتدَّ
عليك قالت سمعتُ مولاي يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من أقرَّاب السَّاعةِ هلاك العربِ قال محمد بن ابی ذر بن مولا ما طلعتُ بن
مالك ترجمہ روایت سے محمد بن ابی ذر بنی کہ انہوں نے روایت کی اپنی ام سے کہ انہوں نے کہا کہ میری ام کا چال تھا کہ جب عرب میں سے کوئی مرنے لگتا تو انکو نہایت غم ہوتا تھا لوگوں نے
کہا ہم دیکھتے ہیں کہ جب کسی عرب مرنے لگتا تو انکو نہایت غم ہوتا ہے انہوں نے کہا میں نے سنا ہی اپنی مولا کہ وہ کہتے تھے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کی
قریب ہونے کی نشانی ہے عرب کا مرنے والا محمد بن ابی ذر بنی کہہ کہ مولا نے کئے طلحہ بن الکت ہے **ف** یہ حدیث غریب نہیں جانتے ہم اسکو مگر سلیمان بن حرب کی روایت سے **عن**
أُمِّ شَرِيكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَقْرَنَّ النَّاسُ مِنَ الدَّجَالِ حَتَّى يَلْحَقُوا بِالْحَبَالِ قَالَتْ أُمُّ شَرِيكٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَإِنَّ الْعَرَبَ يَوْمَئِذٍ
قَالَ هُوَ قَلِيلٌ ترجمہ روایت سے ام شریک سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ بہا لگیں گے دجال سے یہاں تک کہ کوہستان میں جا رہیں ام شریک نے عرض کی کہ
یا رسول اللہ عرب سدن کہاں ہونگے آپ نے فرمایا وہ اندون بہت کم ہونگے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے **عن سمرة بن جندب** أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَامُ أَبُو الْعَرَبِ وَيَافُثُ أَبُو الرُّومِ وَحَامُ أَبُو الْحَبَشِ ترجمہ روایت سے سمرون جندب سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سام باپ
عرب کے اور یافث روم کے اور عام حبش کے **ف** یہ حدیث حسن ہے اور یافث کو بافت یعنی تار مشنات سے اور یافث ہی کہتے ہیں **فی فضل العجم** **باب عجم**
کی فضیلت میں عن ابی ہریرہ یقول ذکر ربی الا عجم عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال النبي صلى الله عليه وسلم لا ابرهم
او تبغضهم او تنق مني بكم او تبغضكم ترجمہ روایت سے ابی ہریرہ کہہ کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عجم کا ذکر آیا تو آپ نے فرمایا مجھے انکا یا انکے بعض کا زیادہ عبادت
یہ نسبت تیار **ف** یہ حدیث غریب نہیں جانتے ہم اسکو مگر ابی بکر بن عیاش سے روایت سے اور علی و بیٹے میں مہراج کے مولا ہیں عمرو بن حریث کے **عن**
ابی ہریرہ قال كنا عند رسول الله صلى الله عليه وسلم حين انزلت سورة الحجرة فقلنا لها قلنا بلغه واخرين منهم لما يلحقوا بهم قال له رجل يا رسول
الله من هؤلاء الذين لم يلحقوا بنا فلم يكلمهم قال وسلمان الفارسي فبنا قال فوضع رسول الله صلى الله عليه وسلم يده على سلمان فقال والذين انزلت
بيده لو كان لايمان بالذي آلتنا وله رجال من هؤلاء ترجمہ روایت سے ابی ہریرہ کہہ کہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے جب سورہ حجرہ تری سو پڑا اسکو آپ
پر جب پہونچے آپ و آخرین منہم لما يلحقوا بهم دینے اور لوگ جو ابی ہریرہ نے نہیں دے ایک شخص نے چہا یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہیں جواب یہ ہے نہیں ہے آپ نے کچھ
نفرمایا اور سلمان فارسی ہمارے درمیان موجود ہے پھر آپ نے اپنا ہاتھ سلمان پر رکھا اور فرمایا کہ قسم ہے اسکی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے اگر ایمان ثرا میں لگا ہوتا تو اتار
لاتے اسکو چند لوگ انہیں کہنے فارس کے **ف** یہ حدیث حسن ہے اور کئی سندوں سے ابی ہریرہ مروی ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں پھر حمزہ پوری آیت
حمزہ جمع میں ہے **هو الذي بعث في الامم مبشرين رسولهم بينهم بآياته ويزكيهم ويعلمهم الكتاب والحكمة وان كانوا من قبل لفن ضلال مبين واخرين**
منهم لما يلحقوا بهم وهو العزيز الحكيم یعنی وہ اللہ اسامی سے کہ انہوں نے ایک رسول انہیں کا کہ پڑتا ہے ان پر اتین اسکی ہدایت کر لے انکو
اور سکھاتا ہے انکو کتاب حکمت اور ہدی دہا کے پہلے البتہ صریح گرا ہی میں اور اور لوگ ہیں کہ ابی انہیں نہیں ملی اور وہ زبردست حکمت والا ہیں اس آیت میں
بشارت ہے کہ ایک اور لوگ صحابہ سے انکر ملیں گے اور دین کی تائید میں ان کے شریک ہو گئی پس حضرت نے فرمایا کہ وہ لوگ جسکی اس آیت میں بشارت ہے ان کے لوگ

نہایت فضیلت

باب فی فضیلت بنی

ہیں اور حقیقت میں ایسا ہی ہوا کہ اگر عمر کے لوگوں نے بڑی تائید دینے کے اور بڑی خدمت حدیث و قرآن کی بجائے اور بنی ہاشم اور بنی مہدی کے ہاں دست فاریک پیدا ہوئے ہیں **فَی فُضِّلَ الْاَیْمَنُ بَابِیْنِ کِی فَضِیْلَتِیْنِ عَنْ** نَدِیْنِ بَابِیْنِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَظَرَ قَلْبَ الْاَیْمَنِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اَقْبِلْ قَلْبُیْہِمْ وَبَارِكْ لَنَا فِی صَاعِنَا وَمِلَّةِنَا ترجمہ روایت زید بن ثابت کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نظر کی میں کہ طرف اور کہا کہ یا اللہ ان کے دل ہمارے طرف پھری اور ہمارے صانع اور دین برکت دے دینے اگر وہ لوگ آئینہ میں کیف پادین **ف** یہ حدیث حسن ہے زید بن ثابت کے روایت سے نہیں جلتے ہم اسکو مگر عمران قطان کے روایت سے **عَنْ** اَبِیْ ہُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا کَرُّ اَهْلِ الْاَیْمَنِ هُمْ اَضَعَفُ قُلُوبًا وَاَرْقَا فِئْدًا وَاَکْثَرُ مِلَّةً وَاَحْکَمَ یَمَانِیْنِ ترجمہ روایت ابی ہریرہ کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اہلی تمہاری پاس لوگ میں کہ اور وہ نہایت نرم دل اور قریب القلب میں ایمان ہی ہیں کھلا ہے اور حکمت ہی میں سے نکلتے ہی **ف** اسباب میں ابن عباس کے اور ابن مسعود کے روایت سے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** اَبِیْ ہُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْہِ الْمَلٰٓئِکَ فِی قُرَیْشٍ وَالْقَضَاءُ فِی الْاَنْصَارِ وَالْاَذَانُ فِی الْحَبَشَةِ وَالْمَانَةُ فِی الْاَزْدِ لِعَبْنِ الْاَیْمَنِ ترجمہ روایت ابی ہریرہ کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سلطنت اور بادشاہی قریش میں اور قضا انصار میں اور اذان حبشہ میں اور امانت از زمین سے تین میں **ف** روایت سے محمد بن بشیر نے انہوں نے عبد الرحمن بن ہزن نے معاویہ سے انہوں نے ابی مریم سے انہوں نے ابی ہریرہ سے مناد کے اور مرفوع نہیں کیا اسکو اور یہ صحیح ہے زید بن جابر کے روایت سے **مُتَبَرِّحُ** سلطنت اور خلافت ان کے قریش کے دوی اولیہ قریش میں سہو اور اذان حبشیہ کو کہ انکی آواز بلند ہے اور حضرت بلال مودن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جیسے تہی اور ایمان و حکمت کو جو نبی فرمایا اسلئے کہ ایمان و حکمت دونوں کہہ سی نکلتے ہیں اور کہ تہامہ سے اور تہامہ زمین میں میں غل ہے **عَنْ** النَّبِیِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا زَدَ اللّٰهُ فِی الْاَرْضِ یُرِیْدُ النَّاسُ اَنْ یَّضَعُوْا ہُجْرًا فِی اللّٰہِ اِلَّا اَنْ یَّکْرَهُمْ وَلَیْسَ اَنْ یَّکْرَهُ النَّاسُ زَعَمَ یَقُوْلُ الرَّجُلُ یَا لَیْتَ اَبَیْ کَانَ اَزْدِیًّا لَیْتَ اَحْمَدُ کَانَ اَزْدِیًّا ترجمہ روایت سے انس کے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے از مد کا میں اللہ کے دین زمین میں لوگ چاہیئے کہ انکو میر کرین اور اسدائی لکھنا نیگا اور از مد کو بلند کر گیا اور لوگوں پر ایک وقت آویگا کہ آدمی کہیگا کاش میرا پ از مدی ہوتا کاش میرا ان از مدی ہوتی **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جلتے ہم اسکو مگر اسی سند سے اور مروی ہوئی انس سے اسی اسنا سے موقوفہ اور وہ سار نزدیک زیادہ صحیح ہے یعنی مرفوع ہے **عَنْ** النَّبِیِّ بْنِ مَالِکٍ یَقُوْلُ اِنْ لَمْ یُنْکَرْ مِنْ اَزْدِیِّ النَّاسِ تَرَجِمَہُ فَاَیْسَ کہ وہ کہتے تہی اگر ہم از مدی نہ ہوں تو پہلے آدمی نہیں **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے **عَنْ** اَبِیْ ہُرَیْرَةَ یَقُوْلُ کُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَدْرَاکَ رَجُلًا حَمِیْرًا فَقَالَ یَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّا نَحْنُ خَیْرُ الْاَعْرَابِ فَاعْرَضَ عَنْہُ ثُمَّ جَاءَہُ مِنَ الشُّوْخَا لَاحِرًا فَاعْرَضَ عَنْہُ ثُمَّ جَاءَہُ مِنَ الشُّوْخَا لَاحِرًا فَاعْرَضَ عَنْہُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰهُ خَیْرًا اَفَیْہُمْ سَلَامٌ وَاَیْدِیْہُمْ طَعَامٌ وَہُمْ اَهْلُ اَمْنٍ وَاِیْمَانٍ ترجمہ روایت ابی ہریرہ کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ایک شخص آیا اور خیال کرنا ہونے کہ وہ بنی قیس کے قبیلہ سے تھا اور اسے عرض کہ کیا رسول اللہ قبیلہ حمیر کو لعنت فرمائی سو آپ نے مونہ پہر لیا پہر وہ اور طرف آیا پہر آپ نے مونہ پہر لیا پہر وہ اور طرف آیا پہر آپ نے مونہ پہر لیا اور فرمایا کہ اللہ رحمت کرے حمیر کے قبیلہ کہ مونہ میں انکے سلام ہے اور ہاتھ میں انکے طعام اور وہ امن ایمان کے ہیں **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جلتے ہم اسکو مگر اسی سند سے عبد الرزاق کی روایت سے اور میں اسے اکثر شکر و اتین مروی ہوئی میں **فِی غَفَارٍ وَاَسْکَمُ وَجْہِیْنِہٖ وَوَمِزْنِہٖ بَابِ غَفَارٍ** اور سلم اور جہینہ اور مزنہ کی فضیلتوں میں **عَنْ** اَبِیْ اَیُوْبٍ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْاَنْصَارُ وَوَمِزْنُہٗ وَوَجْہِیْنُہٗ وَغَفَارُہُمْ وَوَمِنْ کَانَ مِنْ عَبْدِ الدَّارِ مَوَالِیَ لَیْسَ لَہُمْ مَوَلٰی دُوْنَ اللّٰهِ وَاللّٰہُ وَرَسُولُہُ مَوْلَاہُمْ ترجمہ روایت ابی ایوب انصاری سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار اور مزنہ اور جہینہ اور غفار اور جو ہو قبیلہ عبد الدار سے وہ سب رفیق ہیں کوئی انکار رفیق نہیں سو اس کے اور اسد اور رسول انکار رفیق ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **فِی بَقِیْفٍ وَبَنِی حِیْفَہٗ بَابِ ثَقِیْفٍ** و بنی حیفہ کی فضیلت میں **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ یَا رَسُولَ اللّٰہِ اَحَرَقْتَا نِبَالَ بَقِیْفٍ فَاَذْعَرَ اللّٰہُ عَلَیْہِمْ فَقَالَ اللّٰہُ تَقِیْفًا ترجمہ روایت جابر سے کہ لوگوں نے عرض کہ یا رسول اللہ جلاد یا حکم تیرے دن ثقیف کی سو بد ملک کے لئے لی سو فرمایا آپ نے یا اللہ ہریت کر ثقیف کہ **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے **عَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حِصْنٍ قَالَ مَا کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَہُوَ یَلْکُ ثَلَاثَ اَحْیَاءَ ثَقِیْفًا وَبَنِی حِیْفَہٗ وَبَنِی مِیْہَہٗ ترجمہ روایت عمران بن حصین سے کہ انہوں نے کہا ذات ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے

اسلام جہینہ اور مزنہ کی فضیلت میں

[illegible]

جمع کا لغت میں تاجا حیدر پر دلالت کرتا ہے اور یہ ملت جمع تقدیم اور جمع تاخیر اور جمع متوکل قیون میں موجود ہے مگر ایک وقت میں دو صورتوں یا تین کو شامل سمجھنا ہو سکتا خواہ مخواہ ان میں ایک ہی مرکب اسلئے کہ فعل مثبت جمع کا مقام پر اپنے علم نہیں ہوتا جیسے کہ مختصر لغت اور اسکے شرح میں یہ تصریح کی گئی اور غایت اسول میں اور اکثر کتب اسول میں مذکور ہے اور جب یہ معلوم ہو گیا تو انہیں کوئی جمع متعین نہیں ہو سکتا مگر دلیل اور روایت سنائی کی صاف دال ہے کہ جمع جمع صوری تھی چنانچہ سنائی میں ابن عباس سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا نماز پڑھے میں نے صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا کی جمیع اور تاخیر کے اپنی ظہر میں اور تہجد کے عصر میں اور تاخیر کے مغرب میں اور تہجد کے عشا میں اور اسکے مؤید یہی جوابی انشاء ابن عباس سے مروی ہے کہ اُن نے ابن عباس سے کہا میں گمان کرتا ہوں کہ پہلے نماز ہی تاخیر کی ہوگی اور دوسرے میں تقدیم تو انہوں نے کہا میں یہی گمان رکھتا ہوں اور یہی تائید کرتی ہے روایت ابن مسعود کی یہی کہ مالک اور بخاری اور ابی داؤد اور سنائی اسکو نکالا ہے کہ کہا ابن مسعود کہ میں نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کبھی پڑھی ہو آپ نے کوئی نماز غیر موقت میں مگر دو نماز میں جمع کیا آپ نے مغرب اور عشا کو دو دفعہ میں اور نماز پڑھے آپ نے اس دن فجر کے قبل موقت اسلئے کہ ابن مسعود اس میں مطلقاً نفی کے جمع کی اور حصر کیا جمع کو دو دفعہ میں باوجود اسکے کہ وہ جمع بالذات کے رواۃ سے ہیں غرض یہ سب مؤید ہیں اس امر کے کہ جمع بالذات جمع صوری تھی اور اگر حمل کریں اسکو جمع حقیقی پر تو ابن مسعود و درون و رواتوں میں تاقض لازم آوے گا اور اگر تاقض سے جمع کی طرف حق الامکان واجب ہے اور ابن جریر کی روایت جو ابن عمر سے مروی ہے وہ بھی اس امر کی مصدق ہے چنانچہ مروی ہے ابن عمر سے کہ نکلے پیہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور تاخیر کرتے تھے ظہر میں اور تہجد کرتے تھے عصر میں اور دو نکلے جمع کرتے تھے اور تاخیر کرتے تھے مغرب میں اور تہجد کرتے تھے عشا میں اور جمع کرتے تھے اُن دنوں کو اور یہی جمع صوری ہے اور ابن عمر بھی جمع بالذات کے رواۃ سے ہیں غرض جمع بالذات جمع صوری ہے جو دو نہ خطر القضا و التاخیر ماقال التبرحم اور کہا ابو یسے رحمہ اللہ عیینہ کہ جو ذکر کیا ہے اس کتاب میں مذہب فقہا کا اس میں ہے جو قول ہے سفیان ثوری کا تو اکثر اس میں سے روایت کیا ہے محمد بن عثمان کوئی نے انہوں نے روایت کی عبد اللہ بن موسیٰ سی انہوں نے سفیان سے اور بعض اس میں سے روایت کی ہے ابو الفضل مکتوم بن عباس نے زہدی نے انہوں نے روایت کی محمد بن یوسف فریابی سے انہوں نے سفیان سے اور جو اس کتاب میں مالک بن انس کا قول ہے تو اکثر روایت کیا ہے اسکو اسحاق بن موسیٰ انصاری نے انہوں نے مسن بن علیہ فراری نے انہوں نے مالک بن انس سے اور جو اس کتاب میں ابواب مکتوم ہے اسکی خبر دی ہو کہ ابو صعب نے انہوں نے روایت کی مالک بن انس سے اور بعض کلام مالک کے خبر دی ہو کہ موسیٰ بن خرام نے انکو عبد اللہ بن مسلم قبضے لے انکو مالک بن انس نے اور جو اس کتاب میں ابن مبارک کا قول ہے وہ بیان کیا ہے احمد بن عبدہ آئینی نے انہوں نے روایت کی ابن مبارک کے اصحاب نے انہوں نے ابن مبارک سے اور بعض روایات ہو کہ واسطہ ابی ہریرہ کے ابو یحییٰ ابن مبارک سے اور بعض بواسطہ علی بن الحسن اور بعض روایات کے ہے عبد اللہ نے انہوں نے سفیان بن عبد الملک سے انہوں نے ابن مبارک سے اور بعض ابو یحییٰ ہو کہ واسطہ ابن جابر کے ابن مبارک سے اور بعض روایات کے ہے وہب بن زعفران نے انہوں نے فضالہ سے انہوں نے عبد اللہ بن المبارک سے اور عبد اللہ بن مبارک سے روایت کر نیوالی اور یہی ابن سرائک کے جو سننے ذکر کئے اور جو اس کتاب میں امام شافعی کا قول ہے تو اکثر کے اس میں سے خبر دی ہو کہ حسن بن محمد غفرانی نے انہوں نے روایت کی امام شافعی سے اور جو وضو و نماز کے باب میں ہے اسکی خبر دی ہو کہ ابوالولید بن علی نے امام شافعی سے اور بعض روایات ابو یحییٰ ہو کہ ابوسمیل سے انہوں نے روایت کی یوسف بن یحییٰ قرشی بو یطی سی انہوں نے امام شافعی سے اور ذکر کی ابو اسمیل نے اکثر خبر ابو اسطر بک امام شافعی سے اور کہا ابو اسمیل نے کہ اجازت دی ہو کہ ان خبر دیکر بیچنے اور کہہ سکا یا طرف اور جو اس میں امام احمد بن حنبل اور اسحق بن ابراہیم کا قول ہے اسکی خبر دی ہو کہ اسحق بن منصور نے انہوں نے روایت کی امام احمد اور اسحق سے مگر جو انہیں سے مذکور ہے ابواب حج اور زیارات اور عدد میں اسکو میں نہیں سنا اسحق بن منصور بلکہ خبر دی اسکی ہو کہ محمد بن سہو الاحم نے اسحق بن منصور نے انہوں نے احمد اور اسحق سے اور بعض کلام اسحاق کے خبر دی ہو کہ محمد بن یحییٰ نے انہوں نے روایت کی اسحق سے اور بیان کر دیے ہیں یا ساند بخوبی اس کتاب میں کہ اس کتاب میں موقوف روایتیں ہیں یعنی وہاں تہذیب کے سوا اور اس کتاب میں علین حدیث کی اور احوال رجال کے اور تاریخ وغیرہ مذکور ہے اسکو دیا ہے میں کتاب تاریخ سے یعنی بخاری کے اور اکثر علل ایسے ہیں کہ میں خود مناظرہ کیا ہے اس میں محمد بن اسمیل بخاری سے اور بعض ایسے ہیں کہ مناظرہ کیا میں اس میں عبد اللہ بن عبد الرحمن اور ابو زرعہ اور اکثر خبریں محمد بن اسمیل بخاری سے لی ہو کہ جو بخاری سے عبد اللہ بن ابو زرعہ سے اور میں نے جو بیان کئے اس کتاب میں اقوال فقہاء اور علل حدیث کی تو اسکا سبب یہ ہوا کہ لوگوں نے مجھے ایسی فرائض کے اور حکمت تک پہنچا کر جب یقین

ہوا کہ اس میں لوگوں کا نفع ہے تو شامل کر دیا ہے اس کو کتاب میں متبرحم کہتا ہے کہ اس لئے کیا مولف رحمۃ اللہ علیہ اس طرف کہ حدیث رسول کے نیکے ہوئے اقوال فقہاء کی حاجت نہ تھی مگر اقوال فقہاء اور اہل احادیث کو دو سبب سے شام کتاب کیا ایک تو فرمایش لوگوں کے دوسرے علت اور احوال بال کے بیان میں وثوق و عدم وثوق روایت کا معلوم ہوتا ہے اور اقوال فقہاء کے بانیوں معلوم ہوتا ہے کہ کسے قول میں خطا ہے اور مخالفت حدیث کی اور کسے قول میں صواب ہے اور موافقت حدیث کے اور چونکہ یا مروجہ حصول کمال بصیرت کے لئے اس کو بھی شامل کتاب کیا ہے اقبال المترجم فرمایا **مولف** رحمۃ اللہ علیہ اس لئے کہ اپنے دیکھا کہ ان امور کو کہ انہوں نے کمال شقت ایسی تصنیفیں کیں کہ ان سے انکو نہیں کسبی نہ کی تھیں انہیں مامونین میں بشام بن حسان اور عبد الملک بن عبد الغزیز بن جریج اور سعید بن ابی عروہ اور مالک بن انس اور عبد اللہ بن مبارک اور یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ اور وکیع بن جراح اور عبد الرحمن بن مہدی وغیرہم اور یہ لوگ اہل علم و فضل میں کہ تصنیف انہوں نے اور اس لئے کہ انکی تصنیف میں منفعت کثیر غنائی کے اور انکو اس لئے کہ درگاہ میں اجر جزیل ثابت ہوا اس لئے کہ نفع دیا اس لئے کہ مسلمانوں کو انکی تصنیف سے اور وہ پیشوا اور متقدمین میں فن تصنیف میں اور بعض لوگوں نے خلکو حدیث کا فہم نہیں انہوں نے رجال میں لکھ کر کہنے پر عیب کیا ہے سمجھا اپنی ناخوشی سے کہ یہ غیبت میں داخل ہے حالانکہ جسے کہتے ہی ایمہ کو تابعین سے پایا کہ انہوں نے کلام کیا رجال میں کہ انہیں میں میں حسن بکھر اور طاووس کے کلام کیا انہوں نے معبد جنی میں اور کلام کیا سعید بن جبیر طعن بن حبیب میں اور کلام کیا ابراہیم نخعی اور عامر بنی عمارت اور یحییٰ بن یحییٰ بن جالمین کلام کرنا مرے ہوا ہے ابوب خنیانی اور عبد اللہ بن عون اور سلمان بنی اور شعبہ بن جراح اور صفیان شکر اور مالک بن انس اور داؤد بن سعید اللہ بن مبارک اور یحییٰ بن سعید قطان اور وکیع بن جراح اور عبد الرحمن بن مہدی وغیرہم سے جو اہل علم تھے کہ کلام کیا انہوں نے رجال میں اور ضعیف کہا انکو اور سبب اسکا ہر نزدیک تو خیر خواہی تھی مسلمانوں کے آگے اسد جانے اور ان اکابر میں پرہیزگار یہ گمان نہیں ہو سکتا کہ انہوں نے لوگوں پر طعن یا انکی غیبت کا ارادہ کیا ہو ہر نزدیک تو یہی بات ہے کہ انکا ارادہ یہی تھا کہ بیان کر دیں ضعیف ان لوگوں کا کہ مشہور ہو جاوے میں نے تاکہ لوگ انکی حدیث سے احتراز کریں اور منکالت سے بچیں اور جن لوگوں کا ضعیف ان بزرگوں نے بیان کیا ہے انہیں سے کوئی صاحب بدعت تھا کوئی اپنے حدیث میں متہم نہ تھے تہمت تھی کہ اسے خود بنا ہی ہے یا کسی دوسرے وضع کیے ہے اور کوئی اصحاب غفلت اور کثیر الخطا تھا اپنے سبب ضعیف حفظ کے ہو جاتا تھا اپنے حدیث کو پس ان مامون نے ارادہ کیا کہ اھکا حال بیان کر دیں کہ انکو دین کا خیال بہت تھا اور مشائخ کے در پی تھے اور بات یہی کہ گواہی دین میں زیادہ تر سختی تحقیق سے حقوق واموال کے گواہی دینے جب حقوق نامس اور انکے اموال کے گواہیوں میں زکیہ اور تحقیق گواہوں کے ضرور ہوئے تو رواۃ کی تحقیق جو ہر دیکھنے گواہ میں ضرور تھوئی **روایت** کی ہے محمد بن یحییٰ نے انہوں نے محمد بن یحییٰ بن سعید قطان سے انہوں نے اپنے باپ سے کہا انکے باپ نے پوچھا میں نے سفیان شکر اور شعبہ اور مالک بن انس اور صفیان بن عیینہ سے کہ اگر کسی شخص میں تہمت یا ضعیف ہو تو اس سے ساکت رہیں یا بیان کر دیں تو ان سے جواب دیا کہ بیان کر دو اور **روایت** کی ہے محمد بن رافع فیثا پور نے انہوں نے یحییٰ بن آدم سے کہا یحییٰ نے کہ لوگوں نے ابی بکر بن عباس سے کہا کہ بعضے لوگ حدیث بیان کرنے کو شیطانی ہیں اور لوگ انکے پاس حاضر ہوتے ہیں حالانکہ انکو لیاقت حدیث بیان کرنیکی نہیں تو ابوبکر نے کہا کہ لوگوں کا قاعدہ ہے کہ جو بیٹے انکے پاس بیٹھے لگتے ہیں اگر صاحب سنت جب مر جائے اللہ اسکا ذکر و ذکر لوگوں میں جکر کہتا ہے اور مستمع کا کوئی ذکر نہیں کرتا **روایت** کی ہے محمد بن علی بن الحسن بن شقیق نے انہوں نے نصر بن عبد اللہ بن اسمعیل بن زکریا سے انہوں نے مامون سے انہوں نے ابن سیرین سے کہ ابن سیرین نے کہا کہ زمانہ سابق میں اسناد کی پوچھ کچھ نہ ہوتی تھی دینے اس لئے کہ لوگ سچے اور عادل تھے ہر حسیب فتنے واقع ہوئے محدثین نے اسناد پوچھنا شروع کی لیکن وہ یلیتے ہیں حدیث اہل سنت کے اور چھوڑ دیتے ہیں حدیث اہل بدعت کے اور **روایت** کی ہے محمد بن علی بن الحسن نے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے عبد اللہ بن مبارک کہ اسناد سیر نزدیک دین میں داخل ہے اور اگر اسناد نہ ہوتی تو حکا جوجی جانتا کہ بیہا ادواب جو اسناد ہی توحید یا دسی پوچھو کہ تجھے کہنے بیان کیا تو وہ جانتا ہے میں نے اگر چھوڑا ہے تو بہوت ہو جائے اور **روایت** کی ہے محمد بن علی نے انہوں نے جہان بن موسیٰ سے کہا جہان نے عبد اللہ بن مبارک کے آگے ایک حدیث ذکر کی انہوں نے کہا اسکی مضبوطی کے لئے انیٹوں کا پشتہ در کا ہے یعنی انہوں نے اسکی اسناد ضعیف سمجھی اور **روایت** کی ہے احمد بن عبد اللہ انہوں نے و سبب بن یونس سے کہ جہاں سے عبد اللہ بن مبارک نے چھوڑ دی حدیث حسن بن عمارہ کے اور حسن بن دینار اور ابراہیم بن محمد اسلمی کے اور متاع بن سلیمان

[illegible]

کچھ مضائقہ نہیں مگر ہم یہاں تصریح کی مولف رحمۃ اللہ علیہ کہ روایت بالمعنی جائز ہے اور ایسے تفسیر سے جس سے معنوں میں فرق نہ آویں روایت میں معنوں میں ہمارے
 ہونا تفصیل کے لیے یہ کہ روایں در حال سے خالی نہیں تا وقتیکہ الفاظ کے دلالت سے اور ان کے مقاصد اور خبریں رکتنا ان کے معانی اور محال کے اور معرفت کامل
 نہیں اسکو مفاد میں الفاظ کی پس جائز نہیں اسکو روایت بالمعنی بالاتفاق اور ضرورت اسکو کہ وہی لفظ کے جو سنائے اور دوسرا دیکھے کہ ان سے واقف سے
 تو ایک گروہ اصحاب حدیث اور فقہ اور اصول کا اطراف گیا ہے کہ اسکو بھی روایت بالمعنی جائز نہیں اور ابن سیرین اور ثعلبی اور ابو بکر رازی خفیہ سی اہل
 گئے ہیں اور مروی ہے یہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اور یزید کہا ہے بعض نے اس کے لئے روایت بالمعنی کو اور چھوڑ سلفہ خلفہ کہ اوڑا ربعہ ہی اس میں اسکا جواز
 بیان فرمایا ہے اور مولف رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے اور احوال صحابہ اور سلف میں غور کرنے کے جواز میں کسیدہ حکاشک اور شبہ نہیں رہتا ہے اسکی
 کہ وہ قصہ واحد کو الفاظ مختلفہ میں روایت کرتے تھے اور اس مسئلہ حاس میں ایک حدیث مرفوعہ ہی وارد ہوئی ہے کہ ابن منذر نے معرفۃ الصحابہ اور طبرانی نے
 کبیر میں عبد اللہ بن سلیمان بن اکتہ لکھی ہے کہ انہوں نے عرض کیے یا رسول اللہ میں آپ سے بہت حدیثیں سنائیں اور یہ نہیں ہو سکتا کہ جیسی
 آپ سنوں ویسی ادا کروں بلکہ میں کوئی حرف بڑھ جاتا ہے کوئی حرف گھٹ جاتا ہے سو فرمایا آپ نے کہ جب کسی حلال کو حرام نہ کہو کسی حلال کو حرام نہ کہو
 اور ہونچ جاؤ تمہیں کو کچھ مضائقہ نہیں یعنی ایسا تغیر جس سے معنوں میں فرق نہ آویں اور تحلیل حرام اور تحریم حلال لازم نہ آویں دایت میں کچھ قبح نہیں کرتا اور
 بیان کی گئی یہ روایت جس سے تو انہوں نے کہا اگر یہ حدیث نبوی تو ہم لوگ روایت ہی نہ کرتے اور ہتھ لال کیا ہے امام شافعی نے اس کے جواز پر ازال القرآن سے
 سبعة احرف فاقروا تیسرے منہ سے اور کہا کہ جب اللہ کی رحمت اور رافت کا تقاضا ہو کہ اپنی کتاب کو سات لفظوں پر اتار دے اور اس میں ایسی تغیر جائز رکھی کہ
 جس میں معنوں میں فرق نہ آویں تو غیر قرآن اس کے جواز کے لئے اسے اور یہی ہے کمال کی روایت کیا کہ انہوں نے کہا داخل ہوا میں اور ابوالاثر واثم بن اسحاق
 پر اور کہا ہے کہ اسی بابا الاصحیح سے ایسی حدیث روایت کر دیکھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے یہ حدیثیں سنی ہیں کہ میں نے یہ حدیثیں سنی ہیں
 سے کہیں قرآن یاد ہے مجھے کہا یا بن پڑھا تو ہے سننے قرآن مگر خوب یاد نہیں بلکہ بڑا دیتے ہیں ہم کہیں داؤد کو کہیں الف کو اور کہیں گھڑا دیتے ہیں
 تب انہوں نے کہا کہ قرآن تمہارا درمیان لکھا ہوا موجود ہے اور اسکو تم یاد نہیں کر سکتے بلکہ تم کہتے ہو کہ ہمیں اس میں کچھ زیادت اور نقصان ہو جائے یہ پہلا
 حدیث کا حال دیکھو کہ وہ تو سننے سنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور بعض حدیث ایک ہی بار سنی پس تم اسی کو کافی سمجھو کہ ہم روایت بالمعنی کرتے ہیں اور داخل
 میں جابر بن سہل سے مروی ہے کہ خذیفہ نے کہا ہم عرب لوگ ہیں پہر بدل کرتے ہیں ہم باتوں کو اور مقدم و مؤخر کر دیتے ہیں اور شعیب بن احباب سے مروی ہے
 کہ انہوں نے کہا داخل ہوا میں اور عبدان بن جبر اور کہل بنہ نے کہ اسی بابا سعید آدمی ایک حدیث بیان کرتا ہے اور اس میں کچھ کمی بیشی ہو جاتی ہے انہوں نے کہا جو قصہ ایسا
 کرے وہ کذب ہے اور جبرین حاتم نے کہا سنا میں حسن کو کہ وہ بہت حدیثیں بیان کرتے تھے کہ معنوں اسکا ایک ہوتا تھا اور کلام مختلف اور ابن عون نے
 کہا کہ حسن اور ابی ہریرہ روایت بالمعنی کیا کرتے تھے اور ابی الدریس نے کہا پوچھا مجھے زہری سے تقدیم و تاخیر حدیث کو انہوں نے کہا یہ تو قرآن میں جائز ہے ہر حدیث
 میں کیوں نہ روا ہوگی اور جب تو معنی حدیث پر واقف ہو جاؤ کسی حرام کو حلال بنا دی اور کسی حلال کو حرام تو اس میں کچھ مضائقہ نہیں اور یہ نقل
 بالمعنی سماع میں جائز ہے مصنفات میں اگرچہ لفظ مغیر بالکل ہم معنی ہو قطعاً اور راوی بالمعنی کو ضرورت ہے کہ آخر روایت میں کہہ دے کہ اس کے مانند ہے یا شبہہ
 ہے الفاظ اور اکثر صحابہ کا یہ قاعدہ تھا حالانکہ وہ سب زیادہ جاننے والی تھیں معانی کلام کو اور اہل لسان تھے چنانچہ ابن ماجہ و حاکم اور احمد نے ابی ہریرہ سے روایت
 کیا ہے کہ انہوں نے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فاعز و وقت عیدنا و اسقحت پر کہا کہ حضرت نے یہ فرمایا یا بل کے یہاں نہ و شبہہ کے اور مسند دار
 وغیرہ میں ہے کہ ابی الدرداء کے عادت تھی کہ وہ جب حضرت سے کچھ روایت کرتے تھے اس کے بعد بخود او شبہہ کہتے تھے اور ابن ماجہ میں انس بن مالک سے مروی ہے
 کہ انہوں نے حضرت سے کچھ روایت کیے پہر کہہ کرے اور کہا ایسا ہی ہے یا جیسا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انتہی کہ فی التدریب کہا مولف رحمۃ اللہ علیہ
 روایت کی ہے محمد بن بشیر نے انہوں نے عبد الرحمن بن مہدی سے انہوں نے معاویہ بن صالح سے انہوں نے عمار بن حارث سے انہوں نے کمال سے انہوں نے داؤد
 بن اسحق سے کہ کہا انہوں نے کافی ہے تھو مگر روایت بالمعنی اور روایت کی ہے یحییٰ بن موسیٰ انہوں نے عبد الزان سے انہوں نے سمیر سے انہوں نے

ابو بکرؓ نے محمد بن سیرینؒ کو کہا محمد بن سیرینؒ میں سنا ہوں حدیث کو دل افطون مختلف ہی کہ معنی اس کے ایک ہی تھوہن اور روایت کی بحسب احمر بن منہ نے
 اُس نے محمد بن عبد اللہ انصاریؒ نے اُنہوں نے ابن عوفؒ کو کہا ابن عوفؒ کہ ابراہیم نخعیؒ اور حسن ادریسیؒ حدیثوں کو بالعموم روایت کیا کرتے تھے اور قاسم بن محمد اور محمد بن سیرین
 اور جابر بن جویۃ اعاذہ حدیث کیا کرتے تھے انہیں حروف پر جس سے پہلے بیان کیا تھا روایت کی بحسب علی بن خشرمؒ نے حص بن غیاثؒ نے اُنہوں نے عامر
 احولؒ سے کہا عامر نے کہا میں نے ابی عثمانؒ سے کہا آپ ایک بار ایک حدیث بحسب بیان کرتے ہیں پھر سیکو دو سہرا اور طرح بیان کرتے ہیں تو اُنہوں نے کہا اختیار
 کرو تم سماع اہل کو روایت کی بحسب جابرؒ نے اُس نے دیکھنے اُنسی برح بن یحییٰؒ نے کہا میں نے جب معنی حدیث ثابت ہو تو کافی ہے یعنی متبع الفاظ
 ضرور نہیں روایت کی بحسب علی بن جبرؒ نے اُس نے عبد اللہ بن مبارکؒ نے اُنہوں نے سیفؒ سے کہ وہ بیٹے ہیں سلیمانؒ کے کہا سیفؒ نے سنا میں نے مجاہدؒ سے کہ حدیث میں تو جابہ
 تو کچھ کہتا دسے مگر یہ امت یعنی کہلنے میں کچھ نقصان نہیں کہ دوسرا راوی اسے بیان کر دیکھا تو ہی دوسرے وقت بیان کر سکتا ہے مگر اپنے طرف سے بڑھانے میں
 تو بظاہر نقصان ہے مگر **مترجم** اشارہ کیا مولف رحمۃ اللہ علیہ اس روایت سے اس طرف کہ روایت کرنا بعض حدیث کا دون بعض جائز ہے یعنی ایک ہی حدیث میں
 راوی ایک مکرر بیان کرے اور ایک نہیں اور اس میں کسی مذہب میں محدثین کے بعضوں نے تو اسکو مطلقاً منع کیا ہے بنا برائے منع الروایۃ بالعموم اور بعضوں نے اسکو جائز
 کہا ہے اگرچہ روایت بالعموم اُن کے نزدیک جائز ہے مگر عدم جواز کے اسوقت قائل ہوئے ہیں کہ اس روایت کو اُسی راوی کی کسی اور نے قبل اس کے تمامہ بیان کیا
 ہو اور کیا راستے یا اور کسی راوی نے بیان کر دیا ہے تو وہی کہ پہر دوبارہ اسکا ایک ہی مکرر بیان کریں اور بعضوں نے مطلقاً جائز کہا ہے مگر نتیجہ یہ کہ اسکی تفصیل
 ہے اور عارف حدیث کو روایت بعض کے اور ترک بعض کا روا ہے جب خبر متروک غیر متعلق بخبر مروی ہو اور خبر متروک اور خبر مروی میں ایسا علائقہ نہ ہو کہ خبر متروک کے ترک
 سے احتمال منہ کا لازم آوے مثلاً خبر متروک ہوا یا غایت ہو یا شرط ہو غرض اس کے ترک سے دلالت مروی میں کچھ فرق نہ آوے تو حذف اسکا جائز ہے اور جاز
 اسکا بدیہی ہے جیسے اس کے خلاف میں عدم جواز ضرور ہے اور اسطر مرقع حدیث کے ابواب متفرقہ میں جیسے محدثین کا دابہ ہے اقرب الی الضابطہ کہ فی التدریب انتہی قائل
المترجم قال المؤلف رحمۃ اللہ علیہ روایت کے بحسب ابو عاصم بن حریثؒ نے اُس نے زید بن جابرؒ نے اُنہوں نے ایک روایت سے کہ اُس نے کچھ سہرے سفیان ثوریؒ سے
 کہا اگر میں تم سے کہوں کہ حیا میں سنا ہے بعینہ ویسا بیان کرتا ہوں تو ہرگز تم سچ نہ جانتو حقیقت میں وہ اس کے منہ میں روایت کی بحسب حسین بن حریثؒ نے کہا سنا میں
 نے دیکھ سے کہتے تھے کہ اگر میں نے میں وسعت نہ ہوتی تو لوگ ہلاک ہو جاتے سہراب روایت للام تانا مہم منقول بالکل اُٹھ جاتا اور تفاضل ملکا کا حفظ و اتقان
 اور ثبت عند السامع کی جہت سے ہی اگرچہ اکثر ائمہ باوجود حفظ کے خطا و غلطی نہیں کیے **روایت** کی بحسب محمد بن حمید رازیؒ نے اُنہوں نے جریرؒ سے اُنہوں نے عمارہ
 بن قلع سیؒ نے اُنہوں نے کہا کہ کہا مجھے ابراہیم نخعیؒ نے جب روایت کرے تو تو روایت کرنا اور زور دے جو بیٹے میں عمرو بن جریرؒ کے اسنے کہ اُنہوں نے مجھے ایک حدیث بیان
 پہر پوچھی میں نے اُسے دو برس بعد تو پھر بیان کر دیا اُنہوں نے اور نہ کہا یا اُس میں سے ایک حرف **روایت** کی بحسب ابوصفص عمر بن ملکیؒ نے اُنہوں نے مجھے بن سید قطانؒ سے
 اُنہوں نے سفیانؒ نے اُنہوں نے منقول کہا منقول کہ کہا میں نے ابراہیم سیؒ سلم بن ابی الجعد کی حدیث سے زیادہ پوری کیوں ہوتی ہے اُنہوں نے کہا اسنے کہ وہ کہتے
روایت کی بحسب عبد الجبارؒ نے اُنہوں نے سفیانؒ نے کہا کہ کہا مجھے عبد الملک بن عیسیٰؒ نے کہ میں جب حدیث لیتا ہوں تو اُس میں سے ایک حرف نہیں چھوڑتا **روایت** کے
 بحسب حسین بن سہدؒ نے اُنہوں نے عبد اللہ بن ابی اُنہوں نے معمرؒ نے کہا کہ کہا قادی نے نہیں ہی میرے کانوں نے کوئی بات کہ یاد نہ کرنا ہو اسکو میرے دل میں **روایت**
 کی بحسب سید بن عبد الرحمنؒ نے اُنہوں نے سفیانؒ نے عیینہ سیؒ نے اُنہوں نے عمرو بن دینارؒ سے کہ کہا اُنہوں نے کیسکو نہ دیکھا میں نے خوب بیان کرنا لا حدیث کا ہر
 سے **روایت** کی بحسب ابی ہریرہؒ نے اُنہوں نے سفیانؒ نے عیینہ سے کہ کہا ابوبختیانیؒ نے میں کیسکو اہل مدینہ علم حدیث میں بعد ہر کسی کے بن کثیر
 سے بڑھ کر نہیں جانتا **روایت** کی بحسب محمد بن اسماعیلؒ نے اُنہوں نے سلیمان بن حربؒ نے اُنہوں نے حلو بن زیدؒ سے کہ کہا اُنہوں نے ابن حوینؒ حدیث بیان کرتے تھے
 پہر جب میں اُسے روایت ابوبکرؒ کے خلاف بیان کرتا تھا وہ اپنے روایت چھوڑ دیتے تھے اہد میں کہتا تھا کہ تم نے تو یوں ہی سنی ہے تو وہ کہتے تھے کہ ابوبکرؒ ہم سے
 زیادہ جانتے والی تھے محمد بن سیرینؒ کی حدیث کو **روایت** کی بحسب ابوبکرؒ نے اُنہوں نے بن عبد اللہؒ نے کہا میں نے بن سیدہؒ کے شہامؒ سے روایت کی اور سیرینؒ
 کون زیادہ جانتے تھے تو اُنہوں نے کہا سیرینؒ کو گون سے زیادہ جانتے ہیں **روایت** کی بحسب ابوبکرؒ عبد القدوس بن محمدؒ نے اور دابہ کے مجھے ابوبکرؒ نے کہا سنا میں

مذکورہ کہ ہم ابراہیم اپنے شہر سے ڈرتے تھے جیسے کوئی حاکم سے ڈرتا ہے اور بخاری نے کہا میں نے مجھے بن عباس سے سنا کہ اس کی روایت میں ہے
 تو اضعوا این تعلمون منہ رواہ ابیہدی مرفوعاً من حدیث ابیہدی ومنعہ قال مصمم دفعہ علی عمرار اعتقاد کرے جلالت شیخ کا اور اس کے رجحان کا غیر سادہ طالب رہے
 اس کی رضا کی اور زیادہ طلب کرے اس سے کہ نہ ہکا واسکو ملکہ قناعت کرے اس پر عقیدہ روایت کرے اس سے اور اپنے شہر سے مشورہ اپنے مامورین اور شیخ کو ضرور ہے
 کہ خیر خواہی اور نبل بضم کرے اس کے واسطی اور حب فارغ ہو جاوے تیند اس کا اس کے روایت کے سماع سے تو ضرور شیخ کو کہ اپنی سے اہل کثیر ہدایت کرے تاکہ علم طلبہ کا
 کامل ہو اور افادہ نشر احادیث کا کامل ہو اور حیا اور کبر پر گرانع نہ ہو اس کو علم کے طلب کرنے سے اور تلمذ سے اس شخص کے جو او دن ہوں سب اور سن وغیرہ میں اس کے
 مجاہد مروجی کہ علم حاصل نہیں کرنا نہ سخی نہ مستکبر نہ صبر کرے جب شیخ پر اور اعتقاد کرے ہم ضرور کی ساتھ اور ضرور نہ کرے ہنگام پر اور کلمہ اور سماع کرے
 کتاب و خبر کو بلا سیلاب اور انتخاب کا ارادہ کرے خلافتہ فی التدریس تہی ما قال المترجم قال المؤلف روایت کی ہے ابو بکر نے انہوں نے علی بن
 سے کہا ہے کہ کہا بھی بن سیدہ مالک کے روایت جو سعید بن مسیب سے مروی ہے مجھے زیادہ پیار ہے اس سے جو بوطہ سفیان ثوری کے ابراہیم غنی سے مروی ہے پہر کہا بھی
 قوم میں کوئی شخص حدیث میں زیادہ معتبر نہیں مالک بن انس سے اور مالک امام تھے حدیث میں سنائیے احمد بن حسن کہتے تھے سنائیے احمد بن منیل سے کہ کہتے تھے
 نہیں دیکھا میں نے کسی کو بھی بن سعید قطان کے برابر اور کہا احمد بن حسن کہتے تھے سنائیے احمد بن منیل سے کہ کہتے تھے احمد بن منیل سے کہ کہتے تھے
 میں اور عبدالرحمن امام میں سنائیے محمد بن عمرو بن نہبان بن صفوان ثقی لکھتے تھے کہتے تھے سنائیے علی بن مدینی کو کہتے تھے اگر میں چاہوں تو قسم کہا سکتا
 ہوں رکن اور وہام کے بیچ میں کہ کیونکہ دیکھا میں نے عام میں زیادہ عبدالرحمن بن مہدی سے کہا ابو علی نے اور کلام اس مقام میں اور روایت اہل علم بہت ہی اور
 بیان کیا ہے کچھ تہذیب اس میں سے بطور اختصار کے تاکہ سند لال کیا جاوے اس سے منازل علماء اور تفاسل فضلاء کہ بعض نہیں بعض سے افضل تھے حفظ و اتقان میں
 اور جن میں کلام یہ ملتا تو کس جسے کلام کیا ہے متبرحم غرض یہ یہاں تک احوال تھے رجال کے خواہ ثقہ ہوں یا ضعیف اور ضعف ان کا سو حفظ کے سبب ہو گیا
 سوا اس کے اور اس کو اصطلاح محدثین میں جرح و تعدیل کہتے ہیں اور تفصیل اسکے اور کتب مطولہ میں اس فن کے موجود ہے اور وہ جزا عظم ہے فن حدیث کا کہ معلوم ہوتا ہے
 اسی سے حال قوت و ضعف روایات کا اور وجہ ترجیح بعض کے بعض پر اور وثوق عدم وثوق احادیث کا انتہی ما قال المترجم کہا المؤلف رحمۃ اللہ علیہ اور
 قرات عالم کے سامنے جب اس کو حفظ موجود ہے کہ پڑھی جاتی ہے یا حفظ نہ ہو تو اسکے اہل کو دیکھ رہا ہو یعنی جس کے نقل پڑھی جاتی ہے صحیح ہے نزدیک اہل حدیث کے
 چنانچہ روایت کی ہے حسین بن مہدی لکھتے تھے انہوں نے عبدالرزاق سے انہوں نے ابن جریر سے کہا کہ پڑھا میں نے عطار بن ابی رباح کے لکے اور ان سے کہا کہ میں اس کو
 کیونکر روایت کروں انہوں نے کہا کہ روایت کیے جسے اسکے عطار بن ابی رباح نے اور روایت کی ہے سوید بن زفر نے انسے علی بن حصین نے انسے ابی عمر نے
 انہوں نے یزید بن عویس سے انہوں نے عکرمہ سے کہ چند لوگ ابن عباس کے پاس آئے اہل طائف سے ایک کتاب لیکر ان کی کتابوں میں وہ ابن عباس پڑھنے لگے انہیں یہ تقدیم و تاخیر
 اور کہا انہوں نے کہ میں تو بہائی ابن مسیب سے عاجز آگیا سو تم لوگ میرے آگے پڑو کہ میرا قرار ایسا ہے جیسا میرا پڑھنا تھا آگے اور روایت کی ہے سوید بن انس سے
 علی بن حصین میں واقعے انہوں نے اپنے پاس سے انہوں نے منصور بن معمر سے کہا کہ جبے ی کتاب آدمی نے اپنی دوسرے کو اور کہا کہ مجھے روایت کر اس کو تو اسی جائز ہے
 کو اس سے روایت کرے اور سنائیے محمد بن یحییٰ سے کہتے تھے پوچھا میں نے ابو عامر منیل سے ایک حدیث کو تو کہا انہوں نے تم پڑھا اس حدیث کو میرے لگے تو میں نے چاہا کہ وہ بھی پڑ
 میرے لگی تو انہوں نے کہا تم شیخ کے لگے تیند کا پڑھنا وہ نہیں کہتے حالانکہ سفیان ثوری اور مالک بن انس اس کو روایت کرتے تھے روایت کی ہے احمد بن حنبل نے انسے یحییٰ بن
 سلیمان جعفی مصری نے کہا کہ ابی عبد اللہ بن وہب نے جس روایت میں حدیث کہوں اس کو جان لو کہ میں نے لوگوں کے ساتھ سنے ہے اور حسین ہندی کہوں اس کو جان لو کہ میں نے
 اپنے شیخ سے اور حسین میں خبر ان کہوں اس کو جان لو کہ ہذا پڑھی گئی ہے اور میں ہی حاضر تھا اور حسین خبر ان کہوں اسی جان لو کہ میں نے اپنے لکے تہذیب کے پڑھی ہے اور سنا
 میں نے ابی ہادی محمد بن شعیب سے کہتے تھے سنائیے یحییٰ بن سعید قطان سے کہتے تھے حدیث اور خبر ان کہ ہے کہا ابو علی نے حنی کہ ہم ابی مصعب بنی کے پاس سے کہ لگے
 اگلی پڑھی گئیں بعض حدیثیں ان کی سو میں نے انسے پوچھا کہ ہم کیونکر اس کو روایت کریں انہوں نے کہا کہ ابو حدیث بیان کی ابو مصعب نے کہا ابو علی نے یاد عاجز
 رکھا ہے بعض اہل علم نے اجازت کو کہ جب عازت دی کسی عالم نے کسی کو کہ روایت کرے اس کی طرف سے کسی حدیث کو تو اسے جائز ہے کہ اس کی طرف سے روایت

یا طادس کے انہوں نے کہا بہت قریب ہیں تو کہا طادس نے اور سائیں نے بھی بن سید کہتے تھے برسلات ابی اسحاق کی نزدیک سیر لاشی محض ہیں یعنی غیر خبر ہیں اور شہر
 اوتیمی اور یحییٰ بن ابی کثیر کے اور برسلات ابن عیینہ کے مثل ہو گئیں یعنی غیر معتبر ہر کہا قسم ہے اللہ کے اور سفیان بن سیدکد رتلا ابی بن اور کہا میں نے بھی سے
 برسلات مالک کے انہوں نے کہا یہ سیر نزدیک بہترین ہر کہا بیٹے کی لوگوں میں کیسی حدیث صحیحہ تھیں امام مالک سے روایت کی ہے سوار بن عبد اللہ الخضر
 نے کہا انہوں نے کہ سائیں نے بھی بن سید کو کہتے تھے جس بصری نے جس حدیث میں کہا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضروری ہے اسکی کوئی اس حدیث
 ایک یا دو حدیثوں کے کہا ابو عیینہ نے اور جن بزرگوں نے مرسل کو ضعیف سلی ضعیف کہا ہے کہ احتمال ہے انہیں کہ ایسی روایات میں اسکی غیر غلط ہے یا ہو سکتی کہ
 کلام کیا ہے حسن بصری نے مسجد جنی میں اور پھر اسے روایت یہی کی چنانچہ روایت کے ہمے بشر بن معاذ بصری نے انہوں نے فرمواں بن عبد الغزیز عطار انہوں نے اپنے
 باپ اور چچا سے دونوں نے کہا سائیں نے حسن بصری کے فرمائی تھے درود ہو مسجد جنی سے کہ وہ ضال اور ضل ہے کہا ابو عیینہ نے اور وہی ہے انہوں نے
 کہا روایت کے ہمے عمارت اعوز نے اور وہ کذاب تھا یعنی رافضی مقرر حم مسجد جنی وہ شخص ہے کہ جس نے پہلے تقدیر کا انکار کیا اور منسوب تھا رافضی کی طرف اور ضعیف
 رئیس تھا قدیرہ کا جو محسوس ہیں اس کے انتہے کہا مولف نے اور سائیں نے محمد بن بشار سے انہوں نے کہا عبد الرحمن بن مہدی کہتے تھے کہ تم تعجب نہیں کرتے
 ہو سفیان بن عیینہ پر کہ میں نے چوڑا دیا جابر جعفی کو بہ سبب اس قتل کے جو اس کے حکایت کیا جاتا ہے ہزار حدیث سے زیادہ میں نے ہزار حدیث سے زیادہ جو اس سے
 مروی ہے چوڑی اور پھر ان سے روایت کرتے تھے کہا محمد بن بشار نے اور چوڑی عبد الرحمن بن مہدی کی حدیث جابر جعفی کے اور جابر جعفی کی ہے بعض
 علماء مرسل مقرر حم مرسل و حدیث ہی حسین تابعی کے قال رسول اللہ اور حضرت کی اور اس کے درمیان ایک راوی چوڑا گیا ہو یعنی صحابی اور بعضوں نے کہا جابر
 دو راوی تہر و کہ وہ بھی مرسل ہیں اور وہ ایک قسم ہے ضعیف حدیثوں کے جابر محدث کے نزدیک اور اکثر فقہاء اور اصولیوں کے نزدیک اور مالک و ابو حنیفہ اور احمد
 کہا ہے کہ وہ صحیح ہے اور بعضوں نے کہا صحیح مرسل سے وہ مرسل مراد ہیں جو قرون ثلثہ مشہورہ و باخبر سے ارسال کی گئی ہوں اس لئے کہ بعد ان زمانوں کے خبر سے افشائی
 کہ کہے اور ابن جریر نے کہا اجماع ہے تابعین کا قبول مرسل پر اور کسی کا انکار سپرد کو نہیں اور نہ کسی ہائے سے ہر انکار کیا ہے و مکر مدی تک قال مولف
 روایت کی ہے ابو عیینہ بن ابی الاسود الکوفی نے اسے سید بن عامر نے انہوں نے شعبہ نے انہوں نے سلیمان عرش سے کہا سلیمان نے کہا میں نے ابراہیم نخعی سے کوئی روایت
 متصل بیان کر دیا ہے جو مروی ہے عبد اللہ بن مسعود سے تو ابراہیم نے کہا جب میں سے کہوں عن عبد اللہ تو جان لو کہ وہ میں نے خود لئے سنی ہے اور جب کہوں
 قال عبد اللہ تو میرے اور انکی درمیان کوئی واسطہ ہیں اور مختلف ہو گئے ہیں بل علم تضعیف رجال میں جیسے مختلف ہیں وہ انکی باسوا میں اور مذکور ہے شعبہ سے کہ انہوں نے
 نے ضعیف کہا ابوالزبیر کی کو اور عبد الملک بن ابی سلیمان اور حکیم بن جبر کو اور چوڑی نے اسے روایت لینا پہلے ہی روایت شعبہ نے ان لوگوں کے کہ جو حفظ و عدالت میں
 اسے بھی کہتے چنانچہ لی انہوں نے روایت جابر جعفی سے اور ابراہیم بن مسلم جبر اور محمد بن عبد اللہ الغزالی اور کئی لوگوں کے جو نہایت ضعیف ہیں حدیث میں روا
 کے ہے محمد بن عمرو بن نہان نے انہوں نے امیہ بن خالد سے کہا کہ کہا میں نے چوڑی دیتی ہو تم روایت عبد الملک بن ابی سلیمان کے اور لیتی ہو روایت محمد بن عبد اللہ الخضر
 سے انہوں نے کہا ان کہا ابو عیینہ اور شعبہ روایت کرتے تھے عبد الملک بن ابی سلیمان سے چوڑا دیا انکو اور کہا کیا کہ چوڑا دیا انہوں نے سلی کہ منفرد ہو کہ میں نے سائیں سے
 روایت عبد الملک نے عطار بن ابی رباح سے انہوں نے جابر سے انہوں نے بنی صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمایا اپنے آدمی اپنی شفعہ کا مستحق کہ اسکا انتظار کیا جاوے اگر وہ غایب ہو جبکہ ان کو
 ایک ہزار و ثقات کہا ہے انکو کئی اماموں نے اور روایت کے ہی ابی الزبیر عبد الملک نے ابن سلیمان اور حکیم بن جبر سے روایت کی ہے احمد بن حنبل نے انہوں نے شہر انہوں نے حجاج اور ابن
 لیکے انہوں نے عطار بن رباح کہا انہوں نے تھے ہم جہتے جابر بن عبد اللہ سے مذاکرہ کرتے ہیں انکی حدیث انکو ابوالزبیر سے زیادہ یاد کرنے والی تھے حدیث کو روایت کی
 ہے محمد بن یحییٰ بن علی بن عمر نے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے کہا ابوالزبیر سے عطا جعفی کی کہتے تھے جابر بن عبد اللہ کے پاس تاکہ یاد رکھوں میں انکے لئے حدیث کو روایت کے لئے
 ابی عمر نے انہوں نے سفیان کے کہا سائیں نے ایوب سختیانی سے کہتے تھے روایت کے مجھے ابوالزبیر نے اور ابوالزبیر نے اور سفیان نے اپنے ہاتھ کی ہر ہر کہی انکو ابو یوسف
 نے مراد اس سے یہ تھے کہ وہ اتفاق و حفظ میں کا مستحق اور مروی ہے عبد اللہ بن مبارک سے کہ سفیان ثوری کہتے تھے کہ عبد الملک بن ابی سلیمان میزان سے
 عر کے اور روایت کی ہے ابوبکر نے انہوں نے علی بن عبید اللہ سے کہا ابو جہانین نے یحییٰ بن سعید مالکیم بن جبر کو انہوں نے کہا ترک کر دیا انکو شعبہ نے اس

بیان تضعیف رجال کا

اور ابوالزبیر سے

حدیث کے سبب کہ روایت کے اُنہوں نے صدقہ کے باجین نے حدیث عبداللہ بن مسعودؓ کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو سوال کہ ہے لوگوں سے اور اسکے پاس اتنا ہی کہ کام
نکل جاوے تو قیامت کے دن اُوں کا کوئی نہ ہو نہ اسکا چہلا ہو نہ اسکا لوگوں کے کہا یا رسول اللہؐ کیا اس ہے کہ جس سے آدمی کا کام نکلا جی اور اسکو سوال کی حاجت نہیں ہوتی فرمایا
بچا پس درہم یا اسکی قیمت کا سونا اتنی کہلے نی کہا بھی ہے اور روایت کے حکیم بن حیر سے سفیان ثوری اور زائدہ فی کہا میں نے کہ بھی انکی حدیث میں کچھ مفاتیح
نہ دیکھتے تھے روایت کی ہے محمود بن غیلان نے اُنہوں نے بھی بن آدم سے اُنہوں نے سفیان ثوری سے اُنہوں نے حکیم بن حیر سے حدیث صدقہ کی کہا بھی بن آدم
پر کہا عبداللہ نے جو فرق میں شعبہ کے سفیان ثوری سے کاش کہ حکیم کے سوا اور کوئی شخص اسکو روایت کرتا تو کہا اُنہے سفیان نے کیا شعبہ سے روایت نہیں
کرتے اُنہوں نے کہا ہاں کہا سفیان نے سنا میں نے زید کو کہ روایت کرتے تھے اسکو محمد بن عبدالرحمن بن زید سے کہا ابو علیؑ نے اور جس حدیث کو کہنے حسن
کہا ہے تو سن ہمار نزدیک وہ حدیث ہی کہ اسکی اسناد میں کوئی متہم کذب نہ ہو اور حدیث شاذ ہی ہو اور مروی ہو اور سند ہی ہی اس کے سوا وہ ہمار نزدیک حسن ہے
اور جو ذکر کی ہے اس میں حدیث غریبہ تو جانا چاہئے کہ محدثین حدیث کو غریب مانتے ہیں کئی وجوہ سے اور بہت سی حدیثیں جو غریب ہوتی ہیں پہلی کہ مروی نہیں
ہوئیں مگر ایک سند سے جیسے حدیث حاد بن سلمہ کے جو مروی ہے ابی العشر سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے پاس کہا کہ عرض کی میں نے یا رسول اللہؐ کیا میں نے نہیں
مگر ملحق اور لبتہ میں سو فرمایا اپنے اگر تو ہوں کہ اسکی رائے تو کافی ہے سو یہ حدیث ایسی ہے کہ مفرد ہوئے اس کے ساتھ حاد بن سلمہ ابی العشر سے روایت کرنی یز
اور ابی العشر کی کوئی حدیث معلوم نہیں ہے سوا اسکے اور یہ حدیث مشہور جو ہوتی علم کے نزدیک تو حاد بن سلمہ کے روایت سی کہ نہیں جانتے ہم اسکو گمراہ نہیں کے
روایت کے لئے اکثر ایسا ہوتا ہے کہ اماموں نے کوئی حدیث ایک ہی شخص روایت کرتے ہیں اور معلوم نہیں ہے کہ وہ مگر اسکی روایت سے پر اس شخص سے بہت لوگ روایت کرتے
ہیں اور وہ مشہور ہو جاتی ہے جیسے روایت عبداللہ بن دینار کے کہ روایت کے اُنہوں نے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا بیس سی دلاہ کے اور اسکی بیس
اور نہیں معلوم ہوئے مگر عبداللہ بن دینار کے روایت سے اگر اپنے بہت لوگوں نے روایت کی ہے جیسے عبداللہ بن عمر اور شعبہ اور سفیان ثوری اور مالک بن انس لی
اور ان کے سوا اور کئی اماموں نے اور روایت کے بھی ابن سلیم نے یہ حدیث عبداللہ بن عمر سے اُنہوں نے نافع سے اُنہوں نے ابن عمر سے سوا کہ آیا میں بھی بن سلیم نے اور صحیح
ہی ہے کہ وہ مروی ہے عبداللہ بن عمر سے وہ روایت کرتے ہیں عبداللہ بن دینار سے وہ ابن عمر سے ایسی ہے روایت کی عبداللہ بن نفع اور عبداللہ بن نیر سے عبداللہ بن
عمر سے اُنہوں نے عبداللہ بن دینار سے اُنہوں نے ابن عمر اور روایت کے مول نے یہ حدیث شعبہ سے توشعبہ نے کہا شیک میں آرزو کہتا ہوں کہ اگر عبداللہ بن دینار سے روایت
دی تو میں کہتا ہوں کہ اسے سر میں ہوسہ لون کہا ابو علیؑ نے اور اکثر حدیثیں اسے غریب سمجھی جاتی ہیں کہ ان میں کچھ زیادت ہوتی ہے یعنی ایسی زیادت جو ثقاف کے
مروی نہیں اور وہ زیادت صحیح ہوتی ہے کہ ایسے شخص سے مروی ہو جس کے حافظہ پر اعتماد کیا جانا ہو یعنی اسوقت قابل قبول ہے جیسے کہ روایت کے مالک بن انس نے
نافع سے اُنہوں نے ابن عمر سے کہا اُنہوں نے کہ مقرر کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر رمضان کے ہر آزاد اور غلام اور مرد اور عورت پر جو مسلمانوں سے ہوا ایک صاع جو
سے یا ایک صاع جو سے کہا اور زیادہ کیا مالک نے اس حدیث میں لفظ من المسلمین کا یعنی جو مسلمانوں سے ہوا اور روایت کے ابوب خنیانی اور عبداللہ بن عمر اور کئی
اماموں نے حدیث کے اس حدیث کو نافع سے اُنہوں نے ابن عمر سے اور نہیں ذکر کیا انہیں لفظ من المسلمین کا اور روایت کے بعضوں نے نافع سے مثل روایت مالک کے کہ وہ
ایسے لوگ ہیں انکے حافظہ پر اعتماد نہیں کیا جاتا اور تسک کیا ہے کہ اماموں نے مالک کے حدیث سے اور احتجاج کیا ہے اُنہوں نے ابن عمر سے اُنہوں نے ابن عمر سے اُنہوں نے ابن عمر سے
جنس کہ دونوں نے کہا جب کسی پاس غلام ایسے ہوں جو مسلمان نہیں تو انکی فطر سے صدقہ فطر کے اور استدلال کیا اُنہوں نے امام مالک کے اسی روایت سے غرض جب
زیادت ایسے حافظہ کی طرف سے ہو جس کے حافظہ پر اعتماد کیا جاتا تو وہ زیادت مقبول ہے اور کتنی حدیثیں ایسی ہیں کہ کئی سندوں سے مروی ہوں اور ایک اسناد سے غریب
سمجھی جاتی ہیں جیسے کہ یہ روایت روایت کی ہے ابو کریب نے ابو ہریرہؓ اور ابو ہریرہؓ اور حسین بن اہود نے چاروں نے کہا روایت کے ہے ابو اسامہ نے اُنہوں نے
برید بن عبداللہ بن ابی بردہ سے اُنہوں نے اپنے والد ابی بردہ سے اُنہوں نے ابی موسیٰ نے اُنہوں نے بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا اپنے کافر کہا ہے سات آتو نہیں اور
مومن کہتا ہے ایک کنت میں یہ حدیث غریب ہے اس سند سے من قبل اسنادہ اور یہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی سندوں سے مروی ہے اور صرف ابی موسیٰ کی روایت سے
غریب سمجھی جاتی ہے چنانچہ پرچہ میں نے محمود بن غیلان سے حال اس حدیث کا تو اُنہوں نے کہا وہ روایت ہے ابو کریب کے ابو اسامہ سے ابو ہریرہؓ سے محمد بن اسماعیل بخاری

حال اسکا تو انہوں نے بھی یہی کہا کہ یہ حدیث ابورکبہ جرمو کی ابی اسامی اور بنین جلتہ ہم اسکو گراہی کریں گے اور اس کے سونے ہمارے کسی شخص کے روایت کے ہی کہ سب ابو اسامی مدوسی بن سوہہ تعجب کرنے لگے اور کہا کہ میں نہیں جانتا کیوں کہ روایت کے سونے ابی کریم اور کہا محمد بن اسماعیل بخاری کے میں گمان کرتا ہوں کہ ابورکبہ نے یہ حدیث ابو اسامی سے نہ کہ مدین سے بغیر روایت دینے کے اور کسی بحث میں سننے . . . یہ یہی روایت ہے کہ روایت کی ہے عبد اللہ بن ابی زیاد اور کئی لوگوں نے شباہ بن سوار سے انہوں نے شباہ بن ابی انہوں نے بکر بن عمار سے انہوں نے عبد الرحمن بن ثمر سے کہ بنی سلمیٰ علیہ السلام منع کیا دباؤ و مرفق کے استعمال سے یہ حدیث غریب ہے اسناد کی طرف سے اصلی کہ ہم کیوں نہیں جانتے کہ شباہ بن ابی روایت کرتا ہو یا شباہ کے اور مدوسی ہوئی یہ بنی سلمیٰ علیہ السلام سے کئی سندوں کے کہ آپ نے منع فرمایا نبیذ بنانے سے دباؤ و مرفق میں اور حدیث شباہ کے اسی لمی غریب بھی جاتی ہے کہ اکیلے انہوں نے روایت کی ہے شباہ سے اور روایت کے شباہ سے اور سفیان ثوری نے اسی اسناد ہی بکر بن عتاسی انہوں نے عبد الرحمن بن عمر سے انہوں نے بنی سلمیٰ علیہ السلام سے کہ آپ نے فرمایا الحج عرفة یعنی حج و توف عرفات کا نام ہے سو یہ حدیث معروف صحیح ہے محدث کے نزدیک اس اسناد ہی روایت کی ہے محمد بن بشیر نے انہوں نے معاویہ بن سلام سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے کہا یحییٰ بنی کہ انہوں نے سنا ابو ہریرہ کہ کہتے تھے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ساتھ جاکر حجازہ کے اور ناپڑ ہے اس پر اسکو ایک قیراط ہے یعنی ثواب ہے اور جو اس کے ساتھ رہے یہاں تک کہ فراغت کیا داسکی کام سے سو اسکو دو قیراط میں لوگوں کے عرض کے یا رسول اللہ دو قیراط کہتے ہیں آپ نے فرمایا جو انہیں کا مثل اُحد کے ہے روایت کی ہے عبد اللہ بن عبد الرحمن نے انہوں نے مردان بن محمد انہوں نے معاویہ بن سلام سے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابو ہریرہ سے کہ بنی سلمیٰ علیہ السلام نے فرمایا جو ساتھ جاکر حجازہ کے اسکو ایک قیراط ہے ابو ہریرہ کے حدیث اسناد کے معنوں میں کہا عبد اللہ بن ابی ہریرہ سے کہ کہنا یحییٰ بنی روایت کی ہے ابو سعید مولیٰ المہرئی حمزہ سی جو بیٹے ہیں سفینہ کے انہوں نے سائب سے کہ سنا انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے بنی سلمیٰ علیہ السلام سے کہا میں ابی محمد عبد اللہ بن عبد الرحمن سے کہ تمہاری وہ کوئی حدیث ہی جسکو محدثین نے غریب سمجھا ہے اونے اسناد سائب ابو ہریرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بنی سلمیٰ علیہ السلام سے روایت کی ہے سو انہوں نے بھی حدیث مجھے بیان کی اور سنا میں نے محمد بن اسماعیل سے کہ روایت کرتے تھے یہ حدیث عبد اللہ بن عبد الرحمن کہا ابو عیسیٰ نے اور یہ حدیث مدوسی ہوئی کئی سندوں سے ابو اسامی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بنی سلمیٰ علیہ السلام سے اور غریب بھی جاتی ہے یہ حدیث فقط اسناد کے راہ سے یعنی سائب کے روایت کے کہ وہ حضرت عائشہ سے وہ بنی سلمیٰ علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں روایت کے مجھے ابو حفص عمر بن علی نے انہوں نے یحییٰ بن سعید قطان سے انہوں نے مغیرہ بن ابی قرقۃ السدوسی سے کہا انہوں نے سنا میں نے انس بن مالک سے کہتے تھے کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ میں اونٹ کا زانو بانہ پر بہر و سا کروں یا بے زانو بانہ ہے بہر و سا کروں فرمایا آپ نے زانو بانہ اسکا اور بہر و سا کہنا عمرو بن سکنی کہا یحییٰ بن سعید یہ حدیث سیر نزیک تنگ کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اس سند سے نہیں جانتے ہم اسکو انس بن مالک کے روایت کے گراہی اس اسناد ہی اور مدوسی ہوئی عمرو بن امیہ ضمیری سی بنی سلمیٰ علیہ السلام سے اسناد کے اور معنی اس کتاب میں رعایت اختصار کی رکھے اسلئے کہ امیہ سے اس نفع کے اور مانگنے میں ہم اللہ سے کفر سے اسلئے کہ معنوں کے اور اسکو تباری نجات و نفع کی حجت ٹھہرا دی اپنے رحمت سے اور اسکو وبال نہ ٹھہرا دیا کہ اس پر اپنے رحمت سے یہ آخر ہے کتاب کا اور سب تعریف اسکو اکیلا ہے وہ جیسے اُسے انعام و افضال کے اور صلوة و سلام جو جو اسکا سید المرسلین اُمی پر اور ان کے اصحاب آل پر اور کافی ہے بلکہ اللہ اور کیا اچھا کام بنانا والا ہے اور بنین طاق گناہ سے بچنے کی اور نہ قوت عبادت کر نیکی اگر اسکی طرف سے جو بلند ہے اور سب کے بڑا اور اسکو تعریف جو پوری اور بنی اور ان کے آل اصحاب پر افضل صلوة و ارازی سلام اور سب تعریف اللہ کو ہے جو سب کا نام و نون کا

فہرست ابواب جائزۃ الشہودی بہر تہمید جامع الرمذی

حامد و مصلیاً و سلماً! بعد واضح ہو کہ اس فہرست میں تین خانہ بہن خانہ اول میں صورت مسئلہ بطریق سوال کے مرقوم ہے اور خانہ دوا
میں کہیں خلاصہ جواب مذکور ہے کہیں کچھ تہ خانہ اول کا اور خانہ سیوم میں نشان صفحہ کا اور اکثر تحریر مضامین کی نقل بالسنے کی طور سے ہے
اور مولف رحمہ اللہ علیہ نے جن ابواب میں ترجمہ رقم فرمایا اس فہرست میں موافق مضمون باب کے اور سکا ترجمہ ہے لکھ دیا اور اصل کتاب میں جو
لکھنا ناقد بصیر پر مبرزن ہو گا کہ یہ فہرست گویا کہ خلاصہ ہے ساری کتاب کا اور آئینہ ہے ادب الایاب کا یہ یہ خود گویا ایک کتاب متعل ہی کہ صد
مسائل پر مشتمل ہے اگر ابتدا میں ذکر کن کو پڑا دین تو بہت فائدہ ہوا دین ہے

[illegible][illegible]

لا
 عن حضرت عائشہ
 کہ کہ حضرت نے فرمایا
 کہ یہ کہو اور ہر کوئی
 کہے بلکہ وہ کہے
 ناشی ہی قال: لا
 نہیں
 علیہ السلام
 اس میں خلافت کی ہے
 بہر اجماع میں اپنے قول ہے

| مضامین ابواب خلاصہ ابواب | خلاصہ ابواب | مضامین ابواب خلاصہ ابواب | خلاصہ ابواب |
|----------------------------------|-------------|------------------------------------|-------------|
| بعد عصر اور صبح کی نماز کو پڑھنا | ۱۰ | جماعت کی فضیلت | ۱۱ |
| عصر کے بعد نماز پڑھنا | ۱۱ | جو اذان سننی اور حاضر جماعت ہو | ۱۲ |
| نماز پڑھنا قبل سرب رکعت | ۱۲ | جننے کیلئے نماز پڑھنی اور عجا پائی | ۱۳ |
| جو پکارا ایک رکعت عصر قبل رکعت | ۱۳ | ایک سجدہ میں دو جماعت | ۱۴ |
| دو نماز ایک وقت پڑھنا | ۱۴ | عشا اور فجر کی جماعت کی فضیلت | ۱۵ |
| ابتدائی اذان کا بیان | ۱۵ | پہلے صف کی فضیلت | ۱۶ |
| ترجیح اذان میں | ۱۶ | صفوں کا سیدھا کرنا | ۱۷ |
| تکبیر ایک ایک بار کہنا | ۱۷ | امام کی قریب عقلمند لوگ کہنا | ۱۸ |
| تکبیر دو دو بار کہنا | ۱۸ | صف باندھنا درون میں | ۱۹ |
| اذان کی کلمات ٹھہر کر کہنا | ۱۹ | صف کی بھیجی کہنا کھڑا ہونا | ۲۰ |
| کاغذیں نکلیں انا اذان کی وقت | ۲۰ | جو نماز پڑھی ایک تنہا کی ساتھ | ۲۱ |
| تثویب اذان فجر میں سنو | ۲۱ | جو دو کی امامت کرے | ۲۲ |
| جو اذان کہی ہی تکبیر کہے | ۲۲ | جو امامت کرے بہت مردوں اور | ۲۳ |
| اذان دینا بے وضو کر دہی | ۲۳ | عورتوں کے | ۲۴ |
| تکبیر امام کے اختیار میں ہے | ۲۴ | امامت کا مستحق کون ہے | ۲۵ |
| سات سی اذان دینا | ۲۵ | امام کو درات میں تحنفت | ۲۶ |
| بعد اذان کی سجدہ کی نکلنا | ۲۶ | تجویم نماز اور تحلیل اسکی | ۲۷ |
| سفر کی اذان | ۲۷ | اذان گلیان کہلی کہنے تکبیر اولی | ۲۸ |
| اذان کے فضیلت | ۲۸ | کے وقت | ۲۹ |
| امام ضامن اور مؤذن مؤمن | ۲۹ | تکبیر اولی کی فضیلت | ۳۰ |
| اذان کی دعائیں | ۳۰ | افتلاح نماز کی دعا | ۳۱ |
| اذان کی اجرت | ۳۱ | بسم اللہ کے ترک جہر میں | ۳۲ |
| اذان کی وقت کی دعا | ۳۲ | بسم اللہ کا جہر | ۳۳ |
| دوسرا اسی بیان میں | ۳۳ | قرات شروع کرنا الحمد للہ سے | ۳۴ |
| اذان اور تکبیر کی وقت کا | ۳۴ | نماز پڑھنا بغیر فاتحہ کے | ۳۵ |
| کتنے نمازین فرض کی اللہ | ۳۵ | امین کا جہر | ۳۶ |
| نماز چنگانہ کی فضیلت | ۳۶ | امین کی فضیلت مغفرت ثواب | ۳۷ |
| | | سیدنا تہہ بائیں تہہ پڑھنا | ۳۸ |
| | | فصل نبی ہی علیہ | ۳۹ |
| | | سجدہ کی کڑا کرنا چاہئے | ۴۰ |
| | | جلوس ہر تہہ کرنا | ۴۱ |
| | | سجدہ کی کڑا کرنا چاہئے | ۴۲ |
| | | جلوس ہر تہہ کرنا | ۴۳ |
| | | سجدہ کی کڑا کرنا چاہئے | ۴۴ |
| | | جلوس ہر تہہ کرنا | ۴۵ |
| | | سجدہ کی کڑا کرنا چاہئے | ۴۶ |
| | | جلوس ہر تہہ کرنا | ۴۷ |
| | | سجدہ کی کڑا کرنا چاہئے | ۴۸ |
| | | جلوس ہر تہہ کرنا | ۴۹ |
| | | سجدہ کی کڑا کرنا چاہئے | ۵۰ |
| | | جلوس ہر تہہ کرنا | ۵۱ |
| | | سجدہ کی کڑا کرنا چاہئے | ۵۲ |
| | | جلوس ہر تہہ کرنا | ۵۳ |
| | | سجدہ کی کڑا کرنا چاہئے | ۵۴ |
| | | جلوس ہر تہہ کرنا | ۵۵ |
| | | سجدہ کی کڑا کرنا چاہئے | ۵۶ |
| | | جلوس ہر تہہ کرنا | ۵۷ |
| | | سجدہ کی کڑا کرنا چاہئے | ۵۸ |
| | | جلوس ہر تہہ کرنا | ۵۹ |
| | | سجدہ کی کڑا کرنا چاہئے | ۶۰ |
| | | جلوس ہر تہہ کرنا | ۶۱ |
| | | سجدہ کی کڑا کرنا چاہئے | ۶۲ |
| | | جلوس ہر تہہ کرنا | ۶۳ |
| | | سجدہ کی کڑا کرنا چاہئے | ۶۴ |
| | | جلوس ہر تہہ کرنا | ۶۵ |
| | | سجدہ کی کڑا کرنا چاہئے | ۶۶ |
| | | جلوس ہر تہہ کرنا | ۶۷ |
| | | سجدہ کی کڑا کرنا چاہئے | ۶۸ |
| | | جلوس ہر تہہ کرنا | ۶۹ |
| | | سجدہ کی کڑا کرنا چاہئے | ۷۰ |
| | | جلوس ہر تہہ کرنا | ۷۱ |
| | | سجدہ کی کڑا کرنا چاہئے | ۷۲ |
| | | جلوس ہر تہہ کرنا | ۷۳ |
| | | سجدہ کی کڑا کرنا چاہئے | ۷۴ |
| | | جلوس ہر تہہ کرنا | ۷۵ |
| | | سجدہ کی کڑا کرنا چاہئے | ۷۶ |
| | | جلوس ہر تہہ کرنا | ۷۷ |
| | | سجدہ کی کڑا کرنا چاہئے | ۷۸ |
| | | جلوس ہر تہہ کرنا | ۷۹ |
| | | سجدہ کی کڑا کرنا چاہئے | ۸۰ |
| | | جلوس ہر تہہ کرنا | ۸۱ |
| | | سجدہ کی کڑا کرنا چاہئے | ۸۲ |
| | | جلوس ہر تہہ کرنا | ۸۳ |
| | | سجدہ کی کڑا کرنا چاہئے | ۸۴ |
| | | جلوس ہر تہہ کرنا | ۸۵ |
| | | سجدہ کی کڑا کرنا چاہئے | ۸۶ |
| | | جلوس ہر تہہ کرنا | ۸۷ |
| | | سجدہ کی کڑا کرنا چاہئے | ۸۸ |
| | | جلوس ہر تہہ کرنا | ۸۹ |
| | | سجدہ کی کڑا کرنا چاہئے | ۹۰ |
| | | جلوس ہر تہہ کرنا | ۹۱ |
| | | سجدہ کی کڑا کرنا چاہئے | ۹۲ |
| | | جلوس ہر تہہ کرنا | ۹۳ |
| | | سجدہ کی کڑا کرنا چاہئے | ۹۴ |
| | | جلوس ہر تہہ کرنا | ۹۵ |
| | | سجدہ کی کڑا کرنا چاہئے | ۹۶ |
| | | جلوس ہر تہہ کرنا | ۹۷ |
| | | سجدہ کی کڑا کرنا چاہئے | ۹۸ |
| | | جلوس ہر تہہ کرنا | ۹۹ |
| | | سجدہ کی کڑا کرنا چاہئے | ۱۰۰ |

| | | | | | | | |
|----|----------------|---|----|---|----|----------|-------------------------------------|
| ۶۶ | یہ حکم منوع ہے | امام بیہکڑی تو مقتدی ہے | ۶۶ | سجدین بیہنا اور تظار نماز کی گویا نماز | ۴ | × | دوسرا اسی بیان میں |
| ۶۷ | + | دوسرا اسکے نسخہ میں | ۶۷ | فصلیت | ۵ | + | تشہد کے بیان میں |
| ۶۸ | + | دو رکعت بعد امام اگر سہو اگر سہو سجدہ سہو | ۶۸ | چھوٹے بوسے پر نماز پڑھنا | ۶ | + | تشہد میں بیٹھنے کی ترکیب |
| ۶۹ | + | مقدہ اولی کا مقدار | ۶۹ | بڑے بوسے پر نماز پڑھنا | ۷ | × | دوسرا اسی بیان میں |
| ۷۰ | + | نماز میں اشارہ کرنا اور سگام لے | ۷۰ | بچھوٹوں پر نماز پڑھنا | ۸ | مسنون ہے | تشہد میں اشارہ کرنا |
| ۷۱ | + | سہو امام میں درد و کلو تیر خورق کو | ۷۱ | باغون میں نماز پڑھنا | ۹ | مسنون ہے | نماز میں سلام پیرنا |
| ۷۲ | تصفیق | یہ کافی ہے | ۷۲ | ستر و مصلے کی آگ اور امام تفریق مقتدی کو | ۱۰ | × | دوسرا اسی بیان میں |
| ۷۳ | مکروہی | جابی لینا نماز میں | ۷۳ | مصلے کی آگ کی گز سے کی گز سے | ۱۱ | مسنون ہے | حذف سلام یعنی مذکر نا و سیز |
| ۷۴ | + | بیہک نماز پڑھنے میں | ۷۴ | تات ہے | ۱۲ | + | سلام کے بعد کئے دعا |
| ۷۵ | + | جو بیہک نماز نفل پڑھے | ۷۵ | کسی کے لگی جانی نماز نہیں ہوئی اگر صحابہ کا | ۱۳ | بلا تعین | نماز سے داہنے طرف پہر خواہ بائیں |
| ۷۶ | + | کرکے | ۷۶ | مذہب ہی ہے | ۱۴ | + | پوری نماز کی ترکیب |
| ۷۷ | + | جو ان عورت کی نماز بغیر چادر کے | ۷۷ | نماز کا ٹوٹا گئی اور گدی اور عورت بحدیث جن | ۱۵ | مسنون ہے | نماز صبح کی قرات |
| ۷۸ | + | سدل کی کراہت میں | ۷۸ | صحیح ثابت ہے | ۱۶ | مسنون ہے | نماز اور عصر کے قرات |
| ۷۹ | + | مکروہان ہٹانا نماز میں | ۷۹ | مسنون ہے | ۱۷ | مسنون ہے | غش کی قرات |
| ۸۰ | + | نماز میں زمین کا پونکنا | ۸۰ | مشرق اور مغرب میں قبلہ یعنی آسانی ہے | ۱۸ | مسنون ہے | امام کے پیچھے قرآن پڑھنا |
| ۸۱ | + | نماز میں کوکبہ پر ہاتھ رکھنا | ۸۱ | مشرق اور مغرب میں قبلہ یعنی آسانی ہے | ۱۹ | مسنون ہے | جب امام جہر کرتا ہو تب کچھ نہ پڑھنا |
| ۸۲ | + | بال باندھ کر نماز پڑھنا | ۸۲ | مشرق اور مغرب میں قبلہ یعنی آسانی ہے | ۲۰ | مسنون ہے | داخل سجدہ کی دعا |
| ۸۳ | + | نماز میں غازی | ۸۳ | مشرق اور مغرب میں قبلہ یعنی آسانی ہے | ۲۱ | مسنون ہے | جب سجد میں جاو دو رکعت پڑھے |
| ۸۴ | + | بیچہ میں پیچہ ڈالنا نماز میں | ۸۴ | مشرق اور مغرب میں قبلہ یعنی آسانی ہے | ۲۲ | مسنون ہے | زمین سے سجدہ اگر قبرستان اور |
| ۸۵ | + | نماز میں دیر کے قیام کرنا | ۸۵ | مشرق اور مغرب میں قبلہ یعنی آسانی ہے | ۲۳ | مسنون ہے | سجدہ بنائے فصلیت |
| ۸۶ | + | رکوع و سجدہ زیادہ کرنا | ۸۶ | مشرق اور مغرب میں قبلہ یعنی آسانی ہے | ۲۴ | مسنون ہے | سجدہ بنا ناقبرون کے پاس |
| ۸۷ | + | سناپ در چھو کا مارنا نماز میں | ۸۷ | مشرق اور مغرب میں قبلہ یعنی آسانی ہے | ۲۵ | مسنون ہے | سجدہ میں سونا |
| ۸۸ | + | سجدہ سہو سلام سی بیٹیر | ۸۸ | مشرق اور مغرب میں قبلہ یعنی آسانی ہے | ۲۶ | مسنون ہے | خرید و فروخت اور ہوندنا کے |
| ۸۹ | + | کرنا | ۸۹ | مشرق اور مغرب میں قبلہ یعنی آسانی ہے | ۲۷ | مسنون ہے | کا مسجد میں |
| ۹۰ | + | سلام و کلام کے بعد سجدہ سہو کرنا | ۹۰ | مشرق اور مغرب میں قبلہ یعنی آسانی ہے | ۲۸ | مسنون ہے | ماہی و سجدہ میں جو تقویٰ برپا کی |
| ۹۱ | + | مسجد سہو میں تشہد پڑھنا | ۹۱ | مشرق اور مغرب میں قبلہ یعنی آسانی ہے | ۲۹ | مسنون ہے | مسجد قبامین نماز پڑھنا |
| ۹۲ | + | مسجد سہو میں تشہد پڑھنا | ۹۲ | مشرق اور مغرب میں قبلہ یعنی آسانی ہے | ۳۰ | مسنون ہے | کوئی مسجد افضل ہے |
| ۹۳ | + | مسجد سہو میں تشہد پڑھنا | ۹۳ | مشرق اور مغرب میں قبلہ یعنی آسانی ہے | ۳۱ | مسنون ہے | مسجد کی طرف جانا |

۴
ایسے ہیج صفات کیلئے
سلف کے درجی اموال
کی حاجت کیلئے جارے
روحمطرح زمین
از زمین تادیل فرود
کھنڈیاں
نہیں "سخت
کے کھانڈاجی جارے تو
پانچ رکعت ہو جائے
تین رکعت چارے تک
۵
رکعت "سخت
سختان نہ کھانڈاجی
جائے تو پانچ رکعت
۶
جائے تو پانچ رکعت
جائے تو پانچ رکعت

| | | | | | | | |
|-------------------------------------|---|----|---|----|---|-------------------------------------|-----------------|
| روز جمعہ کے فضیلت | + | ۸۸ | جمعہ کے دن سفر کرنا قبل نماز کے | ۹۵ | مختلف فیہ | نماز استقامت | دو رکعت ہر نماز |
| ساعت حاجت جو جمعہ میں ہے | + | ۸۷ | سواک اور خوشبو جمعہ کی سنت ہے | ۹۴ | سواک اور خوشبو جمعہ کی سنت ہے | منوں کے | ۹۹ |
| جمعہ کا غل اور اس کی فضیلت دیگر | + | ۸۶ | البواب العیدین | ۹۳ | سورج گئے نماز میں | سورج گئے نماز میں | ۹۸ |
| باب میں | | | عید میں جانا | ۹۲ | پہل سنت | منوں دو رکعت میں | ۹۷ |
| اول وقت چنانچہ فضیلت جمعہ میں | + | ۹۰ | نماز عیدین قبل خطبہ پڑھنا | ۹۱ | بقول علی | صلوۃ کوف کی قرات | ۹۶ |
| بغیر نماز جمعہ ترک کرنا | | | نماز عیدین بغیر اذان اور جابر اور ابن عباس رضی اللہ عنہما | ۹۰ | نماز عیدین بغیر اذان اور جابر اور ابن عباس رضی اللہ عنہما | صلوۃ خوف میں | ۹۵ |
| کتنے دوسری جمعہ میں حاضر ہو | | | قبل زوال کے | ۹۱ | بعض کے نزدیک | قرآن کے سجدوں میں | ۱۰۰ |
| جمعہ کا وقت | | | منوں ہے | ۸۹ | غاشیہ | کے سجدہ کے | ۱۰۱ |
| منبر پر خطبہ پڑھنا | | | نکیرات عیدین | ۹۲ | عورتوں کا مسجد میں جانا | مسجد میں تھوکتا | ۱۰۲ |
| اس میں خانہ کار و نماز گاہ ہے | + | | عیدین کی قبل اور بعد کو نماز نہیں ہے | ۹۱ | حسن ہے | سورۃ بقرہ | ۱۰۳ |
| دو نو خطبوں کے پچھین پڑھنا | | | عیدین میں عورتوں کا گھلا | ۹۰ | عیدین میں ایک ہی جانا | سورۃ بقرہ | ۱۰۴ |
| خطبہ چوتھا پڑھنا | | | عیدین میں ایک ہی جانا | ۸۹ | عیدین میں ایک ہی جانا | سورۃ بقرہ | ۱۰۵ |
| منبر پر قرآن پڑھنے میں | | | خطبہ میں امام کی طرف مومنہ کرنا | ۹۲ | خطبہ کو وقت جواز دو رکعت پڑھنا | کلام مکروہ ہے جب امام خطبہ پڑھتا ہو | ۱۰۶ |
| خطبہ میں امام کی طرف مومنہ کرنا | | | لوگوں کو پہانہ خطبہ میں مکروہ ہے | ۹۱ | گرا بیت اعتبار میں | منبر پر دعائیں پڑھنا مکروہ ہے | ۱۰۷ |
| خطبہ کو وقت جواز دو رکعت پڑھنا | | | کلام میں جب امام منبر پر اترے | ۹۰ | قراوت میں جمعہ کی | جمعہ کے دن نماز صبح میں کیا پڑھے | ۱۰۸ |
| کلام مکروہ ہے جب امام خطبہ پڑھتا ہو | | | جمعہ کے قبل اور بعد کیا پڑھے | ۸۹ | جو منجنجہ کے ایک رکعت بارے | قیلولہ جمعہ کے دن کب کرے | ۱۰۹ |
| لوگوں کو پہانہ خطبہ میں مکروہ ہے | | | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۸۸ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۱۱۰ |
| گرا بیت اعتبار میں | | | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۸۷ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۱۱۱ |
| منبر پر دعائیں پڑھنا مکروہ ہے | | | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۸۶ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۱۱۲ |
| جمعہ کی اذان میں | | | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۸۵ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۱۱۳ |
| کلام میں جب امام منبر پر اترے | | | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۸۴ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۱۱۴ |
| قراوت میں جمعہ کی | | | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۸۳ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۱۱۵ |
| جمعہ کے دن نماز صبح میں کیا پڑھے | | | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۸۲ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۱۱۶ |
| جمعہ کے قبل اور بعد کیا پڑھے | | | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۸۱ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۱۱۷ |
| جو منجنجہ کے ایک رکعت بارے | | | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۸۰ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۱۱۸ |
| قیلولہ جمعہ کے دن کب کرے | | | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۷۹ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۱۱۹ |
| جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | | | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۷۸ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۱۲۰ |
| جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | | | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۷۷ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۱۲۱ |
| جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | | | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۷۶ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۱۲۲ |
| جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | | | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۷۵ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۱۲۳ |
| جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | | | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۷۴ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۱۲۴ |
| جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | | | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۷۳ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۱۲۵ |
| جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | | | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۷۲ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۱۲۶ |
| جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | | | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۷۱ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۱۲۷ |
| جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | | | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۷۰ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۱۲۸ |
| جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | | | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۶۹ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۱۲۹ |
| جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | | | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۶۸ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۱۳۰ |
| جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | | | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۶۷ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۱۳۱ |
| جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | | | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۶۶ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۱۳۲ |
| جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | | | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۶۵ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۱۳۳ |
| جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | | | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۶۴ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۱۳۴ |
| جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | | | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۶۳ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۱۳۵ |
| جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | | | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۶۲ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۱۳۶ |
| جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | | | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۶۱ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۱۳۷ |
| جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | | | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۶۰ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۱۳۸ |
| جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | | | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۵۹ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۱۳۹ |
| جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | | | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۵۸ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۱۴۰ |
| جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | | | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۵۷ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۱۴۱ |
| جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | | | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۵۶ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۱۴۲ |
| جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | | | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۵۵ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۱۴۳ |
| جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | | | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۵۴ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۱۴۴ |
| جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | | | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۵۳ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۱۴۵ |
| جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | | | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۵۲ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۱۴۶ |
| جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | | | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۵۱ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۱۴۷ |
| جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | | | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۵۰ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۱۴۸ |
| جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | | | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۴۹ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۱۴۹ |
| جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | | | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۴۸ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۱۵۰ |
| جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | | | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۴۷ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۱۵۱ |
| جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | | | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۴۶ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۱۵۲ |
| جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | | | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۴۵ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۱۵۳ |
| جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | | | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۴۴ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۱۵۴ |
| جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | | | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۴۳ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۱۵۵ |
| جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | | | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۴۲ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۱۵۶ |
| جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | | | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۴۱ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۱۵۷ |
| جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | | | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۴۰ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۱۵۸ |
| جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | | | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۳۹ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۱۵۹ |
| جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | | | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۳۸ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۱۶۰ |
| جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | | | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۳۷ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۱۶۱ |
| جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | | | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۳۶ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۱۶۲ |
| جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | | | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۳۵ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۱۶۳ |
| جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | | | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۳۴ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۱۶۴ |
| جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | | | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۳۳ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۱۶۵ |
| جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | | | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۳۲ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۱۶۶ |
| جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | | | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۳۱ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۱۶۷ |
| جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | | | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۳۰ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۱۶۸ |
| جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | | | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۲۹ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۱۶۹ |
| جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | | | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۲۸ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۱۷۰ |
| جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | | | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۲۷ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۱۷۱ |
| جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | | | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۲۶ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۱۷۲ |
| جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | | | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۲۵ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۱۷۳ |
| جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | | | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۲۴ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۱۷۴ |
| جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | | | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۲۳ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۱۷۵ |
| جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | | | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۲۲ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۱۷۶ |
| جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | | | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۲۱ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۱۷۷ |
| جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | | | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۲۰ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۱۷۸ |
| جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | | | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۱۹ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۱۷۹ |
| جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | | | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۱۸ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۱۸۰ |
| جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | | | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۱۷ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۱۸۱ |
| جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | | | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۱۶ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۱۸۲ |
| جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | | | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۱۵ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۱۸۳ |
| جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | | | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۱۴ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۱۸۴ |
| جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | | | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۱۳ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۱۸۵ |
| جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | | | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۱۲ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۱۸۶ |
| جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | | | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۱۱ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۱۸۷ |
| جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | | | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۱۰ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۱۸۸ |
| جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | | | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۹ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۱۸۹ |
| جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | | | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۸ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۱۹۰ |
| جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | | | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۷ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۱۹۱ |
| جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | | | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۶ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۱۹۲ |
| جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | | | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۵ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۱۹۳ |
| جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | | | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۴ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۱۹۴ |
| جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | | | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۳ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۱۹۵ |
| جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | | | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۲ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۱۹۶ |
| جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | | | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۱ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۱۹۷ |
| جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | | | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۰ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۱۹۸ |
| جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | | | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | -۱ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۱۹۹ |
| جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | | | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | -۲ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | جمعہ میں اذان کی اپنی جگہ سے ہٹ | ۲۰۰ |

| | | | | |
|---|-----|-----------------------------------|--|-----|
| نماز صبح کی بعد طلوع آفتاب تک مستحب ہے | ۱۰۴ | زکوٰۃ مذہبی کے برائی میں | زکوٰۃ لینا کو جائز ہے جو بجا میں ہے | ۱۰۳ |
| مسجد میں بیٹھنا | ۱۰۵ | جب زکوٰۃ دیکھا تو اٹھ کر چلا | مالک بن نو | ۱۰۶ |
| نماز میں گنگیوں سے دیکھنا جائز ہے | ۱۰۷ | جو چھپرہ تھا | حبکو زکوٰۃ لینا دست نہیں غنی و قوی ہند | ۱۰۸ |
| جو امام کو سجدہ میں دیکھے یا کرے شریک ہو جاوے | ۱۰۸ | اونٹ اور بکروں کے تقصیف الیہ | حبکو زکوٰۃ لینا دست ہی مدیون کو دے | ۱۰۹ |
| مکروہ ہی امام ہی قبل کہڑے رہنا | ۱۰۹ | زکوٰۃ میں | فضلارون میں سے | ۱۱۰ |
| قبل دعا کے حمد و درود | ۱۱۰ | گائی میل کی زکوٰۃ میں | سید اور آنحضرت کی اہل بیت | ۱۱۱ |
| مسجدوں میں خوشبو کرنا | ۱۱۱ | زکوٰۃ میں عمدہ مال لینا | کو زکوٰۃ درست نہیں | ۱۱۲ |
| نماز نفل دو دو رکعت ہی | ۱۱۲ | کبت اور بیلوں اور غلو کی زکوٰۃ | آر یا کو زکوٰۃ دینا | ۱۱۳ |
| دن کو آنحضرت نفل کو نیکو کر رہی تھے | ۱۱۳ | گھوڑوں اور غلاموں میں زکوٰۃ نہیں | سو زکوٰۃ کی مال میں اور | ۱۱۴ |
| عورت کی جاد میں نماز پڑھنا | ۱۱۴ | شہد کی زکوٰۃ | حق ہے | ۱۱۵ |
| اول اعمال میں جو نماز تعلیم جائز ہے جیسے دو رکعتی | ۱۱۵ | ایک شک | زکوٰۃ کے ثواب میں | ۱۱۶ |
| ایک رکعت میں دو سورت پڑھنا | ۱۱۶ | مال استفاد میں زکوٰۃ نہیں جیسا کہ | سائل کا حق | ۱۱۷ |
| مسجد میں جانیکا ثواب ہر قدم پر ایک ہجرت لکھ | ۱۱۷ | سال نگوزے | مولفہ القلوب کا بیان | ۱۱۸ |
| گناہ معاف | ۱۱۸ | مسلمانوں پر خبر نہیں | مختلف فیہ | ۱۱۹ |
| مغرب کے بعد کی نماز | ۱۱۹ | زیور کے زکوٰۃ | مختلف فیہ | ۱۲۰ |
| بہا ناجب آدمی مسلمان ہو | ۱۲۰ | سبزی اور ترکاری کی زکوٰۃ | خیرات دیکر سیر لینے کی ہر | ۱۲۱ |
| بیچانے جاتے وقت بسم اللہ کہنا | ۱۲۱ | حبین پادین ہر غیر سے | مردہ کی طرف سے صدقہ دینا | ۱۲۲ |
| اس ہمت کی نشانی سجدہ اور وضو کی ہر | ۱۲۲ | ادنیٰ زکوٰۃ میں | بیو کو خاندان کی گھر کی حاجت | ۱۲۳ |
| دہائی طرف کی شروع کرنا وضو میں | ۱۲۳ | مال یتیم کی زکوٰۃ میں | صدقہ فطرمین | ۱۲۴ |
| کتنا پانی وضو میں کافی ہے | ۱۲۴ | جاوہر کی مار اور کار کا بیان | صدقہ فطر غریب کم گئے | ۱۲۵ |
| ارکے کے پشاپ پر پانی چھڑکنا | ۱۲۵ | کو نشتی میں غلہ وغیرہ کے | قبل وقت کی زکوٰۃ دینا | ۱۲۶ |
| جب کو کھانا اور سوخا جائز نہ ہو | ۱۲۶ | زکوٰۃ تحصیل کرنا تو ایک | سوال کا منع ہونا | ۱۲۷ |
| وضو کرے | ۱۲۷ | تو اب میں | ابواب الصوم | ۱۲۸ |
| نماز کی فضیلت میں | ۱۲۸ | تحصیل زکوٰۃ میں جو | رمضان کی فضیلت میں | ۱۲۹ |
| دوسرا اسی بیان میں | ۱۲۹ | زیادتی کرے | رمضان کے استقبال کے | ۱۳۰ |
| ابواب الزکوٰۃ عن | ۱۳۰ | مصدق کی راضی کر نیکی | روزہ نہ رکھے | ۱۳۱ |
| رسول اللہ صلی اللہ | ۱۳۱ | بیان میں | شک کے دن روزہ کہنا | ۱۳۲ |
| علیہ وسلم | ۱۳۲ | زکوٰۃ بیکار اور بیمار دیکھا تو | زکوٰۃ لینے کا بیان | ۱۳۳ |

| | | | | | | |
|--|-----|---|-----|---|-----|---------------|
| صوم و فطر دونوں ہی ہیں | ۱۲۱ | روزہ میں مباشرت | ۱۲۷ | مطلق روزہ کی فضیلت | ۱۳۲ | صوم وانا ایسا |
| سہیل کہے انہیں کیسی ہوتا ہے | ۱۲۲ | اوسکا روزہ نہیں جو نیت کوی تفصیل فی کہا | ۱۲۸ | ہمیشہ روزہ رکھنا | ۱۳۳ | نہ صوم ہی تھا |
| چاند کی گواہی پر روزہ رکھنا | ۱۲۳ | رات سے | ۱۲۹ | پے درپے روزہ رکھنا | ۱۳۴ | مسنون |
| ایک یکانی ہے | ۱۲۴ | نفل روزہ توڑ ڈالنا | ۱۳۰ | عید فطر اور عید الفصحی میں روزہ حرام ہے | ۱۳۵ | ۱۳۲ |
| ذو نمینے عید کی گئے نہیں | ۱۲۵ | جو نفل روزہ توڑہ قضا ہے | ۱۳۱ | ایام تشریق میں روزہ | ۱۳۶ | ۱۳۳ |
| ہر شہر انوں کو اذکی دینا چاہیے | ۱۲۶ | شعبان کے روزے رمضان میں دینا | ۱۳۲ | روزہ دار کو بچھے لگانا | ۱۳۷ | ۱۳۴ |
| حسن غریب ہے | ۱۲۷ | نصف شعبان سی ریت استقبال کر دے | ۱۳۳ | اسکے جوازمین | ۱۳۸ | ۱۳۵ |
| کس چیز سے افطار مستحب ہے | ۱۲۸ | روزہ رکھنا | ۱۳۴ | صوم وصال | ۱۳۹ | ۱۳۶ |
| عید فطر اور انھی جی ہے کہ عید کا لینے چاہو | ۱۲۹ | شعبان کے بندہ میں شب | ۱۳۵ | جنب مسجد کی اور روزہ ہی ہو | ۱۴۰ | ۱۳۷ |
| افطار کے وقت میں | ۱۳۰ | محرم میں روزہ رکھنا | ۱۳۶ | روزہ دار دعوت قبول کرے یا نہ عاکر | ۱۴۱ | ۱۳۸ |
| جلد روزہ کہوں | ۱۳۱ | مستحب ہے | ۱۳۷ | عورت کو روزہ نفل ہے اذن ہر عینے عہد ہے | ۱۴۲ | ۱۳۹ |
| سحر میں تاخیر | ۱۳۲ | جمعہ کا روزہ | ۱۳۸ | صائم کے آگے کہا نا کہا دین تو فرشتے اس کے | ۱۴۳ | ۱۴۰ |
| صبح صادق | ۱۳۳ | فقط جمعہ کا روزہ | ۱۳۹ | لے دعا کرین | ۱۴۴ | ۱۴۱ |
| جو روزہ دار غیبت کرے | ۱۳۴ | ہفتہ کے دن کا روزہ | ۱۴۰ | حائض و زری کی قضا کرے | ۱۴۵ | ۱۴۲ |
| سحر کسانیکے فضیلت | ۱۳۵ | دوشنبہ اور پچنبہ کا روزہ | ۱۴۱ | نفل ہی ہے | ۱۴۶ | ۱۴۳ |
| سفر میں روزہ رکھنا خوب ہے | ۱۳۶ | چارپنبہ اور پچنبہ کا روزہ | ۱۴۲ | صائم کو مبالغہ استنشا میں | ۱۴۷ | ۱۴۴ |
| جو ازا حاکم | ۱۳۷ | حارپنبہ اور پچنبہ کا روزہ | ۱۴۳ | سہان بی اذن ہرمان روزہ | ۱۴۸ | ۱۴۵ |
| گرنے والے کو روزہ رکھنا جائے | ۱۳۸ | عزہ کا روزہ | ۱۴۴ | اعکاف میں | ۱۴۹ | ۱۴۶ |
| حاملہ اور مرضہ کو افطار جائز ہے | ۱۳۹ | عزہ کا روزہ | ۱۴۵ | شب قدر میں | ۱۵۰ | ۱۴۷ |
| مرد کی طرف سی روزہ رکھنا | ۱۴۰ | عزہ کا روزہ عرفات میں | ۱۴۶ | شب قدر میں | ۱۵۱ | ۱۴۸ |
| کفارہ صوم مرد کی طرف سے | ۱۴۱ | عاشورہ کا روزہ | ۱۴۷ | دوسرا اسی باب میں | ۱۵۲ | ۱۴۹ |
| صائم کو اگر تے آباد روزہ میں | ۱۴۲ | ترک صوم عاشورہ | ۱۴۸ | جائز کے روزے | ۱۵۳ | ۱۵۰ |
| صائم سہوا کہا بی لے | ۱۴۳ | عاشورہ کا روزہ | ۱۴۹ | حلوگ طاقت رکھتے ہیں | ۱۵۴ | ۱۵۱ |
| جو رمضان کا روزہ قصد اور ہے | ۱۴۴ | عاشورہ کا روزہ | ۱۵۰ | جائز تھا انہیں | ۱۵۵ | ۱۵۲ |
| رمضان کا روزہ توڑنا کفارہ | ۱۴۵ | عاشورہ کا روزہ | ۱۵۱ | جور رمضان میں کہا نا کہا کر سنت پر عمل کرنا | ۱۵۶ | ۱۵۳ |
| زورہ میں سواک کرنا | ۱۴۶ | عاشورہ کا روزہ | ۱۵۲ | سفر کرے | ۱۵۷ | ۱۵۴ |
| روزہ میں بوسہ لینا | ۱۴۷ | عاشورہ کا روزہ | ۱۵۳ | روزہ دار کا سختہ | ۱۵۸ | ۱۵۵ |
| روزہ میں سہرہ لگانا | ۱۴۸ | عاشورہ کا روزہ | ۱۵۴ | عید فطر اور عید الفصحی کے بعد گئے عید کرنا | ۱۵۹ | ۱۵۶ |
| | ۱۴۹ | عاشورہ کا روزہ | ۱۵۵ | رمضان میں عکاف قضا ہو | ۱۶۰ | ۱۵۷ |

| | | | | | | | | |
|-----|---|-------------------|-----|--------------------------------------|----------------|-----|--------------------------------------|---------------|
| ۱۵۰ | مختلف حاجت ضرور ہو سکے | نعم | ۱۳۹ | جو کرنا یا جب پہننے احرام باندھا | اور تا بدلیل | ۱۴۵ | رکعتین طواف کے درۃ | فلان قبل ہو |
| " | رمضان کی نماز شب | اہم رکعتیں | " | اون جانور و نہیں جنگا مارنا | جو یا بھوکو | " | ننگے طواف کرنا | حرام ہے |
| " | روزہ کھلوانیکا ثواب | روزہ کے بارے | " | محرم کو درست ہے | میل کرنا | " | کعبے کے اندر جاننا | سنو ہے |
| " | رمضان کی نماز شب کے فضیلت | مستزکی ہو کر | " | محرم کے بچپنے لگانے میں | لامباس | " | کعبے کے اندر نماز پڑھنا | مستزکی ہو کر |
| " | البواب الحج | | " | احرام میں نکاح کرنا منع ہے | + | " | | نات ہے |
| " | کے کا حرم ہونا | البکیر طے ہے | ۱۴۰ | دوسرا اسکی رخصت میں | + | ۱۴۶ | کعبہ توڑ کر بنانے میں | " |
| " | حج و عمرہ کا ثواب | سنت اور گلی | " | محرم کو شکار کا گوشت کھانا | اگر اسکی لئے | " | حطیم میں نماز پڑھنا | گویا بیت اللہ |
| " | تارک حج باوجود قدرت | یہودی و مسیحی | ۱۴۱ | شکار کا گوشت درست نہیں | اگر اسکی لئے | " | حج اسود اور کین اور حطیم کی فضیلت | میں پر ہے |
| " | حبیبہ اور اہل بیت کے حج | افرائی و غیر | " | میرا کا شکار محرم کو | حلال ہے | " | سنا میں جاننا اور دیان نہیں | سنو ہے |
| " | فرض میں عمر میں | ایک | " | کے میں جاتے وقت غسل کرنا | حدیث غیر معتبر | " | سنا میں جو بیان اور روایت کی گئی | نات ہے |
| " | آنحضرت نے کتنے حج کیے | دوسرے حج | " | سنا میں قصر کرنا | نات ہے | " | مختلف فیہ | کئی کے لئے |
| " | آنحضرت نے کتنے عمرے کئے | مختلف میں تین | ۱۴۲ | بلندی میں کہ میں آنا اور پسی | سنو ہے | " | عرفات میں کہرا ہونا اور عاکرنا | ۱۵۱ |
| " | آنحضرت فی کہاں احرام باندھا | سجی و غلیظہ | " | آنحضرت دن کو کئی میں گئے | نات ہے | ۱۴۸ | عرفات میں سارا وقف ہے | ۱۵۲ |
| " | آنحضرت نے کب احرام باندھا | بعد نماز | " | طواف کی کیفیت میں | + | " | عرفات میں ٹوٹنا یا شکین | ۱۵۳ |
| " | افراد کی بیان میں | + | " | حج اسود سی ریل شروع کرنا | یہ سنو ہے | " | مزدلفہ میں مغرب و عشا ملا کر پڑھنا | ۱۵۴ |
| " | ایکے احرام میں حج و عمرہ کرنا | ڈان ہے | " | اور اوسے بہ نام | | " | جنے امام کو یا بہا مزدلفہ میں | ۱۵۵ |
| " | متع کے بیان اور وہ کہا | پہلے عیر کا احرام | " | حج اسود اور رکن میانی کو اور کسی کین | | " | عورتوں کو کو کو مزدلفہ میں پھیر کرنا | ۱۵۶ |
| " | باندھنا پر ہے | عمرہ حج کا | " | بوسہ دینا | کو نہیں | " | رمی کے بیان میں | + |
| " | لبیک کا بیان | + | ۱۴۳ | آنحضرت نے طواف کیا مضبوط | دوسری بار | " | مزدلفہ میں آفتاب نکلنے کی بنا پر | سنو ہے |
| " | لبیک اور قربانی کی فضیلت | یہ ہے | " | حج اسود کو بوسہ دینا | سنو ہے | " | چوٹی لنگریان کا مالنا | سنو ہے |
| " | بلند آواز سے لبیک پکارنا | نارو بہ | ۱۴۴ | سعی صفا سے شروع کرنا | سجی و غلیظہ | " | بعد زوال شمس میں کرنا | ۱۵۷ |
| " | احرام کے وقت نہانا | فصل نبی ہے | " | سعی صفا اور مروہ کی چھین | + | " | سوار ہو کر رمی کرنا آخر کے دن | سنو ہے |
| " | آفتاب کے احرام باندھنے کی پہلی پانچ میں | سعی ہو کر | " | سوار ہو کر طواف کرنا | سنو ہے | " | رمی کی کیفیت میں | تفصیل ہے |
| " | جو محرم کو پینا درست نہیں | سعی ہو کر | " | طواف کی فضیلت | کفار گناہ | " | رمی میں لوگوں کا دھکبنا | ۱۵۸ |
| " | محرم کی باجیاہ اور روزہ باندھنا | سعی ہو کر | ۱۴۵ | صوم اور عید کے بعد طواف کرنا | مختلف فیہ | " | رمی میں لوگوں کی شراکت | ۱۵۹ |
| " | جونی ہنو | | | | | " | | |

| | | | | | | | | |
|--------------------------------------|----------------------------|-----|--------------------------------|----------------|---------------------|-----------------------------------|------|---------------------|
| اشعار میں | نوٹ کرنا | ۱۵۶ | عمرہ جب ہی یا نہیں | رجب میں فصل | ۱۷۰ | چرواہوں کی رمی کا بیان | + | " |
| زخمی کرنا | دوسرا اسی بیان میں | + | حج اکبر کیا ہے | حج اکبر کیا ہے | + | حج اکبر کیا ہے | + | " |
| بہی خریدنی میں قدید سے | ایک مقام تک | " | عمر کی فضیلت | کفارہ گناہ ہے | " | طواف مثل نماز ہے | " | ۱۵۷ |
| بہی کی گلی میں مار ڈالنا | منوں | " | تبغیم سے عمرہ لانا | فعل عائد ہے | " | حجرا سو کی قیامت میں تکبیریں | " | اور زبان |
| بکریوں کی گلی میں مار ڈالنا | " | " | " | اللہ عنما ہے | " | ظہر و عصر کا ترویہ اور نذر کے دن | " | اور لکھنے اور لکھنے |
| بہی اگر راہ میں مرنے لگی تو کیا | فج کر کے چھو | ۱۵۸ | حجرا سے عمرہ لانا | بروت غیب | " | البواب الجنازہ عن | " | |
| ترابی کی اونٹ پر سوار ہونا | جائز ہے | " | " | فعل صیغہ | " | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم | " | |
| سر نہ لانا کہہ رہی شروع کرے | وہی طوطے | " | رجب میں عمرہ لانا | بروت غیب | " | بیکر کے ثواب میں | " | کفارہ گناہ ۱۵۹ |
| سر نہ لانی او بال کتر دا نہیں | سر نہ لانا | " | ذی قعدہ میں عمرہ لانا | فعل صیغہ | " | عیادت مریض | " | منوں |
| سر نہ لانا عورت کو | حرام ہے | " | رمضان میں عمرہ لانا | چم کے برابر | " | موت کی آرزو | " | منع ہے |
| حلق ذبیح میں تقدیم و تاخیر | باس ہے | ۱۵۸ | جولبیک چم کے بعد زخمی یا لنگڑا | احرام کہوٹے | ۱۶۱ | مریض کے تعوذ میں | + | ۱۶۲ |
| احلال میں قبل طواف بارت | منوں | " | سو جاوے | اور دوسرا | " | وصیت میں | " | نامور رہی |
| خوشبو لگانا | " | " | " | قضا کرے | " | ثلث یا ربع مال کی وصیت | " | جائز ہے |
| لبیک پکارنا کہ موقوف کری جب جہ غنیمت | چم میں شرط کرنا | " | جائز ہے | " | " | قریب لمرگ کی تلقین | " | نامور رہی |
| کے جی کرے | دوسرا اسی بیان میں | + | " | " | " | سکرات موت میں | + | ۱۶۵ |
| عمرہ میں لبیک کہ موقوف کرے جب جہ اہم | جہی بعد طواف افاضہ حنیف کا | " | اپنی دھن چلے | " | " | مومن کی موت میں | + | " |
| کو پود دی | حافظ جو نہا سک ادا کرتی ہے | " | طواف کے سوا | " | " | ایک صحابی کی موت کا ذکر | + | " |
| رات کو طواف زیارت کرنا | سجید حسن | " | آخر میں بیت اللہ کی خدمت | منوں | ۱۶۲ | نئی بھینے موت کی خبر لکھنا | " | منہ عنہ ہے |
| جائز ہے | " | " | طواف میں قارن کے | اوی ایک | " | صدی ہی ہی جو پہلے پہل ہو | " | آخر میں سبکو ۱۶۸ |
| ابھرمین اور ترنا | آٹھ گز | " | " | طواف کافی ہے | " | صبر آجاتا ہے | " | |
| دوسرا ابھرمین اور ترنا | خاکا ثلثہ | " | " | " | " | میت کو بوسہ دینا | " | ابو بکر نے پھر |
| ایک مقام ہے | فعل ہے | " | " | " | " | میت کو بوسہ دینا | " | صلی اللہ علیہ وسلم |
| ایک مقام ہے | دوسرا ابھرمین اور ترنا | ۱۵۹ | تقول کی دعائیں اور قول کیا | حج و عمرہ کر | " | میت کے غسل میں | + | " |
| ایک مقام ہے | نوا با دگا | " | جو احرام میں مر جاوے | لبیک پکارتا | " | میت کو مشک لگانا | " | منوں |
| باب کے ہی | محرم آنکھ میں ایلو لگا دے | " | کیا مضائقہ | ۱۶۳ | غسل میت سے غسل کرنا | " | متحب | ۱۶۹ |
| سید اور بڑی کھینچے چکرنا | نابت ہی | " | احرام میں حلق کرے تو کیا | سکین کو | " | کفن کس رنگ دینا | " | سفید رنگ |
| بجس صحیح | " | " | " | کہلانا یا تین | " | کفن اچھا دینا | " | منوں |
| دوسرا اسی بیان میں | + | " | " | رنگ یا دینا | " | اور صلی اللہ علیہ وسلم کی کفن میں | " | تین کپڑے |

| | | | | | | | |
|----------------------------------|-----|---------------------------------|-----|--------------------------------|-----|------------------------------------|-----|
| سیت و انوکھی ٹان کہا نا بیچنا | ۱۶۹ | نامور ہے | ۱۶۹ | نماز جنازہ میں امام کہاں کرے | ۱۷۰ | جس کا ایک رکام اور کاٹوا جنت ہے | ۱۸۰ |
| منہ پینا گریبان پہاڑ کا مصیبت | ۱۷۰ | نکلنا ہے | ۱۷۰ | شہید پر نماز جنازہ اور غسل | ۱۷۱ | شہید کو ان کون نہیں | ۱۸۱ |
| نوحہ کرنا | ۱۷۱ | حرام ہے | ۱۷۱ | قبر پر نماز پڑھنا منوں ہے | ۱۷۲ | غریب صاحب | ۱۸۲ |
| رونا سیت پر منع ہے | ۱۷۲ | + | ۱۷۲ | نماز جنازہ غائب پر منوں ہے | ۱۷۳ | مقتول جہاد | ۱۸۳ |
| روٹیکے رخصت میں | ۱۷۳ | + | ۱۷۳ | جیسے بختیج | ۱۷۴ | جیسے دیان طائر | ۱۸۴ |
| جنازہ کے آگے چلنا | ۱۷۴ | روا ہے | ۱۷۴ | نماز جنازہ کی فضیلت اور ثواب | ۱۷۵ | جو اللہ کا ملنا چاہے | ۱۸۵ |
| جنازہ کی پیچھے چلنا نامور ہے | ۱۷۵ | حدیث ضعیف | ۱۷۵ | احد برابر ہے | ۱۷۶ | جنہی خود کشتی اور سپر نماز | ۱۸۶ |
| جنازہ کی بھی سوار ہو کر چلنا | ۱۷۶ | علامہ کی کہی گئی ہے | ۱۷۶ | جنازہ میں جنہی میں بارگذا | ۱۷۷ | قرضدار پر نماز پڑھنا | ۱۸۷ |
| اسکے رخصت میں | ۱۷۷ | + | ۱۷۷ | جنازہ دیکھ کر اوہ کہے ہونا | ۱۷۸ | عذاب قبر اور شکر کیکر کا آنا | ۱۸۸ |
| جنازہ جلد لیجنا یعنی عمو چال | ۱۷۸ | مستحب ہے | ۱۷۸ | اسکے ترک کے رخصت میں | ۱۷۹ | اتم پر کسی کا ثواب | ۱۸۹ |
| شہداء احد اور غزہ کی ہائین | ۱۷۹ | + | ۱۷۹ | اول حکم سے | ۱۸۰ | نامم پر کسی کا ثواب | ۱۹۰ |
| آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر | ۱۸۰ | + | ۱۸۰ | سی منع ہی | ۱۸۱ | زندہ کی ہے | ۱۹۱ |
| مد کی نیکیاں ذکر کرنا | ۱۸۱ | دفن ہوئی | ۱۸۱ | لحد اور شق کے بیان میں | ۱۸۲ | جو مجموعہ کے دن مرے | ۱۹۲ |
| جنازہ اور تارنیکے قبل بیٹھنا | ۱۸۲ | اور برائیاں ہیں | ۱۸۲ | دفن میت کی دعا پڑھنا | ۱۸۳ | میت کی تجمیر تکفین میں جلدی کرنا | ۱۹۳ |
| مصیبت کے ثواب میں | ۱۸۳ | بیت الحزین | ۱۸۳ | قبر میں کچھ بیچنا | ۱۸۴ | اتم پر کسی فضیلت اور ثواب | ۱۹۴ |
| نماز جنازہ کے تکبیر میں | ۱۸۴ | چار کے خواہ پانچ | ۱۸۴ | کہ مکروہ ہی | ۱۸۵ | نماز جنازہ میں رفع یدین کرنا | ۱۹۵ |
| نماز جنازہ کے دعا | ۱۸۵ | قبر و ان پر چلنا اور بیٹھنا اور | ۱۸۵ | قبر و ان کو زمین کے برابر کرنا | ۱۸۶ | قرضدار کا دل مرینکے بعد قرض | ۱۹۶ |
| جنازہ کی نماز میں الحمد پڑھنا | ۱۸۶ | سنوں | ۱۸۶ | طرف نماز | ۱۸۷ | میں لگا ہے | ۱۹۷ |
| میت کی شفاعت اور نماز کی یائین | ۱۸۷ | تین صفیں ہیں | ۱۸۷ | قبر و نکاح تہنہ بنانا اور اوان | ۱۸۸ | ابواب النکاح عن | ۱۹۸ |
| طلوع وغروب کے وقت نماز جنازہ | ۱۸۸ | مکروہ بعض کے | ۱۸۸ | مقبر میں جانیکے دعا پڑھنا | ۱۸۹ | رسول اللہ صلی اللہ | ۱۹۹ |
| ارکون پر نماز پڑھنی چاہئے | ۱۸۹ | نزدیک | ۱۸۹ | زنا رت قبور کا مفصل بیان | ۱۹۰ | علیہ وسلم | ۲۰۰ |
| ارکون پر نماز پڑھنی چاہئے | ۱۹۰ | بعض کے نزدیک | ۱۹۰ | مع فائدہ ترجمہ | ۱۹۱ | نکاح بیغیرون کی سنت ہی | ۲۰۱ |
| ارکون پر نماز پڑھنی چاہئے | ۱۹۱ | دوسرے اسی بیان میں | ۱۹۱ | مختلف قریہ | ۱۹۲ | نکاح بیغیرون کی سنت ہی | ۲۰۲ |
| ارکون پر نماز پڑھنی چاہئے | ۱۹۲ | شب کو دفن کرنا | ۱۹۲ | جائز ہے | ۱۹۳ | لوگ تین چیزیں دیکھ کر نکاح دین وال | ۲۰۳ |
| ارکون پر نماز پڑھنی چاہئے | ۱۹۳ | موتے کو پیچھے طرح یاد کرنا | ۱۹۳ | جواب دیکھنا | ۱۹۴ | موتے میں | ۲۰۴ |
| نماز جنازہ مسجد میں | ۱۹۴ | جائز ہے | ۱۹۴ | کافہ | ۱۹۵ | مخطوبہ کو دیکھنا قبل نکاح کے | ۲۰۵ |

| | | | | | | | |
|-----|---|-----|--|-----|---|-----|------------------|
| ۱۳۴ | صوم و افطار دونوں رویت ہیں | ۱۳۱ | روزہ میں مباشرت | ۱۲۷ | مطلق روزہ کی فضیلت | ۱۳۳ | صوم دانا اور |
| ۱۳۵ | سہیلہ کہے انہیں کا یہی ہوتا ہے | ۱۳۲ | اوسکا روزہ نہیں جو نیت مکر کی تفصیل فی لہا | ۱۲۸ | ہمیشہ روزہ رکھنا | ۱۳۴ | نہ صوم نہی افطار |
| ۱۳۶ | چاند کی گواہی پر روزہ رکھنا | ۱۳۳ | رات سے | ۱۲۹ | پے درپے روزہ رکھنا | ۱۳۵ | مسنون |
| ۱۳۷ | دو نومینے عید کی گئے ہیں | ۱۳۴ | نفل روزہ توڑ ڈالنا | ۱۳۰ | عید فطر اور عید اضحیٰ میں روزہ حرام ہے | ۱۳۶ | ۱۳۴ |
| ۱۳۸ | ہر شہزادوں کو ادا کی دینا عجز نہیں | ۱۳۵ | جو نفل روزہ توڑہ قضا ہے | ۱۳۱ | ایام تشریق میں روزہ | ۱۳۷ | ۱۳۵ |
| ۱۳۹ | حسن غریب ہے | ۱۳۶ | شعبان کے روزے رمضان میں دینا | ۱۳۲ | روزہ دار کو بچھنے لگانا | ۱۳۸ | ۱۳۶ |
| ۱۴۰ | کس چیز سے افطار مستحب ہے | ۱۳۷ | نصف شعبان ہی نیت استقبال | ۱۳۳ | اسکے جواز میں | ۱۳۹ | ۱۳۷ |
| ۱۴۱ | عید فطر اور اضحیٰ جیسے کہ عید کے لینے عجت ضرور ہے | ۱۳۸ | شعبان کے بندہ یوں شب | ۱۳۴ | صوم وصال | ۱۴۰ | ۱۳۸ |
| ۱۴۲ | افطار کے وقت میں | ۱۳۹ | محرم میں روزہ رکھنا | ۱۳۵ | جنب مسجد کی اور روزہ ہی ہو | ۱۴۱ | ۱۳۹ |
| ۱۴۳ | جلد روزہ کہوں | ۱۴۰ | سحبہ کا روزہ | ۱۳۶ | روزہ دار دعوت قبول کرے یا نہ جاکر دعا کرے | ۱۴۲ | ۱۴۰ |
| ۱۴۴ | سحر میں تاخیر | ۱۴۱ | جمعہ کا روزہ | ۱۳۷ | عورت کو روزہ نفل پے اذن نہیں عینہ ہے | ۱۴۳ | ۱۴۱ |
| ۱۴۵ | صبح صادق | ۱۴۲ | فقط جمعہ کا روزہ | ۱۳۸ | صائم کے آگے کھانا کھا دین | ۱۴۴ | ۱۴۲ |
| ۱۴۶ | جو روزہ دار غیبت کرے | ۱۴۳ | ہفتہ کے دن کا روزہ | ۱۳۹ | حائض و زمری کی قضا کری | ۱۴۵ | ۱۴۳ |
| ۱۴۷ | سحر کھانے کی فضیلت | ۱۴۴ | دوشنبہ اور پچنبہ کا روزہ | ۱۴۰ | نہ نماز کے | ۱۴۶ | ۱۴۴ |
| ۱۴۸ | سفر میں روزہ رکھنا خوب ہے | ۱۴۵ | چار شنبہ اور پچنبہ کا روزہ | ۱۴۱ | صائم کو مبالغہ استغاث میں | ۱۴۷ | ۱۴۵ |
| ۱۴۹ | حجاز احکا | ۱۴۶ | عوف کا روزہ | ۱۴۲ | ان بی اذن میزبان روزہ رکھے | ۱۴۸ | ۱۴۶ |
| ۱۵۰ | گرنے والے کو روزہ نہ رکھنا چاہیے | ۱۴۷ | عوف کا روزہ | ۱۴۳ | اعکاف میں | ۱۴۹ | ۱۴۷ |
| ۱۵۱ | حالا اور رضعہ کو افطار جائز ہے | ۱۴۸ | عرفہ کا روزہ عرفات میں | ۱۴۴ | شب قدر میں | ۱۵۰ | ۱۴۸ |
| ۱۵۲ | مرد کی طرف سے روزہ رکھنا | ۱۴۹ | عاشورہ کا روزہ | ۱۴۵ | دوسرا اسی بیان میں | ۱۵۱ | ۱۴۹ |
| ۱۵۳ | کفارہ صوم مرد کی طرف سے | ۱۵۰ | عاشورہ کا روزہ | ۱۴۶ | جاکر کے روزے | ۱۵۲ | ۱۵۰ |
| ۱۵۴ | صائم کو اگرچہ آج کا روزہ نہیں | ۱۵۱ | عاشورہ کا روزہ | ۱۴۷ | حلوگ طاقت رکھتے ہیں | ۱۵۳ | ۱۵۱ |
| ۱۵۵ | صائم سہواً کھا لیے | ۱۵۲ | عاشورہ کا روزہ | ۱۴۸ | جائز تھا یا نہیں | ۱۵۴ | ۱۵۲ |
| ۱۵۶ | جو رمضان کا روزہ قضا کرے | ۱۵۳ | ذی الحجہ کے عشرہ اول کا روزہ | ۱۴۹ | جور رمضان میں کھانا کھا کر | ۱۵۵ | ۱۵۳ |
| ۱۵۷ | رمضان کا روزہ توڑ کر کفارہ | ۱۵۴ | عمل عشرہ ذی الحجہ کے | ۱۵۰ | احباب اعمال میں | ۱۵۶ | ۱۵۴ |
| ۱۵۸ | روزہ میں سواک کرنا | ۱۵۵ | نوال کے چہرہ روزے | ۱۵۱ | رمضان میں | ۱۵۷ | ۱۵۵ |
| ۱۵۹ | روزہ میں بوسہ لینا | ۱۵۶ | ہر مہینے میں تین روزے | ۱۵۲ | مسنون ہے | ۱۵۸ | ۱۵۶ |
| ۱۶۰ | روزہ میں سر نہ لگانا | ۱۵۷ | مطلق روزہ کی فضیلت | ۱۵۳ | رمضان میں عکاف قضا ہو | ۱۵۹ | ۱۵۷ |

| | | | | | | | |
|-----|--------------|--------------------------------------|-----|---------------------------------------|--|-----|---------------|
| ۱۳۹ | نعم | سنگھ حاجت ضرور ہو گونگے | ۱۴۵ | او بار دلی | رکعتین طواف کے قرۃ | ۱۵۰ | قل باقل ہو |
| ۱۴۰ | اگر بکھڑے ہو | رمضان کی نماز شب | ۱۴۶ | اور نماز دین جن کا مارنا | سنگے طواف کرنا | ۱۵۱ | حرم ہے |
| ۱۴۱ | روزہ کے روزے | روزہ کا ثواب | ۱۴۷ | محرم کو درست ہے | کعبہ کے اندر جانا | ۱۵۲ | سنوٹ |
| ۱۴۲ | بکھڑے ہو | رمضان کی نماز شب کی فضیلت | ۱۴۸ | محرم کے پچھنے لگانے میں | کعبہ کے اندر نماز پڑھنا | ۱۵۳ | بجائے حسن |
| ۱۴۳ | بکھڑے ہو | ابواب الحج | ۱۴۹ | احرام میں نکاح کرنا منع ہے | نابت ہے | ۱۵۴ | نابت ہے |
| ۱۴۴ | اگر بکھڑے ہو | کے کا حرم ہونا | ۱۵۰ | دوسرا اسکی رخصت میں | کعبہ توڑ کر بنانے میں | ۱۵۵ | گویا بیت السد |
| ۱۴۵ | بکھڑے ہو | بج و عمرہ کا ثواب | ۱۵۱ | محرم کو شکار کا گوشت کھانا | حطیم میں نماز پڑھنا | ۱۵۶ | گویا بیت السد |
| ۱۴۶ | بکھڑے ہو | مارک حج یا وجود قدرت | ۱۵۲ | شکار کا گوشت درست نہیں ہے | بجھڑا سودا اور کرن اور تمام کی فضیلت | ۱۵۷ | بکھڑے ہو |
| ۱۴۷ | بکھڑے ہو | حبیبہ اور اہل بیت حج کے فرض ہی | ۱۵۳ | شکار ہوا ہو | سنا میں جانا اور دہان نہیں | ۱۵۸ | سنوٹ |
| ۱۴۸ | بکھڑے ہو | فرض میں عمر میں | ۱۵۴ | مدیا کا شکار محرم کو | سنا میں جہان اور مدی کی گھیر کی گھیر میں | ۱۵۹ | نابت ہے |
| ۱۴۹ | بکھڑے ہو | آنحضرت نے کتنے حج کیے | ۱۵۵ | کے میں جاتے وقت غسل کرنا | سنا میں قصر کرنا | ۱۶۰ | مختلف فیہ |
| ۱۵۰ | بکھڑے ہو | آنحضرت نے کتنے عمرے کئے | ۱۵۶ | بکھڑے ہو | کئی کے لئے | ۱۶۱ | کئی کے لئے |
| ۱۵۱ | بکھڑے ہو | آنحضرت فی کہاں احرام باندھا | ۱۵۷ | آنحضرت دن کو کئی میں گئے | عرفات میں کھڑا ہونا اور عاکرنا | ۱۶۲ | مختلف فیہ |
| ۱۵۲ | بکھڑے ہو | آنحضرت نے کب احرام باندھا | ۱۵۸ | حسن صحیح | عرفات سارا موقف ہے | ۱۶۳ | مختلف فیہ |
| ۱۵۳ | بکھڑے ہو | افراد کی بیان میں | ۱۵۹ | طواف کی کیفیت میں | عرفات میں ٹوٹنا یا تسکین | ۱۶۴ | سنوٹ |
| ۱۵۴ | بکھڑے ہو | ایکے احرام میں حج و عمرہ کرنا | ۱۶۰ | بجھڑا سودی ریل شروع کرنا | مزدلفہ میں مغرب و عشاء پڑھنا | ۱۶۵ | مختلف فیہ |
| ۱۵۵ | بکھڑے ہو | متع کے بیان اور وہ کیا ہے | ۱۶۱ | اور اسی پر تمام | جنے امام کو یا با مزدلفہ میں | ۱۶۶ | بجھڑا سودی |
| ۱۵۶ | بکھڑے ہو | بکھڑے ہو | ۱۶۲ | بجھڑا سودا اور رکن مانی کو اور کسی کن | عورتوں کو ٹوٹنا یا مزدلفہ میں | ۱۶۷ | سنوٹ |
| ۱۵۷ | بکھڑے ہو | لبیک کا بیان | ۱۶۳ | بکھڑے ہو | رمی کے بیان میں | ۱۶۸ | سنوٹ |
| ۱۵۸ | بکھڑے ہو | لبیک اور قربانی کی فضیلت | ۱۶۴ | بجھڑا سود کو بوسہ دینا | مزدلفہ میں آفتاب نکلنے کی قبل ٹوٹنا | ۱۶۹ | سنوٹ |
| ۱۵۹ | بکھڑے ہو | بلند آواز سے لبیک پکارنا | ۱۶۵ | سی صفا شروع کرنا | چوٹی کنکریاں کا مارنا | ۱۷۰ | سنوٹ |
| ۱۶۰ | بکھڑے ہو | احرام کے وقت نہانا | ۱۶۶ | صحیح نابت ہے | بعد زوال شمس ہی کرنا | ۱۷۱ | سنوٹ |
| ۱۶۱ | بکھڑے ہو | آفتاب کے احرام باندھنے کی پانچ چیزیں | ۱۶۷ | سی صفا اور مرد کی چھین | سوار ہو کر رمی کرنا آخر کے دن | ۱۷۲ | سنوٹ |
| ۱۶۲ | بکھڑے ہو | جو محرم کو پناہ دست نہیں | ۱۶۸ | سوار ہو کر طواف کرنا | رمی کی کیفیت میں | ۱۷۳ | تفصیل فیہ |
| ۱۶۳ | بکھڑے ہو | محرم کی یا بیکارہ روزہ پناہ | ۱۶۹ | طواف کی فضیلت | رمی میں لوگوں کا دھکیلنا | ۱۷۴ | مختلف فیہ |
| ۱۶۴ | بکھڑے ہو | جوتی ہو | ۱۷۰ | بجھڑا سود کو بوسہ دینا | بکھڑے ہو | ۱۷۵ | مختلف فیہ |

| | | | | | | |
|-------------|-----|--------------------|---------------|-----|----------------------------------|---|
| اشعار میں | ۱۵۸ | عمرہ جب ہی یا نہیں | جب ہی یا نہیں | ۱۵۹ | چرواہوں کی رمی کا بیان | + |
| زخمی کرنا | ۱۵۹ | دوسرا اسی بیان میں | + | ۱۶۰ | حج اکبر کیا ہے | + |
| ایک مقام تک | ۱۶۰ | عمر کی فضیلت | کفارہ گناہ | ۱۶۱ | طواف مثل نماز ہے | + |
| منوں | ۱۶۱ | متیخ سے عمرہ لانا | فعل عارضہ فخر | ۱۶۲ | حجرا سو کد قیامت میں نکلیں | + |
| ۱۶۲ | ۱۶۲ | ۱۶۲ | ۱۶۲ | ۱۶۳ | ظہر و عصر کا رد یہ اور نذر کے دن | + |
| ۱۶۳ | ۱۶۳ | ۱۶۳ | ۱۶۳ | ۱۶۴ | البواب الجنازہ عن | + |
| ۱۶۴ | ۱۶۴ | ۱۶۴ | ۱۶۴ | ۱۶۵ | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم | + |
| ۱۶۵ | ۱۶۵ | ۱۶۵ | ۱۶۵ | ۱۶۶ | کفارہ گناہ | + |
| ۱۶۶ | ۱۶۶ | ۱۶۶ | ۱۶۶ | ۱۶۷ | منوں | + |
| ۱۶۷ | ۱۶۷ | ۱۶۷ | ۱۶۷ | ۱۶۸ | منع ہے | + |
| ۱۶۸ | ۱۶۸ | ۱۶۸ | ۱۶۸ | ۱۶۹ | ماریہ ہی | + |
| ۱۶۹ | ۱۶۹ | ۱۶۹ | ۱۶۹ | ۱۷۰ | جائز ہے | + |
| ۱۷۰ | ۱۷۰ | ۱۷۰ | ۱۷۰ | ۱۷۱ | ماریہ ہی | + |
| ۱۷۱ | ۱۷۱ | ۱۷۱ | ۱۷۱ | ۱۷۲ | منوں | + |
| ۱۷۲ | ۱۷۲ | ۱۷۲ | ۱۷۲ | ۱۷۳ | منوں | + |
| ۱۷۳ | ۱۷۳ | ۱۷۳ | ۱۷۳ | ۱۷۴ | منوں | + |
| ۱۷۴ | ۱۷۴ | ۱۷۴ | ۱۷۴ | ۱۷۵ | منوں | + |
| ۱۷۵ | ۱۷۵ | ۱۷۵ | ۱۷۵ | ۱۷۶ | منوں | + |
| ۱۷۶ | ۱۷۶ | ۱۷۶ | ۱۷۶ | ۱۷۷ | منوں | + |
| ۱۷۷ | ۱۷۷ | ۱۷۷ | ۱۷۷ | ۱۷۸ | منوں | + |
| ۱۷۸ | ۱۷۸ | ۱۷۸ | ۱۷۸ | ۱۷۹ | منوں | + |
| ۱۷۹ | ۱۷۹ | ۱۷۹ | ۱۷۹ | ۱۸۰ | منوں | + |
| ۱۸۰ | ۱۸۰ | ۱۸۰ | ۱۸۰ | ۱۸۱ | منوں | + |
| ۱۸۱ | ۱۸۱ | ۱۸۱ | ۱۸۱ | ۱۸۲ | منوں | + |
| ۱۸۲ | ۱۸۲ | ۱۸۲ | ۱۸۲ | ۱۸۳ | منوں | + |
| ۱۸۳ | ۱۸۳ | ۱۸۳ | ۱۸۳ | ۱۸۴ | منوں | + |
| ۱۸۴ | ۱۸۴ | ۱۸۴ | ۱۸۴ | ۱۸۵ | منوں | + |
| ۱۸۵ | ۱۸۵ | ۱۸۵ | ۱۸۵ | ۱۸۶ | منوں | + |
| ۱۸۶ | ۱۸۶ | ۱۸۶ | ۱۸۶ | ۱۸۷ | منوں | + |
| ۱۸۷ | ۱۸۷ | ۱۸۷ | ۱۸۷ | ۱۸۸ | منوں | + |
| ۱۸۸ | ۱۸۸ | ۱۸۸ | ۱۸۸ | ۱۸۹ | منوں | + |
| ۱۸۹ | ۱۸۹ | ۱۸۹ | ۱۸۹ | ۱۹۰ | منوں | + |
| ۱۹۰ | ۱۹۰ | ۱۹۰ | ۱۹۰ | ۱۹۱ | منوں | + |
| ۱۹۱ | ۱۹۱ | ۱۹۱ | ۱۹۱ | ۱۹۲ | منوں | + |
| ۱۹۲ | ۱۹۲ | ۱۹۲ | ۱۹۲ | ۱۹۳ | منوں | + |
| ۱۹۳ | ۱۹۳ | ۱۹۳ | ۱۹۳ | ۱۹۴ | منوں | + |
| ۱۹۴ | ۱۹۴ | ۱۹۴ | ۱۹۴ | ۱۹۵ | منوں | + |
| ۱۹۵ | ۱۹۵ | ۱۹۵ | ۱۹۵ | ۱۹۶ | منوں | + |
| ۱۹۶ | ۱۹۶ | ۱۹۶ | ۱۹۶ | ۱۹۷ | منوں | + |
| ۱۹۷ | ۱۹۷ | ۱۹۷ | ۱۹۷ | ۱۹۸ | منوں | + |
| ۱۹۸ | ۱۹۸ | ۱۹۸ | ۱۹۸ | ۱۹۹ | منوں | + |
| ۱۹۹ | ۱۹۹ | ۱۹۹ | ۱۹۹ | ۲۰۰ | منوں | + |

| | | | | | | | |
|----------------|-------------------------------|--|-----|-------------------------------------|--------------------------------|----------------|-----|
| ۱۸۴ | سنون | نکاح کا شہر کرنا دیتے | ۱۸۴ | اون عورتوں کی یا نہیں جن کا نکاح | رضاعت کی مدت | دو برس ہے | ۱۸۴ |
| سنون | نوشہ کو دے عادی بنا | مین جمع کرنا درست نہیں | ۱۸۵ | نکاح میں شہر کرنا نہیں | رضعت کے ادھاق میں | ایک غلام کا بی | ۱۸۵ |
| سنون | صحبت کی قس کی عادی بننا | نکاح میں شہر کرنا نہیں | ۱۸۶ | جو مسلمان ہو اور کو سب سے چار رکھنے | جو نوٹ دی آزاد ہو اور ادھاق پر | اوی ضعیف ہے | ۱۸۶ |
| سنون | نکاح کے اوقات مستحب سے | زنا دہ بیان ہوں | ۱۸۷ | دعا دہ بیان ہوں | اولاد عورت کی ملک یا نہیں | یہ ہے | ۱۸۷ |
| سنون | دعوت قبول کرنا | جو مسلمان ہو اور کو سب سے ایک کو رکھنے | ۱۸۸ | بہن ہوں | مرد کو کوئی عورت خوش لگی | اپنی بی بی ہے | ۱۸۸ |
| اجتہاد فرور ہے | ولیمہ میں جو غیر ملائے آئے | جو حاملہ نوٹ دی خریدے | ۱۸۹ | موجب ملاعت | شوہر کا حق عورت پر | صحبت کرے | ۱۸۹ |
| ۱۸۹ | بکرہ سے نکاح کرنا | شوہر و ایوان جو غنیمت میں آئے | ۱۹۰ | دست نہیں | عورت کا حق شوہر پر | + | ۱۹۰ |
| ۱۹۰ | نکاح بغیر دل کے | زنا کی اجرت | ۱۹۱ | نکاح بغیر گواہوں کے | عورت کو اکیلے سفر کرنا | دست نہیں | ۱۹۱ |
| سنون | نکاح کا خطبہ | ایک کے پیغام پر دوسرے کے منع ہی | ۱۹۲ | نکاح کا اذن کمواری اور بیوہ | غیر محرم عورت کی ساتھ نہ ہونے | منع ہے | ۱۹۲ |
| ۱۹۲ | نکاح کا اذن کمواری اور بیوہ | غزل میں | ۱۹۳ | سے لینا | جن عورتوں کو شوہر باہر لگے | ۱۹۳ | ۱۹۳ |
| دست نہیں | بیمہ پر نکاح میں جبر کرنا | بکرہ اور بیوہ کی تقسیم میں | ۱۹۴ | بیمہ پر نکاح میں جبر کرنا | اون باس جانا | ۱۹۴ | ۱۹۴ |
| ۱۹۴ | جس کی کا دو دیون لگے | سو نون کو برابر رکھنا | ۱۹۵ | نکاح کیا | عورت کو پردہ ضرور ہے | ۱۹۵ | ۱۹۵ |
| دست نہیں | غلام کا نکاح بغیر اذن ہوئی | جو رخصتم سے ایک مسلمان ہو | ۱۹۶ | عورتوں کا نکاح بغیر اذن ہوئی | عورت کو اپنی مرد کو تکلیف دینا | چورنگی کے سبب | ۱۹۶ |
| دو جویاں | عورتوں کا مہر کم سے کم | جو ناکہ قبل تفرہ مہر جاوے | ۱۹۷ | جو نوٹ دی آزاد کر کے نکاح کرے | سنت کی موافق طلاق دینا | ۱۹۷ | ۱۹۷ |
| ۱۹۷ | جو نوٹ دی آزاد کر کے نکاح کرے | دودہ پلانا | ۱۹۸ | اسکے فضیلت | طلاق البتہ میں | ۱۹۸ | ۱۹۸ |
| ۱۹۸ | اسکے فضیلت | رضاعت ہی حرام ہے | ۱۹۹ | نکاح کی بیعتی ہی نکاح کرنا | عورت سی امر کی بید کر کہنے | ۱۹۹ | ۱۹۹ |
| ۱۹۹ | نکاح کی بیعتی ہی نکاح کرنا | دودہ مرد کی طرف منسوب ہے | ۲۰۰ | نکاح کی بیعتی ہی نکاح کرنا | طلاق کا اختیار عورت کو دینا | ۲۰۰ | ۲۰۰ |
| ۲۰۰ | نکاح کی بیعتی ہی نکاح کرنا | عدم خوت حرمت مصدر | ۲۰۱ | نکاح کی بیعتی ہی نکاح کرنا | مطلقہ ثلاث کو نفقہ اور مکان | مختلف فیہ ہے | ۲۰۱ |
| ۲۰۱ | نکاح کی بیعتی ہی نکاح کرنا | مقتلے | ۲۰۲ | نکاح کی بیعتی ہی نکاح کرنا | طلاق قبل نکاح واقع نہیں ہوتا | ۲۰۲ | ۲۰۲ |
| ۲۰۲ | نکاح کی بیعتی ہی نکاح کرنا | ثبوت رضاعت کو ایک عورت | ۲۰۳ | نکاح کی بیعتی ہی نکاح کرنا | نوٹ دی کے طلاق | درہی ہیں | ۲۰۳ |
| ۲۰۳ | نکاح کی بیعتی ہی نکاح کرنا | کی گواہی | ۲۰۴ | نکاح کی بیعتی ہی نکاح کرنا | دوسری طلاق کی خیال کر نیے | ۲۰۴ | ۲۰۴ |

| | | | | | | | | | |
|-----|---|-----|---------------------------------------|-----|--------------------|-----|-----------------------|-----|-----------------------|
| ۲۲۰ | طلاق خوش طبعی سے یہی | ۲۰۸ | بر کے یح میں | ۲۱۲ | بیچ اور بیچ | ۲۲۱ | جراؤر بیکر جبین جنیک | ۲۲۰ | جراؤر بیکر جبین جنیک |
| ۲۲۱ | خلع کے بیان میں اور وہ کیا ہے | ۲۰۹ | عورت پر چڑھنا | ۲۱۳ | نہی ہے | ۲۲۲ | جدا کرین | ۲۲۱ | جدا کرین |
| ۲۲۲ | اور مرد طلاق | ۲۱۰ | نہی کے استقبال میں | ۲۱۴ | نہی کے استقبال میں | ۲۲۳ | برہ کی بیچ دلا کی شہر | ۲۲۲ | برہ کی بیچ دلا کی شہر |
| ۲۲۳ | دیوی | ۲۱۱ | شہر والا کانوں الی کی چیز نہ | ۲۱۵ | نہی کے منع ہی | ۲۲۴ | نہی کے منع ہی | ۲۲۳ | نہی کے منع ہی |
| ۲۲۴ | خلع کر خوالیوں میں | ۲۱۲ | نہی کے منع ہی | ۲۱۶ | نہی کے منع ہی | ۲۲۵ | نہی کے منع ہی | ۲۲۴ | نہی کے منع ہی |
| ۲۲۵ | عورتوں کی خاطر داری | ۲۱۳ | معاذ اور فراہ بن | ۲۱۷ | نہی کے منع ہی | ۲۲۶ | نہی کے منع ہی | ۲۲۵ | نہی کے منع ہی |
| ۲۲۶ | جس کا بیکر کہ اپنی بیوی کو طلاق دید | ۲۱۴ | پہلو کا بیکر کہ اپنی بیوی کو طلاق دید | ۲۱۸ | نہی کے منع ہی | ۲۲۷ | نہی کے منع ہی | ۲۲۶ | نہی کے منع ہی |
| ۲۲۷ | عورت اپنی سوت کا طلاق نہی ہے | ۲۱۵ | نہی کے منع ہی | ۲۱۹ | نہی کے منع ہی | ۲۲۸ | نہی کے منع ہی | ۲۲۷ | نہی کے منع ہی |
| ۲۲۸ | مسلوب العقل کے طلاق میں | ۲۱۶ | نہی کے منع ہی | ۲۲۰ | نہی کے منع ہی | ۲۲۹ | نہی کے منع ہی | ۲۲۸ | نہی کے منع ہی |
| ۲۲۹ | اگلے زمانہ کے مجید طلاق | ۲۱۷ | نہی کے منع ہی | ۲۲۱ | نہی کے منع ہی | ۲۳۰ | نہی کے منع ہی | ۲۲۹ | نہی کے منع ہی |
| ۲۳۰ | جس کا خاوند مر گیا ہو اور وہ جہن | ۲۱۸ | نہی کے منع ہی | ۲۲۲ | نہی کے منع ہی | ۲۳۱ | نہی کے منع ہی | ۲۳۰ | نہی کے منع ہی |
| ۲۳۱ | جس کا خاوند مر گیا ہو اور وہ جہن | ۲۱۹ | نہی کے منع ہی | ۲۲۳ | نہی کے منع ہی | ۲۳۲ | نہی کے منع ہی | ۲۳۱ | نہی کے منع ہی |
| ۲۳۲ | نظام جو ادا کی گوار کے قبل صحبت کر | ۲۲۰ | نہی کے منع ہی | ۲۲۴ | نہی کے منع ہی | ۲۳۳ | نہی کے منع ہی | ۲۳۲ | نہی کے منع ہی |
| ۲۳۳ | گوارہ ہزار کہ دو ماہ کے روزی ہیں | ۲۲۱ | نہی کے منع ہی | ۲۲۵ | نہی کے منع ہی | ۲۳۴ | نہی کے منع ہی | ۲۳۳ | نہی کے منع ہی |
| ۲۳۴ | ایلا میں کہ تم کہا ہو عورت ترک صحبت کے | ۲۲۲ | نہی کے منع ہی | ۲۲۶ | نہی کے منع ہی | ۲۳۵ | نہی کے منع ہی | ۲۳۴ | نہی کے منع ہی |
| ۲۳۵ | نہی کے منع ہی | ۲۲۳ | نہی کے منع ہی | ۲۲۷ | نہی کے منع ہی | ۲۳۶ | نہی کے منع ہی | ۲۳۵ | نہی کے منع ہی |
| ۲۳۶ | جس کا شوہر مرے عدت کہاں کرے | ۲۲۴ | نہی کے منع ہی | ۲۲۸ | نہی کے منع ہی | ۲۳۷ | نہی کے منع ہی | ۲۳۶ | نہی کے منع ہی |
| ۲۳۷ | البواب البیوع عن رسول | ۲۲۵ | نہی کے منع ہی | ۲۲۹ | نہی کے منع ہی | ۲۳۸ | نہی کے منع ہی | ۲۳۷ | نہی کے منع ہی |
| ۲۳۸ | اللہ صلی اللہ علیہ وسلم | ۲۲۶ | نہی کے منع ہی | ۲۳۰ | نہی کے منع ہی | ۲۳۹ | نہی کے منع ہی | ۲۳۸ | نہی کے منع ہی |
| ۲۳۹ | سود کی برائی میں | ۲۲۷ | نہی کے منع ہی | ۲۳۱ | نہی کے منع ہی | ۲۴۰ | نہی کے منع ہی | ۲۳۹ | نہی کے منع ہی |
| ۲۴۰ | جھوٹ اور جھوٹی گواہی میں | ۲۲۸ | نہی کے منع ہی | ۲۳۲ | نہی کے منع ہی | ۲۴۱ | نہی کے منع ہی | ۲۴۰ | نہی کے منع ہی |
| ۲۴۱ | ناجور دن کا جو شخص صلی اللہ علیہ وسلم کہہ | ۲۲۹ | نہی کے منع ہی | ۲۳۳ | نہی کے منع ہی | ۲۴۲ | نہی کے منع ہی | ۲۴۱ | نہی کے منع ہی |
| ۲۴۲ | جو بیچ میں جھوٹے قسم کہا دے | ۲۳۰ | نہی کے منع ہی | ۲۳۴ | نہی کے منع ہی | ۲۴۳ | نہی کے منع ہی | ۲۴۲ | نہی کے منع ہی |
| ۲۴۳ | سویر تجارت کو جانا | ۲۳۱ | نہی کے منع ہی | ۲۳۵ | نہی کے منع ہی | ۲۴۴ | نہی کے منع ہی | ۲۴۳ | نہی کے منع ہی |
| ۲۴۴ | کسی چیز کو وعدہ پر خریدنا | ۲۳۲ | نہی کے منع ہی | ۲۳۶ | نہی کے منع ہی | ۲۴۵ | نہی کے منع ہی | ۲۴۴ | نہی کے منع ہی |
| ۲۴۵ | سبغیانہ تحریر کرتے ہیں | ۲۳۳ | نہی کے منع ہی | ۲۳۷ | نہی کے منع ہی | ۲۴۶ | نہی کے منع ہی | ۲۴۵ | نہی کے منع ہی |
| ۲۴۶ | مانپ اور قول میں | ۲۳۴ | نہی کے منع ہی | ۲۳۸ | نہی کے منع ہی | ۲۴۷ | نہی کے منع ہی | ۲۴۶ | نہی کے منع ہی |
| ۲۴۷ | نیلان یعنی ہراج کے بیان میں | ۲۳۵ | نہی کے منع ہی | ۲۳۹ | نہی کے منع ہی | ۲۴۸ | نہی کے منع ہی | ۲۴۷ | نہی کے منع ہی |

| | | | | | | |
|--------------------------------|-----|------------------------------------|-----------|-----|---|-----|
| وقف کے بیان میں | ۲۴۸ | حل گرا دینی کی دیت | ایک بے دہ | ۲۴۹ | شرابی کا چوتھی بار قتل کرنا | ۲۵۰ |
| جانور کے مار پر قصاص نہیں | ۲۴۹ | مسلمان فریضہ عید اور عیدین کے روزے | ۲۵۰ | ۲۵۱ | کتنے مال میں سے تھوڑا سا مال کا مال | ۲۵۲ |
| کنوے میں | ۲۵۰ | جو اپنی غلام کو مار ڈالے | ۲۵۱ | ۲۵۲ | جو رکنا تھوڑا سا مال کی گنتی | ۲۵۳ |
| زمین خراب کا آباد کرنا | ۲۵۱ | یعنی جو کسی کے | ۲۵۲ | ۲۵۳ | خائن اور اوٹلی اور انکو مزید | ۲۵۴ |
| ملک ہو | ۲۵۲ | عورت اپنی شوهر کی دیت سے | ۲۵۳ | ۲۵۴ | پہلون اور کچھور کی گنتی | ۲۵۵ |
| مقطع دینی کے بیان میں | ۲۵۳ | نیزول قصاص کے بیان | ۲۵۴ | ۲۵۵ | جہاد میں کسی جو رکنا تھوڑا سا مال کی گنتی | ۲۵۶ |
| درخت لگانے کی فضیلت میں | ۲۵۴ | ستم خونی کو قید کرنا چاہئے | ۲۵۵ | ۲۵۶ | جو زنا کرے اپنی بی بی کی گنتی | ۲۵۷ |
| مزارعت یعنی شراکت سی کہتے کرنا | ۲۵۵ | جو اپنی مال کی لئے راجا دے | ۲۵۶ | ۲۵۷ | جس عورت سی زبردستی زنا کیا | ۲۵۸ |
| الواب الدیات عن | ۲۵۶ | قنات کے باب میں | ۲۵۷ | ۲۵۸ | کوحی کی حد میں جو دین میں | ۲۵۹ |
| رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم | ۲۵۷ | بچاؤ دینے کے | ۲۵۸ | ۲۵۹ | مومین میں | ۲۶۰ |
| دیت کے کتنے اونٹ ہیں | ۲۵۸ | الواب الحدود عن رسول | ۲۵۹ | ۲۶۰ | مرتد کی بیان میں اور کسی قتل ہے | ۲۶۱ |
| دیت کے کتنے روپیہ | ۲۵۹ | الصلی اللہ علیہ وسلم | ۲۶۰ | ۲۶۱ | جو مسلمانوں پر پستیا رکالی | ۲۶۲ |
| جن خون سی ہدی کہلجا دی | ۲۶۰ | جن پر حد واجب نہیں ہوئے | ۲۶۱ | ۲۶۲ | جادو کر کے حدیث عوارسی مختلف ہے | ۲۶۳ |
| دیت | ۲۶۱ | حد کا دفع کرنا جہان تک ہے | ۲۶۲ | ۲۶۳ | جو غنیمت کا مال جو راک | ۲۶۴ |
| انگلیوں کی دیت | ۲۶۲ | مسلمان کا عیب چھپانا | ۲۶۳ | ۲۶۴ | جو کسی کو محنت کہے | ۲۶۵ |
| دیت کا عفو | ۲۶۳ | حد میں تقین کرنا چاہئے | ۲۶۴ | ۲۶۵ | تقریر کے بیان میں | ۲۶۶ |
| حکما سر بہر سے کچلا جادے | ۲۶۴ | جب محترف اور کسی پہر حد نہیں | ۲۶۵ | ۲۶۶ | الواب الصید عن | ۲۶۷ |
| قتل مومن کا عذاب | ۲۶۵ | حد و دین شفاعت | ۲۶۶ | ۲۶۷ | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم | ۲۶۸ |
| آخرت میں خزان کا فیصلہ | ۲۶۶ | زوال دنیا سے | ۲۶۷ | ۲۶۸ | کتنے کا شکار کون کہا جاتا ہے | ۲۶۹ |
| باب بیٹی کے قصاص میں | ۲۶۷ | رجم یعنی پتھر مارنا کیا ثبوت | ۲۶۸ | ۲۶۹ | کلب جو سی کی شکار میں | ۲۷۰ |
| خون مسلم کی حرمت میں | ۲۶۸ | رجم محصن پر ہے | ۲۶۹ | ۲۷۰ | کلب جو محصن ہو | ۲۷۱ |
| قاتل ذمی | ۲۶۹ | سب اول ہو | ۲۷۰ | ۲۷۱ | جنہ ایک بار لڑی | ۲۷۲ |
| کافر کے دیت | ۲۷۰ | ناراجا دے | ۲۷۱ | ۲۷۲ | حلال کی | ۲۷۳ |
| دل مقتول کو اختیار ہے | ۲۷۱ | دوسرا اسی بیان میں | ۲۷۲ | ۲۷۳ | رجم محصن پر ہے | ۲۷۴ |
| مٹلہ کی ہنی اور شلہ کیا ہے | ۲۷۲ | جنت کی خوشبو | ۲۷۳ | ۲۷۴ | حلال کی | ۲۷۵ |
| | ۲۷۳ | نہ سونگہی گا | ۲۷۴ | ۲۷۵ | رجم محصن پر ہے | ۲۷۶ |
| | ۲۷۴ | مسلمان کی برائی | ۲۷۵ | ۲۷۶ | حلال کی | ۲۷۷ |
| | ۲۷۵ | عفو یا قصاص | ۲۷۶ | ۲۷۷ | رجم محصن پر ہے | ۲۷۸ |
| | ۲۷۶ | ناک کان مٹا | ۲۷۷ | ۲۷۸ | حلال کی | ۲۷۹ |
| | ۲۷۷ | مست کی حد | ۲۷۸ | ۲۷۹ | رجم محصن پر ہے | ۲۸۰ |
| | ۲۷۸ | آقا کا کام | ۲۷۹ | ۲۸۰ | حلال کی | ۲۸۱ |
| | ۲۷۹ | اسی کوڑی | ۲۸۰ | ۲۸۱ | رجم محصن پر ہے | ۲۸۲ |
| | ۲۸۰ | مٹلہ کا کہنا | ۲۸۱ | ۲۸۲ | حلال کی | ۲۸۳ |
| | ۲۸۱ | مٹلہ کا کہنا | ۲۸۲ | ۲۸۳ | رجم محصن پر ہے | ۲۸۴ |

| | | | | | |
|-----|---------------------------|-----|------------------------------|-----|-------------------------------|
| ۲۹۸ | البواب السیرین | ۲۹۸ | عقیقہ کے بیان میں | ۲۹۲ | جہنم کا حلال کرنا جب تک کہ |
| ۲۹۹ | المصلیٰ علیہ وسلم جہاد کی | ۲۹۹ | سجہ کے کاغذ میں اذان دینا | ۲۹۳ | کچھ ضروری چیزیں |
| ۳۰۰ | دعوت قبل قاتل | ۳۰۰ | اصحیح کے بیان میں | ۳۰۱ | حرام میں |
| ۳۰۱ | شکر اسلام جہان مسجد یا | ۳۰۱ | امام حسن کا عقیقہ | ۳۰۲ | مردہ کی |
| ۳۰۲ | آواز موزن پادی | ۳۰۲ | ساتویں عقیقہ | ۳۰۳ | مردہ کی |
| ۳۰۳ | شب خون اور بوٹ | ۳۰۳ | بالن موٹری قربانی والا | ۳۰۴ | مردہ کی |
| ۳۰۴ | کافرون کا گھر جلانا اور | ۳۰۴ | البواب النذور | ۳۰۵ | مردہ کی |
| ۳۰۵ | ویران کرنا | ۳۰۵ | الایمان عن رسول | ۳۰۶ | کالی کا غورہ |
| ۳۰۶ | غنیمت ایکی است کو | ۳۰۶ | المصلیٰ علیہ وسلم | ۳۰۷ | ہر روز دیر |
| ۳۰۷ | دھبے کے دھبے اور ایک | ۳۰۷ | نذر درست نہیں معصیت | ۳۰۸ | درست |
| ۳۰۸ | مذہب ہے | ۳۰۸ | نذر غیری غیر حلو کہ میں نہیں | ۳۰۹ | دعویٰ اضطراری میں |
| ۳۰۹ | شکر دن کا شمار | ۳۰۹ | نذر غیر معین کا کفارہ | ۳۱۰ | البواب الاضاحی عن رسول |
| ۳۱۰ | مال غنیمت کی تقسیم | ۳۱۰ | کے امر پر مجرم کہا اور اس | ۳۱۱ | المصلیٰ علیہ وسلم |
| ۳۱۱ | غلام کا حصہ غنیمت سی | ۳۱۱ | ادامی کفارہ قبل حنت کے | ۳۱۲ | قربانی کے فضیلت اور خون بہانا |
| ۳۱۲ | ذمی اگر شکر جہاد ہوں تو | ۳۱۲ | مختلف فیہ | ۳۱۳ | اعمال ہے |
| ۳۱۳ | ادول کا حصہ | ۳۱۳ | مستم میں استثنا کرنا | ۳۱۴ | دو منیہ ہون کی قربانی |
| ۳۱۴ | مذوف شرکین کا استعمال | ۳۱۴ | غیر خدا کے قسم کہانا | ۳۱۵ | قربانی جس جانور کی سبب ہے |
| ۳۱۵ | نفل کا بیان | ۳۱۵ | جو قسم کہاد چلنے کی اور حلت | ۳۱۶ | جس کے قربانی درست نہیں |
| ۳۱۶ | جو قتل کرے کسی کا زکوا کا | ۳۱۶ | کراہت میں نذر کرنے سے | ۳۱۷ | جس کے قربانی مکروہ ہے |
| ۳۱۷ | مال لیلی | ۳۱۷ | نذر پورا کرنا | ۳۱۸ | جذع کی قربانی بیٹھ میں سے |
| ۳۱۸ | بیع مخافہ قبل تقسیم | ۳۱۸ | انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم | ۳۱۹ | قربانی میں شریک ہونا |
| ۳۱۹ | حالیہ عورتیں جو قیدی ہوں | ۳۱۹ | مستم | ۳۲۰ | اوٹ میں دس |
| ۳۲۰ | المنی جلع | ۳۲۰ | غلام آزاد کرنا ثواب | ۳۲۱ | ایک کبھی ایک گہر والوں کو |
| ۳۲۱ | طعام شکر کون کا | ۳۲۱ | جو طمانجہ ماری اپنے غلام کو | ۳۲۲ | قربانی واجب نہیں |
| ۳۲۲ | کراہت میں نفیقین میں | ۳۲۲ | غیر اسلام کی قسم کہانا | ۳۲۳ | قربانی بعد نماز عید ذبح کرنا |
| ۳۲۳ | قیدیوں کے | ۳۲۳ | جانتا ہے | ۳۲۴ | تیز سحری زیادہ قربانی کو |
| ۳۲۴ | قیدیوں کے قتل اور فدیہ | ۳۲۴ | میت کی طرف سے قضای نذر | ۳۲۵ | یہ پہلے تھا |
| ۳۲۵ | قتل عورتوں اور لڑکوں کا | ۳۲۵ | غلام و لونڈی آزاد کرنا ثواب | ۳۲۶ | متفق علیہ |
| ۳۲۶ | جہاد میں | ۳۲۶ | آزادی | ۳۲۷ | ترہ اور غیرہ کے بیان میں |

| | | | | | | |
|-----|---------------------------------|-------------------------------|-----|---|-----|---|
| ۲۷۹ | منع ہی | جسکے قدم گرد آلود ہو جہاد میں | ۲۸۸ | جو والدین کو چھوڑ کر جہاد کو جاگئے اجازت دے | ۲۸۸ | جو والدین کو چھوڑ کر جہاد کو جاگئے اجازت دے |
| ۲۸۰ | حرام ہے | جہاد کی غیبا کی فضیلت | ۲۸۹ | نافع دغا جہنم | ۲۸۹ | نافع دغا جہنم |
| ۲۸۱ | جائز ہے | جو بوز یا موا جہاد میں | ۲۹۰ | ایک ہی سیر | ۲۹۰ | ایک ہی سیر |
| ۲۸۲ | درست ہی | قیامت میں | ۲۹۱ | ترجیح ہے | ۲۹۱ | ترجیح ہے |
| ۲۸۳ | سنون | گھوڑا رکھنا نہایت جہاد | ۲۹۲ | ایکے سفر کرنا | ۲۹۲ | ایکے سفر کرنا |
| ۲۸۴ | معتبر ہے | تیرہ ہنگنے کی فضیلت جہاد | ۲۹۳ | رائی میں جہاد اور دیگر کی جہاد | ۲۹۳ | رائی میں جہاد اور دیگر کی جہاد |
| ۲۸۵ | جائز نہیں | جہاد میں پرہ دینی کی فضیلت | ۲۹۴ | آپ کے عدد دعوات | ۲۹۴ | آپ کے عدد دعوات |
| ۲۸۶ | قیامت میں | شہید کا ثواب | ۲۹۵ | صف بندی اور ترتیب شکر | ۲۹۵ | صف بندی اور ترتیب شکر |
| ۲۸۷ | جائز ہے | شہد کی زندگی والد کے | ۲۹۶ | رائی کے وقت کی دعا | ۲۹۶ | رائی کے وقت کی دعا |
| ۲۸۸ | حلف جاہلیت میں | زادیک ہے | ۲۹۷ | صحیح ثابت ہے | ۲۹۷ | صحیح ثابت ہے |
| ۲۸۹ | محبوبی سے جزئیہ لینا | دریائے جہاد کی فضیلت | ۲۹۸ | شکر کے تیرے رکھنا | ۲۹۸ | شکر کے تیرے رکھنا |
| ۲۹۰ | ذبیح کی ہالی سی جلال ہے | جو ریا اور طلب دنیا کے | ۲۹۹ | شکر کے چندے رکھنا | ۲۹۹ | شکر کے چندے رکھنا |
| ۲۹۱ | ہجرت کی بیان میں کہ داخل ہے | لئے لڑے | ۳۰۰ | سیر دل کے بیان میں | ۳۰۰ | سیر دل کے بیان میں |
| ۲۹۲ | حیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی | جہاد میں ایک صبح اور شام | ۳۰۱ | آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبیلہ سی | ۳۰۱ | آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبیلہ سی |
| ۲۹۳ | بیعت توڑنا | چلنے کی فضیلت | ۳۰۲ | نہایت سے بہتر ہے | ۳۰۲ | نہایت سے بہتر ہے |
| ۲۹۴ | غلام کے بیعت | کون لوگ سب بہتر میں | ۳۰۳ | غازی کی آیت | ۳۰۳ | غازی کی آیت |
| ۲۹۵ | عورتوں کی بیعت | مجاہد اور کاتب اور ناظم پر | ۳۰۴ | بجائے حسن | ۳۰۴ | بجائے حسن |
| ۲۹۶ | بدواؤں کی تعداد اور حکا طو کے | عدد آہے | ۳۰۵ | گھبراہٹ کی وقت ثابت دے | ۳۰۵ | گھبراہٹ کی وقت ثابت دے |
| ۲۹۷ | شخص غنیمت میں کون اور کون | بوز خنی ہوا اللہ کی راہ میں | ۳۰۶ | تلاوے زینت سونی و چاندی | ۳۰۶ | تلاوے زینت سونی و چاندی |
| ۲۹۸ | نہایت جہاد میں | کون عمل میں افضل ہے | ۳۰۷ | زر پہنا | ۳۰۷ | زر پہنا |
| ۲۹۹ | اہل کتاب پر سلام کرنا | ایمان و جہاد | ۳۰۸ | خود پہنا | ۳۰۸ | خود پہنا |
| ۳۰۰ | شکر کو نہیں رہنا | دجر مبرور | ۳۰۹ | گھوڑی کی فضیلت | ۳۰۹ | گھوڑی کی فضیلت |
| ۳۰۱ | جزیرہ عرب سے یسود و قضا کا لایا | مجاہد یا غارت | ۳۱۰ | بہتر گھوڑوں کے بیان میں | ۳۱۰ | بہتر گھوڑوں کے بیان میں |
| ۳۰۲ | ترک نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں | کون آدمی افضل ہے | ۳۱۱ | بڑی قسم گھوڑوں میں | ۳۱۱ | بڑی قسم گھوڑوں میں |
| ۳۰۳ | کہ یا ربے فرمایا اب جہاد نہ لگا | شہید کے لئے لکے پاس جہ | ۳۱۲ | گھوڑوں پر گدھا چوڑنا | ۳۱۲ | گھوڑوں پر گدھا چوڑنا |
| ۳۰۴ | قال کا وقت سبج | جیرین میں | ۳۱۳ | نقرے مومنین سے دعائی | ۳۱۳ | نقرے مومنین سے دعائی |
| ۳۰۵ | بطرہ یعنی بدغالی کا بیان | بعض کام | ۳۱۴ | خیر چاہنا | ۳۱۴ | خیر چاہنا |
| ۳۰۶ | وصیت لکھی شکر روانہ کر کے وقت | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم | | | | |
| ۳۰۷ | ابواب فضائل الجہاد عن رسول | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم | | | | |
| ۳۰۸ | اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم | | | | |
| ۳۰۹ | فضیلت میں جہاد کی اور جہاد کے | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم | | | | |
| ۳۱۰ | راہ طبع کی موت کی فضیلت | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم | | | | |
| ۳۱۱ | جہاد میں روزہ رکھنا | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم | | | | |
| ۳۱۲ | جہاد میں خرچ کرنا ایک کا | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم | | | | |
| ۳۱۳ | عطیہ کی فضیلت جہاد میں | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم | | | | |
| ۳۱۴ | غازی کا سامان ہمارا نیک فضیلت | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم | | | | |

| | | | | | |
|-----------------------------------|----------------------------|--------------------------------------|---------|----------------------------|------------------|
| گنہگارین گنہگار | ملک کی دور | مردانہ روزگار کمال دشت | پاک ہے | ایک نعل کے ساتھ چلنا | مکروہ ہے |
| جنگ کا امیر مقرر کرنا | منوں ہے | ہمت بخون ہی بنی گنہگار کو حرام ہے | منوں ہے | اسکے اجازت | یہ وارد ہوئے ہیں |
| انام سے قیامت میں حلال ہوگا | عیت کی رعیت | عورتوں کے اسن تخون سے نیچے ایک بائیت | منوں ہے | جوتی پہلے کس سپرین پہنی | دانی من |
| اطاعت امام کی ضرور ہے | اگرچہ امام غلام | ہون یا ایک | منوں ہے | کپڑی میں پیوند لگانا | منوں ہے |
| مخلوق کی اطاعت نہیں خالق کے | صوف پینا | منوں ہے | منوں ہے | چار چوٹیاں کرنا بالوں کا | منوں ہے |
| معصیت میں | سوار سیاہ | منوں ہے | منوں ہے | ٹوبیاں جوڑی سر سے لے | منوں ہے |
| جائز روزانہ اور سو نہ پڑنا | سوتے کے انگوٹھے | منوں ہے | منوں ہے | حد ازار کی نصف ساق تک | تحت الکعبین |
| عنیت میں اگر کیو کب حصہ | چاندی کی انگوٹھے | منوں ہے | منوں ہے | رکانہ اور اسحضرت صلی اللہ | حرام ہے |
| ملیگا | چاندی کا تگینہ | منوں ہے | منوں ہے | راکانہ اور اسحضرت صلی اللہ | حرام ہے |
| شہید کا قرض | دانی من | منوں ہے | منوں ہے | علیہ وسلم کی کشتہ | منوں ہے |
| شہید دن کا دفن دو دین ایک قبر میں | نفس خاتم آپ کا کیا تھا | منوں ہے | منوں ہے | لوہے کے انگوٹھے | منوں ہے |
| تین کا | مصور دن کا عذاب آخرت | منوں ہے | منوں ہے | تینوں کی ترکیب | منوں ہے |
| سورہ کرنا | خضاب ہندی دوسری کی | منوں ہے | منوں ہے | حجرہ یعنی جادو خط دار آؤنا | منوں ہے |
| حیفہ کا ذکر کا بچنا | بال رکھنا دانا | منوں ہے | منوں ہے | تنت و آخر دعوانا | منوں ہے |
| جیادسی ہیا لٹا اور حضرت | ہر روز ننگے کرنا | منوں ہے | منوں ہے | ان الحمد للہ رب | منوں ہے |
| کی خوش خلقی | سر نہ لگانا | منوں ہے | منوں ہے | العالمین | منوں ہے |
| آنیوالے کا استقبال | ایک کپڑے میں گھٹا اور اصبا | منوں ہے | منوں ہے | این کتاب بموجب قانون | منوں ہے |
| لے کا بیان | بالوں میں جوڑ لگانا | منوں ہے | منوں ہے | بسم اللہ ۱۸۴۷ء درج ہے | منوں ہے |
| ابواب اللباس عزیمت | ریشمی زین پوش رکھنا | منوں ہے | منوں ہے | رجسٹری گورنمنٹ از نام | منوں ہے |
| رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے | انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم | منوں ہے | منوں ہے | عاجز با اجازت ورنہ مصنف | منوں ہے |
| علیہ وسلم | کھانچونا | منوں ہے | منوں ہے | داخل شدہ تا کسی از اہل | منوں ہے |
| ریشم اور سونا مرد کو حرام ہے | کوتے سب کپڑے وغیرہ | منوں ہے | منوں ہے | مطابہ قصد طبع آن نفرماند | منوں ہے |
| ریشمی کپڑی لڑائی میں پیتا | سنا کپڑے اپنے کے دعا | منوں ہے | منوں ہے | محمد عبد اللہ و عبد الغفور | منوں ہے |
| دوسرا اسے بیان میں | جیہ رومیہ ننگ بالوں کا | منوں ہے | منوں ہے | | منوں ہے |
| سرخ کپڑے مرد کو | سونے سے دانت باندھنا | منوں ہے | منوں ہے | | منوں ہے |
| مردوں کے لیے کم کا رنگ | دندوں کے کمال کا استعمال | منوں ہے | منوں ہے | | منوں ہے |
| پوستین پینا | نعل مبارک میں آب کی صلعم | منوں ہے | منوں ہے | | منوں ہے |

فہرست جلد ثانی جائزۃ الشوزی ترجمہ ترمذی

| صفحہ | مضامین | صفحہ | مضامین | صفحہ | مضامین |
|------|---|------|--|------|---|
| ۱ | ابواب کہا نون کے | ۸ | باب جاری کہا نیکی بیان میں | ۱۳ | ابواب پینی کی چیزوں کے بیان میں |
| ۲ | آنحضرت کس پر کھانا کھاتے تھے | ۹ | باب ہنسا ہوا گوشت کہا نیکی بیان میں | ۱۴ | باب شارب خمر کے بیان میں |
| ۳ | باب خور گوشت کہا نیکی بیان میں | ۱۰ | باب تکیہ لگا کر کہا نیکی کراہت میں | ۱۵ | باب حرما کے حرمت قطع میں |
| ۴ | باب ضرب کے بیان میں | ۱۱ | باب آنحضرت کے علوا اور شہدہ و کھینچنے | ۱۶ | باب حبلی بہت سی غذا ہوا کی تھوڑی کے حرمت میں |
| ۵ | باب کفتار کے بیان میں | ۱۲ | باب شور باز یا دہ کرنے میں | ۱۷ | باب گوشت دانت سے نوجھ کر کھانے میں |
| ۶ | باب گھوڑوں کے کھانے میں | ۱۳ | باب شرب کی فضیلت میں | ۱۸ | باب چھریہ گوشت کا مگر کھانے میں |
| ۷ | باب شہری گدہوں کے بیان میں | ۱۴ | باب اس بیان میں کہ کونسا گوشت اچھا | ۱۹ | باب با و غیرہ ظروف میں بنید بنا نیکی اجازت میں |
| ۸ | باب کفار کے برتنوں کے حکم میں | ۱۵ | باب سر کے کے بیان میں | ۲۰ | باب مشک میں بنید بنا نیکی بیان میں |
| ۹ | باب چوہے کے بیان میں جو گھئی میں مر جائے | ۱۶ | باب خربوزہ ترکہ جو کے ساتھ کھانے میں | ۲۱ | باب اون والوں کے بیان میں جسے شراب بنتی ہے |
| ۱۰ | باب اہل بیت سے کھانے پینے کی انہی میں | ۱۷ | باب لکڑی ترکہ جو کے ساتھ کھانے میں | ۲۲ | باب بسر اور قمر طار بنید بنا نیکی بیان میں |
| ۱۱ | باب اونگیان چاٹنے کے بیان میں | ۱۸ | باب اونٹوں کا پیشاب پینی کے بیان میں | ۲۳ | باب سونے اور چاندی کی برتنوں میں کھانا پینا حرام ہونے میں |
| ۱۲ | باب گرے ہوئے لقمہ کے بیان میں | ۱۹ | باب وضو کرنا قبل طعام کے اور بعد کے | ۲۴ | باب کھڑا ہو کر پینی کی انہی میں |
| ۱۳ | باب کہا نیکی بھیجی کہا نیکی کراہت میں | ۲۰ | باب دھوکے ترک میں | ۲۵ | باب اسکی رخصت میں |
| ۱۴ | باب لہسن اور پیاز کے بیان میں | ۲۱ | باب کدو کہا نیکی بیان میں | ۲۶ | باب برتن میں دم لینے کے بیان میں |
| ۱۵ | باب پکے ہوئے لہسن کے اجاحت میں | ۲۲ | باب زیت کے بیان میں | ۲۷ | باب دو دم میں پینی کے بیان میں |
| ۱۶ | باب برتنوں کے داہنی اور بائیں اور اگ بھائیں میں | ۲۳ | باب نوٹھی غلام جب کھانا پکا کر لائے | ۲۸ | باب پینی کے جو چیزیں دم لینے کے کراہت میں |
| ۱۷ | باب سونے وقت | ۲۴ | باب اونٹوں کے بیان میں | ۲۹ | باب برتن میں دم لینے کے کراہت میں |
| ۱۸ | باب دو کھجور کا ایک لقمہ کر نیکی بیان میں | ۲۵ | باب کھانا کہا نیکی فضیلت میں | ۳۰ | باب مشک کے موندہ سے پینی کے کراہت میں |
| ۱۹ | باب فضیلت میں تر کے | ۲۶ | باب طعام شب کی فضیلت میں | ۳۱ | باب اسکی رخصت میں |
| ۲۰ | باب کہا نیکی بعد حمد کرنے میں | ۲۷ | باب کھانا پھر بسیم اللہ کہنے کے بیان میں | ۳۲ | باب اس میں کہ مومن ایک اکت میں |
| ۲۱ | باب خدامی کے ساتھ کھانے میں | ۲۸ | باب چکنے اتمہ سو جانیکے کراہت میں | ۳۳ | کہا تا ہے |
| ۲۲ | باب اس میں کہ مومن ایک اکت میں | ۲۹ | باب خاتمہ ترجمہ کی طرف سے جہن میں ملین | ۳۴ | باب اس بیان میں کہ ایک کھانا دو کو کھانا کرتا ہے |
| ۲۳ | باب جلالہ کے گوشت اور دودھ کے بیان میں | ۳۰ | باب کھانے کے مذکور میں | ۳۵ | باب مرغی کہا نیکی بیان میں |
| ۲۴ | باب مرغی کہا نیکی بیان میں | ۳۱ | باب فائدہ اعلیٰ سنونہ کے بیان میں | | |

| صفحہ | مضامین | صفحہ | مضامین | صفحہ | مضامین |
|------|---|------|---|------|---|
| ۱۸ | باب بیان کرم و سزا و بات میں انحضرت کی | ۲۵ | باب بیانی کے ساتھ مروت و مدار کا بیان | ۳۲ | باب بدگوائی کے برائی میں |
| | محبوب کیا چیز تھی | ۲۶ | باب عیب کی مذمت میں | ۳۳ | باب لعنت کے بیان میں |
| ۱۹ | چار رسائل طبعہ مترجم | ۲۷ | پندہ برائیاں زبان کی تبرہ کلمہ سے | ۳۴ | باب تعلیم نسب کے بیان میں |
| ۲۰ | اول غل غمر کے ہنہ میں | ۲۸ | باب حد کی برائی میں | ۳۵ | باب بیہوشی کے اپنی بیانی کی لئے دعا کرنے کے |
| ۲۱ | نمائے مداوی بالجہر حرام ہونے میں | ۲۹ | باب بغض کی برائی میں | ۳۶ | بیان میں |
| ۲۲ | نمائے تعظیہ الاوالی رات کو سنون ہونے میں | ۳۰ | باب اہمیں صلہ کے بیان میں | ۳۷ | باب سخت گوئی کے بیان میں |
| ۲۳ | رابع دس جہی ملعون ہونے شراب کے | ۳۱ | باب خیانت اور دغا کی بیان میں | ۳۸ | باب شیریں زبانی کے بیان میں |
| ۲۴ | الجواب بروالدین اور صلہ رحم کے | ۳۲ | باب حق ہمایہ کے بیان میں | ۳۹ | باب ملوک نیک کی فضیلت میں |
| ۲۵ | باب بروالدین کے بیان میں | ۳۳ | باب خادم پر حسان کر نیکی کے بیان میں | ۴۰ | باب بدگمانی کے بیان میں |
| ۲۶ | باب دوسرا سے مضمون میں | ۳۴ | باب خادموں کے مارنے اور برا کہنے میں | ۴۱ | باب خوش طبعی کے بیان میں |
| ۲۷ | باب رضائے والدین کی فضیلت میں | ۳۵ | باب خادم کے ادب سکھانے کی بات میں | ۴۲ | باب تکرار کر نیکی کے بیان میں |
| ۲۸ | باب حقوق والدین کے مذمت میں | ۳۶ | باب اولاد کے ادب سکھانے میں | | |
| ۲۹ | باب دوست پدر کے اکرام میں | ۳۷ | باب قبول ہدیہ اور بدلا دینے کے بیان میں | | |
| ۳۰ | باب خوار کے ساتھ حسن سلوک کرینے میں | ۳۸ | باب محسن کے ادائے شکر میں | ۴۳ | باب محبت اور بغض کے مابینہ روی میں |
| ۳۱ | باب حقوق والدین میں | ۳۹ | باب امور احسان کے بیان میں | ۴۴ | باب تکبر کے مذمت میں |
| ۳۲ | باب قطع رحم کی مذمت میں | ۴۰ | باب مینو کے فضیلت میں | ۴۵ | باب حسن خلق میں |
| ۳۳ | فائدہ از ترجمہ تحقیق رحم میں | ۴۱ | باب راہ سی تکلیف کی چیز دور کرینے میں | ۴۶ | باب احسان اور عفو کے بیان میں |
| ۳۴ | باب صلہ رحم کی فضیلت میں | ۴۲ | باب اس بیان میں کہ مجالس میں امانت | ۴۷ | باب بیانیوں کے ملاقات میں |
| ۳۵ | باب لڑکوں کی محبت میں | ۴۳ | خبر و رہے | ۴۸ | باب حیا میں |
| ۳۶ | باب بچوں کی پیار کرنے میں | ۴۴ | باب سخاوت کی فضیلت میں | ۴۹ | باب تامل اور جلدی میں |
| ۳۷ | باب لڑکیوں اور بیٹوں کے پرورش میں | ۴۵ | باب بخل کی مذمت میں | ۵۰ | باب نرم دلی میں |
| ۳۸ | باب بیہوشی پر مہربانی کر نیکی کے بیان میں | ۴۶ | باب نفعہ اہل کے فضیلت میں | ۵۱ | باب مظلوم کے دعا کے بیان میں |
| ۳۹ | باب لڑکوں پر مہربانی کر نیکی کے بیان میں | ۴۷ | باب ضیافت کی بیان میں | ۵۲ | باب خلق بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان میں |
| ۴۰ | باب انصاف کے بیان میں | ۴۸ | باب بیٹوں اور رائدوں کے جواب میں | ۵۳ | باب خوبی سے بناہ کر نیکی کے بیان میں |
| ۴۱ | باب مسلمان پر مسلمان کی شفقت میں | ۴۹ | سچی کرنے میں | ۵۴ | باب عمدہ اخلاق کے بیان میں |
| ۴۲ | باب مسلمانوں کی عیب نہ پانے میں | ۵۰ | باب کتا دہ پنیانی اور پناش چہرہ سے | ۵۵ | باب لعن اور لعن کے بیان میں |
| ۴۳ | باب مسلمانوں نے سے عیب دور کرینے میں | ۵۱ | ملنی کا بیان | ۵۶ | باب کثرت غضب کے بیان میں |
| ۴۴ | باب ترک ملاقات میں | ۵۲ | باب صدق و کذب کے بیان میں | ۵۷ | باب بڑوں کے تعظیم میں |

| صفحہ | مضامین | صفحہ | مضامین | صفحہ | مضامین |
|------|--|------|--|------|--|
| ۳۵ | باب تارکان ملاقات کے بیان میں | ۴۶ | باب داغ کے حضرت میں | ۵۷ | الواب فی الصلح کے |
| ۴۰ | باب صبر کے بیان میں | ۴۷ | باب حجامت کے بیان میں | ۵۸ | تحقیق فی الصلح از جانب مترجم |
| ۴۱ | باب سوہنے دیکھے بات کہنے والی کی بیانی میں | ۴۸ | باب ہندی سے دو اگر نیکے بیان میں | ۵۹ | باب اس بیان میں کہ ترکہ کے ستمی دار میں |
| ۴۲ | باب چغلوں کے بیان میں | ۴۹ | باب رقیہ کے کراہت میں | ۶۰ | باب تعلیم فرایض کے فضیلت میں |
| ۴۳ | باب تامل سے کلام کرنا اے کے بیان میں | ۵۰ | باب رقیہ کے حضرت میں | ۶۱ | باب ارکون کے میراث میں |
| ۴۴ | باب اس بیان میں کہ بعضا بیان جادو ہے | ۵۱ | باب رقیہ معوذتین کے بیان میں | ۶۲ | باب بوتوں کی میراث میں بیٹوں کی ساتھ |
| ۴۵ | باب تواضع کے بیان میں | ۵۲ | باب نظر بد کے رقیہ میں | ۶۳ | باب حقیقہ بیاموں کے میراث میں |
| ۴۶ | باب ظلم کے بیان میں | ۵۳ | باب اثبات نظر بد میں | ۶۴ | باب نزول آیہ یوصیکم اللہ کے بیان میں |
| ۴۷ | باب نعمت کے عیب کر نیکے بیان میں | ۵۴ | باب تعویذ برحمت اللہ کے جواز میں | ۶۵ | باب عصبیات کی میراث میں |
| ۴۸ | باب تعظیم مومن کے بیان میں | ۵۵ | باب رقی اور ادویہ تقدیر میں داخل ہونے میں | ۶۶ | باب دادا کی میراث میں |
| ۴۹ | باب تجربہ کے بیان میں | ۵۶ | باب کماۃ اور حجوہ کے بیان میں | ۶۷ | باب دادی اور نانی کے میراث میں |
| ۵۰ | باب اپنی پاپس جو چیز ہوا سپر اترانیکے بیان میں | ۵۷ | باب ثمن کلب اور اجر کا ہن کے حرمت میں | ۶۸ | باب جدہ کی میراث میں چکی میں بیٹے کے ساتھ |
| ۵۱ | باب احسان کی عوض میں ناکر نکا بیان | ۵۸ | باب گلی میں گندہ یا تعویذ لگانے میں | ۶۹ | باب مامون کے میراث میں |
| ۵۲ | شش مسائل بطریق سوال و جواب از جانب مترجم | ۵۹ | باب یانی سے بخار کو ٹنڈا کر نیکے بیان میں | ۷۰ | باب دادا کی میراث میں |
| ۵۳ | اولیٰ شرک باب سی صلہ رحم کے حکم میں | ۶۰ | باب ذات الحجب کے علاج میں | ۷۱ | باب کا فواد سلمان بن میراث ہونیکے بیان میں |
| ۵۴ | دوم برادر شرک صلہ میں | ۶۱ | باب دعلے درو میں | ۷۲ | باب منع ارث از جانب مترجم |
| ۵۵ | سوم غیبت اہل فساد کے حکم میں | ۶۲ | باب سنائی شنائی میں اور شہرم کے بیان میں | ۷۳ | باب قتال کو میراث ہونیکے بیان میں |
| ۵۶ | چہارم غصہ میں حضرت سی کون لفظ مرد ہے | ۶۳ | باب شہد کے بیان میں | ۷۴ | باب شوہر کے دیت سی ہو کو میراث ملتی میں |
| ۵۷ | پنجم حد جوار میں | ۶۴ | باب رقیہ مریض میں | ۷۵ | باب اس بیان میں کہ میراث وارثوں کی ہے |
| ۵۸ | ششم اسباب جواز غیبت میں | ۶۵ | باب بخار کے علاج میں | ۷۶ | باب اور دیت عصبہ پر |
| ۵۹ | الواب طب کے | ۶۶ | باب مسائل ملحدہ از مترجم | ۷۷ | باب او سکی بیان میں جو کبھی ٹاہنہ پر ہے |
| ۶۰ | تحقیق لفظ طب از جانب مترجم | ۶۷ | اول تبدیل آب ہوا میں | ۷۸ | باب دلا کے میراث میں |
| ۶۱ | باب برہنہ کے بیان میں | ۶۸ | باب عام کے ضرورت چھینے لگانے میں | ۷۹ | باب وصیتوں کے بیان میں |
| ۶۲ | باب نشہ کے پیر سے دو اگر نیکے بیان میں | ۶۹ | باب ثالث طاعون کے حکم میں | ۸۰ | باب وصیت بالثلث میں |
| ۶۳ | باب سواد کے بیان میں | ۷۰ | باب رابع الابان اس کے حکم میں | ۸۱ | باب وصیت کی تعین میں |
| ۶۴ | باب داغ کے بیان میں | ۷۱ | باب خام حقیقت سحر میں | ۸۲ | باب وارث کے لسی وصیت ہونے میں |
| ۶۵ | باب داغ کے بیان میں | ۷۲ | باب سادس ادعیات رقیہ پر کر ہو نکی میں | ۸۳ | باب اس بیان میں کہ ادائی دین وصیت ہے |
| ۶۶ | باب داغ کے بیان میں | ۷۳ | باب سابع عدو اور طرہ دو صفر اور ہر کے بیان میں | | |

| صفحہ | مضامین | صفحہ | مضامین | صفحہ | مضامین |
|------|---|------|--|------|---|
| ۷۰ | باب اسکے بیان میں جو صدقہ دہی غلام | ۷۰ | باب اس بیان میں کہ قلوب جان کی دو گلیوں کا | ۸۴ | باب تغیر سکر کے درجات میں |
| ۷۱ | آزاد کرے موت کے قریب | ۷۱ | باب ذرخون اور خستہ کی کتابوں کی بیان میں | ۸۶ | باب دوسرا اسی بیان میں |
| ۷۲ | باب بشر و باطلہ کے ابطال میں | ۷۸ | باب مدد می اور صفرا و زہرہ کی نفی میں | ۸۸ | باب اس بیان میں کہ کلمہ خیر سلطان ظالم ہے |
| ۷۳ | مسائل اربعہ از جانب مترجم | ۷۸ | باب تقدیر پر ایمان کہنی کے بیان میں | ۸۸ | کہدیا افضل جہاد ہے |
| ۷۴ | اول و میت کے اقام میں | ۷۸ | باب اس بیان میں کہ ہر شخص کے موت و مین | ۸۸ | باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوالات |
| ۷۵ | دوم عدم اجراء وصیت انداز ثلث میں | ۷۸ | آتی ہے جہان لکھے ہے | ۸۸ | ثنتہ کے بیان میں |
| ۷۶ | مگر اجازت و رشتہ | ۷۸ | باب اس بیان میں کہ رقیہ اور دو اللہ تقدیر | ۸۸ | باب فتنہ کے بیان میں |
| ۷۷ | سوم ایصال ثواب میت میں | ۷۸ | گو نہیں تو مٹی | ۸۸ | باب رفع امانت کی بیان میں |
| ۷۸ | چہارم وصیت خداوند تعالیٰ اور وصیت | ۷۹ | باب قدرویوں اور مرجویں کی مذمت میں | ۸۸ | باب اہم سابقہ کے عادات اس امت میں |
| ۷۹ | انبیاء میں | ۷۹ | باب نمانوی موت میں انسان کی صورت | ۸۸ | منتہر ہونیکے بیان میں |
| ۸۰ | بواب دلا اور مہیہ کے | ۷۹ | جننے کے بیان میں | ۸۸ | تحقیق ذات النواط |
| ۸۱ | باب اس بیان میں کہ دلا معنی کا حق ہے | ۷۹ | باب رضا بالقضا کے بیان میں | ۸۹ | باب درندوں کے کلام کے بیان میں |
| ۸۲ | باب دلا کی بیج اور مہیہ کی ہنی میں | ۷۹ | باب قدیوں پر سلام نکر نیکے بیان میں | ۸۹ | باب چاند کے شق ہونیکے بیان میں |
| ۸۳ | باب معنی اور باب کے سوا اور کو معنی اور | ۷۹ | بوج محفوظ کا بیان مترجم کی جانب سے | ۸۹ | باب خف کی امانت میں |
| ۸۴ | باب بنائیکے مذمت میں | ۷۹ | البواب فتنوں کے | ۹۰ | بیان طلوع شمس از مغرب |
| ۸۵ | باب ارکے کی نفی کے بیان میں | ۸۱ | مقدمہ تحقیق فتن میں | ۹۰ | توبہ کے دروازہ بند ہونیکا بیان |
| ۸۶ | باب قیاضہ شناس کے بیان میں | ۸۱ | باب حرمت میں خون مسلم کے | ۹۱ | فائدہ دہائیں برابر و خیار کے مرئی کا بیان |
| ۸۷ | باب آنحضرت کی ترغیب دلائل میں مدیر پر | ۸۱ | قصہ شہادت حضرت عثمان | ۹۱ | فائدہ دہائے الارض کے بیان میں |
| ۸۸ | باب مدیر یا مہیہ دیکر سیر لینے کو امت میں | ۸۲ | باب جان و مال کی حرمت میں | ۹۱ | فائدہ بیان میں دھان کے |
| ۸۹ | البواب قدر کے | ۸۳ | باب سلمان کو ڈرانیکے حرمت میں | ۹۲ | فائدہ بیان میں تین خفون کے |
| ۹۰ | باب تقدیر میں خوض کر نیکے برائی میں | ۸۳ | باب متیار سی اشارہ منع ہونیکے حرمت میں | ۹۲ | فائدہ بیان نار حاشرہ کے |
| ۹۱ | باب احتجاج موسیٰ و آدم میں تقدیر میں | ۸۳ | باب ننگی تلوار لینے دینے کی نفی میں | ۹۲ | باب مغرب ہی طلوع آفتاب کے بیان میں |
| ۹۲ | باب سعادت و شقاوت کی بیان میں | ۸۳ | باب اس بیان میں کہ جنی نماز صبح پڑھی لان | ۹۲ | باب یا حوج و یا حوج کے بیان میں |
| ۹۳ | باب خاتمہ کے بیان میں | ۸۳ | ابھی میں آیا | ۹۲ | باب فرقہ خوارج کے بیان میں |
| ۹۴ | باب اس بیان میں کہ ہر مولود پیدا ہوتا ہے | ۸۳ | باب لزوم جامعیت میں | ۹۲ | وجہ تسمیہ خوارج |
| ۹۵ | افطرت پر | ۸۴ | باب نزول عذاب میں جب تغیر سکر ہو | ۹۲ | مخاند خوارج کلابہ انار |
| ۹۶ | باب اس بیان میں کہ قدر کو رو نہیں کرے | ۸۴ | تحقیق آیہ علیکم نفکم | ۹۵ | تفصیل فرقہ ہائے تنہ خوارج |
| ۹۷ | مگر دعا | ۸۴ | باب امر معروف اور نہی منکر کے بیان میں | ۹۵ | باب اثرہ کے بیان میں |

| صفحہ | مضامین | صفحہ | مضامین | صفحہ | مضامین |
|------|---|------|------------------------------------|------|---|
| ۹۶ | باب قیامت تلک کے اخبار میں | ۱۰۷ | باب علامات خروج دجال میں | ۱۲۶ | باب خواب کی تہن متون میں |
| ۹۷ | باب اہل شام کی فضیلت میں | ۱۰۸ | باب فتنہ دجال میں | ۱۲۷ | باب جو خواب بیان کر نیکی مذمت |
| ۹۸ | باب مقابلہ بین اسلمین کی نبی میں | ۱۱۰ | باب صفت میں دجال کے | ۱۲۸ | باب مردہ خواب میں دیکھنے کی بیان میں |
| ۹۹ | باب اوس فتنہ کے سابق میں کہ قاعدہ اور | ۱۱۱ | باب اس بیان میں کہ دجال میرے طریقہ | ۱۲۹ | باب شخص خواب میں دیکھنے کے بیان میں |
| ۱۰۰ | باب اوس فتنہ کے بیان میں کہ شاہد | ۱۱۲ | باب قتل دجال میں | ۱۳۰ | باب بیزار اور خواب میں دیکھنے میں |
| ۱۰۱ | باب قتل کے بیان میں | ۱۱۳ | باب ابن صیاد کی ذکر میں | ۱۳۱ | باب بیت بر سفید کپڑا دیکھنے میں |
| ۱۰۲ | باب لکڑی تلوار بنانیکے بیان میں | ۱۱۴ | باب ابن صیاد کی آنحضرت سے گفتگو | ۱۳۲ | باب آنحضرت کے خواب میں نکلنے کی تعبیر |
| ۱۰۳ | باب علامات قیامت کے بیان میں | ۱۱۵ | باب ابن صیاد کی آنحضرت سے گفتگو | ۱۳۳ | باب قائمہ آنحضرت کی آگے ابو بکر کا تعبیر دینا |
| ۱۰۴ | باب نبوت نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور | ۱۱۶ | باب ابن صیاد کی آنحضرت سے گفتگو | ۱۳۴ | باب ابواب گواہی کے |
| ۱۰۵ | قیامت کے قرب میں | ۱۱۷ | باب ابن صیاد کی آنحضرت سے گفتگو | ۱۳۵ | باب پہلے شہادت اور ان کے بیان |
| ۱۰۶ | باب ترک سی قبال کی بیان میں | ۱۱۸ | باب ابن صیاد کی آنحضرت سے گفتگو | ۱۳۶ | باب جن لوگوں کی گواہی ناجائز ہے اور گواہی |
| ۱۰۷ | باب کسری کے بیان میں | ۱۱۹ | باب ابن صیاد کی آنحضرت سے گفتگو | ۱۳۷ | باب سوال گواہی دینی کی مذمت |
| ۱۰۸ | باب مار حجاز کے بیان میں | ۱۲۰ | باب ابن صیاد کی آنحضرت سے گفتگو | ۱۳۸ | باب ابواب زہد کے |
| ۱۰۹ | باب نبوت کا جو مادہ دعویٰ کرنیوالوں کا بیان | ۱۲۱ | باب ابن صیاد کی آنحضرت سے گفتگو | ۱۳۹ | باب تحقیق زہد از ترجم |
| ۱۱۰ | باب قیامت قبائل امت کی شرک ہونیکا | ۱۲۲ | باب ابن صیاد کی آنحضرت سے گفتگو | ۱۴۰ | باب عمل خیر میں تاخیر کر نیکی فضیلت |
| ۱۱۱ | بیان | ۱۲۳ | باب ابن صیاد کی آنحضرت سے گفتگو | ۱۴۱ | باب موت کی ذکر میں |
| ۱۱۲ | باب نبی ثقیف کے کذاب و مہیر کے بیان میں | ۱۲۴ | باب ابن صیاد کی آنحضرت سے گفتگو | ۱۴۲ | باب انداز میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم |
| ۱۱۳ | باب قرن ثالث کی بیان میں | ۱۲۵ | باب ابن صیاد کی آنحضرت سے گفتگو | ۱۴۳ | باب ابنی قوم کو |
| ۱۱۴ | باب خلفا کے بیان میں | ۱۲۶ | باب ابن صیاد کی آنحضرت سے گفتگو | ۱۴۴ | باب خدا تعالیٰ کے دوسرے روئے کی فضیلت |
| ۱۱۵ | باب خلافت کے بیان میں | ۱۲۷ | باب ابن صیاد کی آنحضرت سے گفتگو | ۱۴۵ | باب اس بیان میں کہ فرید علم موجب قلت |
| ۱۱۶ | باب خلافت قریش میں ہونیکے بیان میں | ۱۲۸ | باب ابن صیاد کی آنحضرت سے گفتگو | ۱۴۶ | باب اس بیان میں کہ فرید علم موجب قلت |
| ۱۱۷ | باب حکام مضلین کے بیان میں | ۱۲۹ | باب ابن صیاد کی آنحضرت سے گفتگو | ۱۴۷ | باب اس بیان میں کہ فرید علم موجب قلت |
| ۱۱۸ | باب مہدی کی بیان میں | ۱۳۰ | باب ابن صیاد کی آنحضرت سے گفتگو | ۱۴۸ | باب اس بیان میں کہ فرید علم موجب قلت |
| ۱۱۹ | باب نزول عیسیٰ علیہ السلام میں | ۱۳۱ | باب ابن صیاد کی آنحضرت سے گفتگو | ۱۴۹ | باب اس بیان میں کہ فرید علم موجب قلت |
| ۱۲۰ | باب دجال کے بیان میں | ۱۳۲ | باب ابن صیاد کی آنحضرت سے گفتگو | ۱۵۰ | باب اس بیان میں کہ فرید علم موجب قلت |
| ۱۲۱ | باب اس بیان میں کہ دجال کہانے نکلیگا | ۱۳۳ | باب ابن صیاد کی آنحضرت سے گفتگو | ۱۵۱ | باب اس بیان میں کہ فرید علم موجب قلت |

| صفحہ | مضامین | صفحہ | مضامین | صفحہ | مضامین |
|------|--|------|--|------|--|
| ۱۳۹ | باب دنیا کی مثال جہنم کی مانند ہونیکے بیان | ۱۵۲ | باب دنیا کا رتاقصیون کے بیان میں | ۱۶۳ | باب بندہ بی خیر کے بیان میں |
| ۱۴۰ | باب محبت دنیا اور اسکی فکر کے بیان میں | ۱۵۳ | باب اپنی نیکیوں کے اطلاع سے خوش ہونے میں | ۱۶۴ | باب زمین کے گواہی میں |
| ۱۴۱ | باب مومن کی لمبی طو عمر کے بیان میں | ۱۵۴ | باب سبیل میں کر آدمی اور کسی سہتمی جہی | ۱۶۵ | باب صبر کے بیان میں |
| ۱۴۲ | باب امت کی عمر کے بیان میں | ۱۵۵ | باب دوست رکھنے | ۱۶۶ | باب صراط کے بیان میں |
| ۱۴۳ | باب تقارب ان اور قصر عمل کی بیان میں | ۱۵۶ | باب اللہ عزوجل کے ساتھ حسن ظن کہنے میں | ۱۶۷ | باب شفاعت کے بیان میں |
| ۱۴۴ | باب قصر اہل کے بیان میں | ۱۵۷ | باب نیکی بدی کے پہچان میں | ۱۶۸ | باب دوسرا اسی بیان میں |
| ۱۴۵ | باب اس بیان میں کہ فتنہ اس امت میں ہوگا | ۱۵۸ | باب حب فی اللہ کے بیان میں | ۱۶۹ | باب فائدہ از تبرج بہ بیان صفات الہی در ذریعہ جہم |
| ۱۴۶ | باب اس میں کہ فتنہ اس امت میں ہوگا | ۱۵۹ | باب اعلام محبت کے بیان میں | ۱۷۰ | باب فائدہ محرمی شکر گیت کے شفاعت سے |
| ۱۴۷ | باب سیر نبیین ان کے کثرت مال سے | ۱۶۰ | باب مدح کی کراہت میں | ۱۷۱ | باب خوف کوثر کے بیان میں |
| ۱۴۸ | باب اس بیان میں کہ بویہ میکا دل جو ان سے | ۱۶۱ | باب صحبت مومن کے بیان میں | ۱۷۲ | باب طوفان خوف کے بیان میں |
| ۱۴۹ | باب وجہ نزول کے محبت میں | ۱۶۲ | باب بلا پر صبر کرنے کے بیان میں | ۱۷۳ | باب ان لوگوں کے بیان میں جو بغیر حجاب |
| ۱۵۰ | باب تغیر زمین میں | ۱۶۳ | باب آنکھیں جاتی رہنے کے بیان میں | ۱۷۴ | باب جنت ہون گے |
| ۱۵۱ | باب کفایت پر صبر کرنے کے بیان میں | ۱۶۴ | باب فائدہ اہل بلا کے صبر کا اجر | ۱۷۵ | باب تائیل کے بیان میں |
| ۱۵۲ | باب فضیلت فقیہ میں | ۱۶۵ | باب ندامت کا بیان | ۱۷۶ | باب فائدہ جانوران دریا کی حلت کی تحقیق |
| ۱۵۳ | باب فقیہوں کی مقدم ہونی میں ابرو | ۱۶۶ | باب شیرین زبان جنت دل کا بیان | ۱۷۷ | باب خاموشی کے فضیلت میں |
| ۱۵۴ | باب دخول جنت میں | ۱۶۷ | باب زبان کی حفاظت میں | ۱۷۸ | باب دوسرا اسی بیان میں |
| ۱۵۵ | باب نبی صلی اللہ وسلم اور انکی گہراؤ کی مخالفت | ۱۶۸ | باب ان حقوق کے بیان میں جو ان | ۱۷۹ | باب تبر اب شامت کی مذمت میں |
| ۱۵۶ | باب معیشت اصحاب میں | ۱۶۹ | باب برہن | ۱۸۰ | باب غیبت کی برائی میں |
| ۱۵۷ | باب اس بیان میں کہ غنی دل سے ہے | ۱۷۰ | باب اس بیان میں کہ ضامی الہی کو رضا | ۱۸۱ | باب جلوت اور اختلاط کی فضیلت میں |
| ۱۵۸ | باب اخذ مال کے بیان میں | ۱۷۱ | باب خلق پر مقدم رکھنا ضرور ہے | ۱۸۲ | باب خطہ کے نفاق سے ڈر میں |
| ۱۵۹ | باب ملعون ہونے میں درہم و دینار کے | ۱۷۲ | باب ابواب قیامت کے | ۱۸۳ | باب ابواب جنت کے |
| ۱۶۰ | باب حرص مال و جاہ کی مذمت میں | ۱۷۳ | باب تحقیق لفظ قیامت از تبرج | ۱۸۴ | باب مقدمہ طویلہ مترجم کی جانب سے جس میں جمع |
| ۱۶۱ | باب دنیا کی مثال جہنم اور نیکیوں | ۱۷۴ | باب حساب و قصاص کے بیان میں | ۱۸۵ | باب صفات جنت جو قرآن میں درج ہوئے ہیں |
| ۱۶۲ | باب دنیا کی مثال جہنم اور نیکیوں | ۱۷۵ | باب بیان صفات بار تعالیٰ در درجہ ہیمہ و | ۱۸۶ | باب میں اور خضار اور بجا ز اور حسن ترکیب |
| ۱۶۳ | باب دنیا کی مثال جہنم اور نیکیوں | ۱۷۶ | باب معطلہ وغیرہم | ۱۸۷ | باب اسکے قابل دید ہے |
| ۱۶۴ | باب دنیا کی مثال جہنم اور نیکیوں | ۱۷۷ | باب قریب ہونا آفتاب کا قیامت میں | ۱۸۸ | باب جنت کے درختوں کے بیان میں |
| ۱۶۵ | باب دنیا کی مثال جہنم اور نیکیوں | ۱۷۸ | باب حر کے بیان میں | ۱۸۹ | باب بغیم جنت کے بیان میں |
| ۱۶۶ | باب دنیا کی مثال جہنم اور نیکیوں | ۱۷۹ | باب آخرت کی روکاریوں میں | ۱۹۰ | باب جنت کے غفون کے بیان میں |

| صفحہ | مضامین | صفحہ | مضامین | صفحہ | مضامین |
|------|--|------|--|------|--|
| ۱۹۳ | باب درجہ جنت کی بیان میں | ۲۱۳ | باب اہل نار کے مشروبات میں | ۲۲۴ | باب ہب مسلم کے موقوف میں |
| ۱۹۴ | باب نار اہل جنت کے بیان میں | ۲۱۵ | باب دوزخوں کے طعام کے بیان میں | ۲۲۵ | باب مسلمان کے تکفیر کے بیان میں |
| ۱۹۶ | باب جماع اہل جنت کے بیان میں | ۲۱۶ | فائدہ نار دینا نار آحت کی خبر میں | ۲۲۶ | باب اوسکی بیان میں جو توحید پر ہے |
| ۱۹۷ | باب صفت میں اہل جنت کے | ۲۱۷ | باب دوزخ اسی بیان میں | ۲۲۷ | باب افتراق امت کے بیان میں |
| ۱۹۸ | باب اہل جنت کے کپڑوں کے بیان میں | ۲۱۸ | باب نار دوزخ کے دوزخ لینے میں | ۲۲۸ | ابواب علم کے |
| ۱۹۹ | باب جنت کے پہلوں کے بیان میں | ۲۱۹ | باب اس بیان میں کہ اکثر دوزخی عورتیں ہیں | ۲۲۹ | مقدمہ لمحہ ترجمہ علم کے تعریف و تقسیم میں |
| ۲۰۰ | باب طہو جنت کے بیان میں | ۲۲۰ | باب دوزخ کے عذاب خف کے بیان میں | ۲۳۰ | باب نفقہ کی فضیلت میں |
| ۲۰۱ | باب جنت کے گھوڑوں کے بیان میں | ۲۲۱ | باب اہل نار کے بیان میں | ۲۳۱ | باب طلب علم کی فضیلت میں |
| ۲۰۲ | باب جنتوں کے عمر و سن کے بیان میں | ۲۲۲ | ابواب ایمان کے | ۲۳۲ | باب کمان علم کی مذمت میں |
| ۲۰۳ | باب اس بیان میں کہ جنت میں کتنی صفین ہیں | ۲۲۳ | باب حقیقت ایمان میں ترجمہ کی جانب سے | ۲۳۳ | باب طالب علم کی خیر خواہی اور حبا کہنے میں |
| ۲۰۴ | باب جنت کے دروازوں کے بیان میں | ۲۲۴ | باب مومنین و مومنات کی ساتھ قتال کے بیان میں | ۲۳۴ | باب ذہاب علم کے بیان میں |
| ۲۰۵ | باب جنت کے بازار کے بیان میں | ۲۲۵ | کہ لوگ کلمہ کہیں | ۲۳۵ | باب علم ہی دنیا طلب کرنے کی مذمت میں |
| ۲۰۶ | باب دیدار آلہ کے بیان میں | ۲۲۶ | باب قتالہ دم میں یہاں تک کہ وہ موحداں | ۲۳۶ | باب تبلیغ احادیث کی فضیلت میں |
| ۲۰۷ | باب رضائے آلہ کے بیان میں | ۲۲۷ | مصلے ہوں | ۲۳۷ | باب حضرت پر جہوت باندہ بنی کی مذمت میں |
| ۲۰۸ | باب غر فونین ہی کہنے میں اہل جنت کے | ۲۲۸ | باب ارکان اسلام کے بیان میں | ۲۳۸ | باب احادیث موضوعہ کے روایت کی مذمت میں |
| ۲۰۹ | باب اہل جنت اور اہل نار کے خلود میں | ۲۲۹ | باب بیان اسلام و ایمان کے | ۲۳۹ | باب استماع حدیث کے ثواب ادب میں |
| ۲۱۰ | باب اندر عزوجل کے قدم کا بیان | ۲۳۰ | باب اس بیان میں کہ ذرا بیض ایمان میں | ۲۴۰ | باب کتابت علم کی بیان کرامات میں |
| ۲۱۱ | باب صفات آلہ کی اور تفصیل میں | ۲۳۱ | باب داخل میں | ۲۴۱ | باب کتاب حدیث کی حضرت میں |
| ۲۱۲ | باب جنت اور دوزخ کو گہرے کا بیان | ۲۳۲ | باب استكمال ایمان اور زیادت اور نقصان میں | ۲۴۲ | باب بنی اسرائیل سے روایت کرینے میں |
| ۲۱۳ | باب جنت اور نار کے اجتماع میں | ۲۳۳ | باب اس بیان میں کہ جہا ایمان سے ہے | ۲۴۳ | باب تعلیم ہرگز کے اہر میں |
| ۲۱۴ | باب حور عین کے کلام شیریں کی بیان میں | ۲۳۴ | باب فضیلت میں نماز کے | ۲۴۴ | باب اوس شخص کی ثواب میں جنہ ہدایت کی طرف بلایا اور لوگوں نے اوسکی تابعدار کی |
| ۲۱۵ | باب انہار جنت کے بیان میں | ۲۳۵ | باب ترک صلوٰۃ کی وجہ میں | ۲۴۵ | باب سنت اور بدعت کے بیان میں |
| ۲۱۶ | ابواب جہنم کے | ۲۳۶ | باب حلاوت ایمان کی بیان میں | ۲۴۶ | باب مناسبت ہی اخترا کر شکم بیان میں |
| ۲۱۷ | مقدمہ تحقیق لفظ جہنم اور تفصیل میں | ۲۳۷ | باب زانی کو مومن نہ کہنے کے بیان میں | ۲۴۷ | باب عالم مدنیہ کے فضیلت میں |
| ۲۱۸ | طبقات کے | ۲۳۸ | باب کف ناسین مومن کے حق میں | ۲۴۸ | باب علم کے افضل مومن عبادت سے |
| ۲۱۹ | باب بیان میں نار کے | ۲۳۹ | باب عزت اسلام کے بیان میں | ۲۴۹ | ابواب استیذان کے |
| ۲۲۰ | باب قعر جہنم کے بیان میں | ۲۴۰ | باب منافق کے علامت میں | ۲۵۰ | باب فتائی سلام کے بیان میں |
| ۲۲۱ | باب بیان میں نار کے جہنم کے بیان میں | ۲۴۱ | | | |

| صفحہ | مضامین | صفحہ | مضامین | صفحہ | مضامین |
|------|---|------|---|------|--|
| ۲۴۵ | باب فضیلت میں سلام کے | ۲۵۳ | باب جو بیاب کر نامہ اور سلام کرنے کے بیان میں | ۲۶۱ | باب ڈاڑھی کے اطراف کی کچھ بالیں |
| ۲۴۹ | باب استیذان کے بیان میں | ۲۵۴ | باب ابتدائے علیک سلام کہنے کی کریمت | ۲۶۲ | باب ڈاڑھی بڑھانے میں |
| ۲۵۰ | باب جواب سلام کے بیان میں | ۲۵۵ | باب مجلس پر گزرنے کے بیان میں | ۲۶۳ | باب پیر پیر دیکھ کر بیٹنے کے بیان میں |
| ۲۵۱ | باب سلام پہلایا بیچنے اور سلام لیجانے میں | ۲۵۶ | باب مجالس طرق کے بیان میں | ۲۶۴ | باب اسکی کراہت میں |
| ۲۵۲ | باب دسکی فضیلت میں جو پہلے سلام کریں | ۲۵۷ | باب مصافحہ کے بیان میں | ۲۶۵ | باب اونٹن بیٹنے کے کراہت میں |
| ۲۵۳ | باب سلام میں ہاتھ سے اشارہ کرنے کے بیان میں | ۲۵۸ | باب ہاتھ پر بوسہ دینے کے بیان میں | ۲۶۶ | باب ستر عورت کے بیان میں |
| ۲۵۴ | باب رکوع پر سلام کرنے کے بیان میں | ۲۵۹ | باب مرجعہ کے بیان میں | ۲۶۷ | باب تکیہ لگا کر بیٹنے کے بیان میں |
| ۲۵۵ | باب رکوع پر سلام کرنے کے بیان میں | ۲۶۰ | باب چہنیک کا جواب دینے میں | ۲۶۸ | باب اس بیان میں کہ حد ساری کا نسخہ |
| ۲۵۶ | باب گھر میں آنیکہ وقت سلام کرنے کے بیان میں | ۲۶۱ | باب چہنیک کے دعائیں | ۲۶۹ | باب ناظر کی بیان میں |
| ۲۵۷ | باب قبل کلام سلام کرنے کے بیان میں | ۲۶۲ | باب شہادت کی کیفیت میں | ۲۷۰ | باب ایک جانور زمین میں سوار ہو کر چلنے میں |
| ۲۵۸ | باب ذمی پر سلام کرنے کے کراہت میں | ۲۶۳ | باب واجب مومنین شہادت کے بعد حد طاس کے | ۲۷۱ | باب ناگہان نظر پر نیکی بیان میں |
| ۲۵۹ | باب جس مجلس میں کافر و مسلمان دونوں | ۲۶۴ | باب تعداد شہادت میں | ۲۷۲ | باب عورتوں کو مردوں سے چھیننے کی ممانعت |
| ۲۶۰ | ادب پر سلام کرنے کے بیان میں | ۲۶۵ | باب چہنیک کے وقت آواز لپٹ کرنے میں | ۲۷۳ | باب بغیر اذن شوہر کی عورتوں کی پاس جانے کے بیان میں |
| ۲۶۱ | باب اس بیان میں کہ سوار سلام کریں پیادے | ۲۶۶ | باب چہنیک کے مرجع اور جانے کے ذمہ میں | ۲۷۴ | باب فتنہ کے بیان میں |
| ۲۶۲ | باب مجلس میں بیٹھتی اور کھڑی وقت سلام کے | ۲۶۷ | باب اس بیان میں کہ نماز میں چہنیک آنا | ۲۷۵ | باب چلنے کے برائی میں |
| ۲۶۳ | باب گھر میں جاتے وقت اذن مانگنے کے بیان میں | ۲۶۸ | باب شہادت کے طرف سے ہے | ۲۷۶ | باب فصل اور دشمن و غیرہ کے بیان میں |
| ۲۶۴ | باب بغیر اذن کسی گھر میں جانا کھانے کے بیان میں | ۲۶۹ | باب کسی کو ادھار کر اس کے جگہ بیٹھنے کے | ۲۷۷ | باب اون عورتوں کے بیان میں جو مردوں سے مشابہت کرتے ہیں |
| ۲۶۵ | باب اذن مانگنے سے پہلے سلام کرنے کے بیان میں | ۲۷۰ | باب کراہت میں | ۲۷۸ | باب عورت کے خوشبو لگا کر نکلنے کے بیان میں |
| ۲۶۶ | باب غرضی اگر رات کو گھر میں داخل ہو کر کراہت | ۲۷۱ | باب استحقاق میں مجلس کے جب دسکی طرف | ۲۷۹ | باب مرد و زن کے خوشبو |
| ۲۶۷ | باب کچھ دیکھ کر خاک آلود کرنے کے بیان میں | ۲۷۲ | باب شخص کے بچیں بوجھ اذارت بیٹھنے | ۲۸۰ | باب خوشبو پیر دینے کے کراہت میں |
| ۲۶۸ | باب کان پر غلام کہنے میں | ۲۷۳ | باب کراہت میں | ۲۸۱ | باب مباشرت ممنوعہ کے بیان میں |
| ۲۶۹ | باب سرانی زبان سے کہنے میں | ۲۷۴ | باب سطحہ میں بیٹھنے کے کراہت میں | ۲۸۲ | باب ستر عورت کے بیان میں |
| ۲۷۰ | باب شکر کہیں سی خط و کتابت کرنے میں | ۲۷۵ | باب قیام تعہد کے کراہت میں | ۲۸۳ | باب بائیں کران ستر میں داخل ہے |
| ۲۷۱ | باب شکر کون کو خط لکھنے کے کیفیت میں | ۲۷۶ | باب ناخن تراشی کے بیان میں | ۲۸۴ | باب بائیں کران کے بیان میں |
| ۲۷۲ | باب مکتوب پر مہر کرنے کے بیان میں | ۲۷۷ | باب ناخن اور مونچھیں تراشی کے وقت | ۲۸۵ | باب جامع کے وقت پردہ کرنے کے بیان میں |
| ۲۷۳ | باب کیفیت میں سلام کے | ۲۷۸ | باب مونچھیں کترنے کے بیان میں | ۲۸۶ | باب عام میں جانے کے بیان میں |

| صفحہ | مضامین | صفحہ | مضامین | صفحہ | مضامین |
|------|---|------|--|------|---|
| ۲۶۷ | باب ثوب معصفر کے کراہت میں | ۲۶۳ | باب ناست میں اشعار مذکور کے | ۲۸۳ | باب ۱۵ اخلاص کی فضیلت میں |
| ۲۶۸ | باب سفید کپڑے پہننے میں | ۲۶۴ | باب فصاحت کے بیان میں | ۲۸۴ | باب معوذتین کی فضیلت میں |
| ۲۶۹ | باب سن کپڑوں کی اجازت میں دونوں کے لئے | ۲۶۵ | باب برتنوں کے اندر دینی کتبے بیان میں | ۲۸۵ | باب قاری قرآن کی فضیلت میں |
| ۲۷۰ | باب سبز کپڑوں کے بیان میں | ۲۶۶ | باب سفر کے بیان میں | ۲۸۶ | باب قرآن تعلیم شخصہ کی فضیلت میں |
| ۲۷۱ | باب زرد کپڑوں کے بیان میں | ۲۶۷ | باب بے نوید کپڑے کو تہیہ کرنے کی ہنسی میں | ۲۸۷ | باب قرآن کی فضیلت میں |
| ۲۷۲ | باب تر عطر اور خلوق کے کراہت میں مردوں کے لئے | ۲۶۸ | باب علی دہلی کے محبوب ہوئیں | ۲۸۸ | باب قرات قرآن کی فضیلت میں |
| ۲۷۳ | باب حجر اور دیباچ کے کراہت میں | ۲۶۹ | باب ابواب مثالوں کے | ۲۸۹ | باب قرآن اور نماز کی فضیلت میں |
| ۲۷۴ | باب تقسیم قبایع | ۲۷۰ | باب مثال میں اللہ تعالیٰ کی نبی بندوں کے لئے | ۲۹۰ | باب قرآن جو بالکل یاد نہ ہو اس کی فضیلت میں |
| ۲۷۵ | باب اظہار آثار نعت میں | ۲۷۱ | باب فائدہ بیان صنعت میں سہیل بن علی کے | ۲۹۱ | باب قرآن جو یونہی کے وعید میں |
| ۲۷۶ | باب موزہ سیاہ کے بیان میں | ۲۷۲ | باب آنحضرت کے اور بیا کی مثال میں | ۲۹۲ | باب قرآن کا اجر اللہ سے طلب کرنا میں |
| ۲۷۷ | باب بوزی مال نکالنے کی ہنسی میں | ۲۷۳ | باب نماز و روزہ اور صدقہ کی مثال میں | ۲۹۳ | باب سورہ شمر کے آیات صبح کو پڑھنے میں |
| ۲۷۸ | باب صاحب شمرہ کی امانت داری میں | ۲۷۴ | باب قاری قرآن اور غیر قاری کی مثال میں | ۲۹۴ | باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت میں |
| ۲۷۹ | باب نحوست کے بیان میں | ۲۷۵ | باب نماز بچکانہ کی مثال میں | ۲۹۵ | باب قرآن میں شغل رہنے کی فضیلت |
| ۲۸۰ | باب آداب سماجی میں | ۲۷۶ | باب اس مسرت کی مثال میں | ۲۹۶ | باب ابواب قرات کے |
| ۲۸۱ | باب عہد و قرا کے بیان میں | ۲۷۷ | باب آدمی کی جمل اور اسیر کے بیان میں | ۲۹۷ | باب اس بیان میں کہ قرآن سات حرفوں میں نازل ہوا ہے |
| ۲۸۲ | باب ذراک الی و امی کہنے کے بیان میں | ۲۷۸ | باب ابواب فضائل قرآن | ۲۹۸ | باب تلاوت اور دور کر کے فضیلت میں |
| ۲۸۳ | باب کسیکو شفقہ بیٹا کہنے کے بیان میں | ۲۷۹ | باب سورہ فاتحہ کے فضیلت میں | ۲۹۹ | باب کتنی دن میں جمع کرے اس بیان میں |
| ۲۸۴ | باب تسمیہ مولود میں جلد ہی کرنیکے بیان میں | ۲۸۰ | باب خاتمہ سورہ بقرہ کی فضیلت میں | ۳۰۰ | باب ابواب تفسیر قرآن |
| ۲۸۵ | باب اسمائی سنجہ کے بیان میں | ۲۸۱ | باب سورہ آل عمران کی فضیلت میں | ۳۰۱ | باب فاتحہ کی تفسیر میں |
| ۲۸۶ | باب اسمائی مکروہہ کے بیان میں | ۲۸۲ | باب سورہ کہف کی فضیلت میں | ۳۰۲ | باب تفسیر سورہ بقرہ کی |
| ۲۸۷ | باب نام بد پنے کے بیان میں | ۲۸۳ | باب سورہ میس کی فضیلت میں | ۳۰۳ | باب تفسیر سورہ آل عمران کی |
| ۲۸۸ | باب اسمائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں | ۲۸۴ | باب سورہ دخان کے فضیلت میں | ۳۰۴ | باب تفسیر سورہ ان کی |
| ۲۸۹ | باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نام اور کنیت میں | ۲۸۵ | باب سورہ ملک کی فضیلت میں | ۳۰۵ | باب خاتمہ سورہ ان کی خاصہ فضیلت میں |
| ۲۹۰ | باب شعر کے بیان میں | ۲۸۶ | باب اذا زلزلت کی فضیلت میں | ۳۰۶ | باب فتحہ متبرجہ |
| ۲۹۱ | باب شعر عربی کے بیان میں | ۲۸۷ | باب سورہ اخلاص اور اذا زلزلت کے | ۳۰۷ | باب تفسیر سورہ المدہ |
| ۲۹۲ | | ۲۸۸ | باب فضیلت میں | ۳۰۸ | باب صفات کا بیان |

| صفحہ | مضامین | صفحہ | مضامین |
|------|--------------------------------|------|--|
| ۴۱۱ | تفسیر سورہ مجادلہ | ۴۹۰ | تفسیر سورہ سجدہ |
| ۴۱۳ | تفسیر سورہ الحشر | ۴۹۱ | تفسیر سورہ اخزاب |
| ۴۱۴ | تفسیر سورہ المتحنہ | ۴۹۲ | خاتمہ تفسیر سورہ انزاب کہ جس میں خلاصہ |
| ۴۱۵ | تفسیر سورہ الصف | ۴۹۳ | مضامین مذکور میں |
| ۴۱۶ | تفسیر سورہ الحجۃ | ۴۹۴ | تفسیر سورہ سبا |
| ۴۱۷ | تفسیر سورۃ المنافقین | ۴۹۵ | تفسیر سورہ فاطر |
| ۴۱۸ | تفسیر سورۃ التغابن | ۴۹۶ | تفسیر سورہ یس |
| ۴۱۹ | تفسیر سورۃ التہجیم | ۴۹۷ | تفسیر سورہ الصافات |
| ۴۲۰ | خلاصہ مضامین سورۃ الملک | ۴۹۸ | تفسیر سورہ ص |
| ۴۲۱ | تفسیر سورۃ النون | ۴۹۹ | تفسیر سورہ زمر |
| ۴۲۲ | تفسیر سورۃ الحاقہ | ۵۰۰ | تفسیر سورہ مومن |
| ۴۲۳ | تفسیر سورہ سال سائل | ۵۰۱ | تفسیر سورہ سجدہ |
| ۴۲۴ | تفسیر سورہ نوح کے خلاصہ مضامین | ۵۰۲ | تفسیر سورہ شوری |
| ۴۲۵ | تفسیر سورہ جن | ۵۰۳ | تفسیر سورہ زخرف |
| ۴۲۶ | خلاصہ مضامین سورہ مزمل | ۵۰۴ | تفسیر سورہ دخان |
| ۴۲۷ | تفسیر سورہ مدثر | ۵۰۵ | خلاصہ مضامین سورہ جاثیہ |
| ۴۲۸ | تفسیر سورہ القیامۃ | ۵۰۶ | تفسیر سورہ احقاف |
| ۴۲۹ | خلاصہ مضامین سورہ دہر | ۵۰۷ | تفسیر سورہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم |
| ۴۳۰ | خلاصہ مضامین سورہ دلمرسلات | ۵۰۸ | تفسیر سورہ فتح |
| ۴۳۱ | خلاصہ مضامین سورہ بنا | ۵۰۹ | تفسیر سورہ ہجرات |
| ۴۳۲ | خلاصہ مضامین سورہ دلمارغات | ۵۱۰ | تفسیر سورہ ق |
| ۴۳۳ | تفسیر سورہ عبس | ۵۱۱ | تفسیر سورہ زاریات |
| ۴۳۴ | تفسیر سورہ اذاشمس کورت | ۵۱۲ | تفسیر سورہ طور |
| ۴۳۵ | خلاصہ مضامین سورہ انفطار | ۵۱۳ | تفسیر سورہ نجم |
| ۴۳۶ | تفسیر سورہ دیل المطففین | ۵۱۴ | تفسیر سورہ قمر |
| ۴۳۷ | تفسیر سورہ اذاسماء الشقت | ۵۱۵ | تفسیر سورہ رحمن |
| ۴۳۸ | تفسیر سورۃ البروج | ۵۱۶ | تفسیر سورہ واقعہ |
| ۴۳۹ | خلاصہ مضامین سورہ اعلیٰ | ۵۱۷ | تفسیر سورہ حدید |

| صفحہ | مضامین | صفحہ | مضامین | صفحہ | مضامین |
|------|-----------------------------|------|--|------|-------------------------------------|
| ۴۲۹ | تفسیر سورہ انفاسیہ | ۴۲۵ | میسر اباب اسی بیان میں | ۴۲۶ | باب سجدہ تلاوت کی دعاؤں کے بیان میں |
| " | تفسیر سورہ الفجر | ۴۲۶ | باب ذکر کی فضیلت میں | ۴۲۷ | باب ادریسؑ کی دعاؤں کا |
| " | خلاصہ مضامین سورہ البلد | " | باب دوسرا اسی بیان میں | " | اسی بیان میں |
| " | تفسیر سورہ الشمس | " | میسر اباب اسی بیان میں | " | اسی بیان میں |
| ۴۳۰ | تفسیر سورہ الليل | " | باب مجلس ذکر کے فضیلت میں | " | اسی بیان میں |
| " | تفسیر سورہ الضحیٰ | ۴۳۱ | باب جس جلسہ میں ذکر نہواؤں کے ذکر میں | " | اسی بیان میں |
| " | تفسیر سورہ المشرح | " | باب دعا کی اجابت کے بیان میں | " | اسی بیان میں |
| " | تفسیر سورہ الدہر | " | باب اس بیان میں کہ دعا کرنا اولیٰ ہے | " | اسی بیان میں |
| ۴۳۱ | تفسیر سورہ اقرار | " | باب دعا کے | " | اسی بیان میں |
| " | تفسیر سورہ القدر | " | باب دعا کی وقت مانتہ ادھائیے کے بیان میں | ۴۳۲ | باب منزل میں اور نیکی دعا کا |
| ۴۳۲ | تفسیر سورہ لم یکن | " | باب دعائیں جو عہدی کرنا ہی اور نیکی بیان میں | " | باب شدت غم کے وقت کی دعا کا |
| " | تفسیر سورہ اذ اززلت | " | باب صبح اور شام کے دعائیں | " | باب سفر کے وقت کی دعا کا |
| " | خلاصہ مضامین عادیات | ۴۳۳ | دوسرا باب اسی بیان میں | " | باب سفر سے لوٹنے کے دعاؤں کا |
| " | خلاصہ مضامین القارعہ | " | میسر اباب اسی بیان میں | ۴۳۴ | دوسرا باب اسی بیان میں |
| ۴۳۳ | تفسیر سورہ الہکم الکاکثر | ۴۳۴ | باب بچونیکے دعاؤں کے بیان میں | " | باب کسیکے رخصت کر نیکی بیان میں |
| ۴۳۴ | خلاصہ مضامین سورہ عصر وجمزہ | " | دوسرا باب اسی بیان میں | " | دو باب اسی بیان میں |
| " | ذیل وقرآن واماؤں | ۴۳۵ | میسر اباب اسی بیان میں | " | باب سفر کی دعا مقبول ہونے میں |
| " | تفسیر سورہ کوثر | " | چوتھا پانچواں باب اسی بیان میں | " | باب ساری پرچہ پڑھنے کے دعائیں |
| " | خلاصہ مضامین سورہ کافرون | " | باب سوتے وقت کچھ قرآن پڑھنے کی فضیلت | ۴۳۶ | باب آندھری کی دعائیں |
| " | تفسیر سورہ الفتح | " | دوسرا باب اسی بیان میں | " | باب گرج کی دعائیں |
| " | تفسیر سورہ تبت | ۴۳۶ | باب نئی وقت تسبیح و تہجد کی بیان میں | " | باب چاند دیکھنے کی دعائیں |
| ۴۳۷ | تفسیر سورہ اخلاص | " | دوسرا باب اسی بیان میں | " | باب غصہ کی دعا کا |
| " | تفسیر سورہ معوذتین | " | باب ات کی جاگنے کی دعائیں | " | باب برا خواب دیکھنے دعا کا |
| " | باب خلق آدم و نوح و روح میں | " | دو باب اسی بیان میں | " | بیان میں |
| ۴۳۸ | باب خلق ارض و جہاں میں | ۴۳۷ | باب تہجد کی وقت اتنے کی دعاؤں کا بیان میں | ۴۳۸ | باب نیابیل دیکھنے کے دعائیں |
| " | ابواب دعوات | " | دوسرا باب اسی بیان میں | " | باب کہانی پینے کے دعا کا |
| " | باب دعا کی فضیلت میں | ۴۳۸ | باب تہجد کی شروع کے دعاؤں میں | " | باب کہانی سے فارغ ہونے کے دعائیں |
| " | دوسرا باب اسی بیان میں | " | دوسرا باب اسی بیان میں | ۴۳۹ | باب گدھ کی آواز نہ کے دعائیں |
| | | " | دوسرا باب اسی بیان میں | " | باب تہجد کی فضیلت میں |

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ست نامہ جلد ثانی جائزۃ الشعری

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح | صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|------|-----|------------|------------|------|-----|----------------|----------------|
| ۱ | ۲۰ | مر | مردی | ۳۰ | ۱۳ | مصرف | مہ |
| ۲ | ۲ | بلید | علید | ۱۴ | ۱۴ | مصرف | مصرف |
| ۳ | ۱۴ | درند سے | درندی کو | ۵ | ۵ | اور ہ | اور ہ |
| ۴ | ۵ | مجتمہ سے | مجتمہ کو | ۲۹ | ۳۱ | سید | سید |
| ۵ | ۱۸ | گد ہوں سے | گد ہوں کو | ۰ | ۳۲ | نور بن زید دنی | نور بن زید دنی |
| ۶ | ۵ | چیز ہاڑ | چیز ہاڑ | ۳ | ۵ | یکتب | یکتب |
| ۷ | ۲۰ | سیاریہ | ساریہ | ۱۱ | ۵ | یکتب | یکتب |
| ۸ | ۲۸ | الملک | الملک | ۳۳ | ۳۴ | باطل پر | باطل پر |
| ۹ | ۱ | سو | سو | ۲۴ | ۳۶ | زار | زار |
| ۱۰ | ۶ | غیر محدود | غیر محدود | ۶ | ۳۷ | اور | اور |
| ۱۱ | ۱ | زمہری | زمہری | ۱۲ | ۵ | پر | پر |
| ۱۲ | ۹ | نہار | نہار | ۱۱ | ۳۲ | حیہ | حیہ |
| ۱۳ | ۳۰ | اوخرو | اوخرو | ۲۷ | ۵ | ام مندر | ام مندر |
| ۱۴ | ۱۸ | کوڑھی | کوڑھی | ۱۲ | ۳۶ | چٹکارا | چٹکارا |
| ۱۵ | ۱۶ | یلحمہ | یلحمہ | ۱۳ | ۳۹ | نظر میں | نظر میں |
| ۱۶ | ۱۶ | الزراع | الزراع | ۲۳ | ۵ | پہونچا | پہونچا |
| ۱۷ | ۱۸ | بن حیان | بن حیان | ۵ | ۵۱ | غیری | غیری |
| ۱۸ | ۱۹ | الرجان | الرجان | ۲۶ | ۵ | کہا ہی کہ | کہا ہی کہ |
| ۱۹ | ۳ | خریر | خریر | ۲۵ | ۵۳ | اعادنا | اعادنا |
| ۲۰ | ۱۳ | ابن البرزی | ابن البرزی | ۲۲ | ۵۵ | غسل | غسل |
| ۲۱ | ۱۹ | ہین | ہین | ۹ | ۸۶ | وسلم | وسلم |
| ۲۲ | ۹ | قرائب | قرائب | ۱ | ۱۰ | تاست | تاست |
| ۲۳ | ۲۷ | السد | السد | ۱۵ | ۱۵ | سے | سے |

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح | صفحہ | سطر | غلط | صحیح | صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|------|-----|-----------------|-----------------------|------|-----|-----------------------|---------------------|------|-----|-----------------|-----------------|
| ۱۸۰ | ۱۸۰ | بار نکلیگا | بار نکلیگا | ۱۲۰ | ۱۲۰ | زادہ | زیادہ | ۱۲۰ | ۱۲۰ | پس تقویٰ کو | پس تقویٰ |
| ۲۰ | ۲۰ | مکم | معمرت | ۱۲۱ | ۱۲۱ | معمرت | معرفت | ۱۲۱ | ۱۲۱ | مال درتہ | درتہ |
| ۹۳ | ۹۳ | بربر | منکرا | ۲۰ | ۲۰ | منکرا | منکر کا | ۱۶ | ۱۶ | نکالیگی | نکالیگی |
| ۱۱ | ۱۱ | فردیتا ہے | مسجدوں | ۲۱ | ۲۱ | مسجدوں | مسجدوں کو | ۱۲۹ | ۱۲۹ | پنچا ہے | پنچا ہے |
| ۲۴ | ۲۴ | ایاج | عورتوں کا سیات | ۲۳ | ۲۳ | عورتوں کا سیات | عورتوں کا سیات | ۱۳۱ | ۱۳۱ | تعالیٰ کا | تعالیٰ |
| ۹۲ | ۹۲ | نقص | عاریات کا سر | ۲۴ | ۲۴ | عاریات کا سر | عاریات کا سر | ۱۳۱ | ۱۳۱ | تعالیٰ کا | تعالیٰ |
| ۹۵ | ۹۵ | کفر و شرک | میزوں | ۲۶ | ۲۶ | میزوں | منبروں | ۱۵ | ۱۵ | وغیر ذلک | وغیر ذلک |
| ۲۴ | ۲۴ | تلقوی | حکم بجا جاوے | ۱۲۲ | ۱۲۲ | حکم بجا جاوے | حکم بجا جاوے | ۱۳۲ | ۱۳۲ | مشروط شریعت | مشروط شریعت |
| ۹۴ | ۹۴ | غضب | اور کون | ۶ | ۶ | اور کون | اور کون | ۱۳۲ | ۱۳۲ | ماخوذ | ماخوذ |
| ۱۶ | ۱۶ | کے دادا | تبعیریابی تعبیر | ۲۱ | ۲۱ | تبعیریابی تعبیر | تبعیریابی تعبیر | ۲۶ | ۲۶ | کرتا | کرتا |
| ۱۰۰ | ۱۰۰ | اسی لئے | تقفہ میں اور ادا کا | ۲۳ | ۲۳ | تقفہ میں اور ادا کا | تقفہ میں اور ادا کا | ۲۴ | ۲۴ | قیامت کے | قیامت کے |
| ۱۰۱ | ۱۰۱ | ترک کرو ترک کرو | غملین کرتا ہے | ۱۲۳ | ۱۲۳ | غملین کرتا ہے | غملین کرتا ہے | ۱۳۶ | ۱۳۶ | جریقا | جریقا |
| ۱۰۱ | ۱۰۱ | عقود | چوٹا ہوتا ہے | ۱۳ | ۱۳ | چوٹا ہوتا ہے | چوٹا ہوتا ہے | ۱۶ | ۱۶ | فرماتے تھے کہ | فرماتے تھے کہ |
| ۲۸ | ۲۸ | ربحاز | یہ خواب کا | ۱۲ | ۱۲ | یہ خواب کا | یہ خواب کا | ۱۳۴ | ۱۳۴ | دہ | دہ |
| ۱۰۳ | ۱۰۳ | سمر | اسکی اسکی | ۶ | ۶ | اسکی اسکی | اسکی اسکی | ۱۸ | ۱۸ | لذیذ | لذیذ |
| ۹ | ۹ | محج | ولایت | ۱۰ | ۱۰ | ولایت | ولایت | ۲۱ | ۲۱ | بقای | بقای |
| ۱۲ | ۱۲ | صحیح ہے | اشارہ | ۱۰ | ۱۰ | اشارہ | اشارہ ہے | ۱۳۸ | ۱۳۸ | ریاضت | ریاضت |
| ۱۶ | ۱۶ | بیچہ پرست | عالم ملکوت | ۶ | ۶ | عالم ملکوت | عالم ملکوت کا | ۲۵ | ۲۵ | بات | بات |
| ۱۰۹ | ۱۰۹ | کرہاں | چوٹ | ۲۶ | ۲۶ | چوٹ | چوٹ | ۲۹ | ۲۹ | اللہ تعالیٰ کا | اللہ تعالیٰ کا |
| ۱۱۳ | ۱۱۳ | کہا ہے | موافق اسکی ہجرت | ۳ | ۳ | موافق اسکی ہجرت | موافق اسکی ہجرت | ۱۴۰ | ۱۴۰ | پنچوڑا | پنچوڑا |
| ۲۴ | ۲۴ | مان باب | اور یہ مرد پر ایسا | ۱۵ | ۱۵ | اور یہ مرد پر ایسا | اور یہ گویا چڑیا | ۱۴۱ | ۱۴۱ | بڑہ جانا | بڑہ جانا |
| ۱۱۳ | ۱۱۳ | برائی اس چیز کے | جیسے کیسی سر پر چڑیا | ۱۵ | ۱۵ | جیسے کیسی سر پر چڑیا | کے سر پر ہے | ۱۴۱ | ۱۴۱ | چشم کو دنیا دار | چشم کو دنیا دار |
| ۲۰ | ۲۰ | ترک کی جاوے | اور وہ مرد پر منبر لہ | ۱۸ | ۱۸ | اور وہ مرد پر منبر لہ | اور وہ گویا پرنڈ | ۲۲ | ۲۲ | اب | اب |
| ۱۱۴ | ۱۱۴ | آملان عثمان کے | ایک پرنڈ کے ہے | ۲۵ | ۲۵ | ایک پرنڈ کے ہے | کے سر پر ہے | ۱۴۲ | ۱۴۲ | زمانہ مبارک | زمانہ مبارک |
| ۱۱۵ | ۱۱۵ | شکروں میں | خواب منبر لہ ایک | ۲۰ | ۲۰ | خواب منبر لہ ایک | خواب پرنڈ کے | ۱۴۶ | ۱۴۶ | وہذا | وہذا |
| ۱۲۰ | ۱۲۰ | قبض | پرنڈ کے ہے | ۱۸ | ۱۸ | پرنڈ کے ہے | پیر ہے | ۱۸ | ۱۸ | صل | صل |

| صفحہ | سطر | لفظ | معنی | صفحہ | سطر | لفظ | معنی |
|------|-----|-------------|-------------|------|-----|-------------|-------------|
| ۳۶۱ | ۱۸ | حساب | حساب | ۳۶۱ | ۱۸ | حساب | حساب |
| ۳۶۲ | ۱۹ | کی اور حاجت | کی اور حاجت | ۳۶۲ | ۱۹ | کی اور حاجت | کی اور حاجت |
| ۳۶۳ | ۲۲ | لدا و فساد | لدا و فساد | ۳۶۳ | ۲۲ | لدا و فساد | لدا و فساد |
| ۳۶۴ | ۱۳ | اقرتیک | اقرتیک | ۳۶۴ | ۱۳ | اقرتیک | اقرتیک |
| ۳۶۵ | ۱۸ | ارکان مجری | ارکان مجری | ۳۶۵ | ۱۸ | ارکان مجری | ارکان مجری |
| ۳۶۶ | ۲۱ | ابناءنا | ابناءنا | ۳۶۶ | ۲۱ | ابناءنا | ابناءنا |
| ۳۶۷ | ۲۵ | حاجک | حاجک | ۳۶۷ | ۲۵ | حاجک | حاجک |
| ۳۶۸ | ۱ | واى | واى | ۳۶۸ | ۱ | واى | واى |
| ۳۶۹ | ۱۲ | ارز زمین | ارز زمین | ۳۶۹ | ۱۲ | ارز زمین | ارز زمین |
| ۳۷۰ | ۱۰ | لا یحسبن | لا یحسبن | ۳۷۰ | ۱۰ | لا یحسبن | لا یحسبن |
| ۳۷۱ | ۲۲ | تیری | تیری | ۳۷۱ | ۲۲ | تیری | تیری |
| ۳۷۲ | ۲۴ | اولاد نہیں | اولاد نہیں | ۳۷۲ | ۲۴ | اولاد نہیں | اولاد نہیں |
| ۳۷۳ | ۱۶ | جٹیا | جٹیا | ۳۷۳ | ۱۶ | جٹیا | جٹیا |
| ۳۷۴ | ۱۸ | اللہ تعالیٰ | اللہ تعالیٰ | ۳۷۴ | ۱۸ | اللہ تعالیٰ | اللہ تعالیٰ |
| ۳۷۵ | ۲۱ | ہو جاتا ہے | ہو جاتا ہے | ۳۷۵ | ۲۱ | ہو جاتا ہے | ہو جاتا ہے |
| ۳۷۶ | ۲۸ | بصلون | بصلون | ۳۷۶ | ۲۸ | بصلون | بصلون |
| ۳۷۷ | ۱ | مخجان | مخجان | ۳۷۷ | ۱ | مخجان | مخجان |
| ۳۷۸ | ۲ | ادا کرے | ادا کرے | ۳۷۸ | ۲ | ادا کرے | ادا کرے |
| ۳۷۹ | ۲۳ | ما صنعت | ما صنعت | ۳۷۹ | ۲۳ | ما صنعت | ما صنعت |
| ۳۸۰ | ۲۸ | یہی | یہی | ۳۸۰ | ۲۸ | یہی | یہی |
| ۳۸۱ | ۲۳ | اپنی نو ترک | اپنی نو ترک | ۳۸۱ | ۲۳ | اپنی نو ترک | اپنی نو ترک |
| ۳۸۲ | ۹ | یخفص | یخفص | ۳۸۲ | ۹ | یخفص | یخفص |
| ۳۸۳ | ۲۲ | عمر | عمر | ۳۸۳ | ۲۲ | عمر | عمر |
| ۳۸۴ | ۱ | کہا برابر | کہا برابر | ۳۸۴ | ۱ | کہا برابر | کہا برابر |
| ۳۸۵ | ۱۰ | اوشک | اوشک | ۳۸۵ | ۱۰ | اوشک | اوشک |
| ۳۸۶ | ۲۲ | لا یصُر کر | لا یصُر کر | ۳۸۶ | ۲۲ | لا یصُر کر | لا یصُر کر |

[illegible]

[illegible]

| | | | | | | | |
|----|-----|----|-----|----|-----|----|-----|
| ۲۱ | ۵۴۰ | ۲۱ | ۵۴۰ | ۲۱ | ۵۴۰ | ۲۱ | ۵۴۰ |
| ۲۲ | ۵۴۱ | ۲۲ | ۵۴۱ | ۲۲ | ۵۴۱ | ۲۲ | ۵۴۱ |
| ۲۳ | ۵۴۲ | ۲۳ | ۵۴۲ | ۲۳ | ۵۴۲ | ۲۳ | ۵۴۲ |
| ۲۴ | ۵۴۳ | ۲۴ | ۵۴۳ | ۲۴ | ۵۴۳ | ۲۴ | ۵۴۳ |
| ۲۵ | ۵۴۴ | ۲۵ | ۵۴۴ | ۲۵ | ۵۴۴ | ۲۵ | ۵۴۴ |
| ۲۶ | ۵۴۵ | ۲۶ | ۵۴۵ | ۲۶ | ۵۴۵ | ۲۶ | ۵۴۵ |
| ۲۷ | ۵۴۶ | ۲۷ | ۵۴۶ | ۲۷ | ۵۴۶ | ۲۷ | ۵۴۶ |
| ۲۸ | ۵۴۷ | ۲۸ | ۵۴۷ | ۲۸ | ۵۴۷ | ۲۸ | ۵۴۷ |
| ۲۹ | ۵۴۸ | ۲۹ | ۵۴۸ | ۲۹ | ۵۴۸ | ۲۹ | ۵۴۸ |
| ۳۰ | ۵۴۹ | ۳۰ | ۵۴۹ | ۳۰ | ۵۴۹ | ۳۰ | ۵۴۹ |
| ۳۱ | ۵۵۰ | ۳۱ | ۵۵۰ | ۳۱ | ۵۵۰ | ۳۱ | ۵۵۰ |
| ۳۲ | ۵۵۱ | ۳۲ | ۵۵۱ | ۳۲ | ۵۵۱ | ۳۲ | ۵۵۱ |
| ۳۳ | ۵۵۲ | ۳۳ | ۵۵۲ | ۳۳ | ۵۵۲ | ۳۳ | ۵۵۲ |
| ۳۴ | ۵۵۳ | ۳۴ | ۵۵۳ | ۳۴ | ۵۵۳ | ۳۴ | ۵۵۳ |
| ۳۵ | ۵۵۴ | ۳۵ | ۵۵۴ | ۳۵ | ۵۵۴ | ۳۵ | ۵۵۴ |
| ۳۶ | ۵۵۵ | ۳۶ | ۵۵۵ | ۳۶ | ۵۵۵ | ۳۶ | ۵۵۵ |
| ۳۷ | ۵۵۶ | ۳۷ | ۵۵۶ | ۳۷ | ۵۵۶ | ۳۷ | ۵۵۶ |
| ۳۸ | ۵۵۷ | ۳۸ | ۵۵۷ | ۳۸ | ۵۵۷ | ۳۸ | ۵۵۷ |
| ۳۹ | ۵۵۸ | ۳۹ | ۵۵۸ | ۳۹ | ۵۵۸ | ۳۹ | ۵۵۸ |
| ۴۰ | ۵۵۹ | ۴۰ | ۵۵۹ | ۴۰ | ۵۵۹ | ۴۰ | ۵۵۹ |
| ۴۱ | ۵۶۰ | ۴۱ | ۵۶۰ | ۴۱ | ۵۶۰ | ۴۱ | ۵۶۰ |
| ۴۲ | ۵۶۱ | ۴۲ | ۵۶۱ | ۴۲ | ۵۶۱ | ۴۲ | ۵۶۱ |
| ۴۳ | ۵۶۲ | ۴۳ | ۵۶۲ | ۴۳ | ۵۶۲ | ۴۳ | ۵۶۲ |
| ۴۴ | ۵۶۳ | ۴۴ | ۵۶۳ | ۴۴ | ۵۶۳ | ۴۴ | ۵۶۳ |
| ۴۵ | ۵۶۴ | ۴۵ | ۵۶۴ | ۴۵ | ۵۶۴ | ۴۵ | ۵۶۴ |
| ۴۶ | ۵۶۵ | ۴۶ | ۵۶۵ | ۴۶ | ۵۶۵ | ۴۶ | ۵۶۵ |
| ۴۷ | ۵۶۶ | ۴۷ | ۵۶۶ | ۴۷ | ۵۶۶ | ۴۷ | ۵۶۶ |
| ۴۸ | ۵۶۷ | ۴۸ | ۵۶۷ | ۴۸ | ۵۶۷ | ۴۸ | ۵۶۷ |
| ۴۹ | ۵۶۸ | ۴۹ | ۵۶۸ | ۴۹ | ۵۶۸ | ۴۹ | ۵۶۸ |
| ۵۰ | ۵۶۹ | ۵۰ | ۵۶۹ | ۵۰ | ۵۶۹ | ۵۰ | ۵۶۹ |

